

ہر حدیث پر عنوان کا اضافہ

مُسْتَنْدُ اَوْ رَبَّاحُ مَحَاوِرَہٗ تَرْجَمَہٗ

مشکوٰۃ شریف

اردو ترجمہ

مشکوٰۃ الصالحین

اِسْمُ ذٰلِی الْاِزْمِیْ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَظِیْمِ الْبَغْدَیّ

ترجمہ

مولانا عبد الرحمن کاندھلوی مرحوم

عنوانات ○ مولانا عبد اللہ جاوید غازی پوری (مستظاہر حق جدید)

دارالافتاء

الافتاء دارالافتاء دارالافتاء دارالافتاء دارالافتاء

مُسْتَنْدُ اَوْ رَبَّاحُ اَوْرَه تَرْجَمَه

جلد اول

مشکوٰۃ شریف

اَرْدُو تَرْجَمَه
مِشْکَوٰۃ الْمَصَابِیحِ

اِسْمَاعِیْلُ اَبْنُ اَبِی حَزِیْمٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ الْخَطِیْبُ الْعُمَرِیُّ

تَرْجَمَه

مولانا عبد الرحمن کاندھلوی مرحوم

عُنُوْنَات ○ مولانا عبد اللہ جاوید غازی پوری (صابمظاہر حق جدید)

دارالافتاء

اَرْدُو بازارہ ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان فون: 2631861

عرضِ ناشر

محدث کبیر امام ولی الدین محمد عبداللہ الخطیب کا مرتب کردہ مجموعہ احادیث ”مشکوٰۃ الصالح“ کا مترجم نسخہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ تمام کتب احادیث میں اسے ایک خاص امتیاز حاصل ہے۔ اپنی تالیف کے وقت سے آج تک نہایت مقبول اور علم حدیث کے ہر مدرسہ دیونیورسٹی میں ہمیشہ داخل درس رہا ہے۔ ہر زمانے کے علماء نے اس کی متعدد مختصر اور مبسوط شروحات مختلف زبانوں میں تحریر فرمائی ہیں۔ جیسے ملا علی قاری کی ”مرقاۃ المفاتیح“ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی عربی شرح ”لمعات“ اور فارسی شرح ”اشعۃ اللمعات“ کے علاوہ مولانا درویش کاندھلوی کی ”تعلیق النسخ“ وغیرہ۔

اردو میں بھی متعدد شروح دستیاب ہیں لیکن ”مظاہر حق جدید“ کو جو شہرت اور قبول عام نصیب ہوا وہ کسی دوسری شرح کو حاصل نہیں۔ یہ شرح بھی طبع کرنے کا شرف محمد اللہ درویش کو حاصل ہوا۔ لیکن یہ شرح ۵ فقہیم جلدوں میں ہے اور بہت سے حضرات اتنی تفصیل میں نہ جاسکتے ہیں اور نہ قیمتی کتاب لے سکتے ہیں اس لئے ضرورت تھی کہ کوئی مستند ترجمہ شائع ہو جو با محاورہ اور سہل ہو۔ یہ زیر نظر کتاب ”مشکوٰۃ شریف مترجم“ اسی ضرورت کے پیش نظر شائع کی گئی ہے۔ علماء کرام سے دریافت کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ حدیث شریف کے ترجمے کے مطالعہ سے عام قاری کے لئے کسی بھی فقہی مسئلہ میں از خود کوئی رائے قائم کرنا صحیح نہیں ہوگا۔ اس لئے ایسے قارئین سے گزارش ہے کہ صرف ترجمہ کے مطالعہ سے کسی فقہی مسئلہ میں کوئی رائے قائم نہ فرمائیں اور علماء سے رجوع فرمائیں۔

درویش محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے دیوبند میں قائم فرمایا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد احقر کے والد ماجد جناب الحاج محمد رضی عثمانی صاحب نے 1949ء میں کراچی میں اپنے والد ماجد حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں دوبارہ قائم کیا اور افتتاح بھی حضرت مفتی صاحب اور سید سلیمان ندوی نے فرمایا۔ اس وقت سے تادم تحریر اردو اور انگریزی میں ہر دینی موضوع پر متعدد کتب اس ادارے سے شائع ہو کر قبول عام حاصل کر چکی ہیں اور مسلسل یہ کام الحمد للہ مختلف مستند علماء کرام کی مشاورت سے جاری ہے۔

مشکوٰۃ شریف کے اس ترجمہ کی خصوصیات درج ذیل ہیں :

- ۱..... مشہور و مستند عالم دین کا آسان اور با محاورہ ترجمہ
- ۲..... ہر حدیث پر موضوع کی مناسبت سے عنوان مظاہر حق جدید سے لے کر شامل کئے ہیں (جو کسی بھی دوسرے ترجمہ میں نہیں)
- ۳..... خوبصورت کتابت و طباعت
- ۴..... عمدہ کاغذ اور حسین ۳۰ جلد میں مناسب قیمت
- ۵..... تصحیح کا خاص اہتمام

ہمارے ادارے سے محمد لٹریچر جو دیگر کتب احادیث اردو میں طبع ہو چکی ہیں وہ درج ذیل ہیں :

- | | |
|--|---|
| (۱) تفہیم البخاری ترجمہ و شرح بخاری شریف ۳ جلد | (۷) مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف ۵ جلد |
| (۲) تفہیم المسلم ترجمہ و شرح مسلم شریف مکمل ۳ جلد | (۸) ریاض الصالحین مترجم ۲ جلد |
| (۳) جامع ترمذی مترجم مع مختصر حواشی ۲ جلد | (۹) معارف الحدیث ۷ حصص کامل |
| (۴) تحفۃ المسعود ترجمہ و شرح سنن ابو داؤد شریف ۳ جلد | (۱۰) تجرید بخاری شریف ایک جلد |
| (۵) سنن نسائی شریف ترجمہ و حواشی ۳ جلد | (۱۱) تقریر بخاری شریف (حضرت شیخ) |
| (۶) الادب المفرد مترجم مع شرح (امام بخاری) ایک جلد | (۱۲) تنظیم الاثبات شرح مشکوٰۃ ایک جلد |

امید ہے کہ علماء، طلباء اور عام مسلمان بھائی اس سے خوب خوب استفادہ حاصل کریں گے اور اپنے حلقہ اثر میں اسے روشناس کرائیں گے۔ آخر میں احقر کے لئے، والدین اور اہل خانہ کے لئے دنیا و آخرت کی سرخروئی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

والسلام

ناشر: خلیل اشرف عثمانی

ولد: الحاج محمد رضی عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

فہرست مضامین مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول

صفحہ	مضامین	نمبر شمار	صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۱۱۹	نجاستوں کے پاک کرنے کا بیان	۱۶		کِتَابُ الْإِيمَان	
۱۲۳	موزوں پر مسح کرنے کا بیان	۱۷		ایمان کا بیان	۱
۱۲۵	تیمم کا بیان	۱۸	۱۹	بڑے گناہوں اور نفاق کی علامتوں کا بیان	۲
۱۲۷	غسل مسنون کا بیان	۱۹	۳۳	وسوسہ کا بیان	۳
۱۲۸	حبض کا بیان	۲۰	۳۷	تقدیر پر ایمان رکھنے کا بیان	۴
۱۳۱	مستحاضہ کا بیان	۲۱	۴۱	عذاب قبر کا ثبوت	۵
	کِتَابُ الصَّلَاةِ	۵۳		کتاب اللہ اور سنت رسول کو مضبوطی سے	۶
۱۳۳	نماز کا بیان	۲۲	۵۹	پکڑنے کا بیان	۷
۱۳۶	اوقات نماز کا بیان	۲۳	۷۲	علم کا بیان	۸
۱۳۸	جلدی نماز پڑھنے کا بیان	۲۴		کِتَابُ الطَّهَارَةِ	
۱۴۲	نماز کے فضائل کا بیان	۲۵		پاکیزگی کا بیان	۹
۱۴۶	اذان کا بیان	۲۶	۸۷	وضو کو واجب کرنے والی چیزوں کا بیان	۱۰
۱۵۰	اذان اور اس کا جواب دینے کی فضیلت کا بیان	۲۷	۹۱	پانچواں کے آداب کا بیان	۱۱
۱۵۲	اذان کے بعض احکام کا بیان	۲۸	۹۵	مسواک کرنے کا بیان	۱۲
۱۵۷	مسجدوں اور نماز کے مقامات کا بیان	۲۹	۱۰۱	وضو کی سنتوں کا بیان	۱۳
۱۶۸	بستر ڈھانکنے کا بیان	۳۰	۱۰۳	نہانے کا بیان	۱۴
۱۷۱	سترہ کا بیان	۳۱	۱۰۹	ناپاک آدمیوں سے میل جول اور اس امر کا بیان کہ	۱۵
۱۷۵	نماز کے اوصاف و ارکان کا بیان	۳۲		کوئی باتیں اس کے لئے جائز ہیں	
۱۸۲	تجکیر تحریم کے بعد جو چیز پڑھی جائے اس کا بیان	۳۳	۱۱۳	پانی کے احکامات	
۱۸۶	نماز میں قرارت کا بیان	۳۴	۱۱۶		

صفحہ	مضامین	نمبر شمار	صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۳۰۷	نماز جمعہ کا بیان	۶۳	۱۹۵	رکوع کا بیان	۳۵
۳۱۲	جمعہ کے واجب ہونے کا بیان	۶۴	۱۹۹	سجدہ کی کیفیت اور اس کی فضیلت کا بیان	۳۶
۳۱۴	پاکی حاصل کرنے اور جمعہ کو سویرے جانیکا بیان	۶۵		تشہد یعنی التحیات کا بیان	۳۷
۳۱۸	خطبہ اور نماز جمعہ کا بیان	۶۶		رسول اللہ پر درود پڑھنے کا بیان اور اسکے فائدے	۳۸
۳۲۱	نماز خوف کا بیان	۶۷	۲۱۰	تشہد میں دو غار پڑھنے کا بیان	۳۹
۳۲۴	عبیدین کی نماز کا بیان	۶۸	۲۱۴	نماز کے بعد دعا وغیرہ کا بیان	۴۰
۳۳۰	قربانی کا بیان	۶۹	۲۱۹	نماز میں جائز و ناجائز امور کا بیان	۴۱
۳۳۵	عتیرہ کا بیان	۷۰	۲۲۶	سجدہ سہو کا بیان	۴۲
۳۳۶	نماز خوف کا بیان	۷۱	۲۲۹	تلاوت قرآن کے سجدہ کا بیان	۴۳
۳۴۰	سجدہ شکر کا بیان	۷۲	۲۳۲	ان اوقات کا بیان جن میں نماز پڑھنا ممنوع ہے	۴۴
۳۴۱	استسقاء کا بیان	۷۳	۲۳۶	جماعت اور اس کی فضیلت کا بیان	۴۵
۳۴۵	ہواؤں کا بیان	۷۴	۲۴۲	صفوں کے برابر کرنے کا بیان	۴۶
	اَلْبَوَابُ الْجَنَائِزِ		۲۴۷	امام اور مقتدی کے کھڑے ہونے کی جگہ کا بیان	۴۷
			۲۵۰	امامت کا بیان	۴۸
۳۴۸	میت اور جنازہ کا بیان	۷۵	۲۵۳	جو امام پر واجب ہے اس کا بیان	۴۹
	موت کو یاد رکھنے کی فضیلت اور آرزوئے	۷۶	۲۵۵	امم کی ابتدا اور سبق کے احکام کا بیان	۵۰
۳۶۶	موت کا بیان		۲۵۹	جو شخص دو مرتبہ نماز پڑھے اس کا بیان	۵۱
۳۷۰	جان کنی کے وقت جس چیز کی تلقین کی جائے اس کا بیان	۷۷	۲۶۱	سنتوں کا بیان اور فضائل	۵۲
۳۷۹	میت کو غسل اور کفن دینے کا بیان	۷۸	۲۶۷	رات کی نماز کا بیان	۵۳
۳۸۲	جنازہ کے ساتھ اور نماز پڑھنے کا بیان	۷۹	۲۷۴	رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں پڑھتے تھے	۵۴
۲۹۲	میت کو دفن کرنے کا بیان	۸۰	۲۷۷	رات کی عبادت پر رغبت دلانے کا بیان	۵۵
۳۹۸	میت پر رونے کا بیان	۸۱	۲۸۱	اعمال میں میاں رومی کا بیان	۵۶
۴۰۹	قبروں کی زیارت کا بیان	۸۲	۲۸۴	دتر کا بیان	۵۷
	كِتَابُ الزَّكَاةِ		۲۹۱	قنوت کا بیان	۵۸
			۲۹۳	ماہ رمضان کی عبادت کا بیان	۵۹
۴۱۱	زکوٰۃ کا بیان	۸۳	۲۹۷	اشراق اور چاشت کی نماز کا بیان	۶۰
۴۱۹	جن چیزوں میں زکوٰۃ واجب ہے ان کا بیان	۸۴	۳۰۲	نفل نماز کا بیان	۶۱
۴۲۵	صدقہ فطر کا بیان	۸۵	۳۰۳	نماز سفر کا بیان	۶۲

نمبر شمار	مضامین	صفحہ	نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۸۶	جن لوگوں کو زکوٰۃ لینا حرام ہے	۴۲۷	۵۶۹	استغفار اور توبہ کا بیان	۵۶۹
۸۷	جن لوگوں کو سوال کرنا جائز ہے اور جن کو نہیں ان کا بیان	۴۳۰	۵۷۰	رحمت خداوندی کی اور اس کے غضب کا بیان	۵۷۰
۸۸	خرچ کرنے کی فضیلت اور بخل کی کراہت کا بیان	۴۳۶	۵۷۵	صبح و شام اور سونے کے وقت پڑھنے کی دعاؤں کا بیان	۵۷۵
۸۹	خیرات اور صدقہ کی فضیلت کا بیان	۴۴۵	۵۷۶	مختلف اوقات کی دعاؤں کا بیان	۵۷۶
۹۰	بہترین صدقہ کا بیان	۴۵۵	۵۸۷	پناہ مانگنے کا بیان	۵۸۷
۹۱	شوہر کے مال سے بیوی کے خرچ کرنے کا بیان	۴۵۹	۵۹۲	جامع دعاؤں کا بیان	۵۹۲
۹۲	جو شخص صدقہ دے کر واپس نہ لے اس کا بیان	۴۶۱			
	کِتَابُ الصَّوْمِ			کِتَابُ الْحَجَّ	
۹۳	روزہ کا بیان	۴۶۲	۵۹۹	افعال اور ارکان حج کا بیان	۵۹۹
۹۴	چاند دیکھنے کا بیان	۴۶۵	۶۰۶	احرام باندھنے اور بٹیک کہنے کا بیان	۶۰۶
۹۵	سحری اور افطار کا بیان	۴۶۸	۶۰۹	حجۃ الوداع کے واقعہ کا بیان	۶۰۹
۹۶	روزے کو پاک کرنے کا بیان	۴۷۱	۶۱۷	شہر مکہ میں داخل ہونے اور طواف کا بیان	۶۱۷
۹۷	مسافر کے روزے کا بیان	۴۷۶	۶۲۳	میدان عرفات میں ٹھہرنے کا بیان	۶۲۳
۹۸	قضا روزے کا بیان	۴۷۸	۶۲۶	عرفات اور مزدلفہ سے واپسی کا بیان	۶۲۶
۹۹	نفل روزے کا بیان	۴۷۹	۶۳۰	جہروں پر گنہ گاریاں مارنے کا بیان	۶۳۰
۱۰۰	زوال سے پہلے روزے کی نیت کا بیان	۴۸۶	۶۳۱	قربانی کے جانوروں کا بیان	۶۳۱
۱۰۱	شب قدر کا بیان	۴۸۸	۶۳۵	سر منڈانے کا بیان	۶۳۵
۱۰۲	اعتکاف کا بیان	۴۹۲	۶۳۷	افعال حج میں تقدیم و تاخیر کا بیان	۶۳۷
۱۰۳	قرآن کے فضائل کا بیان	۴۹۴	۶۳۸	قربانی کے دن خطبہ گنہ گاریوں کے مارنے اور طواف رخصت کا بیان	۶۳۸
۱۰۴	تلاوت قرآن پر مداومت کا بیان	۵۱۲		جن چیزوں سے محرم کو بچنا چاہیے	
۱۰۵	اختلاف قنارت کا بیان	۵۱۷	۶۴۳	ان کا بیان	۶۴۳
۱۰۶	دعاؤں کا بیان	۵۲۳	۶۴۷	محرم کو شکار کھیلنے کی ممانعت کا بیان	۶۴۷
۱۰۷	ذکر الہی اور تقرب خداوندی حاصل کرنے کا بیان	۵۲۹		محرم کے رد کے جانے اور حج کے فوت	
۱۰۸	خداوند تعالیٰ کے ناموں کا بیان	۵۳۸	۶۴۹	ہو جانے کا بیان	۶۴۹
۱۰۹	تبیح، تہلیل، تکبیر و تحمید کے ثواب کا بیان	۵۴۲	۶۵۱	حرم مکہ کی حرمت کا بیان	۶۵۱
			۶۵۴	حرم مدینہ کا بیان	۶۵۴

ترجمہ مقدمہ برمشکوۃ المصابیح

از شیخ عبدالحق محدّث دہلوی

تہو محمد بن کی اصطلاح میں حدیث کا اطلاق نبی ﷺ کے قول و فعل اور تقریر پر ہوتا ہے۔ تقریر کے معنی یہ ہیں کہ کسی شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کچھ کیا یا کہا اور آپ نے تو اس کا انکار کیا اور نہ منع کیا بلکہ خاموش رہے اور قائم رکھا۔ اسی طرح صحابی اور تابعی کے قول و فعل اور تقریر پر بھی حدیث کا اطلاق ہوتا ہے۔ جو حدیث نبی ﷺ تک پہنچے اُسے مرفوع کہتے ہیں اور جو صحابی تک پہنچے اس کو موقوف کہتے ہیں۔ جیسے یوں کہا جائے کہ قَالَ يَا فَعَلٌ یا قَدْرُ ابْنِ عَبَّاسٍ یا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفٌ یا مَوْقُوفٌ عَلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ یہ

اور جو حدیث تابعی تک پہنچے اُسے مقطوع کہا جاتا ہے۔ بعضوں نے صرف مرفوع اور متوفی کو حدیث کہا ہے اس لئے کہ مقطوع کو آخر کہا جاتا ہے اور کبھی آخر کا اطلاق مرفوع پر بھی ہوتا ہے چنانچہ اُن دعاؤں کو جو نبی ﷺ سے منقول ہیں "ادعیہ ماثورہ" اور امام طحاوی نے اپنی کتاب کا نام جو احادیث نبوی اور آثارِ صحابہ پر مشتمل ہے "شرح معانی الآثار" رکھا ہے اور امام سخاوی نے کہا کہ طبرانی کی ایک کتاب کا نام "تہذیب الآثار" ہے باوجودیکہ اس کتاب کو مرفوع حدیثوں ہی کے لئے مخصوص کر دیا ہے اور متوفی حدیثیں ضمناً ہی لائے ہیں۔ خبر اور حدیث دونوں کے دونوں ایک ہی معنی میں مشہور ہیں لیکن بعضوں نے حدیث صرف اس کو کہا جو نبی ﷺ اور صحابہؓ و تابعینؓ سے منقول ہو اور خبر اس کو جس میں بادشاہوں اور گزشتہ زمانوں کی خبریں ہوں اسی وجہ سے جو لوگ سنت میں مشغول ہوئے ان کو عمدت اور جو لوگ خبر میں مشغول ہوئے ان کو اخباری کہا جاتا ہے۔ رفع یعنی حدیث کا رسول اللہ ﷺ تک پہنچنا کبھی تو مرثیاً اور کبھی حکماً ہوتا ہے۔ قولی میں مرثیاً کی مثال جیسے کسی صحابی کا فرمانا کہ — میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا۔ یا صحابی یا غیر صحابی کا فرمانا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح فرمایا۔ یا رسول اللہ ﷺ سے مردی ہے کہ آپ نے اس طرح فرمایا۔ اور فعلی میں مرثیاً کی مثال جیسے صحابی کا یہ فرمانا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کرتے دیکھا یا اس طرح کیا۔ یا کسی صحابی سے مرفوعاً روایت ہے یا اس کو مرفوع کیا ہے کہ، آپ نے اس طرح کیا اور تقریبی میں مرثیاً کی مثال جیسے صحابی یا غیر صحابی کا فرمانا کہ فلاں شخص نے یا ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں اس طرح کیا اور آپ کے انکار کا تذکرہ نہ کیا۔

اور حکماء کی مثال جیسے صحابی کا گزرے ہوئے حالات کے متعلق خبر دینا جس میں اجتہاد کی گنجائش نہ ہو اور وہ صحابی اگلی کتابوں کے متعلق بھی خبر نہ رکھتے ہوں، مثلاً انبیاء کی خبریں، پیشین گوئیاں، اہوالِ قیامت اور فتنوں کے متعلق یا کسی فعل پر خاص جزا و سزا کے مترتب ہونے کی خبر دینا کہ ان میں بجز اس کے کوئی صورت نہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو گا۔ یا صحابی کوئی ایسا فعل کریں جس میں اجتہاد کی گنجائش نہ ہو۔ یا صحابی خبر دیتے ہوں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اس طرح کرتے تھے۔ اس لئے کہ ظاہر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع ہوگی اس حال میں کہ وحی کے نازل ہونے کا سلسلہ قائم تھا یا صحابی فرماتے ہوں کہ سنت اس طرح پر ہے اور ظاہر ہے کہ سنت سے مراد سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور بعضوں نے کہا کہ سنت صحابہ اور سنت خلفائے راشدین کا بھی احتمال رکھتا ہے۔ اس لئے سنت کا اطلاق اس پر ہوتا ہے۔

فصل: نہ طریق حدیث پر یعنی وہ لوگ جنہوں نے اسے روایت کیا۔ اسناد بھی اس معنی میں ہے لیکن کبھی کبھی طریق من کے بیان اور من کے ذکر کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے اور من وہ ہے جس پر سلسلہ اسناد ختم ہو اگر درمیان سے کوئی راوی ساقط نہ ہوا ہو تو حدیث متصل ہے اور عدم سقوط کا نام اتصال ہے اور اگر ایک یا زیادہ راوی درمیان سے ساقط ہوں تو حدیث منقطع ہے اور اس سقوط کا نام انقطاع ہے اگر یہ سقوط ابتدائے سند سے ہو تو اُسے حلق کہتے ہیں اور اس اسقاط کو تعلیق کہتے ہیں اور ساقط ہوئیہ الا کبھی ایک یا ایک سے زیادہ ہوتا ہے اور کبھی پوری سند ختم کر دیتے ہیں جیسا کہ محققین کی عادت ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”ایم صحیح بخاری میں تعلیقات بہت زیادہ ہیں لیکن یہ تعلیقات اتصال کے حکم میں ہیں اس لئے کہ انہوں نے صحیح حدیثوں کے ہی لایکا التزام کیا ہے لیکن ان تعلیقات کے سوا جن کی سند اپنی کتاب میں دوسری جگہ بیان کر دی ہیں یہ تعلیقات ان کے مساند کے درجہ کی نہیں ہیں اور بعضوں نے اس میں فرق کیا ہے کہ جس کو جزم اور یقین کے میضہ کے ساتھ بیان کیا ہے اور وہ دلالت کرتا ہو اس بات پر کہ اس کی سند امام بخاری کے نزدیک ثابت ہے تو وہ قطعاً صحیح ہے جیسے امام بخاری کا فرمانا کہ فلاں نے کہا یا فلاں ذکر کیا اور اگر ضعیف مجہول کے ساتھ بیان کیا ہو مثلاً کہا گیا ہے یا کہا جاتا ہے یا ذکر کیا گیا۔ تو اس کی صحت میں ان کے نزدیک کلام ہے۔ لیکن جب اسے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے تو اس کی اصل ان کے نزدیک ثابت ہے۔ اسی وجہ سے محدثین نے فرمایا کہ بخاری کی تعلیقات متصل اور صحیح ہیں۔

اگر سقوط آخر سند سے ہو اور تابعی کے بعد ہو تو وہ حدیث مؤسسل ہے اور اس فعل کا نام ارسال ہے جیسے کسی تابعی کا یہ کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محدثین کے نزدیک مسئلہ اور منقطع جمع ایک ہی معنی میں مستعمل ہوتا ہے لیکن پہلی اصطلاح زیادہ مشہور ہے مجہول علما کے نزدیک مسئلہ کا حکم توقف ہے اس لئے کہ معلوم نہیں کہ ساقط ہونے والے ثقہ ہیں یا نہیں۔ چونکہ تابعی کبھی تابعی سے روایت کرتے ہیں اور تابعین میں ثقہ اور غیر ثقہ دونوں ہیں امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک مسئلہ مطلقاً مقبول ہے اور دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ ارسال کرنا بولنے کمال وثوق اور اعتماد کی بنا پر ارسال کیا ہوگا اور اعتراض جو کچھ ہو سکتا ہے وہ ثقاہت کی بنا پر ہو سکتا ہے اگر ان کے نزدیک صحیح اور ثقہ ہوتا تو ارسال نہ کرتے اور یہ نہ کہتے کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا“ امام شافعی کے نزدیک اگر اس کی تائید کسی دوسرے ذریعہ سے ہو جائے تو وہ مسئلہ ہو یا سند ضعیف درجہ کی بھی ہو تو مقبول ہے۔ اور امام احمد سے اس کے متعلق دو قول منقول ہیں۔

یہ تمام اختلافات اس صورت میں ہیں جب یہ معلوم ہو کہ تابعی کی عادت ہے کہ وہ ثقات ہی کو ساقط کرتے ہیں اور اگر ثقات غیر ثقات دونوں کو کرتے ہیں تو اس کا حکم سب کے نزدیک توقف ہے۔ اس میں بہت تفصیلات ہیں جن کو سخاوی نے ”شرح الفیہ“ میں بیان کیا ہے۔ اگر سقوط درمیان سند سے ہو اور پہلے درپے دو آدمی درمیان سے ساقط ہوں تو وہ حدیث معطل (رفع الفساد) اگر صرف ایک راوی ساقط ہو یا ایک سے زیادہ راوی ساقط ہوں لیکن مختلف جگہوں ہوں تو اسے منقطع کہتے ہیں اس بنا پر حدیث منقطع، غیر متصل کی ایک قسم ہو جائے گی اور کبھی منقطع مطلقاً غیر متصل کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے جو تمام اقسام کو شامل ہے اس لحاظ سے یہ قسم قرار پا جائے گا۔

انقطاع اور سقوط راوی کا علم راوی اور مروی عنہ کے درمیان عدم ملاقات سے ہوتا ہے اور عدم ملاقات یا تو عدم معاشرت اور عدم اجتماع کے سبب ہوگی یا اس سبب کہ روایت حدیث کی اجازت نہ ملی ہو اور یہ چیزیں راویوں کی تاریخ پیدائش، تاریخ وفات، طلب علم اور سفر کے اوقات کی تعیین کے ذریعہ معلوم ہو سکتی ہیں جن کے معلوم کرنے کا ذریعہ علم تاریخ ہے اسی وجہ سے علم تاریخ محدثین کے نزدیک عمدہ اور اشرف علم ہے۔ منقطع کی ایک قسم مدلس (بضم میم و فتح لام مشدہ) ہے اس فعل کو تدریس کہا جاتا ہے اور اس کے کرنے والے کو مدلس (بکسر لام) کہتے ہیں اس کی صورت یہ ہے کہ راوی اپنے شیخ کا جس سے حدیث سنی ہو، نام نہ لے بلکہ اس کے اوپر کے راوی سے ان الفاظ میں روایت کرے جس سے وہ مراد ہوتا ہو کہ اس نے اوپر والے راوی سے سنا ہے جیسے عن فلان یا قال فلان کہے۔ تدریس کے لغوی معنی ہیں خرید و فروخت کے عیب کو چھپانا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ دلس سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں تاریکی کا اختلاط اور اس کا شدت اختیار کر لینا۔ حدیث کو تدریس اس لئے کہا گیا کہ خفا میں مشترک ہے شیخ نے فرمایا کہ جس سے تدریس ثابت ہو اس کا حکم یہ ہے کہ اس سے حدیث قبول نہ کی جائے کی گنج اس صورت کے کہ حدیث کے ذریعہ صراحت کر دے۔

شمسی نے فرمایا کہ تمام ائمہ کے نزدیک تدریس حرام ہے اور دیکھئے سے مروی ہے کہ جب کچھ یوں تدریس جائز نہیں تو حدیث میں کس طرح جائز ہو سکتی ہے اور اس کی

نسبت زیادہ مذمت کی ہے مُدَّتس کی روایت قبول کرنے میں علماء کا اختلاف ہے محدثین اور فقہاء کی ایک جماعت کا خیال ہے کہ تدریس عیسائی اور جس شخص کے متعلق معلوم ہو جائے کہ تدریس کرتا ہے اس کی حدیث مطلقاً مقبول نہیں اور بعضوں نے کہا مقبول ہے۔ جمہور کے نزدیک اس شخص کی تدریس مقبول ہے جس کے متعلق معلوم ہو کہ وہ نقات کی ہی تدریس کرتا ہے۔ مثلاً ابن عیینہ اور اس کی تدریس مردود ہے جو ضعیف اور غیر ضعیف سب کی تدریس کرتا ہے یہاں تک کہ تمتع یا حداثاً اور مآخذ کا کہ لفظ کے ذریعہ سماع کی صراحت نہ کرے اور تدریس پر بعض لوگوں کو غرض فاسد آمادہ کرتی ہے مثلاً شیخ کی نوٹری کے باعث اس سے اپنے سماع کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے یا اس سبب کہ شیخ لوگوں کی نظروں میں شہرت اور مرتبہ کا مالک نہیں ہے اور بعض اکابر نے جو تدریس کی ہے تو صرف اس درجہ سے کہ انھیں حدیث کی صحت پر کامل اعتماد تھا اور شہرت وغیرہ سے مستغنی تھے جتنی نے کہا کہ اس کا بھی احتمال رکھتا ہے کہ نقات کی ایک جماعت سے حدیث سُنی ہو اور اس شخص سے بھی اس نے اس کے ذکر کرنے دیگر لوگوں کے ذکر سے بے نیاز کر دیا جیسا کہ مُرسل میں ہوا کرتا ہے۔

اگر اسناد یا متن میں راویوں کا اختلاف، تقدیم و تاخیر، زیادتی و کمی کے ذریعے ہو یا ایک راوی کی جگہ دوسرا راوی یا ایک متن کی جگہ دوسرا متن ہو، سند کے ناموں میں تصحیف ہو، اختصار ہو یا حذف ہو یا اسی طرح کی دوسری چیزیں ہوں، تو حدیث مضطرب ہو اگر ان کے درمیان توفیق ممکن ہو تو مقبول ہے ورنہ اس کا حکم توقف ہے۔

اگر راوی نے اپنا کلام یا اپنے علاوہ مثلاً کسی صحابی تابعی کا کلام لغت بیان کرنے یا کسی معنی کی تفسیر بیان کرنے یا مطلق کی تفسیر کی غرض سے درج کر دیا ہو، تو وہ حدیث صراحہ ہے۔

فصل۔ تنبیہ : اس بحث سے ایک دوسری بحث حدیثوں کے روایت بالمعنی کی پیدا ہوتی ہے۔ محدثین کے نزدیک اس میں سخت اختلاف ہے اکثر اس کے جواز کے قائل ہیں بشرطیکہ راوی زبان عربی کا جاننے والا اور اسلوب کلام میں ماہر، ترکیبوں کے خواص اور مہموما خطاب کے واقفیت رکھتا ہو تاکہ زیادتی اور کمی کے ذریعہ غلطی نہ کر سکے بعضوں نے کہا مفرد الفاظ میں جائز ہے مرکبات میں جائز نہیں اور بعضوں نے کہا اس کے لئے جائز ہے جس کو حدیث کے الفاظ زبانی یاد ہوں تاکہ اس میں تصرف کر سکے۔ بعضوں کے نزدیک تحصیل احکام کی ضرورت کی بنا پر اس شخص کے لئے جائز ہے جسے حدیث کے معانی تو یاد ہوں لیکن الفاظ بھول گیا ہو اور جسے الفاظ حدیث یاد ہوں اس کے لئے روایت بالمعنی جائز نہیں اس لئے کہ یہ بلا ضرورت ہے اور یہ اختلاف جواز اور عدم جواز میں ہے لیکن سب کے نزدیک اولیٰ یہ ہے کہ الفاظ بلا کسی تصرف کے روایت کئے جائیں اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ اس شخص کو مسرور و شاداب رکھے جس نے میری باتیں سنیں انھیں یاد رکھا اور اس کو دوسروں تک اسی طرح پہنچایا یا جس طرح مجھ سے سنا۔ روایت بالمعنی کتب سننے اور اس کے علاوہ دیگر کتب میں بھی بہ کثرت موجود ہے۔

عنقہ عن فلاں : عن فلاں کے الفاظ کے ساتھ حدیث بیان کرنے کو کہتے ہیں اور عنقہ وہ حدیث ہے جو عنقہ کے طور پر بیان کی جائے۔ عنقہ میں امام مسلم کے نزدیک معاشرت بشرط ہے بخاری کے نزدیک ملاقات بشرط ہے اور دوسرے لوگوں کے نزدیک اخذ شرط ہے امام مسلم نے بہت زوردار طریقے پر ان دونوں فریقوں کا رد کیا ہے مدلس کا عنقہ مقبول نہیں ہے۔ حدیث مرفوعہ جس کی سند متصل ہو وہ مسند ہے یہی تعریف مشہور اور معتبر علیہ ہے۔ بعضوں کے نزدیک ہر متصل مسند ہے اگرچہ موقوف یا مقطوع ہو۔ اور بعض نے مرفوع کو مسند کہا ہے اگرچہ وہ مُرسل یا معضل یا منقطع ہو۔

فصل۔ اقسام حدیث میں شاذ، منکر اور معلل بھی ہیں۔ شاذ لغت میں اس شخص کو کہتے ہیں جو جماعت سے علیحدہ ہو گیا ہو اور اصطلاح میں اس حدیث کو جو ثقہ راویوں کی روایت کے خلاف ہو۔ اگر اس راوی ثقہ نہیں تو وہ مردود ہے اور اگر ثقہ ہیں تو اس میں حفظ ضبط اور کثرت تعداد کے اعتبار سے ترجیح دینے کی کوشش کی جائیگی۔ راجح کا نام محفوظ اور مرجوح کا نام شاذ ہے اور منکر وہ حدیث جس کو ضعیف راوی نے روایت کیا ہو اور مخالف ہو اس روایت کے جس کا راوی ضعیف ہے منکر کا مقابل معروف ہے منکر اور معروف ان دونوں میں ہر ایک کے راوی ضعیف ہوتے ہیں لیکن ایک دوسرے زیادہ ضعیف ہوتا ہے اور شاذ محفوظ میں راوی قوی ہوتے ہیں لیکن ایک دوسرے زیادہ قوی ہوتا ہے شاذ اور منکر مرجوح ہوتے ہیں اور محفوظ معروف راجح ہوتے ہیں۔ بعض نے شاذ اور منکر میں کسی راوی کی مخالفت کی خواہ وہ قوی ہو یا ضعیف قید نہیں لگائی اور کہا کہ شاذ وہ حدیث ہے کہ جسے

تقریر روایت کیا ہو اور اکیلے روایت کیا ہو اس کی موافقت اور حمایت میں کوئی اصل نہ ہو اور یہ صحیح و ثقہ پر بھی صادق آتا ہے بعض نے ثقہ اور مخالفت کا اعتبار نہیں کیا اور اسی طرح منکر میں صورت مذکورہ کا بھی لحاظ نہیں رکھا ہے اور اس حدیث کا جو فسق اور فرط غفلت یا کثرت اغلاط کے ساتھ مطعون ہو، منکر نام رکھا۔ یہ اصطلاحات ہیں اس لئے اس میں مضائقہ نہیں۔

معلل (رفع لام) وہ اسناد ہے جس میں صحت کو مجروح کرنے والے خفی اسباب پائے جاتے ہوں جس سے علم حدیث کے اہلین کو ہی واقفیت حاصل ہو۔ جیسے موصول کا مترسِل کر دینا اور موضوع کا موقوف کر دینا۔ معلل (بکسر لام) کی عبارت کبھی اپنے دعویٰ پر دلیل پیش کرنے سے قاصر رہی ہے جیسے دینار اور درہم کے پرکھنے میں صرف اپنے دعویٰ پر دلیل نہیں پیش کر سکتا۔

ایک راوی اگر کوئی حدیث بیان کرے اور دوسرا راوی دوسری حدیث بیان کرے جو اس کے موافق ہو تو اس حدیث کو متابع (بضمغ اسم فاعل) کہیں۔ محدثین کے قول متابع فلاں اور امام بخاری جو اپنی ”صحیح“ میں اکثر فرماتے ہیں اور اکثر محدثین بھی کہتے ہیں کہ ”ولم یأتنا بحدیث“ تو اس کے معنی یہی ہیں متابع تقویت اور تائید کو واجب کرتی ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ متابع مرتبہ میں اصل کے برابر ہو۔ اگر مرتبہ میں کم ہو تو بھی متابع کی صلاحیت رکھتا ہے متابع کبھی نفس راوی میں ہوتی ہے اور کبھی راوی کے شیخ میں ہوتی ہے پہلا دوسرے سے مکمل اور اتم ہے اس لئے کہ کمزوری اول اسناد میں اکثر ہوتی ہے متابع اگر لفظ اور معنی دونوں اعتبار سے اصل کے موافق ہو تو مثلاً کہتے ہیں اور اگر صرف معنی میں موافق ہو لفظ میں نہ ہو تو محوۃ کہتے ہیں۔ متابع کے لئے شرط یہ ہے کہ دونوں روایتیں ایک ہی صحابی سے ہوں اگر دو صحابیوں سے ہوں تو اسے مشاہد کہیں گے مثلاً کہا جائے کہ ”لہ مشاہد من حدیث ابی ہریرۃ“ یا کہا جائے ”لہ شواہد“ یا ”بیشہاد بہ حدیث فلاں“ کہا جائے بعض نے متابع کو لفظی موافقت اور شہاد کو معنوی موافقت کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے خواہ وہ ایک صحابی سے منقول ہوں اور کبھی شاہد متابع ایک ہی معنی میں مستعمل ہوتا ہے جس کی وجہ ظاہر ہے۔ متابع اور شاہد کے جاننے کی غرض سے طرق حدیث اور اس کے اسناد کا تتبع اور تلاش اعتبار کیا جاتا ہے۔

فصل۔ در اصل حدیث کی تین قسمیں ہیں: صحیح، حسن اور ضعیف۔ مرتبہ کے لحاظ سے صحیح اعلیٰ ہے ضعیف ادنیٰ ہے اور حسن متوسط درجہ ہے۔ اور تین قسمیں اور پر بیان کی گئیں وہ ان ہی تینوں قسموں میں داخل ہیں۔ صحیح وہ حدیث ہے جس کا ناقل عادل تام الضبط ہو جو نہ معلل ہو اور نہ شاذ۔ اگر یہ صفات علی وجہ الحال پائے جاتے ہوں تو وہ صحیح لڈا تہ ہے اور اگر اس میں کسی قسم کا نقص ہو اور کثرت طرق سے اس نقصان کی تلافی ہو جائے تو وہ صحیح لغیرہ ہے اور اگر اس نقص کی تلافی کرنے والی کوئی چیز نہ موجود ہو تو وہ حسن لڈا تہ ہے اور صحیح میں جو شرائط معتبر ہیں اس میں کے کُل یا بعض اگر کسی حدیث میں مفقود ہوں تو وہ حدیث ضعیف ہے اگر ضعیف حدیث متعدد طرق سے منقول ہو اور اس کے ضعف کی تلافی ہو جاتی ہو تو وہ حسن لغیرہ ہے۔ نہ ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمام صفات جو صحیح میں بیان کئے گئے وہ حسن میں ناقص ہوتے ہیں لیکن تحقیق یہ ہے کہ حسن میں جس نقصان کا اعتبار کیا گیا ہے وہ صرف حق ضبط ہے ورنہ باقی صفات اپنی جگہ پر رہتے ہیں۔

عدالت اس ملکہ کا نام ہے جو انسان کو تقویٰ کے التزام پر آمادہ کرتا ہے اور تقویٰ سے مراد برے اعمال مثلاً شرک، فسق اور بدعت بچنا ہے گناہ وغیرہ سے بچنے کے متعلق اختلاف ہے۔ مذہب مختار ہے کہ یہ شرط نہیں اس لئے کہ اس سے بچنا انسانی طاقت سے باہر ہے بجز اصرار کی صورت میں کہ یہ کبیرہ ہو جاتا ہے اور مردوت مراد ہے بعض خبیث اور پھوٹی باتوں سے بچنا جو بہت اور مردت کے خلاف ہیں جیسے بازار میں کھانا اور راستہ میں پیشاب کرنا وغیرہ۔ ایک بات اور یاد رکھنے کی ہے کہ روایت کی عدالت شہادت کی عدالت سے عام ہے اس لئے کہ عدل شہادت آزاد کے ساتھ مخصوص ہے اور عدل روایت آزاد اور غلام دونوں کو شامل ہے اور ضبط سے مراد ہے سنی ہوئی چیز کو خلل اور ضائع ہونے سے محفوظ رکھنا اس طور پر کہ اس کا حاضر کرنا ممکن ہو ضبط کی دو قسمیں ہیں: ضبط صدر اور ضبط کتاب۔ ضبط صدر تو قلب میں محفوظ رکھنے کا نام ہے اور ضبط کتاب، ادا یعنی دوسروں تک پہنچانے کے وقت تک اس کے محفوظ رکھنے کا نام ہے۔

فصل۔ عدالت کے لئے وجوہ طعن پانچ ہیں: کذب۔ اتہام بالکذب۔ فسق۔ جہالت۔ بدعت۔ کذب راوی سے مراد یہ ہے کہ حدیث نبوی صلیع میں اس کا جھوٹ بولنا ثابت ہو گیا ہو۔ یا تو وضع کرنے والے کے اقرار کے ذریعہ یا اس کے علاوہ دوسرے قرائن کے ذریعہ سے ثابت ہو گیا ہو اور اس کی

حدیث جو کذب کے ساتھ مطعون ہو موضوع ہے اور جس کے متعلق ثابت ہو کہ اس حدیث میں قصد کذب کا کام لیا تو اس کی حدیث کبھی مقبول نہ ہوگی اگرچہ اس نے عمر میں ایک ہی بار ایسا کیا ہو اور تو بہ بھی کر لی ہو۔ بخلاف جھوٹے گواہ کے جب وہ تو بہ کر لے تو محدثین کی اصطلاح میں حدیث موضوع سے مراد یہی ہے نہ کہ اس راوی کی حدیث جس سے کذب ثابت ہوا ہو اور وہ خاص اسی حدیث میں یہ مسئلہ طنی ہے۔ وضع اور افرار کا حکم ظن غالب کی بنا پر ہوتا ہے اس میں قطع اور یقین کی گنجائش نہیں اس لئے کہ جھوٹا شخص کبھی سچ بولتا ہے۔ اس کے قول کا بھی رد ہو جاتا ہے کہ وضع حد کا علم واضح کے اقرار کی بنا پر ہو اس لئے کہ ممکن ہے وہ اس اقرار میں بھی کاذب ہو اس کا سچا ہونا ظن غالب کی بنا پر سمجھا جائے گا اگر ایسا نہ ہوتا تو قتل کا اقرار کرنے والے کا قتل اور زنا کا اعتراف کرنے والے کا رجم جائز نہ ہوتا۔

راوی کے کذب کے ساتھ متہم ہونے کی صورت یہ ہے کہ وہ لوگوں کے ساتھ گفتگو میں جھوٹا مشہور ہو مگر اس کا کاذب ہونا حدیث نبوی میں ثابت نہ ہو اور اسی حکم میں اس شخص کی روایت بھی داخل ہے جو شریعت کے قواعد معلومہ کے خلاف ہو۔ اسی قسم کے راوی کا نام متروک ہے، جیسے یہ کہا جائے کہ اس کی حدیث متروک ہے یا فلاں شخص متروک الحدیث ہے۔ اگر اس شخص نے تو بہ کر لی ہو اور اس کی تو بہ صحیح ہو سچائی کی علامات اس سے ظاہر ہوں تو حدیث کا سننا اس سے جائز ہے اور اگر اس شخص سے حدیث نبوی کے علاوہ گفتگو میں کبھی کبھی کذب واقع ہو تو یہ حد کو موضوع یا متروک کہنے میں اثر انداز نہیں ہوگا اگرچہ یہ معصیت ہے۔

فسق سے مراد عمل میں فسق ہے اعتقاد میں نہیں اس لئے کہ یہ بدعت میں داخل ہے اور اکثر بدعت کا استعمال اعتقاد میں ہوتا ہے اور کذب اگرچہ فسق میں داخل ہے لیکن اس کو علیحدہ ایک اصل شمار کیا ہے اس لئے کہ یہ شدید طعن ہے۔

راوی کی جہالت بھی حدیث میں طعن کا سبب ہے اس لئے کہ جب راوی کا نام اور اس کی ذات معلوم نہ ہو تو اس کے حالات بھی معلوم نہ ہوں گے کہ وہ ثقہ ہے یا غیر ثقہ۔ جیسے کوئی شخص کہے کہ حدثنی رجل یا اخبرنی شیخ تو اس کا نام مبہم ہے اور حدیث مبہم غیر مقبول ہے مگر اس صورت میں کہ راوی صحابی ہوں اس لئے کہ صحابی سب کے سب عدول ہیں اگر لفظ تعدیل کے ساتھ بیان کیا جائے تو اس میں اختلاف ہے لیکن صحیح یہی ہے کہ مقبول نہیں اس لئے کہ ممکن ہے کہ راوی کے خیال میں تو عادل ہو لیکن حقیقتاً عادل نہ ہو اور اگر کسی امام حاذق نے بیان کیا تو مقبول ہے۔

جدت سے مراد یہ ہے کہ دین کی مشہور باتوں کے خلاف اور اس کے خلاف جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان اصحاب سے منقول ہیں کسی امر محدث کا اعتقاد شبہ اور تاویل کے ذریعہ کرنا بطریق انکار نہیں اس لئے کہ یہ کفر ہے اور مبتدع کی حدیث جہور کے نزدیک مردود ہے اور بعض کے نزدیک مقبول ہے بشرطیکہ صدق لہجہ اور زبان کی حفاظت کے ساتھ متصف ہو بعض نے کہا کہ اگر وہ کسی ایسے امر کا انکار کرتا ہو جو شریعت میں تواتر سے ثابت ہے اور بدعت یہ معلوم ہو کہ وہ امر دین میں سے ہے تو وہ مردود ہے اور اگر اس طرح پر نہ ہو تو مقبول ہے۔ مذہب مختار ہے کہ اگر وہ بدعت کی دعوت دیتا ہو اور اس کو رائج کرتا ہو تو مردود ہے ورنہ مقبول ہے بشرطیکہ وہ ایسی چیز نہ ہو جو اس کو بدعت کے لئے تقویت کا ذریعہ ہو کیوں کہ یہ قطعاً مردود ہے۔

مختصر یہ کہ ائمہ حدیث کا اہل بدعت اور باطل مذاہب والوں کی حدیث انہی نے میں اختلاف ہے۔ صاحب جامع الاصول نے کہا کہ محدثین کی ایک جماعت نے خوارج، قدریہ، شیعہ اور تمام اصحاب بدعت حدیثیں اخذ کی ہیں اور ایک جماعت ان حدیثیں اخذ کرنے میں محتاط رہی ہے ان میں ہر ایک کی اپنی اپنی نیت ہے اس میں شبہ نہیں کہ حدیثوں کا انہی اخذ کرنا بہت زیادہ غور و فکر کے بعد ہوتا ہے لیکن بائیں ہمارے احیاء اسی میں ہے کہ ان سے حدیث اخذ نہ کی جائے اس لئے کہ یہ ثابت ہوا ہے کہ یہ جماعتیں اپنے مذہب کی ترویج کے لئے حدیثیں وضع کرتی تھیں اور تو بہ و رجوع کے بعد اس اقرار کی لیتی تھیں۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

فصل۔ وجوہ طعن جو ضبط سے متعلق ہیں یہ بھی پانچ ہیں: فرط غفلت، کثرت غلط، ثقات کی مخالفت، وہم، حافظہ کی خرابی۔ فرط غفلت اور کثرت غلط قریب المعنی ہیں۔ غفلت سماع اور اخذ حدیث سے اور غلط بیان کرنے اور پہنچانے سے متعلق ہے۔ اسناد یا متن میں ثقات کی مخالفت چند

طریقوں پر ہوتی ہے جو شذوذ کا سبب ہوتی ہے اور اسے ضبط سے متعلق وجوہ طعن اس لئے قرار دیا ہے کہ ثقات کی مخالفت کا سبب عدم ضبط و حفظ اور تغیر و تبدل سے محفوظ ہونا ہے اور طعن ہم اور نسیان ہی کے سبب ہوتا ہے کہ ان دونوں کے سبب غلطی کی اور ذہن کے طور پر روایت کر دیا کہ اگر اس کی اطلاع ایسے ذرائع سے ہو جائے جو اس کی غفلت و قدح کے اسباب پر دال ہو تو یہ حدیث معتدل ہو اور یہ علم حدیث میں سب سے زیادہ دقیق اور اہم مسئلہ ہے اس کو دہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جنہیں اللہ نے فہم اور وسیع حافظہ عطا کیا ہو اور اسناد والوں کے احوال اور راویوں کے مراتب سے پوری طرح واقفیت رکھتے ہیں متقدمین میں تو ایسے بہت سے گزرے ہیں مگر متاخرین میں امام دارقطنی کے بعد اس طرح کا کوئی آدمی نہیں پیدا ہوا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

”محمود حفظ“ سے محدثین کے نزدیک مراد یہ ہے کہ اصابت خطا پر غالب نہ ہو اور حفظ و اتقان، سہو و نسیان سے زیادہ نہ ہو یعنی اگر خطا و نسیان صواب و اتقان کے مساوی ہو یا غالب ہو تو یہ سہو و حفظ میں داخل ہو گا اس لئے کہ معتدل علیہ صواب و اتقان اور ان کی کثرت ہو سہو و حفظ اگر وقت اور عمر بھر راوی کے شامل حال رہی ہو تو اس کی حدیث معتبر نہ ہوگی اور بعض محدثین کے نزدیک یہ بھی شاذ میں داخل ہے اگر حافظہ کی خرابی کسی شخص کے سبب طاری ہو جائے مثلاً کیر سنی، بنیاتی کے جاتے رہنے یا کتابوں کے ضائع ہو جانے کے سبب، حافظہ میں خلل پیدا ہو جائے تو اس کا نام غلط ہے پس اختلاط اور اختلال سے پہلے جو حدیث روایت کی ہو وہ حدیث مقبول ہوگی بشرطیکہ اس حالت کے طاری ہونے کے بعد کی روایتوں سے ممتاز ہو اگر ممتاز نہ ہو تو وقف کیا جائے گا اور اگر مشتبہ ہو تو اس کا حکم بھی یہی ہے اور اگر اس کے لئے متابعات اور شواہد ہوں تو پھر مردود ہونے کے بجائے قبولیت اور رجحان کا درجہ پائے گی۔ مستور، مدلس اور مرسل حدیثوں کا بھی یہی حکم ہے۔

فصل۔ صحیح حدیث جس کا راوی ایک ہو تو وہ حدیث غریب ہے اور اگر دو راوی ہوں تو وہ حدیث عزیز ہے اور دو سے زیادہ ہوں تو وہ حدیث مشہور یا مستفیض ہے اگر کسی حدیث کے راویوں کی کثرت اس حد کو پہنچ جائے کہ ان کا کذب پر متفق ہونا محال ہو تو اس کو حدیث متواتر کہتے ہیں۔ اور غریب کا نام فرد بھی ہے اور مراد اس سے راوی کا کسی جگہ ایک ہونا ہے اگر اسناد میں کسی ایک جگہ میں ہو، تو فرد نسبی کہتے ہیں اور اگر ہر جگہ میں ہو تو خود مطلق ہو اور دو ہونے سے مراد یہ ہے کہ ہر جگہ ایسا ہی ہو لیکن اگر صرف ایک جگہ میں ہو تو وہ عزیز نہیں بلکہ غریب ہے اور اسی طرح ہر حدیث مشہور میں کثرت کے معنی یہ ہیں کہ ہر جگہ دو سے زیادہ راوی ہوں ”اقل اکثر پر حاکم ہے“ محدثین کے اس قول کے یہی معنی ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ غریب صحت کے منافی نہیں ہے اور جائز ہے کہ حدیث صحیح غریب بھی ہو اس طور پر کہ رجال حدیث میں ہر ایک ثقہ ہوں اور غریب کبھی شاذ کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے یعنی وہ شذوذ جو حدیث میں طعن کے اقسام میں سے ہو صاحب المصابیح کے قول ”هَذَا أَحَادِيثُ غَرِيبٌ“ کا جب وہ بطریق طعن بیان کریں تو یہی مطلب ہے اور بعض نے ثقات کی مخالفت کا لحاظ کئے بغیر جیسا کہ اوپر گزرا شاذ کی تفسیر مفرد راوی کے ساتھ کی ہے اور کہتے ہیں کہ صحیح شاذ ہے اور صحیح غیر شاذ ہے تو شذوذ اس معنی کے لحاظ سے بھی غریب کی طرح صحت کے منافی نہیں ہے اور جب مقام طعن میں ذکر کیا جاتا ہے تو وہاں ثقات کی مخالفت معتبر ہے (اس لئے وہ صحت کے منافی ہے)۔

فصل۔ حدیث ضعیف وہ حدیث ہے جس میں وہ شرائط کل کے کل یا بعض مفقود ہوں جن کا اعتبار صحیح اور حسن حدیثوں میں کیا گیا ہے اور اس کا راوی شذوذ و نکارت یا کسی علت کے ساتھ منہم ہو اس اعتبار سے ضعیف کے متعدد اقسام ہو جاتے ہیں اور صحیح لذاتہ و صحیح لغيرہ و حسن لذاتہ و حسن لغيرہ کے بھی مختلف مراتب ہوں گے اور باوجود اصل صحت اور حسن کے اشتراک کے ان صفات کمال کے درجات میں جن کا ان دونوں کے مفہوم میں اعتبار کیا گیا ہے فرق ہو گا قوم نے مراتب صحت کو منضبط کیا ہے اور اس کی تعیین کی ہے اور اسناد میں اس کی مشابہت وہی ہے اور کہا ہے کہ عدالت اور ضبط تمام رجال حدیث کو شامل ہیں لیکن ان میں بعض بعض پر فوقیت رکھتے ہیں مطلقاً کسی خاص سند کو اصح الاسانید کہنے میں اختلاف ہے بعض نے کہا ”عن زین العابدین عن ابیہ عن جدّہ“ بعض نے کہا ”عن مالک عن نافع عن ابن عمر“ بعض نے نزدیک ”عن زہری عن سالم عن ابن عمر“ اصح الاسانید ہے لیکن حق یہ ہے کہ کسی مخصوص سند پر اصح ہونے کا مطلقاً حکم لگا دینا درست نہیں اس لئے کہ صحت میں بہت سے درجات ہیں اور بہت اسناد اس میں داخل ہوتے ہیں اور اگر اس کو اس طرح مقید کر دیا جائے اور کہا جائے

کہ یہ فہم شہر میں اصح الاسانید ہی یا فلاں باب یا فلاں مسئلہ میں اصح الاسانید ہے تو صحیح ہوگا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالْقَوْلِ اب۔

فصل۔ امام ترمذیؒ کی عادت ہو کہ وہ جامع ترمذی میں کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث غریب حسن ہے، حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ حسن اور صحیح کے اجتماع کے بوازیں بائیں طور کہ حسن لذاتہ اور صحیح لغیرہ ہوشیہ نہیں اور اسی طرح غرابت اور صحت کے اجتماع میں بھی شبہ نہیں لیکن غرابت اور حسن کے اجتماع میں اشکال پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ ترمذی نے حسن میں تعدد طرق کا اعتبار کیا ہے تو غریب کیونکر ہو سکتا ہے جس کا جواب محدثین اس طور پر دیتے ہیں کہ حسن میں تعدد طرق کا اعتبار علی الاطلاق نہیں ہے بلکہ اس کی ایک قسم میں ہوا و جب حسن اور غرابت کے اجتماع کا حکم لگایا جائے تو مراد دوسری قسم ہے بعض نے کہا کہ اس کے ذریعہ اختلاف طرق کی طرف اشارہ کیا ہے اس طور پر کہ بعض طریقوں میں غریب ہے اور بعض طریقوں میں حسن ہے۔ بعض کے نزدیک واو، اد کے معنی ہیں ہے اس طور پر کہ انھیں یقینی طور پر معلوم نہ ہونے کے سبب ترک ہے کہ حدیث غریب ہو یا حسن ہے بعض نے کہا کہ یہاں حسن کے معنی اصطلاحی مراد نہیں بلکہ لغوی معنی مراد ہیں یعنی جس کی طرف طبیعت مائل ہو۔ لیکن یہ قول بہت ہی بعید ہے۔

فصل۔ حدیث صحیح کا احکام میں حجت ہونا متفق علیہ ہے اور اسی طرح اکثر علما کے نزدیک حسن لذاتہ بھی ہو کہ اس بار میں اس کا حکم بھی مثل صحیح کے ہے اگرچہ اس سے مرتب میں کم ہے اور حدیث ضعیف جو تعدد طریق کے ذریعہ حسن لغیرہ کے درجہ کو پہنچ جائے اس کا قابل حجت ہونا بھی متفق علیہ ہے اور یہ مقولہ کہ حدیث ضعیف فضائل اعمال ہی میں معتبر ہے اس سے مراد اس کے مفردات ہیں اس لئے کہ وہ حق میں داخل ہو ضعیف میں نہیں اس کی انہ نے تصریح کی ہے اور بعضوں نے کہا اگر ضعیف مافظ کی خرابی یا اختلاط و تدلیس کے باعث ہو تو تعدد طرق کے ذریعہ اس کی تلافی ہو جائے گی اور اگر اتہام کذب یا شذوذ اور خطائے فاحش کے باعث ضعیف ہو تو تعدد طرق کے ذریعہ اس کی تلافی نہیں ہو سکتی اور یہ مقولہ کہ "ضعیف کا ضعیف کے ساتھ ملنا قوت کے لئے مفید نہیں اس کو ان حدیثوں میں جن کے لئے ضعف کا حکم لگایا گیا ہے اور فضائل اعمال میں اس پر عمل درآمد بھی ہوتا ہے اسی تفصیل پر محمول کیا جائے گا در نہ یہ قول بالکل لغو ہو جائے گا۔

فصل۔ جب صحیح کے مراتب میں فرق ہے کہ بعض بعض سے اصح ہے تو جانا چاہئے کہ جمہور محدثین کے نزدیک یہ ثابت ہے کہ صحیح بخاری تمام تصنیف شدہ کتابوں پر مقدم ہے یہاں تک کہ ان لوگوں نے کہا کہ کتاب اللہ کے بعد سب زیادہ صحیح کتاب صحیح بخاری ہے اور غیرتوں نے صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح دی اور جمہور کہتے ہیں کہ یہ باتیں حسن بیان، وضع و ترتیب کی خوبی، دقیق اشارات اور اسناد میں نکات کی خوبیوں سے متعلق ہیں اور یہ خارج از بحث ہے، لکن صحت و قوت اور اس کے تعلق رکھنے والی چیزوں میں ہے صحت و قوت میں کوئی کتاب صحیح بخاری کے برابر نہیں ان شرائط کی بنا پر جن کا امام بخاریؒ نے صحت کے متعلق رجال حدیث میں خیال رکھا ہے۔ بعض نے ان دونوں میں سے ایک دوسرے پر ترجیح دینے میں توقف کیا۔ لیکن پہلا مسلک حق ہے اور وہ حدیث جس کی تخریج میں بخاری و مسلم متفق ہوں اس کو "متفق علیہ" کہتے ہیں۔ شیخ ابن حجرؒ نے کہا بشرطیکہ وہ ایک ہی صحابی سے ہوں۔ محدثین کہتے ہیں کہ متفق علیہ دو ہزار تین سو پچیس حدیثیں ہیں۔ مختصر یہ کہ جس شیخین متفق ہوں وہ دوسری حدیثوں سے افضل ہیں اس کے بعد جسے شری بخاریؒ نے روایت کیا پھر وہ جسے مسلم نے روایت کیا۔ اس کے بعد وہ جو بخاری اور مسلم کی شرطوں کے مطابق ہیں پھر اس کے علاوہ ان کے روایت کردہ حدیثیں ہیں جنہوں نے صحت کا التزام کیا ہے اور اس کی تصحیح کی ہے کل سات قسمیں ہوں گی۔ شرط سے مراد یہ ہے کہ رجال حدیث ان صفات کے ساتھ متصف ہوں جن کے ساتھ بخاری و مسلم کے رجال ضبط و عدالت اور عدم شذوذ و نکارت اور غفلت میں متصف ہیں اور بعضوں نے کہا کہ شرط بخاری و مسلم سے مراد یہ ہے کہ اس کے رجال حدیث وہی لوگ ہوں جو بخاری و مسلم کے ہیں اس میں طویل کلام ہے جس کو ہم نے مقدمہ شرح سفر السعاده میں بیان کیا ہے۔

فصل۔ صحیح حدیثیں صرف بخاری اور مسلم میں محصور نہیں ہیں اور نہ ان دونوں نے تمام صحیح حدیثوں کو بیان کیا بلکہ یہ دونوں کتابیں صحیح حدیثوں ہی میں منحصر ہیں اور بہت سی ایسی حدیثیں ہوں ان دونوں کے نزدیک صحیح تھیں اور ان کے شرطوں کے مطابق تھیں لیکن وہ اپنی کتابوں میں نہیں لائے مگر ایسی حدیثیں لاتے جو ان کے علاوہ دوسروں کے نزدیک صحیح تھیں یا ان کے شرطوں کے مطابق تھیں۔ امام بخاریؒ نے فرمایا کہ اس اپنی کتاب میں، میں صرف صحیح حدیثوں

کو ہی لایا ہوں اور بہت سی صحیح حدیثیں چھوڑ دی ہیں۔ امام مسلمؒ نے فرمایا میں نے اس کتاب میں صحیح حدیثوں کو داخل کیا ہے لیکن میں یہ نہیں کہتا کہ جن حدیثوں کو میں نے چھوڑ دیا ہے وہ ضعیف ہیں البتہ اس چھوڑنے اور حدیثوں کے لانے میں صحت یا کسی دوسری وجہ کو ضرور پیش نظر رکھا گیا ہے۔ حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوریؒ نے ایک کتاب تصنیف کی جو جس کا نام ”مستدرک“ رکھا ہے اور جن حدیثوں کو بخاریؒ و مسلمؒ نے چھوڑ دیا ہے ان کو اس کتاب میں بیان کیا ہے اس کی تلافی کی ہے اور ان کے علاوہ بعض وہ حدیثیں بیان کی ہیں جو شیخین یا ان میں سے کسی ایک کی شرط پر ہیں یا ان کے علاوہ دوسروں کی شرط کے مطابق ہیں اور کہا کہ بخاری و مسلم نے یہ حکم نہیں لگایا کہ ان دونوں نے اپنی کتابوں میں جو حدیثیں بیان کی ہیں ان کے علاوہ جو حدیثیں ہیں وہ صحیح نہیں ہیں اور کہا کہ ہمارے زمانہ میں بدعتیوں کی ایک جماعت نے ائمہ دین پر طعن و تشنیع کے ساتھ زبان درازی کی ہے کہ ان حدیثوں کا مجموعہ جو تمہارے نزدیک صحیح ہیں ان کی تعداد دس ہزار سے زیادہ نہیں بڑھتی اور بخاری سے منقول جو انھوں نے فرمایا کہ مجھے ایک لاکھ حدیثیں اور دلاکھ غیر صحیح حدیثیں یاد تھیں اس سے ان کی مراد یہ ظاہر ہے کہ وہ صحیح جو ان کی شرط کے مطابق ہو اور اس کتاب میں تکرار کے ساتھ بیان کی ہوئی حدیثوں کی تعداد سات ہزار دو سو پچھتر اور حذف تکرار کے بعد چار ہزار ہیں اور دوسرے ائمہ نے بھی صحاح تصنیف کی ہیں مثلاً صحیح ابن خزمہ جنہیں امام الائمہ کہا جاتا ہے یہ ابن حبانؒ کے استاد ہیں ابن حبانؒ نے ان کی تعریف میں کہا کہ میں نے رؤسے زمین پر کسی کو نہ سیکھا جو علم حدیث میں ان بڑھ کر ہو اور حدیث کے صحیح الفاظ کا ان سے بڑھ کر کوئی حافظ ہو گویا تمام حدیثیں ان کی نظروں کے سامنے تھیں۔ اور مثلاً ابن حبان جو ابن خزمہ کے شاگرد ہیں، ثقہ ثابت، فاضل اور بہت زیادہ فہم رکھنے والے امام ہیں اور حاکم نے کہا کہ ابن حبان علی لغت و حدیث اور وعظ کے خزانہ تھے اور اپنے زمانہ کے عقلمندوں میں انکا شمار تھا۔ اور مثلاً صحیح حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوریؒ نے جس کا نام مستدرک رکھا ہے اور اس کتاب میں کچھ تسامیل بھی ہیں جن کی گرفت لوگوں نے کی ہے اور لوگوں نے کہا کہ ابن خزمہ اور ابن حبان حاکم سے زیادہ قوی اور استادوں میں زیادہ پاکیزہ ہیں اور مثلاً مختارہ حافظ ضیاء مقدسی کا انھوں نے بھی وہ صحیح حدیثیں بیان کی ہیں جو صحیحین میں نہیں ہیں اور محدثین نے فرمایا کہ ان کی کتاب مستدرک سے بہتر ہے اور مثلاً صحیح ابن عوانہ اور ابن سکین اور منتقی ابن عارود کی اور یہ ساری کتابیں صحیح حدیثوں کے ساتھ مختص ہیں لیکن ایک جماعت نے ان کتابوں پر تنقید کی ہے اور ہر صاحب علم پر فوقیت رکھنے والا ایک صاحب علم ہے۔

فصل۔ وہ کچھ کتابیں جو اسلام میں مقرر اور مشہور ہیں اور ان کو صحاح ستہ کہا جاتا ہے وہ یہ ہیں: صحیح بخاریؒ۔ صحیح مسلمؒ جامع سنن ابی داؤد۔ سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ۔ بعض کے نزدیک ابن ماجہ کی جگہ موطا ہے۔ صاحب جامع الاصول نے موطا ہی کو اختیار کیا ہے اور ان چار کتابوں میں صحیح، حسن اور ضعیف ہر قسم کی حدیثیں بیان کی ہیں لیکن صحاح ستہ نام رکھنا تغلیب کے طور پر ہے صاحب المعاصح نے شیخین کے علاوہ کی حدیثوں کا حق نام رکھا ہے جو جدید اصطلاح اور لغوی معنی کے قریب ہے بعض کا خیال ہے کہ کتاب داری کو چھٹی کتاب شمار کیا جانا زیادہ مناسب ہے اس لئے کہ اس کے رجال ضعیف ہیں کم ہیں اور منکر و شاذ حدیثوں کا وجود اس میں کم ہے اور اس کی سندیں عالی ہیں اس کی ثلاثیات بخاری کی ثلاثیات سے زیادہ ہیں اور یہ کتابیں جو ذکر ہوئیں وہ مشہور کتابیں ہیں۔ ان کے علاوہ بہت سی کتابیں ہیں جو مشہور ہیں۔

سیوطیؒ نے اپنی کتاب ”جمع الجوامع“ میں بہت سی کتابوں سے حدیثیں لی ہیں جو پچاس کی تعداد سے بھی متجاوز ہیں اور صحیح حسن اور ضعیف حدیثوں پر مشتمل ہیں اور کہا کہ میں نے اس میں کوئی ایسی حدیث نہیں بیان کی ہے جو موضوع مشہور ہو اور اس کے رد اور ترک پر محدثین کا اتفاق ہو، واللہ اعلم

صاحب مشکوٰۃ نے اپنی کتاب کے دیباچہ میں بڑے بڑے ائمہ کا تذکرہ کیا ہے جن کے نام یہ ہیں: بخاریؒ۔ مسلمؒ۔ امام مالکؒ۔ امام احمد بن حنبلؒ۔ ترمذیؒ۔ ابو داؤد۔ نسائیؒ۔ ابن ماجہ۔ دارقطنی۔ بیہقی اور رزین رحمہم اللہ اور ان کے علاوہ دوسروں کا ذکر اجمال کے ساتھ کیا ہے اور ہم نے ان کے حالات اکمال بذکر اسماء الرجال میں لکھے ہیں انہی کی طرف سے توفیق ملتی ہے اور ابتدا و انتہا میں اسی سے مدد طلب کی جاتی ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خُطْبَةُ كِتَاب

الحمد لله محمد ﷺ ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله
من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا من يهده الله
فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له وإشهد أن لا اله
إلا الله شهادة تكون للتجاة وسيلة ولرفع الدرجات كفضيلة
إشهد أن محمداً عبداً ورسوله الذي بعثه وطرق الإيمان
قد عفت آثارها وخبث أنوارها وذهنت أركانها وجعل
مكانها نشيد صلوات الله عليه وسلامه من معالمها معافاً
وشفى من العلل في تأييد كلمة التوحيد من كان على شفا
وضم سبيل الهداية لمن أراد أن يسلكها وأظهر كنوز
التعاضد لمن قصد أن يملكها وما بعد فان التمسك
بهذه لا يستتب إلا بالاعتقاد لها صمد من تشكك
والاعتصام بحبل الله لا يتم إلا ببيان كشفه وكان كتاب
المصباح الذي صنفه الإمام محيى السنة قاصع البدعة
أبو محمد الحسين بن مسعود الفراء البغوي رفع الله
اجمع كتاب صنف في بابيه واضبط لشوارد الأحاديث
داو ايدها ولها سلك رضى الله عنه طريق الاختصار
وحدثنا عن سائيد تكلم فيه بعض النقاد وان كان
نقله وانه من الثقات كالأسناد لكن ليس مافيه
اعلام كالأغفال فاستخوت الله واستوفقت
منه فاعلمت ما اغفله فأودعت كل حديث
منه في مقرة كما رواه الأئمة المتقنون
والثقات الراى من مثل أبى عبد الله محمد
بن اسمعيل البخارى وأبى الحسين مسلم
بن الحجاج القشيري وأبى عبد الله مالك
ابن النضر الاصبغى وأبى عبد الله محمد بن ادریس
الشافعى وأبى عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل

ساری توفیق اللہ کے لئے ثابت ہیں ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں اور اس سے مغفرت
چاہتے ہیں اپنی بد اعمالیوں اور نفس کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جسے
اللہ ہدایت دے اس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے گمراہ کر دے تو اس کا کوئی
ہادی نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی ذات عبادت کے لائق
نہیں۔ ایسی گواہی جو نجات کا وسیلہ اور بلند درجہ کی ضامن ہو۔ اور میں گواہی
دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں جن کو
اللہ نے اس حال میں بھیجا کہ ایمان کی راہوں کے نشانات مٹ چکے تھے اور
اس کی روشنی بجھ چکی تھی۔ اس کے ستون کمزور ہو گئے تھے۔ اس کے موقف سے
لوگ ناواقف ہو گئے تھے۔ پس آپ نے (اللہ کی رحمت کاملہ اور سلامتی آپ پر نازل
ہو) ان مٹے ہوئے نشانات کو بلند اور مضبوط کر دیا اور کلمہ توحید کی تائید
کر کے ان بیماروں کو شفا دی جو ہلاکت کے غار کے دہانے پر کھڑے تھے اور
ان کے لئے جو اس راہ پر چلنا چاہیں راہ ہدایت کھول کر رکھ دی اور ان کے
واسطے سعادت اور نیکبختی کے خزانے ظاہر کر دیئے جو اس کے مالک بننا چاہیں۔
بعد حمد و صلوة کے واضح ہو کر ان کی سیرت کی پیروی اس وقت
مکمل نہیں ہو سکتی جب تک کہ ان باتوں کا پورا اتباع نہ کیا جائے جو آپ کے
قلب اور سینہ مبارک سے ظاہر ہوئیں۔ اور اللہ کی رسی یعنی قرآن کا پورے
طور پر مضبوطی سے پکڑنا اسی وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ سیرت نبویہ انس
کی وضاحت نہ کرے۔

کتاب مصباح جو قاصع بدعت امام محی السنۃ ابو محمد حسین بن مسعود فرار لغوی
(اللہ ان کے درجہ کو بلند کرے) کی تصنیف تھی ایک جامع کتاب تھی جو اس باب
میں تصنیف کی گئی اور اس میں مختلف حدیثوں کو جمع کیا تھا مگر اسناد کو حذف
کر دیا تھا اس بعض تنقید کرنے والوں نے اس پر اعتراض کیا اگرچہ ان کی ثقاہت کے
باعض ان کا حذف کر دینا ذکر کے قائم مقام ہے لیکن پھر بھی جس میں قرآن آتا
موجود نہ ہوں اس کی برابری نہیں کر سکے جس میں آثار و قرآن پائے جاتے
ہوں اس لئے درگاہ ایزدی میں میں نے استخارہ کیا اور اس سے توفیق چاہی
تو اس چیز کو میں نے ظاہر کیا جسے انہوں نے نظر انداز کر دیا تھا اور ہر حد

الشَّيْبَانِيُّ وَآبِي عَيْسَى مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى التِّرْمِذِيُّ وَآبِي دَاوُدَ
 سَلَمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ السَّجِسْتَانِيَّ وَآبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدَ بْنَ
 شُعَيْبٍ النَّسَائِيَّ وَآبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مَاجَةَ
 الْقَزْوِينِيَّ وَآبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيَّ وَآبِي
 الْحُسَيْنِ عَلِيِّ بْنِ عَمْرِو الدَّارِقُطْنِيَّ وَآبِي بَكْرِ أَحْمَدَ بْنَ حُسَيْنِ
 الْبَيْهَقِيِّ وَآبِي الْحُسَيْنِ رَزِينَ بْنِ مَعَاوِيَةَ الْعَبْدَرِيِّ وَآبِي
 وَقِيلَ مَا هُوَ وَإِنِّي إِذَا نَسِيتُ الْحَدِيثَ إِلَيْهِمْ كَأَنِّي اسْتَدْتُ
 إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَهَمُ قَدْ فَرَّغُوا مِنْهُ وَاعْتَمَدُوا
 عَنْهُ وَسَرَّتِ الْكُتُبُ وَالْأَبْوَابُ كَمَا سَرَدَهَا وَاقْتَفَيْتُ اثْرَهُ
 فِيهَا وَقَسَمْتُ كُلَّ بَابٍ غَالِبًا عَلَى فصول ثَلَاثَةٍ أَوْ لَهَا مَا أَجَزَ
 الشَّيْخَانِ أَوْ أَحَدَهُمَا وَاقْتَفَيْتُ بِهِمَا وَأَنِ اشْتَرَكْتُ فِيهِ
 الْغَيْرَ لَعَلَّوْا دَرَجَتَهَا فِي الرَّوَايَةِ وَثَابِتُهَا مَا أَوْرَدَهَا غَيْرُهَا
 مِنَ الْأَثْمَةِ الْمَذْكُورِينَ وَثَابِتُهَا مَا اشْتَرَكْتُ عَلَى مَعْنَى
 الْبَابِ مِنْ مَلْحَقَاتٍ مَنَاسِبَةٍ مَعَ مَحَافِظَةِ عَلَى الشَّرِيطَةِ وَأَنِ
 كَانَ مَا ثَوَّرَ عَنِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ ثُمَّ إِنَّكَ إِنِ فَقَدْتَ حِذْقًا
 فِي بَابٍ فَذَلِكَ عَنْ تَكْزِيرِ اسْقِطِهِ وَأَنِ وَجَدْتَ أَحَدَ
 بَعْضِهِ مَتْرُوكًا عَلَى اخْتِصَارِهِ أَوْ مَضْمُومًا إِلَيْهِ تَمَامَهُ فَمَنْ
 دَاعَى إِهْتِمَامَ اتْرَاكِهِ وَالْحَقُّهُ وَأَنِ عَثَرْتَ عَلَى اخْتِلَافٍ
 فِي الْفَصَلَيْنِ مِنْ ذِكْرِ غَيْرِ الشَّيْخَيْنِ فِي الْأَوَّلِ وَذَكَرُوهَا
 فِي الثَّانِي فَاعْلَمْ إِنِّي بَعْدَ تَتَبُعِي كِتَابِي الْجَمْعَ بَيْنَ
 الصَّحِيحَيْنِ لِلْجَمِيدِ وَجَامِعِ الْأَصُولِ اعْتَمَدْتُ
 عَلَى صَحِيحِي الشَّيْخَيْنِ وَمَتْنَيْهِمَا وَأَنِ رَأَيْتُ اخْتِلَافًا
 فِي نَفْسِ الْحَدِيثِ فَذَلِكَ مِنْ تَشَعُّبِ طُرُقِ الْأَحَادِيثِ
 وَلَعَلَّ مَا أَطْلَعْتَ عَلَى تِلْكَ الرَّوَايَةِ الَّتِي سَلَكَهَا الشَّيْخُ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَلِيلًا مَا تَجِدُ أَقُولُ مَا وَجَدْتُ هَذِهِ
 الرَّوَايَةَ فِي كُتُبِ الْأَصُولِ أَوْ وَجَدْتُ خِلَافَهَا فَأَذَاوُ
 وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَإِنْ نَسِبَ الْقُصُورَ إِلَى لِقَا الدَّرَايَةِ لَا إِلَى
 جَنَابِ الشَّيْخِ رَفَعَ اللَّهُ قَدْرَهُ فِي الدَّارَيْنِ حَاشَا لِلَّهِ
 مِنْ ذَلِكَ رَحِمَ اللَّهُ مَنْ إِذَا وَقَفَ عَلَى ذَلِكَ نَبِهَهَا

کو بلا تقدیم و تاخیر کے میں نے اسی جگہ میں رکھا جس طرح ائمہ متقدمین نے روایت
 کیا۔ اور ثقات راویوں مثلاً ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری اور ابو الحسن مسلم
 بن الحجاج قشیری ابو عبد اللہ مالک بن انس صبحی ابو عبد اللہ محمد بن ادریس
 الشافعی ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی، ابو عیسیٰ محمد بن یزید بن
 سلیمان بن اشعث سجستانی، ابو عبد الرحمن احمد بن شعیبانی، ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن
 ماجہ قزوینی، ابو محمد عبد اللہ بن الرحمن الدارمی، ابو الحسن علی بن عمر دارقطنی، ابو بکر احمد
 بن حسین بیہقی، اور ابو الحسن رزین بن معاویہ العبدری اور ان کے علاوہ بہت
 کم تعداد ایسے لوگوں کی ہے کہ جب ان کی طرف حدیثوں کا میں نے انتساب کر دیا تو گویا میں
 نے اس کا سلسلہ سند رسول اللہ ﷺ تک پہنچا دیا اس لئے کہ یہ لوگ اس سے فارغ
 ہو چکے ہیں اور میں اس کے بے نیاز کر دیا۔ میں نے کتب اور ابواب اسی طرح رکھے
 ہیں جس طرح صاحب مصابیح نے رکھے ہیں اور اس بارے میں میں نے ان کے نقش قدم
 کی پیروی کی ہے اور میں نے ہر باب کو اکثر تین فصلوں میں تقسیم کیا ہے پہلی فصل تو وہ ہے
 جس کو شیخین (امام بخاری و مسلم) یا ان میں سے کسی ایک نے روایت کیا۔ اور اگر چنانکہ علاوہ
 دوسروں نے بھی روایت کیا ہو لیکن ان دونوں کے علاوہ مرتب کی بنا پر میں نے انھیں پر
 اکتفا کیا۔ دوسری فصل میں وہ روایتیں ہیں جن کو ان دونوں ائمہ کے علاوہ
 دوسروں نے روایت کیا ہو تیسری فصل میں وہ حدیثیں ہیں جو اس باب سے
 مناسبت رکھتی ہوں لیکن شرائط کا پوری طرح لحاظ رکھا گیا ہے اگر متقدمین
 یا متاخرین سے منقول ہو اگر تم کوئی حدیث کسی باب میں نہ پاؤ تو سمجھو کہ
 میں نے تکرار کے باعث حذف کر دیا ہے اور اگر کسی حدیث کا بعض حصہ
 حذف کیا ہو یا پڑ یا کچھ زیادتی اور اضافہ پاؤ تو میں نے کسی خاص ضرورت
 کی بنا پر یہ حذف یا اضافہ کیا ہے اگر تمہیں کوئی اختلاف نظر آئے کہ پہلی فصل
 میں شیخین کے علاوہ کسی دوسرے کی حدیث بیان کی گئی ہو یا دوسری فصل میں شیخین
 کی روایت ہو تو سمجھنا کہ حمیری کی دونوں کتابیں جمع بین الصحیحین اور جامع
 الاصول کی تلاش و جستجو کے بعد میں نے شیخین کی صحیحین پر اور دونوں کے متن
 پر اعتماد کیا اور اگر نفس حدیث میں کوئی اختلاف نظر آئے تو یہ طرق حدیث کے
 اختلاف کا نتیجہ ہے یا اس سبب سے کہ وہ روایت مجھے نہ ملی جو شیخ رضی اللہ عنہ
 نے بیان کیا اور بعض جگہوں میں تم میرا یہ قول پاؤ گے کہ ما وجدنا ہذا
 الروایۃ فی کتب الاصول (یعنی میں نے اس روایت کو کتب اصول میں نہیں
 پایا) یا ان کتابوں کے خلاف نظر آئے تو میری کم مائی پر محمول کیا جائے نہ کہ معاذ اللہ

عَلَيْهِ وَارْشَدَنَا طَرِيقَ الصَّوَابِ وَلَمْ يَأَلْ جَهْدًا فِي
التَّنْقِيهِ وَالتَّقْيِيشِ بِقَدْرِ الوَسْعِ وَالطَّاقَةِ وَنَقَلَتْ
ذَلِكَ اِلَّا خِلاَفًا كَمَا وَجَدَتْ وَمَا اَشَارَ اِلَيْهِ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ غَرِيبٍ اَوْ ضَعِيفٍ اَوْ غَيْرِهَا
بَيِّنَتْ وَجْهًا غَالِبًا وَمَالَهُ يَشِيرُ اِلَيْهِ مَتَانِي الْاَصُولِ
فَقَدْ قَفَيْتُهُ فِي تَرْكِهِ اِلَّا فِي مَوَاضِعٍ لَغْزُفٍ وَرَبَّاجِدٍ
مَوَاضِعٍ مَهْمَلَةٍ وَذَلِكَ حَيْثُ لَوْ اَطْلَعْتُ عَلَى رَاوِيهِ
فَتَرَكْتُ الْبَيَاضَ فَاَنْ عَثَرْتُ عَلَيْهِ فَالْحَقُّ بِهِ اِحْسَنُ اللهِ
جَزَائِكَ وَسَمِيتُ الْكِتَابَ بِمَشْكُوتَةِ الْمَصَابِيحِ وَسَأَلَ
اللهُ التَّوْفِيقَ وَالْاِعَانَةَ وَالْهُدَايَةَ وَالْقَبِيْلَةَ
وَتَيْسِيرَ مَا اَقْصَدَاةً وَاَنْ يَنْفَعَنِي فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ
الْمَمَاتِ وَجَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ حَسْبِيَ اللهُ
وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيزِ
الْحَكِيمِ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ
بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مِّمَّا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ
هَجْرَتُهُ اِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهَجْرَتُهُ اِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ
وَمَنْ كَانَتْ هَجْرَتُهُ اِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا اَوْ مَرَاةٍ
يَنْتَهِي بِهَا فَهَجْرَتُهُ اِلَى مَا هَا جَدَّ اِلَيْهِ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جناب شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اس کو منسوب کیا جاتے ہیں کہ مرتبہ
کو دونوں عالم میں بلند کرے، اللہ اس شخص پر اپنی رحمتیں نازل کرے جسے
ہماری کوتاہیاں نظر آئیں اور ہمیں خبردار کر کے راہ صواب بتلائے، ہم نے
اپنی وسعت اور طاقت کے اعتبار سے تحقیق و تفتیش میں کوئی دقیقہ فروگذا
نہیں کیا ہے اور اس اختلاف کو بھی میں نے نقل کر دیا ہے جس طرح میں نے
پایا ہے۔ امام بغویؒ نے جس حدیث کے غریب و ضعیف وغیرہ ہونے کی
طرف اشارہ کیا ہے۔ میں نے اکثر اس کے اسباب بھی بیان کر دیئے ہیں اور
جن حدیثوں میں اصول کے موافق کوئی اشارہ نہیں ہے تو میں نے بھی ان
کی پیروی میں اس کا ذکر نہیں کیا ہے مگر بعض جگہوں میں کسی خاص غرض
کے ماتحت میں نے بیان کر دیا ہے اور بعض جگہوں میں میں نے حدیث کا
ماخذ نہیں بیان کیا۔ اس لئے کہ اس کے راوی مجھے نہیں معلوم ہو سکے تو میں
نے حدیث کے آخر میں جگہ کو خالی چھوڑ دیا اگر تمہیں اس کا ماخذ معلوم ہو
تو اس میں اضافہ کر دو، اللہ تمہیں جزائے خیر دے۔ اور میں نے اس کتاب
کا نام "مشکوۃ المصابیح" رکھا۔

اللہ تعالیٰ سے توفیق اور اعانت چاہتا ہوں کہ وہ سے بچاتے اور
ہدایت کی درخواست کرتا ہوں اپنے منزل مقصود پر پہنچنے کی آسانیاں
چاہتا ہوں اور اس کا خواستگار ہوں کہ اللہ تعالیٰ حالت حیات میں اور پس مرگ
بھی مجھ کو اور تمام مومنین کو فائدہ پہنچائے اللہ ہی میرے واسطے کافی ہے اور وہی
بہتر کارساز ہو گا نہ سے بچنے اور عبادت کی طاقت اللہ تعالیٰ ہی کی اعانت سے
حاصل ہوتی ہے جو زبردست ہے اور حکمت والا ہے۔

حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
تمام اہمال کا انحصار نیتوں پر ہے انسان کو وہی چیز حاصل ہوگی جس کی نیت کرے
جس نے خدا اور رسول کی طرف ہجرت کی نیت کی تو اس کی ہجرت خدا اور رسول ہی
کے لئے ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا پانے کے لئے یا کسی عورت سے شادی کرنے
کے لئے ہو تو اس کی ہجرت اسی طرف ہوگی جس کے لئے اس نے ہجرت کی ہو۔
(بخاری و مسلم)

کِتَابُ الْإِيمَانِ

ایمان کا بیان

فصل اول

حدیث جبریل

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ ایک روز ہم رسول خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص حاضر ہوا جس کے کپڑے نہایت سفید تھے بال نہایت سیاہ اس پر سفر کا کوئی اثر نہ تھا اور نہ ہم میں سے کوئی اس کو جانتا تھا وہ رسول اللہ ﷺ کے زانو سے زانو ملا کر بیٹھ گیا اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی زانو پر رکھ لئے اور عرض کیا: محمد! اسلام کی حقیقت سے آگاہ فرمائیے۔ آپ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو اس امر کا اعتراف کرے اور شہادت دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد خدا کے رسول ہیں اور (پھر) تو نماز کو ادا کرے زکوٰۃ دے رمضان کے روزے رکھے اور خانہ کعبہ کا حج کرے اگر تمھ کو زاد و پیشہ ہو۔ اس شخص نے (شکر) عرض کیا آپ نے سچ فرمایا ہم لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ شخص دریافت بھی کرنا ہی اور تصدیق بھی کرنا ہی کچھ اس نے پوچھا ایمان کی حقیقت بیان فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ تو اللہ تم پر اس کے فرستوں پر اس کی کتابوں پر اور رسولوں پر قیامت کے دن پر اور تقدیر کی بھلائی پر ایمان رکھ۔ پھر اس شخص نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر پوچھا احسان کے متعلق کچھ فرمائیے۔ آپ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو خدا کی عبادت اس طرح یعنی یہ سمجھ کر کرے گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے (یعنی اس کے حضور میں حاضر ہے) اور ایسا نہ ہو (یعنی اتنا حضور قلب نہ ہو) تو اتنا ضروری ہے گویا خدا تجھ کو دیکھ رہا ہے۔ پھر اس شخص نے پوچھا قیامت آگاہ فرمائیے۔ آپ نے فرمایا قیامت کے متعلق میرا علم تم سے زیادہ نہیں پھر دریافت کیا قیامت کی کچھ نشانیاں ہی بتلا دیجئے۔ آپ نے فرمایا: قیامت کی نشانیاں میں سے ایک تو یہ ہے کہ لوٹ ہی اپنے مالک یا آقا کو جھنگی (یعنی کزنگ) بچے پیدا ہوں گے جو اپنی ماؤں کے مالک و آقا بنیں گے، اور دوسری نشانی یہ کہ برہنہ یا برہنہ جسم مفلس و فقیر اور بکریاں چرانے والے لوگوں کو تو (عالی شان) مکانات و عمارات میں خرید و فروز کی زندگی بسر کرتے ہوئے دیکھ گاہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد وہ شخص چلا گیا اور میں تھوڑی دیر تک خاموش بیٹھا رہا پھر آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”عمر! تم اس سائل کو جانتے ہو؟“ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ شخص جبریلؑ تھے جو تم کو تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ (مسلم) اور حضرت ابو ہریرہؓ سے جو حدیث منقول ہے اس میں چند الفاظ کا اختلاف ہے یعنی اس میں یہ الفاظ ہیں کہ جب تو برہنہ یا برہنہ جسم ہو تو

۱۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ فَأَمْسَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَدَمَعَ كَفْتَيْهِ عَلَى فِخْذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ مَدَدْتُ قَعْبِنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَدُعَيْتُهُ قَالَ فَأَخْبَرَنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. قَالَ مَدَدْتُ وَتَالَ فَأَخْبَرَنِي عَنِ الْإِحْسَانِ. قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرِيكَ قَالَ فَأَخْبَرَنِي عَنِ السَّائِلِ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا يَا عَلِيُّ قَالَ السَّائِلُ قَالَ فَأَخْبَرَنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأُمَّةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّيْءِ بَطْشًا وَتَوْنٌ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ أَنْطَلَقْتُ فَلَيْسَتْ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِي يَا عَلِيُّ أَتَدْرِي مِنَ السَّائِلِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ اسْكُتْ يَعْلَمُكُمْ وَيُنَكِّمُكُمْ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وَرَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ مَعَ اخْتِلَافٍ وَفِيهِ وَ إِذَا رَأَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْقَتَمَ الْبُكْمَ مُلَوِّكِي الْأَرْضِ فِي خُسْفٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَرَأَ

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ الْهَيَّ
رُمُتَفَقَّ عَلَيْهِ

اور گونگون کوزین کا بادشاہ دیکھ (اور یہ الفاظ بھی ہیں کہ) پانچ باتوں کا
علم صرف خدا ہی کو ہے اس کے بعد آئی یہ آیت پڑھی اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ الْخَبْرُ

قیامت کا حال خدا ہی کو معلوم ہے کہ کب ہوگی
اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اور یہ بھی خدا ہی جانتا ہے کہ بارش کب ہوگی؟

۴ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَنِي إِسْرَءِيلَ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَاةَ
الزَّكَاةَ وَآمَنَ بِوَعْدِهِ وَصَبَرَ رَمَضَانَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اس امر کی گواہی دینا کہ خدا کے سوا کوئی
معبود نہیں اور محمدؐ خدا کے بندے اور رسول ہیں۔ نماز پڑھنا۔ زکوٰۃ دینا۔ حج کرنا اور
رمضان کے روزے رکھنا۔ (بخاری و مسلم)

ایمان کی شاخیں

۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا يَمَانُ يَصُغُّ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا
قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَدْنَاهَا مَا طَلَعَهُ الْوَادِي عَنِ
الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان کی ستر
شاخیں ہیں ان سب میں سب سے بہتر اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ خدا کے سوا کوئی
معبود نہیں اور سب سے کم درجہ کا ایمان کسی تکلیف و اذیت دینے والی چیز کا راستہ سے
دور کرنا ہے اور دشمن و حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔ (بخاری و مسلم)

مومن اور مسلم کا مفہوم

۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ
وَبَيَّةٍ وَآلِهِمَا جَرَمٌ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ هَذَا
لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَالْمُسْلِمُ قَالَ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ
الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَبَيَّةٍ -

عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پورا
مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھوں مسلمان محفوظ مامون ہوں اور ہر جگہ
جسے ان تمام چیزوں کو چھوڑ دیا ہو جس سے خدا نے منع فرمایا اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں
اور مسلم کے یہ الفاظ ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا
مسلمانوں میں سب سے اچھا کون شخص ہے آپ نے فرمایا وہ شخص جس کی زبان اور ہاتھ
سے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری و مسلم)

درجات محبت

۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ
إِلَيْهِ مِنْ دَلِدَةٍ وَدَلِدَةٍ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی
شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے نزدیک میں
(یعنی حضورؐ) باپ بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔
(بخاری و مسلم)

ایمان کی لذت

۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاةَ الْإِيمَانِ
مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا
وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا إِلَّا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَمَنْ يَسْكُرْ
أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ كَمَا
يَكْفُرُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں وہ پائی جائیں اس کو ایمان کا مزہ اور لطف حاصل
ہوگا: وہ شخص جو خدا اور رسولؐ کو سب سے زیادہ عزیز و محبوب رکھتا ہو۔ وہ شخص جو
بندہ سے صرف خدا کی خوشنودی و رضامندی کے لئے محبت کرے۔ وہ شخص جس کو خدا
نے کفر کی تاریکی سے نکال کر اسلام کی نورانیت عطا فرمائی ہو۔ اور وہ پھر کفر کی طرف
واپس جانا ایسا ہی بُرا جانتا ہو کہ اس امر کو بُرا سمجھتا ہے کہ اس کو آگ کے اندر

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) ڈال دیا جائے۔ (بخاری و مسلم)

ایمان کا لطف

عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَفِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا (رواهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے خدا کو اپنا رب، اسلام کو اپنا دین اور محمد کو اپنا رسول مان لیا، اس نے ایمان کا مزہ اچکھ لیا۔ (مسلم)

اسلام ہی مدارِ نجات ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَكُونُ فِي أَحَدٍ مِنْ هَذِهِ الْأُمَمِ يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ إِلَّا نَزِمَ فِي نَجْمٍ سَمِيٍّ وَلَمْ يُزَيِّنْ بِاللَّهِ إِلَّا رُسُلُهُ إِلَّا كَانَ مِنَ الْغُلَى النَّارِ (رواهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کی ہاتھیں محمد کی جان پر کہ اس امت میں جو شخص بھی خواہ وہ یہودی ہو یا نصرانی میری (رسالت کی) خبر کو سنے اور خدا کا جو پیام سن لیا ہو اس پر ایمان نہ لائے اور مرجائے، وہ یقیناً دوزخی ہے۔ (مسلم)

دوہرا اجر پانے والے

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مَنَ هَلَّ الْكِتَابُ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَأَمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمُسْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللَّهِ حَقَّ مَوْلَاهُ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أُمَةٌ يَطَاهَا فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ اعْتَقَهَا فَذَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخصوں کو دوہرا اجر ملے گا۔ اول کتاب کو جو پہلے آئے نبی پر ایمان لایا (اور پھر محمد پر) اس غلام کو جو کسی کی ملکیت میں ہو اور خدا کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کے حق کو بھی ادا کرنا ہو۔ اس شخص کو جس کے پاس کوئی لونہ ہو وہ اس سے مباشرت بھی کرنا ہو اور اس کو ادب بھی سکھاتا ہو پھر وہ اس کو اچھی طرح ادب سکھا کر اور اچھی تعلیم دے کر (یعنی علم دین سکھا کر) آزاد کرے اور اسے نکاح کر لے اس کو بھی دوہرا اجر ملیں گے۔ (بخاری و مسلم)

کفار سے جنگ کا حکم

عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَسْتَهْدُوا وَأَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَيُحْيُوا الْقَبُورَ وَيُزَكُّوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا عَتَمِيَّ دِمَائِهِمْ وَأَمْرَهُمُ الْإِسْلَامُ إِلَّا بَحْيَ إِلَّا سَلَامًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو حکم دیا گیا ہو کہ میں اس وقت تک لوگوں سے لڑوں جب تک کہ وہ اس امر کا زبان سے اقرار نہ کر لیں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد خدا کے رسول ہیں اور پھر وہ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کریں پھر جب وہ ایسا کرنے لگیں تو وہ مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو بچالیں گے اور صرف اسلام کا حق ان پر رہے گا اور ان کا حساب خدا کے ذمہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

اندر الفاظ "إِلَّا بَحْيَ إِلَّا سَلَامًا" یعنی ان پر اسلام کا حق رہے گا۔ کا ذکر نہیں ہے۔

مسلمان کون ہے؟

عَنْ أَنَسِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَإِنَّكَ مُسْلِمٌ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہماری جیسی نماز پڑھے ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے اور ہمارے ذبح کے ہوتے ہو (جانور کو) کھائے وہ مسلمان ہو اور وہ خدا اور خدا کے رسول کے ہمدردان میں سے

رَسُولِهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللَّهَ فِي ذُنُوبِهِ۔
پس خدا نے جس کو اپنی امان میں لیا ہے تم اس کے عہد کو نہ توڑو یعنی اس شخص کو نہ متاؤ کہ اس سے خدا کا عہد ٹوٹ جائے گا۔ (بخاری)

جنت لے جانے والے اعمال

۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ آتَى أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَلَا تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُعْطِي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَرِيدُ عَلَى هَذَا شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا وَلى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ آپ مجھ کو کوئی ایسا عمل (کام) بتائیے کہ میں اس کو کروں اور جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپؐ فرمایا اللہ کی عبادت کر، کسی کو اس کا شریک نہ بنا، فرض نماز کو ادا کر، فرض زکوٰۃ کو ادا کر اور ماہ رمضان کے روزے رکھ۔ دیہاتی نے یہ سن کر کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نہ تو اس پر کچھ زیادہ کروں گا اور نہ اس میں کچھ کم۔ جب یہ اعرابی چلا گیا تو رسول خدا ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی جنتی آدمی کو دیکھنے کی (عزت و مسرت حاصل کرنا چاہے وہ اس شخص (اعرابی) کو دیکھ لے۔ (بخاری و مسلم)

ایمان کا مکمل

۱۳ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ وَفِي رِوَايَةٍ غَيْرِكَ قَالَ قُلْتُ آمَنْتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَغْفِرُ (دَوَاكُ مُسْلِمٍ)

حضرت سفیان بن عبد اللہ الثقفی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اسلام کے متعلق مجھ کو کوئی ایسی بات بتلا دیجئے کہ پھر آپ کے بعد میں اس کے متعلق کسی سے کچھ دریافت نہ کروں۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر آپ کے بعد کسی دریافت نہ کروں۔ آپؐ فرمایا زبان (اور دل) سے اس امر کا اقرار کر کہ میں خدا پر ایمان لایا اور پھر اس اعتراف پر قائم رہ۔ (مسلم)

فرائض اسلام

۱۴ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ تَأْتِي الرِّاسَ سَمْعٌ دَوِيٌّ صَوْتُهُ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَفَى مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآذَاهُ يَسْأَلُ عَنْ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مَبْلُغَاتٌ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِ هَذِهِ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامٌ شَهْرٍ مَضًى فَقَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ قَالَ فَادَّكَبَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَرِيدُ عَلَى هَذَا

حضرت طلحہ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں کہ نجد کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے سلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے سر کے بال پریشان تھے اس کی آواز تو ہمارے کانوں میں آتی تھی لیکن بات سمجھ میں نہ آتی تھی۔ (جب) وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچ گیا تو ہم نے سنا کہ وہ (فرائض) اسلام کو دریافت کر رہا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ رات اور دن میں پانچ نمازیں (فرض) ہیں۔ اسے عرض کیا۔ ان کے سوا بھی مجھ پر کیا اور نمازیں فرض ہیں؟ آپؐ فرمایا نہیں مگر نفل (نمازیں) پڑھنے کا مجھ کو اختیار ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور ماہ رمضان کے روزے (فرض) ہیں اس نے کہا کچھ اور روزے بھی ہیں؟ آپؐ فرمایا نہیں مگر نفل روزوں کا مجھ کو اختیار ہے۔ طلحہ بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس کے سامنے زکوٰۃ کا ذکر کیا۔ اس نے پوچھا کیا

لَا تَقْصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَاخَ الرَّجُلِ إِنْ حَدَّثَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اس زکوٰۃ کے سوا بھی مجھ پر کچھ اور فرض ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں مگر صدقہ و نفاہ کا کچھ کو اختیار ہے طہیرہ کا بیان ہو کہ اس کے بعد (نجدی) یہ کہتا ہوا چلا گیا۔ خدا کی قسم میں نہ تو اس پر کچھ زیادہ کروں گا اور نہ اس سے کچھ کم کروں گا یہ شکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس شخص نے یہ سچ کہا تو کامیاب ہو گیا۔ (بخاری و مسلم)

اسلام میں مبلغ کا مقام

۱۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ دَخَلَ عَبْدٌ لِقَبِي لَنَا أَوْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَوْمِ أَوْ مِنَ الْوَفْدِ قَالُوا رَبِّعَهُ قَالَ مَرَحَبًا يَا الْقَوْمِ أَوْ يَا الْوَفْدَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا نَدَامِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ كَفَّارٍ مُضَرٍّ نَأْتِيَا مِنْ فَضْلِ خُبَرٍ بِهِمْ مَنْ دَرَأْنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَنَسْأَلُكَ عَنِ الْأَشْرِيَةِ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيَّانِ بِاللَّهِ وَحْدَهُ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْإِيَّانُ بِاللَّهِ وَحْدَهُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِنَّ مُحَمَّدًا أَرْسُولُ اللَّهِ رَاقِمُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَعْمُورِ الْخُمْسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَنِ الْخَنَمِ وَالذَّبَّاعِ وَالنَّقِيْبِ وَالْمَرْقَاتِ وَتَالَ أَحْفَظُوهُنَّ وَآخِرُ وَابِئْتِ مَنْ دَرَأَكُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِبُخَارِي)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ عبد القیس کی ایک جماعت آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے دریافت فرمایا یہ جماعت یا فو کو جسے قبیلہ کا ہے؟ ان لوگوں نے عرض کیا ہم قبیلہ ربیعہ میں سے ہیں آپ نے فرمایا تمہاری جماعت یا فو کو مہربا، نہ تو تم (کہیں) رسوا ہو اور نہ پشیمان۔ ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہماری اور آپ کے درمیان چونکہ قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں اس لئے ہم جلد جلد حاضر نہ ہو سکے۔ صرف اشہر حرام (و لقیعہ ذی الحجہ، محرم اور رجب) میں حاضر ہونے کا موقع ملتا ہے اس لئے آپ ہم کو (حق و باطل میں) فیصلہ کن احکام و ہدایات سے متمتع فرمائیے۔ تاکہ ان لوگوں کو ہم ان سے آگاہ کر دیں جن کو ہم گھروں پر چھوڑ آئے ہیں اور ان پر عمل کرنے سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ اس کے بعد ان لوگوں نے پینے کے برتنوں کے متعلق بھی ہدایات طلب کیں۔ آپ نے اس جماعت کو چار باتوں کا حکم دیا اور چار باتوں سے منع فرمایا۔ چنانچہ آپ نے ان کو ایک خدا پر ایمان لانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔ تم جانتے ہو ایک خدا پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا (خدا پر ایمان لانے کے معنی) اس امر کی شہادت دینا ہے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد خدا کے رسول ہیں اور نماز پڑھنا اور زکوٰۃ ادا کرنا رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ دینا۔ پھر آپ نے ان کو چار قسم کے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا (یعنی)

لاکھ کئے ہوئے، مرتبان یا ٹھیلوں سے کردہ کے تنوں سے درختوں کی جڑوں کو کھوکھلا کر کے بنائے ہوئے برتنوں سے اور رال کئے ہوئے برتنوں سے اس کے بعد آپ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا ان باتوں کو یاد رکھو اور ان لوگوں کو آگاہ کر دو جو، کو تم بھیجے چھوڑ آئے ہو (یعنی گھروں پر) (بخاری و مسلم)

(اس حدیث کے الفاظ بخاری کے ہیں)

احکامات اسلام

حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جماعت صحابہؓ کو جو آپ کے گرد جمع تھے (مخاطب کر کے) فرمایا اس امر پر مجھ سے بیعت کرو یعنی میرے سامنے اس بات کا عہد کر دو کہ، تم خدا کے

۱۶ وَعَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهُ عَصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ بَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ

شَيْئًا وَلَا تَسْبِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ
وَلَا تَأْتُوا بِبَهْتَانٍ تَقْتُلُونَ بِهِ نَفْسَ الْبَاطِلِ وَأَنْتُمْ
وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ خَمْنٌ دَفَى مِنْكُمْ فَأَجِدْهُ عَلَى
الشَّهِدِ مِنْ أَصَابٍ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي
الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ
شَيْئًا ثُمَّ سَنَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنِشَاءٌ
عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ساتھ کسی کو شریک نہ کر دے چوری نہ کر دے زنا نہ کر دے اپنی اولاد کو
قتل نہ کر دے کسی پر خود ساختہ بہتان نہ باندھو گے اور نیک کاموں میں
نافرمانی نہ کرو گے پس جس شخص نے تم میں سے (اپنے) اس عہد کو پورا
کیا، اس کا اجر خدا کے ذمہ ہے اور جس نے اس کے کچھ خلاف کیا اور دنیا
میں اس کو اس کی سزا مل گئی تو یہ سزا اس کا کفارہ ہی اور جس ان میں سے
کچھ باتوں کے خلاف عمل کیا اور خدا نے اس کی پردہ پوشی کی تو اس کا
معاذ خدا کے ہاتھ میں ہو وہ خواہ اس کو معاف کرے خواہ اس کو سزا
عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ ہم سب لوگوں نے اس پر بیعت کی (بخاری و مسلم)

عورتوں کے لئے آپ کا فرمان

۱۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلِّي قُمْرًا
عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي
أُرَيْتُكُمْ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ تَكْذِبْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ
مِنْ نَاقِصَاتٍ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلْبِ الرَّجُلِ
إِلْحَازِمٍ مِنْ إِحْدَانِكُنَّ قُلْنَ وَمَا نَقُصَانُ دِينِنَا
وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ
مِثْلُ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكَ
مِنْ نَقْصَائِ عَقْلِهَا قَالَ أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ
تُحْصَلْ وَلَمْ تُقْصَمْ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكَ مِنْ
نَقْصَائِ دِينِهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عید قربان یا عید فطر کے دن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کو تشریف لے چلے اور عورتوں کے ایک گروہ کے قریب سے
گزرے ہوئے آپ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا ارے عورتوں کی جماعت اتم حد درجہ
خیزات کرو کیوں کہ مجھ کو یہ دکھایا گیا ہے کہ تم میں سے اکثر دوزخی ہیں عورتوں نے
عزم کیا، یا رسول اللہ! اس کا سبب؟ آپ نے فرمایا تم لعن (طعن) بہت کرتی
ہو عافہ کی ناشکری کرتی ہو اور تم میں سے کوئی بھی ایسی نہیں ہے جو باوجود
عقل اور دین میں ناقص ہونے کے ہوشیار مرد کو بوتوف نہ بنا دیتی ہو اور
اس کی عقل ضائع نہ کر دیتی ہو۔ عورتوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے
دین اور عقل میں کیا نقصان (اور کمی) ہے؟ آپ نے فرمایا کیا ایک عورت کی
گواہی مرد کے مقابلہ میں آدمی نہیں ہے۔ عورتوں نے عرض کیا یا رسول اللہ
ہ تو ٹھیک ہو۔ آپ نے فرمایا یہ تو تمہاری عقل کا نقصان ہے اور جب تم حیض کی
حالت میں ہو، تو نہ نماز پڑھ سکتی ہو اور نہ روزہ رکھ سکتی ہو۔ عورتوں نے عرض
کیا یہ بھی درست ہے؟ آپ نے فرمایا یہ تمہارے دین کا نقصان ہے۔ (بخاری و مسلم)

انسان کو سرکشی زیب نہیں دیتی

۱۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى كَذَبَنِي بَنُ آدَمَ
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَشَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
ذَلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ يُعِيدَنِي
كَمَا بَدَأَنِي وَلَيْسَ آدَمُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَى

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
خداوند بزرگ دہرے نے فرمایا ہے کہ آدم کا بیٹا مجھ کو جھٹلاتا ہے اور یہ اس کے
نایاب نہیں۔ اور مجھ کو برا کہتا ہے اور یہ اس کے لئے مناسب نہیں اور وہ
مجھ کو جھٹلاتا اور کہتا ہے کہ جس طرح خدا نے مجھ کو پیدا کیا ہے وہ طرح
کے بعد اسی طرح مجھ کو دوبارہ ہرگز زندہ نہ کرے گا حالانکہ اس کا پہلی

مِنْ إِعَادَتِهِ وَآمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ
اللَّهُ وَكَذَلِكَ أَنَا الْوَاحِدُ الْقَهْدُ الَّذِي لَهُ
الِدَ وَلَمْ أُؤَلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ
وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَآمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ
فَقَوْلُهُ لِي وَلَكِنْ سُبْحَانِي أَنْ أَتَّخِذَ صَاحِبَةً
أَوْ وَلَدًا ۱۹

(رِوَاةُ الْبُخَارِيِّ)

بارمید اگر ناچھ کو دوبارہ پیدا کرنے کی نسبت زیادہ آسان ہے اور اس
کا بُرا کہنا یہ ہے کہ وہ یہ کہتا ہے کہ خدا نے اپنا بیٹا بنایا ہے (جیسا کہ سچی
حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں) حالانکہ میں یکتا دہنا اور بے پروا ہوں
نہ مجھ کو کسی نے جنم اور نہ میں نے کسی کو جنم اور نہ کوئی میرا کفو (یعنی ہمسر
سادہ اور برابری کے لائق) ہے۔ اور حضرت ابن عباس رضی سے جو روایت منقول
ہے اُس میں یہ الفاظ ہیں کہ انسان کا مجھ کو بُرا کہنا یہ ہے کہ وہ میری نسبت
یہ کہتا ہے کہ خدا کا بیٹا ہے حالانکہ میں بیوی یا بیٹا بنانے سے پاک ہوں۔ (بخاری)

زمانہ کو بُرا مت کہو

۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يُعَذِّبُنِي ابْنُ آدَمَ
يُسَبِّحُ اللَّهَ هُوَ وَأَنَا اللَّهُ هَا بِيَدِي الْأَمْرُ أَتَلَبُّ
اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کا بیٹا (یعنی انسان) زمانہ کو بُرا کہہ کر مجھ کو تکلیف
دیتا ہے حالانکہ زمانہ میں ہی ہوں میرے ہی ہاتھ میں سب کچھ ہے۔ میں ہی رات اور دن
کو بربتا رہتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

اللہ تعالیٰ کا صبر و تحمل

۲۰ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ أَحَبَّ عَلَيَّ
أَذَى يَسْمَعُهُ مِنَ اللَّهِ يَدْعُو لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ
يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ اذیت رساں باتوں کو سن کر بہت صبر کرنے والا خدا کے سوا کوئی نہیں کہ لوگ خدا
کے لئے بیٹا قرار دیتے ہیں (وہ سنتا ہے، صبر کرتا ہے اور) پھر وہ ان کو عافیت
رکھتا اور رزق دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

توحید کی اہمیت

۲۱ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رَدَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَاٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا
مَوْخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِي
مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ
قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنْ حَقَّ اللَّهُ عَلَى
الْعِبَادِ - - - - - أَنْ يُعَذِّبَهُ
وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ
أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا
تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَكَبَرُوا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت معاذ رضی کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں گدھے کے اوپر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا اور آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میرے اور آپ کے
درمیان صرف زین کی لکڑی تھی (اس حالت میں آپ نے فرمایا معاذ رضی تو جانتا
ہے بندوں پر خدا کا اور خدا پر بندوں کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور
اس کا رسول ہی اس سے خوب واقف ہے۔ آپ نے فرمایا بندوں پر خدا کا حق یہ ہے کہ وہ
صرف اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور خدا پر بندوں کا
حق یہ ہے کہ جو شخص اس کی ذات میں کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائے وہ اس کو
عذاب نہ دے۔ حضرت معاذ رضی کہتے ہیں یہ سن کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!
کیا میں لوگوں کو اس کی اطلاع کر دوں (کہ وہ سن کر خوش ہو جائیں) آپ نے
فرمایا (نہیں) ایسا کرنے سے لوگ تمست ہو جائیں گے اسی پر بھروسہ کر لیں گے
اور عمل کرنا چھوڑ دیں گے (حضرت معاذ رضی نے گہکا رہنے کے خیال سے مرنے کے
وقت اس حدیث کو بیان کر دیا تھا۔ بخاری و مسلم)

خدا کی لوظی کے بیٹے اور خدا کا کلمہ ہیں جن کو خدا نے مریمؑ کی جانب ڈالا اور خدا کی بھیجی ہوئی روح ہیں اور یہ کہ بہشت اور دوزخ حق ہیں۔ خدا اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا خواہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں۔ (بخاری و مسلم)

ابنِ اُمّہ و کلمتہ اَلْقَہَا اِلٰی مَرِّمَ وَ رُوْحُ رَبِّہٖ وَ الْجَنَّةُ وَ النَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰی مَا کَانَ مِنَ الْعَمَلِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

قبول اسلام سے سابقہ گناہ مٹ جاتے ہیں۔

حضرت عمر بن العاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا (یا رسول اللہؐ) آپ اپنا ہاتھ پھیلائیے کہ میں آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کروں (یعنی اسلام لے آؤں) رسول اللہؐ نے اپنا سیدھا ہاتھ بڑھا دیا۔ معاً میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ آپؐ فرمایا محمد کیا ہوا (یعنی اپنا ہاتھ کیوں کھینچ لیا) میں نے عرض کیا۔ میں کچھ شرط کرنا چاہتا ہوں۔ آپؐ فرمایا کہو کیا شرط کرنا چاہتا ہو؟ میں نے عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ میرے (ان) گناہوں کو (جو اسلام سے پہلے میں نے کئے ہیں) بخش دیا جائے۔ آپؐ فرمایا عمرو! کیا تجھ کو یہ معلوم نہیں ہے کہ اسلام ان تمام باتوں (گناہوں) کو مٹا دیتا، جو اسلام لانے سے پہلے کی ہوں اور ہجرت ان تمام چیزوں کو دُور کر دیتی ہے جو اس سے پہلے کی ہوں۔ اور حج ان تمام معاصی کو مٹا دیتا ہے جو حج سے پہلے کے ہوں۔ (مسلم)

۲۵ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلَا بَايَعَكَ فَبَسُطَ يَمِيْنُهُ فَقَبَضْتُ يَدِي فَقَالَ مَا لَكَ يَا عُمَرُ قُلْتُ أَرَدْتُ أَنْ أَشْرِطَ قَالَ تَشْرِطُ مَاذَا قُلْتُ أَنْ يَغْفِرَ لِي قَالَ أَمَا عَلِمْتَ يَا عُمَرُ أَنَّ الْإِسْلَامَ مَقْدِمٌ مَا كَانَتْ قَبْلَهُ وَأَنَّ الْكُفْرَ تَهْدِمُ مَا كَانَتْ قَبْلَهَا وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَدِيثَانِ الْمَرْوِيَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا غَنِي الشُّرَكَاءِ عَنِ الشُّرِكِ وَالْأَخْرَجُ الْكِبْرِيَاءُ رَدَائِي سَنَدُ كَرَاهِيَّتِي فِي بَابِ الْبَيْعَةِ وَالْكَبْرِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔

مصابیح میں اس موقع پر دو حدیثیں حضرت ابو ہریرہؓ کی اور درج ہیں ہم ان کو ریاہ اور غرور کے باب میں آگے چل کر ذکر کریں گے۔

فصل دوم

ارکان دین

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ میں نے (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ سے یہ عرض کیا کہ آپ مجھ کو کوئی ایسا عمل (کام) بتلا دیں جو مجھ کو جنت میں لے جائے اور دوزخ (کی آگ سے) دُور رکھے۔ آپؐ فرمایا (معاذ) تو نے ایک بڑی بات پوچھی ہے لیکن یہ (امراہم) اس شخص پر آسان ہے جس کو خدا اس کی توفیق دے اور اس پر اس کو آسان کر دے۔ تو صرف خدا کی عبادت کر کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرا۔ نماز پڑھ۔ زکوٰۃ دے۔ رمضان کے روزے رکھ اور خانہ کعبہ کا حج کر۔ حضرت معاذ کہتے ہیں اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تجھ کو نیکی کے دروازے (طریقے) بھی بتلا دوں (سن) روزہ ڈھال ہے (جو دوزخ کی آگ کے حملوں سے بچاتی ہے) اور صدقہ (خیرات) گناہوں کو اس طرح بکھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے (اور اسی طرح) رات میں انسان کا نماز پڑھنا (یعنی تہجد ادا کرنا) گناہوں کو بجھا دیتا ہے معاذ کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت مبارک

۲۶ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَبَيَاعَةٍ فِي مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْ عَظِيمٍ وَلَا إِلَهَ إِلَّا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ تَسْبِيحُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتَقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُعِيْمُ الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَلَا دَلِّي عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ الْقَوَامَةُ وَالصَّدَقَةُ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي حَوْبِ اللَّيْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَاوَزُ عَنْهُمُ الصَّحَابُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ يَعْمَلُونَ ثُمَّ قَالَ أَدُلُّكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَحُمُودِهِ وَذُرْوَةِ سَنَامِهِ قُلْتُ بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَحُمُودُهُ

تَجَانِي جُنُوبَهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَعْمَلُونَ فِيهَا بِطَرَفِي رَحْسٍ
تہجد پڑھنے والوں کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں اور اس کے بعد فرمایا معاذ
کیا میں تجھ کو (اس) امر کا ستروستون اور کوہان کی بلندی بھی بتا دوں؟
میں نے عرض کیا۔ ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا (اس) امر (راہم) کا سر
(یعنی اصل و بنیاد) اسلام ہے اور ستون نماز ہے اور کوہان کی بلندی جہاد
ہے اس کے بعد آپ نے فرمایا (معاذ) کیا میں تجھ کو ان باتوں کی جڑ (اصل
و بنیاد) نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے
اپنی زبان مبارک پڑھی اور فرمایا، تو اس کو قابو میں رکھ۔ میں نے
عرض کیا یا نبی اللہ! کیا ہم (ان الفاظ) کے بھی جواب دہ ہوں گے جو اپنی زبان سے بولتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ معاذ! تجھ کو تیری
ماں گم کرے لوگوں کو دوزخ کے اندر منہ یا ناک کے بل نہیں ڈالا جائے گا مگر ان کی بد زبانی کی وجہ سے۔
(مسند احمد - ترمذی - ابن ماجہ)

ایمان کامل کیا ہے؟

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جس شخص نے محبت کی خدا کے واسطے اور بغض رکھا خدا کے
واسطے اور کسی کو (کچھ) دیا خدا کے واسطے اور منع کیا خدا کے واسطے
(یعنی جو کام بھی کیا خدا کے لئے کیا) اس نے اپنے ایمان کو کامل کر لیا
(ابوداؤد) اور ترمذی میں (یہی حدیث) جو معاذ بن انس مروی
ہے اس کے الفاظ میں کچھ تقدیم و تاخیر ہے اور اس کے آخری الفاظ
یہ ہیں۔ پس یقیناً اس نے کامل کیا اپنے ایمان کو۔

۲۷ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ اللَّهَ وَابْتَغَى اللَّهَ وَ
أَعْطَى اللَّهَ وَمَنَعَ اللَّهَ فَقَدْ اكْتَمَلَ الْإِيمَانُ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)
وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ مَحْفُوظًا
وَتَأْخِيرٌ وَفِيهِ فَقَدْ اكْتَمَلَ إِيْمَانُهُ -

سب سے افضل عمل کیا ہے

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و سلم نے خدا کے لئے محبت کرنا اور خدا کی راہ میں بغض رکھنا
بہترین اعمال میں سے ہے۔ (ابوداؤد)

۲۸ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَ
الْبُغْضُ فِي اللَّهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

سچا مومن کون ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ (و مومن) رہیں۔ اور
مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جانوں اور مالوں کو مومن سمجھیں (ترمذی و
نسائی) اور بیعتی نے اپنی کتاب بد شعب الایمان میں فضائل سے جو تواتر
نقل کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں۔ اور مجاہدہ ہے جس نے خدا کی عبادت
میں اپنے نفس سے جہاد کیا اور مجاہدہ ہے جس نے چھوٹے اور بڑے

۲۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُ
مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ آمَنَهُ النَّاسُ
عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
النَّسَائِيُّ) وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ بَرَوَ
فُضَالَهُ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ

اللّٰهُ وَالْمُهَاجِرُ مِنَ هَجْرٍ الْخَطَايَا وَالذُّلُوبَ - گناہوں کو ترک کر دیا۔

امانت اور ایفاء عہد کی اہمیت

۳۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے کوئی خطبہ پڑھا ہو (کوئی تقریر کی ہو) اور اس میں نہ فرمایا ہو کہ جو شخص امان و دیانت دار نہ ہو اس کا ایمان کامل نہیں ہو اور جو شخص عہد کا پابند نہ ہو اس کا دین کامل نہیں ہے۔ (بیہقی)

ابدی نجات کی ضمانت

فصل سوم

۳۱ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَرَّحَدَّ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَتَى مُحْتَمًا أَوْ سَوَّلُ اللَّهِ حَرَمَ اللَّهِ عَلَيْهِ النَّارَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص (زبان اور دل سے) اس امر کی شہادت دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد خدا کے رسول ہیں۔ اس پر نہ دوزخ کی آگ حرام ہے (یعنی اس پر اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کو حرام کر دیتا ہے) (مسلم)

توحید کی اہمیت

۳۲ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مرے اور وہ اس امر کا یقین رکھتا ہو کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

جنت اور دوزخ کو واجب کرنے والی باتیں

۳۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَوْجِبَتَيْنِ قَالَ دَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيْنَ مَوْجِبَتَيْنِ قَالَ مَنْ قَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ قَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو باتیں ہیں جو جنت اور دوزخ کو واجب کرتی ہیں۔ ایک شخص نے پوچھا کونسی چیزیں جنت اور دوزخ کو واجب کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا جو شخص شرک کی حالت میں مرے وہ دوزخ میں داخل ہوگا اور جو شخص اس حال میں مرے کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ سمجھتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

عقیدہ توحید پر قائم رہنے والوں کے لئے جنت کی بشارت

۳۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا قُعُودًا حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي تَفَرُّقٍ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا فَاظْبَأَ عَلَيْنَا وَخَشِينَا أَنْ يَقْطَعَ دُونَنَا وَفِرْعَانَا فَخَضْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَرَغَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد بیٹھے ہوئے تھے اور ہماری جماعت میں حضرات ابو بکر اور عمر بھی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان میں سے اٹھ اٹھے اور باہر تشریف لے گئے اور جب واپس آنے میں دیر کی تو ہم ڈرے کہ کہیں ہماری عدم موجودگی میں آپ کو کوئی ایذا نہ پہنچائے یہ خیال آتے

فَخَرَجْتُ ابْتِغَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى
 آتَيْتُ حَائِطَ اللَّانِصَارِ لِبَنِي النَّجَارِ فَنَزَلْتُ بِهِ هَلْ
 أَحْبَدُ لَهُ بَابًا فَلَمَّا أَحْبَدُ فَإِذَا أَرْمَعٌ يَدُخُلُ فِي جُودِ
 حَائِطٍ مِنْ بَيْتٍ خَارِجَةٍ وَالَّتِي بَيْنَ الْجُدُولِ
 قَالَ فَأَحْتَفَرْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ قَالَ مَا سَأَلْتُكَ قُلْتُ كُنْتُ بَيْنَ أَطْهَرِنَا
 فَكُنْتُ قَابِطًا عَلَيْنَا فَخَشِينَا أَنْ نَقْطَعَ دُونَنَا
 فَفَزَعْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزَعَ فَاتَيْتُ هَذَا
 الْحَائِطَ فَأَحْتَفَرْتُ كَمَا يَحْتَفِرُ الثَّعْلَبُ وَهُوَ لَوْدُ
 النَّاسِ دَرَأِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ دَاعِطَانِي
 نَعْلِيهِ فَقَالَ إِذْ هَبْ بِنَعْلَيْ هَاتَيْنِ فَمَنْ
 لَقِيكَ مِنْ ذَرَايِ هَذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنَّ لَآ إِلَهَ
 إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا بِهَا قَلْبُهُ بَشِيرٌ بِالْجَنَّةِ وَكَانَ
 أَوَّلَ مَنْ لَقِيْتُ عُمَرُ فَقَالَ مَا هَاتَانِ النَّعْلَانِ
 يَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 فَقُلْتُ هَاتَانِ نَعْلَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ بَعَثَنِي بِهِمَا مَنْ لَقِيْتُ يَشْهَدُ أَنَّ لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 مُسْتَقِيمًا بِهَا قَلْبُهُ بَشِيرٌ بِالْجَنَّةِ فَضَرَبَ
 عُمَرُ بَيْنَ ثَدْيِي فَخَرَرْتُ لِاسْتَيْ فَقَالَ ارْجِعْ
 يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَارْجِعْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْهَشْتُ يَا الْبُكَاءِ وَرَكِبَنِي
 عُمَرُ وَإِذَا هُوَ عَلَى أَنْزَلِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ
 لَقِيْتُ عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي بَعَثَنِي بِهِ
 فَضَرَبَ بَيْنَ ثَدْيِي فَضَرَبَهُ خَرَرْتُ لِاسْتَيْ
 فَقَالَ ارْجِعْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ قَالَ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي آدَمَ وَأُمِّي أَبَعَثْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ
 بِنَعْلِكَ مَنْ تَقِي يَشْهَدُ أَنَّ لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 مُسْتَقِيمًا بِهَا قَلْبُهُ بَشِيرٌ بِالْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ

ہی ہم گھبرا گئے اور سب پہلا شخص میں تھا جو گھبرا کر اٹھا (پھر ہم سب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے۔ میں آپ کو ڈھونڈتا ہوا قبیلہ بنی نجار
 انصار کے باغ کے پاس پہنچا۔ میں باغ کے چاروں طرف دروازہ کی تلاش
 میں پھر لیکن کوئی دروازہ نہ ملا اچانک میری نظر ایک نالی پر پڑی جو باہر
 کے کنوئیں سے باغ کے اندر گئی تھی۔ میں سٹھا اور نالی کے ذریعہ باغ کے اندر
 داخل ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف رکھتے تھے آپ نے مجھ کو
 (دیکھ کر) فرمایا۔ ابو ہریرہؓ! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا تیرا
 کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا۔ آپ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے پھر آپ
 اٹھے اور چلے گئے اور واپس آنے میں دیر فرمائی۔ ہم کو یہ اندیشہ تھا کہ کہیں
 ہماری عدم موجودگی میں آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے (یہ خیال کر کے)
 ہم گھبرا گئے اور سب پہلا شخص میں تھا جو گھبرا کر اٹھا اور اس باغ میں آیا،
 میں لوٹری کی طرح سٹھا اور باغ میں داخل ہو گیا اور وہ لوگ میرے پیچھے
 آ رہے ہیں۔ آپ نے سن کر مجھ کو اپنی دونوں جوتیاں عنایت فرمائیں
 اور پھر فرمایا۔ میری ان جوتیوں کو لے جاؤ اور جو شخص اس باغ
 کے باہر ملے اور وہ اس امر کی زبان و دل سے (شہادت دے کہ
 خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور دل سے اس کا یقین بھی رکھتا ہو
 اس کو جنت کی بشارت دے دو) واپسی میں باغ کے باہر (سب سے
 پہلے مجھ کو حضرت عمرؓ ملے اور مجھ سے پوچھا ابو ہریرہؓ یہ جوتیاں کیسی ہیں
 میں نے کہا یہ جوتیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں اور ان کو میرے
 حوالے کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ کو لے
 اور وہ اس بات کی گواہی دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور دل
 سے اس کا یقین بھی رکھتا ہو تو میں اس کو جنت کی بشارت دے دوں (یہ سن کر)
 عمرؓ نے میری چھاتی پر (ہاتھ) مارا کہ میں سرنبڑ کے بل گر پڑا اور پھر
 کہا۔ ابو ہریرہؓ واپس چلے جاؤ۔ میں واپس چلا آیا اور رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر زار و قطار رونے لگا۔ حضرت عمرؓ بھی میرے
 پیچھے ہی تھے (مجھ کو روتا دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
 ابو ہریرہؓ! (کیا ہوا) تیرا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا (راستہ میں) مجھ کو
 حضرت عمرؓ نے میں نے (ان کو) اس خبر سے آگاہ کیا جس پر آپ نے
 مجھ کو امور فرمایا تھا۔ حضرت عمرؓ نے (میرے الفاظ سن کر) میرے سینے
 پر (ہاتھ) مارا کہ میں پشت کے بل گرا اور پھر مجھ سے کہا کہ واپس چلے جاؤ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر) فرمایا۔ عمرؓ تم نے ایسا کیوں کیا

فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي أَخَشِي أَنْ يَتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلَّاهُمْ يَعْمالُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَّاهُمْ -

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کیا اپنے ابوہریرہؓ کو جو تیاں دے کر یہ پیام بھیجا تھا کہ جو شخص راستہ میں ملے، اور اس بات کی گواہی دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور دل

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (۳۴) ایسا نہ کیجئے مجھ کو اندیشہ ہو کہ لوگ اسی پر بھروسہ کر لیں گے (اور مست ہو جائیں گے) آپ ان کو عمل کرنے دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا ان کو عمل کرنے کے لئے پھوڑ دو۔ (مسلم)

جنت کی کنجی

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا کہ اس امر کی گواہی دینا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بہشت کی کنجی ہے۔ (احمد)

۳۵ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

کلمہ توحید نجات کا ذریعہ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ نہایت غمگین تھے اور بعض کے دلوں میں (دھڑک) طرح گئے) دسو سے پیدا ہو رہے تھے اور میں بھی ان ہی لوگوں میں تھا اور حال (میں) بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس گزرے اور سلام کیا لیکن (موت) میں) مجھ کو خبر نہ ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (میری اس بے رخی کی) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے شکایت کی اور پھر دونوں میرے پاس آئے اور دونوں نے مجھ کو سلام کیا اس کے بعد حضرت ابو بکر نے کہا عثمان کیا بات ہے تم نے اپنے بھائی عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کا جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا میں تو ایسا نہیں کیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں خدا کی قسم تم نے ایسا ہی کیا ہے میں نے کہا خدا کی قسم نہ تو مجھ کو تمہارا ادھر سے جانا یاد ہو اور نہ تمہارے سلام کرنے کا خیال ہو ابو بکر نے فرمایا عمر رضی اللہ عنہ عثمان نے یہ سچ کہا۔ عثمان تم کو کشتی میں نے جواب سلام سے باز رکھا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ ابو بکر نے پوچھا تم کس خیال میں تھے؟ میں نے کہا کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے نبی کو وفات دی اس لئے پچھلے کہ ہم ان سے اس امر سے (یعنی خطرات و سادوس) نجات کا کوئی راستہ دریافت کرتے۔ حضرت ابو بکر نے کہا میں اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لیا ہے (دینگر) میں کھڑا ہو گیا اور کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ اس امر کو پوچھنے کے ہر طرح مستحق تھے۔ ابو بکر نے فرمایا میں نے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اس امر سے نجات کا کیا ذریعہ ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے اس کلمہ کو قبول کر لے جس کو میں نے اپنے چچا (ابولہب) کے سامنے پیش کیا تھا اور انھوں نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا تو وہی

۳۶ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ إِذَا رَجَلًا مِنَ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَوَضَّأُ فَرَجَلُهُ عَلَيْهِ حَتَّى كَادَ بَعْضُهُمْ يُوسِسُ قَالَ عُثْمَانُ وَكُنْتُ مِنْهُمْ قَبِينَا أَنَا جَالِسٌ مَوْعِدًا عَلَى عَمْرٍ وَنَسَمٌ فَلَمَّ أَشْفَرُ فَأَسْتَكْبَى عَمْرٍ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَخَبَّرَ اللَّهُ عَنْهُمَا ثُمَّ أَقْبَلَا حَتَّى سَلَّمَا عَلَى جَمِيعَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ لَا تَرُدَّ عَلَى أَخِيكَ عَمْرٍ سَلَامًا مَهْ قُلْتُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ عَمْرٍ جَلَّةٌ وَاللَّهِ لَقَدْ فَعَلْتُ قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ مَا شَعَرْتُ أَنَّكَ مَرَدْتُ وَلَا سَلَمْتُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ عُثْمَانُ قَدْ شَغَلَكَ عَنْ ذَلِكَ أَمْرٌ فَقُلْتُ أَجَلٌ قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ تَوَقَّى اللَّهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَ لَهُ عَنْ نَجَاةٍ هَذَا أَلَا مَوْعِدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَدْ سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ يَا بَنِي أُمِّي أَنْتَ أَحَقُّ بِهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَجَاةٌ هَذَا أَلَا مَوْعِدٌ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَبِلَ مِنِّي الْكَلِمَةَ الَّتِي عَرَضْتُ عَلَى عَمِّي فَرَجَّهَا فَهِيَ لَهُ نَجَاةٌ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

کلمہ اس کے لئے نجات کا ذریعہ ہے۔ (احمد)

پوری دنیا میں کلمہ توحید پہنچنے کی پیش گوئی

۳۷ وَعَنِ الْمَقْدَادِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَبْقَى عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ بَلِيَّةٌ مَدْرُوقَةٌ وَلَا دَبِيَّةٌ إِلَّا آذَنَهُ اللَّهُ كَلِمَةً أَوْ كَلِمَةً يَغْنَزُ عَزِيزٌ وَذَلِيلٌ إِمَّا يَغْنَزُهُمُ اللَّهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ أَهْلِهَا أَوْ يَذَلُّهُمْ فَيَذَلُّهُمْ لَهَا قُلْتُ فَيَكُونُ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ زمین پر کوئی کچا گھر یا خیموں کا گھر ایسا باقی نہ رہے گا جس میں اسلام کا کلمہ داخل نہ ہو۔ اللہ اس کلمہ کو (ہر گھر میں) عزیز کو عزت دے کر اوزدیل کو ذلت دے کر داخل کرے گا یعنی اللہ تم جن کو عزیز قرار دے گا وہ اس کلمہ کے اہل ہو اور جن کو ذلت دے گا وہ اس کلمہ کے ماتحت رہیں گے۔ میں نے (یہ سن کر) کہا پھر تو سارا دین خدا ہی کے واسطے ہوگا۔ (احمد)

جنت کی کنجی

۳۸ وَعَنْ وَهَبِ بْنِ مَتَبَةَ قِيلَ لَهُ أَلَيْسَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُفْتَاخُ الْجَنَّةِ قَالَ بَلَى وَكُنْ مُفْتَاخُ الْأَوَّلَةِ آسَانُ فَإِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحِهَا آسَانُ فَتُحْرَكَ وَإِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجُمَةِ بَابِ)

حضرت وہب بن متبہ سے کہا گیا کہ لا الہ الا اللہ جنت کی کنجی نہیں ہے یعنی جنت میں جانے کے لئے کیا صرف یہی اعتراف کافی نہیں ہے؟ انھوں نے کہا ہاں، لیکن کوئی کنجی ایسی نہیں ہوتی جس میں دندائے نہ ہوں۔ پس اگر تم دندائے دار کنجی لے کر آؤ گے تو جنت کا دروازہ تمہارے لئے کھولا جائیگا اور دندائے دار کنجی نہ لائے تو دروازہ نہیں کھولا جائے گا۔ (بخاری)

نیکی کا خبیر

۳۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَقُلْ حَسَنَةً يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَبْعَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے اسلام لانے کو اچھا بنا لے یعنی اسلام کے کاموں کو صدق اور خلوص سے ادا کرے گا، اس کی ہر ایک نیکی کا اجر دس گنا لکھا جائیگا۔ یہاں تک کہ اس کی ایک نیکی سات سو نیکیوں کے برابر ہوگی اور ہر ایک بدی اپنے مثل لکھی جائیگی یعنی ایک ہی بدی سمجھی جائے گی۔ یہاں تک کہ وہ خدا کے پاس چلا جائے (بخاری و مسلم)

ایمان کی علامت

۴۰ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ دَجَلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَإِنَّتَ مُؤْمِنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا الْإِسْلَامُ قَالَ إِذَا حَالَكَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعَهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ایمان (کی علامت) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جب تیری نیکی تجھ کو بھلی معلوم ہو اور تیری بدی تجھ کو بُری محسوس ہو، تب تو مؤمن ہو (پھر آپ نے پوچھا یا رسول اللہ گناہ کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا جب کوئی چیز تیرے دل میں تردد پیدا کرے اور مشتبہ معلوم ہو تو اس کو چھوڑ دے۔ (احمد)

ایمان و اسلام کی باتیں

۴۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنْ مَعَكَ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ قَالَ خُذْ وَعَبْدُكَ قُلْتُ

حضرت عمرو بن عبسہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے ساتھ (آغاز اسلام میں) اس امر (دین) میں کون تھا؟ آپ نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام۔ پھر میں نے

پوچھا اسلام (کی نشانی) کیا ہے؟ آپؐ فرمایا پکیزہ کلام اور لوگوں کو کھانا کھلانا۔ اس کے بعد میں نے پوچھا ایمان کی علامت کیا ہے؟ آپؐ فرمایا صبر اور سخاوت۔ پھر میں نے پوچھا سب سے بہتر اسلام کس کا ہے؟ آپؐ فرمایا اس شخص کا جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ پھر میں نے پوچھا نمازیں سب سے بہتر کونسی چیز ہے؟ فرمایا دیر تک قیام کرنا۔ پھر میں نے پوچھا سب سے بہتر ہجرت کونسی ہے؟ فرمایا ان کاموں کو چھوڑ دینا جن سے تیرا رب ناخوش ہو یا جو تیرے رب کو پسند نہ ہوں۔ اس کے بعد میں نے پوچھا جہاد کرنے والوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ فرمایا وہ شخص جس کا گھوڑا لڑائی میں مارا جائے اور خود بھی شہادت پائے۔ پھر میں نے پوچھا ساعتوں میں کونسی ساعت بہتر ہے (یعنی دن اور رات) میں سب سے بہتر کونسا وقت ہے؟ فرمایا آدھی رات کا آخری حصہ۔

ایمان اور اسلام پر مرنے والا جنتی ہے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص (دنیا سے رخصت ہو کر) خدا سے جا ملے اور اپنی زندگی کے آخری لمحوں تک (اس نے) خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو، پانچوں وقت کی نماز پڑھی ہو اور رمضان کے روزے رکھے ہوں اس کو بخش دیا جائیگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں یہ خوش خبری لوگوں تک پہنچا دوں۔ آپؐ فرمایا نہیں، ان کو عمل کرنے دو۔ (احمد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایمان کی بہترین خصلتوں کا سوال کیا آپؐ (جواب میں) فرمایا تو (صرف) خدا کے واسطے محبت کر اور خدا ہی کے لئے تودہ سنی اور بغض رکھ اور خدا ہی کی یاد میں زبان کو گویا رکھ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور کیا؟ آپؐ فرمایا اور یہ کہ تو جس چیز کو اپنے لئے بہتر سمجھتا ہے دوسروں کے لئے بھی اس کو بہتر سمجھ اور جس کو اپنے لئے بُرا خیال کرتا ہو دوسروں کے لئے بھی بُرا خیال کر۔ (احمد)

بڑے گناہوں اور نفاق کی علامتوں کا بیان

فصل اول

سب سے بڑا گناہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول خدا ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! کونسا گناہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بہت بُرا ہے آپؐ فرمایا (سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ) جس خدا نے تجھ کو پیدا کیا ہے تو کسی کو اس کا شریک ٹھہراتے پھر (اس شخص نے پوچھا) اس کے بعد کونسا بُرا

مَا إِلَٰهَ إِلَّا سَلَامٌ قَالَ طَيِّبُ الْكَلَامِ وَأَطْعَامُ الطَّعَامِ قُلْتُ مَا الْإِيمَانُ قَالَ الصَّبْرُ وَالسَّاحَةُ قُلْتُ مَا الْإِسْلَامُ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لَيْسَانِهِ وَبَيْدِهِ قُلْتُ آتَى الْإِيمَانُ أَفْضَلَ قَالَ خَلْقُ حَسَنٍ قُلْتُ آتَى الصَّلَاةِ أَفْضَلَ قَالَ طَوْلُ الْعُقُوتِ قُلْتُ آتَى الْهَجْدَةِ أَفْضَلَ قَالَ أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ قَالَ فَقُلْتُ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ عَقَرَ جَوَادَةً وَأَهْرَيْتَ دَمَهُ قَالَ قُلْتُ آتَى السَّاعَاتِ أَفْضَلُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ

۴۲ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا شَرِيكَ بِهِ شَيْئًا وَ يَصَلِّيَ الْحَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ عَقَرَ لَهُ قُلْتُ أَفَلَا أُبَشِّرُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ دَعُهُمْ يَعْمَلُوا رَوَاهُ أَحْمَدُ

۴۳ وَعَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُحِبَّ اللَّهَ وَتُبْغِضَ لِلَّهِ وَتَعْمَلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ

بَابُ الْكِبَائِرِ وَعَلَامَاتِ النِّفَاقِ

فصل اول

۴۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ آتَى الْمَدَنِيَّ الْمَدَنِيَّ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ آتَى الْمَدَنِيَّ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَدْعُو لِلَّهِ دُئًا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ نَشْمُ آتَى قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ

خَشِيَّةٌ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ آتَى قَالَ أَنْ تَرَى
حَلِيلَةَ جَارِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصَدَّقْ بِهَا وَالَّذِينَ
لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ
النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَتَّبِعُونَ
(الْآيَةَ) (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

گناہ ہو؟ آئیے فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو اس خیال سے مار ڈالے کہ وہ
تیرے ساتھ کھائے گی (یعنی تجھ کو اسے کھلانا پڑے گا) پھر اس پوچھا اور
اس کے بعد آئیے فرمایا کہ تو اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرے (اس کے بعد
آئیے فرمایا) اور اللہ تعالیٰ نے (اس مسئلہ کے متعلق یہ) ارشاد فرمایا کہ
جو لوگ خدا کے سوا کسی دوسرے کو معبود قرار نہیں دیتے اور اس جاننا

ہو مار جسے خدا نے حرام ٹھہرایا ہے قتل نہیں کرتے مگر کسی حق کی بنا پر مثلاً قصاص یا کسی شرعی حد کی بنا پر (اور زنا نہیں کرتے) (نا آخر
آیت)۔ (بخاری و مسلم)

والدین کی نافرمانی اور جھوٹی قسم

۴۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِبَارُ إِشْرَاقُ بِاللَّهِ
وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينِ
الْغُمُوسِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَسٍ
وَشَهَادَةُ الزُّورِ بَدَلُ الْيَمِينِ الْغُمُوسِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا بڑے گناہ یہ ہیں: کبھی خدا کا شریک ٹھہرانا۔ والدین کی
نافرمانی۔ کبھی کو (بلا و شہرہ) مار ڈالنا۔ اور جھوٹی قسم کھانا۔ (بخاری)
اور حضرت انس رضی کی روایت میں جھوٹی قسم کے بجائے جھوٹی گواہی دینا
پایا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

ہلاک کر دینے والی باتوں سے بچو

۴۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُتَوَقَّاتِ قَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَ
السِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ
وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الْمَوْءِجِ وَ
قَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْفَاحِشَاتِ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ سات ہلاک کر دینے والی باتوں سے بچو! لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ
وہ کونسی باتیں ہیں؟ فرمایا کبھی کو خدا کا شریک ٹھہرانا۔ جادو کرنا۔ اس جان کو
جس کو مار ڈالنا خدا نے حرام قرار دیا ہے، مار ڈالنا اگر شرعی حق کے طور پر مار ڈالنا
جائز ہے۔ سود کھانا۔ یتیم کا مال کھانا۔ لڑائی کے روز نشیت دکھانا (یعنی
میدان جنگ یا جہاد سے بھاگ جانا) پاک دامن مومنہ اور بے خبر عورتوں پر زنا
کی تہمت لگانا۔ (بخاری و مسلم)

وہ بدترین گناہ جن کے ارتکاب کے وقت ایمان باقی نہیں رہتا

۴۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَدْخِلُ الرَّائِي حَيْثُ يَنْفِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَ
لَا يَسْبِقُ السَّارِقُ حَيْثُ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَ
لَا يَشْرِبُ الْخَمْرَ حَيْثُ يَشْرِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَ
لَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةً يَدْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهَا...
أَبْصَارَهُمْ حَيْثُ يَنْتَهَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَا
يَعْلُ أَحَدًا مِنْكُمْ حَيْثُ يَخْلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَإِنَّكُمْ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) - وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ يَفْعَلُ
حَيْثُ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرَمَةُ قُلْتُ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
زانی زنا کے وقت پورا مومن نہیں رہتا اور چوری کرنے والا چوری کی وقت
پورا مومن نہیں رہتا اور شراب پینے والا شراب پینے کے وقت مومن کامل
نہیں رہتا اور ریزن یا لوط مار کر لے والا جب کہ اس کو لوٹے ہوئے لوگ
دیکھ رہے ہوں پورا مومن نہیں رہتا اور تم میں سے جو شخص خیانت کرتا ہے
وہ خیانت کے وقت مومن کامل نہیں رہتا پس تم لوگ ان تمام باتوں سے
بچو۔ (بخاری و مسلم)

اور ابن عباسؓ کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں اور قاتل جس وقت کہ
کسی کو قتل کرتا ہے مومن نہیں رہتا۔ عکرمہؓ راوی کا بیان ہے کہ یہ روایت

سکر میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ ایمان کس طرح (لوگوں کے دلوں سے) نکال لیا جاتا ہے۔ ابن عباسؓ نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈالی کر اور کھینچ کر بتایا اور فرمایا اس طرح ایمان کھینچ لیا جاتا ہے اس کے بعد ابن عباسؓ نے فرمایا اور جب آدمی ان تمام گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے تو اسی طرح ایمان دلوں میں واپس چلا جاتا ہے اور ابو عبد اللہ (یعنی امام بخاریؒ) کہتے ہیں کہ قاتل (اور اسی طرح دوسرے گناہوں کا مرتکب) پورا مومن نہیں ہوتا اور نور ایمان اس میں نہیں رہتا۔ (یہ الفاظ بخاریؒ کے ہیں۔)

منافق کی علامتیں

۲۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ زَادَ مُسْلِمٌ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ ثُمَّ اتَّفَقَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا دَعَا أَخْلَفَ وَإِذَا دُعِيَ خَانَ -

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں اور مسلمان کی روایت میں ان الفاظ کے بعد یہ لفظ ہے کہ اگرچہ وہ شخص روزہ رکھتا ہو، نماز پڑھتا ہو اور اپنے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہو (اور اس میں ان علامتوں میں سے کوئی علامت پائی جاتے تب بھی وہ منافق ہی ہے) اس کے بعد بخاری اور مسلم دونوں کے متفقہ الفاظ یہ ہیں: بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو خلاف وعدہ کرے، کوئی امانت اس کے پاس رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

منافق بنانے والی چار باتیں

۲۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَتْ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصَلَةٌ مِمَّنْ هُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصَلَةٌ مِّنَ التَّفَاقِ حَتَّى يَدْعَاهَا إِذَا دُعِيَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ -

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص میں چار باتیں پائی جاتیں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان چاروں باتوں میں سے کوئی ایک بات پائی جائے اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی۔ جب تک کہ وہ ان باتوں کو یا ان میں سے جو بات اس میں پائی جائے اس کو ترک نہ کرے (اور وہ چار باتیں یہ ہیں) امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔ بات کرے تو جھوٹ بولے۔ عہد کرے تو اس کو توڑ دے اور کسی سے لڑے تو گالیاں بکے (بخاری و مسلم متفق علیہ)

منافق کی مثال

۳۰ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالنَّشَاةِ الْعَاوِدَةِ بَيْنَ الْعَرَمَيْنِ تَعْبُرُ إِلَى هَذِهِ مَرَّةً وَإِلَى هَذِهِ مَرَّةً - (رواه مسلم)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا منافق کی مثال اس بکری کی مانند ہے جو نہر کی خواہش مند ہو اور اس خواہش کو پوری کرنے کے لئے کبھی اس ریوڑ کی طرف دوڑتی ہو اور کبھی اس ریوڑ کی جانب۔ (مسلم)

فصل دوم

۳۱ عَنْ صَفْوَانَ أَبِي عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ لِّصَاحِبِهِ إِذْ هَبَّ بِنَا إِلَى هَذِهِ الْمَثَنِيِّ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ إِنَّهُ لَوْ سَمِعَكَ لَكَانَ لَهُ أَرْبَعُ أَعْيُنٍ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت صفوان بن عسالؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے اپنے یہودی دوست سے کہا آؤ اس نبی کے پاس چلیں۔ اس دوست نے کہا اس کو نبی نہ کہو، وہ اگر تمہارا ہے ان الفاظ کو سن لے گا تو اس کی چار آنکھیں ہو جائیں گی (یعنی وہ بہت خوش ہوگا) پس وہ دونوں یہودی آپ کی

حاجت میں حاضر ہوئے اور آپ (وہ) نوکھلی ہوئی نشانیاں چھپیں جبکہ
ذکر قرآن مجید میں ہے: ”آپ نے فرمایا: کبھی کو خدا کا شریک قرار نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔
زنا نہ کرو۔ ناحق کسی کو قتل نہ کرو۔ کبھی بے گناہ کو کسی الزام میں ناخوذ کر کے
حاکم کے پاس نہ لیجاؤ کہ وہ اس کو قتل کی سزا دیدے۔ بجا دو نہ کرو۔ سود نہ کھاؤ
کسی پاک دامن پر ہمت نہ لگاؤ۔ اور کفار سے جہاد کے دن نہ بھاگو۔ اس کے بعد
آپ نے فرمایا: ”اور اے یہود! تمہارے لئے یہ خاص حکم ہے کہ تم ہفتہ کے دن
زیادتی نہ کرو (یعنی ہفتہ کے روز شکار وغیرہ نہ کھیلو)۔“ راوی کا بیان ہے کہ
آنحضرت کے مذکورہ بالا الفاظ سن کر دونوں یہودیوں نے آپ کے ہاتھوں اور پاؤں
کو چوم لیا اور عرض کیا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی (برحق) ہیں آپ نے فرمایا۔
تم میری اطاعت کیوں نہیں قبول کر لیتے؟ انھوں نے عرض کیا ہمارے
نبی (وہ) داد علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی کہ نبی ہمیشہ ان کی اولاد
میں سے رہے اس لئے ہم کو اندیشہ ہے کہ اگر ہم ان کی اطاعت قبول کر لیں گے
تو یہود ہم کو مار ڈالیں گے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

وہ تین باتیں جو ایمان کی جڑ ہیں

حضرت انس رضی عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں چیزیں ایمان کی بنیاد ہیں جس شخص نے اپنی زبان سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا، تو اس کو تو کسی گناہ کے سبب کافر قرار نہ دے اور نہ اسلام سے خارج ٹھہرا خداوند تعالیٰ نے جب مجھ کو مامور کر کے بھیجا ہے (اُس وقت سے) جہاد ہمیشہ جاری رہنے والا ہے یہاں تک کہ اس امت کا آخری (شخص یا گروہ) دجال کو قتل کر دے نہ تو کوئی ظلم کر نہیو الا ظالم اس کو ترک کرے اور نہ انصاف کر نہیو الا منصف۔ اور تقدیروں پر کامل ایمان رکھنا۔ (ابوداؤد)

ارتکابِ زنا کے وقت ایمان باہر آجاتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ زنا کرتا ہے تو ایمان (اس کے جسم سے) نکل کر سریرِ سایہ کی طرح قائم رہتا ہے اور جب وہ اس عملِ بد سے فارغ ہو جاتا ہے تو ایمان واپس چلا آتا ہے۔ (ترمذی - ابو داؤد)

حضرت معاذ کو دس باتوں کی وصیت

فضل سوم

حضرت معاذ رحمہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے مجھ کو
دس باتوں کی وصیت فرمائی ہے۔ آپ نے ارشاد کیا کہ: کسی کو خدا کا شریک
نہ ٹھہرا کر یہ سمجھ کر مار ڈالا جائے اور جلا دیا جائے۔ ماں باپ کی نافرمانی

أَمَّا أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُوكَ صَلَوةَ مَكْتُوبَةٍ مُتَعَمِّدًا فَإِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلَوةَ مَكْتُوبَةٍ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرَّكَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطِ اللَّهِ وَإِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الرَّحْفِ فَإِنَّ هَلَاكَ النَّاسِ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتُ وَأَنْتَ فِيهِمْ قَائِمٌ وَأَنْتَ عَلَى عِيَالِكَ مِنْ هَؤُلَاءِ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَبَدًا وَخَفِهُمْ فِي اللَّهِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

نہ کہ اگرچہ وہ تجھ کو یہ حکم دیں کہ تو اپنے اہل (بیوی) کو اور مال و دولت کو چھوڑ دے۔ قصداً فرض نماز کو ترک نہ کر، کیونکہ جس شخص نے فرض نماز کو جان کر ترک کر دیا خدا اس سے بری الذمہ ہو۔ شراب نہ پی کہ شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ گناہوں سے خود کو بچا کیونکہ گناہ کے ساتھ (ہی) خدا کا غضب نازل ہوتا ہے۔ جہاد میں خود کو بھاگنے سے بچا اگرچہ لوگ لڑائی میں مر رہے ہوں۔ اور جب لوگوں میں بیماری پھیلے اور تو ان لوگوں میں موجود ہو تو موت کے خوف سے نہ بھاگ اور وہیں ٹھہرا رہ: اور اپنے کنبے پر مقدور بھر خرچ کر۔ اور اپنے اہل و عیال کو ادب کھا اگرچہ اس کے لئے مارنے کی بھی ضرورت پڑے۔ اور خوف دلاؤ ان کو خدا سے یعنی بری باتوں سے اُن کو بچا۔ (احمد)

اب کفر ہے یا ایمان

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نفاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے تک تھا اور اب تو کفر ہے اور یا ایمان۔ (بخاری)

۵۵ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ لَأَتِمَّ الْإِثْمَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامًا الْيَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ أَوِ الْإِيمَانُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

بَابُ فِي الْوَسْوَسةِ وَوَسْوَسةِ كَابِكِيَانُ

فصل اول وسوسوں کی معانی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے دل میں جو وسوسے پیدا ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف فرمایا ہے جب تک کہ (انسان) ان وسوسوں کے مطابق عمل نہ کرے یا زبان سے کچھ نہ کہے۔ (بخاری و مسلم)

۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَّهُ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا وَسَّوَسَتْ بِهِمْ مِنْ دُرِّهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَتَكَلَّمَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وسوسہ کو بُرا سمجھنا ایمان کی علامت ہے

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریا کیا کہ (یا رسول اللہ) ہمارے دلوں میں (بعض وقت) ایسی باتیں ہوتی ہیں کہ ہم میں سے کوئی ان کو زبان پر لانے کا روادار نہیں؟ آپ نے فرمایا کیا واقعی تم زبان سے ان کو ادا کرنے کو بُرا جانتے ہو؟ عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا یہ عین ایمان ہے (یعنی یہ ایمان کی علامت ہے)۔ (مسلم)

۵۲ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ إِنَّا نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاطَى أَحَدُنَا أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ قَالَ أَوَلَا تَعْلَمُونَ أَنَّ شَيْئَكُمْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ذَٰلِكَ مَرِيضٌ بِالْإِيمَانِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

شیطان وسوسے پر اصرار کی تواللہ کی پناہ مانگو

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کے پاس شیطان آکر یہ کہتا ہے کہ (مثلاً یہ آسمان) کس

۵۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا الشَّيْطَانُ أَحَدُكُمْ يَقُولُ مَنْ خَلَقَ

كَذَٰلِكَ أَمَرَ خَلْقَ كَذَٰلِكَ يَفْعُلُ مَنْ خَلَقَ رَبِّكَ
فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيَسْتَهْ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٩ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يُقَالَ هَذَا خَلَقَ اللَّهُ
الْحَقُّ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا
فَلْيَقُلْ أَمْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہ خدا تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لایا (اور ان دوسو سو

ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان اور ایک فرشتہ مقرر کیا گیا ہے

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
 میں نے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا کوئی ہمنشین یا صاحبِ جنت اور ملائکہ
 سے مقرر نہ کیا گیا ہو۔ صحابہؓ نے یہ سن کر پوچھا اور یا رسول اللہ! کیسے
 ؟ فرمایا ہاں میرے لئے بھی لیکن اللہ نے اس پر مجھ کو (اپنی مدد سے)
 جنت ہے میں اس سے محفوظ رہتا ہوں اور وہ مجھ کو (ہمیشہ) بھلائی
 دیتا رہتا ہے۔ (مسلم)

٤٥ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وَكَّلَ
بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالُوا
وَأَيَّاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَأَيَّاكَ وَلَكِنَّ اللَّهَ
أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَاسْلَمَ فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِالْخَيْرِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ

شیطان انسان کی رگوں میں دوڑتا پھرتا ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے
کہ شیطان انسان کی رگوں میں اس طرح جاری و ساری ہے جس
طرح خون جاری و ساری ہے۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْرِي مِنْ الْإِنْسَانِ مَجْدِي الدِّمْرِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ولادت کے وقت بچہ کا رونا شیطانی عمل کا نتیجہ ہوتا ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم کا کوئی بیٹا (ایسا) پیدا نہیں کیا گیا جس کو پیدا کئے جانے کے وقت شیطان نے نہ چھوا ہو۔ پس جس وقت شیطان اس کو چھوتا وہ (تکلیف) چینٹتا ہے مگر مریمؑ اور ان کے بیٹے کو شیطان نے نہیں چھوا۔ (بخاری و مسلم)

٧٢ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُودٍ
إِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهْلِكُ
مِنْ حَاْمِ مَسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْتَمٍ وَابْنَهَا
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا لشکر کے
وقت بچہ کا چمنا اور رچلا نا شیطان کے کچھو کے دینے سے (یعنی اس کی کوکھ میں نگلی
رہنے) کے سبب ہے۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِسَاحُ الْبَوْلِ دَيْنٌ يَقَعُ نَزْعُهُ مِنَ الشَّيْطَانِ - رُفِيقٌ عَلَيْهِ

میاں بیوی کے درمیان شیطان کا پسندیدہ کام

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان

١٢٠ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اپنا تخت پانی (یعنی سمندر) پوکھا تھا ہے (اور اس پر بیٹھ کر) اپنی فوجوں کو حکم دیتا ہے کہ آدمیوں میں جا کر ان کو گمراہ کریں اور فتنہ میں ڈالیں شیطان کی اس جماعت میں آدمی سا شیطان وہ جو اتہاد درجہ کا فتنہ پرداز ہو، ان میں ایک شیطان اپنے سردار کے پاس آکر کہتا ہے کہ میں نے ایسا ایسا کیا، سردار کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”ایک شیطان آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے انسان کا پیچھا اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک کہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان تفرقہ نہ ڈال دیا“ اُن حضرت نے اس کے بعد فرمایا کہ (شیطان غلط) یہ نہ کہ اس کو اپنے قریب جگہ دیتا ہے اور کہتا ہے تو نے بہت اچھا کام کیا۔ انہی راوی کہتے ہیں کہ میرا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ابْلِسَ يَضِيعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَنْبَعَثُ سَرَايَا يَفْتَنُونَ النَّاسَ فَادَّ نَهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَهُ اَعْظَمُ مِنْ فِتْنَةِ يَحْيَىٰ اَحَدُهُمْ يَقُولُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَحْيَىٰ اَحَدُهُمْ يَقُولُ مَا تَرَكْتُهُ حَتَّىٰ فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ قَالَ فَيَدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ نَعَمْ اَنْتَ قَالَ اَلَا عَمْسُ اَرَاكَ قَالَتْ فَيَلْتَمِزُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

یہ خیال ہے کہ حضرت جابر نے یہ الفاظ کہے ہیں کہ یہ (میں نے) شیطان اس کو گلے سے لگا لیا ہے۔ (مسلم)

جزیرۃ العرب میں توحید کی مضبوط بنیاد سے شیطان مایوسی کا شکار

حضرت جابرؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان اس امر سے مایوس ہو گیا ہے کہ مصلیٰ (مومن) جزیرۃ عرب میں اس کی عبادت کریں (یعنی بت پرستی میں مبتلا رہیں) اور اسی وجہ سے وہ ان کے درمیان لڑائی جھگڑا پیدا کرتا رہتا ہے۔ (مسلم)

۶۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيْسَ مِنْ اَنْ يَّعْبُدَ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

شیطانی وسوسہ سے محفوظ رہنے پر اللہ کا شکر ادا کرو

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے دل میں ایسی باتیں (وسوسے) پیدا ہوتی ہیں کہ میں ان کو زبان سے ادا کرنے کے بجائے یہ بہتر سمجھتا ہوں کہ (جمل کر) کوئلہ ہو جاؤں اپنے فرمایا۔ اس بزرگ و بزر خدا کا شکر ہے جس نے اس کی بات کو دوسوسہ کی طرف منتقل کر دیا۔ (ابوداؤد)

۶۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ عِنْدَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّي اُحَدِّثُ نَفْسِي بِأَشْيٍ لَا اَنْ اَكُونَ فَحْمَةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَتَكَلَّمَ بِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَدَّ امْرَاةً اِلَى الْوَسْوَسَةِ (رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ)

اپنے اندر نیکی کی تحریک پر اللہ کا شکر ادا کرو اور شیطان کی وسوسہ اندازی کے وقت اللہ کی پناہ چاہو

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان ابن آدم پر تصرف رکھتا ہے اور فرشتہ بھی انسان پر تصرف رکھتا ہے۔ شیطان کا تصرف تو یہ ہے کہ وہ انسان کو بُرائی کا وعدہ دیتا اور حق کے جھٹلانے پر آمادہ کرتا ہے اور فرشتہ کا تصرف یہ ہے کہ وہ بھلائی کا وعدہ دیتا اور حق کی تصدیق کرتا ہے پس جس کے دل میں بھلائی کا خیال پیدا ہو اس کو خدا کی جانب سے سمجھنا چاہئے اور اس پر خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے اور جس کے دل میں بُرائی کا وسوسہ پیدا ہو تو اس کو شیطانِ رجیم کی طرف سے سمجھ کر خدا کی پناہ طلب کرنی چاہئے۔ اس کے بعد رسول اللہ

۶۷ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَمَّةٌ بَابِ اِدْمٍ وَلِلْمَلِكِ لَمَّةٌ فَاَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَاِلْعَادُ بِالْأَشْيِ وَتَكْدِيبُ بِالْحَقِّ وَاَمَّا لَمَّةُ الْمَلِكِ فَاِلْعَادُ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيقُ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذَلِكَ فَلْيَعْلَمْ اَنَّهُ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمِلِ اللَّهُ وَمَنْ وَجَدَ الْاُخْرَىٰ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَرَأَ الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمْ الْفَقْرَ وَيَا مُرْكُم بِالْفَحْشَاءِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) - صَلَّی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْإِمَامَ شَيْطَانًا
تم کو افلاس و فقر کا وعدہ دیتا ہے اور بُری باتوں کا علم دیتا ہے (ترمذی) ترمذی نے اس حدیث کو غریب لکھا ہے۔

وسوسے پیدا ہوں تو شیطان کو تھکا کر دو اور اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہو

۶۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يَقَالَ هَذَا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا أَذَلِكَ فَقُولُوا اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ثُمَّ لِيَقُولَ عَنْ تِسَارَةٍ ثَلَاثًا وَلِيَسْتَعِذَّ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) وَسَنَدُهُ كَوْنُهُ حَدِيثٌ عَمْرٍو بْنِ الْأَحْوَصِ فِي بَابِ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّجْرِ إِشَاءَ اللَّهِ تَعَالَى -

حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لوگ ہمیشہ ایک دوسرے سے سوالات کرتے رہیں گے یہاں تک کہ (ایک روز یہ) کہا جائیگا یہ تمام مخلوق خدا نے پیدا کی ہے پس خدا کو کس نے پیدا کیا ہے پس جب لوگ ایسا کہیں تو یہ کہو کہ اللہ ایک ہے اللہ نے نیازی نہ کسی نے اس کو جنا اور نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ کوئی اس کے برابر ہے پھر یہ کہہ کر تین بار باتیں جانب کو تھکا کر دے اور شیطان رجیم کے فریب سے خدا کی پناہ طلب کرے۔ (ابوداؤد)

ہم عمرو بن الاحوص کی حدیث انشاء اللہ تعالیٰ باب خطبہ یوم النحر میں ذکر کریں گے۔

فصل سوم شیطانی وسوسوں سے چوکتا رہو

۶۹ عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَالْمُسْلِمُ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ أَمْتَكُ لَا يَزَالُ هُكُونَ يَقُولُونَ مَا كَذَا مَا كَذَا حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ -

حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ ایک دوسرے سے پوچھا پوچھی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ لوگ یہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے پس بزرگی اور عزت والے خدا کو کس نے پیدا کیا ہے۔ (بخاری)

اور مسلم میں یہ ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ تیری امت ہمیشہ یہ کہتی رہے گی کہ یہ کیا ہے، یہاں تک کہ (ایک روز) لوگ یہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے اس تمام مخلوقات کو پیدا کیا ہے، پس اللہ عز و جل کو کس نے پیدا کیا ہے؟

نماز کے دوران شیطان کی دخل اندازی

۷۰ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَبَيْنَ قِرَاءَتِي يُلَبِّسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْطَانٌ يَقَالُ لَهُ خُذْ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهُ وَاتَّقِلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلَاثًا فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اللَّهُ عَنْيَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان بن ابی العاصؓ کہتے ہیں کہ میں نے (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ سے یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور جب میں قرأت کرتا ہوں تو مجھ کو نسیب میں ڈال دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ وہ شیطان ہے جس کو "خنزب" کہا جاتا ہے پس جب تو اپنے دل میں اس کے وسوسے سے کوئی چیز محسوس کرے تو خدا سے پناہ طلب کر اور تین بار باتیں جانب عثمانؓ کہتے ہیں میں ایسا ہی کیا اور اللہ نے اس قسم کے وسوسہ کو دور کر دیا (مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو سچے ہیں اور سچے کئے گئے ہیں ہم سے یہ بیان کیا کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش کی صورت یہ ہے کہ چالیس دن نطفہ کو پیٹ کے اندر رکھا جاتا ہے (پھر یہ نطفہ) مجھے ہوئے خون کی شکل میں تبدیل ہو کر چالیس دن تک رہتا ہے۔ پھر چالیس دن گوشت کا لوتھر اڑھتا ہے اس کے بعد خداوند تعالیٰ اس مضعہ کے پاس ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو (اس کی لوح تقدیر پر) اس کے اعمال، موت کا وقت، ذریعہ رزق اور اس کا بدبخت یا نیک بخت ہونا لکھتا ہے۔ پھر اس مضعہ میں روح پھونکی جاتی ہے پس قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ تم میں سے ایک شخص جنتیوں کے سے کام کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس کا نوشتہ تقدیر اس پر غلبہ آتا ہے اور وہ دوزخیوں کے سے کام کرنے لگتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس کا نوشتہ تقدیر اس پر غلبہ حاصل کرتا ہے اور وہ جنتیوں کے سے کام کرنے لگتا ہے اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بندہ دوزخیوں کے سے کام کرتا ہے اور وہ (درحقیقت) جنتی ہوتا ہے اور (اسی طرح) وہ جنتیوں کے سے کام کرتا ہے اور (درحقیقت) وہ دوزخی ہوتا ہے۔ پس اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کو ایک انصاری بچہ کے جنازہ پر بلا گیا۔ میں نے آپؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ! خوشخبری ہے اس بچہ کے لئے یہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑی ہے جس نے نہ تو کوئی بُرا کام کیا اور نہ بُرائی (کی حد تک وہ پہنچا رہا ہے) آپؐ فرمایا۔ عائشہ کیا تمہارا خیال یہی ہے (یعنی تمہارا خیال درست نہیں ہے) اس کے بعد آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جنت اور دوزخ کے لئے لوگوں کی ایک جماعت پیدا کی ہے جب کہ وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے۔ (مسلم)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہو جس کا ٹھکانا لکھنا نہ کیا ہو۔ یعنی یا تو اس کا ٹھکانا دوزخ میں ہوگا یا جنت میں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! تو پھر ہم اپنے نوشتہ تقدیر ہی پر بھروسہ نہ کریں اور اعمال کو چھوڑ دیں؟ آپؐ فرمایا عمل کرو اس لئے کہ جو

ہم وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ عَلِيهِ وَسَلَّمَ - وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ - إِنَّا خَلَقْنَا أَحَدَكُمْ مُجْمِعٌ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا نَظْفَةً ثُمَّ يَكُونُ عِلْقَةً مِّثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ عَلَيْهِ بَارِئًا كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهُ وَآجَلَهُ وَرِزْقَهُ وَشَقِيًّا أَوْ سَعِيدًا ثُمَّ يَنْفَخُ فِيهِ الرُّوحَ فَوَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ إِنَّا أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّا أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَعَنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنَّا الْعَبْدُ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ مِنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَإِنَّهُ مِنَ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَعَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ طُوبَى لِهَذَا عَصْفُودٍ مِنْ عَصَائِفِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ الشُّوْعَ وَلَمْ يَدْرِ كُهُ فَقَالَ أَوْغَيْرُ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ إِنَّا اللَّهُ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وَعَنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَسْتَعِزُّ بِكِتَابِنَا وَنَدْعُ الْعَمَلَ قَالَ عَمَلُوا أَفْعَلُوا

شخص جس چیز کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ چیز اس کے لئے آسان کی گئی ہے یعنی جو شخص نیک نیت ہو اس کے لئے نیک نیتی کے کام آسان کر دیئے جاتے ہیں اور جو بد نیت ہو اس کے لئے بد نیتی کے کام سہل کر دیئے جاتے ہیں اس کے بعد آپ یہ آیت پڑھا
فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى الْخَيْرَ یعنی جس شخص نے بخشش کی، پرہیزگاری اختیار کی

اور عمل خیر کو اچھا سمجھا، الخ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے انسان کی تقدیر میں زنا کا حصہ لکھ دیا ہے وہ ضرور اس سے عمل میں آئے گا۔ پس آنکھ کا زنا تو یہ ہے کہ کسی ناعرم کی طرف دیکھے اور زبان کا زنا ناعرم عورتوں سے باتیں کرنا ہے (یعنی شہوت انگیز باتیں کرنا) اور نفس (یعنی جان) آرزو اور خواہش کرتا ہے اور شرم گاہ (اس آرزو اور خواہش کو) سچا کرتی ہے یا جھوٹا بناتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسان پر اس کے زنا کا حصہ (تقدیر میں) لکھا گیا ہے جس کو وہ ضرور عمل میں لائے گا۔ دونوں آنکھوں کا زنا ناعرم عورت کو درمی نظر سے دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا ناعرم عورت کی شہوت انگیز باتوں کا سننا ہے اور زبان کا زنا اس (شہوت انگیز) باتیں کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا عورت کو برے ارٹے سے (چھونا اور مساس کرنا) ہے اور پاؤں کا زنا (برکاری کے لئے) اس کا جانا ہے اور دل خواہش اور آرزو کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ (قبیلہ) خزیمہ کے دو آدمیوں نے (آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر) عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو اس امر کا گاہ فرمائیے کہ جو کچھ لوگ آجکل کر رہے ہیں اور (اس کے حصول میں) محنت برداشت کرتے ہیں کیا یہ وہ چیز ہے جو ان کے مقدر میں لکھ دی گئی ہے اور ان کی تقدیر میں سے گزر چکی ہے (یعنی جو کچھ لوگ کرتے ہیں یا کر چکے ہیں وہ سب مقدر میں پہلے لکھا ہوا ہے) یا یہ وہ چیز ہے جو آئندہ ہونے والی ہے اور جس کو ان کا نبی لایا ہے (یعنی یا یہ وہ چیز ہے جو ازل میں مقدر نہیں ہوئی۔ بلکہ اب ہی لایا ہے) اور دلیل سے ان پر یہ امر ثابت ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں (یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے) بلکہ وہی چیز ہے جو مقدر ہو چکی ہے

اور ان پر گزر چکی ہے اور اس کی تصدیق کتاب اللہ کی اس آیت سے ہوتی ہے "وَنَفْسٌ وَمَا سَوَّاهُ" یعنی قسم ہے نفس (جان) اور اس ذات کی جس نے نفس کو برابر اور یکساں پیدا کیا۔ پھر اس کے دل میں بُرائی اور بھلائی ڈالی۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں جو ان آدمی ہوں اور مجھ کو اندیشہ ہے کہ

مُسِرٌّ لِّمَا خَلَقَ لَهُ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَمُسِرٌّ لِّعَمَلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَمُسِرٌّ لِّعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَالتَّقَى وَهَدَّ قِيَا الْحُسْنَى - آيَاتِهِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَقَّهُ مِنَ الزَّيْنَةِ أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مُحَالَاةَ فَرَيْنَا الْعَيْنَ النَّظَرُ وَزَيْنَا اللِّسَانَ الْمُنْطِقُ وَالنَّفْسُ مَتْنِي وَتَشْتَقِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ وَيُكَذِّبُهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَقِي رَوَايَةِ لِمُسْلِمٍ قَالَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبَهُ مِنَ الزَّيْنَةِ مَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مُحَالَاةَ الْعَيْنَانِ زَيْنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْأُذُنَانِ زَيْنَاهُمَا الْإِسْتِغَاةُ وَاللِّسَانُ زَيْنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زَيْنَاهَا الْبَطْنُ وَالرَّجُلُ زَيْنَاهَا الْخَطُّ وَالْقَلْبُ يَهْوِي وَيَتَمَنَّى وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ

زنا (برکاری کے لئے) اس کا جانا ہے اور دل خواہش اور آرزو کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔
۱۰۰ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنَ مَرْبِئَةَ قَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُونَ فِيهِ شَيْءٌ قَضَى عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ مِنْ قَدْ رَسَبَتْ أَوْ فِيمَا يَسْتَقْبِلُونَ بِهِ مِمَّا أَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَتَبَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَا مَلْ شَيْءٌ قَضَى عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ وَتَصَدَّقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَفْسٌ وَمَا سَوَّاهَا فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ شَاتٍ وَأَنَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي

اَلْعَنَتَ وَلَا اَجِدُ مَا اَتَذَوَّرُ بِهِ النِّسَاءَ
كَانَتْ تَسْتَاذِنُهُ فِي الرَّحْلِ خِنْصَاءٍ قَالَ فَسَكَتَ
عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ
قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ
ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
أَبَاهُ رِيَّةَ جَعْتَ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لِي فِي فَاحْصٍ
عَلَى ذَلِكَ أَوْ ذَرَّ - (رداۃ البخاری)

فرمایا جو کچھ تجھ کو میں انیوالا ہے قلم (اس کو لکھ کر) خشک ہو چکا اب خواہ تو نامرد بن یا نہ بن - (بخاری)

۸۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قُتُوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ
أَصْبَعَيْنِ مِنْ أَصْبَاحِ السَّخْنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يَصْرِفُهُ
كَيْفَ يَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُمَّ مَصْرِفَ الْقُلُوبِ مَصْرِفَ قُلُوبِنَا عَلَى طَاعَتِكَ -
(رداۃ مسلم)

۸۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلٍ إِلَّا يُؤَلَّفُ عَلَى الْبَصَرِ
فَأَبَوَاهُ يُؤَوَّدَانِهِ أَوْ بُنْعِيَانِهِ أَوْ يُبْعَثَانِهِ كَمَا تَسْتَمِ
الْبَهِيمَةُ بِبَهِيمَةٍ جَمْعًا حَلَّ يُحْمُونَ فِيهَا مِنْ جَدِّ عَاءَ
ثُمَّ يَقُولُ فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا
تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيُّمُ -
(متفق علیہ)

۸۴ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَامَ فَيُنَادِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ إِنَّ
اللَّهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَسْغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ يَخْفِضُ الْقَسْطَ
وَيَرْفَعُهُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ عَمَلُ
النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّورُ لَوْ كَشَفَهُ
لَا حَوَاقِ سَبْعَاتٍ وَجْهِهِ مَا اسْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرٌ
مِنْ خَلْقِهِ - (رداۃ مسلم)

۸۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ اللَّهِ مَلَأَتْ لَا تَغِيضُهَا

کہیں میں زمان میں مبتلا نہ ہو جاؤں اور نہ میرے پاس کچھ مال ہو کہ میں اس
سے کسی عورت کو نکاح میں لے آؤں۔ گویا ابو ہریرہؓ نے اپنا عند ربی
کر کے اس امر کی اجازت طلب کی تھی کہ اپنے خصبوں کو بیکلو اگر نامرد
بن جائیں۔ ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور میرے اس غزوہ بدر کے
ہو رہے اور کوئی جواب نہیں دیا میں نے دوبارہ پھر یہی عرض کیا آپ
مرتبہ بھی آپ خاموش رہے تبسری بار پھر میں نے یہی عرض کیا لیکن آپ
خاموش ہی رہے جب چوتھی دفعہ میں نے اپنے الفاظ کو دہرایا تو آپ نے
فرمایا جو کچھ اب خواہ تو نامرد بن یا نہ بن - (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ علیہ
وسلم نے کہ تمام انسانوں کے دل خداوند تعالیٰ کی زد انگلیوں کے درمیان
ہیں وہ اپنی انگلیوں کے جس طرح چاہتا ہے قلوب کو گردش میں لاتا ہے اس
کے بعد رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم نے دعا کی: ”اے دلوں کو پھرنے
والے خدا! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت و بندگی کی طرف پھیرے (یعنی
ہم کو اطاعت و بندگی کی طرف ذہنی رحمت فرما دے)“

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم
نے کہ جو بچہ پیدا ہوتا ہے اس کو فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے (یعنی اس میں
دین حق کو قبول کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے پس اس کے ماں باپ یا تو اس
کو یہودی بنادیتے ہیں یا نصرانی اور مجوسی جس طرح ایک چار پاہ جانور
کامل چار پاہ بچہ دیتا ہے کیا تم اس میں کوئی نقصان پاتے ہو اس کے بعد
آپ نے یہ آیت پڑھی ”وَرِخَاكِ فِطْرَتِهَا“ جس پر اس نے لوگوں کو سیدھا کیا
ہے۔ خدا کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں یا مخلوقات میں کوئی تبدیلی نہیں
ہو سکتی اور یہی دین درست اور حق ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو موسیٰؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے درمیان رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم
علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور پانچ باتوں کا ذکر کیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اللہ سب کو
نہیں اور اس کا سونا مناسب (بھی) نہیں (وہ) ترارز (رزق) کو جھکا
رکھی، ہو اور بلند (بھی کرتا ہے) اس کے پاس لے جاتے جاتے ہیں رات کے
عمل دن کے کام (شروع ہونے) سے پہلے اور دن کے عمل رات کے کام (شروع
ہونے) سے پہلے اسکا حجاب (پردہ) فوراً اُگڑا ہے اپنے حجاب کو اٹھا دے تو اس
کی ذات کا نور جہاں تک اس کی مخلوقات کی نگاہ پہنچے سب کو بتلا دے (مسلم)
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کا
ہاتھ (لانہایت خزانہ سے) بھرا ہوا ہے خرچ کرنے سے اُس میں کمی نہیں ہوتی،

نَفَقَةً سَمْعَاءُ النَّبْلِ وَ النَّهَارِ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ دُنَا
خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغْنُفْ مَا فِي يَدِهِ
وَكَانَ عَرُوشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبَيْدِهِ الْمَبْنَانِ
يُخَفِّضُ وَيَرْفَعُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ يَمِينُ اللَّهُ مَلَأَ عِيَّ قَالَ
ابْنُ تَمِيمٍ مَلَأَتْ سَمْعَاءُ لَا يَغْنُفُهَا شَيْءٌ إِلَّا لِيلَ
وَالنَّهَارَ -

۱۷/۱۵ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمَ مَا كَانُوا عَاطِلِينَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رات اور دن وہ برابر خرچ کرتا اور دیتا رہتا ہے تم نے دیکھا جب اس نے آسمان
زمین کو پیدا کیا ہے اس نے کس قدر خرچ کیا ہے لیکن اس خزانہ میں کمی نہیں
ہوتی اور اس کا تخت پانی پر تھا اور اس کے ہاتھ میں (رزق کی) ترازو ہوتی
اس کو اونچا اور نیچا (کم و بیش) کرتا ہے (بخاری و مسلم) اور مسلم کی روایت میں یہ
الفاظ ہیں کہ خدا کا سیدھا ہاتھ بھرا ہوا ہے اور ابن خیر راوی نے جو مسلم کے
استاد ہیں یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ خدا کا ہاتھ (خزانہ) بھرا ہوا ہے وہ ہمیشہ
دینے اور خرچ کرنے والا ہے۔ اس میں رات دن خرچ کرنے سے کوئی کمی نہیں ہوتی۔
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے مشرکوں کے بچوں
کے بارے میں سوال کیا تھا۔ آپؐ فرمایا۔ اللہ خوب جانتا ہے اس چیز کو جو ان
کے ساتھ ہونے والا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

حضرت عبادہ بن صامیتؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب پہلے جو چیز خدا نے پیدا کی وہ قلم ہے (اس کو پیدا کر کے خدا نے اس
کیا لکھ قلم نے عرض کیا کیا لکھیں (خدا نے) فرمایا تقدیر کو لکھ۔ چنانچہ قلم نے لکھا جو کچھ
راہ حضرت کے ہر قدم پر ہو چکا تھا اور جو آئندہ ہونے والا ہے۔ (ترمذی)

مسلم بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ اس آیت کا مطلب
پوچھا گیا وَإِذَا أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
عَرَضَ لَهُمْ كَمَا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اس آیت کا مطلب (لوگوں کو)
پوچھتے ہوئے سنا ہے حضورؐ نے فرمایا تھا کہ خداوند تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا کیا پھر ان کی
پشت پر اپنا دھنا ہاتھ پھیرا اس میں (یعنی پشت آدمؑ سے) اولاد نکالی اور
فرمایا کہ میں نے ان کو جنت کے لئے پیدا کیا یہ جنتیوں کے کام کریں گے پھر (دوبارہ)
آدمؑ کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور اس سے اولاد نکالی۔ پھر فرمایا پیدا کیا میں
ان کو دوزخ کے لئے (یہ لوگ) دوزخیوں کے کام کریں گے۔ آپؐ کا یہ ارشاد
سُکرا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پھر عمل کرنے سے کیا فائدہ؟ تو
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ جب جنت کے
لئے اپنے کسی بندہ کو پیدا کرتا ہے تو اس سے جنتیوں ہی کے کام کراتا ہے یہاں
تک کہ وہ مرنے کے وقت تک جنتیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے اور خدا
اس کے ان اعمال کے سبب اس کو جنت میں داخل کر دیتا ہے (اسی
طرح) جب کسی بندہ کو دوزخ کے لئے پیدا کرتا ہے تو اس سے دوزخیوں
کے کام کراتا ہے یہاں تک کہ مرنے کے وقت تک وہ دوزخیوں کے کام

۱۷/۱۶ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ
فَقَالَ لَهُ اكْتُبْ قَالَ مَا أَكْتُبُ قَالَ أَكْتُبُ الْقَدَرَ فَاكْتُبْ
مَا كَانَتْ وَمَا هُوَ كَاتِبٌ إِلَى الْآخِرَةِ - (رَوَاهُ
الترمذی) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا
۱۷/۱۸ وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
عَنْ هُذَيْفَةَ الْأُذَيْنِيِّ وَ إِذَا أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ
مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ أُولَئِكَ قَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنْهَا فَقَالَ
إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِينِهِ ...
فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقَتْ هَذِهِ لَأَهْلِ
الْجَنَّةِ وَبَعَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ
بِيَدِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقَتْ هَذِهِ لَأَهْلِ
النَّارِ وَبَعَلَ أَهْلُ النَّارِ يَعْمَلُونَ فَقَالَ رَجُلٌ
فَقِيمِ الْعَمَلِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ
لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ يَعْمَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ
عَلَى عَمَلٍ مِّنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلُهُ فِيهِ
الْجَنَّةِ وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ يَعْمَلُ
أَهْلُ النَّارِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِّنْ أَهْلِ النَّارِ

فَبَدَّخَلَهُ بِهِ النَّارَ - رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حَادٍ

۸۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدَيْهِ كِتَابَانِ فَقَالَ اتَّذَرُونِ تَاهَذَايَ الْكِتَابَانِ كُلُّنَا لِرَسُولِ اللَّهِ إِلَّا أَنْ تُخْبَرَ نَاقَةُ اللَّيْلِ فِي يَدَيْهِ لِيُخْبِنِي هَذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجِيلَ عَلَى آخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقَضُ مِنْهُمْ أَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِي فِي شِمَالِهِ هَذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجِيلَ عَلَى آخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقَضُ مِنْهُمْ أَبَدًا فَقَالَ امْحُوبُهُ فَيَقِمْ الْحَمْلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ كَأَنَّكَ أَمْرٌ قَدْ فَرَّغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا فَإِنَّ مَحَابِبَ الْجَنَّةِ يُحْتَمَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ عَمِلَ آتَى عَمَلٍ وَإِنْ مَحَابِبَ النَّارِ يُحْتَمَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا عَمِلَ آتَى عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَ هُمَا ثُمَّ قَالَ خَرَّجَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ قَرِيبٌ فِي الْجَنَّةِ وَقَرِيبٌ فِي السَّعِيرِ -

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۹۰ وَعَنْ أَبِي خُزَيْمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَلَّتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رُبِّي نَسْتَدْرِكُهَا وَدَوَاءً نَتَلَاوِي بِهِ وَتَقَاعُ نَتَغِيهَا أَهْلُ تَرْدٍ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۹۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْهُهُ حَتَّى كَانَتْمَا فُتْقَى فِي وَجْهِهِ

کرتا رہتا ہے اور خدا اس کے کاموں کے سبب اس کو دوزخ میں داخل کر دیتا ہے۔ (مالک۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ کے ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں۔ آپ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ دونوں کتابیں کیسی ہیں؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو معلوم نہیں، آپ فرمائیں تو معلوم ہو۔ آپ نے سیدھے ہاتھ کی کتاب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا مدیہ کتاب پر درود گار عالم کی طرف سے جو اس میں جنتیوں کے نام ان کے باپوں کے نام اور ان کے قبیلوں کے نام درج ہیں اور ان کے آخر میں ان کی جمع بندی (یعنی میزان) کی گئی ہو اب اس میں کچھ بڑھا یا جاسکتا ہے اور نہ گھٹایا جاسکتا ہے اس کے بعد اپنے اٹے ہاتھ کی کتاب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا مدیہ کتاب (بھی) پر درود گار عالم کی طرف سے جو اس میں دوزخیوں کے نام ان کے باپوں اور قبیلوں کے نام درج ہیں اور آخر میں جمع بندی کی گئی ہے۔ اب اس میں کچھ زیادہ کیا جاسکتا ہے اور نہ کم۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ سن کر عرض کیا، یا رسول اللہ! جب سب کچھ لکھ دیا گیا ہے تو عمل سے کیا فائدہ؟ آپ نے فرمایا کہ اعمال کو درست کر دو اور راہ حق کو مضبوط پکڑ لو اور خدا کی قربت کو تلاش کرو اس لئے جنتی کے آخری (حصہ برسر) عہد کے کام جنتیوں کے سے ہوں گے اگرچہ وہ (ساری عمر) کیسے ہی (اچھے نہیں) کام کرتا رہا ہو۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں کو حرکت دی اور کتابوں کو رکھ دیا اور فرمایا تمہارا رب بندوں کے کام سے فارغ ہو چکا (یعنی حکم لگا چکا کہ) ایک جماعت جنت میں جائے گی اور ایک گروہ دوزخ میں۔ (ترمذی)

ابو خزیمہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، حضور! یہ تو بتلائیے کہ جو مترجم ہوا ہے وہی اور جو رد وادار کرتے ہیں اور اپنے بچاؤ کی جو تدبیریں (مثلاً) جنگ میں ڈھال دزرہ وغیرہ کا استعمال، ہم کرتے ہیں کیا یہ (چیزیں) خدا کی تقدیر کو بدل دیتی ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ چیزیں بھی تقدیر ہی میں شامل ہیں۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ تقدیر مسئلہ پر بیٹھے گفتگو کر رہے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے (اور ہماری گفتگو کو سنا) غصہ سے آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اتنا سرخ ہو گیا کہ دانتوں

کاپانی آپ کے رخساروں میں نچوڑ دیا گیا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تم کو یہی علم دیا گیا ہے کیا میں تمہارے درمیان اسی لئے بھیجا گیا ہوں تم سے پہلے جو قوس گزری ہیں جب انھوں نے اس مسئلہ پر مناقشہ کیا تو ان کو ملاک کر دیا گیا میں تم کو قسم دیتا ہوں اور مکرر قسم دیتا ہوں کہ تم (آئندہ) اس مسئلہ میں جھگڑانہ کرنا (اور کوئی بحث و گفتگو نہ کرنا)۔ (ترمذی)

اور ابن ماجہ نے اس قسم کی حدیث عمر بن شعیب سے روایت کی ہے جس کو انھوں نے اپنے باپ اور دادا سے نقل کیا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ایک مٹی (خاک) سے پیدا کیا، جس کو تمام زمین میں لیا گیا تھا پس پیدا ہوئی اولاد آدم کی موافق زمین کے (یعنی جس قسم کی مٹی تھی اسی قسم کی) بعض ان میں سرخ بعض سفید اور بعض سیاہ اور بعض (ان رنگوں کے) درمیان اور بعض ان میں گرم مزاج اور بعض سخت مزاج اور بعض ان میں سے ناپاک اور بعض پاک (احمد - ترمذی - ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا پھر اس پر اپنا نور ڈالا۔ پس جس پر اس نور کی روشنی پڑی اس کو راہ ہدایت نصیب ہوئی اور جس کو وہ روشنی نہ پہنچی وہ گمراہ ہوا۔ اسی بنا پر میں یہ کہتا ہوں کہ (سب کچھ لکھنے کے بعد) قلم خدا کے علم پر خشک ہو گیا (احمد - ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے کہ وہ لے دلوں کو پھیرنے والے خدا میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھے۔ میں نے ایک مرتبہ عرض کیا۔ اے خدا کے نبی! ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور جو کچھ (احکام) آپ لے کر آئے ان پر بھی ہمارا ایمان ہو کیا اسی حالت میں بھی آپ ہمارے معاملہ میں خوف زدہ ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں (بندوں کے) قلوب خدا کی دوائی نگلیوں کی گرفت میں ہیں وہ جس طرح اس کا جی چاہتا ہے ان کو حرکت میں لاتا ہے۔ (ابوداؤد - ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دل پر کی مانند جو کھلے میدان میں پڑا ہو اور جس کو ہوائیں الٹ پلٹ کر رہی ہوں۔ (احمد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حَبِّ الثَّمَانِ فَقَالَ بِهَذَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِينَ تَنَادَعُوا فِي هَذَا الْأَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَنَادَعُوا فِيهِ۔ (رواہ الترمذی)

وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ۔

۹۲ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةِ قَبْضِهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ نَجَاءً بَنُو آدَمَ عَلَى هَذِهِ الْأَرْضِ مِنْهُمْ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذَلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزَنُ وَالْحَبِيبُ وَالطَّيِّبُ (رواہ أحمد والترمذی و ابوداؤد)

۹۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ خَلْقَهُ فِي خُلُقِهِ فَأَلْفَى عَلَيْهِمْ مِنْ نُورِهِ فَمِنْ أَصَابِهِ مِنْ ذَلِكَ النُّورِ اهْتَدَى وَمَنْ أَخْطَا فَضَلَّ فَلِذَا أَقُولُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ۔ (رواہ أحمد والترمذی)

۹۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُمُ أَنْ يَقُولَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَمَّا يَكُفُّ بِمَا جِئْتُ بِهِ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ لَعَنَ ابْنُ الْقُلُوبِ بَيْنَ أَصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللَّهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ۔

(رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ)

۹۵ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقَلْبِ كَرِيشَةٍ بَارِضٍ فَلَا يَقْلِبُهَا الرَّجُلُ ظَهَرَ الْبَطْنِ۔ (رواہ أحمد)

۹۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ ان چار باتوں کا یقین نہ رکھے: اس امر کی شہادت دینا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں خدا کا رسول ہوں مجھ کو خدا نے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ موت کو حق جانے۔ مرنے کے بعد جی اٹھنے (دوبارہ زندہ ہونے) کو سچ مانے۔ اور تقدیر پر ایمان رکھنے۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری امت میں دو ایسے فرقے ہیں جن کو اسلام میں سے کچھ نصیب نہ ہوگا، (ایک تو) مرجۃ (اور دوسرا) قدریہ (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب)۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمایا کہ میری امت میں خشف (زمین میں دھنسنے والا) اور مشخ (صورت بدل جانا) دونوں عمل ہوں گے اور اس میں وہ لوگ مبتلا ہوں گے جو تقدیر کا انکار کریں گے (ابوداؤد) اور ترمذی نے بھی اس قسم کی روایت بیان کی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرقہ قدریہ اس امت کے مجوس ہیں پس اگر وہ بیمار ہوں تو تم ان کی عیادت نہ کرو اور مرجاس تو ان کے جنازہ پیر نہ جاؤ۔ (احمد - ابوداؤد) حضرت عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قدریوں کے پاس نہ بیٹھو اور نہ ان سے (کسی معاملے میں) محاکمہ چاہو۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھ قسم کے آدمی ہیں جن پر میں لعنت کرتا ہوں اور خدا نے بھی ان پر لعنت کی ہے اور مرنے کی دعا قبول ہوتی ہے (ایک تو) وہ شخص جو خدا کی کتاب میں زیادتی کرے (دوسرا) خدا کی تقدیر کو جھٹلائیے والا اور (تیسرا) زبردستی غلبہ حاصل کرنے والا جو اس شخص کو ذلیل کرے جس کو خدا نے عزت دی ہے اور اس شخص کو عزت دے جس کو خدا نے ذلیل کیا ہے اور (چوتھا) خدا کے حرم کو حلال بنا لے والا اور (پانچواں) میری اولاد میں اس چیز کو جس کو خدا نے حرام قرار دیا ہے حلال جانے والا۔ اور (چھٹا) جس نے میری سنت کو ترک کر دیا ہو (تہقیقاً)۔ (ترمذی) حضرت مطرب بن عکاس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خداوند تعالیٰ کسی شخص کی موت کو کسی زمین مقدّر کر دیتا ہے تو اس زمین کی طرف اس کی حاجت کو بھی پیدا کر دیتا ہے (تاکہ وہ وہاں جاسکے) پر مجبور ہو اور وہاں جا کر موت کا شکار ہو۔ (احمد - ترمذی) حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کو یوم من عبدی حتی یوم من باربع یشہد ان لا اله الا الله وانی رسول الله بعثنی بالحق و یوم من بالموت و البعث بعد الموت و یوم من بالقدر۔

(رواہ الترمذی وابن ماجہ)
۹۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ الْمَرْجِيَّةُ وَالْقَدَرِيَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
۹۷ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ فِي أُمَّتِي خَشَفٌ وَمَسْخٌ وَذَلِكَ فِي الْمَكْدَنِ فِي الْقَدْرِ۔

(رواہ ابو داؤد وروی الترمذی نحوہ)
۹۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَرِيُّ جَوْشٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ إِنْ مَوْضِعُوا فَلَا تَعُودُهُمْ وَأَنْ كَانُوا فَلَا تَشْهَدُهُمْ۔ (رواہ احمد و ابو داؤد)
۱۰۱ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدْرِ وَلَا تُفَاجِئُوهُمْ۔ (رواہ ابو داؤد)

۱۰۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةٌ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَلَعَنَهُمُ اللَّهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يُجَابُ الذِّكْرُ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللَّهِ وَالْمُسَلِّطُ بِالْجَبْرِ وَتُبْعَرُ مَنْ أَذَلَهُ اللَّهُ وَبُذِلَ مَنْ أَعَزَّهُ اللَّهُ وَالْمُسَحِّلُ لِحَرَمِ اللَّهِ وَالْمُسَحِّلُ مِنْ عَدُوِّ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِي۔

(رواہ البيهقي في المدخل في ربيع في كتابہ۔)

۱۰۲ وَعَنْ مَطْرِبِ بْنِ عَكَاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى اللَّهُ لِعَبْدٍ أَنْ يَمُوتَ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةً۔

(رواہ احمد و الترمذی)
۱۰۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّمْ

ذَرَارِيٍّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ مِنْ آبَائِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ قُلْتُ فَذَرَارِيٍّ الْمُشْرِكِينَ قَالَ مِنْ آبَائِهِمْ قُلْتُ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ مومنوں کی اولاد کا کیا حکم ہے فرمایا وہ اپنے باپوں کے تابع ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ عمل کے بغیر اپنے فرمایا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جو یہ کچھ کرنے والے تھے۔ پھر میں نے عرض کیا مشرکوں کے بچے؟ آپ نے فرمایا وہ (بھی) اپنے باپوں کے تابع ہیں میں عرض کیا کسی عمل کے بغیر؟ اپنے فرمایا خدا خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرنے والے تھے۔ (ابوداؤد)

۱۰۴ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأْدَةُ وَالْمَوْدَةُ فِي النَّارِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن مسعود رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زندہ بچہ کو گارٹنے والی عورت اور وہ جس کو گارٹا لیا دوڑ دوزخ میں ہیں۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

۱۰۵ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَرَعَ إِلَى كُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَلْقِهِ مِنْ خَمْسٍ مِنْ آجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَمُضْجِعِهِ وَآخِرِهِ وَبَرٍّ قِهِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابو الدرداء رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے ہر ایک بندہ کے متعلق پانچ باتوں سے فراغت (حاصل) کر لی ہے یعنی ان پانچ باتوں کو اس کی تقدیر میں لکھ چکا ہے اس کی موت (یعنی عمر)۔ اس کا (نیک و بد) عمل۔ اس کے رہنے کی جگہ۔ اس کی دایسی کی جگہ۔ اور اس کا رزق۔ (احمد)

۱۰۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقَدْرِ سَلَّ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيهِ لَمْ يُسَلَّ عَنْهُ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمایا کہ جو شخص مسئلہ تقدیر پر کچھ بحث و گفتگو کرے گا اس سے قیامت کے دن اس کی باز پرس ہوگی اور جو شخص (اس معاملہ میں) خاموش رہے گا اس سے کچھ دریافت نہیں کیا جائے گا۔ (ابن ماجہ)

۱۰۷ وَعَنْ ابْنِ الدَّيْنَمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ أَبِي ابْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْهَدْيِ خَذَنِي لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْدِيبَهُ مِنْ قَلْبِي فَقَالَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَوَاتِهِ وَاهْلَ أَرْضِهِ عَذَابَهُمْ وَهُوَ غَائِبٌ خَالٍ لِيَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرَ الْهَدْيِ مِنْ إِعْمَالِهِمْ فَلَوْ أَنْفَقْتُ مِثْلَ أَحَدِ ذَهَبَانِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا قَبِلَهُ اللَّهُ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَمَّا بِكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَأَنَّ مَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَلَوْ مِتَّ عَلَى غَيْرِ غَدَاةٍ الدَّخَلْتَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُ حَذِيفَةَ بْنَ الِیْمَانِ فَقَالَ مِثْلَ

ابن دینمی رضی کہتے ہیں کہ میں حضرت ابی بن کعب کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہا کہ تقدیر کے متعلق میرے دل میں کچھ شبہات پیدا ہوئے ہیں تم کوئی حدیث بیان کرو، شاید میرے شبہات دور ہو جائیں۔ انھوں نے کہا کہ اگر خداوند تعالیٰ آسمان والوں اور زمین والوں کو عذاب میں مبتلا کر دے تو وہ ان پر (کسی طرح کا) ظلم کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ ان پر رحم کرے تو اس کی رحمت ان کے اعمال سے بہتر و برتر ہوگی۔ اگر تو اُحد کے برابر بھی خدا کی راہ میں سونا خرچ کرے تو تیرا یہ عمل خیر اس وقت تک خدا کے ہاں قبول نہ ہوگا جب تک کہ تو تقدیر پر کامل اعتقاد و ایمان نہ رکھے اور تو اس بات کو ابھی طرح سمجھ لے کہ جو کچھ تجھ کو پہنچا ہے وہ دیکھنے اور خطا کرنے والا نہ تھا (یعنی تجھ کو ضرور اس سے دوچار ہونا تھا) اور جو چیز کہ تجھ کو نہ پہنچنے والی تھی وہ ہرگز ہرگز تجھ کو نہ پہنچتی (یعنی جو کچھ تجھ کو حاصل ہوا وہ تیری سچی کاسبجہ نہیں تھا بلکہ مقدر میں اسی طرح تھا اور جو چیز تجھ کو نہیں

ذَٰلِكَ ثُمَّ أَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ مُحَمَّدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَٰلِكَ.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

یہ وہ تیسری سچی سے بھی نہ ملتی) اگر تو اس اعتقاد کے خلاف اعتقاد رکھے گا تو تو دوزخ میں جائے گا۔ ابن دلمی کہتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب کا

یہ بیان سن کر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی کے پاس پہنچا۔ انھوں نے

پھر میں زید بن ثابت رضی کے پاس گیا تو انھوں نے اسی قسم کی

حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

بھی یہی بیان کیا۔ پھر حذیفہ بن الیمان رضی کے پاس گیا انھوں نے بھی ایسا ہی کہا۔

مدینہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۱۰۸ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ إِنَّ

فُلَانًا يُفَرِّدُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ إِنَّهُ بَلَغَنِي

أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْدَثَ فَلَا تَقْرَأْ

مِنِّي السَّلَامَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ فِي أُمَّتِي أَوْ فِي هَذِهِ

الْأُمَّةِ خُسْفٌ وَمَسْخٌ أَوْ قَذْفٌ فِي أَهْلِ الْقَدْرِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

صَحِيحٌ

نافع بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی کے پاس آکر

کہا کہ فلاں شخص نے آپ کو سلام کہا ہے۔ ابن عمر رضی نے کہا کہ مجھ کو یہ خبر پہنچی

ہے کہ اس شخص نے دین میں (کوئی) نئی بات نکالی ہے اگر واقعی اس

نے ایسا کیا ہے تو میری طرف سے تو اس کے سلام کا جواب نہ پہنچا۔ اس لئے

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری

امت میں سے یا یہ فرمایا کہ اس امت میں سے

..... خسف و مسخ یا قذف ان لوگوں کو ہوگا

جو تقدیر کے منکر ہوں گے (خسف: زمین میں دھنس جانا۔ مسخ:

صورت بدل جانا اور قذف: سنگ باری)۔ (ترمذی۔ ابوداؤد

ابن ماجہ) اور ترمذی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح اور غریب ہے

حضرت علی رضی کا بیان ہے کہ حضرت خدیجہ رضی (زوجہ نبی صلی اللہ علیہ

وسلم) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ان دو بچوں کے بارے میں

پوچھا جو ایام جاہلیت میں مر گئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ وہ دونوں دوزخ میں ہیں۔ حضرت علی رضی فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت

نے دیکھا کہ یسٰں کر جناب ام المومنین خدیجہ رضی کے چہرہ کا رنگ تبدیل ہو گیا ہے اور وہ بخیرہ

سی ہیں تو اپنے فرمایا اگر تم ان کے ٹھکانے اور ان کے حال دیکھو تو تم کو ان سے

نفرت ہو جائے۔ یہ سن کر حضرت خدیجہ رضی نے عرض کیا یا رسول اللہ اور میری وہ اولاد

جو آپ سے ہوتی ہے (یعنی قاسم اور عبد اللہ رضی) آپ نے فرمایا وہ جنت میں ہیں۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومنین اور ان کی اولاد

جنت میں ہے اور مشرکین اور ان کی اولاد دوزخ میں ہے اس کے بعد رسول

۱۰۹ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ خَدِيجَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَلَدَيْنِ مَا تَأَلَّهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا فِي

النَّارِ قَالَ فَلَمَّا رَأَى الْكَرَاهَةَ فِي وَجْهِهَا

قَالَ لَوِ رَأَيْتُ مَكَنَهُمَا لَأَبْغَضْتُهُمَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ

فَوَلَدَيْ مِنْكَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ وَأَوْلَادَهُمْ فِي الْجَنَّةِ

وَأَتِ الشُّعْكَيْنِ وَأَوْلَادُهُمْ فِي النَّارِ ثُمَّ حَسَرَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ آمَنُوا

اتَّبَعْتُهُمْ دَرَجَتُهُمْ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ

یعنی جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ان کی اطاعت کی ہم ان کو انھیں

کے ساتھ رکھیں گے۔ (احمد)

۱۱۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَسَقَطَ مِنْ

ظَهْرِهِ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهِ إِلَى يَوْمِ

الْقِيَامَةِ وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنِي كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ وَبَيْنَا

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے

جب حضرت آدم کو پیدا کیا تو ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا پس ان کی پشت سے وہ تمام

جانیں نکل پڑیں جن کو آدم کی اولاد میں خداوند بزرگ و برتر قیامت تک پیدا کرے گا

تھا۔ پھر خدا نے ان میں سے ہر ایک جان کی دونوں آنکھوں کے درمیان نور کی

چمک رکھی اور پھر ان سب کو آدمؑ کے سامنے لاکھڑا کیا۔ آدمؑ نے پوچھا اے رب! کون
دبر تر یہ کون ہیں؟ خدا تعالیٰ فرمایا یہ سب تیری اولاد ہے آدمؑ ان لوگوں میں سے ایک کی
آنکھوں کے درمیان غیر معمولی نور پاک حیران رہ گئے اور خدا سے پوچھا اے رب! یہ کون
ہے؟ خدا نے کہا یہ داؤد ہے۔ آدمؑ نے پوچھا اے خدا تو نے اس کی کتنی عمر مقرر کی ہے؟
خدا تعالیٰ فرمایا ساٹھ برس۔ آدمؑ نے کہا اے میرے رب! اس کی عمر میں میری عمر سے چالیس
سال زیادہ کرنے راوی کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ جب آدمؑ
کی عمر میں چالیس سال باقی رہ گئے تو موت کا فرشتہ ان کے پاس آیا آدمؑ نے اس سے
کہا کیا ابھی میری عمر میں چالیس سال باقی نہیں ہیں؟ موت کے فرشتے نے کہا کیا
تم نے اپنی عمر کے چالیس سال اپنے بیٹے داؤد کو نہیں دیدیے تھے۔ پس آدمؑ نے
اس سے انکار کیا اور ان کی اولاد بھی انکار کرتی ہو اور بھول گئے آدمؑ (اپنے
عہد کو) اور کھالیا انھوں نے (ممنوعہ) درخت کے پھل کو اور بھولتی ہے

مَنْ تَوَدَّ أَنْ يَعْرِضَهُمْ عَلَىٰ آدَمَ فَقَالَ آيَ رَبِّ مَنْ
هُوَ لَا قَالَ ذُرِّيَّتَكَ فَرَأَىٰ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَعْجَبَهُ وَ
بِضْ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ آيَ رَبِّ مَنْ هَذَا قَالَ دَاوُدُ
فَقَالَ آيَ رَبِّ كَمْ جَعَلْتَ عُمَرَ لَا قَالَ سِتِّينَ سَنَةً قَالَ
رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمَرَىٰ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْقَضَىٰ عُمَرُ آدَمَ إِلَّا أَرْبَعِينَ
جَاءَهُ مَلَكَ الْمَوْتِ فَقَالَ آدَمُ أَوَلَمْ يَبْنَ مِنِّي عُمَرَىٰ
أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَوَلَمْ نُعْطِهَا ابْنَكَ دَاوُدَ فَجَحَدَ
ذُرِّيَّتَهُ وَنَسَىٰ آدَمُ فَكَلَّ مِنَ الشَّجَرَةِ فَتَنَسَّيْتُ
ذُرِّيَّتَهُ وَخَطَا آدَمُ وَخَطَا ذُرِّيَّتُهُ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ان کی اولاد بھی اور خطا کی تھی آدمؑ نے اور خطا کرتی ہے ان کی اولاد بھی۔ (ترمذی)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ،
جب وقت خداوند تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا کیا تو ان کے داہنے منڈھے پر ہاتھ
مارا اور اس سے سفید اولاد نکالی گویا کہ وہ چوٹیوں میں پھر بائیں منڈھے
پر ضرب لگائی اور اس سے سیاہ اولاد نکالی گویا کہ وہ کوئلہ ہیں اور اس کے بعد
خدا نے فرمایا کہ دائیں طرف کی اولاد جنت میں جائے گی اور مجھ کو اس کی پروا
نہیں ہے اور بائیں طرف کی اولاد دوزخ میں جائے گی۔ اور مجھ کو اس کی پروا
نہیں ہے۔ (احمد)

وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ حِينَ خَلَقَهُ فَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُمْنَىٰ
فَاُخْرِجَ ذُرِّيَّتُهُ بَيَاضًا كَانَتْ لَهُمُ الدَّرَجَةُ ضَرْبَ
كَتِفِهِ الْيُسْرَىٰ فَاُخْرِجَ ذُرِّيَّتُهُ سَوْدَاءَ كَانَتْ لَهُمُ
الْجَهَنَّمُ فَقَالَ لِلَّذِي فِي يَمِينِهِ إِلَى الْجَنَّةِ وَلَا أَبَايَ
وَقَالَ لِلَّذِي فِي كَتِفِهِ الْيُسْرَىٰ إِلَى النَّارِ وَلَا أَبَايَ

وَعَنْ أَبِي نَضْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ دَخَلَ
عَلَيْهِ أَصْحَابُهُ يَعُودُونَ لَهُ وَهُوَ يَكْفِي فَقَالُوا لَهُ مَا
يُكْفِيكَ أَلَمْ يَقُلْ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ خُذْ مِنْ شَارِيكَ ثُمَّ أَقْرَهُ حَتَّى تَلْقَانِي
قَالَ بَلَىٰ وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ بِيَمِينِهِ
قَبْضَةً وَ أُخْرَىٰ بَالْيَدِ الْأُخْرَىٰ وَقَالَ هَذِهِ لِهَذَا
وَلَا أَبَايَ وَلَا أَدْرِي فِي آيِ الْقَبْضَتَيْنِ أَنَا

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ

ابو نضرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی
کے پاس جن کا نام ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ تھا، ان کے دوست عبادت کی غرض سے گئے
تو وہ رو رہے تھے ان کے دوستوں نے کہا تم کیوں روتے ہو کیا تم سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ تو اپنی لبوں کو کتر دیا یا منڈا اور
اس پر قائم رہ یہاں تک کہ تو مجھ سے (جنت میں) ملاقات کرے؟ ابو عبد اللہ نے
کہا۔ لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ
نے اپنے داہنے ہاتھ کی مٹھی بھری اور دوسری مٹھی بائیں ہاتھ کی اور فرمایا یہ (یعنی
داہنی مٹھی) اس کے یعنی جنت کے لئے ہے اور یہ (یعنی بائیں مٹھی) اس کے
(یعنی دوزخ کے) لئے ہے اور مجھ کو اس کی پروا نہیں ہے۔ اس کے بعد
ابو عبد اللہ نے کہا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ میں ان دونوں مٹھیوں میں سے کس
کے اندر ہوں؟ (احمد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا

سَلَّمَ قَالَ أَخَذَ اللَّهُ الْمِيثَاقَ مِنْ ظَهْرِ أَدَمَ بَنِعَمَانَ
يَعْنِي عَرَفَةَ فَأَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهِ كُلَّ ذَرِيَّةٍ ذَرَاةً
فَنَزَلَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالْذَرِّ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قَبْلًا قَالَ
أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ
الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ ۝ أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا
أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِمَّنْ بَعْدَهُمْ
فَتَهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

اپنے میدان عرف کے قریب مقام نعمان میں خداوند تعالیٰ نے آدم کی اس
اولاد سے جو ان کی پشت سے نکلی تھی عہد لیا چنانچہ آدم کی پشت سے ان
کی ساری اولاد کو نکالا اور اس کو آدم کے سامنے چوٹیوں کی طرح پھیلا
پھر اس خدا نے یہ گفتگو کی کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ آدم کی اولاد
نے کہا بے شک تو ہمارا رب ہے۔ پھر خدا نے فرمایا یہ شہادت میں نے تم سے
اس لئے لی ہے کہ میں تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ دو کہ ہم اس سے غافل یا نادان
تھے یا تم کہنے لگو کہ ہمارے باپ دادا نے ہم سے پہلے شرک کیا تھا اور ہم ان کی اولاد
تھے ہم نے ان کی اطاعت کی تھی تو کیا تو باطل پرستوں کے اعمال کے سبب ہم

کو ہلاک کرتا ہے۔ (احمد)

۱۱۴
وَعَنْ أَبِي بَنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
إِذَا أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
قَالَ جَعَلُهُمْ فُجَّعًا ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاَسْتَظَمَّهُمْ
فَتَكَلَّمُوا أَنْتُمْ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ
وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ
فَإِنِّي أَشْهَدُ عَلَيْكُمْ السَّمَوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرْضَ خَلْقَ
السَّبْعِ وَأَشْهَدُ عَلَيْكُمْ آبَاكُمْ أَدَمَ أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ
الْقِيَامَةِ لَمْ نَعْلَمْ بِهَذَا إِنْ عَلِمُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ غَيْرِي وَلَا
رَبَّ غَيْرِي وَلَا شَيْءٌ كُوْنِي شَيْئًا إِنِّي سَأُرْسِلُ إِلَيْكُمْ
رُسُلِي بِذِكْرٍ وَنُكْمٍ وَعَهْدِي وَمِيثَاقِي وَأُنْزِلَ عَلَيْهِمْ كُتُبِي
قَالُوا أَشْهَدُ نَايَا نَتَكَ رَبَّنَا وَالْمُهَاجِرَةَ رَبَّنَا لَنَا غَيْرَكَ
وَلَا إِلَهَ لَنَا غَيْرَكَ فَاقْرَأْ وَابْذُلْكَ وَرَفَعَ عَلَيْهِمْ
أَدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ فَرَأَى الْغَنَى وَالْفَقِيرَ
وَحَسَنَ الصُّورَةِ وَدُونَ ذَلِكَ فَقَالَ رَبِّ لَوْ كُنَّا
سَوِيَّتَ بَيْنَ عِبَادِكَ قَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أَشْكُرَ
وَرَأَى الْأَنْبِيَاءَ فِيهِمْ مِثْلُ الشَّرْحِ عَلَيْهِمُ النُّورُ
خُصُّوا بِمِيثَاقٍ أَخَذَ فِي الرِّسَالَةِ وَالنَّبُوَّةِ وَ
هُوَ قَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلَاذَّ أَخَذْنَا مِنَ
النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ إِلَى قَوْلِهِ «عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ مَا
فِي تِلْكَ الْأَوْرَاحِ فَأَرْسَلَهُ إِلَى مَدْيَنَ عَلَيْهَا السَّلَامُ
فَخَلَّدَتْ عَنْ أَبِي آتَهُ دَخَلَ مِنْ فِيهَا -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابی بن کعب سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہو رہا تھا إِذَا أَخَذَ
رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ کہ خدا نے (اولاد آدم کو
جمع کیا اور ان کو طرح طرح کا قرار دیا یعنی کسی کو مال دار اور کسی کو غریب پھر
ان کو شکل و صورت عطا کی اور پھر گویائی بخشی اور انھوں نے باتیں کیں پھر ان سے
عہد و پیمان لیا اور پھر اپنے آپ پر ان کو گواہ قرار دے کر پوچھا کیا میں تمہارا
رب نہیں ہوں۔ انھوں نے کہا ہاں (تو ہمارا رب ہے) خداوند تعالیٰ نے
پھر ان سے فرمایا کہ میں ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو تمہارے
سامنے گواہ بناتا ہوں اور تمہارے باپ آدم کو بھی شاہد قرار دیتا ہوں
اس لئے کہ کہیں تم قیامت کے دن یہ نہ کہنے لگو کہ ہم اس سے نادان تھے
تم (اس وقت) اچھی طرح سمجھ لو اور جان لو کہ میرے سوا نہ کوئی معبود
ہو اور نہ میرے سوا کوئی رب ہو تم میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ میں
تمہارے پاس عنقریب اپنے رسول بھیجوں گا جو تم کو میرا عہد و پیمان یاد دلاؤں
گے اور تم پر اپنی کتابیں بھی نازل کروں گا یہ سکر آدم کی ساری اولاد نے
کہا ہم کو ابھی دیتے ہیں کہ تو ہمارا رب ہو اور ہمارا خدا ہو۔ تیرے سوا نہ تو
ہمارا کوئی رب ہے اور نہ کوئی خدا۔ ساری اولاد آدم نے اس کا اقرار کیا آدم
اپنی نگاہ کو بلند کئے اس منظر کو دیکھ رہے تھے آدم نے دیکھا کہ ان کی اولاد
میں مالدار بھی ہیں غریب بھی ہیں خوبصورت بھی ہیں اور بد صورت بھی۔ یہ دیکھ کر
آدم نے خدا سے عرض کیا۔ اے میرے رب تو نے اپنے سارے بندوں کو کیا
کیوں نہیں بنایا؟ خداوند تعالیٰ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ میرے بندے
میرا شکر ادا کرتے رہیں۔ پھر آدم نے انبیاء کو (اس گروہ میں) دیکھا جو
چراغوں کی مانند روشن و منور تھے اور نور ان کے اوپر جلوہ گر تھا ان سے
خصوصیت کے ساتھ رسالت و نبوت کے عہد و پیمان لئے گئے تھے جیسا

خداوند تعالیٰ کے اس قول میں ذکر ہے وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ ... مِيثَاقَهُمْ اَلَا يُولِئُونَ عَلَيَّ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ (اس گروہ انبیاء میں علی بن مریم تھے خدا نے ان کی رُوح کو مریم علیہا السلام کے پاس بھیج دیا۔ اُبی بیان کرتے ہیں کہ یہ رُوح مریم کے منہ کی طرف سے ان کے جسم میں داخل ہو گئی۔)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے آئندہ وقوع میں آنے والی باتوں پر گفتگو کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہماری باتوں کو سن کر فرمایا کہ جب تم سنو کہ کوئی بہادر اپنی جگہ سے سرک گیا تو اس کو سیح مان لو لیکن جب تم سنو کہ کسی شخص کی خلقت بدل گئی ہے تو اس کا کنبہ یقین نہ کرو۔ اس لئے کہ انسان اسی چیز کی طرف جاتا ہے جس پر وہ پیدا کیا گیا ہے۔ (احمد)

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ جو ہر آلودہ کبری کھاتی تھی ہر سال اس کی تکلیف آپ کو ہوتی ہو۔ آپ نے فرمایا کہ جو چیز یعنی اذیت و تکلیف یا بیماری (مجھ کو پہنچتی ہو وہ میرے لئے اس وقت لکھی گئی تھی جب کہ آدمؑ مٹی کے اندر تھے۔)

(ابن ماجہ)

۱۱۴ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَذَكَّرُ مَا يَكُونُ إِذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ زَالَ عَنْ مَكَانِهِ فَصِدًّا قُوَّةً وَإِذَا سَمِعْتُمْ بِرَجُلٍ تَغَيَّرَ عَنْ خُلُقِهِ فَلَا تُصِدِّ قُوَّةً فَإِنَّهُ يَصِيرُ إِلَى مَا جُبِلَ عَلَيْهِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۱۵ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا يَزَالُ يُصِيبُكَ فِي كُلِّ عَامٍ وَجَعٌ مِنَ الشَّاعَةِ الْمَسْمُومَةِ الَّتِي أَكَلْتَ قَالَ مَا آصَابَنِي شَيْءٌ مِنْهَا إِلَّا وَهُوَ مَكْتُوبٌ عَلَيَّ وَادَمُ فِي طِينَتِهِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

عذاب قبر کا ثبوت

بَابُ اثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ

فصل اول

حضرت برابر بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس وقت قبر کے اندر مسلمان سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ شہادت دیتا ہو کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمدؐ خدا کے رسول ہیں اور یہی مطلب ہے خدا کے اس ارشاد کا مِثْقَالُ الذِّينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ۔ یعنی ثابت و قائم رکھتا ہے اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں مضبوط و محکم طریقہ پر ثابت رکھنا دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔ اور رسول اللہ ﷺ سے ایک روایت میں منقول ہو کر فرمایا آپؐ فرماتے ہیں اَلَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ عَذَابُ قَبْرِ كَيْفَ بَيَانِ میں نازل ہوئی ہے (جب قبر کے اندر میرے سے) کہا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے تو وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمدؐ صلعم ہیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب بندہ کو اس کی قبر کے اندر رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ واپس ہوتے ہیں تو مردہ جانے والوں کی جوتیوں کی آواز کو سنتا ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو پٹھا کر اس سے پوچھتے ہیں کہ تو اس شخص (یعنی محمدؐ کی نسبت کیا کہتا تھا۔ پس مومن بندہ جواب میں کہتا ہے کہ میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ

۱۱۶ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ إِذَا أُسْقِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ وَنَبِيِّيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنَّا أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قُرْعَ نِعَالِهِمْ تَأْكُلُ مَلَكَانِ فَيَقْعَدَانِهِ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ

وہ (محمدؐ) خدا کے بندے اور خدا کے رسول ہیں۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ دیکھ تو اپنا ٹھکانا دوزخ میں جس کو خدا نے بدل دیا ہے اور اس کے بدلے تجھ کو جنت میں جگہ بھی دی گئی ہے پس مردہ دونوں جگہوں کو دیکھتا ہے۔ اور جو مردہ منافق یا کافر ہوتا ہے اس سے بھی یہی پوچھا جاتا ہے کہ تو اس شخص کی نسبت کیا خیال رکھتا تھا وہ اس کے جواب میں کہتا ہے میں کچھ نہیں جانتا جو اور لوگ کہتے تھے وہی میں کہہ دیتا تھا پھر اس سے کہا جاتا ہے تو نے عقل سے نہیں سچا نا اور نہ قرآن پڑھا۔ یہ کہہ کر اس کو لوہے کی گرزوں سے مارا جاتا ہے کہ اس کے پیچھے چلانے کی آواز سوائے جنوں اور آدمیوں کے قریب کی تمام چیزیں سنتی ہیں۔ (بخاری و مسلم) الفاظ بخاری و مسلم کے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مرتا ہے تو (قبر کے اندر) صبح و شام اس کا ٹھکانا اس کو دکھایا جاتا ہے یعنی جنتی کو جنت اور دوزخی کو دوزخ دکھائی جاتی ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے تو اس وقت تک اس کا انتظار کر کہ خدا تجھ کو قیامت میں اٹھا کر وہاں بھیجے۔ (بخاری و مسلم)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی، اور اس نے عذاب قبر کا ذکر کیا اور پھر کہا (عائشہ) خدا تم کو قبر کے عذاب سے بچائے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عذاب قبر کا حال پوچھا آپ نے فرمایا وہاں قبر کا عذاب حق ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس واقعہ کے بعد میں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ اپنے کوئی نماز پڑھی ہو اور قبر کے عذاب سے پناہ نہ مانگی ہو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک بار) جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نجار کے باغ میں اپنے خیر بر سوار تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے، اچانک آپ کی خیر بگڑی اور قریب تھا کہ آپ کو گرا دے ناگہاں پانچ چھ قریب معلوم ہوئیں۔ آپ نے فرمایا ان قبروں کے اندر جو لوگ ہیں کوئی ان کو جانتا ہے؟ ایک آدمی نے کہا میں جانتا ہوں۔ آپ نے پوچھا یہ کس حال میں مرے تھے اس شخص نے عرض کیا مشرک کی حالت میں۔ آپ نے فرمایا یہ امت آزمائی جاتی ہے اپنی قبروں میں اگر مجھ کو یہ خوف نہ ہوتا کہ تم (مردوں کو) دفن کرنا ہی چھوڑ دو گے تو میں ضرور اللہ سے یہ دعا کرتا کہ وہ تم کو بھی قبر کے عذاب کو سنا دے جس طرح میں سنتا ہوں۔ اس کے بعد آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اللہ سے دعا مانگو کہ وہ آگ کے عذاب سے بچائے۔ صحابہ نے عرض کیا ہم اللہ تعالیٰ کے عذاب سے پناہ طلب کرتے ہیں آپ نے فرمایا قبر کے عذاب سے تم خدا سے پناہ

أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَيَقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبَدَ لَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ فَإِذَا هِيَ جَمِيعًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيَقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيَقَالُ لَهُ لَا دَرِيءَ وَلَا تَكَلِّمْ وَلَا يَصْرَبُ بِمِطَارٍ فِي مَنِّ حَدِيدٍ مَرَبَّةٍ فَيَصْبِرُ صَبْرًا يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَلَفْظُهُ لِلْبَخَارِيِّ

۱۱۹/۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيَقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۰/۴ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا أَعَاذَكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَتَّى قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ صَلَاتِهِ صَلَوةً إِلَّا تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۱/۵ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَيَّنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطِ بَنِي النَّجَّارِ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ وَنَحْنُ مَعَهُ إِذْ حَدَّثَنَا كَذَلِكَ تَلْفِيهِ وَلَا إِذَا أَقْبَرُ سِتَّةً أَوْ خَمْسَةً فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هَذِهِ الْقُبُورِ قَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ فَمَنْ مَاتُوا قَالَ فِي الشَّرِّ فَقَالَ إِنْ هَذِهِ الْأُمَّةُ تُبَلِّغُنِي فِي قُبُورِهَا فَلَوْ لَا أَنْ لَا تَدْفِنُوا الدَّعَوْتُ اللَّهُ أَنْ يُسَمِعَهُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِمْ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوا تَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوا تَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا

مَا بَطَنَ قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا
مَا بَطَنَ قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ قَالُوا
نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ -
(رواہ مسلم)

فصل دوم

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب قبر میں
مردہ کو رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے کالی کیری آنکھوں والے آتے
ہیں جن میں سے ایک کا نام منکر ہے اور دوسرے کا نکیر وہ دونوں اس مردہ
پوچھتے ہیں تو اس شخص کی نسبت کیا کہتا تھا (یعنی محمد ﷺ کی نسبت)
پس وہ مردہ جواب میں کہے گا کہ وہ خدا کے بندے اور خدا کے رسول ہیں (منکر)
وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ ہم جانتے تھے تو یہی جواب دیگا۔ اس کے بعد اس کی قبر
کو ستر ستر گز طول و عرض میں کشادہ کر دیا جاتا ہے، قبر میں روشنی کی جاتی ہے
اللہ اس سے کہا جاتا ہے "سورہ" مردہ ان سے کہتا ہے میں اپنے اہل عمل
میں واپس جانے کا خیال رکھتا ہوں تاکہ ان کو اپنے اس حال سے آگاہ کر دوں
فرشتے پھر کہتے ہیں کہ تو سورہ، جس طرح وہ دُہن سوتی ہے جس کو جگانیا والا
مرف نہی شخص ہر سکتا ہے جو اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے یہاں تک
کہ خدا انہیں کو یہاں سے اٹھائے یہ کیفیت تو مومن مردہ کی ہے اور جو مردہ
(دعویٰ ایمان میں صادق نہ ہو) منافق ہو وہ ان کے جواب میں کہتا ہے کہ میں
نے جو کچھ لوگوں کو کہنے سنا تھا، وہی میں کہتا تھا لیکن میں اس کی حقیقت سے
ناواقف تھا۔ دونوں فرشتے اس کے جواب کو منکر کہتے ہیں ہم جانتے تھے تو ایسا
کہے گا۔ پس زمین کو حکم دیا جائے گا کہ اس کو دبا۔ زمین اس کو دبائے گی کہ اس کی
پسلیاں اُدھر کی اُدھر اور اُدھر کی اُدھر نکل جائیں گی اور وہ ہمیشہ عذاب میں
بتلا رہے گا یہاں تک کہ خدا اس کو اس جگہ سے اٹھائے۔ (ترمذی)
حضرت برادر بن عازبؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردے کے پاس دو فرشتے آتے ہیں پس
پوچھتے ہیں اس کو اور پوچھتے ہیں اس سے کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب میں
کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ پھر پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا
دین اسلام ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں کہ جو شخص (خدا کی طرف سے) تمہارے
پاس بھیجا گیا تمہادہ کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ وہ خدا کا رسول ہے۔ پھر فرشتے
پوچھتے ہیں کس چیز نے تجھ کو یہ باتیں بتلائیں؟ وہ کہتا ہے میں نے خدا کی کتاب
کو پڑھا اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ رسول اللہ ﷺ

۱۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ
سَلَامٌ إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ أَنَا لَا مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ
يَقَالُ لِأَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَلِلْآخَرِ النَّكِيرُ فَيَقُولَانِ
مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا
فَيَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولَانِ
خَدَّكُمَا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هَذَا الرَّجُلُ يَفْسَحُ لَهُ
فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ شَمْسًا
يَتَوَدَّرُ لَهُ فِيهِ شَمْسٌ يُقَالُ لَهُ ثُمَّ فَيَقُولُ أَدْبَحْ
إِلَى أَهْلِي فَأُخْبِرُهُمْ فَيَقُولَانِ ثُمَّ كُنْ مَعَهُ
الْعَرُوسُ مِنَ الَّذِينَ لَا يُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ
إِلَيْهِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ
إِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا
فَقُلْتُ مِثْلَهُ لَوْ أَدْرِي فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ
تَقُولُ ذَلِكَ فَيَقَالُ لِلَّذِي فِي السَّمَاءِ عَلَيْهِ قَتَلْتُمُ
عَلَيْهِ فَنُخَلِّفُ أَمَلًا عَنْهُ فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذَّبًا
حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ -

(رواہ الترمذی)

۱۲۳ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ قَالَ يَا بَنِي مَلَكَانِ فَيَجْلِسَانِ
فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ فَيَقُولَانِ
لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ دِينِي الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ
مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَعَثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هُوَ
رَسُولُ اللَّهِ فَيَقُولَانِ لَهُ وَمَا يَدْرِيكَ فَيَقُولُ
قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ فَأَمِنْتُ بِهِ فَصَدَّقْتُ فَذَلِكَ قَوْلُهُ
يُثْبِتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الرَّحْمَةُ

قَالَ فَبِمَا دَرَيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ أَنْ مَدَقَ عَبْدِي
فَأَرْشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَالْجَنَّةِ مِنَ الْجَنَّةِ
وَأَفْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ فَيَقْتَحِمُ قَالَ فَيَأْتِيهِ
مِنْ رَّوْحِهَا وَطَيِّبُهَا وَيُفَسِّحُ لَهُ فِيهَا مَدَبَصِرَةً
وَأَمَّا الْكَافِرُ فَقَدْ كَرُمُوتُهُ قَالَ وَيُعَادُ رُوحُهُ
فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ
مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ هَاهَا هَاهَا لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ
مَا دُرَيْكَ فَيَقُولُ هَاهَا هَاهَا لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ مَا
هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي يُعْتَفِيكُمْ فَيَقُولُ هَاهَا هَاهَا
لَا أَدْرِي فَبِمَا دَرَيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ إِنَّ كَذَبَ ...
فَأَرْشُوهُ مِنَ النَّارِ وَالْجَنَّةِ مِنَ النَّارِ وَأَفْتَحُوا
لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومُهَا
قَالَ وَيَضَيِّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفُ فِيهِ أَضْلَافُهُ
ثُمَّ يَقِيضُ لَهُ أَعْمَى أَمَّهُ مَعَهُ مَوْزِيَةٌ مِّنْ حَرِّهَا
لَوْ صُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَّصَارَ ثَرًّا أَبَا قِيضُ بِهِ بِهَا صِرَافَةٌ
يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ
فَيَصِيرُ ثَرًّا أَبَا ثَمَّ يُعَادُ فِيهِ الرُّوحُ -

درود اے احمد و اولاد اے

کو بہار پر مارا جائے تو وہ مٹی ہو جائے اور اس گزر سے اس کو مارتا جس کی آواز مشرق سے مغرب تک تمام مخلوقات سُنتی ہے مگر انسان اور جن نہیں
سُننے اور اس ضرب سے وہ مٹی ہو جاتا ہے اس کے بعد پھر اس کے اندر روت ڈالی جاتی ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد)۔

۱۲۴ وَعَنْ عُمَانَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرِ بَكِيٍّ حَتَّى يَبْلُغَ
لِحْيَتُهُ فَقِيلَ لَهُ أَتَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْكِي وَتَبْكِي
مِنْ هَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَّنازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ
فُجِيَ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ إِلَّا سِرٌّ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ يَجْرِ مِنْهُ فَمَا
بَعْدَهُ إِلَّا شِدَّةٌ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا أَظْمَرُ إِلَّا الْقَبْرَ أَظْمَرُ
مِنْهُ - (رواه الترمذی وابن ماجه)

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۱۲۵ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

فَرَّغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا

نے فرمایا ہے کہ میری معنی ہیں خدا کے اس قول کے یُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا
بِالْقَوْلِ الثَّانِي۔ آنحضرت نے فرمایا پھر ایک شخص آسمان سے پکار کر کہے گا
کہ میرے بندے نے سچ کہا۔ پس اس کے لئے جنت کا فرش بچھاؤ اور اس کو
جنت کا لباس پہناؤ اور اس کے واسطے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول
دو۔ پس جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جائے گا جس سے ہوائیں اور
خوشبوئیں آئیں گی اور حد نظر تک اس کی قبر کو کشادہ کر دیا جائے گا۔ اب رہا
کافر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی موت کا ذکر فرمایا اور اس
کے بعد کہا کہ پھر اس کی روح اس کے جسم میں ڈالی جاتی ہے اور اس کے
پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو بٹھا کر پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ
کہتا ہے ہا ہا میں نہیں جانتا۔ پھر وہ پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ
کہتا ہے ہا ہا میں نہیں جانتا۔ پھر وہ پوچھتے ہیں وہ شخص کون ہے جس کو
تم میں بھیجا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے ہا ہا میں نہیں جانتا۔ پھر ایک بیکار ہوا
آسمان سے پکار کر کہے گا یہ بھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا فرش بچھاؤ آگ کا
لباس اس کو پہناؤ اور اس کے واسطے دوزخ کی طرف ایک دروازہ
کھول دو۔ آپ نے کہا کہ دوزخ سے اس کے پاس گرم ہوائیں اور لوہیلی آتی
ہیں اور اس کی قبر اس کے لئے تنگ کیجاتی ہے یہاں تک کہ ادھر کی پسلیاں
اُدھر اور اُدھر کی پسلیاں اُدھر نکل آتی ہیں پھر اس پر ایک اندھا اور

بہر افروشتہ مقرر کیا جاتا ہے جس کے پاس لوہے کا گرز ہوتا ہے کہ اگر اس گرز

کو بہار پر مارا جائے تو وہ مٹی ہو جائے اور اس گزر سے اس کو مارتا جس کی آواز مشرق سے مغرب تک تمام مخلوقات سُنتی ہے مگر انسان اور جن نہیں
سُننے اور اس ضرب سے وہ مٹی ہو جاتا ہے اس کے بعد پھر اس کے اندر روت ڈالی جاتی ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد)۔

حضرت عثمانؓ سے منقول ہے کہ جب وہ کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے
تو بے اختیار ہو کر روتے یہاں تک کہ ان کی ڈاڑھی (آنسوؤں سے) تر
ہو جاتی۔ ان سے کہا گیا کہ تم جنت اور دوزخ کا ذکر کرتے ہو اور اس کے ذکر سے
نہیں روتے اور اس جگہ روتے ہو۔ حضرت عثمانؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں پہلی منزل ہے پس جس نے اس منزل سے
نجات پائی اس کو اس کے بعد آسانی ہے اور جس نے اس منزل سے نجات
حاصل نہیں اس کے بعد سخت دشواری ہے۔ حضرت عثمانؓ کہتے ہیں فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے کبھی کوئی منظر قبر سے زیادہ سخت نہیں دیکھا
(ترمذی و ابن ماجہ) ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت عثمانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کے دفن
سے فارغ ہوتے تو قبر کے پاس کھڑے ہو کر (لوگوں سے) فرماتے اپنے بھائی کے

لے استغفار کرو اور اس کے ثابت قدم رہنے کی دعا مانگو اس لئے کہ اس وقت اس سے سوال کیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہو کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کافر کے اوپر اس کی قبر میں ننانوے اڑدھ مقرر کئے جاتے ہیں جو اس کو کاٹے اور ڈٹے ہیں قیامت تک اور وہ اڑدھ ایسے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک کاٹ دیا جائے تو باقی میں سے ہر ایک کاٹنے سے ناقابل ہو جائے۔

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کے جنازے پر گئے پس جس وقت رسول اللہ ﷺ نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھ لی اور ان کو قبر میں اتار کر فریاد براب کر دی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے تسبیح (یعنی سبحان اللہ) پڑھ کر ہم نے بھی دیر تک سبحان اللہ پڑھا۔ پھر آپؐ تکبیر کہی۔ پھر آپؐ پوچھا کیا آپؐ تکبیر کہیں کہی۔ آپؐ فرمایا۔ اس بندہ صالح کی قبر اس پر تنگ ہو گئی تھی پھر خدا نے ہماری تسبیح و تکبیر سے اس کو کشادہ کر دیا۔

(احمد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ (یعنی حضرت سعدؓ) وہ شخص ہے جس کے لئے عرش نے حرکت کی روح آسمان پر پہنچنے کے وقت اور کھولے گئے اس کے لئے آسمان کے دروازے اور حاضر ہوئے اس کے جنازے پر ستر ہزار فرشتے اور تنگ کی گئی قبر ان کو پھر تنگی دور کی گئی اور ان کی قبر کشادہ ہو گئی۔ (نسائی)

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہو کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ اس میں قبر کے فتنہ کا ذکر کیا جس میں انسا کو آزار مایا جاتا ہے۔ پس اس ذکر سے مسلمان (معصیت کے احساس) دیر تک (روتے اور) چلاتے رہے۔ یہ روایت بخاری کی ہے اور نسائی نے یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں کہ آدمیوں کے رونے اور چلانے کے سبب میں رسول اللہ ﷺ کے الفاظ نہ سن سکی۔ جب یہ شور کم ہوا تو میں نے اس شخص سے جو میرے قریب بیٹھا تھا پوچھا۔ تم کو خدا برکت دے آخر میں رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ اس نے بتایا کہ آپؐ نے فرمایا تھا کہ میری طرف یہ وجہ کی گئی ہے کہ تم قبروں کے اندر فتنہ میں ڈالے جاؤ گے۔ یعنی تم کو آزار مایا جائیگا۔

لَا يَحِيْكُمُ ثُمَّ سَبَّوْا لَهُ بِالتَّثْبِيتِ فَإِنَّهُ الْإِنْسَانُ يَسْأَلُ۔ (رواہ ابی داؤد)

۱۲۶/۱۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْلُطَ عَلَى الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ تَبِيًّا تَنْهَسُهُ وَتَلْدَغُهُ حَتَّى يَلْقَى جَائِعًا يَبْرَأُ خَلْقًا نَفَخَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهِ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِينَ تَوَفَّى فَلَمَّا صَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضِعَ فِي قَبْرِهِ وَسُويَ عَلَيْهِ سَبْعٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّحْنَا طَوِيلًا ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرْنَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ قَالَ لَقَدْ تَضَاءَى بَنِي هَذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهُ حَتَّى قَرَّجَهُ اللَّهُ عَنَّهُ۔ (رواہ احمد)

۱۲۸/۱۲ وَعَنْ ابْنِ عَمْرٍَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الَّذِي تُحَرِّكُ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَشَهِدَتْ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ فُرِجَ عَنْهُ۔ (رواہ النسائی)

۱۲۹/۱۳ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْفَرِّجِ الَّتِي يُفْتَنُ فِيهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذَلِكَ صَبَحَ الْمُسْلِمُونَ صَبَاحَةً۔ (رواہ البخاری) هَكَذَا وَزَادَ النَّسَائِيُّ حَالَتُ بَنِي وَبَيْنَ أَنْ أَهْمَهُمْ كَلَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَكَتَ صَجَّتْهُمْ قُلُوبُ رَجُلٍ قَرِيبٍ مِنِّي أَمَى بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ قَوْلِهِ قَالَ قَالَ قَدْ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْتُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ

یہ استحسانِ فتنۂ دجال کے قریب ہو گا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب میت کو قبر کے اندر دفن کر دیا جاتا ہے تو اس کے سامنے آفتاب کے غروب ہونے کا وقت پیش کیا جاتا ہے (اگر وہ مومن ہو) تو وہ ہاتھوں سے آنکھوں کو مٹاتا ہوا اٹھ بیٹھتا ہے اور کہتا ہے مجھ کو چھوڑ دو تاکہ میں نماز پڑھ لوں۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرمایا کہ جب مردہ قبر کے اندر پہنچتا ہے تو (نیک بندہ) قبر کے اندر اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے تو وہ خوفزدہ ہوتا ہے اور نہ کھڑا ہوا پس اس سے پوچھا جاتا ہے یہ شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہے؟ وہ کہتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم غلامِ خدا کے رسول ہیں جو خدا کے پاس سے ہمارے لئے ظاہر دلیلیں لائے اور ہم نے ان کی تصدیق کی پھر اس سے پوچھا جاتا ہے کیا تو نے خدا کو دیکھا؟ وہ کہتا ہے خدا کو تو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ اس کے بعد ایک کھڑکی دوزخ کی طرف کھول دی جاتی ہے وہ ادھر دیکھتا ہے اور آگ کے شعلوں کو اس طرح بھڑکتا ہوا دیکھتا ہے کہ ایک کی لپٹ دوسرے کو کھا رہی ہو اور اس سے کہا جاتا ہے دیکھ اس چیز کو جس سے اللہ تعالیٰ تجھ کو بچایا ہے پھر ایک کھڑکی جنت کی طرف کھولی جاتی ہے اور وہ جنت کی تری و تازی اور اس کی چیزوں کو دیکھتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانہ ہے اس سبب سے کہ تیرا اعتقاد مضبوط اور اس پر سچہ کو کامل یقین تھا۔ تو اسی یقین کی حالت میں مرا اور اسی حالت میں تجھ کو قبر سے اٹھایا جائیگا اگر اللہ نے چاہا۔ اور برابندہ جب قبر کے اندر اٹھ کر بیٹھتا ہے تو خوف زدہ اور گھبراہوتا ہے۔ پس اس سے پوچھا جاتا ہے تو کس دین میں تھا؟ وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا۔ پھر اس سے پوچھا جاتا ہے یہ کون شخص تھا؟ وہ کہتا ہے میں لوگوں کو جو کچھ کہتے سنتا تھا وہی میں کہتا تھا۔ پھر جنت کی طرف ایک کھڑکی کھولی جاتی ہے اور وہ جنت کی تری و تازی اور چیزوں کو دیکھتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے دیکھ اس چیز کی طرف جس کو خدا نے تجھ سے پھیر لیا ہے پھر دوزخ کی طرف کھڑکی کھولی جاتی ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ آگ کے تیز شعلے ایک دوسرے کو کھا رہے ہیں اور اس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے اس شک کے سبب جس میں تو مبتلا تھا اور جس پر تیری وفات ہوئی اور اسی پر انشاء اللہ تجھ کو قبر سے اٹھایا جائے گا۔ (ابن ماجہ)

قَرِيبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ۔

۱۳۱ وَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مُثِلَّتْ لَهُ الشَّمْسُ عِشَاءً عَرُوبَهَا فَيَجْلِسُ يَتَسَوَّحُ عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ دَعُونِي أَوْصَلْنِي۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۳۱ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْمَيِّتَ يَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ فَيَجْلِسُ الرَّجُلُ فِي قَبْرِهِ غَيْرَ فَرَجٍ وَلَا مَسْعُوبٍ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ فِيمَا كُنْتَ فَيَقُولُ كُنْتُ فِي الْإِسْلَامِ فَيَقَالُ مَا هَذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ جَاءَنِي بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَصَدَّقَنَاهُ فَيَقَالُ لَهُ هَلْ رَأَيْتَ اللَّهَ فَيَقُولُ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَرَى اللَّهَ فَيُفَرَّجُ لَهُ فُرْجَةٌ قَبْلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا مَحْطَمٌ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَا وَكَكَ اللَّهُ ثُمَّ يُفَرَّجُ لَهُ فُرْجَةٌ قَبْلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا فَيَقَالُ لَهُ هَذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الْيَقِينِ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَيَجْلِسُ الرَّجُلُ السُّوءُ فِي قَبْرِهِ فَرَجًا مَسْعُوبًا فَيَقَالُ لَهُ فِيمَا كُنْتَ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي فَيَقَالُ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا فَلَقَنَهُ فَيُفَرَّجُ لَهُ فُرْجَةٌ قَبْلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا فَيَقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَا صَرَفَ اللَّهُ عَنْكَ ثُمَّ يُفَرَّجُ لَهُ فُرْجَةٌ إِلَى النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا مَحْطَمٌ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَقَالُ لَهُ هَذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الشَّكِّ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

بَابُ الْإِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو مضبوطی سے پکڑنے کا بیان

فصل اول

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہمارے دین میں ایسی کوئی نئی بات نکالی جو اس میں نہیں ہے وہ مردود ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے (عالمی ایک خطبہ میں) کہا کہ خدا کی حمد کے بعد معلوم ہونا چاہیے کہ سب سے بہتر حدیث (بات) کتاب اللہ ہے اور بہترین راہ (طریقہ) محمد کی راہ ہے اور بدترین چیزیں ہیں وہ چیزیں جس کو (دین میں) نیا نکالا گیا ہو اور ہر بدعت (نئی نکالی ہوئی چیز) گمراہی ہے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ منسوب (وہ لوگ جن سے خدا سخت ناخوش ہے) تین آدمی ہیں (ایک تو) حرم محترم میں الحاد (کج روی) کرنے والا اور (دوسرا) اسلام میں ایام جاہلیت کے طریقہ کو طلب کرنے والا اور (سیرا) کسی مسلمان کے خیرِ ناحق کا خواستگار ہونا کہ اس کے خون کو بہاتے۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں کا ہر شخص جنت میں داخل ہوگا مگر وہ شخص نہیں جس نے میرا انکار کیا۔ پوچھا گیا وہ کون شخص ہے جس نے سرکشی کی اور انکار کیا۔ آپؐ فرمایا جس شخص نے میری پیروی کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اُس نے میرا انکار کیا۔ (بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فرشتوں کی ایک جماعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جب کہ آپؐ سو رہے تھے اور آپس میں باتیں کرنے لگی۔ چنانچہ (ان میں سے) بعض نے کہا کہ تمہارے اس دست کے متعلق ایک مثال ہے اس کو اس کے سامنے بیان کرو۔ دوسرے فرشتوں نے کہا وہ تو سوتا ہے (بیان کرنے سے کیا فائدہ؟) ان میں سے بعض نے کہا بیشک انھیں سو رہے ہیں لیکن دل جاگتا ہے۔ پھر اس نے کہا اس شخص کی مثال اس شخص کی ہے جس نے گھر بنایا اور (لوگوں کو کھلانے کے لئے) دسترخوان چنایا اور پھر لوگوں کو بلانے کے لئے آدمی بھیجا۔ پس جس شخص نے اس بلانے والے کی بات کو مان

۱۳۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ يُدْعَى ضَلَالَةٌ

(دَوَاهُ مُسْلِمٍ)

۱۳۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ ثَلَاثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتِغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطْلَبٌ دِمَامِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَغْدِرُ حَقَّ لِيَهْرِيْقَ دَمَهُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أُمَّتٍ يَدُ خَلْقٍ الْجَنَّةِ إِلَّا مَنْ آتَى قِيلَ وَمَنْ آتَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ آتَى

(دَوَاهُ الْبُخَارِيِّ)

۱۳۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالُوا يَا أَبَاصَاحِبِ كُمْ هَذَا أَمَثَلًا قَاصِرٌ بُوَالَهُ مَثَلًا قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبُ يَقْظَانُ فَقَالُوا أَمَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا وَجَعَلَ فِيهَا مَادِيَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَآكَلَ مِنَ الْمَادِيَةِ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَكَانَ كَمَثَلِ كُلِّ

لیا وہ گھر میں داخل ہو گیا اور دسترخوان سے کھانا کھا لیا اور جس نے نہ مانا وہ نہ تو گھر میں داخل ہوا اور نہ دسترخوان سے کھانا کھا یا۔ فرشتوں نے یہ مثال سن کر کہا اس کی تاویل بیان کرو تا کہ شخص اس کو سمجھ لے (یہ سن کر) بعض فرشتوں نے کہا وہ تو سوتا ہے (بیان کرنے سے کیا فائدہ) دوسروں نے کہا بیشک آنکھیں سوتی ہیں اور قلب جاگتا ہے پھر انھوں نے اس کی تاویل بیان کی اور کہا گھر سے مراد لوحِ جنت ہے اور بلانے والے سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جس شخص نے محمد کی اطاعت

مِنَ الْمَادِيَةِ فَقَالُوا اَوَلَوْ اِهَالَهُ يَفْقَهُمَا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا اَللَّذَا اُرِ الْجَنَّةُ وَالَّذَا اَعْيَ مُحَمَّدًا فَمَنْ اطَاعَ مُحَمَّدًا اَقْدَمَ اَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا اَقْدَمَ عَصَى اللَّهَ وَحُمِدَ تَرْقُ بَيِّنَاتٍ - (رواۃ البخاری)

کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمد کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان فرق کرنے والے ہیں یعنی ان میں کافر کون ہے اور مومن کون اور یہ فرق آپ کی اطاعت و نافرمانی سے ہو جاتا ہے۔ (بخاری)

حضرت انس رضی فرماتے ہیں کہ تین آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا حال دریافت کریں۔ جب ان لوگوں کو آپ کی عبادت کا حال بتلایا گیا تو انھوں نے آپ کی عبادت کو کم خیال کر کے آپس میں کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں ہم کیا چیزیں خدا نے تو ان کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے ہیں (یہ سن کر ان میں سے) ایک نے کہا میں اب ہمیشہ ساری رات نماز پڑھوں گا۔ دوسرے نے کہا اور میں دن کو ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا اور کبھی افطار نہ کروں گا۔ تیسرے نے کہا میں عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی نکاح نہ کروں گا (یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور ان سے فرمایا کیا تم نے ایسا اور ایسا کہا ہے؟ تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ میں تم سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں اور تم سے زیادہ تقویٰ رکھتا ہوں بایں ہمہ روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں (رات کو) نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں (یہی میرا طریقہ ہے) پس جو شخص میرے طریقہ سے اعراض کرے گا وہ مجھ سے نہیں ہے (یعنی جس نے میرے طریقہ کو پسند نہیں کیا وہ میری جماعت سے خارج ہے)۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۷۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ ثَلَاثَةٌ رَهْطًا إِلَى زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أُخْبِرُوا بِهَا كَانَتْهُمْ تَقَالُيْهَا فَقَالُوا أَيُّ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَمَّا أَنَا فَأَصْبَيْتُ اللَّيْلَ أَبَدًا وَقَالَ الْآخَرُ أَمَّا أَنَا صُومُ النَّهَارِ أَبَدًا وَلَا أُفْطِرُ وَقَالَ الْآخَرُ أَمَّا أَنَا عَزَلُ النِّسَاءِ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَنْتُمْ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا أَمَّا وَاللَّهِ إِنِّي لَا خَشْيَةَ لِلَّهِ وَأَتَّقِيكُمْ لَهُ لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأَصْبِي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۸۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَحِبَ فِيهِ فَتَنَزَّاهُ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ مُحَمَّدٌ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا يَأَلُّ أَقْوَامٌ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعَهُ قَوْلَ اللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ بِأَلَلِ اللَّهِ وَ أَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً -

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (روزہ کی حالت میں) ایک کام کیا اور اس کی اجازت دیدی لیکن چند شخصوں نے اس پر مزید کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا حال معلوم ہوا تو آپ نے خطبہ دیا اور خدا کی حمد کے بعد فرمایا لوگوں کا کیا حال ہو کہ وہ اس چیز کو پسند نہیں کرتے یا اس سے پرہیز کرتے ہیں جس کو میں کرتا ہوں۔ پس قسم ہے خدا کی، میں خدا کی مرضی کو ان سے زیادہ جانتا ہوں اور ان سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۸۹ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَدِمَ نَبِيُّ اللَّهِ

حضرت رافع بن خدیج بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَىٰ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَأْتِرُونَ
النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ قَالُوا إِنَّا نَصْنَعُهُ قَالِ
لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانَ خَيْرًا فَتَكُونُوا
فَنَقَصْتُمْ قَالُوا فَذَكِّرُوا أَذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا
بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِ دِينِكُمْ فَخُذُوا
بِهِ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دَايِ قَانِمَا أَنَا
بَشَرٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میں تشریف لائے اس وقت مدینہ کے لوگ کھجوروں کے درختوں میں تابیر لے
کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں کو تابیر کرتے دیکھ کر) پوچھا تم
یہ کیا کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا ہم ایسا کرتے رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تم ایسا
نہ کرو تو شاید بہتر ہو۔ آپ کا یہ ارشاد سن کر لوگوں نے اس عمل کو ترک کر دیا
اور اس سال پھل کم آیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر
کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں بھی ایک آدمی ہوں۔ پس جب میں تم کو کوئی دینی حکم دوں
تو تم اس کو قبول کرو اور جب اپنی عقل سے تم کو کوئی بات بتا دوں تو تم سمجھ
لو کہ میں بھی ایک آدمی ہوں۔ (مسلم)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
میری اور اس چیز کی مثال جن کو عطا فرما کر خدا نے مجھ کو بھیجا ہے اس شخص
کی سی ہے جو ایک قوم کے پاس آیا ہو اور اس سے کہا کہ اے قوم میں نے اپنی
آنکھوں سے ایک لشکر کو دیکھا ہے اور میں ایک تنکا (بے غرض) ڈرائیو والا
ہوں پس تم کو یہاں سے کہ تم راہی (نجات ڈھونڈو، نجات تلاش کرو۔ پس
اس کی قوم کے ایک گروہ نے تو اس کی اطاعت کر لی اور راہ تو لے گئے
نکل گئے اور نجات پائی اور ایک جماعت نے اس کی بات نہ مانی اور وہ آگ
گھروں ہی میں رہی صبح کو لشکر نے آ کر اس کو پکڑ لیا اور مار ڈالا اور
جس نے میری نافرمانی کی اور جو حق بات میں لے کر آیا ہوں اس کو نہ مانا۔
(بخاری و مسلم)

وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّمَا مِثْلِي وَمِثْلَ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ كَمِثْلِ رَجُلٍ
أَتَى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ بَعِثَنِي
وَأَنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعَرِيَّانِ فَالْتَجَاءَ النَّجَاءَ فَاطْلَعَا
طَائِفَةً مِّنْ قَوْمِهِ فَأَذْلَجُوا أَفَانِطَلَعُوا عَلَىٰ قَوْمِهِمْ فَنَجُوا
وَكَذَبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ
الْجَنَّةُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَنَاهُمْ فَذَلِكَ مِثْلُ مَنْ
أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمِثْلُ مَنْ عَصَانِي
وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مثال
اس شخص کی سی ہے جس نے آگ روشن کی۔ پس جب آگ نے چاروں طرف
روشنی پھیلادی تو یہ دوائے اور دوسرے وہ جانور جو آگ میں گرتے ہیں
آگ میں گئے اور آگ میں گرنے لگے۔ آگ روشن کرنے والے شخص نے ان کو
روکنا شروع کیا لیکن وہ نہیں رکتے اور اس کی کوشش پر غالب رہتے ہیں
اور آگ میں گر پڑتے ہیں۔ اسی طرح میں بھی تم کو آگ میں گر پڑنے سے روکتا
ہوں اور تم آگ میں گر پڑنے کی کوشش کرتے ہو۔ یہ روایت بخاری کی ہے
اور مسلم میں بھی ایسی ہی روایت ہے۔ البتہ مسلم کی روایت کے آخری الفاظ
یہ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بالکل ایسی ہی میری اور
تمہاری مثال ہے میں تمہاری کمروں کو پکڑے ہوئے ہوں تاکہ تم کو آگ سے

۱۴۱/ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلِي كَمِثْلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ
نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَّاشُ
وَهَذِهِ الدَّابَّةُ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعَنَّ فِيهَا وَجَعَلَ
يَحْجُرُهُنَّ وَيَغْلِبُنَّهُ فَيَتَقَحَّمَنَّ فِيهَا فَانَا أَخَذْتُ
بِحُجْرِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهَا
هَذِهِ رَوَايَةُ الْبُخَارِيِّ وَلِمسلم نَحْوُهَا وَقَالَ
فِي أَخْبَرَهَا قَالَ فَذَلِكَ لِي مِثْلِي وَمِثْلُكُمْ أَنَا أَخَذْتُ
بِحُجْرِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُونِي
تَقَحَّمُونَ فِيهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

بچاؤں اور کہتا ہوں کہ دوزخ سے بچو اور میرے پاس چلے آؤ لیکن تم مجھ پر غالب آتے ہو اور آگ میں جا پڑتے ہو۔ (بخاری و مسلم)

لہ کھجوروں کے درختوں میں نروادہ دونوں قسم کے درخت ہوتے ہیں مدینہ والے نہ کھجور کا پھول مادہ کھجور میں لگاتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ اس عمل
سے کھجوریں زیادہ پھیلیں گی۔ تابیر اسی کو کہتے ہیں ۱۲ مترجم

۱۴۲/ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْكَثِيرِ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَتْ مِمَّنْهَا طَائِفَةٌ طَلَبَتْهُ قَبْلَتْ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكُلَّاءَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَتْ مِنْهَا آجَادٌ أَمْسَكُوا الْمَاءَ فَنَفَعَ اللَّهُ بِهِمَا النَّاسَ فَتَرَبَّجُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا وَأَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةٌ أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قِيَعَاتٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كُلَّاءً فَكَانَ ذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقَهُ فِي دِينِ اللَّهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ فَعِلِمَهُ وَعِلْمَهُ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَدِقْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلَتْ بِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۳/ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ وَآيَاتٌ مُوَضَّعَاتٌ إِلَى وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أُولَ الْأُولَاءِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَأَيْتَ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ رَفِيقُهُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّاهُمُ اللَّهُ فَأَحْذَرُوهُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۴/ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ هَجَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ أَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِفُنِي فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ إِنَّمَا هَذَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۵/ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَغْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُدًّا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُجِرَّاهُ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی چیز کی مثال جس چیز کو عطا فرما کر مجھ کو خدا نے بھیجا ہو یعنی علم اور ہدایت، مثل کثیر بارش کے ہے جو زمین پر ہوئی ہو۔ پس زمین کے ایک اچھے ٹکڑے نے پانی کو قبول کر لیا (یعنی جذب کر لیا) اور خشک گھاس اس سے ہری ہو گئی اور بہت سی نئی گھاس کو اس نے پیدا کیا اور زمین کا ایک ٹکڑا ایسا سخت تھا کہ پانی اس کے اوپر جمع ہو گیا اور اللہ نے اس سے لوگوں کو نفع پہنچایا لوگوں نے اس کو پیا اور بلا یا اور اس سے کھیتی کو سیراب کیا اور بارش کا یہ پانی ایک اور ایسے زمین کے ٹکڑے کو پہنچا جو چٹیل میدان تھا نہ تو اس نے پانی کو روکا اور نہ گھاس کو اُگا یا۔ پس یہ سب مثال ہیں اس شخص کی جس نے علم دین کو سمجھا اور جو چیز خدا نے میری وساطت سے بھیجی تھی اس سے اس نے نفع اٹھا یا پس اس نے خود سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور مثال ہو اس شخص کی جس نے (علم دین کے لئے) سر کو نہیں اٹھایا اور خدا کی جو ہدایت میرے ذریعہ سے پہنچی تھی اس کو قبول نہیں کیا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت ہُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ وَقَدْ آتَى وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أُولَ الْأُولَاءِ کتاب اتاری اس میں آیتیں ہیں محکم الخ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یہ آیت پڑھ کر (رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو دیکھے (اور مسلم کی روایت میں ہو جب تم دیکھو) کہ لوگ متشابہ آیتوں کے پیچھے ہیں (متشابہ آیات وہ ہیں جن کے معنی صرف خدا کو معلوم ہیں) پس سمجھ لو کہ یہ) وہ لوگ ہیں جن کا نام خدا نے (گمراہ یا کج رو) رکھا ہے پس ان لوگوں سے بچتے رہو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز دو پہر کے وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا پس آپ نے دو آدمیوں کی آوازیں سنیں جو ایک (متشابہ) آیت میں جھگڑ رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تشریف لائے اُس وقت آپ کے چہرہ پر غصہ کے آثار نمایاں تھے۔ پس آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ کتابِ راہی میں اختلاف کرنے کے سبب ہی ہلاک ہوئے ہیں۔ (مسلم)

حضرت سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سب سے بڑا گنہگار وہ شخص ہے جس نے کسی چیز کا سوال کیا ہو جو لوگوں پر حرام نہ تھی لیکن اس کے سوال کرنے سے وہ حرام ہو گئی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
آخری زمانے میں فریب دیئے والے اور بھوٹے لوگ ہوں گے جو تمہارے
پاس ایسی حدیثیں لائیں گے جن کو نہ تو تم نے کبھی سنا ہوگا اور نہ تمہارے
باپوں نے پس بچو ایسے لوگوں سے اور نہ اپنے قریب آنے دو تم ان کو تاکہ
وہ نہ تو تم کو گمراہ کریں اور نہ فتنہ میں ڈالیں۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ اہل کتاب تو رات کو عبرانی زبان
میں پڑھتے تھے اور مسلمانوں کے سامنے اس کا ترجمہ و تفسیر عربی میں کرتے
تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ (کو جب معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا
تم نہ تو اہل کتاب کو سچا جانو اور نہ ان کو جھٹلاؤ اور صرف یہ کہو کہ
ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس چیز پر جو ہم پر نازل کی گئی ہے ایمان
لائے۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
انسان کے جھوٹ بولنے کے لئے یہی بہت ہے کہ جس بات کو سنے اُسے نقل کرے
(یعنی تحقیق نہ کرے)۔ (مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
مجھ سے پہلے کسی قوم میں کوئی نبی خدا نے ایسا نہیں بھیجا جس کے مردگارا اور
دوست اسی قوم میں سے نہ ہوں (ایسے مردگارا اور دوست) جو اس طرح
کے پیرو ہوتے ہیں اور اس کے احکام کی پوری اطاعت کرتے ہیں پھر ان کے بعد
ایسے نالائق لوگ پیدا ہوتے ہیں جن کو ناخلف کہا جاتا ہے یہ لوگ ایسی بات کہتے
ہیں جس کو نہیں کرتے اور وہ کام کرتے ہیں جن کا ان کو حکم نہیں ملا تھا پس جو
شخص ان لوگوں سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو ان کے ساتھ اپنی زبان سے
جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو ان کے ساتھ اپنے دل سے جہاد کرے وہ مومن ہے
اور اس کے بعد (یعنی جو شخص ان کے خلاف آنا بھی نہ کر سکے اس میں) رائی
کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو
شخص ہدایت کی دعوت لے (یعنی کسی کو دین کے راستہ پر بلائے) اس کو اتنا ہی
اجر ملے گا جتنا کہ اس کو جو اس کی پیروی اختیار کرے اور (اس اطاعت گزار)
کے اجر میں کچھ بھی کم نہ ہوگا اور جو گمراہی کی طرف بلائے اس کو اتنا ہی گناہ ہوگا
جتنا کہ اس کو کہ جو اس کی اطاعت کریں اور ان کے گناہ میں سے کچھ بھی کم نہ
ہوگا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شروع

۱۴۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ وَ
يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنَّهُمْ
وَلَا آبَاؤُكُمْ قَالِيَاكُمْ وَلَا يَأْتِيَهُمْ لَا يَفْضَلُونَكُمْ
وَلَا يَفْتَنُونَكُمْ۔ (رواهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۷ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَأُونَ
التَّوْرَةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَ نَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ
لَا هُلَ إِلَّا سَلَامٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تَكْذِبُوا
وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا مِنَ الْآيَةِ۔
(رواهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۴۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يَحْدِثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔

(رواهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۹ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَامَنَ نَبِيٌّ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي أُمَّتِهِ قَبْلِي إِلَّا كَانَ
لَهُ فِي أُمَّتِهِ حَوَارِثُونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ
وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّهَا خَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ
يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ
ثُمَّ جَاهَدُهُمْ بِيَدِهِ فَهُمْ مُؤْمِنُونَ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ
بِلِسَانِهِ فَهُمْ مُؤْمِنُونَ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ
مُشْرِكٌ وَلَيْسَ رَأَى ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ
خَرْدَلٍ۔ (رواهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ
مِنْ الْآجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ
مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ
عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ إِثْمِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ
ذَلِكَ مِنْ إِثْمِهِمْ شَيْئًا۔ (رواهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہو اسلام غریب اور آخر میں بھی ایسا ہی ہو جائے گا۔ پس غریب کے لئے خوشخبری ہے (غریب سے مراد مسافت پر)۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ البتہ ایمان اس طرح دینے کی طرف سمٹ آئے گا کہ جس طرح کہ سمٹتا ہے سانپ اپنے بل کی طرف۔ (بخاری و مسلم) اور ابو ہریرہؓ کی حدیث زردیؓ نے ماری کو کہتم کہ تم کو ہم مذکور کتاب مناسک میں درج کریں گے اور دو حدیثیں معاویہؓ اور جابر رضی اللہ عنہما کی جن کی ابتدا و لایزال من امتی و لایزال طائفۃ من امتی سے ہے باب ثواب ہذہ الامۃ میں درج کریں گے اگر خدا نے چاہا۔

فصل دوم

حضرت ربیعہ الجرجسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو خواب میں فرشتے دکھائے گئے۔ پس ان فرشتوں نے آپؐ کو چاہتے کہ تمہاری آنکھیں، تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہارا دل سمجھے۔ آپؐ فرمایا پس سوئیں میری آنکھیں، سامیرے کانوں نے اور سمجھا میرے دل نے پھر آپؐ فرمایا کہ مثال کے طور پر فرشتوں نے میرے سامنے بیان کیا کہ ایک سردار نے گھر بنایا اور کھانا تیار کیا اور ایک بلانے والے کو بھیجا۔ پس جس شخص نے اس بلانے والے کی دعوت کو قبول کیا وہ گھر میں داخل ہوا اور دسترخوان پر کھانا کھایا اور سردار اس سے خوش ہوا اور جس نے بلانے والے کی بات نہ مانی وہ نہ تو گھر میں داخل ہوا نہ دسترخوان سے کھانا کھایا اور سردار اس پر ناراض ہوا آپؐ فرمایا اس مثال میں سردار سے مراد خدا ہے اور بلانے والے سے

مراد محمد ﷺ ہیں گھر سے مراد اسلام ہے اور دسترخوان مراد جنت ہے۔ (دارمی)

حضرت ابو رافعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ اپنے چہرہ کھٹ میں تکیہ لگاتے ہوئے ہو اور میرے ان احکام میں سے جن کا میں نے حکم دیا ہے یا جس سے منع کیا ہے کوئی حکم اس کے پاس پہنچے اور وہ (اس کو سنکر) یہ کہہ دے کہ میں کچھ نہیں جانتا جو کچھ ہم کو خدا کی کتاب میں ملے اس کی اطاعت کی۔

(احمد - ابوداؤد - ترمذی - ابن ماجہ - بیہقی)

حضرت مقدم بن معادی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ دیا گیا ہے مجھ کو قرآن اور اس کے مثل اس کے ساتھ خبردار ہو کہ عنقریب ایک پیٹ بھرا شخص اپنے چہرہ کھٹ پر پڑا ہوا کہے گا کہ بس اس قرآن کو لازم جانو۔ پس جو چیز تم قرآن میں حلال پاؤ اس کو حلال سمجھو اور جس کو حرام پاؤ اس کو حرام سمجھو اور واقعہ یہ ہے کہ جو کچھ حرام کیا رسول اللہ ﷺ

سَلَّمَ بَدَأَ الْإِسْلَامَ غَرِيبًا وَسَبْعُونَ كِتَابًا بَدَأَ فَطَوَّبَ لِيِ الْغُرَبَاءِ۔ (رداۃ المسلم)

۱۵۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْإِيمَانَ لِبَارِئِ الزَّمَانِ كَمَا تَارَى الْحَيَّةَ إِلَى حَجَرِهَا مَتَّقَ عَلِيمٌ وَسَدُّ كَوْحِدٍ يَثَابُ فِي مَرْزُوقِ زُرْدِي مَا تَرَكْتُمْ فِي كِتَابِ الْمَنَاسِكِ وَحَدِيثِي مُعَاوِيَةَ دَجَابِيسَ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي فِي بَابِ ثَوَابِ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔

۱۵۳ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ قَالَ أَتَى نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ لَيْتَمَ عَيْنَيْكَ وَالتَّسْعُ أَذُنُكَ وَالتَّيْعِيلُ قَلْبُكَ قَالَ فَنَامَتْ عَيْنَايَ وَسَمِعْتُ أَذُنَايَ وَعَقَلْتُ قَلْبِي قَالَ فَيَقِيلُ لِي سَيِّدُ بَنِي دَارِ الْقَصْنَعِ مَا دُبِيَّةٌ وَأَرْسَلَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَآكَلَ مِنَ الْمَادُوبَةِ وَرَضِيَ عَنْهُ السَّيِّدُ مَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَادُوبَةِ وَنَحَطَ عَلَيْهِ السَّيِّدُ قَالَ فَإِنَّهُ السَّيِّدُ وَ مُحَمَّدٌ لِي الدَّاعِيَ وَالدَّارُ الْإِسْلَامُ وَ الْمَادُوبَةُ الْجَنَّةُ۔ (رداۃ الترمذی)

۱۵۴ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا أَلْفَيْتُ أَحَدًا كَرُمْتُكَ عَلَى أَرْثِيكَ يَأْتِيهِ إِلَّا مَوْمِنٌ أَمْوِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ ذَهَبْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا أَذُرُّنِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ أَنْتَبَعْنَا رَدَاةَ أَحْمَدَ - ابوداؤد - الترمذی - ابن ماجہ - بیہقی

۱۵۵ وَعَنِ الْمُقَدَّمِ بْنِ مَعَادِيٍّ كَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْإِيمَانَ لِبَارِئِ الزَّمَانِ كَمَا تَارَى الْحَيَّةَ إِلَى حَجَرِهَا مَتَّقَ عَلِيمٌ وَسَدُّ كَوْحِدٍ يَثَابُ فِي مَرْزُوقِ زُرْدِي مَا تَرَكْتُمْ فِي كِتَابِ الْمَنَاسِكِ وَحَدِيثِي مُعَاوِيَةَ دَجَابِيسَ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي فِي بَابِ ثَوَابِ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔

نے وہ اسی کی مانند ہے جس کو حرام کیا خدا نے خبردار ہو کہ تمہارے لئے بالتوکلہ حرام ہے اور اسی طرح کو بخلی رکھنے والا ہر زندہ اور حرام ہے تمہارے لئے معاہدہ کی گری پڑی چیز۔ مگر وہ گری پڑی چیز حلال ہے جس کی پروا اُس کے مالک کو نہ ہو اور جو شخص کسی قوم کا جہان ہے اس قوم پر لازم ہے کہ اسکی جہانی کرے اگر وہ جہانی نہ کرے تو اس شخص کو جائز ہے کہ وہ جہانی کے موافق ان سے حاصل کرے۔ (ابوداؤد) آدمی نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے اور اسی طرح ابن ماجہ نے اس روایت کو جس طرح اللہ نے حرام کیا، تک بیان کیا۔ حضرت عرابض بن ساریہ سے روایت ہے کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم (خطبہ کے لئے) کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اپنے چھپرے میں تکیہ لگائے ہوئے یہ خیال رکھتا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے جو چیز حرام کی ہے وہ اس قرآن میں موجود ہے۔ خبردار ہو کہ قسم خدا کی میں نے حکم دیا نصیحت کی اور منع کیا چند چیزوں سے اور وہ مثل قرآن کے ہیں بلکہ زیادہ اور اللہ نے تم کو یہ حلال نہیں کیا کہ تم اہل کتاب کے گھروں میں اجازت لئے بغیر چلے جاؤ اور نہ تمہارے لئے ان عورتوں کو مارنا جائز ہے اور نہ ان کے پھلوں کا کھانا جائز ہے جب کہ وہ اپنا مطالبہ ادا کر دیں جو ان کے ذمہ تھا۔ (ابوداؤد)

حضرت عرابض بن ساریہ کہتے ہیں ایک روز نبی ﷺ نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی پھر آپ ہماری طرف منہ کر کے بیٹھ گئے اور ہم کو نہایت مؤثر الفاظ میں نصیحت کی کہ ہماری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دلوں میں خوف پیدا ہو گیا۔ پس ہم میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ (شاہد) یہ آخری وصیت ہے پس آپ ہم کو کچھ اور نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا تم کو وصیت کرتا ہوں کہ تم اللہ سے ڈرتے رہو اور نصیحت کرتا ہوں تم کو پسینے اور اطاعت کرنے کی اگرچہ تم کو حبشی غلام کی اطاعت کرنی پڑے۔ پس تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے وہ اختلاف کثیر کو دیکھے گا ایسی حالت میں تم پر لازم ہے کہ میری اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقہ کو مضبوط پکڑ لو اسی پر بھروسہ رکھو اور اس کو دانتوں سے مضبوط پکڑے رہو اور تم (دین میں) نئی باتیں پیدا کرنے سے بچو، اس لئے کہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (احمد - ابوداؤد - ترمذی - ابن ماجہ) مگر ترمذی اور ابن ماجہ نے اس روایت میں نماز پڑھنے کا ذکر نہیں کیا ہے۔ حضرت الشرح مستوفی کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ ہمارے سمجھانے کو) رسول اللہ ﷺ نے ایک (سیدھا) خط کھینچا پھر فرمایا یہ تو اللہ کا راستہ ہے پھر آپ نے اس خط کے دامن بائیں اور چپہ خط کھینچے اور فرمایا یہ بھی راستہ

حَرَامٌ فَرَحِمُوهُ وَإِنْ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ كَمَا حَرَّمَ اللَّهُ أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ الْخِمَارُ إِلَّا هَلِي وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّيَّاحِ وَلَا لَقَطَةٌ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ تَسْتَعْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَقْرَؤُوا فَإِنْ لَمْ يَقْرَؤُوا فَلَهُ أَنْ يَعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاءَةٍ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) - دَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ وَكَذَلِكَ ابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ كَمَا حَرَّمَ اللَّهُ - ۱۵۲ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آيَحْسِبُ أَحَدُكُمْ مُتَكَبِّرًا عَلَى أَرِيكْتِهِ يَنْظُرُ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ أَلَا وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ أَمَرْتُ وَوَعَدْتُ وَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنْهَا لَيْتِلُ الْفُرَّانِ أَوْ أَكْثَرُ وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا بِأَذْنٍ وَلَا مَضْرِبَ نِسَائِهِمْ وَلَا أَكْلَ ثَمَارِهِمْ إِذَا أَعْطَوْكُمُ الَّذِي عَلَيْهِمْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي إِسْنَادِهِ أَشْعَثُ ابْنُ شُعْبَةَ الْمُصَيَّبِيُّ قَدْ نَكَّلَ) - ۱۵۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ لَمَّا أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَوَعَدَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً دَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَاتِبَ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مَوْعِظَةِ مَوْدِعٍ فَأَوْصِنَا فَقَالَ أُوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ عَبْدٌ أَحَبَّ إِلَيْكَ فَإِنَّهُ مَنْ يَعْشِ مِنْكُمْ بَعْدِي فَيَسُدِّي اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهْدِيِّينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَصُوا عَلَيْهَا يَا نَوَاجِدَ وَابْتَاعُوا مُحَمَّدًا ثَابِتَ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُؤْمِدَةٍ بَدْعَةٌ وَكُلُّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا الصَّلَاةَ) - ۱۵۴ وَعَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَبْلًى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَا ثَمَرًا قَانَ هَذَا سَبِيلُ اللَّهِ ثُمَّ خَطَّ حُطًّا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَالَ هَذِهِ

سُبُلَ عَلَى كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُو إِلَيْهِ
وَقَدْ آتَىٰ هَذَا أَصْرًا طَيِّبًا مُّسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ
الْآيَةَ۔ (رواہ احمد والنسائی والدارمی)
۱۵۹/ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ يَكُونَ
هُوَ أَتَبَعًا لِمَا جَاءَتْ بِهِ۔

(رواہ فی شرح السنۃ وقال النووی فی أربعین
هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَرَوَيْنَاهُ فِي كِتَابِ الْحُجَّةِ بِإِسْنَادٍ
صَحِيحٍ۔)

۱۶۰/ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُرِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْيَىٰ شَيْءًا مِنْ سُنتِي قَلَّدَ
أُمِّيَّتَ بَعْدِي فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ عَمِلَ
بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ
ابْتَدَعَ بَدْعًا فَلَا لَهُ لِيَرْضَاهَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ اثْنَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا
يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَثَرِهِمْ شَيْئًا۔

(رواہ الترمذی)

(رواہ ابن ماجہ عن كثير بن عبد الله بن
عمر وعن أبيه عن جدّه)۔

۱۶۱/ وَعَنْ عُمَرُو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّي
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ الدِّينَ لَيَارْزُلُ إِلَى الْحِجَازِ كَمَا
تَارِزُ الْحِمَةَ إِلَى مَجْرَاهَا وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّينَ مِنَ الْحِجَازِ
مَعْقِلَ الْأُرُوتِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ إِنْ الدِّينَ بَدَأَ
غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ وَهُمْ الَّذِينَ
يُضِلُّونَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِي مِنْ سُنتِي۔

(رواہ الترمذی)

۱۶۲/ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي كَمَا آتَى عَلَى
بَنِي إِسْرَءِيلَ حَدٌّ وَالتَّعْلُ بِالتَّعْلِ حَتَّىٰ إِنْ كَانَ
مِنْهُمْ مَنْ آتَى أُمَّةً عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ
يَنْصَحُ ذَلِكَ وَإِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى

ہی جن میں سے ہر ایک راستے پر شیطان بیٹھا ہے جو اپنے راستے کی طرف
بلاتا رہی پھر اپنے یہ آیت پڑھی وَإِنَّ هَذَا أَصْرًا طَيِّبًا مُّسْتَقِيمًا
تَبِعُوهُ یعنی یہ میرا سیدھا راستہ ہے اس کی پیروی کرو (احمد النسائی دارمی)
حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک پورا مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسکی
خواہشات اس چیز کے تابع نہیں ہوں جن کو میں (خدا کی طرف سے) لایا
ہوں (یعنی دین اور شریعت)۔ یہ روایت شرح السنۃ میں ہے اور نووی
اربعین میں لکھا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے جس کو ہم نے کتاب تحریج میں سند صحیح کے
ساتھ روایت کیا ہے۔

حضرت بلال بن حارثؓ مرنے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ جس شخص نے میری کسی ایسی سنت کو زندہ کیا (یعنی رائج کیا) جو میرے
بعد چھوڑ دی گئی تھی تو اس کو اتنا ہی اجر ملے گا جتنا کہ ان لوگوں کو ملے گا
جنہوں نے اس پر عمل کیا اور ان عمل کرنے والوں کے اجر میں سے بھی کچھ
کم نہ ہوگا اور جس شخص نے نہ گمراہی کی اور کوئی ایسی بات نکالی جس سے اللہ اور
اس کا رسول خوش نہیں ہوتا اس کو اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا گناہ ان کو ہوگا،
جنہوں نے اس بدعت پر عمل کیا اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں سے کچھ بھی
کم نہ ہوگا۔ (ترمذی)

(اور اس روایت کو ابن ماجہ نے کثیر بن عبد اللہ بن عمروؓ سے اور عمروؓ نے
اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے)

حضرت عمرو بن عوفؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
دین حجاز کی طرف اس طرح سمٹ آئے گا جس طرح کہ سانپ اپنے بیل
کی جانب سمٹ آتا ہے اور دین حجاز میں اس طرح جگہ پکڑے گا جس طرح
بکری پہاڑ کی چوٹی پر جگہ پکڑ لیتی ہے اور دین ابتدا میں غریب پیدا ہوا تھا
اور آخر میں ایسا ہی ہو جائیگا جیسا کہ ابتدا میں تھا۔ پس خوش خبری ہے غریبوں
کو وہی درست کر دیں گے اس چیز کو جس کو میرے بعد لوگوں نے خراب کر دیا ہوگا
یعنی میری سنت کو (ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا تھا بالکل
درست اور ٹھیک جیسی کہ دونوں جوتیاں برابر اور ٹھیک ہوتی ہیں یہاں تک کہ
بنی اسرائیل میں سے اگر کسی نے اپنی ماں سے علانیہ بد فعلی کی ہوگی تو میری امت
میں بھی ایسے لوگ ہوں گے جو ایسا کریں گے اور بنی اسرائیل کی قوم بہتر فرقوں

میں منقسم ہو گئی تھی میری امت تہتر فرقوں میں منقسم ہو گئی جن میں سے ایک فرقہ جنتی ہو گا اور باقی سب دوزخ میں جائیں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! جنتی فرقہ کونسا ہو گا؟ آپؐ فرمایا وہ فرقہ جس میں میں ہوں اور میرے صحابہ (ترمذی) اور احمد و ابوداؤد حضرت معاویہؓ سے جو روایت کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں کہ بہتر گروہ دوزخ میں جائیں گے اور ایک گروہ جنت میں اور جنتی گروہ جماعت ہے اور البتہ نکلیں گی میری امت میں کئی قومیں جن میں خواہشات اس طرح رائج ہو جائیں گی جس طرح ہڑک ہڑک والے ہیں جاری ہو جاتی ہے کہ کوئی رگ اور کوئی جوڑ اس سے باقی نہیں بچتا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ میری امت کو، یا آپؐ یہ فرمایا کہ امت محمدیہ کو گمراہی پر جمع نہیں کریگا اور اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جو شخص جماعت سے الگ ہوا اس کو دوزخ میں نہاڑا جائے گا۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کثیر کا اتباع کرو پس جو شخص جماعت سے الگ ہوا اس کو دوزخ میں نہاڑا جائے گا۔ (ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لے میرے بیٹے اگر تجھ سے یہ ممکن ہو کہ تو صبح سے لے کر شام تک اس حال میں بسر کرے کہ تیرے دل میں کسی سے کینہ اور کھوٹ نہ ہو تو تو ایسا ہی کر کھیر آپؐ فرمایا اے میرے بیٹے یہ ہی میرا طریقہ اور سنت ہے پس جس شخص نے میرے طریقہ کو پسند کیا اس نے مجھ کو دوست رکھا وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا (ترمذی) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے میری امت کے بگڑنے کے وقت میری سنت کو اپنا رہنا بنایا اس کو نوسو شہید کا ثواب ملے گا۔

یہ بھی نے یہ روایت اپنی کتاب زہر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ حضرت کے پاس آئے اور کہا کہ ہم یہود کی حدیثیں سنتے ہیں اور وہ ہم کو اچھی معلوم ہوتی ہیں۔ کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ ہم ان (حدیثوں) میں سے بعض کو لکھ لیں؟ آپؐ فرمایا کیا تم بھی ایسے ہی حیران ہو (اپنے دین میں کہ اس کو ناقص خیال کرتے ہو) جس طرح یہود و نصاریٰ حیران ہیں؟ میں تمہارے پاس صاف درویش شریعت لایا ہوں اگر حضرت موسیٰ زندہ ہوتے تو وہ بھی میری اطاعت پر مجبور ہو لے۔ (احمد و بیہقی)

ثَنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ مَلَّةً وَتَقَرَّقِي أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مَلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مَلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَمَّا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَفِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ وَابْنِ دَاوُدَ عَنْ مُعَاوِيَةَ ثَنَانٍ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةً فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ تَجَارِي بِهِمْ تِلْكَ إِلَّا هُوَ أَوْ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ لَا يَبْقَى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَقْصِلٌ إِلَّا دَخَلَهُ۔

۱۶۳ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي أَوْ قَالَ أُمَّةً مُحَمَّدًا عَلَى ضَلَالَةٍ وَيَدُّهُ اللَّهُ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شُدَّ شُدِّي فِي النَّارِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۶۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبِعُوا السَّوَادَ الْأَوْعَظَمَ فَإِنَّهُ مَنْ شُدَّ شُدِّي فِي النَّارِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ)۔

۱۶۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِيَّ إِنَّ قَدَّارَتِي أَنْ تَصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَيْسَ فِي قَلْبِكَ غَشٌّ إِلَّا حَدِيدًا فَا فَعَلْتُ ثُمَّ قَالَ يَا بَنِيَّ وَذَلِكَ مِنْ سُنَّتِي وَمَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۶۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فُسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مَائَةِ شَهِيدٍ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

فِي كِتَابِ التَّهْدِيَةِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ حِينَ أَمَّهُ عُمَرُ فَقَالَ أَنَا سَمِعُ أَحَادِيثَ مِنْ يَهُودٍ وَعَجَبْنَا أَفْتَرَى أَنْ نَكْتُبَ بَعْضَهَا فَقَالَ أَمَّهُمْ وَكَوْنُوا كَمَا تَهَوَّكُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى لَقَدْ جُنْتُكُمْ بِهَا أَبْصَاءَ نَقِيَّةٍ وَلَوْ كَانَ مُوسَى حَيًّا مَا وَسَعَهُ إِلَّا اتَّبَاعِي۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ بَيْهَقٍ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے پاک و حلال کھانا یا طریق سنت پر عمل کیا اور اس کی زیادتی سے لوگ امن میں رہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! ایسے لوگ تو آجکل بہت ہیں آپ نے فرمایا اور میرے بعد بھی ایسے لوگ ہوں گے۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ایسے زمانہ میں ہو کہ اگر تم میں سے کوئی شخص خدا کے احکام کا سوال حصہ بھی چھو دے گا تو ہلاک ہوگا لیکن ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ اگر کوئی شخص احکام کا سوال حصہ بھی عمل میں لے آئیگا تو نجات پائیگا۔ (ترمذی)

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہدایت پاؤں پر ہدایت پر قائم رہنے کے بعد کوئی قوم گمراہ نہیں ہوئی مگر اس وقت جبکہ اس میں جھگڑا پیدا ہو اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی مَاصَرُ بُؤَا لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلَّ هُمْ قَوْمٌ خَمَمُونَ یعنی وہ نہیں بیان کرتے تیرے لئے مثال بلکہ جھگڑنے کے لئے بلکہ وہ جھگڑا لے رہے ہیں۔ (احمد - ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ تم اپنی جانوں پر سختی نہ کرو (یعنی سخت ریاضت اور مجاہدہ نہ کرو) ورنہ پھر اللہ تم سے سختی کرے گا۔ تحقیق ایک قوم یعنی بنی اسرائیل نے اپنی جانوں پر سختی کی تھی پس اللہ نے بھی ان پر سختی کی۔ پس آج جو لوگ صومعوں اور دیار (یعنی نصاریٰ اور یہود کے عبادت خانوں) میں پائے جاتے ہیں یہ انھیں لوگوں کی یادگار اور بقایا ہیں۔ رہبانیت (ترک دنیا) کو انھیں لوگوں نے اختراع کیا تھا ہم نے ان پر فرض نہیں کی تھی۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید پانچ صورتوں پر یعنی پانچ قسم کے حکموں پر نازل ہوا ہے: حلال، حرام، محکم، متشابہ، امثال۔ پس تم حلال کو حلال جانو حرام کو حرام سمجھو محکم پر عمل کرو۔ متشابہ پر ایمان لاؤ اور امثال (قصوں) سے عبرت حاصل کرو (حدیث کے) یہ الفاظ مصابیح کے ہیں اور یہی نے شعب الایمان میں جو روایت لکھی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں کہ پس عمل کرو حلال پر چھو حرام سے اور پیروی کرو محکم کی۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امتین طرح کے ہیں۔ ایک امر ظاہر ہے ہدایت اس کی، پس اس کی پیروی کرو۔ دوسرا امر وہ جو جس کی گمراہی ظاہر ہے اس سے بچو۔ تیسرا امر مختلف فیہ ہے اس کو خدا کے

۱۶۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِي سُنَّةٍ وَآمَنَ النَّاسُ بِوَأَيْقَةٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ لَكُنْتُ فِي النَّاسِ قَالَ وَسَيَكُونُ فِي قُرُونٍ بَعْدِي رَدِيحُ التَّيْمَنِ

۱۶۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ مَن تَرَكَ مِنْكُمْ عَشْرًا مَا أُمِرَ بِهِ هَلَكَ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ مَن عَمِلَ مِنْهُمْ بَعْشَرًا مَا أُمِرَ بِهِ نَجَا. (رواه الترمذی)

۱۷۰ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَالَّذِينَ أَعْلَوْا أَوْ تَوَلَّوْا الْجَدَلَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ مَاصَرُ بُؤَا لَكَ إِلَّا الْجَدَلُ بَلَّ هُمْ قَوْمٌ خَمَمُونَ. (رواه أحمد و الترمذی و ابن ماجہ)

۱۷۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا تُشَدُّ دُؤَا عُلَا أَنْفُسِكُمْ خَيْشَدُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَإِنَّ قَوْمًا شَدُّوا عُلَا أَنْفُسِهِمْ فَشَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا بَقِيَاهُمْ فِي الصَّوَامِعِ وَالْأَيَارِ رَهْبَانِيَّةٍ ابْتَدَعُوها مَا كَتَبْنَا هَا عَلَيْهِمْ. (رواه أبو داؤد)

۱۷۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى خَمْسَةِ أَوْجٍ حَلَالٌ وَحَرَامٌ وَمُحْكَمٌ وَمُتَشَابِهٌ وَأَمْثَالٌ فَاحِلُوا الْحَلَالَ وَحَرَّمُوا الْحَرَامَ وَاعْمَلُوا بِالْمُحْكَمِ وَأَمِنُوا بِالْمُتَشَابِهِ وَاعْتَبَرُوا بِأَمْثَالِ هَذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَلَفْظُهُ فَاعْمَلُوا بِالْحَلَالِ وَاجْتَنِبُوا الْحَرَامَ وَاتَّبِعُوا الْمُحْكَمَ

۱۷۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَمْرُ ثَلَاثَةٌ أَمْرٌ بِتَرِيقٍ رُشْدًا وَاتَّبَعَهُ وَتَرِيقٌ خَافِئَةٌ وَأَمْرٌ اخْتَلَفَ فِيهِ فَكُلُّهُ

(رَوَاهُ أَحْمَدُ) حوالہ کر۔ (احمد)

لِيُاللهِ عَزَّ وَجَلَّ

فصل سوم

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان آدمی کا بھڑیا ہے جیسا بکری کا بھڑیا ہوتا ہے جو اس بکری کو اٹھالے جاتا ہے جو ریوڑ سے بھاگ نکلی ہو یا ریوڑ سے دُور چلی گئی ہو یا ریوڑ کے کنارے پر ہوا ہو بچو تم پہاڑ کی گھاٹیوں (یعنی گمراہی) سے اور جماعت اور جمع کے ساتھ

(احمد)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جماعت بالشت بھر (یعنی ایک ساعت کے لئے) جدا ہوا اس نے اسلام کا پیر اپنی گردن سے نکال دیا۔ (احمد۔ ابو داؤد)

مالک بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان کو مضبوط پکڑے رہو گمراہ نہ ہو گے (ادروہ) کتابا لشر اور سنت رسول اللہ ہیں۔ (متوطا)

حضرت نخعیف بن ثمالی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قوم نے دین میں کوئی بات نکالی اس کے مثل ایک سنت اٹھالی گئی سنت کو مضبوط پکڑنا نئی بات نکالنے سے بہتر ہے۔ (احمد)

حضرت حسان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نہیں نکالی کسی قوم نے کوئی بات اپنے دین میں مگر یہ کہ نکال لیتا ہے اللہ اس کی سنت میں سے اس کے مانند (یعنی جب کوئی نئی بات نکلتی ہے تو اس کے مثل سنت دنیا سے اٹھالی جاتی ہے) (ادریجہ) وہ سنت قیامت تک اس کی طرف واپس نہیں کی جاتی۔ (دارمی)

ابراہیم بن میسرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے بدعتی کی تعظیم کی، اس نے دین اسلام کو ڈھارس دینے میں مدد دی۔

(بیہقی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جس شخص نے کتاب اللہ کا علم حاصل کیا، اور پھر جو کچھ کتاب اللہ کے اندر ہے اس کی پیروی کی، اللہ اس کو دنیا میں گمراہی سے بچا کر راہ ہدایت پر رکھے گا اور قیامت کے دن اس کو برے حساب سے بچائے گا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس شخص نے کتاب اللہ کی پیروی کی، وہ دنیا میں گمراہ نہ ہوگا۔ اور آخرت میں بد نصیب نہ ہوگا۔ اس کے بعد ابن عباس نے یہ آیت پڑھی فَمِنْ

(رزین)

۱۴۴ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ ذَعَبُ الْإِنْسَانِ كَذَبُ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاذَّةَ وَالْقَاضِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ وَلَا يَأْكُمُ وَالشَّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۴۵ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شَبَّ أَفْقَدًا خَلَعَ رِبْقَتَهُ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاؤُدَ)

۱۴۶ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمْسُكُمُ بِهِمَا كِتَابُ اللَّهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهِ (رَوَاهُ فِي مُوطَا)

۱۴۷ وَعَنْ عُصَيْفِ بْنِ حَارِثٍ الثَّمَالِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ قَوْمٌ بَدْعَةً إِلَّا رَفَعَ مِثْلَهَا مِنَ السَّنَةِ فَمَسَكَ بِسُنَّةِ خَلَدٍ مِنْ أَحْدَاثِ (احمد)

۱۴۸ وَعَنْ حَسَّانٍ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بَدْعَةً فِي دِينِهِمْ إِلَّا نَزَعَ اللَّهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا ثُمَّ لَا يُعِيدُهَا إِلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۱۴۹ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَرَّ صَاحِبٌ بِدْعَةٍ فَقَدْ آعَانَ عَلَى هَدْمِ الْإِسْلَامِ۔

۱۵۰ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ فِي شُعْبٍ الْأَيْمَانِ مُرْسَلًا (۱۵۱) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ كِتَابَ اللَّهِ ثُمَّ أَتْبَعَ مَا فِيهِ هَدَاهُ اللَّهُ مِنَ الضَّلَالَةِ فِي الدُّنْيَا وَوَقَّعَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ سُوءَ الْحِسَابِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ مَنْ أَقْدَى يَكْتُبُ اللَّهُ لَا يَضِلُّ فِي الدُّنْيَا وَلَا يَشْقَى فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ فَمِنْ أَتْبَعَ هَذَا فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى۔ (رَوَاهُ رِزِينُ)

تَبَعَ هَذَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى (یعنی جس نے میری ہدایت کی پیروی کی، وہ نہ تو گمراہ ہوگا اور نہ بد نصیب)۔

۱۸۱/ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا وَعَنِ جَنْبَيْ الْقَصْرِ إِطْشُورَانِ فِيهِمَا آبُؤَابُ مُفْتَحَةٌ وَعَلَى الْآبُؤَابِ سُورٌ مُرَخَّاةٌ وَعِنْدَ رَأْسِ الْقَصْرِ إِطْشُورٌ يَقُولُ اسْتَقِيمُوا عَلَى الْقَصْرِ وَلَا تَعُوجُوا وَفَوْقَ ذَلِكَ دَائِعٌ يَدْعُو كُلَّمَا هَمَّ عَبْدٌ أَنْ يَفْتَحَ شَيْئًا مِّنْ تِلْكَ الْآبُؤَابِ قَالَ وَيَحْكُ لَا تَفْتَحْهُ فَإِنَّكَ إِنْ تَفْتَحْهُ تَلْجُهُ ثُمَّ تَسْرَا فَآخِذْ بِنَاصِيَةِ الْقَصْرِ إِطْشُورًا لَا سَلَامَ لَكَ وَآتِ الْآبُؤَابَ الْمُفْتَحَةَ فَحَارِمُ اللَّهِ وَآتِ السُّورَ الْمُرَخَّاةَ حُدُودُ اللَّهِ وَآتِ الدَّاعِيَ عَلَى رَأْسِ الْقَصْرِ إِطْشُورًا فَإِنَّ الدَّاعِيَ مَن قَوِّمَ هُوَ دَاعِي اللَّهِ فِي قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ

(رَوَاهُ رِزْنِي وَرَوَاهُ أَحْمَدُ) وَالتَّبَيُّهُ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ وَكَذَلِكَ التَّزْمِيدُ عَنْهُ إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ أَحْصَا مِنْهُ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان کی ہے، یعنی ایک سیدھا راستہ ہے اور اس کے دونوں طرف دیواریں ہیں اور دیواروں میں کھلے ہوئے دروازے ہیں اور دروازوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور راستے کے سرے پر ایک داعی کھڑا ہوا ہے، جو پکار کر کہتا ہے سیدھے راستہ پر چلے جاؤ، ادھر ادھر نہ ہو اور اس داعی کے اوپر ایک اور داعی ہے (یعنی سرے والے داعی سے آگے کھڑا ہوا ہے) جب کوئی بندہ ان دروازوں میں سے کوئی دروازہ کھولنا چاہتا ہے تو وہ (دوسرا) داعی پکار کر کہتا ہے افسوس ہے تجھ پر اس کو نہ کھول۔ اگر تو اس کو کھولے گا تو اس میں داخل ہو جائے گا (اور وہاں سخت تکلیف اٹھائے گا) یہ مثال بیان کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تفسیر اس طرح فرمائی کہ سیدھا راستہ تو اسلام ہے، اور (دیواروں میں) جو دروازے کھلے ہوئے ہیں، ان سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کو خدا نے حرام قرار دیا ہے اور جو پردے (ان دروازوں پر) پڑے ہوئے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں۔ اور وہ داعی جو سیدھے راستے کے سر پر کھڑا ہوا ہے قرآن ہے اور وہ داعی جو اس

آگے کھڑا ہے اور وہ اللہ کا واعظ (نصیحت کرنے والا) ہے۔ جو ہر مومن کے دل میں موجود ہے۔ (زرین اور احمد) اور بیہقی نے اس روایت کو نو اس بن سمان سے نقل کیا ہے۔ اور ترمذی نے بھی انھیں سے روایت کی ہے مگر ترمذی نے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص کسی طریقہ کی پیروی کرے پس اس کو چاہئے کہ وہ ان لوگوں کے طریقہ کی پیروی کرے جو مرگئے ہیں۔ اس لئے کہ زندہ آدمی فتنے سے محفوظ نہیں ہوتا۔ اور وہ (مرے ہوئے لوگ جن کی پیروی کرنی چاہئے) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم ہیں جو اس امت کے بہترین لوگ تھے دلوں کے اعتبار سے انتہا درجہ کے نیک، علم کے اعتبار سے کامل اور بہت کم تکلف کرنے والے پسند کیا تھا۔ ان کو خدا نے اپنے نبی کی صحبت کے لئے اور اپنے دین کو قائم کرنے کے لئے۔ پس تم ان کی بزرگی کو سمجھو، اور ان کے نقش قدم پر چلو اور جہاں تک ممکن ہو، ان کے عادات و اخلاق کو اختیار

۱۸۲/ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَنْ كَانَ مُسْتَبْتًا فَلْيَسْتَنْ بِمَنْ قَدْ مَاتَ فَإِنَّ الْحَيَّ لَا يُؤْمِنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ أُولَئِكَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا أَفْضَلَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبْرَهَا قُلُوبًا وَأَعَمَّقَا عِلْمًا وَأَقَلَّهَا تَكَلُّفًا اخْتَارَهُمُ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ وَلَا قَامَ دِينُهُ فَاغْرَفُوا لَهُمُ فَضْلَهُمْ وَاتَّبَعُوهُمْ عَلَى أَرْهَمِهِمْ وَتَمَسَّكُوا بِمَا اسْتَطَعُوا مِمَّنْ أَخْلَا فِيهِمْ وَسَيَّرَهُمْ فَإِنَّ لَهُمْ كَالُوا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيمِ

(رَوَاهُ رِزْنِي)

کرد۔ وہی لوگ صراطِ مستقیم (راستہ) پر تھے (زرین)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تورات کا

۱۸۳/ وَعَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْسَخُ مِنْ

التَّوْرَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ نُسْخَةٌ مِّنَ
التَّوْرَةِ فَسَكَتَ فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ تَكَلَّمَكَ
التَّوَالُّ مَا تَرَى بِوَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَظَنَرَهُ إِلَى وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ
وَغَضَبِ رَسُولِهِ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ
دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ
لَوْ بَدَأَ الْكُفْرُ مُوسَى فَاتَّبَعْتُمُوهُ وَتَرَكْتُمُونِي
لَضَلَلْتُمْ عَنِّ سَوَاءَ السَّبِيلِ وَلَوْ كَانَ مُوسَى
حَيًّا وَآذَرَكَ نُبُوَّتِي لَا تَتَّبَعَنِي -

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

اسے سے بھٹک کر گمراہ ہو جاتے۔ اگر موسیٰ زندہ ہونے اور میری نبوت کو اور زمانے کو پاتے تو (یقیناً میرا اتباع کرتے۔ (دارمی)

۱۸۴/۵۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَلَامِي لَا يَنْسَخُ كَلَامَ اللَّهِ وَكَلَامُ اللَّهِ
يَنْسَخُ كَلَامِي وَكَلَامُ اللَّهِ يَنْسَخُ بَعْضُهُ بَعْضًا
۱۸۵/۵۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَدِيثَنَا يَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضًا
كَتَسَخِ الْقُرْآنِ -

۱۸۶/۵۵ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ فَخَرَضَ
فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوهَا وَحَرَّمَ حُرْمَاتٍ
فَلَا تَنْتَهِكُوهَا وَحَدَّ حَدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا
وَسَكَتَ عَنِّ أَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ حَلَا
تَجْتَنُّوا عَنْهَا -

(رَوَى الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةُ الدَّارِقُطِيُّ)

نسخ لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ صَلَّیَ اللَّهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ توہرات
کا نسخہ ہے۔ رسول اللہ صَلَّیَ اللَّهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاموش رہے۔ پھر حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے توہرات کو پڑھنا شروع کیا اور رسول اللہ صَلَّیَ اللَّهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہونے لگا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر
کہا: ”عمر رضی اللہ عنہ! تم کو گم کر رہے ہو یا ابلیس، کیا تم رسول
اللہ صَلَّیَ اللَّهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرے (کے تغیر) کو نہیں دیکھتے؟“
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صَلَّیَ اللَّهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرے پر نظر ڈالی
اور کہا پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے۔ اللہ اور اس کے
رسول ﷺ کے غصہ سے۔ راضی ہیں ہم اللہ کے رب ہونے پر، اور
دین اسلام پر، اور محمد ﷺ کی نبوت پر۔ پس فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی
جان ہے، اگر موجود ہوتے تم میں موسیٰؑ تو تم ان کی اطاعت قبول
کر لیتے اور محمد کو چھوڑ دیتے (اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ) تم سیدھے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّیَ اللَّهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

فرمایا کہ میرا کلام، کلام اللہ کو منسوخ نہیں کرتا۔ اور کلام اللہ میرے
کلام کو منسوخ کر دیتا ہے اور کلام اللہ کا بعض حصہ بعض کو منسوخ کرتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، رسول اللہ صَلَّیَ اللَّهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

فرمایا کہ ہماری بعض حدیثیں بعض کو منسوخ کرتی ہیں جیسا کہ قرآن
منسوخ کرتا ہے۔ (قرآن کے بعض حصہ کو)

حضرت ابو ثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صَلَّیَ اللَّهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے چند باتیں فرض کی ہیں پس تم ان کو ضائع
نکرو (یعنی ان کو ترک نہ کرو) اور چند چیزیں (خدا تعالیٰ نے) حرام

کی ہیں، پس ان کے قریب (بھی) نہ جاؤ۔ اور چند حدود مقرر کی ہیں
پس ان سے تجاوز نہ کرو اور چند چیزوں (کے بیان کرنے) میں سکوت

اختیار کیا (بھول کر نہیں بلکہ دانستہ) پس تم ان چیزوں پر بحث نہ
کرو۔
(مذکورہ بالا تینوں حدیثیں دارقطنی میں ہیں)۔

کِتَابُ الْعِلْمِ

علم کا بیان

فصل اول

۱۸۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُوا اَعْيَنَ لَوَايَةَ وَحَدَّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَى مَتَعَمَّدًا فَلَيْتَبَوْا مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہنچاؤ میری طرف سے اگرچہ ہوا ایک ہی آیت (یعنی میری نہایت مفید حدیثیں لوگوں تک پہنچاؤ اگرچہ وہ کھوڑی ہی ہوں) اور بنو اسرائیل سے جو قہقہہ سنو، ان کو لوگوں کے سامنے بیان کر دو۔ اس میں کوئی گناہ نہیں۔ اور جو شخص جان کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے گا، وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں تلاش کر لے۔ (بخاری)

۱۸۸ وَعَنْ سَمَاءَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ بَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری کوئی (ایسی) حدیث بیان کرے جس کی نسبت اس کا یہ خیال ہو کہ وہ جھوٹی ہے تو وہ جھوٹے آدمیوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ (مسلم)

۱۸۹ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقِهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت معاذ بن جبل کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص کے ساتھ خداوند تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے اور میں تو تقسیم کرنے والا ہوں، عطا فرمانے والا تو خدا ہی ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ مَعَادِنُ مَعَادِنُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خِيَادُهُمْ فِي الْحَاثِلَةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فُقِهُوا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی کان میں جیسے سونے چاندی کی کانیں ہوتی ہیں۔ جو لوگ آیام جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں اگر وہ سمجھیں۔ (مسلم)

۱۹۱ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ أَتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَاسْلَطَهُ عَلَيْهِ هَلَكَتِهِ فِي الْحَيِّ وَرَجُلٌ أَتَاهُ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعْلِمُهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن مسعود بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شخصوں پر (یعنی دو خصلتوں پر) حسد کرنا ٹھیک ہے۔ ایک تو اس شخص پر جس کو خدا نے مال دیا اور پھر اس کو راہ حق میں خرچ کرنے کی توفیق دی۔ اور دوسرا وہ شخص جس کو خدا نے علم دیا پس وہ اس علم کے موافق حکم کرتا اور اس کو سکھاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب

انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل (کے ثواب) کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے مگر تین کا ثواب برابر جاری رہتا ہے۔ صدقہ جاریہ (جیسے اوقاف یا کنویں وغیرہ) یا علم جس سے نفع حاصل کیا جائے (جیسے کسی کو علم پڑھایا یا کوئی کتاب لکھی) اور صالح اولاد جو مرنے کے بعد اس کے لئے دعا کرنے (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کو دنیا کی سختیوں اور تنگیوں سے بچائے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن قیامت کی سختیوں سے بچائے گا اور جس نے کسی تنگ دست کی مشکل کو آسان کیا اللہ دنیا اور آخرت میں اس پر آسانی کرے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کے عیب کو چھپایا اور پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک برابر بندہ کی مدد کرتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد کرتا رہتا ہے اور جو شخص علم کی تلاش میں چلتا ہے اللہ اس پر بہشت کے راستہ کو آسان کر دیتا ہے اور جب جمع ہو جاتی ہے کوئی قوم خدا کے گھر (مسجد یا مدرسہ) میں اور کتاب اللہ کو پڑھتی اور پڑھاتی ہے تو اس پر خدا کی تسکین نازل ہوتی ہے اور خدا کی رحمت اس پر چھا جاتی ہے اور فرشتے اس کو گھر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس قوم کا ذکر ان فرشتوں میں کرتا ہے جو اس کے پاس رہتے ہیں اور جس شخص نے عمل میں قصور کیا اس کا نسب کام نہ آئے گا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سے پہلا شخص جس پر قیامت کے دن (خلوص نیت کے تک کا) حکم لگایا جائے گا وہ شخص ہوگا جو شہید کیا گیا ہوگا۔ پس اس کو میدان قیامت میں لایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی (عطا کی ہوئی) نعمتیں یاد دلانے گا اور وہ سب اس کو یاد آجائیں گی۔ پھر خداوند تعالیٰ فرمائے گا تو نے ان نعمتوں کے شکر میں کیا کام کیا۔ وہ کہے گا میں تیری راہ میں لڑا یہاں تک کہ شہید کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو تو اس لئے لڑا تھا کہ لوگ تجھ کو بہادر کہیں چنانچہ تجھ کو بہادر کہا گیا۔ پھر حکم دیا جائے گا کہ اس کو مرنے کے بل کھینچا جائے اور آگ میں ڈال دیا جائے۔ پھر وہ شخص ہوگا جس نے علم حاصل کیا اور سکھایا اور قرآن کو پڑھا پس اس کو خدا کے حضور میں لایا جائیگا اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلانے گا وہ ان کو یاد کریگا پس خدا اسے پوچھے گا تو نے ان نعمتوں کا شکر کیونکر ادا کیا یعنی کیا کام کیا؟ وہ کہے گا میں نے علم کو سکھا دوسروں کو سکھایا اور تیرے لئے قرآن پڑھا۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے تو علم اس سے سکھا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: إِمَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۳/ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَدَّ مُسْلِمًا سَدًّا اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا أَجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَذَكَّرُونَ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَقَّقَتُهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسَّعْ بِهِ نَسَبُهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۴/ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَىٰ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُجْلٌ أَسْتَشْهِدُ فَأُتَىٰ بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَتُهُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّىٰ اسْتَشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ جَرِيٌّ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَصُحِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ حَتَّىٰ أُتِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتَىٰ بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَتُهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ إِنَّكَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَصُحِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ حَتَّىٰ

اَلْقَىٰ فِي النَّارِ دَرَجًا وَسَخَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهَا فَاَتَىٰ بِهِ فَعَرَفَتْهُ نِعْمَةً فَعَدَّهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ اَنْ يَنْفَقَ فِيهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيْكَفَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهِ فَسُجِبَ عَلَيْهِ وَجِهَهُ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سُخنی کہا جائے چنانچہ تجھ کو سُخنی کہا گیا۔ پس علم دیا جائیگا کہ اس کو مُنہ کے بل کھینچا جائیگا اور پھر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ (مسلم)

۱۹۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَامًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ حَتَّىٰ إِذَا الْمَرْءُ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ دُرُوسًا حَتَّىٰ لَا يَفْقَهُوا فَنُفُوا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا أَوْ أَضَلُّوا - رُتِفَ عَلَيْهِ

۱۹۶ وَعَنْ شَقِيقٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ يُدَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَوْ دُرْتُ أَنْتَ ذَكَرْنَا فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذَلِكَ أَنِّي أَكْهَرُ أَنْ أُمْلِكُكُمْ وَإِنِّي أَخُو لَكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَوَّلْنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا - رُتِفَ عَلَيْهِ

۱۹۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَكَلَ بِكَلِمَةٍ آعَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّىٰ تَفْهَمَ عَنْهُ فَإِذَا أَتَىٰ عَلَىٰ قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۹۸ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ لَّا نَصَارِيَّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ أُبَدِعَ فِي فَاحِشَتِي فَقَالَ مَا عِنْدِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَدَلُّهُ عَلَىٰ مَنْ يُحِبُّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَىٰ خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ

شقیق سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ ہر جمعرات کو لوگوں کو وعظ کیا کرتے تھے (ایک روز) ایک شخص نے ان سے کہا: اے ابو عبد الرحمن میں چاہتا ہوں کہ آپ روزانہ ہم کو وعظ و نصیحت فرمایا کریں۔ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا میں ایسا اس لئے نہیں کرتا کہ تم اکتا جاؤ گے میں نصیحت کے معاملہ میں اسی طرح تمہاری خبر گیری کرتا ہوں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ ہماری خبر گیری کرتے تھے اور ہمارے اکتا جانے کا خیال رکھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۳ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی بات کہتے تو تین مرتبہ اس کا اعادہ فرماتے۔ یہاں تک کہ لوگ اس کو اچھی طرح سمجھ لیتے اور جب آپ کسی جماعت کے قریب سے گزرتے اور اس کو سلام کرنے کا ارادہ فرماتے، تو تین مرتبہ اس کو سلام کرتے۔ (بخاری)

حضرت ابو مسعود انصاریؓ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میری سواری چلنے سے عاجز ہو گئی ہے آپ مجھ کو سواری عطا فرمائیے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: میرے پاس (کوئی) سواری نہیں ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ایسا شخص اس کو بتلا دوں جو سواری دیدے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص

اَجْرٍ فَاَعْلِهِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۹ وَعَنْ جَرِيرٍ قَالَ كُنَّا فِي صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ قَوْمٌ عَرَاةٌ مُجَنَّبِي النَّهَارِ أَوْ الْعِبَاءِ مُتَقِلِّي السُّبُوحِ عَامَّةٌ مِنْهُمْ مِنْ مَضَرٍ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مَضَرٍ فَمَعَدَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِلَاةٍ فَأَذَنَ وَأَقَامَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ رَأَى الْآخِرَةَ (الْآيَةُ) إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَحِيمًا وَالْآيَةُ الَّتِي فِي الْحَشْرِ اتَّقُوا اللَّهَ وَالتَّنْظُرُ نَفْسٍ مَا قَدَّ مَتَّ لِعَدِطِ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِينَارٍ مِنْ دِرْهَمٍ مِنْ تَوْبِهِ مِنْ صَاعٍ بِيَّةٍ مِنْ صَاعٍ تَمَرَةٍ حَتَّى قَالَ وَكَوَيْتِي تَمَرَةٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تُغْرِ عَنَّا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ لَشَمَّ تَبَايَعَ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْتُ كَوْمِينَ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مَذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ مَسْنَةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ مَسْنَةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْءٌ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۰ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کسی بھلائی کی طرف رہنمائی کرے اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ اس نیکی کرنے والے کو۔ (مسلم)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک روز) دن کے ابتدائی حصہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کی خدمت میں ایک قوم حاضر ہوئی جو نیکی بھی اور اپنے جسم پر کھل یا عبا ڈالے ہوئے تھے اور گلے میں لواریں لٹکی ہوئی تھیں ان میں سے اکثر بلکہ سب سب قبیلہ مضر کے لوگ تھے ان کو فاقہ زد دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا آپ گھر میں شتر لے گئے اور پھر واپس آکر بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم دیا۔ جب لوگ جمع ہو گئے تو تکبیر بھی اور جمعہ یا ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر خطبہ دیا اور یہ آیت پڑھی یَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ الْخ لَوْ كُؤ ! اپنے اس پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان (آدم) سے پیدا کیا ہے۔ (آخر آیت تک جس کا آخری حصہ یہ ہے) البتہ اللہ تعالیٰ تمہارا نگہبان ہے۔ پھر وہ آیت پڑھی جو سورۃ حشر میں ہے۔ یعنی اللہ سے ڈرو اور آدمی کو چاہئے کہ وہ اس چیز پر نظر رکھے جو اس نے کل (قیامت) کے لئے پہلے سے بھیجی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا خیرات کرے آدمی اپنے دینار میں سے اپنے درہم میں سے اپنے کپڑوں میں سے اپنے کھجوروں کے پیمانہ میں سے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا۔ خیرات کرے اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہی ہو۔ راوی (جریر) کا بیان ہے کہ (یہ سنکر) ایک انصاری شخص ایک تھیلی لایا جس کے وزن سے قریب تھا کہ اس کا ہاتھ تھک جائے بلکہ اس کا ہاتھ تھک چکا تھا۔ پھر لوگوں نے چیزیں لانی شروع کیں یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ جمع ہو گئے غلہ اور کپڑے کے ڈاؤ تو دے۔ پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ کندہ کی طرح دمک رہا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اسلام میں کسی نیک طریقہ کو رواج دے تو اس کو اس کا ثواب بھی ملے گا اور اس کا ثواب بھی جو اس کے بعد اس پر عمل کرے لیکن عمل کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اور جس شخص نے کسی نیک طریقہ کو اسلام میں رائج کیا اس کو اس کا گناہ بھی ہوگا اور اس شخص

کا گناہ بھی جو اس کے بعد اس پر عمل کرے گا لیکن عمل کرنے والے کے گناہ میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔ (مسلم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں قتل کیا جاتا کسی کو ظلم کے طریقہ پر مگر مرنے والے آدمی کے پہلے بیٹے (ذلیل) پر اس کے خون کا ایک حصہ اس لئے کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل کا طریقہ نکالا تھا۔ (بخاری و مسلم)

اور حضرت معاذ رضی وہ حدیث جس کا شروع یہ ہے لَا يَزَالُ مِنْ
أُمَّتِي فِي بَابِ ثَوَابِ هَذِهِ الْأُمَّةِ ، إِنْ شَاءَ
اللَّهُ تَعَالَى۔

وَسَنَدُ كَرِّ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ لَا يَزَالُ مِنْ
أُمَّتِي فِي بَابِ ثَوَابِ هَذِهِ الْأُمَّةِ ، إِنْ شَاءَ
اللَّهُ تَعَالَى۔

فصل دوم

کثیر بن قیس کہتے ہیں میں دمشق کی مسجد میں حضرت ابوذر دابر کے پاس
بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا۔ اے ابوذر دابر میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مدینہ سے یہ سن کر آیا ہوں کہ تمہارے پاس ایک حدیث ہے
جس کو تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہو اور کوئی غرض بجز اس
کے میرے یہاں آنے کی نہیں ہے۔ ابوذر دائر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص طلب علم کے لئے سفر اختیار کرے
اللہ اس کو بہشت کے راستہ پر چلاتا ہے اور فرشتے طالب علم (دین) کی رضامندی
کے لئے اپنے پروں کا اس پر سایہ ڈالتے ہیں اور عالم کے لئے ہر وہ چیز جو آسمانوں
کے اندر ہے (جیسے فرشتے) اور جو زمین پر ہے (مثلاً انسان جن اور حیوانات وغیرہ)
تمام مخلوقات استغفار کرتی ہے اور (یہاں تک کہ) مچھلیاں بھی پانی کی اندر مغفرت
کی دعا کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی کہ چودھویں رات کا پورا
چاند ستاروں پر فضیلت رکھتا ہے اور عالم پیغمبروں کے وارث اور جانشین ہیں اور
انبیاء کا ورثہ دینار اور درہم نہیں ہیں بلکہ ان کا ورثہ علم ہے جس کا وارث (انھوں نے)
عالم کو بنایا ہے۔ پس جس شخص نے علم کو حاصل کیا اس نے کامل حصہ پایا۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ اور ترمذی نے راوی کا نام
قیس بن کثیر لکھا ہے)

حضرت ابو امامہ باہلی رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا جن میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم۔
یعنی یہ پوچھا گیا کہ ان میں سے کون افضل ہے (پس رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ عالم، عابد پر ایسی فضیلت رکھتا ہے جیسا کہ میں تم میں سے
آدمی آدمی پر فضیلت رکھتا ہوں۔ پس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے اور آسمانوں اور زمین کی ساری مخلوقات
یہاں تک کہ چوڑیاں اپنے سوراخوں میں اور مچھلیاں اس کے لئے دعائے خیر
کرتی ہیں جو لوگوں کو بھلائی سکھاتا ہے (ترمذی) اور دارمی نے جبریل طریقہ پر اس
روایت کو محمول سے نقل کیا ہے جس میں دو آدمیوں (عالم و عابد) کا ذکر
نہیں ہے اور کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عالم عابد پر

۲۱۵ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي
الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ حَاجَّاءَ رَجُلٌ فَقَالَ
يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنِّي جِئْتُكَ مِنْ مَدِينَةِ الرَّسُولِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جِئْتُ
لِحَاجَةٍ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ
بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ
أَجْتَعَتْهَا رِضًا لَطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ
مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالْجِنَّانِ فِي
جَوْفِ الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ
الْقَمَرِ لِلَّيْلِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ
وَرِثَتُهُ الْأَنْبِيَاءُ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يَرَوْا دِينًا
وَلَا دُرَّهَمًا وَإِنَّمَا رَوَوْا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَ أَخَذَ
بِحَبْطٍ وَافٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَابْنُ
مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالسَّامِيُّ التِّرْمِذِيُّ قَيْسُ بْنُ كَثِيرٍ۔
۱۶ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ
عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ
الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَىكُمْ ثُمَّ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ
وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةُ فِي مَجْرَاهِ
حَتَّى الْحَوَاتِ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ
مَكْحُولٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ مُبَالَغًا وَقَالَ فَضْلُ
الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَىكُمْ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ

الْوَيْهَ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ وَ
سَدَّ الْحَدِيثَ إِلَى الْخِيَرَةِ (بہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ
عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ یعنی خدا کے بندوں میں علماء خدا سے ڈرتے ہیں۔ بہر آخر تک حدیث بیان کی۔

۲۰۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ النَّاسَ لَكُمْ أَنْتُمْ وَاتَّعَ وَاتَّ
رَجَالَهُ يَأْتُونَكُمْ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ يَتَفَقَّهُونَ
فِي الدِّينِ فَإِذَا أَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ لوگ تمہارے تابع ہیں اور البتہ بہت سے آدمی تمہارے پاس
اطراف زمین سے علم دین سمجھنے آئیں گے۔ تم ان کو بھلائی کی وصیت
کرنا۔ (ترمذی)

۲۰۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الْحَكْمَةُ ضَالَةٌ الْحَكِيمُ فَخَبِّتْ وَجَدَ هَادِي
أَخْبَرَنَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَابْنُ أَبِي هَيْمٍ ابْنُ الْفَضْلِ الرَّائِي
يُضَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
فائدہ دینے والی بات عقلمند آدمی کا مطلوب ہے پس جہاں وہ اس کو پائے اس
کا وہ مستحق ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ) ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے
اور اس حدیث کے راوی ابراہیم بن فضل کو ضعیف خیال کیا جاتا ہے یعنی
روایت حدیث میں۔

۲۰۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِقْهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْفِ
عَابِدٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فقیہ
(عالم دین) زیادہ سخت ہے شیطان پر ہزار عابدوں سے۔
(ترمذی۔ ابن ماجہ)

۲۰۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طَلِبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ وَدَارِضُ
الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَمَقْلَدِ الْخَنَازِيرِ الْجَوَاهِرِ وَ
اللُّؤْلُؤِ وَالذَّهَبِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) وَرَوَى لَيْثُ بْنُ
سَعْدٍ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ إِلَى قَوْلِهِ مُسْلِمٌ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ
مَنْهُ مَشْهُورٌ وَرِاسَنَادُهُ ضَعِيفٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ
أَوْجِهٍ كُلِّهَا ضَعِيفٌ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علم کا
طلب کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے اور نا اہل کو علم کا سکھانا اس
شخص کے مانند ہے جس نے سور کے گلے میں جو اہرات موتیوں اور سونے کا
پتہ ڈال دیا ہو (ابن ماجہ) اور اس حدیث کو سہیقی نے شعب الایمان میں
”مسلمان مرد“ تک لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کا متن مشہور ہے اور اسناد
ضعیف ہے اور یہ حدیث مختلف طریقوں سے بیان کی گئی ہے اور یہ سب
طریق ضعیف ہیں۔

۲۰۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَلَتَانِ لَا يَجْمَعَانِ فِي مَنَافِقِ حَسَنٍ
سَمْتٍ وَلَا فِقْهٍ فِي الدِّينِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ دو عادتیں ایسی ہیں جو منافق میں یک جا نہیں پائی جاتیں۔ ایک تو خلق
نیک اور دوسری دینی سمجھ۔ (ترمذی)

۲۰۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ خَرَجَ فِي طَلِبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى
يَرْجِعَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو
شخص علم کو حاصل کرنے کے لئے (گھر سے) نکلے وہ اس وقت تک جب
تک کہ گھر) واپس نہ آجائے خدا کی راہ میں ہے۔ (ترمذی۔ دارمی)

۲۰۹ وَعَنْ سَعْدَةَ الْأَزْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلِبَ الْعِلْمَ كَانَ كَقَادَرَةٍ لَهَا

حضرت سحرہ ازدی رضی اللہ عنہا کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو شخص علم کو طلب کرے (تو اس کی یہ طلب) کفارہ ہوتا ہے ان گناہوں کا

جو اس سے پہلے اس نے کہے ہوں (ترمذی - دارمی) ترمذی نے کہا ہر اس حدیث کی اسناد ضعیف ہیں اور اس کا راوی ابو داؤد ضعیف سمجھا جاتا ہے۔
حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن کا بیٹ بھلائی (یعنی علم) سے نہیں بھرتا وہ سنا ہر اس کو یہاں تک کہ جنت میں پہنچ جاتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص سے علم کی کوئی ایسی بات پوچھی جائے جس کو وہ جانتا ہو اور وہ اس کو چھپالے تو قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام دی جائیگی (احمد - ابو داؤد - ترمذی - ابن ماجہ نے اس روایت کو حضرت انسؓ سے بیان کیا ہے)۔
حضرت کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے علم کو اس غرض سے حاصل کیا کہ وہ اسے علما پر فخر کرے یا جاہلوں سے بھگڑے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے اللہ اس کو آگ میں داخل کرے گا۔ (ترمذی) اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے اس علم کو سیکھا جس سے خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے لیکن اس غرض سے سیکھا کہ وہ اس سے دنیا کی متاع حاصل کرے تو قیامت کے دن اس کو جنت کی خوشبو (بھی) میسر نہ ہوگی۔
(احمد - ابو داؤد - ابن ماجہ)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تازہ رکھے اللہ تعالیٰ اس بندہ کو (یعنی باعزت اور خوش رکھے) جس نے میری کوئی بات سنی پس اس کو یاد رکھا اور ہمیشہ یاد رکھا اور اس کو (لوگوں تک) پہنچایا پس بعض حامل فقہ (یعنی علم دین کے حامل یا دینی بات کے محافظ) سمجھ دار نہیں ہوتے اور بعض حامل فقہ ان لوگوں تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے زیادہ سمجھ دار ہوتے ہیں۔ تین باتیں ایسی ہیں جن میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔ ایک تو عمل کا خالص طور پر خدا کے لئے کرنا۔ دوسرے مسلمانوں کو بھلائی کی نصیحت کرنا، اور تیسرے مسلمانوں کی جماعت کو لازم بکڑنا اس لئے کہ جماعت کی دعا اس کو چاروں طرف گھیر لیتی ہے۔ (شافعی - بیہقی درمخل - ابن ماجہ - ترمذی - ابو داؤد - ابن ماجہ - دارمی نے اس حدیث کو زید بن ثابتؓ سے روایت کیا ہے لیکن ترمذی اور ابو داؤد نے تین باتوں کا ذکر نہیں کیا ہے)۔

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تازہ رکھے اللہ اس بندے کو جس نے ہم سے کسی بات کو سنا اور

مضی۔ (رواہ الترمذی والدارمی) وَقَالَ الترمذی هَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ إِلَّا سَنَدَهُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ يَضَعِفُهُ ۲۱۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ يَأْخُذُ رِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ تَشْتَبَعَ الْمَوْعُ مِنْ مَنْ خَيْرٌ تَسْمَعُ حَتَّى يَكُونَ مِنْهُمْ أَحَبُّهُ۔ (رواہ الترمذی)

۲۱۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلَيْهِ ثُمَّ كَتَبَهُ أَجْمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَلْجَأُ مِنَ النَّارِ۔ (رواہ أحمد و
ابن داؤد و الترمذی)۔ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَنَسٍ (۲۱۲) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُجَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ لِيُفِيَتْ بِهِ دُخَانُ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ۔ (رواہ الترمذی) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ ابْنِ عُصَامٍ (۲۱۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ رِجَاؤُ اللَّهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرَفَ الْجَنَّةَ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ بَعْنَى رِجْحَهَا۔ (رواہ أحمد و ابوداؤد و ابن ماجه)۔

۲۱۴ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَرَ اللَّهُ عَبْدًا أَسْمَعَ مَقَالَتِي فَحَفِظَهَا وَرَعَاهَا وَادَّهَارَتْ حَامِلٌ فِيهِ غَيْرُ فُقَيْهِ وَرَبٌّ حَامِلٌ فِيهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ثَلَاثٌ لَا يَغْلُ عَلَيْهِمْ قَلْبُ مُسْلِمٍ إِخْلَا صَ الْعَمَلُ لِلَّهِ وَالنَّصِيحَةُ لِلْمُسْلِمِينَ وَلَزِمُوا جَمَاعَتَهُمْ فَإِنَّ دَعْوَتَكُمْ خَيْرٌ مِنْ دَرَائِهِمْ (رواہ الشافعی و البيهقي في المدخل)۔ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ نَابِتٍ إِلَّا أَنَّ التِّرْمِذِيَّ وَابْنَ دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرَا ثَلَاثٌ لَا يَغْلُ عَلَيْهِمْ۔ إِلَى آخِرِهِ

۲۱۵ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَصَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مَنَاشِئًا بَلَّغَتْ

جس طرح سنا تھا اسی طرح اس کو پہنچا دیا۔ پس اکثر وہ لوگ جن کو پہنچا یا جاتا ہے، سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ) اور دارمی اس روایت کو حضرت ابو الدرداء رضی عنہ روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری جانب سے حدیث بیان کرنے سے بچو (اور صرف اس حدیث کو بیان کرو) جس کو تم (ریح) جانتے ہو۔ پس جس شخص نے جان کر مجھ پر جھوٹ بولا اس کو چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں تلاش کر لے (ترمذی) اور اس کو روایت کیا ابن ماجہ نے حضرت ابن مسعود رضی عنہ اور حضرت جابر رضی عنہ میں اتقوا الحدیث عنی (الما علمتم) کے الفاظ نہیں بیان کئے۔

حضرت ابن عباس رضی عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قرآن مجید کے اندر اپنی رائے سے کچھ کہا اس کو چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانا آگ میں تلاش کر لے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس شخص نے بغیر علم کے قرآن (کے بارے) میں کچھ کہا اس کو چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانا آگ میں تلاش کر لے۔ (ترمذی)

حضرت جندب رضی عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہا اور اس کی رائے حقیقت کے مطابق ہوگئی، تب بھی اس نے غلطی کی۔ (ترمذی و ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن میں جھگڑنا کفر ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

عمر بن شعیب روایت کرتے ہیں اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کی نسبت یہ سنا کہ وہ قرآن میں اختلاف کرتے، ایک دوسرے کے خلاف ذبح کرتے اور جھگڑا کرتے ہیں پس آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اسی سبب ہلاک ہوئے یعنی مارا انھوں نے کتاب اللہ کے بعض حصہ کو بعض پر یعنی آیات میں تناقض و اختلاف ثابت کیا (حالانکہ کتاب اللہ کا بعض حصہ بعض کی تصدیق کرتا ہے پس نہ جھٹلاؤ تم قرآن کے بعض حصہ کو بعض سے اور قرآن میں جتنا تم جانتے ہو اس کو بیان کر دو اور جو نہیں جانتے اس کو جاننے والوں کے حوالے کر دو۔ (احمد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابن مسعود رضی عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نازل کیا گیا ہے قرآن سات طرح پر (یعنی عرب کے ساتوں لغت پر)

كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلِّغٍ أَوْ عَنِ لَهٍ مِنْ سَامِعٍ۔

(رواہ الترمذی و ابن ماجہ۔ ورواہ الدارمی عن ابی الدرداء)

۲۱۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْحَدِيثَ عَنِّي إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ فَمَنْ كَذَبَ عَلَى مَتَعَمِّدٍ أَفْلَيْتَبَوَّءُ مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ (رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجہ عن ابن مسعود و جابر و لم يذكر اتقوا الحديث عنی إلا ما علمتم)۔

۲۱۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بَرَأَيْهِ فَلَيْتَبَوَّءُ مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ وَفِي رَوَايَةٍ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بَعَثَ عَلِيٌّ فَلَيْتَبَوَّءُ مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ۔

(رواہ الترمذی) ۲۱۸ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بَرَأَيْهِ فَاصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ۔

(رواہ ابوداؤد و الترمذی) ۲۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرًا۔

(رواہ احمد و ابوداؤد) ۲۲۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَتَذَكَّرُونَ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَاكُ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهَذَا صَرَبُوا كِتَابَ اللَّهِ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ وَإِنَّمَا نَزَلَ كِتَابُ اللَّهِ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا فَلَا تُكْذِبُوا بَعْضَهُ بِبَعْضٍ فَمَا عَلِمْتُمْ مِنْهُ فَقُولُوا وَمَا جَهِلْتُمْ فَكُونُوا إِلَى عَالِيهِ۔

(رواہ احمد و ابن ماجہ)

۲۲۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحَدٍ لِكُلِّ

اَيَّةٍ مِنْهَا ظَهَرَ وَبَطَنٌ وَ لِكُلِّ حَدِّ مَطْلَعٌ

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

۲۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ اَيَّةٌ مُحْكَمَةٌ اَوْ سَنَةٌ قَائِمَةٌ اَوْ فَرِيضَةٌ عَادِلَةٌ وَمَا كَانَ سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ

رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

۲۲۳ وَعَنْ عَوْنِ بْنِ مَالِكٍ لَمْ يَكُنْ شَجْعِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْضَى إِلَّا اَمِيْدٌ اَوْ اَمُوْدٌ اَوْ مُخْتَالٌ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّائِمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَفِي رَوَايَةٍ اَوْ مَرَّةٍ بَدَلُ اَوْ مُخْتَالٍ

۲۲۴ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ اِسْمُهُ عَلَا مِنْ اَفْئَاةٍ وَمَنْ اَشَارَ عَلَا اَخْبِيهِ بِأَمْرِ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِي غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَهُ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ ۲۲۵ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْاَعْلُوْطَاتِ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ

۲۲۶ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَاِنَّ مَقْبُوْضَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۲۲۷ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بَبَصَرِهِ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هَذَا اَوَّانٌ يَخْتَلِسُ فِيهِ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتَّى لَا يَقْدَرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۲۲۸ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَوَايَةً يُوْشِكُ اَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي جَامِعِهِ قَالَ اَبْنُ عِيْنَةَ لَإِنَّهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَمِثْلُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَاقِ قَالَ اسْتَحَقَّ بَنُو مُوسَى وَسَمِعْتُ اَبْنَ عِيْنَةَ اَنَّهُ قَالَ هُوَ الْعَمِيْرِيُّ الرَّاهِلُ

اس میں ہر آیت کے ایک ظاہری معنی ہیں اور ایک باطنی اور ہر حد کی سوا ایک جگہ خبردار نہ ہونے کی ہے۔ (شرح السنہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم تین ہیں (یعنی دین کے علم) ایک تو آیت محکمہ (یعنی مضبوط اور غیر متغیر) دوسرے سنت قائمہ (یعنی مستند حدیثیں) اور تیسرے فریقہ عادلہ (یعنی اجماع امت اور قیاس) اور ان کے سوا جو کچھ ہے وہ زائد ہے۔ (ابوداؤد ابن ماجہ) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بھی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قصہ بیان نہ کرے (یعنی غلط و نصیحت نہ کرے) مگر حاکم یا محکوم اور مغرور و متکبر۔ ان میں سے دو کو تو غلط و غلط و نصیحت جائز اور مغرور و متکبر کو ناجائز و ممنوع۔ (ابوداؤد) اور اس کو دارمی نے عمرو بن شعیب سے روایت کیا اور انھوں نے اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے (روایت کیا) اور ایک روایت میں اس کے بدلہ میں او مرار بیان کیا۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو فتویٰ بغیر علم کے دیا ہو ہوگا اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا۔ اور جس نے اپنے بھائی کو غلط مشورہ دیا اس نے خیانت کی۔ (ابوداؤد)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مغالطہ دینے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم فرائض اور قرآن کو سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ اس لئے کہ میں اٹھالیا جاؤں گا (مراد فرائض سے یا تو فرض چیزیں ہیں یا علم فرائض)۔ (ترمذی) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ آپ نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی اور پھر فرمایا یہ وقت کہ جاتا رہے گا علم آدمیوں میں سے یہاں تک کہ وہ علم کے ذریعہ کسی چیز پر قدرت نہ رکھیں گے (علم سے مراد وحی ہو اور اشارہ ہو اپنی وفات کی طرف)۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ وہ زمانہ قریب ہے جب علم حاصل کرنے کے لئے لوگ اونٹوں کے جگر کو پھاڑ ڈالیں گے (یعنی دور دراز کا سفر کریں گے) لیکن کسی جگہ کوئی عالم مدینہ کے عالم سے زیادہ نہ پائیں گے۔ (ترمذی) اور جامع ترمذی میں ابن عیینہ سے منقول ہے کہ مدینہ کے وہ عالم مالک بن انس ہیں اور عبدالرزاق نے بھی یہی لکھا ہے اور اسحق بن موسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے ابن عیینہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ مدینہ کا

وَأَسْمُهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ -

وہ عالم ترقی جو یعنی حضرت عمرؓ کے خاندان سے اور اس کا نام عبد العزیز بن عبد اللہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ مجھ کو معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ آپؐ فرمایا خدا نے عز و جل اس امت کے لئے ہر نئی صدی پر ایک شخص کو بھیجا ہے جو اس کے دین کو تازہ کرتا ہے۔ (البوداد)

ابراہیم بن عبد الرحمن العذری کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ سلم نے کہ حاصل کریں گے اس علم (کتاب و سنت) کو ہر آئندہ آنیوالی جماعت میں سے اس کے نیک لوگ جو دور کریں گے اس سے حد سے گزر جائیوے لوگوں کی تحریف کو اور اہل باطل کی افراط و تفریط اور جاہلوں کی تاویل کو۔ (ربہقی)

اور حضرت جابرؓ کی اس حدیث کو جس کا شروع یہ ہے فَإِنَّمَا شَفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ ہم باب تیسم میں بیان کریں گے۔ اِنْ شَاءَ اللہ تعالیٰ

۲۲۹ وَعَنْهُ قَالَ فِيمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا -

(رواه البوداد)

۲۳۰ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعُذْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ هَذَا الْعِلْمُ مِنْ كُلِّ خَلْفٍ عُدُولُهُ يُنْفَخُونَ عَنْهُ تَحْرِيفُ الْغَالِبِينَ وَاسْتِعَالُ الْمُبْطِلِينَ وَتَاوِيلُ الْجَاهِلِينَ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْمُدْخَلِ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ مَعْنٍ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعُذْرِيِّ وَسَنَدُهُ حَدِيثٌ جَائِزٌ فَإِنَّمَا شَفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ فِي بَابِ التَّيَمُّمِ اِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

فصل سوم

حسن بصریؒ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو اس حال میں موت آئے کہ وہ اس غرض سے علم حاصل کر رہا ہو، کہ اس سے اسلام کو تازہ زندگی بخشنے کا تو اس کے اور انبیاء کے درمیان جنت میں صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ (دارمی)

حسن بصریؒ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے بنی اسرائیل کے دو شخصوں کا سال پوچھا گیا جس میں سے ایک تو عالم تھا جو فرض نماز پڑھتا تھا اور پھر بیٹھ کر لوگوں کو علم سکھاتا تھا اور دوسرا دن کو روزہ رکھتا اور ساری رات عبادت کرتا تھا۔ آپؐ پوچھا کیا کہ ان میں سے کون بہتر ہے؟ آپؐ فرمایا کہ اس عالم کو جو فرض نماز پڑھتا اور لوگوں کو علم سکھاتا ہے اس کا بے پروا ہونا اور روزہ رکھنا اور رات کو عبادت کرتا تھا، ایسی ہی فضیلت ہے جیسی کہ میری فضیلت تم میں سے ایک آدمی پر (دارمی)

حضرت علیؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا ہے وہ شخص جو دین کی سمجھ رکھتا ہو۔ اگر اس کی طرف کوئی حاجت لائی گئی تو اس نے نفع پہنچایا اور اس سے بے پرواہی کی گئی تو بے پروا رکھا اس نے اپنے آپ کو (ربہقی)

۲۳۱ عَنْ الْحَسَنِ مُوسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُجِي بِهِ إِلَى سَلَامٍ فَلْيَنْتَه وَبَيْنَ النَّبِيِّينَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ - (رواه الدارمي)

۲۳۲ وَعَنْهُ مُوسَلًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يَصِلُ الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَالْآخَرُ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقْدُمُ الْفَلَّاحَ أَفْضَلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ هَذَا الْعَالِمِ الَّذِي يَصِلُ الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقْدُمُ الْفَلَّاحَ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ - (رواه الدارمي)

۲۳۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعَمَ الرَّجُلُ الْفَقِيرُ فِي الدِّينِ إِنْ اجْتَنَبَ إِلَيْهِ نَفْعٌ وَإِنْ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ أَغْنَى نَفْسَهُ - (رواه زرارة)

۲۳۸ وَعَنْ عَبْدِ مَنَظَرِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ أَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ فَإِنْ أَكْثَرْتَ فَثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا تَمِلِ النَّاسَ هَذَا الْقُرْآنَ وَلَا أَلْفَيْكَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيثٍ مِمَّنْ حَدَّثَهُمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ وَحَدِيثُهُمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ أَنْصَبْتُ فِي ذَا أَمْرٍ لَكَ تَحْدِثُهُمْ وَهُمْ يَسْتَهْوُونَهُ وَالنَّظَرُ التَّجَعُّ مِنَ الْمَدْعَاةِ فَاجْتَنِبْهُ فَإِنِّي عَهَدْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لَا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عمر رضی روایت ہے کہ ابن عباس نے (ایک روز) علم کے بارے میں کہا کہ تم ہر جمعہ کو لوگوں کے سامنے حدیث بیان کرو۔ یعنی ہفتہ میں ایک بار وعظ و نصیحت کو کم سمجھیں تو پھر ہفتہ میں دو بار اور اس سے زیادہ ضرورت ہو تو ہفتہ میں تین بار اور رنجیدہ اور تنگ نہ کر تو لوگوں کو اس سے زیادہ اس قرآن سے۔ اس کے بعد ابن عباس نے کہا۔ اور میں سمجھ کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ تو کسی قوم یا جماعت کے پاس جائے اور وہ اپنی باتوں میں مشغول ہوں اور تو ان کی باتوں کو منقطع کر کے ان کو وعظ و خطبہ نصیحت شروع کرے اور ان کو تکلیف پہنچائے۔ اسی حالت میں سمجھ کو چاہئے کہ خاموش رہے البتہ اگر وہ سمجھ سے وعظ و نصیحت کی خواہش کریں تو ان کے سامنے حدیث بیان کر جب تک وہ اس کے خواہشمند ہوں اور دُعا میں مقفی عبارت استعمال نہ کریں پس کہ وہ ایسا نہ کرتے تھے (یعنی دُعا میں مقفی الفاظ استعمال نہ کرتے تھے)۔ (بخاری)

۲۳۹ وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ قَادَرَكُهُ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْأَجْرِ فَإِنْ لَمْ يُدْرِكْ كُهُ كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِنَ الْأَجْرِ - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت داؤد بن الاسقع کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے علم کو طلب کیا اور اس کو حاصل کر لیا اس کو دو ہرا اجر ملے گا اور اگر علم حاصل نہ ہوا تو اکہر ثواب ملے گا۔ (دارمی)

۲۴۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ مَاتَ يَتِيمٌ مِمَّنْ مَاتَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَنَانِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَيْهِ وَنَشَأَ دَوْلَةً أَمْثَلًا تَرَكَهُ أَوْ مُصَحَّفًا زَرَتْهُ أَوْ مُسَجَّدًا أَبْنَاءَ أَوْ بَيْتًا زَارَتْهُ السَّيْلُ بَنَاءُ أَوْ نَهْرًا أَوْ جَرَاهُ أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي مَحَبَّتِهِ وَحُبِّهِ تَلَحُّقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس کے جس عمل یا نیکیوں سے مرنے کے بعد ثواب پہنچتا ہے اس میں ایک تو علم ہے جس کو اس نے سیکھا اور رواج دیا تھا اور دوسرے نیکیاں وہ ہے جس کو اپنے بعد چھوڑا ہے اور میرے قرآن کی جو وارثوں کے لئے چھوڑا ہے جو تھے مسجد ہے جس کو اپنی زندگی میں بنایا ہو یا نجس سرے یا مسافر خانہ ہے جس کو اس نے تعمیر کیا ہو یا جو ہے جس کو اس نے جاری کیا ہو ساتویں وہ خیرات ہے جس کو اس نے اپنی صحت و زندگی میں اپنے مال سے نکالا ہو۔ ان تمام چیزوں کا ثواب اس کے مرنے کے بعد اس کو پہنچتا ہے۔ (ابن ماجہ بیہقی)

۲۴۱ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَى أَنَّهُ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ سَهَّلْتُ لَهُ طَرِيقَ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَلَكَ مَسْلَكَ كَرِهِيَّتِي أَتَبْتُ عَلَيْهِمَا الْجَنَّةَ وَفَضَّلْتُ فِي عِلْمٍ خَيْرٌ مِنْ فَضْلِ فِي عِبَادَةٍ وَمِلَاكَ الدِّينِ الْوَرَعِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی (خفی) بھیجی ہے کہ جو شخص طلب علم کے لئے راستہ طے کرے تو میں اس پر جنت کے راستہ کو آسان کر دوں گا اور جس شخص کی میں نے دونوں آنکھیں چھین لی ہوں تو میں ان کا بدلہ اس کو جنت دوں گا اور علم کے اندر زیادتی عبادت میں زیادتی سے بہتر ہے۔ اور پرہیزگاری دین کی بنیاد ہے۔ (بیہقی)

حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں کہ رات کو تھوڑی دیر درس دینا رات بھر عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ (دارمی)

۲۳۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْنَسَيْنِ فِي مَسْجِدِهِ فَقَالَ كَلَاهُمَا عَلَى خَيْرٍ وَ أَحَدُهُمَا أَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهِ أَمَّا هُوَذَا كَرِهَ فَيَدْعُو اللَّهَ وَيَرْغَبُونَ إِلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَأَمَّا هُوَذَا كَرِهَ فَيَتَعَلَّمُونَ الْفِقْهَ أَوِ الْعِلْمَ وَيُعَلِّمُونَ الْجَاهِلَ فَهُمْ أَفْضَلُ وَإِنَّمَا يُعَلِّتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِيهِمْ.

(رواہ الدارمی)

۲۴۰ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا الْعِلْمَ الَّذِي إِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيهًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا فِي أَمْرِ دِينِهَا بَعَثَهُ اللَّهُ فِيهَا فَكِهًا وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا شَهِيدًا

۲۴۱ وَعَنْ النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ مَنْ أَجْوَدُ جُودًا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ اللَّهُ أَجْوَدُ جُودًا ثُمَّ أَنَا أَجْوَدُ بَنِي آدَمَ وَأَجْوَدُهُمْ مَنْ بَعْدِي رَجُلٌ عِلْمٌ عَلَيْهِمَا فَتَشْرَءُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمِيرًا وَاحِدًا أَوْ قَالَ أُمَةً وَاحِدَةً.

(رواہ البیهقی)

۲۴۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْهُوَ مَنْ لَا يَشْبَعَانِ مِنْهُمُ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ وَمِنْهُمُ فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا - رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْإِسْنَادُ فِي الثَّلَاثَةِ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ فِي حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ هَذَا أَصْنُ مَشْهُورٌ فِيمَا بَيْنَ النَّاسِ وَلَيْسَ لَهُ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ

۲۴۳ وَعَنْ عَوْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ مَنْهُمَا لَا يَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ الدُّنْيَا فَكَأَيُّ تَسْتَوِيَانِ أَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيُنَادِ ادْرِضِي لِلرَّحْمَنِ وَأَمَّا صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَتَمَادِي فِي الطَّغْيَانِ ثُمَّ قَرَأَ

حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم دو مجلسوں میں سے گزرے جو مسجد میں منعقد ہوئی تھیں آپ نے فرمایا دونوں مجلسیں بھلائی ہیں لیکن ان میں ایک بہتر ہے دوسرے سے۔

ان دونوں مجلسوں یا جماعتوں میں سے ایک عبادت میں مصروف ہو اور خدا سے دعا کر رہی ہے اور اس سے اپنی خواہش و رغبت کا اظہار کر رہی ہے خواہ اس کو دے یا نہ دے اور دوسری جماعت فقیر یا علم کو حاصل کر رہی ہو اور جاہلوں کو علم سکھا رہی ہے پس یہ لوگ بہتر ہیں اور میں بھی معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں (یہ کلمہ) پھر آپ بھی ان میں بیٹھ گئے۔ (دارمی)

حضرت ابوذر راضی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ مقدار علم کی کیا ہے کہ جب انسان اتنا علم حاصل کرے تو فقیہ بن جائے (اور دنیا و آخرت میں اس کا شمار عالموں میں ہو) پس نے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری امت کو فائدہ پہنچانے کے لئے چالیس حدیثیں امر دین کی یاد کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت فقیہ اٹھائے گا اور قیامت کے دن میں اس کا شفیع اور گواہ ہوگا (بیہقی)

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ سخاوت کرنے والوں میں کون سب سے بڑا سخی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ سخاوت کرنے والوں میں سب سے زیادہ سخی ہے۔ پھر اولادِ آدم میں سب سے بڑا سخی میں ہوں اور میرے بعد سب سے بڑا سخی وہ شخص ہوگا جس نے علم کو سیکھا اور اس کو پھیلایا۔ یہ شخص قیامت کے دن ایک امیر یا ایک جماعت کی (شان و شکوہ) کی طرح آئے گا۔ (بیہقی)

حضرت انس بن مالک کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دو ایسے حریف ہیں جن کا پیٹ (کبھی نہیں بھرتا۔ ایک تو علم کا حریف علم سے اس کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا اور دوسرا دنیا کا حریف کہ دنیا سے اس کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا۔ (مذکورہ تینوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کی ہیں بیہقی کہتے ہیں امام احمد نے ابو داؤد کی حدیث کے لئے فرمایا کہ یہ لوگوں میں بہت مشہور ہے لیکن اس حدیث کی سند صحیح نہیں ہے۔

عون کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود نے بیان کیا کہ دو حریف ہیں جو (کبھی) سیر نہیں ہوتے اہل علم اور دنیا دار اور (درجہ میں) دونوں برابر نہیں اہل علم تو زیادہ کرتا ہے خدا کی رضا مندی و خوشنودی کو اور دنیا دار زیادتی کرتا ہے سرکشی میں پھر عبداللہ بن مسعود نے یہ آیت پڑھی: كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَافٍ

اَنْ تَرَ اَنَا اَسْتَغْنٰی۔ یعنی انسان البتہ سرکشی کرتا ہے اس لئے اپنے آپ کو بے پروا جانتا ہے۔ جو نہ راوی کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے عالم کے حق میں یہ آیت پڑھی اِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ۔ یعنی خدا کے بندوں میں عالم خدا سے ڈرتے ہیں۔ (دارمی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے بہت سے لوگ دین کا علم حاصل کریں گے اور قرآن پڑھیں گے اور کہیں گے کہ ہم اُمراء کے پاس جا کر ان کی دنیا (دولت) میں سے اپنا حصہ حاصل کریں گے اور اپنے دین کو ان سے علیحدہ رکھیں گے۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا جس طرح خار دار درخت سے کچھ حاصل نہیں ہوتا مگر کانٹا۔ اسی طرح اُمراء کی صحبت سے حاصل نہیں ہوتا مگر گناہ۔ (ابن ماجہ)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا ہے کہ اہل علم علم کی حفاظت کریں اور اس کے اہل ہی کو سکھائیں۔ تو وہ اپنے زمانہ کے سردار بن جائیں اپنے علم کے سبب۔ لیکن (اہل علم نے ایسا نہیں کیا بلکہ) انھوں نے علم کو دنیا داروں پر خرچ کیا تاکہ اس کے ذریعہ سے ان کی دنیا (دولت) کو حاصل کریں پس وہ دنیا داروں کی نگاہ میں ذلیل ہوئے۔ میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص نے اپنے مقاصد میں سے صرف ایک مقصد یعنی آخرت کے مقصد کو اختیار کر لیا تو اللہ اس کے دنیاوی مقصد کو خود پورا کر دیتا ہے اور جس شخص کے مقاصد پر آگندہ اور متفرق ہوں جیسا کہ دنیا کے حالات ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کو اس کی پروا نہیں ہوتی کہ وہ خواہ کسی جنگل (یعنی دنیا کے کسی حصہ) اور کسی حالت میں ہلاک ہو۔ (ابن ماجہ - بیہقی)۔

بیہقی نے شعب الایمان میں اس حدیث کو ابن عمرؓ سے بیان کیا ہے۔
اعمش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علم کی آفت بھولنا ہے اور علم کا ضائع کرنا یہ ہے کہ تو اس کو نااہل کے سامنے بیان کرے۔ (دارمی مسلاً)

سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے حضرت کعبؓ سے دریافت کیا۔ تمہارے نزدیک اہل علم کون ہے؟ کعبؓ نے جواب دیا، وہ لوگ جو اپنے علم کے موافق عمل کریں۔ پھر حضرت عمرؓ نے پوچھا۔ عالموں کے دلوں سے کوئی چیز علم کو نکال لیتی ہے؟ کعبؓ نے جواب دیا لا۔ (دارمی)

احول بن حکیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بُرائی کی بابت سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ بُرائی کی بابت مجھ سے (کچھ) نہ پوچھو بلکہ بھلائی کے متعلق پوچھو۔ آپ نے تین بار ان جملوں کو

عَبْدُ اللَّهِ كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَآفٍ رَاسٍ
اَسْتَغْنٰی قَالَ وَقَالَ الْاَخَرُ اِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ
عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۲۴
۵۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمَّا سَمِئْتُ سَيَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ يَقْرُونَ الْقُرْآنَ يَقُولُونَ نَاقِي الْأَمْوَاءِ فَتُسَيِّبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ رَدَّتْ لَهَا بَيْنَنَا وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ كَمَا لَا يَجْتَنِي مِنَ الْفِتْنَةِ إِلَّا الشُّوْكَ كَذَا لَا يَجْتَنِي مِنْ قَوْمِهِمْ إِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ كَأَنَّهُ يَعْنِي الْخَطَايَا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۵
۵۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ صَانِدُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوهُ عِنْدَ أَهْلِهِمْ لَسَادُوا بِأَهْلِ أَهْلِ زَمَانِهِمْ وَلَكِنَّهُمْ بَدَلُوهُ إِلَى أَهْلِ الدُّنْيَا لَيَنَالُوا بِهِ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَالُوْا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَبَاءً وَاحِدًا هَتَمَ أَحَدَ يَتِهِ كَفَاكَ اللَّهُ هَمَّ دُنْيَاكَ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ أَحْوَالُ الدُّنْيَا لَدُنِّيَالِ اللَّهُ فِي آيٍ أَوْ دِيْنَهَا هَلَكَ۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ إِلَى الْخَبَرِ)

۲۲۶
۶۰ وَعَنِ الرَّعَشِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَهُ الْعِلْمُ النَّسْيَانُ وَإِضَاعَتُهُ أَنَّ مُحَمَّدًا بِهِ عَيْدٌ أَهْلِهِ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُدَّسَلًا)

۲۲۷
۶۱ وَعَنْ سُفْيَانَ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِكَعْبٍ مَنِ آذَى بَابَ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِمَا يَعْلَمُونَ قَالَ فَمَا أَحْدَرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۲۸
۶۲ وَعَنِ الْأَحْمَصِيِّ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي عَنِ الشَّرِّ وَسَلَوْنِي عَنِ الْخَيْرِ يَقُولُهَا

آفرمایا اور اس کے بعد فرمایا کہ خبردار ہو کہ ستر سیروں میں بدترین مجرمے علماء ہیں اور بھلے لوگوں میں سب سے بہتر بھلے علماء ہیں۔ (دارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خدا کے نزدیک قیامت کے دن مرتبہ کے اعتبار سے سب سے بدتر شخص وہ عالم ہے جس کے علم سے نفع حاصل نہ کیا جائے۔ (دارمی)

زیاد بن حدیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم جانتے ہو اسلام کو تباہ و برباد کرنے والی کونسی چیز ہے؟ میں نے کہا مجھ کو معلوم نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسلام کو تباہ کرتا ہے پھسلنا عالم کا یعنی اس کی غلطی یا گناہ اور جھگڑنا منافق کا کتاب اللہ کے اندر اور تباہ کرتا ہے گمراہ سرداروں کا حکم جاری کرنا۔ (دارمی)

حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علم دو قسم کے ہیں ایک تو وہ جو دل میں ہے پس یہ علم نفع دیتا ہے اور دوسرا وہ جو زبان پر ہے پس یہ آدمی پر خدا تعالیٰ عذاب کی دلیل و حجت ہے۔ (دارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو باتیں (یعنی دو قسم کے علم) یاد رکھی ہیں جن میں سے ایک کو (یعنی علم ظاہر کو) تو میں نے تمہارے درمیان بھیل دیا ہے اور دوسرا (علم باطنی) اگر میں اس کو بیان کروں، تو میرا یہ گلا کاٹ ڈالا جائے۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے (لوگوں کو مخاطب کر کے) کہا۔ لوگو! تم میں سے جو شخص کسی بات کو جانتا ہو وہ اس کو بیان کر دے اور جو نہ جانتا ہو، اس کی نسبت وہ کہہ دے کہ اللہ ہی جانتا ہے اس لئے کہ جس چیز کا اس کو علم نہیں ہے اس کی نسبت اللہ بہتر جانتا ہے۔ کہنا بھی علم کی ایک قسم ہے چنانچہ خداوند تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے فرمایا ہے: قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ (ما نکما اور میں تکلف کرنے والے لوگوں میں سے نہیں ہوں۔ بخاری و مسلم)

ابن سیرین رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ یہ علم (یعنی کتاب و سنت کا علم) دین ہے۔ پس جب تم اس کو حاصل کرو تو یہ دیکھ لو کہ کس سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو۔ (مسلم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے (قاریوں کو مخاطب کر کے) اے قاریوں کے گروہ سیدھے رہو پس تحقیق تم سبقت لے گئے ہو دور کی سبقت، اگر تم راہ مستقیم سے ہٹ کر ادھر ہو گئے تو البتہ تم بڑی گمراہی میں پڑ جاؤ گے (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اللہ

ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ شَرَّ الشِّرَارِ الْعُلَمَاءُ وَ إِنْ خَيْرَ الْخَيْرِ خَيْرُ الْعُلَمَاءِ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۴۹ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ إِنْ مِنْ أَشْرَ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَالِمٌ لَا يُنْتَفَعُ بِعِلْمِهِ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۵۰ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي عُمَرُ هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ إِلَّا سَلَامٌ قُلْتُ لَا قَالَ يَهْدِمُهُ رَلَّةُ الْعَالِمِ وَحِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْأَيْمَةِ الْمُضِلِّينَ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۵۱ وَعَنْ الْحَسَنِ قَالَ الْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَاكَ حُجَّةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ابْنِ آدَمَ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۵۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَاشِينَ فَمَا آ أَحَدُهُمَا فَبَشْتُهُ فَيُكْرَمُ وَآ مَا الْآخَرُ فَوَأْبَشْتُهُ قُطِعَ هَذَا اللَّوْصُ يَعْنِي مَجْدَى الطَّعَامِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عِلْمٌ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِيَنْبِئَكَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۴ وَعَنْ أَبِي سَيْرٍ قَالَ إِنْ هَذَا الْعِلْمُ دِينٌ قَانظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۵ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَآءِ اسْتَقِيمُوا فَقَدْ سَبَقَكُمْ سَبَقًا بَعِيدًا وَأَنْ أَخَذْتُمْ يَمِينَنَا وَشِمَاكَا لَفَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا لَا بَعِيدًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

سے پناہ مانگوں گے کہ نہیں ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ صغیر کا کون کیا ہے؟ آپؐ فرمایا وہ ایک وادی (نالہ) ہے دوزخ میں جس سے دوزخ دن میں چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اس میں کون داخل ہوگا؟ فرمایا وہ قرآن پڑھنے والے جو اپنے اعمال کو دکھانے کے لئے کرتے ہیں (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ خدا کے نزدیک مغبوض ترین وہ قاری (قرآن پڑھنے والے) ہیں جو امر اور نہی سے لڑتے ہیں۔ اس حدیث کے راوی حمار بنی نے کہا ہے کہ امر اسے مراد ظالم امر ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جلد ہی لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ اسلام میں صرف اس کا نام باقی رہ جائے گا اور نہیں باقی رہے گا قرآن میں مگر اس کے نقوش۔ ان کی مسجدیں (ظاہر میں) آباد ہوں گی لیکن فی الحقیقت وہ خراب ہوں گی۔ ہدایت سے ان کے علماء آسمان کے نیچے (بسنے والی) مخلوق میں سب سے بدتر ہوں گے ان ہی سے دین میں فتنہ برپا ہوگا اور ان ہی میں لوٹ آئے گا۔

(تبیہی در شعب الایمان)

حضرت زیاد بن لبیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کا ذکر فرمایا یعنی ابتلا اور فتنہ کا) اور پھر فرمایا کہ اس وقت ہوگا جبکہ علم جاتا رہے گا۔ میں نے یہ شکر عرض کیا یا رسول اللہؐ! علم کیوں کر جاتا رہے گا حالانکہ ہم قرآن کو پڑھتے ہیں اور اپنے بچوں کو بھی قرآن پڑھاتے ہیں، وہ اپنے بچوں کو پڑھائیں گے اسی طرح یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ آپؐ فرمایا زیاد تیری ماں تم کو کم کرے میں تو مدینہ میں تجھ کو سمجھ دار انسان خیال کرتا تھا۔ کیا یہ یہود و نصاریٰ تو رات اور بجیل کو نہیں پڑھتے ہیں لیکن جو کچھ ان کتابوں کے اندر ہے اس میں سے کسی چیز پر عمل نہیں کرتے۔ (احمد ابن ماجہ اور ترمذی اور دارمی نے اس کو ابوامامہؓ سے روایت کیا۔)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ علم کو سیکھو اور سکھاؤ اور علم فرائض (فرض احکام کا علم) سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ سیکھو قرآن کو اور سکھاؤ لوگوں کو۔ پس میں ایک شخص ہوں، جو اٹھایا جاؤں گا اور علم کو بھی عنقریب اٹھالیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے یہاں تک کہ اختلاف کریں گے دو شخص ایک فرض چیز میں، اور ایسا کوئی شخص نہ پائیں گے جو ان کے درمیان فیصلہ کرے (یعنی علم اس قدر کم ہو جائے گا یا فتنے اس قدر بڑھ جائیں گے۔ (دارمی۔ دارقطنی)

وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ حُبِّ الْحَزَنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حُبُّ الْحَزَنِ قَالَ دَاخِلٌ فِي جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمَ كُلَّ يَوْمٍ أَرْبَعِ مِائَةِ مَرَّةٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَدْخُلُهَا قَالَ الْقُرَّاءُ الَّذِينَ بَالِغُوا فِي رَدِّهِ التَّوْمِيذِ وَكَذَلِكَ ابْنُ مَاجَةَ وَرَأَى فِيهِ وَإِنْ مِنْ أَلْفَيْنِ الْقُرَّاءُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الَّذِينَ يَزُورُونَ الْأَمْمَاءَ قَالَ الْمُحَارِبِيُّ يَعْني الْجَوَارَةَ۔

۲۵۸ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُوْ شَيْءٌ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رُسْمُهُ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدَى عُلَمَاؤُهُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ خُرُوجُ الْفِتْنَةِ وَفِيهِمْ تَعَوَّذُ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۲۵۹ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ ذَاكَ عِنْدَ آوَانٍ ذَهَابِ الْعِلْمِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ قَالَتْ نَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنُقَرِّئُهُ أَبْنَاءَنَا وَنُقَرِّئُهُ أَبْنَاءَنَا وَنَأْتِيَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ فَقَالَ تَكُنْ لَكَ أُمْلَكَ زِيَادُ إِنَّ كُنْتَ لَا رَبَّكَ مِنْ أَفْقِهِ رَجُلٍ بِالْمَدِينَةِ أَوْ لَيْسَ هَذِهِ الْيَهُودُ وَالتَّصَارِيُّ يَفْرَوْنَ التَّوْرَةَ وَالْأَنْجِيلَ لَا يَعْمَلُونَ شَيْئًا مِنْهَا فِيهِمَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَدَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ نَحْوَهُ وَكَذَلِكَ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ۔)

۲۵۹ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَإِنِّي أَمْرٌ مُقْبُوضٌ وَالْعِلْمُ سَبِيْعٌ مُقْبَضٌ وَيُظْهَرُ الْفِتْنُ حَتَّى يَخْتَلِفَ اثْنَا فِي فَرِيضَةٍ لَا يَجِدَانِ أَحَدًا يَقْضِي بَيْنَهُمَا۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس علم کی مثال جس سے نفع نہ اٹھایا جائے اس خزانہ کے مانند ہے جس میں سے خدا کی راہ میں کچھ خرچ نہ کیا جائے۔ (احمد۔ دارمی)

۲۶۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُسْتَفْعَ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ)

پاکیزگی کا بیان

فصل اول

کتاب الطہارۃ

حضرت ابومالک اشعریؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پاک رہنا آدھا ایمان ہے اور اللہ اللہ کہنا بھر دیتا ہے (اعمال کی) ترازو کو اور سبحان اللہ واللہ الحمد اللہ بھر دیتے ہیں آسمانوں اور زمین کے درمیان کو اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے اور صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے لئے یاتیرے اوپر دلیل ہے ہر شخص (جب صبح کرتا ہے۔ یعنی صبح سوکر اٹھتا ہے تو اپنی جان کو اپنے کاموں میں بچتا رکھتا ہے۔ پس آزاد کرتا ہے (اپنے کام میں کامیاب ہو کر) اپنی جان کو، یا ہلاک کرتا ہے (ناکام ہو کر)۔

(مسلم)

وَلَا فِي الْجَامِعِ وَلَكِنْ ذَكَرَهَا الدَّارِمِيُّ بِدَلَالِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیسے بتلاؤں میں تم کو وہ چیز جو تمہارے گناہوں کو دور کرے اور (جنت میں) تمہارے درجات کو بڑھائے۔ صحابہ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپؐ فرمایا پورا کرنا وضو کا بیماری یا تکلیف کی حالت میں۔ کثرت سے قدموں کا لکھنا (جانا) طرف مسجد کے اور ایک نماز کے بعد انتظار کرنا دوسری نماز کا۔ پس یہ ہر باب مالک بن انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ”یہ ہے رباط“ کا لفظ دو مرتبہ آیا ہے اور ترمذی میں تین تین مرتبہ۔ (مسلم۔ ترمذی)

حضرت عثمانؓ کا بیان ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح کرے اس کے (تمام) گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے کے گناہ بھی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی مسلمان یا مومن بندہ وضو کا ارادہ کرتا ہو اور اپنے منہ کو دھونا ہو تو پانی کے ساتھ اس کے وہ تمام گناہ جن کو آنکھوں نے کیا تھا دھل جاتے اور خارج ہو جاتا ہے یا اس پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں پھر جب دونوں ہاتھوں کو دھونا ہو تو ہاتھوں کے وہ تمام گناہ جن کو آنکھوں نے کیا تھا۔ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ خارج ہو جاتے ہیں پھر جب وہ دونوں پاؤں

۲۶۱ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْإِيمَانَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْأُتَمْلَاءُ مَابَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالْقَبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ مُحَجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَايَعُ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوْتِقُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رَوَايَةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تَمْلَأُ مَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَمْ أَجِدْ هَذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْبُخَارِيِّ

۲۶۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْنَعُ اللَّهُ بِهِ الْخَطِيَا وَبَرِّفْ بِهِ الْمَذْرَجَاتِ قَالُوا ابْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِبْسَاعُ الْمُضْمُوعِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخَطِيءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانتظارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكُمْ الرِّبَاطُ وَفِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فَذَلِكُمْ الرِّبَاطُ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رَوَايَةٍ الْبُخَارِيُّ ثَلَاثًا.

۲۶۳ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاحْسَنَ الْوُضُوءِ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ. (رُفِعَ عَنْهُ)

۲۶۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوْ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَتْ بَطَشَتْهَا يَدَا مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ

کو دھو یا ہو تو اس کے پاؤں کے وہ تمام گناہ جن کی طرف وہ چلے تھے یا پانی اس کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ پاک ہو جاتا ہو گناہوں سے۔ (مسلم)

حضرت عثمانؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں ہو کوئی مسلمان شخص کہ جب نماز کا وقت آئے تو وہ اچھی طرح وضو کرے اور خشوع اور رکوع کرے گریہ کرے اس کا یہ عمل اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے جب تک کہ وہ گناہ کبیرہ نہ کرے اور ایسا ہمیشہ ہوتا رہتا ہے۔ (مسلم)

حضرت عثمانؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے وضو کیا پس تین بار اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ پھر گلی کی اور ناک جھاڑی پھر تین مرتبہ منہ دھو یا پھر تین مرتبہ سیدھا ہاتھ کہنی تک دھو یا پھر الٹا ہاتھ کہنی تک تین مرتبہ دھو یا۔ پھر سر پر مسح کیا پھر تین مرتبہ سیدھے پاؤں کو دھو یا۔ پھر تین مرتبہ اُلٹے پاؤں کو دھو یا اور پھر کہا حضرت عثمانؓ نے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے جس طرح اب میں نے وضو کیا ہے۔ پھر فرمایا کہ جو شخص میرے اس وضو کی مانند وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے اور نماز کے اندر اپنے دل سے باتیں نہ کرے تو اس کے تمام پچھلے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان وضو کرے اور اچھا وضو کرے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھے دل اور منہ سے متوجہ ہو کر (یعنی ظاہر و باطن کو یک سو کر کے) تو اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے جنت۔ (مسلم)

حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں ہو تم میں سے کوئی ایسا شخص جو وضو کرے اور اس کی خوبیاں اٹھا پر ہنچا دے (آپؐ یہ الفاظ فرماتے کہ) اور پورا وضو کرے اور پھر کہے گوہر دیتا ہوں اس بات کی کہ خدائے واحد کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور شہادت دیتا ہوں اس بات کی کہ خدائے واحد کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور شہادت دیتا ہوں اس بات کی کہ محمدؐ خدا کے بندے اور رسول ہیں مگر یہ کہ کھول دیئے جاتے ہیں اس کے لئے آٹھوں دروازے جنت کے جس دروازے میں سے اس کا جی چاہے جنت میں داخل ہو۔ (مسلم - حمیدی جامع الاصول - نووی - ترمذی اور ترمذی نے یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں، اللھمَّ اجْعَلْنِي الْاِحْمَدِي یعنی اے اللہ مجھ کو توبہ کرنے والوں میں سے بنا، اور

خَرَجَ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَسْتَهَارِجًا لَا مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اَحَدِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوبِ۔

(رداۃ المسلمین)

۲۶۵/۵ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ تَحَضَّرَ مَضْمُونًا مَّكْتُوبَةً فَيُحْسِنُ وَضُوهُ دَخَشَوْعَهَا وَرَكَوَعَهَا اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِّمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ تَالَا يُؤْتِي كِبْرَةً وَذَلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ۔ (رداۃ المسلمین)

۲۶۶/۶ وَعَنْهُ اَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضَّمْنَ وَاسْتَنْشَرْنَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ مِائَتِي هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَضُوْعِي هَذَا ثُمَّ لَيَّصَلَّى رَكَعَتَيْنِ لَا يُحْدِثُ نَفْسَهُ فِيهَا شَيْئًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ (متفق عليه ولفظه للبخاري)

۲۶۷/۷ وَعَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وَضُوْعَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِلِقَابِهِمَا وَوَجْهًا اِلَّا وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔ (رداۃ المسلمین)

۲۶۸/۸ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُكْبِلُ اَوْ فَيَسْبِغُ الْوُضُوْعَ ثُمَّ يَقُولُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَفِي رِوَايَةٍ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اِلَّا فَتَحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ هَذَا۔ (رداۃ المسلمین فی صحيحہ و الترمذی فی افراد مسلمین و ابن الاثیر فی جامع الاصول و ذکر الشيخ محمّد الدین النوری فی اخر حديث مسلم علی ما روينا و زاد الترمذی اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين و الحديث الذي رواه محمّد بن السني رحمه الله في الصحاح من تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْعَ اِلَّا اُخِرَ

پاکیزگی کرنے والوں میں شامل کر۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کو قیامت کے دن مغز اچھلے ہوئے یعنی روشن پیشانی اور سفید اعضا والے کی صفت سے پکارا جائے گا۔ اور یہ روشنی و سفیدی وضو کی وجہ سے ہوگی۔ پس تم میں سے جس شخص کے لئے یہ ممکن ہو کہ اپنی پیشانی کی روشنی کو بڑھائے، پس چاہئے کہ وہ ایسا ہی کرے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پیچھے کی (جنت میں) مومن کو زینت یا زیور جہاں تک پیچھے کا وضو کا پانی۔ (مسلم)

فصل دوم

حضرت ثوبانؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سیدھے رہو اور ہرگز طاقت نہ رکھو کہ سیدھے رہنے کی اور جان لو کہ تمہارے اعمال میں بہترین چیز نماز ہے اور نہیں حفاظت کرتا وضو کی مگر مومن۔ (ابو احمد ابن ماجہ و دارمی)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے وضو پر لکھی جاتی ہیں اس کے لئے دس نیکیاں۔ (ترمذی)

فصل سوم

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت کی کبھی نماز ہے اور نماز کی کبھی وضو۔ (ابو احمد)

حضرت شعیب بن ابی روحؓ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ میں کسی صحابی نہیں روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے علیہ السلام نے (ایک مرتبہ) صبح کی نماز پڑھی اور اس میں سورہ روم کی تلاوت کی۔ پس آپ کو تشاہیر ہوا۔ پھر جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے؟ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اچھی طرح وضو نہیں کرتے اور اس وجہ سے ہم پر اشتباہ ڈالتے ہیں قرآن میں۔ (نسائی)

قبیلہ بنو سلیم کے ایک شخص نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے شمار کیا پھر ہاتھ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا میرے ہاتھ پر تسبیح رحمان اللہ کہنا (ادھی تراز کو بھرتا ہے اور الحمد للہ پوری تراز کو بھرتا ہے) اور کبیرا (اللہ اگر کہنا) بھرتی ہے اس چیز کو جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور روزہ آدھا صبر ہے اور پاکیزگی آدھا ایمان ہے۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ مناہجیؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي جَامِعِهِ بِعَيْنِهِ إِلَّا كَلِمَةً أَتَاهُ قَبْلَ أَنْ يُحَدِّثَ ۚ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ۔

(ترمذی علیہ)

۲۶۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ۔

(رواہ مسلم)

۲۷۰ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِيمُوا دَلَنَ مُحْصُوا وَاَعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَا يَحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ۔ (رواہ مالك و أحمد و ابن ماجہ و الدارمی)

۲۷۱ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى طَهْرٍ لَبَّيْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ (رواہ الترمذی)

۲۷۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ الصَّلَاةُ وَفَنَاءُ الصَّلَاةِ الطَّهْرُ۔ (رواہ أحمد)

۲۷۳ وَعَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي رَوْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْرِ تَفَرَّاعَ الرَّؤُومِ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُصَلُّونَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُونَ الطَّهْرَ وَلا تَمَامُ يَدَيْتُسْ عَلَيْنَا الْقِرَامُ أَوَّلِيكَ۔ (رواہ النسائی)

۲۷۴ وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّ حَتَّى رَسُوهُ اللَّهُ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِي أَدْفِي يَدِي قَالَ التَّسْبِيحُ يَصِفُ الْإِيمَانَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُهَا وَالتَّكْبِيرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْقِيَامُ يَصِفُ الْقَبْرَ وَالطَّهْرُ يَصِفُ الْإِيمَانَ (رواہ الترمذی)

۲۷۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْقُبَيْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ مومن وضو کا ارادہ کرتا ہے، پس کلی کرتا ہے تو خارج ہو جاتے ہیں گناہ اس کے منہ کے اور جب ناک بھرا ہو تو نکل جاتے ہیں گناہ ناک کے اور جب منہ دھوتا ہے تو نکل جاتے ہیں گناہ چہرے اور آنکھوں کے۔ یہاں تک کہ پلوں کے نیچے کے گناہ بھی خارج ہو جاتے ہیں اور جب ہاتھ دھوتا ہے تو دونوں ہاتھوں کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے کے گناہ بھی اور جب سر کا مسح کرنا ہو تو سر کے گناہ خارج ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ کانوں کے گناہ بھی اور جب پاؤں کے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ پاؤں کے ناخنوں کے گناہ بھی پھر وہ چلتا ہے مسجد کی طرف اور اس کی نماز اس کے اعمال میں زیادتی ہے۔

(مالک - نسائی)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مقبرہ (جنت البقیع) میں تشریف لے گئے پس فرمایا اپنے سلامتی ہو تم پر اے قوم مومنین! اور ہم بھی انشاء اللہ تمہارے پاس آئے والے ہیں اور تمنا رکھتا ہوں میں اس کی کہ تم بھی ہم اپنے بھائیوں کو (یہ سن کر) صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا تم میرے دوست ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو ابھی دنیا میں نہیں آئے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ قیامت میں ان لوگوں کو کیوں کر پہچانیں گے جو ابھی تک آپ کی امت میں نہیں آئے؟ آپ نے فرمایا مجھ کو بتلاؤ کہ اگر ایک شخص کے پاس سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کے گھوڑے ہوں اور وہ نہایت سیاہ گھوڑوں کے اندر لے ہوئے ہوں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو شناخت نہ کر لے گا؟ صحابہؓ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا وہ (قیامت میں) وضو کے اثر سے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کے آئیں گے اور میں خوش کوثر پر ان سے پہلے موجود ہوں گا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلا شخص میں ہوں گا جس کو سجدہ کی اجازت دی جائے گی اور پھر پہلا شخص میں ہوں گا ان لوگوں میں جن کو سجدہ سے ستر اٹھائے گا حکم دیا جائے گا۔ پس دیکھوں گا میں اپنے آگے انہو خلق کا اور ان میں میں اپنی امت کو پہچان لوں گا۔ پھر اسی قسم کا انہو اپنے پیچھے دیکھوں گا اور پہچان لوں گا دوسری امتوں میں سے اپنی امت کو۔ پھر اپنی دائیں جانب اور بائیں طرف دیکھوں گا اس کے مانند اور اپنی امت کو پہچان لوں گا پس ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! ان امتوں کے درمیان آپ کیوں کر اپنی امت کو پہچانیں گے (خاص کر) حضرت نوح کی امت سے اپنی امت تک کے انہو

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمَوْمِنُ مَغْتَسِمًا خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَصْفَارِ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ أَذُنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَوْتُهُ نَافِلَةً لَهُ۔

(رواہ مالک و النسائی)

۲۷۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا أَنْشَأَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ وَوَدِدْتُ أَنَا قَدَرًا بَيْنَا وَبَيْنَ أَخِي قَالُوا أَوْ لَسْنَا إِخْوَانَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَتُمَتُّ أُمَّحِبِّي وَإِخْوَانًا الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدًا فَقَالُوا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدًا مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ عَرُفَتْ مُحَجَّلَةً بَيْنَ ظَهْرَيْنِ خَيْلٍ دُهِمَ بِهِمْ إِلَّا يَعْرِفُ خَيْلَهُ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ عَرُفًا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ وَإِنَّا فَرِطُهُمْ عَلَى الْحُضْنِ۔

(رواہ مسلم)

۲۷۸ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤَذَّنُ لَهُ بِالسُّجُودِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤَذَّنُ لَهُ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا نَظَرُوا إِلَى مَا بَيْنَ يَدَيَّ فَأَعْرَضُوا عَنِّي مِنْ بَيْنِ لَأُمِّ وَمِنْ خَلْفِي مِثْلَ ذَلِكَ وَعَنْ يَمِينِي مِثْلَ ذَلِكَ وَعَنْ شِمَالِي مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ فِيمَا بَيْنَ نُوحٍ إِلَى أُمَّتِكَ قَالَ هُمْ عَرُفٌ مُحَجَّلُونَ مِنَ آثَرِ الْوُضُوءِ لَيْسَ أَحَدٌ كَذَلِكَ بَيْنَهُمْ وَاعْرِفْهُمْ أَنَّهُمْ يُؤَذَّنُونَ

كُتِبَ لَهُمْ يَأْتِيَانِهِمْ وَاعْرِضْهُمْ تَسْعَ بَيْتٍ أَيْدِيَهُمْ
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

میں۔ آپ نے فرمایا میری امت کے لوگ وضو کے اثر سے روشن پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کے ہوں گے اور سوائے اس کے اور کوئی امت ایسی نہ ہوگی اور ان کو اس طرح پہچان لوں گا کہ ان کا نامہ اعمال ان کے سیدھے ہاتھوں میں ہوگا اور اس طرح شناخت کروں گا کہ ان کی خورد سال ولادت ان کے آگے دوڑتی ہوگی۔ (احمد)

بَابُ مَا يُوجِبُ الْوُضُوءَ وَضُكُودَ وَاجِبُ كَرْنِ وَالْأَشْيَاءِ كَالْبَحْيَانِ

فصل اول

حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے وضو شخص کی نماز قبول نہیں کی جاتی جب تک کہ وضو نہ کرے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بغیر پاکیزگی یا وضو کے نماز قبول نہیں کی جاتی اور نہ حرام مال کی خیرات قبول ہوتی ہے۔ (مسلم)

۲۷۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْبَلُ صَلَاةٌ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَتَوَضَّأَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۸۰ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طَهْوٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو مذی زیادہ آتی تھی اور میں اس وجہ کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی میرے نکاح میں تھیں آپ کے حکم دریافت کرتے ہوئے شرماتا تھا۔ پس میں نے حضرت مقدادؓ سے دریافت کر لے کہ آپ نے حضرت مقدادؓ سے آپ کو پوچھا تو آپ نے فرمایا (مذی کے خارج ہونے پر) صرف پیشابگاہ کو دھو ڈالے اور وضو کر لے۔ (بخاری و مسلم)

۲۸۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ اسْتَحْيِي ابْنَتِي فَامْرَأَتُ الْمَقْدَادِ فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کو آگ نے پکایا ہو اس چیز کو کھانے کے بعد وضو کرو۔ (مسلم)

۲۸۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ تَوَضَّأُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

امام محی السنہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ابن عباسؓ کی اس حدیث سے منسوخ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بکری کا شائبہ کھایا پھر نماز پڑھی، اور وضو نہیں کیا۔ (بخاری و مسلم)

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْأَجَلِيُّ مُحْيِي السُّنَنِ رَجَحَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ هَذَا مَنْسُوخٌ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكَلَ كَتَفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّاهُ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے وضو کر کے دریافت کیا کہ کیا ہم بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں؟ آپ نے فرمایا جی چاہے تو وضو کر اور جی نہ چاہے تو نہ کر۔ پھر اس نے پوچھا کیا اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کر۔ پھر اس نے سوال کیا کیا میں بکریوں کے رہنے کی جگہ میں نماز پڑھ لوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ پھر اس نے پوچھا کیا اونٹوں کے بندھنے کی جگہ نماز پڑھوں؟ آپ نے فرمایا

۲۸۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَن تَوَضَّأَ مِنْ حُلْمِ الْغَنَمِ قَالَ إِنْ شِئْتَ تَوَضَّأْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَوَضَّأْ قَالَ تَوَضَّأَ مِنْ حُلْمِ الْغَنَمِ قَالَ إِنْ شِئْتَ تَوَضَّأْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَوَضَّأْ قَالَ تَوَضَّأَ مِنْ حُلْمِ الْغَنَمِ قَالَ إِنْ شِئْتَ تَوَضَّأْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَوَضَّأْ قَالَ تَوَضَّأَ مِنْ حُلْمِ الْغَنَمِ قَالَ إِنْ شِئْتَ تَوَضَّأْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَوَضَّأْ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جب اپنے پیٹ کے اندر کچھ پائے (یعنی قراقر) پس مستحب ہوئی اس پر یہ بات کہ خارج ہوئی کوئی چیز یا نہیں۔ پس اس کو چاہئے جب تک وضو کے لئے مسجد سے باہر نہ نکلے جب تک آواز کو نہ سنے یا بونہ پائے۔ (مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا اور کھلی کی اور فرمایا دودھ میں چکناہٹ ہوتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھیں (پانچ نمازیں) اور مزدوں پر مسح کیا۔ پس حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا۔ آج آپؐ وہ چیز کی ہے جس کو کبھی آپؐ نہیں کیا۔ آپؐ فرمایا عمر! میں نے قصد ایسا کیا ہے تاکہ لوگوں کو اس کا جواز معلوم ہو جائے۔ (مسلم)

حضرت سوید بن نعانؓ کا بیان ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فتح خیبر کے سال میں سفر پر گئے جب مقام مہاب میں پہنچے جو خیبر کے پاس واقع ہے تو عصر کی نماز پڑھی اور پھر توشہ منگوایا سٹولا گیا اور آپؐ کے حکم سے گھولایا پھر آپؐ اور ہم نے اس کو کھایا اور پھر مغرب کی نماز کے لئے کھڑے ہوئے آپؐ کھلی کی اور ہم نے بھی کھلی کی اور نماز پڑھ لی اور وضو نہیں کیا۔ (بخاری)

فصل دوم

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وضو واجب نہیں ہوتا مگر آواز یا بونہ سے۔ (احمد - ترمذی)

حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے مزی کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا۔ آپؐ فرمایا مزی نکلنے سے وضو لازم آتا ہے اور مزی سے غسل واجب ہوتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز کی کبھی وضو ہو اور نماز کی تحریم تکبیر ہے (یعنی اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کر دینے سے تمام چیزیں حرام ہو جاتی ہیں) اور نماز کی تحلیل سلام کہنا ہے (یعنی سلام کے بعد نماز ختم ہو جاتی ہے اور تحریم بھی)۔ (ابوداؤد - ترمذی - دارقطنی - ابن ماجہ)

حضرت علی بن طلحہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کی ہوا بغیر آواز خارج ہو تو اس کو وضو کرنا چاہئے اور نہ جماع کر دو تم عورتوں سے ان کی مقعد (پانچانہ کی جگہ) میں۔ (ترمذی - ابوداؤد)

۲۸۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَاشْتَلَّ عَلَيْهِ أَخْرَجْ مِنْهُ شَيْئًا أَمْ لَا فَلَا يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَمْسَحَ مَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا۔ (رواه مسلم)

۲۸۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا مُمْضَغًا وَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسْمًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۹۰ وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلَاةَ يَوْمَ الْفَتْحِ يَوْمَ مَوْءٍ وَاحِدًا وَمَسَحَ عَلَى خَدَّيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ فَقَالَ عُمَرُ أَمْنَعُهُ يَا عُمَرُ۔ (رواه مسلم)

۲۹۱ وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْمَهْجَبِ وَهِيَ مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا لِأَزْوَاجِهِ فَلَمْ يُؤْتِ إِلَّا بِالسَّوْتَيْنِ فَأَمَرَهُمْ فَخَرَّيَ فَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔ (رواه البخاری)

۲۹۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَضُوءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيحٍ۔ (رواه أحمد و الترمذی)

۲۹۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَذْيِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْيِ الْوَضُوءُ مِنَ الْمَذْيِ الْغُسْلُ۔ (رواه الترمذی)

۲۹۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطَّهُّورُ وَطَهْرُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ (رواه أبو داود - و الترمذی - و الدارقطنی)

۲۹۵ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ۔

۲۹۶ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْسَأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَحْجَازِهِنَّ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد)

حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آنکھیں سرین کا بند ہیں۔ پس جب آنکھ سو جاتی ہے تو یہ بند کھل جاتا ہے۔ (دارالحی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سر میں کان بند آنکھیں ہیں پس جو شخص سو جائے اس کو چاہئے کہ وضو کرے۔ (ابوداؤد)
امام حنفی السنۃ کہتے ہیں کہ یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو بیٹھنا نہ چاہے اور سوا ہوا ہو چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ عشاء کی نماز کا بیٹھ ہوئے انتظار کیا کرتے تھے یہاں تک کہ نیند کے سبب ان کے سر جھک جھک جاتے تھے اسی حالت میں وہ اٹھ کر نماز پڑھ لیتے تھے اور وضو نہ کرتے تھے۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وضو اس پر واجب ہوتا ہے جو لیٹ کر سوئے اس لئے کہ جس وقت آدمی لیٹتا ہے تو اس کے جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت بسرہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص اپنے عضو خاص کو چھوئے اس کو چاہئے کہ وضو کرے۔

(مالک - احمد - ابوداؤد - نسائی - ترمذی - ابن ماجہ - دارمی -)
حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا گیا کہ وضو کرنے کے بعد اگر کوئی شخص اپنے عضو خاص کو چھوئے،
(تو کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا وہ بھی تو آدمی ہی کا ایک حصہ یا گوشت کا ایک
ٹکڑا ہے (ابوداؤد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ)

امام محی السنہ کہتے ہیں کہ یہ حکم منسوخ ہے اس لئے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے آنے کے بعد اسلام لائے ہیں اور ابوہریرہ سے یہ روایت منقول ہے کہ ، جب تم میں سے کسی کا ہاتھ عضو مخصوص پر پہنچ جائے اور ہاتھ اور اس کے درمیان کوئی چیز جائے نہ ہو تو وضو کرنا چاہئے۔
(شافعی - دارقطنی - نسائی)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی ﷺ اپنی بعض بیویوں کا ہوسہ لیتے اور بغیر وضو کے (یعنی سابقہ وضو سے) نماز پڑھ لیتے تھے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ۔ اور ترمذی نے کہا کہ ہمارے اصحاب کے نزدیک عروہؓ یا ابراہیم التیمیؓ کا حضرت عائشہؓ سے روایت کرنا کسی حال میں صحیح نہیں اور ابوداؤد نے کہا کہ یہ مرسل ہے اور عروہؓ نے عائشہؓ سے نہیں سنا)۔

٢٩٤ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ الْعَيْنَانِ وَكَأَنَّ السَّيْفَ إِذَا نَامَتَا لَعِينُ
اِسْتَطْلَقَ الْوُكَّاءُ - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

٢٩٣ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ١٥ وَكَأَنَّ السَّادَّ الْعَيْنَانِ فَمَنْ تَامَ فَلَيْتَ ضَارًّا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ
 الشَّيْخُ الْأَمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ السَّيِّدِ رَحِمَهُ اللَّهُ هَذَا فِي غَيْرِ الْقَاعِدِلِمَا
 صَحَّ عَنْ أَبِي قَالَ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ حَتَّى تَخْفَى رُؤُوسُهُمْ يَصْبِرُونَ وَلَا يَقْصِرُونَ
 رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ فِيهِ يَأْمُرُونَ بِدَلِّ
 يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ حَتَّى تَخْفَى رُؤُوسُهُمْ

٢٩٣ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْوُضُوءَ عَلَى مَنْ تَامَ مَضْطَجَعًا فَإِنَّهُ إِذَا أَضْطَجَعَ اسْتَوَتْ مَفَاصِلُهُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْوَدَّاءُ).

٢٩٥ وَعَنْ بُرَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذِكْرًا فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاحِدٌ
وَالْوُدَّ أَوْدَدَ النَّسَائِيُّ وَأَمَّا مَاحَةٌ وَالِدَارُحِي

١٩٩ وَعَنْ طَلْحِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ مَسْرِ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَ مَا تَوَضَّأَ قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا
بُطْنُهُ مِنْهُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ
مَاجَةَ تَعْوَةً وَقَالَ الشَّيْخُ الْإِسْلَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الشَّيْخِ رَحِمَهُ اللَّهُ هَذَا
مُسْنَدٌ لِأَنَّ أَبَاهُ رَوَاهُ إِسْلَمٌ بَعْدَ قَلِيلٍ مِنْ طَلْحٍ وَقَدْ رَوَى أَبُو
عَدُوٍّ رَوَى اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقْبَضَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ
إِلَى ذِكْرَةِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ فَلْيَتَوَضَّأْ - (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاللَّاحِظُ
قَطْبِيُّ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ بُسْرَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ لَيْسَ
بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ -)

٢٩٤ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ
بَعْضَ أَرْوَاحِهِمْ يَهْبِي وَلَا يَقْضِي رَوَاهُ أَبُو أُوْدٍ
الْتِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يَهْبِي
عِنْدَ أَحَدٍ مِنْ أَجَالٍ إِسْنَادُهُ رَوَاهُ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ إِسْحَاقَ
أَبُو إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيُّ عَنْهَا وَقَالَ أَبُو أُوْدٍ وَهَذَا أَمْرٌ قَدْ
أَبْرَأَ إِيَّاهُمُ النَّبِيُّ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ عَائِشَةَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بکری کے شانہ کا گوشت کھایا پھر یونچہ لیا اپنا ہاتھ ٹاٹ سے جو آپ کے نیچے بچھا ہوا تھا اور پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھ لی۔ (ابوداؤد - ابن ماجہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس ایک کھجنی ہوتی پسلی لے گئی۔ پس آپؐ اس میں سے کھا یا پھر نماز کو کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں کیا۔ (احمد)

فضل سوم

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بکری کے پیٹ کی چیزیں (دل اور کلیجی وغیرہ) بھونتا تھا آپ (اس میں) کھاتے، پھر نازک کو کھڑے ہو جاتے اور وضو نہ کرتے۔ (مسلم)

حضرت البورافہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے پاس تحفہ کے طور پر بکری کا گوشت بھیجا گیا تھا۔ میں نے (اس کو پکانے کے لئے) ہانڈی میں ڈال دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا البورافہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بکری کا گوشت جو میرے پاس ہدیہ کے طور پر آیا تھا پس میں نے اس کو ہانڈی میں پکالیا۔ آپ نے فرمایا البورافہ ایک دست مجھ کو بھی دو۔ پس میں نے ایک دست دیدیا۔ پھر آپ نے فرمایا ایک دست اور دو۔ دو۔ میں نے دوسرا دست بھی دیدیا۔ پھر آپ نے فرمایا ایک دست اور دو۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بکری کے تو دو ہی دست ہوتے ہیں۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابورافعؓ سے۔ ابورافع! اگر تو خاموش رہتا تو مجھ کو دست پر دست دیتا چلا جاتا جب تک کہ چُپ رہتا پھر آپ نے پانی منگوایا، اپنا منہ دھویا اور کھلی کی اور پھر انگلیوں کے پورے دھوئے پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی اور پھر ابورافع کے پاس گئے اور ان کے نزدیک ٹھنڈا گوشت دیکھا پھر آپ نے اس میں سے کھایا پھر مسجد میں گئے اور نماز پڑھی اور پانی کو ہاتھ بھی نہ لگایا۔ داحمد۔ اور داری نے اس کو ابو عبید

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں اور ابی بن کعبؓ اور ابو طلحہؓ ہم سب بیٹھے ہوئے تھے پس ہم نے گوشت روٹی کھائی اور پھر وضو کے لئے پانی منگوایا۔ ابیؓ اور طلحہؓ نے کہا وضو کیوں کرتے ہو؟ میں نے کہا اس کھانے کی وجہ سے جو ابھی ہم نے کھایا ہے۔ انھوں نے کہا کیا پاک چیزوں کے کھانے سے وضو کرتے ہو ان چیزوں کو کھا کر وضو نہیں کیا اس شخص نے جو تم سے بہتر ہیں۔ (احمد)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے تھے کہ مرد کا اپنی عورت کا بوسہ لینا اور اس کو ہاتھ چھونا یہ بھی ملامت ہے (جبیٰ ذکر آیت اَدْلَمَسْمُحِ الخ میں ہے) اور جس شخص نے اپنی

٢٩٨ وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِفَاثًا مَسْحُودَةً بِسِيٍّ كَانَ تَحْتَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

٢٩٩ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَرَّبْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَبْثُورًا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

٣٠٠
٢٢
عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ أَشْهَدُ لَقَدْ كُنْتُ أَسْمَى لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنِ الشَّاةِ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٣١
٢٣
وَعَنْهُ قَالَ أَهْدَيْتَ لَهُ شَاةً فُجِعَ لَهَا فِي الْقَدْرِ
فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا
يَا أَبَا رَافِعٍ فَقَالَ شَاةٌ أَهْدَيْتَ لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَطَبَخُهَا فِي الْقَدْرِ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ يَا أَبَا رَافِعٍ !
فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ
فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ الْآخَرَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ
الْآخَرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا لِلشَّاةِ ذِرَاعَانِ
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ
لَوْ سَكَّتَ لَنَاوَلْتَنِي ذِرَاعًا فِدَارًا مَا سَكَّتَ ثُمَّ دَعَا
بِمَاءٍ فَتَمَضُّمَضَ فَأَكَلَ وَغَسَلَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ
قَامَ فَصَلَّى ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِمْ فَرَجَدَ عَنْهُمْ لَحْمًا يَارِدًا
فَأَكَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ إِلَّا
أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ إِلَى الْآخِرَةِ) -

وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَبِي وَالْوَلَدُ
جُلُوسًا فَكَلَّمَنَا جَمْعًا وَحَدَّثَنَا ثُمَّ دَعَا بِيَوْمِئِذٍ فَقَالَ
لَمْ تَوَضُّأُوا فَقُلْتُ لِهَذَا الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْنَا فَقَالَ
أَنْتَوَضُّأُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَمْ تَوَضُّأُوا مِنْهُ مَنْ هُوَ
خَلِيْفَتُكَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مُبْلَغَ الرَّجُلِ امْرَأَتُهُ
وَجَسْهَائِيَّةٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَمَنْ قَبْلَ امْرَأَتِهِ أَدْرَ

عورت کا بوسہ لیا اور اس کو ہاتھ سے چھوا۔ پس اس پر وضو لازم ہے (مالک۔ شافعی)
حضرت ابن مسعودؓ کہتے تھے کہ مرد کا اپنی عورت کا بوسہ لینے سے وضو لازم
آتا ہے۔ (مالک)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے فرمایا کہ بوسہ میں
لمس داخل ہے پس بوسہ لینے کے بعد وضو کیا کرو۔ (دارقطنی)
عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو لازم آتا ہے رہنے والے خون سے۔ (اس کو دارقطنی
نے روایت کیا اور کہا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے حضرت تمیم دارمی سے نہیں سنا
اور نہ انھیں دیکھا۔ یزید بن خالد اور یزید بن محمد مجہول راوی ہیں)۔

جَسَمًا بَيْدَةً فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَ الشَّافِعِيُّ)
۳۰۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ مِنْ قَبْلَةِ الرَّجُلِ
۲۶ اَمْرًا ثَلَاثَةً الْوُضُوءُ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۳۰۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ
الْقُبْلَةَ مِنَ الْمَسِّ فَتَوَضَّأُوا مِنْهَا۔

۳۰۶ وَعَنْ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ الدَّارِمِيِّ
۲۸ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءُ مِنْ كُلِّ
دَمٍ سَائِلٍ رَوَاهُمَا الدَّارِقُطْنِيُّ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ
لَمْ يَسْمَعْ مِنْ تَمِيمِ الدَّارِمِيِّ وَلَا رَأَاهُ يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ
وَيَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ مَجْهُولَانِ۔

پانخانہ کے آداب کا بیان

فصل اول

بَابُ آدَابِ الْخَلَاءِ

حضرت ابو ایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جب تم پانخانہ میں جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ تو منہ کرو اور نہ پشت بلکہ مغرب
یا مشرق کی طرف منہ اور پشت رکھو۔ (بخاری و مسلم)
امام محیی السنہ فرماتے ہیں کہ یہ حکم جنگل کا ہے اور آبادیوں میں اس کا کچھ
مضائق نہیں کیونکہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ میں کسی ضرورت
سے حضرت حفصہؓ کے مکان کی چھت پر چڑھا تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو قضاے حاجت کرتے دیکھا آپ قبلہ کی طرف پشت کئے ہوئے تھے اور
شام کی جانب منہ۔ (بخاری و مسلم)

حضرت سلمانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اس سے منع کیا ہے
کہ ہم پانخانہ یا پیشاب کے وقت قبلہ کی جانب منہ کریں اور یا ہم سیدھے ہاتھ سے استنجا
کریں اور اس سے بھی منع کیا ہے کہ ہم تین ڈھیلوں سے استنجا کریں اور اس سے
کہ ہم استنجا کریں گو برادر پڑی (وغیرہ) سے۔ (مسلم)
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پانخانہ میں
داخل ہوتے (یعنی داخل ہونیکا ارادہ فرماتے) تو دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبَيْثِ وَالْخَبَائِثِ رَا لَہٗمَّ تَجِدْہٗ سَہْلًا مَّا نَاکُمْ ہُوں ناپاک
جنوں اور ناپاک جنیوں (نروادہ) سے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس گزرے۔ پس آپ نے فرمایا ان دونوں قبر والوں

۳۰۷ عَنْ ابْنِ أَبِي الْاَثَرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ
وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَلَكِنْ شَرِّ قِيٍّ اَوْ غَرْبًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
وَقَالَ الشَّيْخُ اِبْنُ مَاجٍ السَّنَةُ رَحِمَهُ اللَّهُ هَذَا الْحَدِيثُ
فِي الْقِيٍّ اَوْ اَمَّا فِي الْبُنْيَانِ فَلَا بَأْسَ لِمَا رَوَى عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ارْتَقَيْتُ نَوَاقِیْتُ بَيْتِ حَفْصَةَ
بَعْضَ مَا جِئْتُ قَرَأْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۳۰۸ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ لَهْنَا يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنْ تَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لَغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ تَسْتَدْبِرُهَا
لَيْسَ اَوْ اَنْ تَسْتَدْبِرُهَا قَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَادٍ اَوْ اَنْ
تَسْتَدْبِرُهَا بِرَجْعٍ اَوْ بِعَظِيمٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
۳۰۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبَيْثِ وَالْخَبَائِثِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۳۱۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيَعَذَّبَانِ وَمَا يَعَذَّبَانِ فِي كَيْفٍ

پر عذاب کیا جا رہا ہے اور کسی بڑی چیز پر عذاب نہیں کیا جا رہا، ان میں سے ایک تو میثاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا۔ پھر آپ نے (کھجور کی) ایک تر شاخ لی، درمیان سے چیر کر اس کے دو حصے کئے اور ایک ایک حصہ دونوں قبروں پر گاڑ دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہما نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے؟ فرمایا شاید اس عمل سے ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے جب تک یہ شاخیں سبز رہیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم ان دو چیزوں سے جو لعنت کا سبب ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہما نے پوچھا یا رسول اللہ وہ چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا ایک تو یہ کہ کوئی شخص لوگوں کے راستہ میں پاخانہ پھیرے اور دوسرے یہ کہ لوگوں کے سایہ کی جگہ میں کوئی شخص پاخانہ پھیرے یعنی کسی سایہ دار درخت وغیرہ کے نیچے۔ (مسلم)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص پانی پئے تو (پانی پینے کے) برتن میں سانس نہ لے اور جب پاخانہ میں جائے تو اپنے سیدھے ہاتھ سے عضو کو نہ چھوئے (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے ناک کو بھی جھاڑے اور جو شخص پاخانہ کے بعد ڈھیلے استنجا کرے اس کو چاہئے کہ طاق ڈھیلے (یعنی تین پانچ سٹا)۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ کو جاتے تو میں اور ایک لڑکا پانی کی جھاگل اور ایک برہمی کو لیتا، آپ پانی سے استنجا کرتے اور برہمی سے ڈھیلوں کو توڑتے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

حضرت انس کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ (کو جانے) کا ارادہ فرماتے تو اپنی انگوٹھی کو اتار لیتے (اس لئے کہ اس پر محمد رسول اللہ نقش تھا۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ترمذی اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابوداؤد نے کہا یہ حدیث منکر ہے۔ اور ایک روایت میں "نزع" کی بجائے "وضع" منقول ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ کو جانے کا ارادہ فرماتے تو ایسی جگہ تشریف لیجاتے کہ آپ کو کوئی نہ دیکھتا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

مَا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِلُ مِنَ الْبَوْلِ وَفِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لَا يَسْتَنْزِلُ مِنَ الْبَوْلِ ذَا مَا الْآخِرُ فَكَانَ يَمْسِي بِالْمَيْمَنَةِ ثُمَّ أَخَذَ جَوْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِمِصْفِيَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَكُنِيَا - رُتَّفَقَ عَلَيْهِ -

۳۱۱/۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْفُ اللَّاعِنِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالِ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قَالَ الَّذِي يَنْخُلُ فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۱۲/۶ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسُّ ذَكَرَهُ يَمِينِهِ - رُتَّفَقَ عَلَيْهِ -

۳۱۳/۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْزِلْ وَمِنْ اسْتَجْمَأَ فَلْيُتَوِزْ - رُتَّفَقَ عَلَيْهِ -

۳۱۴/۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَاحْمِلْ أَنَا وَغُلَامٌ إِذَا أَحَدٌ مِنْ مَاءٍ وَعَنْزَةً يَسْتَنْجِي بِالْبَاءِ - (رُتَّفَقَ عَلَيْهِ)

۳۱۵/۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَيْمُونٍ) - وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ وَفِي رَوَايَةٍ وَوَضَعَ بَدَلَ نَزَعَ -

۳۱۶/۱۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْبَرَازَ طَلَعَ حَتَّى لَا يَرَاهُ أَحَدٌ (رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ)

۳۱۷/۱۱ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تھا کہ اپنے پیشاب کا ارادہ فرمایا۔ نرم زمین پر آپ پہنچے اور دیوار کے نیچے ٹھیکہ
پیشاب کیا پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی پیشاب کا ارادہ کرے تو پیشاب کے
لئے نرم زمین کو تلاش کرے تاکہ چھینٹیں نہ اڑیں۔ (ابوداؤد)
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب پاخانہ
کا ارادہ فرماتے تو جب تک جھک کر زمین کے قریب نہ پہنچ جاتے کپڑا نہ
اٹھاتے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ میں تمہارے لئے ایسا ہوں، جیسا باپ بیٹے کے لئے ہوتا ہے۔ میں تم کو بتاتا
ہوں کہ جب تم پاخانہ کو جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ ٹوٹنے کرو اور نہ پشت اور
سکھ دیا آپ اپنے پاخانہ کے بعد تین ڈھیلوں سے پاک کرنے کا اور منع فرمایا
کرنے کو لید اور پڑی سے اور منع فرمایا سیدھے ہاتھ سے استنجا کرنے کو۔
(ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہاتھ
کو وضو کرنے اور کھانا کھانے میں استعمال فرماتے تھے اور اٹے ہاتھ کو
استنجا کرنے اور ہر مکروہ کام کو انجام دینے میں اور یہ کسی تکلیف کی وجہ سے
نہ تھا۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم
میں سے کوئی پاخانہ کو جاتے تو اپنے ساتھ تین پتھر (یا ڈھیلے) لے جائے کہ ان سے
استنجا کرے پس یہ کافی ہوں گے (یعنی پانی کی ضرورت باقی نہ رہے گی)۔
(ابن ماجہ۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
کہ گوبر اور پڑی سے استنجا نہ کرو اس لئے کہ یہ چیزیں تمہارے بھائی جنوں
کی غذا ہیں۔ (ترمذی۔ نسائی)

حضرت رویف بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ لے رویف شاید تیری زندگی میرے بعد دراز ہو پس خبر دیجو تو لوگوں
کو جس شخص نے اپنی ڈاڑھی میں گرہ لگائی یا گلے میں تانت ڈالی یا جانور کی
نجاست (گوبر و لید وغیرہ) سے استنجا کیا یا پڑی سے استنجا کیا اس سے
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بیزار ہیں۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو
سرمہ لگائے تو طاق سلاخیاں لگائے جس نے اس پر عمل کیا اچھا کیا اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَرَادَ أَنْ يَبُولَ فَأَتَى دَهْنًا
فِي أَصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ
أَنْ يَبُولَ فَلْيَرْتِدْ لِيُوَلِّهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)
۳۱۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ تَوْبَهُ حَتَّى يَدُ نَوْمٍ
الْأَرْضِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)
۳۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لَوْلَا
أَعْلَمُكُمْ إِذَا أَتَيْتُمْ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَ
لَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَآمِرٌ بِلَثْنَةِ أَحْجَارٍ وَنَهَى عَنِ
الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ وَنَهَى أَنْ يَسْتَطِيبَ الرَّجُلُ
بِيَمِينِهِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۲۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنَى لَطْفُورَةٍ وَطَعَامِهِ
وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرَى لِحْلَاثِهِ وَمَا كَانَ مِنْ
أَذَى - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۲۱ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ ثَلَاثَةُ أَحْجَارٍ
يَسْتَطِيبُ بِهِنَّ فَإِنَّهَا تُجَنِّئُ عَنْهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ
ابُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۲۲ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَإِنَّهَا زَادَ
إِخْوَانَكُمْ مِنَ الْحَيِّ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ
يَذْكُرْ زَادَ إِخْوَانَكُمْ مِنَ الْحَيِّ)

۳۲۳ وَعَنْ رُوَيْفِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْذِي وَيُفَعِّلُ لَعْلَ الْحَيَاةِ سَتَطُولُ بِكَ بَعْدِي
فَإِخْرِ النَّاسَ أَنْ مَنَ عَقْدَ لِحْيَتِهِ أَوْ ثَقَلَ وَتَرَاوَسَتْ
بِرَجْعِ دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ فَإِنَّ مُحَمَّدًا أَمِنَهُ بِرَجْعٍ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)
۳۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اتَّخَذَ فُلْبُوْرًا نَزَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَ

مَنْ لَا فَلَاحَ حَرْجٍ وَمَنْ اُتْمَجَمَ فَيُؤْتِي مَنْ فَعَلَ فَقَدْ
اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَاحَ حَرْجٍ وَمَنْ اَكَلَ مِنْهَا تَحَلَّلَ فَلْيَلْطَفْ
وَمَا لَاكَ يَلْسَانُهُ فَلْيَتَلَعَّمْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ
لَا فَلَاحَ حَرْجٍ وَمَنْ اَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَبْذِرْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ
إِلَّا أَنْ يَجْمَعَ كَثِيبًا مِنْ رَمَلٍ فَلْيَبْذُرْهُ فَإِنْ اِشْتَبَهَ
يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِي آدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَاحَ
حَرْجٍ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ)
۳۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولُ أَحَدُكُمْ فِي مَسْتَحَبٍّ ثُمَّ
يَغْتَسِلُ فِيهِ أَوْ مَوْضِعًا فِيهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْمُسَوِّمِينَ
مِنْهُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّيَمِيُّ إِلَّا
أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا أَنَّهُ يَغْتَسِلُ فِيهِ أَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهِ)
۳۲۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولُ أَحَدُكُمْ فِي حُجْرٍ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)
۳۲۷ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْمَلَائِكَةَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَّ إِذَا
الْعَوَارِيفُ فَارَعَتِ الطَّرِيقَ وَالظِّلَّ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)
۳۲۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ إِذَا نَظَرَ
عَنْ عَوْرَتِهِمَا نَجْدَةً فَإِنَّ اللَّهَ يَمُتُّ عَلَى ذَلِكَ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)
۳۲۹ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ الْحُسَيْنِ مُحْتَضَرَةٌ فَإِذَا أَتَى
أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ -)

۳۳۰ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَبْعُ مَا بَيْنَ أَجْلَيْنِ الْحَيِّ وَعَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا
دَخَلَ أَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللَّهِ مَرَدُونَ التَّوْبَةُ

نہیں کیا تو کچھ گناہیں اور شخص کہ کچھ کھائے پھر خلال کرے تو جو چیز
خلال میں نکلے اسے پھینک دے اور جو چیز زبان سے نکلے اس کو نکلنے
لے جس نے اس پر عمل کیا اچھا کیا اور جس نے نہیں کیا اس پر کچھ گناہ
نہیں اور جو شخص پاخانے کو جائے اس کو چاہئے کہ پردہ کرے۔ اگر
کوئی چیز پردہ کی نہ ہو تو ریت کا تودہ اپنے پیچھے کر لے اس کے ساتھ
انسان کے پاخانے کے مقام سے کھینچتا ہے۔ جس نے اس پر عمل کیا اچھا کیا
اور نہیں کیا تو کچھ گناہ ہیں۔ (ابوداؤد - ابن ماجہ - دارمی)
حضرت عبد الرحمن بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے (اس لئے کہ پیشاب
کرنا مکہ بعد) اس میں نہ ناپاؤ نہ کرنا اکثر وسوسا پیدا کرتا ہے۔ (ابوداؤد
ترمذی) مگر ترمذی اور نسائی نے نہ شتم یغتسل فیہ اذیتومضی
فیہ نہیں بیان کیا۔

حضرت عبد اللہ بن سرجس کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سلم نے فرمایا کہ کوئی شخص تم میں سے سوراخ کے اندر پیشاب نہ
کرے۔ (ابوداؤد - نسائی)

حضرت ساذرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں
جو مرد ہے جو بولے کعب کا سبب ہیں: پیشاب اور پاخانہ کرنا (دریا کے گھاٹ
پر) راستہ کے درمیان۔ اور سائے (دار جگہ) میں پیشاب اور پاخانہ بھرنے۔
(ابوداؤد - ابن ماجہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ دو شخص ایک ساتھ پاخانہ پھرنے نہ ہاتھ لے کر اسے نہرم کاہوں
کو کھولیں اور باتیں کریں۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ اس سے غضبناک ہو جاتا
ہے۔ (احمد - ابوداؤد - ابن ماجہ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ پاخانے شیطاں اور جنوں کے حاضر ہونے کی جگہیں ہیں۔ پس تم میں سے
جو شخص پاخانہ کو جاتے وہ بدعا پڑھے اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبْثِ وَ
الْخَبَائِثِ (یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ سے ناپاک باتوں سے اور
ناپاک چیزوں سے)۔ (ابوداؤد - ابن ماجہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس
وقت تم میں کوئی شخص پاخانہ میں داخل ہو تو جنوں اور انسانوں کی شرکات
کا ہوں کے درمیان کا پردہ یہ ہے کہ کہے ہم اللہ - (ترمذی) ترمذی نے کہا

یہ حدیث غریب ہو اور اس کی اسناد قوی نہیں ہیں۔

حضرت ام المومنین عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پانخانہ سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے غُفْرَانُکَ یعنی اے اللہ! میں تیری بخشش کا خواتنگار ہوں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب پانخانہ میں جاتے تو میں آپ کے لئے پیالہ یا (چمچے کی) چھاگل میں پانی لاتا آپ اسے استنجا کرتے پھر ہاتھ کو زمین پر رکھتے۔ پھر میں دوسرا پانی لاتا اور آپ وضو فرماتے۔ (ابوداؤد۔ دارمی اور نسائی نے اس کے معنی بیان کئے ہیں)۔

حضرت حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب پیشاب کرتے تو وضو فرماتے اور اپنی شرم گاہ پر پھینکا دیتے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت امیمہ بنت رقیقہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لکڑی کا ایک پیالہ تھا جو آپ کی چارپائی کے نیچے رکھا رہتا تھا۔ رات کو آپ اس میں پیشاب کر لیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا پیشاب کر رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھ لیا۔ پس فرمایا عمر کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا کرو۔ اس کے بعد میں کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

امام محی السنہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر گئے اور وہاں کھڑے ہو کر اپنے پیشاب کیا۔ (بخاری و مسلم) کہا جاتا ہے کہ آپ کا یہ فعل کسی عذر پر مبنی تھا۔

فصل سوم

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ حدیث بیان کرے کہ رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے تو اس کو سچا مانو۔ رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم نے ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کیا ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ نسائی)

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جبریلؑ سب پہلی وحی میں آپؐ کے پاس آئے پس آپ کو وضو کرنا سکھایا اور نماز پڑھنی پس جب آپ وضو سے فارغ ہوئے تو ایک چلو پانی لیا اور اس کو اپنی شرم گاہ پر چھڑک لیا۔ (احمد۔ دارقطنی)

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبریلؑ آئے اور کہا اے محمدؐ جب تم وضو کرو تو تھوڑا سا پانی شرم گاہ

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِقَوِيٍّ (

۳۳۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانُكَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ -)

۳۳۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَى الْخَلَاءَ اتَّيَبَهُ بِمَاءٍ فِي تَوْرَاوْ رُكُوعَةٍ فَاسْتَنْجَى ثُمَّ مَسَحَ يَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ اتَّيَبَهُ بِأَنَاءٍ أَخَذَ فَوَضَّاءَ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ -)

۳۳۳ وَعَنْ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَانَ تَوَضَّأَ وَنَضَّجَ فَرَجَهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۳۳۴ وَعَنْ أُمِّمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلْحٌ مِنْ عِيدَانٍ تَحْتَ مَرِيحٍ يَجْعَلُ فِيهِ بِاللَّيْلِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۳۳۵ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَوَّلُ قَائِمًا فَقَالَ يَا عُمَرُ لَا تَبْلُ قَائِمًا فَهَابِلٌ قَائِمًا بَعْدَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ الشَّيْخُ الْإِسْلَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَدْ صَحَّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ آتَى النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَاطَةَ قَوْمٍ قِبَالَ قَائِمًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) قِيلَ كَانَ ذَلِكَ لِعَذْرِ

۳۳۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا قَاعِدًا (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

۳۳۷ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيْلَ آتَاهُ فِي أَوَّلِ مَا أَوْحَى إِلَيْهِ فَعَلَّمَهُ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوءِ أَخَذَ عُقْرَةً مِنَ الْمَاءِ فَفَضَّحَ فَرَجَهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۳۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاءً فِي جِبْرِيلٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا أَوْصَاكَ فَاسْتَنْجِ

پر پھڑک لو۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب اور میں نے بخاری سے کہتے ہوئے سنا کہ حسن بن علی ہاشمی راوی منکر الحدیث ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا پس کھڑے ہوئے حضرت عمرؓ یا نبی کا لٹا لیکر آپ کے پیچھے پس آپ نے پوچھا عرض کیا ہے؟ عمرؓ نے کہا یا نبی ہے آپ کے وضو کے لئے۔ آپ نے فرمایا مجھ کو یہ حکم نہیں دیا گیا ہے کہ جب میں پیشاب کر دوں تو وضو بھی کر دوں اگر میں ایسا کرتا تو میرا یہ فعل سنت ہو جاتا۔ (ابوداؤد - ابن ماجہ)

ابو ایوبؓ، جابر رضی اللہ عنہما اور انسؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ (یعنی مسجد میں ایسے مرد (انصاری) ہیں جو پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں اور اللہ دوست رکھتا ہے خوب پاکیزگی کرنے والوں کو) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جماعت انصار تحقیق خداوند تعالیٰ نے پاکی کے معاملہ میں تمہارا تعزیر کی ہے۔ پس کیا ہے تمہاری پاکی۔ انھوں نے عرض کیا وضو کرتے ہیں ہم نماز کے لئے اور غسل کرتے ہیں جنابت (یا پاکی) سے اور استنجا کرتے ہیں پانی سے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں وہ یہی ہیں۔ پس لازم کیڑو اس کو۔ (ابن ماجہ)

حضرت سلمانؓ کہتے ہیں کہ مشرکوں میں سے ایک شخص نے استنہار کے طور پر کہا کہ میں تمہارے صاحب (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھتا ہوں کہ سکھاتے ہیں تم کو ہر چیز یہاں تک کہ پاخانہ میں بیٹھنے کی صورت بھی۔ میں نے کہا ہاں۔ آپؐ ہم کو حکم دیا ہے کہ پاخانہ میں ہم قبلہ رخ نہ بیٹھیں سیدھے ہاتھ سے استنجا نہ کریں اور تین پتھروں سے کم میں استنجا نہ کریں اور ان پتھروں میں گوبر لید اور بڑی وغیرہ نہ ہو۔ (مسلم احمد اور یہ لفظ احمد کے ہیں)۔

حضرت عبد الرحمن بن حسنہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے آپؐ ہاتھ میں اس وقت ڈھال تھی آپؐ نے ڈھال کو زمین پر رکھ دیا پھر بیٹھ کر اس کے سامنے پیشاب کیا بعض مشرکین نے کہا ان کی طرف دیکھو اس طرح پیشاب کرتے ہیں جیسے عورت پیشاب کرتی ہے۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لی اور فرمایا افسوس، تجھ پر کیا تو اس چیز کو نہیں جانتا جو بنی اسرائیل کے دوست کو پہنچی (یعنی عذاب) بنو اسرائیل جب پیشاب کرتے اور ان کے جسم یا کپڑے کو پیشاب لگ جاتا تو اس کو قینچی سے کاٹ ڈالتے تھے۔ بنو اسرائیل کے ایک شخص نے اس حکم کو ماننے سے انکار کر دیا۔ پس اس کو قبر کے عذاب میں مبتلا کیا گیا۔

(ابوداؤد - ابن ماجہ - نسائی)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَارِثِيِّ يَقُولُ لِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ لَهَا شَيْءٌ الْإِسْرَافُ مِنْهُ الْحَدِيثُ ۳۳۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهُ يَكُونُ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عُمَرُ فَقَالَ مَاءٌ تَوَضَّأُ بِهِ قَالَ مَا أَمَرْتُ كُلَّ مَا بَلَغْتُ أَنْ اتَوَضَّأَ وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَ سُنَّةً۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) ۳۴۰ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَجَابِ وَأَنَسٍ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ لَمَّا نَزَلَتْ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ آتَانِي عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُورِ مَا طَهَّرَكُمْ قَالُوا تَوَضَّأَ لِلْقُبُلَةِ وَ نَعْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَ نَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ قَالَ فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمْ مَوْءٌ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۳۴۱ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ بَعْضُ الْمَشْرِكِينَ وَ هُوَ يَسْتَهْزِئُ إِنِّي لَا أَرَى مَا حَبَبَكُمْ لِعَلَّامِكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قُلْتُ أَجَلٌ أَمَدَنَا أَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقُبْلَةَ وَلَا نَسْتَنْجِي بِأَيِّمَانِنَا وَلَا نَكْفِي يَدِي وَ ثَلَاثَةٌ أَحْبَابٌ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ وَلَا عَظْمٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ أَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ) ۳۴۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ الدَّرَقَةُ فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ فَبَالَ إِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَنْظِرُوا إِلَيْهِ يَبُولُ كَمَا تَبُولُ الْمَرْأَةُ... فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَجَحَكَ أَمَا عَلِمْتُمْ مَا أَصَابَ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَافِيلَ كَأَنَّهُ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَوْلُ قَرَضُوهُ بِالْمَقَارِيفِ فَتَهْتَمُّهُمْ عَذَابُهُ فِي قَبْرِهِ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى۔

حضرت مروان اصغرؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا میں نے ابن عمرؓ کو دیکھا کہ انھوں نے اپنے اونٹ کو بٹھایا۔ پھر قبلہ کی جانب بیٹھے اور سنا کیا طرف اونٹ کے۔ میں نے کہا ابن عمرؓ کیا رسول اللہ ﷺ نے اسے تم کو منع نہیں کیا۔ چہ۔ انھوں نے کہا کہ ہاں اس سے منع کیا گیا ہے لیکن جب کرتیرے اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز حائل ہو تو پھر کچھ حرج نہیں ہے (ابوداؤد)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب پانی پانے سے باہر آتے تو فرماتے الحمد للہ الذی اذہب عني الازی و عافانی۔ یعنی ہر قسم کی تعریف اس خدا کو سزاوار ہے جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز کو دور کیا اور مجھ کو عافیت بخشی۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جب جنوں کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے آپؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ! اپنی امت کو منع فرمائیے کہ وہ گوبر پڑی اور کونٹے سے استنجہ نہ کریں۔ اس نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے ان چیزوں میں ہمارا رزق رکھا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے آپؐ سے ہم کو ان چیزوں کے استعمال سے منع فرمادیا۔ (ابوداؤد)

بَابُ السُّوَاكِ

فصل اول

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر اس بات کو مشکل نہ جانتا تو اس کو یہ حکم دیتا کہ وہ عشا کی نماز دیر سے پڑھیں اور ہر نماز کے لئے مسواک کریں۔ (بخاری و مسلم)

مترجم بن ہانیؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ جب باہر سے گھر تشریف لاتے تو سب پہلے کیا کرتے؟ انھوں نے کہا کہ سب پہلے آپ مسواک کرتے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت سفیان بن عیینہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو تہجد کی نماز کے لئے اٹھتے تو اپنا منہ مسواک سے دھو لیتے اور دھو لے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر اس بات کو دین کی باتیں ہی نہ کہوں گے تو ان کو دھوا دے گا۔ مسواک کرنا۔ ناک میں پانی دینا۔ ناخن کٹوانا۔ دھونا۔ انگلیوں کے جوڑوں کا۔ بغل کے بال کھانا۔ زینہ ناف بالوں کا منونا۔

۳۳۳ وَعَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَنَا وَرَاحِلَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُولُ لَهَا فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّبِيُّ قَدْ نَهَى عَنْ هَذَا قَالَ بَلْ إِنَّمَا نَهَى عَنْ ذَلِكَ فِي الْقَضَاءِ فَإِذَا كَانَتْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَأْسَ - (رَدَاةُ الْبُحَارِ)

۳۳۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي إِلَّا ذِي وَعَافَانِي - (رَدَاةُ الْبُحَارِ)

۳۳۵ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفَدَا الْحِجْنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أُمِّتَكَ أَنْ تَسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثَةٍ أَوْ حِمَّةٍ فَإِنَّ اللَّهَ جَعَلَ لَنَا فِيهَا رِزْقًا فَفَتَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ - (رَدَاةُ الْبُحَارِ)

۳۳۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشَقَى عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ وَبِالنِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۳۷ وَعَنْ شُرَيْبِ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بَايَ شَيْءٌ كَانَ يَبْدَأُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالنِّوَاكِ - (رَدَاةُ الْبُحَارِ)

۳۳۸ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشْوِصُ قَالَةً بِالنِّوَاكِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۳۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِنَ الْفَطْرِ لَا تَمَسُّ الشَّارِبَ أَعْفَاءُ اللَّحْيَةِ وَالسُّوَاكِ وَاسْتِئْثَانُ الْمَاءِ وَفَقُّ الْأَطْفَالِ وَتَحْمِلُ الْمَرْءِ أَجْمَ وَتَمُتُّ الْوَبْطَ وَهَلْئِ الْعَانَةِ وَ

اور استنجا میں تھوڑا پانی خرچ کرنا۔ راوی کا بیان ہے کہ دسویں بات کو میں بھول گیا، ممکن ہے وہ کئی کرنا ہو (مسلم) اور ایک روایت میں ڈاڑھی بڑھانے کی بجائے ختنہ کرنا کے الفاظ ہیں۔ میں نے یہ روایت صحیحین میں پائی نہ حمیدی کی کتاب میں لیکن اس کو صاحب جامع اور خطابی نے معالم السنن میں اسی طرح ابو داؤد سے عمار بن یاسر کے واسطے سے روایت کیا۔

أَمَقَامُ الْمَاءِ يَعْنِي الرَّسْمَ قَالَ الرَّادِيُّ وَنَسَبَ الْعَائِشَةَ إِلَّا أَنَّ تَكُونُ الْمُضْمَنَةُ - (رواہ مسلم) وَفِي رِوَايَةٍ الْخُفَّانُ بَدَلَ إِعْقَاءِ الْحَبِيَّةِ لَمْ يَجِدْ هَذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْمُسْلِمِ وَلَكِنْ ذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَمَاعِمْ وَكَذَا الْخَطَّابِيُّ فِي مَعَالِمِ السَّنَنِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ رِوَايَةَ عُمَارِ بْنِ يَاسِرٍ

فصل دوم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک مُنْكَرُ الْبَاطِلِ کا سبب ہے اور پروردگار کی خوشنودی کا باعث۔ (شافعی۔ احمد۔ دارمی۔ نسائی۔ بخاری)

حضرت ابوالیوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار باتیں رسولوں کے طریقہ میں سے ہیں۔ حیا کرنا۔ حیا کی جگہ دوسری روایت میں ختنہ کرنے کے الفاظ ہیں۔ خوشبو لگانا۔ مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔ (ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات اور دن میں جب سو کر اٹھتے تو وضو کرنے سے پہلے مسواک کرتے۔ (ابوداؤد۔ احمد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے اور پھر مجھ کو دیکھتے تاکہ میں اس کو دھو ڈالوں۔ پس میں پہلے اس خود مسواک کرتی۔ پھر دھوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتی۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں پس میرے پاس دو آدمی آئے۔ ایک ان میں دوسرے سے بڑا تھا۔ میں نے ان میں سے چھوٹے کو مسواک دینے کا ارادہ کیا پس مجھ سے کہا گیا بڑے کو دو لہذا میں نے ان میں سے بڑے کو مسواک دی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے مجھ کو مسواک کرنے کا حکم دیا، اور مجھ کو ڈرہوا کہ میں (مسواک کی زیادتی سے) میں اپنے منہ کے اگلے حصے کو نہ پھیل ڈالوں۔ (احمد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے

۳۵۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّوَّاکُ مُطَهِّرَةٌ لِلَّحْمِ مَرْصَاةٌ لِلرَّبِّ (رواہ الشافعی) وَاحْمَدُ وَاللَّاحِظِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ فِي مَوْجِزِهِ أَسَا ۳۵۱ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ الْحَيَاءُ وَرَدُّ الْخِثَانِ وَالتَّعَطُّرُ وَالسَّوَّاکُ وَالنِّكَاحُ - (رواہ الترمذی)

۳۵۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْتَدُّ مِنَ اللَّيْلِ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَنْقِظُ إِلَّا تَسَوَّكَ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ - (رواہ ابوداؤد و احمد) ۳۵۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَيُعْطِينِي السَّوَّاکَ لِأَعْسِلَهُ فَأَبْدَأُ بِهِ فَأَسَاكُ ثُمَّ أَعْسِلُهُ وَارْفَعُهُ إِلَيْهِ (رواہ ابوداؤد)

۳۵۴ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَمَنِي فِي الْمَنَامِ أَنِّي سَوَّكَتُ يَسُوًّا لِي فَمَا فِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَادَا لَتِ السَّوَّاکُ إِلَّا صَغَرَ مِنْهُمَا فَعِيلٌ لِي كَبُرَ فَنَدَفَعَهُ إِلَى الْآخَرِ كَبُرَ مِنْهُمَا - (متفق علیہ)

۳۵۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَاءَ فِي جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ إِلَّا أَمَرَنِي بِالسَّوَّاکِ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ أُحْفَى مُقَدَّمٌ فِي - (رواہ احمد)

۳۵۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تم سے مسواک کے متعلق بہت کچھ بیان کیا ہے۔ (بخاری)
حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرنا
تھے اور آپ کے پاس دو آدمی تھے ان میں ایک بڑا تھا دوسرے سے پس
دھوئی گئی آپ کی طرف مسواک کی فضیلت میں یہ کہہ کرے کہ مسواک دو۔

(ابوداؤد)

حضرت عائشہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نماز
جس کے لئے مسواک کی گئی ہے اس نماز پر جس کے لئے مسواک نہیں کی گئی، ستر
درجہ فضیلت رکھتی ہے۔ (بیہقی در شعب الایمان)

حضرت ابی سلمہ بن خالد الجہنی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر میں مشکل نہ جانتا اپنی ہمت پر
تو ان کو حکم دیتا ہر نماز کے لئے مسواک کرنے کا اور تاخیر کرنا عشاء کی نماز
میں تہائی رات تک۔

راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد (دیکھا گیا کہ) زید بن خالد نماز کو آتے اور
مسواک ان کے کان پر رکھی ہوتی جس طرح قلم رکھی ہوتی ہے۔ وہ جب نماز
کو کھڑے ہوتے فوراً مسواک کر لیتے اور پھر کان پر رکھ لیتے۔ اس کو زید
نے روایت کیا اور ابوداؤد نے بھی روایت کیا مگر یہ کہ انھوں نے ذکر
صلوۃ العشاء لے لے ثلث اللیل کا تذکرہ نہیں کیا اور زید
نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

لَمْ أَكُنْ عَلَيَّ فِي السَّوَاكِ - (رواہ البخاری)
۳۵۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَكْرَهُ أَنْ يَسْتَنْ وَحْدَهُ لَا رَجُلًا مِنْ أَحَدِهِمَا
أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَأَدَّى إِلَيْهِ فِي فَضْلِ السَّوَاكِ

أَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَسْتَنْ السَّوَاكِ أَكْبَرُ هُمَا - (رواہ ابوداؤد)
۳۵۸ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَفْضِيلُ الصَّلَاةِ الَّتِي يُسَاكِلُ لَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِي لَا يُسَاكِلُ
لَهَا مُضَعَفًا - (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

۳۵۹ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَوْلَا أَنِّي عَلَى أَمَتِي لَا مَوْتَهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ
كُلِّ صَلَاةٍ وَلَا خَرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى ثَلَاثِ اللَّيْلِ
قَالَ تَكَاتُ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ تَشْهَدُ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ
وَسَوَاكُهُ عَطَاؤُهُ مِنْهُ مَوْضِعُ الْقَلَمِ مِنْ أَذِنِ الْكَاتِبِ
لَا يَبْعَثُهُ إِلَى الصَّلَاةِ إِلَّا اسْتَنْتَ ثُمَّ رَدَّ إِلَى مَوْضِعِهِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ زَابُودًا وَآلَا أَنَّهُ لَوْ يَذْكُرُ
الْآخِرَةَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى ثَلَاثِ اللَّيْلِ قَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُتَّحِجٌّ

وضو کی سنتوں کا بیان

بابُ سُنَنِ الْوُضُوءِ

فصل اول

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم
میں کوئی شخص سوکر اٹھے تو اپنے ہاتھ کو پانی کے برتن میں نہ ڈالے جب تک کہ
اس کو تین مرتبہ نہ دھوئے اس لئے کہ اس کو نہیں معلوم رات کو اس کا ہاتھ
کہاں رہا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی
سوکر اٹھے اور وضو کا ارادہ کرے تو تین بار ناک میں پانی دیکر ناک بھاڑے،
اس لئے کہ شیطان رات گزارا جو اس کے ناک کے بالے پر۔ (بخاری و مسلم)
حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصمؓ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کس طرح وضو کیا کرتے تھے پس کہیں کر عبد اللہ نے وضو کا پانی منگوایا اور
دو دن ہاتھوں پر ڈالا اور ان کو دو دو مرتبہ دھوا پھر کئی کی اور ناک میں

۳۶۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَمْ يَغْسِغْ بِيَدَيْهِ
فِي الْوَضُوءِ حَتَّى يَغْسِلَهُمَا ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَذْرَى إِلَيْنَا
بَدَأَهُ - (متفق عليه)

۳۶۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَتَوَضَّأَ
فَلَمْ يَسْتَنْ ثَلَاثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْبِعُ عَلَى خَلْقَتَيْهِ مُنْفِقَ عَلَيْهِ
۳۶۲ وَقِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَرَمَّهَا فَنَدَا بَوَضُوءٍ فَأَفْرَعَ عَلَى يَدَيْهِ
فَقَالَ بِيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَقْبِضَ وَاسْتَنْزَلَ ثَلَاثًا

پانی دے کر ناک کو جھاڑا تین تین بار پھر تین مرتبہ منہ کو دھویا پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا دو مرتبہ پھر دونوں ہاتھوں کو سر کا مسح کیا (اس طرح کہ) دونوں ہاتھوں کو پیشانی سے گدی کی طرف لے گئے اور پھر گدی کی طرف سے پیشانی کی طرف لائے پھر دونوں پاؤں کو دھویا۔ (مالک۔ نسائی۔ ابوداؤد) اور بخاری و مسلم میں یہ روایت اس طرح ہے کہ کہا گیا عبد اللہ بن زید بن عامر سے کہ وضو کرتے تم ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سا وضو پس منگایا انھوں نے پانی کا تین اور ڈالا اس برتن سے پانی اپنے دونوں ہاتھوں پر پس دھویا ان کو تین مرتبہ پھر برتن سے نکلی کے لئے پانی لیا اور اسی ایک پانی سے کھلی کی اور ناک میں پانی دیکر اس کو جھاڑا تین مرتبہ اس طرح کیا پھر برتن سے پانی لے کر تین مرتبہ منہ کو دھویا پھر پانی لے کر دونوں ہاتھوں کو دو دو مرتبہ کہنیوں تک دھویا پھر پانی لے کر سر کا مسح اس طرح کیا کہ دونوں ہاتھوں کو پیشانی کے اوپر سے لیکر پیچھے کی طرف لے گئے اور پھر پیچھے سے آگے کی طرف لے آئے پھر دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا اور اس کے بعد کہا کہ اس طرح تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ مسح کے لئے دونوں ہاتھوں کو پیشانی کے اوپر سے پیچھے لے کر اور پھر پیچھے سے آگے کو لائے یعنی سر کے آگے حصہ سے مسح شروع کیا اور گدی کی طرف لے گئے پھر گدی کی طرف سے وہیں لے آئے جہاں مسح شروع کیا تھا پھر دونوں پاؤں کو دھویا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پس کھلی کی ناک میں پانی دیا اور جھاڑا یعنی تین مرتبہ تین چلوؤں سے اور ایک میں یہ الفاظ ہیں کہ ، پس کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ ایک ہی چلو سے اور تین مرتبہ اس طرح کیا۔ اور بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پس مسح کیا سر کا پس دونوں ہاتھوں کو آگے سے پیچھے کی طرف لے آئے صرف ایک مرتبہ پھر دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پس کھلی کی اور ناک میں پانی تین مرتبہ دیا صرف ایک چلو سے۔

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک ایک مرتبہ یعنی تمام اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھویا دو نہیں زیادہ کیا اس پر۔ (بخاری)

حضرت عید اللہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو مرتبہ۔ (بخاری)

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے مقام مقاعد میں وضو کیا۔ پھر لوگوں سے کہا کیا نہ دکھلاؤں میں تم کو وضو رسول اللہ

تَمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ يَدَيْهِمَا فَأَقْبَلَ يَمِينًا وَأَذْبَرَ يَدَهُ الْبَاقِيَةَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَ النَّسَائِيُّ وَ زَيْدُ بْنُ دَاوُدَ وَ أَحْمَدُ ذَكَرَهُ صَاحِبُ الْجَامِعِ. وَ فِي الْمُسْتَوْتِ عَلَيْهِ نِيلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ بَيْنَ عَامِرٍ وَ رَضَا لَنَا وَ ضَوْعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَعَا يَأْنِي فَأَكْفَأَ مِنْهُ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَسْقَى ثُمَّ مَضَى وَ اسْتَسْقَى مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ فَقَعَلَ ذَلِكَ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَسْقَى جِهًا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَسْقَى جِهًا فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَسْقَى جِهًا فَاسْتَسْقَى فَأَقْبَلَ يَمِينًا وَأَذْبَرَ يَدَهُ الْبَاقِيَةَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ خَلَا كَانَتْ وَضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ ، فَأَقْبَلَ يَمِينًا وَأَذْبَرَ يَدَهُ الْبَاقِيَةَ ثُمَّ مَضَى وَ اسْتَسْقَى مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ فَقَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ تَسْمِعَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ يَمِينًا وَأَذْبَرَ يَدَهُ الْبَاقِيَةَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَفِي أُخْرَى لَهُ فَمَضَى وَ اسْتَسْقَى ثَلَاثًا مَرَّاتٍ مِنْ غُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ.

۳۶۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً لَمْ يَزِدْ عَلَى هَذَا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۶۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۶۵ وَعَنْ عُثْمَانَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ فَقَالَ إِلَّا أُرِيكُمْ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَوَضَّأَ ثَلَاثًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۶۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَا بِالطَّرِيقِ تَحْتَ قَوْمٍ عِنْدَ الْعَصْرِ فَوَضَّأُوا وَهُمْ عَجَلٌ فَأَسْتَهْدَيْنَا إِلَهُهُمْ وَأَعْقَابَهُمْ تَلَوُّهُمْ كَمَا يَمْسُهَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَبِلَ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اسْبِغُوا الْوُضُوءَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۶۳ وَعَنِ الْمَعْبَرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَعَلَى لِعِمَامَةٍ وَعَلَى الْخَفَّيْنِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۶۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طَهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَوَعُّلِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

فصل دوم

۳۶۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَسَمْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَأُوا بِأَيِّ مَنِكُم - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ)

۳۶۶ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَبْدَأْ بِسْمِ اللَّهِ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ خَذَرِيٌّ عَنْ أُمِّهِ وَنَادَوْنِي أَوَّلَهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وَضُوءَ لَهُ ۳۶۷ وَعَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

أَخْبَرَنِي عَنْ الْوُضُوءِ قَالَ اسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالَغْ فِي الرَّسِّ نَشَاتٍ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَابِغًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَدَرَوَيْشُ

فَاجْعَلِ الدَّارِمِيُّ إِلَى قَوْلِهِ بَيْنَ الْأَصَابِعِ - ۳۶۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرَجْلَيْكَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَدَرَوَيْشُ ابْنُ مَاجَةَ وَخُوَّةٌ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاسٍ وَضُوكِا انھوں نے تین تین مرتبہ - (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ کو واپس لوٹے یہاں تک کہ جب ہم پہنچے پانی پر جو راستہ میں تھا۔ لوگوں نے نماز عصر کے لئے وضو میں جلدی کی۔ پس جب ہم ان لوگوں کے پاس پہنچے تو دیکھا ان کی اڑیاں خشک ہیں کہ پانی ان کو نہیں پہنچا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واپس ہو اڑیوں کے لئے آگ سے وضو کو پورا کرو اور ”وَبِلَ“ دوزخ کے ایک نالہ کا نام ہے۔ (مسلم)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس مسح کیا اپنی پیشانی کا اور مسح کیا عمامہ پر اور موزوں پر۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب تک ممکن ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام کاموں کو سیدھے ہاتھ سے شروع کرتے۔ یعنی طہارت میں نکلی کرتے ہیں اور جوتا پہننے میں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم لباس پہنو یا وضو کرو تو اپنے سیدھے ہاتھ سے شروع کرو۔ (احمد ابو داؤد)

حضرت سعید بن زید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کا وضو نہیں ہوتا جس نے اللہ کا نام نہیں لیا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ احمد۔ ابو داؤد۔ اور دارمی نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے اس کے شروع میں یہ الفاظ ہیں کہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس نے وضو نہیں کیا)

حضرت لقیط بن صبرہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کی خبر دیجئے۔ آپ نے فرمایا پورا کر تو وضو کو اور انگلیوں میں خلل کر اور اچھی طرح ناک میں پانی پہنچا مگر جب کہ تو روزہ دار ہو۔

(ابو داؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب وضو کرے تو اپنے ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں میں خلل کر۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت مستورد بن شداد سے روایت ہو کہ آپ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جب آپ وضو کرتے تو اپنے پاؤں کی انگلیوں کو چھٹکیا کی انگلی سے ملے دینی اس سے خلل فرماتے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تو ایک چلو پانی لیتے اور ٹھوڑی کے نیچے پہنچاتے پس خلل کرتے اس اپنی دائری میں اور پھر فرماتے اس طرح سے حکم لیا ہے مجھ کو میرے رب نے۔ (ابوداؤد)

حضرت عثمان نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دائری میں خلل کیا کرتے تھے۔ (ترمذی۔ دارمی)

حضرت ابی حنیفہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا پس دھویا انھوں نے اپنے ہاتھوں کو یہاں تک کہ پاک کیا۔ پھر تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی دیا اور تین مرتبہ منہ کو دھویا اور تین مرتبہ کہنیوں کو دھویا اور ایک مرتبہ سر کا مسح کیا پھر دونوں پاؤں کو انھوں تک دھویا۔ پھر کھڑے ہوئے اور وضو کے بچے ہوئے پانی کو پی لیا اور پھر کہا پس کیا میں نے اس بات کو دیکھا تو میں تم کو کہ اس طرح تھا وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ (ترمذی۔ نسائی)

عبد خیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم بیٹھے ہوئے علی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ رہے تھے جبکہ وہ وضو کر رہے تھے پس اپنے سیدھے ہاتھ سے برتن میں سے پانی لیا اور منہ میں بھر کر کلی کی اور ناک میں پانی دیا اور اُٹے ہاتھ سے ناک کو جھاڑا۔ تین مرتبہ اسی طرح کیا پھر کہا جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو دیکھے پس دیکھے کہ اس طرح تھا وضو آپ کا۔ (دارمی)

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کلی کی اپنے اور ناک میں پانی دیا ایک ہی چلو سے اور تین مرتبہ اسی طرح کیا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا اپنے سر کا اور کانوں کے اندر کا اپنی شہادت کی انگلیوں اور اوپر کانگوٹھوں سے۔ (نسائی)

حضرت ربیع بن معوذ سے روایت ہو کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا۔ پس مسح کیا اپنے اپنے سر کا اگلے حصہ پر اور پچھلے حصہ پر اور کنپٹیوں پر ایک مرتبہ اور ایک روایت میں ہے کہ وضو کیا اپنے پس داخل کیا اپنی انگلیوں کو کانوں کے سوراخوں میں۔

۳۴۳ وَعَنْ الْمُسْتَوْدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ يَدُكَ أَصْبَاحَ جَلِيَّةٍ بِخُصْرَةٍ - (رواه الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ)

۳۴۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدًا كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَأَدْخَلَهُ تَحْتَ حَنَكِهِ فَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهُ وَقَالَ هَكَذَا أَمَرَنِي رَبِّي - (رواه ابوداؤد)

۳۴۵ وَعَنْ عُثْمَانَ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ - (رواه الترمذی و الدارمی)

۳۴۶ وَعَنْ أَبِي حَنِيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَعَمِلَ كَفَّهُ حَتَّى أَفَاهُمَا ثُمَّ مَضَمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَزَيَّرَ عَيْنَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَحَدًا فَضَلَّ طُهُورَهُ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحَبُّتُ أَنْ أَرِيكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُورُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رواه الترمذی و النسائی)

۳۴۷ وَعَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يَنْظُرُ إِلَى عَلِيٍّ حِينَ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فَمَلَأَهَا مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَزَلَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى فَعَمِلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى طُهُورِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَهَذَا طُهُورُهُ - (رواه الدارمی)

۳۴۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضَمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفِّ وَاحِدٍ فَعَمِلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا - (رواه ابوداؤد و الترمذی)

۳۴۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَذْنَيْهِ بِأُظْفَارِ السَّبَابِغَيْنِ فَلَا يَهْرِهْمَا بِأَيْهَامِيهِ - (رواه النسائی)

۳۵۰ وَعَنْ الرَّبِيعِ بْنِ مَعُوذٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَا أَمْلَأَ وَمَا أَدْبَرَ صَدْرَهُ وَالْأَذْنَيْنِ وَمَرَّةً وَاحِدَةً وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ أَصْبَعِي فِي مَجْرَى أَذْنَيْهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ فِي الرَّوَايَةِ الْأُولَى وَ
أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ الثَّانِيَةَ)

۳۸۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَأَنَّهُ مَسَّحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ
فَضْلٍ يَدَيْهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ زَوَائِدِ)
۳۸۲ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ ذَكَرَ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ يَمْسَحُ الْمَاقِلَيْنِ وَقَالَ الرَّاذَنَانِ
مِنَ الرِّسَالِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَا
قَالَ حَمَّادٌ لَا أَدْرِي الْأَذْنَائِ مِنَ الرِّسَالِ مِنْ قَوْلِ أَبِي أُمَامَةَ
أَمْ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۳۸۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ
أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْوُضُوءِ
فَأَرَاهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَكَذَا الْوُضُوءُ فَمَنْ زَادَ عَلَى
هَذَا أَفْقَدَ أَسَاءَ وَتَعَدَّى وَظَلَمَ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ مَعْنَاهُ -)

۳۸۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْفَلِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الْأَبْيَضَ عَنْ يَمِينِ الْجَنَّةِ
قَالَ أَيُّ مَنَى سَبَلَ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَتَعَوَّذَ بِهِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَّهُ سَبَّلَ
فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الطُّهُورِ وَالِدُعَاءِ
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)
۳۸۵ وَعَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ الْوُضُوءَ شَيْطَانٌ نَالِقٌ لَهُ الْوَلَهَانُ فَالْقُوا
وَسْوَاسَ الْمَاءِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ
قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ
بِالْقَوِيٍّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ لَا تَأَلَّاهُمْ أَحَدًا إِسْنَادُهُ
غَيْرُ خَارِجَةٍ وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيٍّ عِنْدَ أَصْحَابِنَا -)

۳۸۶ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَوْنِ تَوْبَةٍ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۳۸۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

(ابو داؤد - ترمذی - احمد - ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن زید کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو
کرتے دیکھا۔ پس مسح کیا اپنے سر کا اس پانی سے جو ہاتھوں کا بچا ہوا نہ تھا یعنی
نیا پانی لے کر۔ (ترمذی اور مسلم نے کچھ زیادتی کے ساتھ روایت کیا ہے)۔
حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا ذکر کیا
کہا کہ آپ آنکھ کے کوپوں کو بھی ملا کرتے تھے۔ اور کہا کہ دونوں کان سر میں
میں داخل ہیں۔ ابن ماجہ۔ ابو داؤد۔ ترمذی۔ اور حماد نے کہا ہے کہ
مجھ کو اس کا علم نہیں کہ دونوں کان سر میں داخل ہیں۔ یہ ابو امامہ کا
قول ہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول؟

عمر بن شعیب نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی
ہے کہ انھوں نے کہا ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوا اور وضو کی کیفیت پوچھی۔ پس آپ نے (وضو کے) ہر عضو کو تین تین
بار دھو کر دکھایا اور فرمایا اس طرح سے ہے وضو۔ پس جس نے اس پر زیادہ
کیا بڑا کیا، تعدی کی اور ظلم کیا۔ (نسائی۔ ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنے بیٹے کو یہ دعا کرتے سنا کہ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الْأَبْيَضَ عَنْ يَمِينِ الْجَنَّةِ - یعنی اے اللہ میں
ہوں تجھ سے سفید محل جنت کے دائیں جانب۔ پس کہا اے بیٹے خدا سے جنت کو
مانگ اور دروازہ سے پناہ چاہ۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے
سنا کہ غمگین اس امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو طہارت میں زیادتی کریں
گے اور دعائیں بھی۔ (احمد۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابی بن کعب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اپنے فرمایا
وضو کا ایک شیطان ہر جس کو دکھان کہا جاتا ہے پس پانی کے دوسرے بچہ۔
(ترمذی۔ ابن ماجہ) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اس کی سند
محدثن کے نزدیک قوی نہیں ہے اس لئے کہ ہم نہیں جانتے کہ خارجہ کے
سوا کسی نے اس کو مستند بیان کیا ہو اور وہ اصحاب حدیث کے نزدیک قوی
نہیں ہیں۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب وضو کرتے تو اپنے کپڑے کے کوئیے اپنا منہ پونچھتے۔
(ترمذی)

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کپڑا تھا جس

وضو کے بعد آپ اپنے اعضا کو پونچھا کرتے تھے۔ (ترمذی اور انھوں نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے اور ابو معاویہ راوی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے)۔

فصل سوم

ثابت بن ابی صفیہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفر سے جن کا نام محمد بن باقر ہے کہا۔ کیا تم سے حضرت جابر نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک ایک مرتبہ، دو دو مرتبہ اور تین تین مرتبہ؟ انھوں نے کہا ہاں۔

(ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن زید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ وضو کیا اور فرمایا کہ یہ نور کے اوپر نور ہے۔ یعنی ایک دفعہ کے بعد دوسری مرتبہ دھوا (دو مرتبہ) حضرت عثمان رضا کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور فرمایا۔ یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا وضو ہے۔ (اور حضرت ابراہیم ؑ کا وضو ہے)۔ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے اور ہم کو ایک وضو اس وقت تک کافی ہوتا تھا جب تک کہ وضو نہ ٹوٹتا۔ (دارمی)

محمد بن یحییٰ بن حبان کہتے ہیں کہ میں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے کہا۔ مجھ کو بتائیے کہ کیا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے یا وضو ہوں یا بے وضو اور یہ عمل انھوں نے کس سے حاصل کیا تھا۔ کہا عبید اللہ نے کہ حدیث بیان کی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اسما بنت زید بن خطاب نے یہ کہ عبد اللہ بن حنظلہ بن عامر غیل نے حدیث بیان کی اسما سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا تھا وضو کا ہر نماز کے لئے خواہ آپ با وضو ہوں یا بے وضو یہ عمل جب آپ پر مشکل ہوا تو حکم دیا گیا مسواک کا ہر نماز کے وقت اور موقوف کیا گیا وضو مگر جب کہ وضو ٹوٹ جائے۔ عبید اللہ نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ خیال تھا کہ مجھ میں ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرنے کی قوت ہے پس عبد اللہ نے اس پر موت کے وقت تک عمل کیا۔ (احمد)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعدؓ پر گزرے جب کہ وہ وضو کر رہے تھے پس فرمایا آپ نے اسے سعدؓ کیا اسراف ہے؟ سعدؓ نے عرض کیا کہ کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ فرمایا ہاں اگرچہ جاری نہ ہو بھی تو وضو کرے۔ (احمد - ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہؓ ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ رضی اللہ عنہما صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَقَهُ يَنْشِفُ بِهَا أَعْضَاءَهُ بَعْدَ الْوُضُوءِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ الرَّائِي ضَعِيفٌ عَنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

۳۸۹ وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةٍ قَالَ قُلْتُ لِرَبِّ جَعْفَرٍ هُوَ مُحَمَّدٌ الْبَارِقُ حَدَّثَكَ جَابِرٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَتَلَّأْنَا قَالَتْ لَعَمْرُؤِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ۳۸۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ هُوَ نُورٌ عَلَى نُورٍ. ۳۹۰ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ هَذَا وَضُوءِي وَوَضُوءُ الْأَنْبِيَاءِ كُلِّي وَوَضُوءُ آبَائِهِمْ رَوَاهُمَا دَرِزِينُ

۳۹۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَكَانَ أَحَدًا مَا يَكْفِيهِ الْوُضُوءُ مَا لَمْ يُجِدْ رَوَاهُ الْمَدَائِجِيُّ

۳۹۲ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَرَأَيْتَ وَضُوءَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا أَكَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرًا عَمَّنْ أَخَذَهُ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنَ أَبِي عَامِرٍ الْغَسِيلِيَّ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ آمِرًا بِالْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا أَكَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرًا شَقَّ ذَلِكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا بِالسَّوَالِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَوَضِعَ عَنْهُ الْوُضُوءُ رَأَى مِنْ حَدَّثٍ قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَرَى أَنَّ بِهِ قُوَّةً عَلَى ذَلِكَ فَعَلَهُ حَتَّى مَاتَ رَوَاهُ أَحْمَدُ

۳۹۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ الْعَامِرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَا هَذَا السَّرُّ يَا سَعْدُ قَالَ إِنِّي الْوُضُوءُ سَرَفٌ قَالَ لَعَمْرُؤِ إِنْ كُنْتُ عَلَى نَهْرٍ جَارٍ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ) ۳۹۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عُمَرَ

سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ فرمایا جس شخص نے وضو کیا اور اللہ کا نام لیا اس نے اپنا تمام بدن (یا ک) کیا اور جس نے وضو میں اللہ کا نام نہیں لیا اس نے صرف وضو کے اعضاء کو پاک کیا۔ (ردّ ارقطنی)
حضرت ابی رافعؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کرتے وقت جب پاؤں کے لئے وضو فرماتے تو اپنی انگلی کی انگوٹھی کو بھی حرکت دیتے۔
(ردّ ارقطنی - ابن ماجہ)

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَطْهَرُ جَسَدَهُ كُلَّهُ وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ لَمْ يَطْهَرْ إِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوءِ - (ردّ ارقطنی)
۳۹۵ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الصَّلَاةَ حَرَّكَ خَاتَمَهُ فِي إصْبَعِهِ (ردّ ارقطنی وروی ابن ماجہ الاخیار)

نہانے کا بیان

فصل اول

بَابُ الْغُسْلِ

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی (عورت کی) چاروں شاخوں کے درمیان (یعنی ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان) پھر کوشش کرے (یعنی جماع کرے) پس واجب ہوا غسل اگرچہ منی نہ نکلے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ پانی پینے سے ہے (یعنی منی نکلنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے)۔ (مسلم)
امام محی السنہ کہتے ہیں کہ یہ حکم منسوخ ہے اور ابن عباسؓ نے کہا پھر پانی پانی سے ہے، کا حکم اختلام کے لئے ہے۔ (ترمذی)

(بخاری و مسلم میں یہ حدیث مجھ کو نہیں ملی۔)

حضرت ام سلمہؓ کا بیان ہے کہ ام سلمہ نے نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ خدا کی بات کو بیان کرنے میں حیا نہیں کرتا، پس کیا عورت پر غسل واجب ہے جبکہ اس کو اختلام ہو۔ آپؐ فرمایا ہاں جبکہ وہ پانی (منی) کو دیکھے۔ یہ سن کر حضرت ام سلمہؓ نے شرم سے منہ ڈھا لیا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ عورت کو بھی اختلام ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں۔ خاک آلود ہوتا رہا ہوتا تھا، پس کس وجہ سے مشابہ ہوتا ہے؟ اس کا اس کی صورت کے۔ (بخاری و مسلم)

اور اس حدیث میں جو ام سلمہ سے مروی ہے مسلم نے یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ پانی بھی فرمایا کہ مرد کی منی گارھی اور سفید ہوتی ہے اور عورت کی منی زرد تیلی پس ان میں جو منی غالب ہو یا پہلے خارج ہو (انزال ہو) بچاؤ کے مشابہ ہوتا ہے۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ناپاک کے غسل کا ارادہ فرماتے تو اس طرح شروع فرماتے کہ پہلے دونوں ہاتھوں کو دھوئے پھر دھوئے کرتے جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے پھر اپنی انگلیاں پانی میں تر کرتے اور بالوں میں خلل کرتے۔ یعنی بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچاتے۔ پھر دونوں ہاتھوں کے

۳۹۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ شُعْبَيْهَا الرَّجُلِ ثُمَّ جَدَّهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَإِنْ لَمْ يُنْزَلْ - (متفق علیہ)

۳۹۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْإِنْمَاءِ - (ردّ ارقطنی و مسلم)
قَالَ الشَّيْخُ الْإِسْلَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى رَحِمَهُ اللَّهُ هَذَا مَسْنُونٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْإِحْتِلَامِ -

(ردّ ارقطنی و ترمذی و کذا آجندہ فی الصحیحین)
۳۹۸ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَيِّ قَهْلٌ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلِ إِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ إِذَا دَارَتْ الْمَاءُ فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَجْهَهَا وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ قَالَ نَعَمْ تَرَبَّيْتُ بِبَيْنِكَ فِيمَ لَيْسَ بَهَا وَلَدَهَا - (متفق علیہ)

وَرَأَى مُسْلِمٌ بِرَوَايَةِ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غُلِيطٌ أَبْيَنُ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ فَمِنْ آيَتِهِمَا عَلَا أَوْ سَبَقَ يَكُونُ مِنْهُ الشَّبَهُ -

۳۹۹ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فغسل يديه ثم يتوضأ كما يتوضأ للصلاة ثم يَدْخُلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أَصُولَ شَعْرَتِهِ ثُمَّ

پتلوں میں پانی لے کر سر پر ڈالتے اور اس طرح تین مرتبہ کرتے پھر تمام بدن پر پانی بہاتے (بخاری و مسلم)

اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب آپ غسل شروع کرتے تو برتن میں ڈالنے سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر دھوئے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے پھر اپنی شرمگاہ کو دھوتے اور اس کے بعد وضو کرتے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: حضرت سمیونہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پانی رکھا اور کپڑا ڈال کر پردہ کیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو پھر دوبارہ دھویا۔ اسی طرح دونوں ہاتھ دھوئے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا پھر شرمگاہ کو دھویا پھر مایاں ہاتھ (جس سے شرمگاہ کو دھویا تھا) زمین پر گرٹا پھر اس کو دھویا پھر کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا چہرہ کو دھویا اور کہنیوں تک ہاتھ دھوئے پھر سر پر اور اس کے بعد تمام بدن پر پانی ڈالا۔ پھر جہاں غسل کیا تھا اس جگہ سے ہٹ کر پاؤں دھوئے۔ اس کے بعد میں نے آپ کو گرٹا دیا بدن خشک کرنے کے لئے، لیکن آپ نے کپڑا نہیں لیا اور پھر آپ ہاتھ ٹھٹھکتے ہوئے وہاں سے چلے۔ (بخاری و مسلم) اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک انصاری عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے غسل حیف کی بابت پوچھا۔ پس آپ نے غسل کی کیفیت بیان کی اور غسل کا حکم دیا۔ پھر فرمایا مشک میں بھگوئے ہوئے کپڑے کا ایک ٹکڑا لیکر اس سے پاکی حاصل کر۔ انصاری عورت نے کہا اس سے کیونکر پاکی حاصل کروں؟ آپ نے فرمایا کپڑے سے پاکی حاصل کر۔ انصاریہ نے پوچھا کیونکر پاکی حاصل کروں؟

فرمایا پاک ہے اللہ تو اس سے پاکی حاصل کر۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ کو مکرر سن کر، میں نے انصاری عورت کو انہی جانب کھینچ لیا اور پھر اس سے میں نے کہا تو اس کپڑے کو خون کی جگہ رکھ دے (بخاری و مسلم) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا

رسول اللہ! میں ایک ایسی عورت ہوں جو گوندھتی ہوں اپنے سر کے بالوں کو مضبوط۔ پس کیا ناپاکی کے غسل میں ان کو بھی کھولوں؟ آپ نے فرمایا، نہیں تجھ کو بہ کافی ہے کہ تو اپنے سر پر تین لپ پانی ڈال لے اور پھر اپنے جسم پر پانی بہالے تو تو پاک ہو جائے گی۔ (مسلم)

حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہ (۵۶ تولہ) پانی سے وضو کر لیتے اور ایک صاع (۴ مہ) پانی سے اور زیادہ سے زیادہ پانچ مہ پانی سے غسل فرما لیتے۔ (بخاری و مسلم)

لَصَبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفَاتٍ يَدِيهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَفِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ يَدَا فَيَغْتَسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ جِلْدَهَا إِلَّا نَاءً ثُمَّ يَفْرُغُ بِمِثْنَيْهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْتَسِلُ فَرَجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ۔

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتْ مِمُونَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرْوَةً فَسَرَدَهُ يَتَوَضَّأُ وَصَبَّ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِمِثْنَيْهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرَجَهُ فَضَرَبَ يَدَهُ الْأَرْضَ فَسَحَّهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذَرَا عَيْنَهُ ثُمَّ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ وَافْتَأَنَ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَادَى تَوَضَّأْتُ بِأَخَذِهِ فَأَنْطَلَقَ وَهُوَ يَنْقُضُ يَدَيْهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَلَفْظُهُ لِبُخَارِي۔

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أَمْرًا أَتَى مِنَ الْأَنْصَارِ مَا لَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُسْلِهِمَا مِنَ الْمُحِيفِ فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مِنْ مَسِكَ فَتَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَنْظُرُ بِهَا فَقَالَ تَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَنْظُرُ بِهَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ تَطَهَّرِي بِهَا فَاجْتَدِي بِنَهْآ إِلَى فَقُلْتُ تَتَّبِعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُمْرَأَةٌ أَشَدَّ ضِفْرًا أَرَأَيْتِ أَفَأَنْقَضُهُ لِعُغْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ لَا إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَحْتَجِي عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ حَتَايَاتٍ ثُمَّ لَيَغْتَسِلَنَّ عَلَيْكَ الْمَاءُ فَتَطَهَّرِينَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمَاءِ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّبَاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَكْدَادٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۲ وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ
أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
إِنَاءٍ وَاحِدٍ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَيَبَادِرُنِي حَتَّى أَقُولَ
دَعْنِي دَعْنِي قَالَتْ وَهُمَا جُنَبَانِ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

معاذہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے جو ہم دونوں
کے درمیان رکھا ہوتا تھا۔ پس آپ پانی لینے میں عجلت سے کام لیتے یہاں تک
کہ میں یہ کہتی کہ میرے لئے پانی چھوڑ دو میرے لئے پانی چھوڑ دو معاذہ کہتی
ہیں کہ یہ غسل دونوں کا ناپاک کا غسل ہوتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۴۴۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ يَحِلُّ الْبَلَلُ وَلَا يَدْرُكُ احْتِلَامًا
قَالَ بَعْضُ الرِّجَالِ الَّذِي تَرَى أَنَّهُ قَدْ احْتَلَمَ
وَلَا يَحِلُّ بَلَلًا قَالَ لَا تَغْسِلُ عَلَيْهِ قَالَتْ أَمْرٌ سَلَكِي
هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَرَى ذَلِكَ غَسْلٌ قَالَ نَعَمْ إِنَّ
النِّسَاءَ شَقَائِبُ الرِّجَالِ - (درمۃ الترمذی و ابوداؤد)
وَرَوَى الدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ لَا غَسْلَ عَلَيْهِ
وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ إِذَا بَجَا وَزَالِحَتَانِ احْتَنَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْنَاهُ
أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَسَلْنَا
(رواہ الترمذی و ابن ماجہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے حال اس شخص کا جو (کپڑے میں) تری پائے اور احتلام یا نہ ہو۔ آپ نے
فرمایا اس کو غسل کرنا چاہئے۔ پھر اسی طرح یہ پوچھا گیا کہ اگر احتلام یا نہ ہو
تری نہ پانی برائے؟ آپ نے فرمایا اس پر غسل واجب نہیں ہے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ
یہ سن کر پوچھا کہ اگر عورت بھی تری کو پائے تو کیا اس پر بھی غسل واجب ہو۔ آپ نے
ان عورتیں بھی عرووں کی مانند ہیں۔

(ترمذی - ابوداؤد - دارمی - ابن ماجہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب
مرد کے ختنہ کی جگہ عورت کے ختنہ کی جگہ میں غائب ہو جائے (یعنی داخل
ہو جائے) تو غسل واجب ہو جاتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پس کیا
میں نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل، پس غسل کیا ہم دونوں نے
(ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مال
کے نیچے پانچ سو سال سے دھوؤ بالوں کو اور پاؤں کو (ابوداؤد -
ترمذی - ابن ماجہ) ترمذی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت علی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے بال برابر
بھی جگہ غسل چاہتے ہیں چھوڑ دی اور اس کو نہ دھو یا تو اس کی وجہ اس کو
دوزخ میں ایسا عذاب کیا جائے گا کہ (الان) علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (یہ حکم شکر) اس
وقت سے دشمنی کی میں نے اپنے نبی کے ساتھ تین بار آپ نے یہ جملہ ادا کئے۔
یعنی اس وعید کے بعد میں نے اپنے نبی کے بال منڈا دیئے۔ (ابوداؤد - احمد
دارمی) مگر آخر و دارمی نے علی کے الفاظ کو مکر نہیں بیان کیا ہے۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو
نہیں کرتے تھے۔

۴۴۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَأَغْسِلُوا الشَّعْرَ وَارْ
زُقُوا الْبَشْرَةَ - (رواہ ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجہ)
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالتَّحَارُثُ ابْنُ
وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا
فَعَلَّ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنْ الدَّارِ قَالَ عَلِيٌّ فَمِنْ شَمِّ عَادَتِ
رَأْسِي فَمِنْ شَمِّ عَادَتِ رَأْسِي فَمِنْ شَمِّ عَادَتِ رَأْسِي
ثَلَاثًا - (رواہ ابوداؤد و احمد و الدارمی و الاثنین)
لَمْ يَكْرِ رَأْسِي فَمِنْ شَمِّ عَادَتِ رَأْسِي

۴۴۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَادَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ - (رواہ الترمذی)

دَاوُدَ اَوْدَ وَالنَّسَائِي دَا بَنُ مَا جَعَه

۲۱۰ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ رَأْسَهُ بِأَخْطَبِي وَهُوَ جَنْبٌ يَجُوزِي بِذَلِكَ

وَلَا يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۱۱ وَعَنْ يَعْلَى قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبُرِّ إِزْفَصِيدَ الْمُنْبَرِ

فَحَمِدَ اللَّهَ وَاتَّبَعْنِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَتَّى سَتَبْرَ

يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالتَّشَدُّقَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَدِرْ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِي)

(ترمذی - ابو داؤد - نسائی - ابن ماجہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناپاکی کی حالت میں صرف خطمی سے سر کو دھو لیتے اور اسی پر کفایت کرتے اور دوبارہ سر پر پانی نہ ڈالتے۔ (ابو داؤد)

حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو میدان میں (سنگ) نہاتے دیکھا۔ پس آپ منبر پر چڑھے خدا کی حمد و ثنا کی اور پھر فرمایا تحقیق خداوند تعالیٰ حیا دار ہے پردہ پوش ہے اور حیا اور پردہ پوشی کو محبوب رکھتا ہے پس تم میں سے جو کوئی غسل کرے تو چاہئے کہ پردہ کرے۔ (ابو داؤد - نسائی)

فصل سوم

حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ منی کے نکلنے سے غسل واجب ہونے کی اجازت ابتداء اسلام میں تھی پھر اس سے منع کر دیا گیا۔ یعنی ابتدائے اسلام میں صرف منی نکلنے سے غسل واجب ہوتا تھا۔ اگر جماع کیا اور منی نہ نکلی تو غسل واجب نہ تھا۔ اب یہ حکم نسخ کر دیا گیا اور صرف جماع سے بھی غسل واجب ہوا۔ (ترمذی - ابو داؤد - دارمی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے ناپاکی کو دور کرنے کے لئے غسل کیا اور پھر صبح کی نماز پڑھی اس کے بعد معلوم ہوا کہ ناخن برابر جگہ غسل میں خشک رہ گئی ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اس پر مسح کر لیتا اپنے ہاتھ سے تو کافی ہوتا۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ (ابتداء میں) بچہ اس نماز میں فرض تھیں اور ناپاکی سے سات مرتبہ نہا تا ضروری تھا اور پیشاب کپڑے پر لگ جاتا تو اس کو بھی سات بار دھویا جاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ خدا تعالیٰ کی درخواست کرتے رہے یہاں تک کہ پانچ نمازیں (فرض) رہیں اور ناپاکی سے ایک مرتبہ نہانا اور پیشاب بھرے کپڑے کو ایک بار دھونا۔ (ابو داؤد)

۲۱۲ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ

مِنَ الْمَاءِ رُخَصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ

نَهَى عَنْهَا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۱۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَصَلَّيْتُ

الْفَجْرَ فَرَأَيْتُ قَدَرًا مَوْضِعَ الظُّفْرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَوْ كُنْتَ مَسَحْتَ

عَلَيْهِ بِيَدِكَ أَجْزَأَ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۲۱۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْمِصِينَ

وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَغُسْلُ الْبَوْلِ

مِنَ الثَّوْبِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ حَتَّى جُعِلَتِ الصَّلَاةُ خَمْسًا وَ

غُسْلُ الْجَنَابَةِ مَرَّةً غُسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ مَرَّةً

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

بَابُ مُحَاَلَاةِ الْجُنُبِ وَمَا يُبَاحُ لَهُ

ناپاک آدمی سے میل جول اور اس امر کا بیان کہ کونسی باتیں اس کے لئے جائز ہیں

فصل اول

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ملاقات کی رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وسلم سے اور میں ناپاک تھا۔ میں پکڑا آپ میرا ہاتھ اور چلا میں آپ کے ساتھ یہاں تک کہ آپ بیٹھ گئے۔ میں چپکے سے اٹھ کر میں باہر آیا اور اپنے مکان پر پہنچ کر نہایا پھر واپس آیا تو دیکھا کہ آپ تشریف لے گئے ہیں۔ آپ نے مجھ کو دیکھ کر فرمایا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تم کہاں تھے۔ میرے سارا حال عرض کیا تو آپ نے فرمایا ناپاک ہے اللہ تحقیق مسلمان ناپاک نہیں۔

یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم میں یہ الفاظ یوں ہیں کہ ملاقات کی آپ نے مجھ سے اور میں ناپاک تھا۔ میں برا معلوم ہوا مجھ کو کہ جب تک میں غسل نہ کروں آپ کے پاس بیٹھوں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عمر بن الخطابؓ نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے فرمایا وضو کر، عضو خاص کو دھو اور پھر سورہ۔ (بخاری و مسلم)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ ناپاک ہوتے اور کچھ کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو کر لیتے جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی اپنی عورت کے پاس جائے اور فارغ ہو کر پھر دوبارہ جانے کا ارادہ کرے تو دونوں کے درمیان وضو کر لے۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات میں اپنی کئی بیویوں کے پاس جائے (یعنی ان سے جماع فرماتے) اور صرف ایک مرتبہ غسل کرتے۔ (مسلم)

۴۱۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيتُنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَخَذَ بِيَدِي حَتَّى قَسَمْتُ مَعَهُ حَتَّى قَعَدَ فَأَسَلْتُ فَأَتَيْتُ الرَّحْلَ فَأَعْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ ابْنُ كُنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ لَكَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ لَا يَنْجَسُونَ۔

هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمسْلِمْ مَعْنَاهُ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ فَقُلْتُ لَهُ لَقِيتُنِي أَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتَ أَنْ أَجَالِسَكَ حَتَّى اغْتَسِلَ وَكَذَا الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى

۴۱۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَصَيَّبَهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَاغْتَسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۱۷ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنُبًا فَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۱۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَى أَحَدُكُمْ أَهْلًا ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَغُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وَضُوءَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۱۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِمْ يَغْتَسِلُ وَاحِدٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ ہر وقت ذکر الہی کرتے تھے (یعنی ناپاکی کی حالت میں بھی) اور ابن عباس رضی اللہ عنہما حدیث اِنْ شَاءَ اللّٰهُ «کتاب الاطعمہ» میں بیان کریں گے۔

۲۲۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَذَكَّرُ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَحَدَّثَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَنَدُ كُوفَةٍ فِي كِتَابِ الْطَّعَامِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى۔

فصل دوم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی بعض بیویوں نے لگن میں غسل کیا (یعنی لگن میں سے پانی لے کر نہایتیں) پس ارادہ کیا رسول اللہ ﷺ نے لگن کے کچے ہوئے پانی سے وضو کرنے کا۔ پس ایک بیوی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ناپاک تھی (اور اس پانی میں سے میں نے غسل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا پانی ناپاک نہیں ہوتا)۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۲۲۱ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اعْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللّٰهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَفْتَةٍ فَأَرَادَ رَسُولُ اللّٰهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهَ صَلَّ اللّٰهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ لَا يَجْنُبُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) ہے (ناپاک کے نہانے اور اس میں ہاتھ ہاتھ ڈالنے سے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ناپاکی سے غسل فرماتے پھر میرے پاس آکر گرمی حاصل کرتے اس پہلے کہ میں نہاؤں۔ (ابن ماجہ۔ ترمذی)

۲۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يَسْتَدْفِي فِي قُبْلَتِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ) وَفِي شَرْحِ الشُّنَّةِ بَلْفُظِ الْمَصَابِيحِ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پاخانے سے باہر نکلنے پر پڑھاتے ہم کو قرآن اور کھاتے ہماری ساتھ گوشت اور نہیں روکتی تھی ان باتوں سے آپ کو کوئی چیز اور نہ قرآن پڑھنے کو مگر ناپاکی (یعنی صرف ناپاکی کی حالت میں آپ ایسا کوئی کام نہ کرتے تھے)۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ نے اس طرح روایت کی)۔

۲۲۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجِبُهُ أَوْ يَحْجِزُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةُ۔ (رَوَاهُ ابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حائضہ عورت اور جنبی (ناپاک) قرآن میں سے کوئی چیز نہ پڑھے۔ (ترمذی)

۲۲۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقْرَأُوا الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بھڑوتم دروانے اپنے گھروں مسجد کی طرف (یعنی مسجد اندر اپنا راستہ نہ رکھو) کیونکہ حائضہ عورتوں اور ناپاکوں کا مسجد میں آنا میں جائز نہیں رکھتا۔ (ابوداؤد)

۲۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَجَّهُوا هَذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَإِنِّي لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ۔ (رَوَاهُ ابُودَاوُدَ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں تصویر ہو اور جس میں کتا اور ناپاک آدمی ہو۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۲۲۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَدْخُلُ الْمَلَكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ۔ (رَوَاهُ ابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہنا رسول اللہ ﷺ نے فرماتے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے نہیں آتے۔ کافر کے بدن کے پاس (خواہ زندہ ہو یا مردہ) مخلوق کی خوشبو

۲۲۷ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَأَتَقَدِّمُ بِهِمُ الْمَلَكَةُ جَفِيَّةُ الْكَافِرِ

لگائیوں کے پاس اور ناپاک آدمی کے پاس جب تک وہ وضو نہ کر لے۔ (ابوداؤد)
حضرت عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے کہا۔ جو خط رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن حزم کو لکھا تھا اس میں یہ الفاظ بھی تھے کہ قرآن
کو ہاتھ نہ لگائے مگر پاک آدمی۔ (مالک۔ داہقطنی)

نافع رضی روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ابن عمرؓ کے ساتھ میں قضائے حاجت
کے لئے گیا۔ پس ابن عمرؓ نے فراغت حاصل کی اور اس روز انھوں نے جو حاجت
بیان کی وہ یہ تھی کہ ایک شخص کسی کو سچے گزر رہا تھا کہ اس کی ملاقات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی اور آپ پاخانہ یا پیشاب فارغ ہو کر آرہے تھے پس سلام
کیا اس شخص نے آپ کو لیکن آپ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا پس جب وہ شخص اس
گلی میں نظر دے گا وہ جھل ہوئے کے قریب ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً
دیوار پر دونوں ہاتھ مارے اور پھر ان کو چہرہ پر ملا پھر دوبارہ ہاتھ مارے اور دولا
ہاتھوں پر پھرے (یعنی تیمم کیا) پھر اس شخص کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا چونکہ
پاک نہ تھا اس لئے میں تمہارے سلام کا جواب نہ دے سکتا تھا۔ (ابوداؤد)
حضرت تہاجر بن قنفذ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہ میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت پیشاب کر رہے
تھے پس میں نے آپ کو سلام کیا۔ آپ نے اس وقت سلام کا جواب نہیں دیا تب
کہ کہ وضو نہ کر لیا پھر آپ نے عذر کیا اور فرمایا مجھ کو یہ برا معلوم ہوا کہ ناپاکی
کی حالت میں خدا کا نام لوں۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت (ناپاکی)
کی حالت میں ہوتے اور سو رہتے پھر جاگتے اور پھر سو رہتے۔ (احمد)
شعبہ سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ جب ناپاکی سے غسل کرتے (تو پہلے)
سیدھے ہاتھ سے اُٹھتے ہاتھ پر پانی ڈالتے سات مرتبہ پھر سات مرتبہ شرمگاہ
کو دھوئے پس بھول گئے (ابن عباسؓ) ایک مرتبہ کہ کتنی بار پانی ڈالاجھ
سے پوچھا تو میں نے کہا مجھ کو معلوم نہیں۔ انھوں نے کہا تیری ماں نہ ہو،
کس چیز نے تجھ کو معلوم کرنے سے باز رکھا۔ پھر ابن عباسؓ وضو کرتے نماز کا
وضو پھر اپنے جسم پر پانی بہاتے۔ پھر کہتے اسی طرح سے تھا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کا طہارت حاصل کرنے کا طریقہ۔ (ابوداؤد)
حضرت ابو رافعؓ نے بیان کیا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے (سب جماع کیا) غسل کیا اس بیوی کے پاس
(ہر جماع کے بعد غسل کیا) پس میں آپؐ کا ہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ سے آخر

وَالْمُتَفَتِّحُ بِالْخُلُوفِ وَالْجَنَابُ إِلَّا أَنْ تَوْضَأَ رِوَاةُ الْوُحَا
۲۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ
أَنَّ فِي الْكِتَابِ الْقَوِي كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِ
بْنِ حُزَمَانَ لَا يَسَسَ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرًا (رواه مالك والدارقطني)
۲۲۹ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي حَاجَةٍ
فَقَفَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهُ وَكَانَ مِنْ حَدِيثِهِ يَوْمَئِذٍ أَنْ قَالَ
مَرَّ رَجُلٌ فِي سَبِيلِهِ مِنَ السَّيْلِ فَلَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ أَدْبُولٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ
يُودَّ حَتَّى إِذَا كَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَتَوَارَى فِي السَّيْلِ ضَرَبَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ
ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرَى فَسَمِعَ ذَرَاْعِيَهُ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ
السَّلَامَ وَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَسْمَعْهُ أَنْ أَرَدَ عَلَيْكَ السَّلَامَ إِلَّا
أَنِّي لَمْ أَكُنْ عَلَى طَهْرٍ۔ (رواه أبو داود)
۲۳۰ وَعَنْ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُفَيْضٍ أَنَّهُ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ
حَتَّى تَرَاهُ ثُمَّ اعْتَدَ لِدَلِيهِ قَالَ إِنِّي وَكَيْفَتْ أَنْ أَذْكَرَ
اللَّهُ إِلَّا عَلَى طَهْرٍ۔ (رواه أبو داود ودروى النسائي
إِلَى قَوْلِهِ حَتَّى تَوْضَأَ قَالَ فَلَمَّا تَوْضَأَ رَدَّ عَلَيْهِ)

۲۳۱ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحِبُّ نِيَامَهُ ثُمَّ يَنْتَبِهُ ثُمَّ يَنَامُ۔ (رواه أحمد)
۲۳۲ وَعَنْ شُعْبَةَ قَالَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ إِذَا
مِنَ الْجَنَابَةِ يُفْرِغُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى سَبْعَ
مَرَّاتٍ ثُمَّ يَغْسِلُ رُجْلَهُ فَنِيَّ مَرَّةً كَمَا أَفْرَعُ فَسَلَّمَ
فَقُلْتُ لَا أَدْرِي فَقَالَ لَا أُمْلِكُ وَنَايَسْنَعُكَ أَنْ
تَدْرِي ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَغْسِلُ
جِلْدَ الْمَاءِ ثُمَّ يَقُولُ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ۔ (رواه أبو داود)

۲۳۳ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى نِسَائِهِ يَغْسِلُ
عِنْدَ هَذِهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا يَجْعَلُهُ غَسلاً

وَاحِدًا اٰخِرًا قَالَ هَذِهِ اَرْكَىٰ وَاَطْيَبُ وَاَظْهَرُ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُو دَاوُدَ)

۳۳۴ وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرِو قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهْوَرِ الْمَاءِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ وَقَالَ يَسُوْرَهَا وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

۳۳۵ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَمِيرِيِّ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِ سِنِينَ كَمَا صَحَبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ زَادَ مُسَدَّدٌ وَلَيَعْتَزَّ فَاجْمِعَا۔

(رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَائِيُّ وَزَادَ اَحْمَدُ فِيْ اَوَّلِهِمْ نَهَى اَنْ يَّمْتَسِطَ اَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ اَوْ يَبُولَ فِيْ مَغْتَسِلٍ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِيٍّ)۔

بَابُ اَحْكَامِ الْمِيَاهِ

فَضْلُ اَوَّلِ

پانی کے احکامات

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہ ہو پیشاب نہ کرے، اور نہ اس میں غسل کرے۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم میں یہ الفاظ ہیں، کہ تم میں سے کوئی شخص ناپاکی کی حالت میں ٹھہرے ہوئے پانی کے اندر غسل نہ کرے لوگوں نے ابو ہریرہؓ راوی سے پوچھا کہ پھر کیا کرے؟ ابو ہریرہؓ نے کہا اس میں پانی لے کر یعنی چلو سے یا کسی برتن سے غسل کرے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ منع کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے اس کے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرے۔ (مسلم)

حضرت سائب بن یزید نے کہا کہ میری خالہ جھ کو نبی ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور انھوں نے کہا یا رسول اللہ میرا یہ (بھائی) بیمار ہے۔ پس آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی۔ پھر آپ نے وضو کیا اور آپ کے بچے ہوئے پانی کو میں نے پیا۔ پھر میں آپ کی

۳۳۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي شَيْئًا يَغْتَسِلُ فِيهِ۔ رُتِفَتْ عَلَيْهِ فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جَدْبٌ قَالُوا كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوَلًا۔

۳۳۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبَالَ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۳۸ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ ذَهَبْتُ فِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِ أُخْتِي وَجِعَ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَانِي بِالْبُرْكَهْ شَمَّ تَوْضِئًا فَشَرِبْتُ مِنْ دُضُوْعِهِ شَمَّ فَمَتَّ خَلْفَ ظَهْرِي

فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النَّبَوَّةِ بَيْنَ كَفَيْهِ مِثْلَ ذِرَاةِ الْحَجَلَةِ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
پشت کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ پس دیکھا میں نے ہر نبوت کو جو آپ کے منہ میں
کے درمیان تھی اور پھر کھٹ کی گھنڈی کی مانند چمک رہی تھی۔
(بخاری و مسلم)

فصل دوم

۴۳۹ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنْبَغِي مِنَ الدَّوَابِّ وَالسَّبَاعِ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قَلْبَيْنِ كَمْ يَحِلُّ الْحَبَّ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي أَحَدٍ لَا فِي دَاوُدَ فَإِنَّهُ لَا يَنْجَسُ) -

۴۴۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَوَضَّاءُ مِنْ بَيْتٍ بَمُضَاعَةٍ وَهِيَ بَيْتٌ مَلِكَةٍ فِيهِ الْحَيْضُ وَالْحُمُومُ الْكَلَابُ وَالتَّنْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يَنْجَسُهُ شَيْءٌ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) -

۴۴۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَذْكُبُ الْجَدَّ وَنَحِلُّ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِمَاءٍ عَطِشْنَا أَوْ تَوَضَّأْنَا بِمَاءِ الْجَدِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُورُ مَاءٌ لَا يَحِلُّ مِنْهُ رَوَاةُ مَالِكٍ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

۴۴۲ وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لَيْلَةُ الْحَجِّ مَا فِي إِذْ أَوْتَيْتَهُ قَالَ قُلْتُ نَبِيذٌ قَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ أَبُو زَيْدٍ يَجْهَلُ وَ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمْ أَكُنْ لَيْلَةَ الْحَجِّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۴۳ وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ

حضرت ابو سعید خدریؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا ہم بضعہ کے کنویں کے پانی سے وضو کر لیا کریں۔ یہ ایک کنواں تھا مدینہ میں جس میں حیض کے کپڑے، کتوں کا گوشت اور گندگی ڈالی جاتی تھی۔ آپؐ فرمایا تحقیق پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی)

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔ پس کہا رسول اللہ ﷺ ہم دریا میں سوار ہوئے ہیں یعنی کشتی میں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی (پینے کو) لیجاتے ہیں کیا ہم اس پانی سے وضو کریں تو یا سے رہ جاتیں پس کیا وضو کر لیں ہم دریائے پانی سے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دریا کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مرد اور حلال ہے (یعنی مردہ مچھلی)۔ (مالک۔ ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ابی حضرت ابی زید عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ کہا انھوں نے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان سے جن کی رات میں (یعنی اس رات میں کہ جس میں حضورؐ کی خدمت میں جن حاضر ہوئے تھے) تیری جھاگل میں کیا ہے؟ میں نے عرض کیا نبیذ ہے۔ آپؐ فرمایا کھجور پاک ہے اور پانی پاک کہ نبیذ (ابو داؤد۔ احمد۔ ترمذی نے یہ الفاظ بھی لکھے ہیں کہ وضو کیا آپؐ نبیذ کھجور کے شربت سے۔ ترمذی نے کہا ابو زید مجھول ہے اور علقمہ سے ثابت ہے کہ نقل کیا عبد اللہ بن مسعودؓ سے، انھوں نے فرمایا میں جن کی رات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہ تھا۔ (مسلم) کبشہ بنت کعب بن مالک (جو ابن ابی قتادہ کی بیوی تھیں) نے کہا

کہ ابوقادہ ان کے پاس آئے (یعنی ان کے خسر) پس میں نے ان کے لئے (دترن میں) وضو کے واسطے پانی بھرا۔ بتی آئی اور پینے لگی اس برتن میں سے پانی اور ٹیڑھا کر دیا ابوقادہ نے اس برتن کو (تا کہ بتی ابھی طرح پانی پی لے) کبشہ کہتی ہیں کہ ابوقادہ نے مجھ کو دیکھا کہ کیا میلان کی جانب دیکھ رہی ہوں۔ پس ابوقادہ نے کہا میری بھتیجی اکیلا تو اس پر تعجب کرتی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ تو انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتی ناپاک نہیں ہے وہ تمہارے درمیان پھر نیوالی ہے۔ (مالک۔ احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

داؤد بن صالح بن دنیا راہنی ماں سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی ماں نے کہا کہ ان کی آزاد کرنے والی مالکہ نے ان کے ہاتھ حضرت عائشہ کے پاس ہر سہ بھیجا۔ اور انھوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو نماز پڑھتے ہوئے پایا پس اشارہ کیا عائشہ رضی اللہ عنہا نے میری طرف اس کا تو اس کو رکھ دئے (چنانچہ رکھ دیا گیا) پس بتی آئی اور ہر سہ میں سے کھایا۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فارغ ہو کر آئیں تو اپنے اس ہر سہ میں اسی جگہ سے کھانا شروع کیا جہاں سے بتی نے کھانا کھا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتی کا کھانا ہوا نجس نہیں ہے بتی تمہارے درمیان پھر لے والی ہے۔ پھر کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتی کے بھوٹے پانی سے وضو کرتے دیکھا۔ (ابوداؤد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا ہم اس پانی سے وضو کر لیں جس کو گدھوں نے جھوٹا کر دیا ہو۔ آپ نے فرمایا ہاں اور اس پانی سے بھی جس کو تمام درندوں نے جھوٹا کر دیا ہو۔ (شرح السنہ)

حضرت ام ابی بنی رضی اللہ عنہا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میمونہ نے ایک قصہ (بادیہ۔ بڑا پیالہ) میں غسل کیا جس میں گندھے ہوئے آٹے کا نشا تھا (یعنی دونوں نے ایک برتن کے پانی سے غسل کیا)۔ (نسائی۔ ابن ماجہ)

فضل سوم

یحییٰ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ عمرؓ نے ایک قافلہ میں روانہ ہوئے جس میں عمرو بن عاصؓ بھی تھے۔ یہاں تک کہ ایک حوض پر پہنچے۔ عمرو بن عاصؓ نے حوض والے سے پوچھا کہ کیا تیرے حوض پر درندے بھی آتے ہیں؟ یہ نہ کر، حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ اے حوض والے یہ بتلانے کی کوئی ضرورت نہیں جو اس کہ ہم آتے ہیں (درندوں پر) (یعنی کبھی ہم آتے ہیں پانی پر) اور درندے آتے ہیں (ہم پر) (یعنی کبھی درندے آتے ہیں پانی پر)۔

مالک اور رزی نے کہا ہے کہ بعض راویوں نے اس حدیث میں حضرت عمرؓ

ابن ابی قتادہؓ آت ابی قتادہؓ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَبَّكَ لَهُ وَنُوءَ فَجَاءَتْ هَرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَاصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبَشْتُهُ فَرَأَيْتِ أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَقَالَ الْعَجَبُ يَا ابْنَةَ أَخِي قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجِسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَافِ (رداء مالک و احمد و الترمذی و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجہ و الدارمی)

۴۴۴ وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ مَرْكَبٍ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ عَوَّلًا ثَبَا أَسْلَمَهَا بِهَرِّيَّةٍ إِلَى عَائِشَةَ قَالَتْ فَوَجَدْتُهَا تُعَلِّي فَأَشَارَتْ إِلَيَّ أَنْ ضَبِعْتُهَا فَجَاءَتْ هَرَّةٌ فَأَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَةُ مِنْ صَلَاتِهَا أَكَلْتُ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتِ الْهَرَّةُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجِسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَافِينَ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا۔ (رداء ابوداؤد)

۴۴۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَمًا بِنَا أَفْضَلَتِ الْحُمْرُ قَالَ نَعَمْ دَيْمًا أَفْضَلَتِ السَّبَاعُ كُلُّهَا۔ (رداء فی شرح السنہ)

۴۴۶ وَعَنْ أُمِّ هَانِيٍّ قَالَتْ اغْتَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْذَ مَمُونَةَ فِي تَصْبِغَةٍ فِيهَا أَشَدُّ الْعَجِينِ۔ (رداء النسائی و ابن ماجہ)

۴۴۷ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ إِنَّ عُمَرَ خَرَجَ فِي رَكْبٍ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ حَتَّى وَرَدَ حَوْضًا فَقَالَ عُمَرُ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ يَرِدُ حَوْضَكَ السَّبَاعُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُحْجِرُنَا فَإِنَّا نَرِدُ عَلَى السَّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا۔

رداء مالک و زاد رزین قال زاد بعض الروايات في قول عمر و اني سمعت رسول الله صلى الله عليه و

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے (تو خشک ہو جانے پر) پہلے اس کو چٹکیوں سے مل دے اور پھر پانی سے دھو ڈالے پھر نماز پڑھ لے (خواہ کپڑا تر ہو یا خشک ہو جائے)۔ (بخاری و مسلم)

سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اگر کپڑے کو منی لگ جائے (تو کیا کرے؟) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ (حضور ﷺ کے کسی کپڑے پر منی لگ جاتی تو) میں اس کو دھوتی رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم کے کپڑے سے اور وہ کپڑا ابھی بھیگا ہوا ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم نماز کو تشریف لیتے۔ (بخاری و مسلم)

اسود اور ہمام روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے خشک منی کو رگڑ رہی تھی۔ (مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ اس کپڑے سے نماز پڑھ لیتے۔

حضرت اُمّ قیسؓ بنت حصن کا بیان ہے کہ وہ اپنے جھوٹے بیٹے کو جو کھانا نہ کھاتا تھا (صرف دودھ پیتا تھا) رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو اپنی گود میں بٹھالیا اور اس نے آپ کے کپڑوں پر شیب کر دیا۔ آپ نے پانی منگایا اور کپڑوں پر بہا دیا اور دھویا نہیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جب کپڑے کو دباغت سے لیا جائے (یعنی پکا لیا جائے یا دھوپ میں خشک کر لیا جائے) تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ایک آزاد کردہ لونڈی کو ایک بکری صدقہ میں دی گئی، وہ مرگئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے گزرے آپ نے فرمایا کیوں نہ نکال لیا تم نے اس کا

فَقَالَ لَهُ إِنَّ هَذِهِ السَّاجِدَةُ لَا تَصَلُّمَ لِي شَيْءٍ مِنْ
هَذَا الْبَوْلِ وَالْقَدَرِ وَإِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللَّهِ وَلِصَلَاةِ
وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ وَأَمْرُ جَلَاءٍ مِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدُلُوبٍ
مَاءٍ فَسَنَّهُ عَلَيْهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢٥٣ **وَعَنْ** أَشْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَأَلْتُ أُمًّا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبُهَا الدَّمَ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَ ثَوْبُ إِحْدَانُكَ الدَّمَ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لَتَنْعِجْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لَتُصَلِّ فِيهِ - رُتِفَ عَلَيْهِ -

٢٥٤ **وَعَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَيُخْرَجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَآثَرُ الْغَسْلِ فِي ثَوْبِهِ -

٢٥٥ وَعَنِ الْأَسْوَدِ وَهَمَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَتَى مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَبِإِثْبَاتِ عُلُقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ
عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ وَفِيهِ شَيْءٌ يُصَلِّي فِيهِ -

٢٥٦ وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مُحَسَّنٍ أَنَّهَا آتَتْ بِأَبْنٍ
لَهَا صَغِيرًا لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْلَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي رُجْجَةٍ قَالَ عَلَى تَوْبِهِ فَبَدَّ عَابِدًا فَرَضَحَهُ وَلَمْ
يُعْسِلْهُ - رُتِفَ عَلَيْهِ -

٢٥٤ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْإِذَا
فَقَدْ ظَهَرَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٢٥٨ وَعَنْهُ قَالَ تَصَدَّقْ عَلَى مَوَارِثَةِ لَيْمُونَةٍ
بِشَاةٍ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ هَلَّا أَخَذْتُمْ إِيَّاهَا بَعْدَ بَعْثِ مُحَمَّدٍ وَانْقِعَامِ

بِهِ فَقَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا حَرَّمَ أَكْلَهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۹ وَعَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا نَتَّ لَنَا شَاةً قَدْ بَغْنَا مَسْكَهَا ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيهِ حَتَّى صَارَ شَاةً۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

فصل دوم

پس دباخت دے لی ہوئی اس کو اور نفع اٹھا لیا ہوتا اس سے لوگوں نے عرض کیا یہ تو مردار ہے۔ آپ نے فرمایا اس کا کھانا حرام ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت سودہ کہتی ہیں کہ ہماری ایک بکری مر گئی۔ پس ہم نے اس کے چمڑے کو دباخت دی پھر ہمیشہ اس میں نبیذ بناتے رہے یہاں تک کہ وہ پُرانی ہو گئی۔ (بخاری)

حضرت لبابہ بنت حارث سے روایت ہے کہ کہا انھوں نے حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھے کہ انھوں نے پیشاب کیا آپ کے کپڑے پر۔ میں نے عرض کیا آپ دوسرا کپڑا پہن لیجئے اور تہبند مجھ کو دیکھجئے تاکہ میں اس کو دھو دوں۔ آپ نے فرمایا لڑکی کے پیشاب سے کپڑے کو دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی کا چھینٹا دیا جاتا ہے (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ اور ابوداؤد و نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب سے کپڑے کو دھویا جاتا ہے اور چھینٹا دیا جاتا ہے لڑکے کے پیشاب سے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب چلے کوئی تم میں سے ایسی جوتیوں کے ساتھ گندگی پر اور پھر ٹہی پر یعنی زمین پر تو ٹہی اس گندگی کو پاک کر دیے والی ہے (ابوداؤد ابن ماجہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ان سے ایک عورت نے کہا کہ میرا دامن لمبا ہے اور میں نایاک جگہ سے گزرتی ہوں۔ ام سلمہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پاک کرتی ہے اس کو وہ چیز جو اس کے بعد ہے (یعنی زمین) (احمد۔ مالک۔ ترمذی۔ ابوداؤد و دارمی) اور ان دونوں نے کہا کہ وہ عورت ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی ام و لڑکھی حضرت مقدم بن معدی کرب نے کہا کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کے چمڑے کو پیسنے سے اور ان پر سوار ہونے سے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

ابوالملیح بن اُسامہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کے چمڑے کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ترمذی) دارمی اور ترمذی نے یہ بھی لکھا ہے کہ آپ نے درندوں کے چمڑے کا فرش بچھانے سے بھی منع کیا ہے۔

ابوالملیح کا بیان ہے کہ وہ درندوں کے چمڑے کی قیمت کو برا خیال کرتے ہیں۔ (ترمذی)

۴۶۰ عَنْ لَبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي حِجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَقُلْتُ الْمَسِي تَوْبًا وَاعْطِنِي إِذَا زِلْتُ حَتَّى أَغْسِلَهُ قَالَ إِنَّمَا يَغْسِلُ مِنْ بَوْلِ الْوُثْنِ وَيُبْصِرُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاوُدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ لِرَافِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِي عَنْ أَبِي الشَّامِحِ قَالَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرْسُ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ۔

۴۶۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَطِئَ أَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْأَذَى فَإِنَّ التُّرَابَ لَهُ طَهْرٌ۔ (رَوَاهُ ابُودَاوُدُ وَابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ)

۴۶۲ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَهَا امْرَأَةٌ إِنِّي أُطِيلُ ذَيْلِي وَأَمْسِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِيرِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهَّرُ مَا بَعْدَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدُ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ الْهَمَزُ

أُمُّ وَلَدٍ لِابْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ۔

۴۶۳ وَعَنْ ابْنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرَبَ قَالَ تَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ جُلُودِ السَّبَاعِ وَالتُّرُكُوبِ عَلَيْهَا۔ (رَوَاهُ ابُودَاوُدُ وَالنَّسَائِيُّ)

۴۶۴ وَعَنْ أَبِي الْمَلِجِ بْنِ إِسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَى عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ)۔

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ أَنَّ تَفْتَرَسَ وَعَنْ أَبِي الْمَلِجِ أَنَّهُ كَرَا ثَمَنَ جُلُودِ السَّبَاعِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عکیم کہتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم کا خط آیا (جس میں لکھا تھا کہ) تم مردار کے چمڑے سے نفع نہ اٹھاؤ اور نہ اس کے پیٹھے سے۔

(ترمذی - ابوداؤد - نسائی - ابن ماجہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ، مردار کے چمڑے سے نفع اٹھایا جائے اس کو دباخت دینے کے بعد۔

(مالک - ابوداؤد)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ قریش کی ایک جماعت اپنی ایک (مردہ بکری) کو اس طرح کھینچ کر لے جا رہی تھی جس طرح گدھے کو لے جاتے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا۔ کاش نکال لیا ہوتا تم نے چمڑہ اس کا۔ لوگوں نے کہا یہ تو مردار ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پاک کر دیتا ہے اس کو پانی اور لکیر کے پتے (یعنی دباخت سے مردار کا چمڑہ پاک ہو جاتا ہے۔ (احمد - ابوداؤد)

حضرت سلمہ بن المحقق رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک میں ایک شخص کے گھر تشریف لے گئے۔ ناگہاں آپ نے ایک مشک کو لٹکے ہوئے دیکھا۔ آپ نے پانی مانگا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو مردار کا چمڑہ ہے آپ نے فرمایا دباخت لے اس کو پاک کر دیا ہے۔ (احمد - ابوداؤد)

فضل سوم

بنو عبد الاشہل کی ایک عورت بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ مسجد کی طرف جو ہمارا راستہ ہے وہ غلیظ ہے پس کیا کریں ہم جب ہم پر بارش ہو۔ آپ نے فرمایا کیا اس کے بعد کوئی پاک راستہ نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا پس یہ پاک راستہ اس نا پاک کے بدلہ میں ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے اور ننگے پاؤں زمین پر چلنے سے وضو نہ کرتے تھے۔

(ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس چیز کا گوشت مسجد کے اندر آتے جاتے تھے اور ان کی آمد و رفت کے سبب صحابہ رضی اللہ عنہم کو دھوئے نہ تھے۔ (بخاری)

حضرت برادر رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس چیز کا گوشت کھایا جائے اس کے پیشاب کچھ حرج نہیں ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کے یہ

۲۶۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ آتَانَا كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِأَهَابٍ وَلَا عَصَبٍ۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةٍ

۲۶۷ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ۔ رَوَاهُ مَا لِكَ وَابُودَاوُدَ

۲۶۸ وَمِنْ مَمُونَةَ قَالَتْ مَرَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ يَجْعِدُ وَنَشَا لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَخَذْتُمْ إِيَّاهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْهَرُهَا الْمَاءُ وَالْقِرَاطُ۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاوُدَ

۲۶۹ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمَحْبِقِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِي غَزْوَةً تَبُوكَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِي إِذَا قُرْبَةٍ مُّعْلَقَةٍ فَسَأَلَ الْمَاءَ فَقَالُوا لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ دَبَّحْهَا طَهَّرْهَا۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاوُدَ

۲۷۰ عَنْ امْرَأَةٍ مِّنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لَنَا طَرِيقًا إِلَى الْمَسْجِدِ مَيْتَةٌ فَكَيْفَ نَفْعَلُ إِذَا مَطَرْنَا قَالَتْ فَقَالَ أَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيقٌ هِيَ أَطْيَبُ مِنْهَا قُلْتُ بَلَى قَالَ فَهَذِهِ يَهْدِيهِ۔

رَوَاهُ ابُودَاوُدَ

۲۷۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَقُصِّلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنَ الْمَوْطِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۲۷۲ وَعَنْ بَنِي عُمَرَ قَالَ كَانَتْ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنْ لَوْ أَنَّ بَرَشُونَ شَيْئًا مِّنْ ذَلِكَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۷۳ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْتِيَنَّ بَوْلٌ مَا يُؤْكَلُ لِحُمَةٍ وَفِي رِوَايَةٍ جَابِرٍ

قَالَ مَا أَكَلَ لَحْمَهُ فَلَا بَأْسَ بِوَلَدِهِ -

الفاظ ہیں کہ وہ جانور جس کا گوشت کھایا جائے اس کے پیشاب سے کچھ حرج نہیں ہے۔ (احمد - دارقطنی)

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِقُطْنِيُّ)

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

فصل اول

شرح ابن ہانی نے کہا میں نے علی بن ابی طالبؓ موزوں پر مسح کا مسئلہ پوچھا۔ پس کہا حضرت علیؓ نے کہ مدت مقرر کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (موزوں پر مسح کی) مسافر کے لئے تین دن اور تین رات اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات۔ (مسلم)

حضرت مغیرہ بن شعبہ نے کہا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں شرکت کی۔ پس ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ کے لئے گئے فجر سے پہلے، میں آپ کے لئے پانی کی چھاگل لے گیا۔ جب آپ واپس آئے میں نے آپ ہاتھوں پر چھاگل۔ پانی ڈالنا شروع کیا آپ دونوں ہاتھوں کو دھویا اور منہ کو۔ آپ اس وقت صوف کا جہیز پہنے ہوئے تھے آپ نے جبہ کی آستینوں کو چڑھا کر ہاتھوں کو نکالنا چاہا پس تنگ ہوئی آستینیں (اور ہاتھوں کے اوپر نہ چڑھ سکیں) لہذا آپ نے جبہ کے اندر سے ہاتھ نکال لئے اور جبہ کو مونڈھوں پر ڈال لیا اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا پھر اپنے پیشانی اور عمامہ پر مسح کیا۔ پھر میں نے آپ کے پاؤں موزے نکالنے کا ارادہ کیا تاکہ آپ پاؤں کو دھوئیں۔ آپ فرمایا موزوں کو چھوڑ دو کیونکہ میں نے ان کو پانی پر پہنا ہے۔ پھر آپ نے دونوں موزوں پر مسح کیا۔ اس کے بعد آپ سوار ہوئے اور میں بھی سوار ہوا اور ہم قوم میں پہنچے (یعنی مجاہدین اسلام میں) وہ لوگ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عبدالرحمن ابن عوفؓ ان کو نماز پڑھا رہے تھے وہ ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ جب ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا احساس ہوا تو انھوں نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی جگہ قائم رہنے کا اشارہ فرمایا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے دو رکعت نماز میں سے ایک رکعت پڑھی۔ پھر جب انھوں نے سلام پھیرا تو کھڑے ہو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور میں بھی آپ کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور جو رکعت رہ گئی تھی ہم نے اس کو پورا کیا۔ (مسلم)

۴۴۴ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ فَقَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمَسَافِرِ وَيَوْمَ قَاتِ لَيْلَةً لِلْمُقِيمِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۴۵ وَعَنِ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ قَالَ الْمَغِيرَةُ فَنَبَّذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْغَاظِ مَحْمِلَتَ مَعَهُ إِذَا دَاوَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَمَّا دَجَّ أَحْدَثُ أَهْرَاقَ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِذَاوَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ ذَهَبَ يَحْسُرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَمَازَقَ كَرُ الْجُبَّةِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَالْقَى الْجُبَّةَ عَلَى مَنْدَبَيْهِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسَيْهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ ثُمَّ أَهْوَى يَدَيْهِ إِلَى نَزْعِ خُفَيْهِ فَقَالَ دَعُوهَا فَإِنِّي أَدْخُلُهَا طَاهِرَةً فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ فَأَنْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَيُصَلِّي بِهِمْ ... عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكِعَ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَمَّا أَحْسَنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْطَى إِلَيْهِ فَأَذْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدِي الرَّكْعَتَيْنِ مَعَهُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهُ فَرَكْعَتَا الرَّكْعَةِ الَّتِي سَبَقْتَنَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

فصل دوم

ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ اجازت دی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۴۴۶ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

مسافر کو تین دن اور تین رات کی اور مقیم کو ایک دن اور ایک رات کی جبکہ مونے پہنے ہوں، وضو کر کے دونوں موزوں پر مسح کرنے کی دائرہ۔
ابن خزیمہ۔ دارقطنی (خطابی نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور منتقی میں اسی طرح پر ہے۔

حضرت صفوان بن عسال کہتے ہیں کہ جب ہم سفر میں ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتے کہ تین دن اور تین رات تک اپنے موزوں کو دباؤ سے (باہر نہ نکالو۔ مگر جب ناپاک ہو جاؤ اور غسل واجب ہو جائے لیکن باغیانہ پیشاب نہ سولے کے بعد موزے اتارنے کی ضرورت نہیں (ترمذی۔ نسائی)

حضرت مغیرہ بن شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرنا پس اپنے موزوں کے اوپر اور نیچے مسح کیا (ابوداؤد ترمذی۔ ابن ماجہ) ترمذی نے کہا یہ حدیث معلول ہے اور میں ابو زرہ اور محمد یعنی بخاری سے اس حدیث کے بارہ میں معلوم کیا تو انھوں نے کہا صحیح نہیں ہے اور اسی طرح ابوداؤد نے بھی اس کو ضعیف کہا ہے

حضرت مغیرہ بن شعبہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ موزوں پر مسح کرتے تھے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)
حضرت مغیرہ بن شعبہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا جرابوں اور نعلین پر۔
(احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

حضرت مغیرہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھول گئے آپ فرمایا بلکہ تو بھول گیا میرے رب بزرگ و بڑے مجھ کو اسی کا حکم دیا ہے۔
(احمد۔ ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر دین رائے پر ہوتا تو موزوں کے نیچے مسح کرنا بہتر ہوتا اور مسح کرنے سے اور بلاشبہ میں نے دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ موزے کے اوپر مسح کرتے تھے۔
(ابوداؤد۔ دارمی)

رَخَّصَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَالْمَقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً إِذَا تَطَهَّرَ فَلَبَسَ خُفَّيْهِ أَنْ يَمْسَحَ عَلَيْهِمَا. (رَوَاهُ إِلَّا تَرْمِ فِي سُنَنِهِ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالدَّارِقُطْنِيُّ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ هُوَ مَحْبُوبُ الْأَسَانِدِ هَكَذَا فِي الْمُسْنَدِ)

وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَالٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا مَسْفَرًا أَنْ لَا نَتْرِكَ خُفَّيْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابِهِ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ نَوْمٍ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

وَعَنِ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّأْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ تَمَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ مُعْلُولٌ وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ وَفُحَّيْدًا أَيْضًا الْبُخَارِيُّ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَيْسَ بِصَحِيحٍ وَكَذَا أَضَعُفُ أَبُو دَاوُدَ)

وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلَى ظَاهِرِهِمَا. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

وَعَنْهُ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُحَّيْدٌ عَلَى الْجُودَيْنِ وَالتَّخْلَيْنِ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

عَنِ الْمَغِيرَةِ قَالَ مَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَسِيتُ قَالَ بَلْ أَنْتَ نَسِيتَ بِهَذَا أَمْرِي رَبِّي عَنْ دَجَلٍ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ)

وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ بِالرَّأْيِ لَكَأَسْفَلُ الْخُفِّ أَدْلَى بِالْمَسَحِ مِنْ أَعْلَاهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

بَابُ التَّيْمُمِ

فصل اول

تیمم کا بیان

۲۸۲ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَّلْنَا عَلَى النَّاسِ بَنَاتٍ جُعِلَتْ صُفُوفُهُنَّ كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا أَقْبَلْتُ جُعِلَتْ تَرَبُّثُهَا لَنَا طَهُورًا إِذَا الْمَرْءُ نَحَلَ الْمَاءَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۸۳ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَّلْنَا عَلَى النَّاسِ فَلَمَّا انْقَضَتْ صَلَاتُهُ إِذْ هُوَ بِجِلٍّ مُعْتَزِلٍ لَمْ يَصِلْ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ يَا قَتَادَةُ أَنْ تَصِلَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ أَصَابَنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالْقَبْعِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۸۵ وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّي أَجَنَّبْتُ فَلَمْ أَصِبِ الْمَاءَ فَقَالَ عَمَّارٌ لَعَمْرُؤُا مَا تَدْعُو أَنَا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تَصِلْ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعْتُ فَصَلَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَتْ يَكْفِيكَ هَذَا أَضْرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفًى الْأَرْضِ وَتَفَخَّ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيَهُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَلَيْسَ خَوْفٌ فِيهِ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدِكَ الْأَرْضَ ثُمَّ تَمْسَحَ بِهَا وَجْهَكَ وَكَفَّيَكَ.

۲۸۶ وَعَنْ أَبِي الْجَهْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْقَيْمَةِ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُؤَلِّقُ قَلَمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرِدْ عَلَيَّ حَتَّى قَامَ إِلَى جِدَارٍ فَحَنَنَ بَعْصًا كَانَتْ مَعَهُ ثُمَّ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى الْجِدَارِ فَسَحَّ وَجْهَهُ وَذَرَا عَيْنَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ وَكُنْتُ أَجِدُ هَذِهِ الرَّوَايَةَ فِي الْقَبَائِلِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحَمِيدِ وَلَكِنْ ذَكَرَهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت حذیفہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم کو فضیلت دی گئی ہے دوسری امتوں کے لوگوں پر تین چیزوں میں۔ ایک تو بنائے گئی ہمارے صفیں (نماز میں) مثل ملائکہ کی صفوں کے۔ دوسرے بنائی گئی ساری زمین ہمارے لئے مسجد تیسرے بنائی گئی ساری زمین ہمارے لئے پاک کرنے والی جب کہ ہم کو پانی نہ ملے۔ (مسلم)

حضرت عمران کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کے ساتھ ہم سفر میں تھے کہ اپنے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو اچانک اپنے ایک شخص کو دیکھا جو الگ بیٹھا ہوا تھا اور اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ اس حضرت نے اس سے فرمایا اے فلاں کس چیز نے روکا تجھ کو کہ تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھے؟ اس نے عرض کیا میں ناپاک تھا اور غسل کے لئے پانی نہ تھا اپنے فرمایا تو پھر ترے لئے مٹی ہے (یعنی تیمم) کہ وہ کافی ہے (بخاری و مسلم)

حضرت عمارؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر بن الخطابؓ کے پاس آیا اور کہا کہ میں ناپاک ہو گیا ہوں اور پانی مجھ کو نہیں ملا ہے میں کیا کروں؟ عمارؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ سے کہا کیا آپ کو واقعہ یاد ہے کہ جب ہم سفر میں تھے یعنی ہم اور تم دونوں حبشی (ناپاک) ہوئے۔ تم نے تو نماز نہیں پڑھی اور میں نے خاک پر لیٹ کر نماز پڑھ لی۔ پھر میں نے اس کا ذکر نبی ﷺ کے سامنے کیا۔ آپ نے فرمایا ترے لئے یہ کافی تھا یہ ارشاد فرما کر نبی ﷺ نے تیمم کیا۔

دوسرے دو لوگوں ہاتھوں کو زمین پر مارا، پھر ہاتھوں پر بھونک ماری پھر چہرہ پر دونوں کو بھیرا اور ہاتھوں پر بھی (بخاری) اور مسلم کی روایت میں آخری الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ترے لئے یہ کافی تھا کہ تو اپنے دونوں کو زمین پر مارا پھر بھونکا ان کو اور حضرت ابو الجہمؓ بن الحارث ابن القیمہ نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے قریب سے گزرا جب کہ آپ پیشاب کر رہے تھے میں نے سلام کیا اور اپنے جواب نہیں دیا مجھ کو، یہاں تک کہ آپ کھڑے ہوئے اور لاٹھی سے جو آپ کے پاس تھی دیوار کو کھڑچا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو دیوار پر رکھا اور چہرہ اور ہاتھوں پر دونوں ہاتھوں کو بھیرا پھر میرے سلام کا جواب دیا اس روایت کو میں نے بخاری و مسلم میں نہیں پایا اور

نہ کتاب حمیدی میں البتہ اس کو شرح السنہ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے یہ

فصل دوم

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاک مٹی پاک کرنے والی ہے مسلمان کو اگر چہ وہ پانی کو دس برس تک نہ پائے۔ پس جب پانی کو پائے تو اس سے بدن کو دھوئے یہ اس کے لئے بہتر ہے۔
(احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔)

۴۸۷ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقَبِيلَةَ الطَّيِّبَةَ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيَمْسَهُ بَشْرًا فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ حُجَّةً إِلَى قَوْلِهِ عَشْرَ سِنِينَ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم سفر پر نکلے پس ہم میں سے ایک آدمی کو پتھر لگا اُس سے اس کے سر میں زخم آگیا۔ پھر اس کو احتلام ہوا اور اس نے اپنے دوستوں سے پوچھا کیا ایسی حالت میں تیمم جائز ہے؟ انھوں نے کہا ایسی حالت میں جبکہ تو پانی استعمال کرنے پر قادر ہو تو تیمم کی کوئی وجہ نہیں پاتے۔ پس اس نے غسل کیا اور مرگیا۔ پھر جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس واقعہ کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا لوگوں نے اس کو مار ڈالا اللہ ان کو مائے جو بات معلوم نہ تھی ان کو انھوں نے کیوں دریافت نہیں کی۔ نادانی کی بیماری کا علاج سوال ہے بلاشبہ اس کو تیمم کرنا کافی تھا اور وہ اپنے زخم کے کپڑے کی پٹی پر مسح کرتا اور تمام بدن کو دھوتا (ابوداؤد۔ ابن ماجہ) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دو شخص سفر پر روانہ ہوئے نماز کا وقت ہو گیا اور ان کے پاس پانی نہ تھا پس دونوں نے پاک مٹی پر تیمم کیا اور نماز پڑھ لی پھر (اسی نماز کے) وقت ہی کے اندر پانی مل گیا، تو ان میں سے ایک شخص نے تو وضو کر کے نماز کو طامی اور دوسرے نے نہیں لو طامی۔ پھر وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کیا۔ پس جس نے نماز نہیں پھیری تھی اس سے آپ نے فرمایا تو نے سنت پھل کیا اور تیری نماز کافی ہو گئی اور جس نے وضو کر کے نماز پڑھ لی تھی اس سے فرمایا کچھ کو دو گنا تو اطمینان کا۔ (ابوداؤد۔ دارمی۔ نسائی) نسائی اور ابوداؤد نے بھی اس کو عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا۔

۴۸۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ رَجُلًا مِمَّا حَجَرْنَا فَتَجَدَّ فِي رَأْسِهِ فَأَحْتَلَمَ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ حَلَّ حُدُوثٍ لِي رُحْصَةً فِي التَّيْمُمِ قَالُوا مَا نَجِدُكَ رُحْصَةً وَأَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدْ مَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُخْبِرَ بِهِ قَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ إِلَّا سَأَلُوا إِيَّاهُ لَمْ يَعْلَمُوا خَاتِمًا شِفَاءً الْعِيِّ السُّؤَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَتَيَمَّمَ وَ يُعْصِبَ عَلَى جُرْحِهِ خُرْقَةً ثُمَّ يَمْسَحَ عَلَيْهَا وَيَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِهِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ رِبَاعٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ)

۴۸۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَدَجَ رَجُلًا فِي سَفَرٍ فَخَضَّتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَنِيَمَا مَعِيَدًا طَيِّبًا فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَ الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَأَعَادَ أَحَدُهُمَا الصَّلَاةَ بِوُضُوءٍ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْنَعُ تِلْكَ صَلَاتُكَ وَقَالَ لِلَّذِي نِيَمَا وَأَعَادَ لَكَ الْآخِرَ مَرَّتَيْنِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ حُجَّةً وَقَدْ رَوَى هُوَ وَابُودَاوُدَ أَيْضًا عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا)

فصل سوم

حضرت ابو الجہم بن الحارث بن الصمہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر حمل (کنویں) کی طرف تشریف لائے پس آپ کے ایک شخص ملا اور آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا یہاں تک کہ آپ ایک بوڑھے کے پاس آئے اور اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کیا۔ یعنی تیمم کیا پھر سلام کا جواب دیا۔ (بخاری و مسلم)

۴۹۰ عَنْ أَبِي جَهْمٍ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصَّمَّةِ قَالَ قَالَ الْقَبِيلَةُ الطَّيِّبَةَ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيَمْسَهُ بَشْرًا فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ حُجَّةً إِلَى قَوْلِهِ عَشْرَ سِنِينَ)

۲۹۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ يَسِيرٍ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُمْ تَسَعُّوا وَهُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّعِيدِ لِبَلْوَةِ الْفَجْرِ فَضَرَبُوا بِأَكْفِهِمُ الْقَصْعِدَ ثُمَّ مَسَحُوا بِوُجُوهِهِمْ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ عَادُوا فَضَرَبُوا بِأَكْفِهِمُ الصَّعِيدَ مَرَّةً أُخْرَى مَسَحُوا بِأَيْدِيهِمْ كُلِّهَا إِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْأَبْطَامِ بَطُونِ أَيْدِيهِمْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے تیمم کیا، پاک مٹی سے نماز فجر کے لئے جب کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے پس انھوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو پاک مٹی پر مارا اور مسح کیا اپنے چہروں کا۔ ایک بار پھر دوبارہ ہاتھ مارے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔ یعنی سارے ہاتھوں کا مونڈھوں تک اور بغل کے اندر اپنے ہاتھ ڈال کر۔ (ابوداؤد)

بَابُ الْغُسْلِ الْمَسْنُونِ فَضْلُ أَوَّلُ غَسْلِ مَسْنُونِ كَابِكِيَانُ

۲۹۲ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) ۲۹۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) ۲۹۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةٍ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ کی نماز کو آتے تو چاہئے کہ پہلے غسل کرے (بخاری و مسلم) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ کے دن غسل ہر بالغ آدمی پر واجب ہے۔ (بخاری و مسلم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لائق ہے ہر بالغ (اور عاقل) مسلمان پر یہ کہ وہ ہر ساتویں دن غسل کرے جس میں سر اور بدن کو دھوئے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۲۹۵ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهَا وَنِعِمَتْ وَمِنْ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) ۲۹۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَلَ مِثْلًا فَلْيَغْتَسِلْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَمَنْ حَمَلَهُ خَلِيْتُوْهُمَا ۲۹۷ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنْ الْحَمَامَةِ وَمِنْ مَسْحِ الْمِثْبِ - (رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ) ۲۹۸ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّهُ أَسْلَمَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ

حضرت سمرہ بن جندبؓ کہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے وضو کیا جمعہ کے دن اس نے فرض ادا کیا اور یہ بہت اچھا فرض ہے۔ اور جس نے غسل کیا پس غسل افضل ہے۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، دارمی) حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کو غسل دے اس کو چاہئے کہ وہ بھی غسل کرے۔ (ابن ماجہ) اور احمد، ترمذی اور ابوداؤد نے یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں اور جو میت کو اٹھائے وہ وضو کرے حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار باتوں سے غسل فرمایا کرتے تھے (یعنی اپنے چار باتوں سے غسل کرنے کا حکم دیا ہے) جناب سے۔ جمعہ کے دن۔ سینگی کھجوائے سے اور میت کو نہلانے سے۔ (ابوداؤد) حضرت قیس بن عاصمؓ نے بیان کیا کہ وہ مسلمان ہوئے تو نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا کہ وہ بری کے پتوں اور پانی سے نہ ہائیں۔
(ترمذی - ابو داؤد - نسائی)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

فصل سوم

حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ اہل عراق کی ایک جماعت آئی اور ابن عباسؓ سے کہا کہ آپ کے نزدیک کیا جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے؟ ابن عباسؓ نے کہا نہیں لیکن بہت پاک کرنے والا ہے اور جو شخص غسل کرے اس کے لئے بہتر ہے اور جو نہ ہائے اس پر واجب نہیں اور میں تم کو بتانا ہوں کہ جمعہ کے دن غسل کی ابتدا کیوں کر ہوئی۔ بعض (صحابہؓ) فقیر لوگ (اس زمانہ میں) صوف پہنتے تھے اور پیٹ پر (بوچھا اٹھانے کا) کام کرتے تھے۔ ان کی مسجدیں تنگ تھیں مسجدوں کی تختیں سچی تھیں اور بھیت کھجور کی ٹہنیوں کی تھیں۔ ایک روز جمعہ کے جب کہ سخت گرمی تھی نبی ﷺ تشریف لائے اور لوگ پسینہ میں اس صوف کے اندر تر ہو گئے۔ پس بوچھلی اس سے اور تکلیف پہنچی اس لوگوں کو بعض کو بعض سے۔ جب یہ پور رسول اللہ ﷺ تکلیف کو پہنچی تو اپنے فرمایا: لوگو! جب جمعہ کا دن ہو تو تم غسل کرو اور چاہئے کہ تم میں سے ہر ایک (غسل جمعہ کے بعد) عمرہ قسم کے تیل اور خوشبو کا استعمال کرے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو مال دیا اور لوگوں نے صوف کے بجائے اچھے کپڑے پہنے۔ محنت و مشقت کے کام چھوٹ گئے۔ مسجدیں وسیع ہو گئیں اور پسینہ سے جو تکلیف لوگوں کو پہنچتی تھی اس سے بہت کچھ امن مل گیا۔ (ابو داؤد)

۴۹۹ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ إِنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ جَاءُوا فَقَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ أَطْهَرُ وَحَيْرٌ لِمَنْ يَغْتَسِلُ وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بَوَاجِبٌ وَمَا حُكِمَ كَيْفَ بَدَأَ الْغُسْلَ كَانَ النَّاسُ جُحُودًا يَتَلَبَّسُونَ الصُّوفَ وَيَعْمَلُونَ عَلَى ظُهُورِهِمْ وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيْقًا مُقَابِلَ السَّقْفِ إِنَّمَا هُوَ عَرِشٌ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ حَارٍّ وَعَرَفَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ الصُّوفِ حَتَّى تَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاخٌ أَذَى بِذَلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيَاخَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا كَانَ هَذَا الْيَوْمُ فَأَغْسِلُوا أَوَّلَيْكُمْ أَحَدُكُمْ أَفْضَلُ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهِ وَطَبِيبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللَّهُ بِالْخَيْرِ وَلَيْسُوا أَعْيَرُ الصُّوفِ وَكَفُوا الْعَمَلَ وَوَسَّعَ مَسْجِدَهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِينَ كَانَ يُذِي بَعْضَهُمْ بَعْضًا مِنَ الْعَرَقِ - (رَوَاهُ ابُودَاوُدَ)

حیض کا بیان

بَابُ الْحَيْضِ

فصل اول

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ یہود میں جب کوئی عورت حائضہ ہوتی تو وہ لوگ نہ تو اس کے ساتھ کھاتے پیتے تھے اور نہ اس کو اپنے گھروں میں جمع رکھتے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ الْحِجَابِ یعنی لے رسول! تم سے لوگ حیض کا حکم پوچھتے ہیں۔ پس اس آیت کے نازل ہونے پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حائضہ عورت کے ساتھ تم سب کچھ کر لیکن اس سے جماع نہ کرو۔ یہود کو جب اس کا علم ہوا تو انھوں نے کہا یہ شخص ہمارا

۵۰۰ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ دَكَتُوا إِذَا حَاضَتِ الْمَرْءَةُ فِيهِمْ لَمْ يُؤْكَلُوا وَلَمْ يَجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ سَأَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَكَسَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ الْآيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ فَبَلَغَ ذَلِكَ الْيَهُودَ فَقَالُوا مَا يُرِيدُ هَذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدْعَ مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفْنَا فِيهِ فَجَاءَ أَسِيدُ بَنِي حَصِيدٍ

جس دینی امر کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس میں ہماری مخالفت ضرور کرنا ہے پس
اسید بن حضیر اور عباد بن بشر آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہود ایسا او
ایسا کہتے ہیں کیا اب ہم ان عورتوں کے پاس نہ بیٹھیں (ان سے ہر قسم کے
تعلقات ترک کر دیں؟) یہ (من کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ
کا رنگ بدل گیا۔ یہاں تک کہ ہم لوگوں نے خیال کر لیا کہ آپ ان دونوں
شخصوں سے خفا ہو گئے۔ چنانچہ وہ دونوں آدمی باہر نکل گئے پس ان
دونوں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ کا تحفہ لایا گیا ہے

وَعَبَادُ بْنُ بَشِيرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَلْهَوْنَا بِكَ فَقَدْ وَجَدَ اللَّهُ عَلَيْهِ
كَذَا وَكَذَا أَفَلَا جَاءَ مَعَهُمْ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا
فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَهُمَا هَدِيَّةٌ مِّنْ لِّبْنِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي أَنْتَاهُمَا فَسَقَاهُمَا فَعَرَفَا
أَنَّهُ لَوْ لَحِدَ عَلَيْهِمَا -

(ردوۃ المسلم)

(ایک برتن میں)۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے آدمی کو بھیجا (ان کو بلانے کے لئے) اور جب وہ آگئے تو دونوں کو
دودھ پلایا۔ پس ان لوگوں نے سمجھ لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر ناراض نہیں ہوئے تھے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ریانی کے) ایک برتن سے غسل کرتے اور ہم دونوں ناپاک ہوتے اور آپ مجھ
کو حکم دیتے پس میں تہبند باندھتی۔ اور آپ اپنے جسم کو میرے جسم سے
لگاتے (تہبند کے اوپر) اور میں حیض کی حالت میں ہوتی۔ اور آپ
اعتکاف کی حالت میں اپنا سر مسجد سے باہر نکال دیتے اور میں حیض کی حالت
میں آپ کا سر دھوتی۔ (بخاری و مسلم)

۵۰۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَعْتَلُّ أَنَا وَالنَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكِلَا نَا جُنُبٌ
وَكَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتِيزُ فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَ
كَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا
حَائِضٌ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں پانی پیتی پھر نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کو (اسی برتن میں بچا ہوا پانی یا نیا پانی) دیتی اور آپ اسی جگہ
منہ لگا کر پیتے جس جگہ میں نے پیاتھا اور حالت حیض میں میں گوشت کی ہڈی
جو ستی پھر وہ ہڈی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیتی اور آپ بھی اسی
جگہ سے اس ہڈی کو چومتے جہاں سے میں نے چوسا تھا۔ (مسلم)

۵۰۲ وَعَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أَنَا وَلَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعٍ فِي
فَيْشْرَبُ وَالْعَرَقُ فِي الْعَرَقِ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أَنَا وَلَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعٍ فِي -

(ردوۃ المسلم)

حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ جب میں حیض سے ہوتی، رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں تکیہ لگاتے اور پھر قرآن پڑھتے۔
(بخاری و مسلم)

۵۰۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَكَلَّمُ فِي حِجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مسجد میں سے مجھ کو یہ حکم دیا کہ جھوٹا بوریا اٹھا کر مجھ کو دیدو۔ میں
نے عرض کیا کہ میں حیض سے ہوں۔ آپ نے فرمایا تیرا حیض تیرے
ہاتھ میں نہیں ہے۔ (مسلم)

۵۰۴ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَا وَلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ
فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتِكَ كَيْسَتْ فِي يَدِي -

(ردوۃ المسلم)

حضرت میمونہ رضی کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ چادر میں
نماز پڑھتے جس کا کچھ حصہ مجھ پر اور کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر ہوتا اور میں حیض کی حالت میں ہوتی۔ (بخاری و مسلم)

۵۰۵ وَعَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي فِي مِرْطٍ بَعْضُهُ عَلَى وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ
وَأَنَا حَائِضٌ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

فصل دوم

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مائتہ عورت سے جماع کرے یا عورت کے پانچاڑ کی جگہ صحبت کرے یا کاهن کے پاس جائے پس اس نے کفر کیا اس چیز کا جو نازل ہوئی محمد پر۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔) اور ابن ماجہ و دارمی کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ وہ کاهن جو کچھ کہے وہ اس کی تصدیق کرے یعنی سچا جائے۔ پس وہ کافر ہوا۔ ترمذی نے کہا کہ ہم اس حدیث کو محکم اثرم کے واسطے سے جانتے ہیں۔ وہ ابونعیم سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے لئے کیا چیز حلال ہے عورت سے جب کہ وہ مائتہ ہو؟ آپ نے فرمایا حلال ہے تیرے لئے وہ چیز جو اذیر ہو تہبند کے اور بچنا اس سے بہتر ہے (روزین) صحیح السنہ نے کہا کہ اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے۔

حضرت ابن عباسؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی مائتہ عورت سے جماع کرے اس کو چاہئے کہ نصف دینار خیرات کرے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی۔ ابن ماجہ)

حضرت ابن عباسؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگرچہ حیض جماع کرنے سے جو صدقہ دیا جائے گا اس کی صورت یہ ہوگی کہ اگر حیض کا خون سرخ ہو تو ایک دینار اور خون زرد ہو تو نصف دینار۔ (ترمذی)

فصل سوم

حضرت زید بن سلمؓ نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا چیز حلال ہے میرے لئے میری بیوی سے جب کہ وہ مائتہ ہو؟ آپ نے فرمایا کہ خوب مضبوط باندھ تو تہبند اس کا اس کے جسم پر پھر تہبند کے اوپر تیرا کام ہے (یعنی نان سے اوپر تھک کو اختلاط مباح ہے۔ (مالک)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب میں مائتہ ہوتی تو بستر سے بوریے پر پر آجاتی اور نہ رسول اللہ ﷺ ان کے قریب آتے اور نہ وہ قریب جاتیں ان کے جب تک کہ پاک نہ ہوتیں۔ (ابوداؤد)

۵۰۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبُحَيْهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَفِي رِوَايَتَيْهَا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ وَقَدْ كَفَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَكِيمٍ إِلَّا شَرَّهِ عَنْ أَبِي تَيْسَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (-)

۵۰۷ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَحِلُّ لِي مِنْ امْرَأَةٍ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ مَا خَوَّكَ إِلَّا زَارَ وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذَلِكَ أَفْضَلُ. (رَوَاهُ رِزِينُ) وَقَالَ مُحَمَّدٌ السُّنَّةُ إِسْنَادُهُ لَيْسَ يَقْوِي

۵۰۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الزَّجَلُ يَاهِلِيهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِينَارٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ۵۰۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ فَلْيَنْتَهِ وَإِذَا كَانَ دَمًا أَصْفَرَ فَلْيَنْصَفْ دِينَارٍ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۱۰ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَمٍ قَالَ قَالَ إِنَّا رَجَلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لِي مِنْ امْرَأَةٍ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشَدُّ عَلَيْهِ مَا زَادَ ثُمَّ سَأَلَ بِأَعْلَاهَا. (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارِمِيُّ مُوسَلًّا) ۵۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ إِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَبِيرِ فَلَمْ يَقْرُبْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَدْنُ مِنْهُ حَتَّى تَطْهَرُ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ کا بیان

فصل اول

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ فاطمہ بنت ابی جہش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایک ایسی عورت ہوں جس کو خون آتا رہتا ہے، پاک نہیں ہوتی کیا میں ایسی حالت میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں، یہ خون تو ایک رگ کا خون ہے حیض کا خون نہیں ہے۔ جس وقت تجھ کو حیض آئے نماز چھوڑ دے اور جب بانا رہے تو اپنے خون کو دھو ڈال یعنی غسل کر، اور پھر نماز پڑھ۔ (بخاری و مسلم)

۱۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتُ فَاطِمَةَ بِنْتُ أَبِي جَبْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَمْرَأَةٌ أُسْحَامُنُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عَرَقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَإِذَا قُبِلَتْ حَيْضَتُكَ قَدِمِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَدَتْ فَأَغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ ثُمَّ مَلِي۔ (متفق عليه)

فصل دوم

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ فاطمہ بنت ابی جہش رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بتایا کہ وہ مستحاضہ ہو جاتی تھیں۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جب حیض کا خون ہو، اور وہ سیاہ خون ہے جو شناخت کیا جاتا ہے۔ اگر یہ جو (یعنی خون حیض) تو نماز سے باز رہ۔ اور جو دوسرا ہو (یعنی سیاہی مائل اس کا رنگ نہ ہو تو) وضو کر اور نماز پڑھ۔ کیوں کہ وہ رگ کا خون ہے (ابوداؤد و نسائی) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خون ڈالتی تھی ہمیشہ یعنی اس کو استحاضہ کا خون آتا تھا۔ پس ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے واسطے فتویٰ پوچھا۔ آپ نے فرمایا اس کو چاہیے کہ کترا کرے ان دنوں اور راتوں کو جن میں اس کو ہر چھینے کا خون آتا تھا اس بیماری سے پہلے۔ پس چھوڑ دے ان دنوں کے موافق نماز کو ہر چھینے اور جب گزر جائے وہ دن تو چاہیے اس کو کہ غسل کرے اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ لے اور پھر نماز پڑھے۔ (مالک: ابوداؤد۔ دارقطنی اور نسائی نے بھی اسی مضمون کی روایت کی ہے)۔

۱۳ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتُ أَبِي جَبْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْحَامُنُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدٌ يُعْرِفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْأَخْبَرُ فَتَوَقَّعِي وَهَبِي فَإِنَّمَا هُوَ عَرَقٌ۔ (رواه أبو داود والنسائي) ۱۴ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّا أَمْرَأَةٌ كَانَتْ تَهْمُ الْدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِنَسْطُرْ عَدَدَ اللَّيَالِي وَالْآيَامِ الَّتِي كَانَتْ تَحْمِلُهَا مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُعَيِّبَهَا الَّذِي آمَهَا بِهَا فَلَتَبْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْ رَدَّ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا اخْلَفَتْ ذَلِكَ لَمْ تَسْتَسْمِرْ بِتَوْبٍ ثُمَّ لَتُعْمَلْ۔ (رواه مالك و أبو داود و الدارقطني و ترمذی و النسائي و معناه) ۱۵ وَعَنْ عِدَّتِي بِنْتِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ يُحِبُّ ابْنُ مَعِينٍ جَدُّ عِدِّي بِاسْمِهِ دِينَارٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدْعُ الصَّلَاةَ آيَاتِمْ أَقْرَأَ لَهَا النَّبِيُّ كَانَتْ تَحْمِلُهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّعُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتَقُومُ وَتُصَلِّي۔ (رواه الترمذی و أبو داود)

عدی بن ثابت اپنے باپ سے اور وہ عدی کے دادا سے روایت کرتے ہیں یحییٰ بن معین نے کہا۔ عدی کے دادا کا نام دینار ہے، دینار نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے حق میں یہ کہا ہے کہ وہ حیض کے ان دنوں میں جن کی اسے عادت تھی نماز کو چھوڑ دے۔ پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرے اور روزے بھی رکھے نماز بھی پڑھے۔ (ترمذی ابوداؤد)

لہ مستحاضہ اس عورت کو کہتے ہیں جس کے رحم سے خون جاری ہوتا ہے اور یہ خون حیض و نفاس سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ ۱۲ مترجم

۵۱۲ وَعَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ اسْتَحِضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَاتَّيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَفْتِيَهُ وَأُحْبِدُهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اسْتَحِضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا قَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلَاةَ وَالصَّيَامَ قَالَ انْعَتُ لَكَ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ الدَّمُ قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَلْيَجْعَلِي قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِي ثَوْبًا قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ إِنَّمَا أَتَجُّ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَامِعُكِ بِأَمْرَيْنِ إِلَيْهِمَا صَنَعْتُ أَجْزَاءً عَنْكَ مِنَ الْآخِرِ وَإِنْ قَوَيْتَ عَلَيْهِمَا فَإِنَّتِ أَعْلَمُ قَالَ لَهَا إِنَّمَا هَذِهِ رَكْعَتُهُ مِنَ رَكْعَتَاتِ الشَّيْطَانِ فَتَعَقَّبِي مِائَةً أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللَّهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي حَتَّى إِذَا رَأَيْتِ أَنَّكَ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَأْتَ فَصَلِّي ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ أَيَّامَهَا وَمُؤَمِّي فَإِنَّ ذَلِكَ يُخْرِجُكَ وَكَذَلِكَ قَاتِلِي كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرُونَ مِيقَاتَ حَيْضَتِهِنَّ وَطَهْرَتِ وَلَنْ قَوَيْتِ عَلَى أَنْ تُوَخَّرِينَ الظُّهْرَ وَتُعْجِلِينَ الْعَصْرَ فَتَغْتَسِلِينَ وَتُجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتُوَخَّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعْجَلِينَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتُجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ فَافْعَلِي وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الْغُبْرِ فَافْعَلِي وَمُؤَمِّي إِنَّ خَدْرَتِ عَلَى ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَحَبُّ الْأُمُورِ إِلَيَّ - (دَوَاةُ أَحْمَدَ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

بھی غسل کر، پس اسی طرح تو ہمیشہ کر اور روزے رکھ اگر تجھ میں اس کی قوت ہو۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور یہ حکم (یعنی نماز کے دو دنوں حکموں میں زیادہ پسند ہے۔) (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

فضل سوم

حضرت حمزہ بنت جحش کہتی ہیں کہ میں استحاضہ میں مبتلا ہوئی، بہت سخت اور بہت زیادہ۔ پس میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تاکہ آپ کو اس کی خبر دوں اور اس کا حکم پوچھوں میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی بہن زینب بنت جحش کے مکان میں پایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں سخت قسم کے استحاضہ میں مبتلا ہو جاتی ہوں، اس کے متعلق آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں۔ یہ حقیقت ہو کہ اس نے مجھ کو روزہ اور نماز سے باز رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا بیان کرتا ہوں میں تیرے واسطے روٹی کو، کیونکہ وہ خون کو لے جاتی ہے (یعنی خون نکلنے کے مقام پر روٹی رکھ لے تاکہ وہ اس کو جذب کر لے) میں نے عرض کیا وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ آپ نے فرمایا لگام کی طرح کپڑا باندھو۔ اس نے کہا اس سے بھی زیادہ ہے (یعنی لنگوٹ سے بھی نہیں رکتا) پھر آپ نے فرمایا کپڑا رکھ لے لنگوٹ کے اندر۔ اس نے کہا وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ یعنی ڈالنی ہوں میں خون کو بہت زیادہ مانند مینہ کے۔ پس نبی ﷺ نے فرمایا میں تجھ کو دروازوں کا حکم دیتا ہوں ان میں سے جس پر عمل کرے تو کافی ہو تجھ کو اور اگر قوت رکھتی ہو تو دروازوں پر عمل کر، اپنے سال سے تجھ کو زیادہ آگاہی ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ یہ استحاضہ ایک لات مارنا ہی شیطان کا۔ پس اس خون میں سے پھر یا سات دن کو تو حیض قرار دے خدا کے علم میں اور پھر غسل کر یہاں تک کہ جب دیکھے کہ پاک و صاف ہو گئی تو تین سو میں دن رات تک نماز پڑھ اور روزے رکھ۔ پس البتہ یہ کفایت کرتا ہے تجھ کو اور اسی طرح ہر مہینے جیسا کہ عورتیں حائضہ ہوتی ہیں اور پھر حیض سے پاک ہوتی ہیں یعنی حیض کی معین مدت اور پاک کے ایام۔ اور اگر تجھ سے (یہ دوسری صورت) ممکن ہو کہ ظہر کی نماز میں تاخیر کر لے اور عصر میں جلدی تو غسل کر اور ظہر و عصر دونوں نمازوں کو جمع کر لے (ایک ساتھ پڑھ لے) اسی طرح مغرب میں تاخیر کر اور عشاء کو جلدی پڑھ اور غسل کر کے دونوں نمازوں کو جمع کر لے، تو پھر تو ایسا ہی کر اور صبح کی نماز کے لئے

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! خا طرت ابی جہش ابتداءً مستحاضہ ہوئی ہے اتنی اتنی مدت سے پس اس نے نماز نہیں پڑھی۔ آپ نے فرمایا پاک ہے اللہ! بے شک یہ استحاضہ شیطان کی جانب سے

۵۱۳ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي جَبْرِ اسْتَحِضَتْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا أَفَلَمْ تُصَلِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے اس کو چاہئے کہ وہ لگن میں بیٹھے۔ پس جب دیکھ لگن کے پانی میں زردی یعنی پانی کے اوپر تو غسل کرے ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل۔ اور غل کرے مغرب و عشاء کے لئے ایک غسل۔ اور غسل کرے فجر کے واسطے ایک غسل اور ان کے درمیان وضو کرے۔ (ابوداؤد) اور حاکم نے ابن عباس سے روایت کی کہ جب اس پر نہا مشکل ہوا (یعنی ہر نماز کے لئے) تو اس کو دو نمازوں کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرنے کا حکم فرمایا۔

وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا مِنَ الشَّيْطَانِ لَيَجْلِسُ فِي مَوْكِنٍ فَإِذَا رَأَتْ صَفَاةَ غَوَقِ الْمَاءِ فَلْيَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَوَضَّأُ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ - (رَوَاهُ الْبُؤْدَاقُ) وَقَادَرَى مُجَاهِدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا اسْتَدَّ عَلَيْهَا الْغُسْلُ أَمْرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الْقُلُوبَتَيْنِ -

کتاب الصلوة فصل اول نماز کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچوں نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک متادیتے ہیں ان گناہوں کو جو ان کے درمیان ہوتے ہیں جب کہ گناہ کبیرہ نہ کئے گئے ہوں (مسلم)

۵۱۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مَكْفِرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُمْ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی یہ بتائے کہ اگر کسی کے دروازے پر نہر ہو اور اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرنا ہو تو کیا اس کے جسم پر کچھ میل باقی رہے گا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اس کے بدن پر ایسی حالت میں میل باقی نہ رہے گا۔ آپ نے فرمایا بس یہی کیفیت ہے پانچوں نمازوں کی۔ اللہ تعالیٰ معاف کرنا ہے ان کے سب گناہوں کو۔ (صغیرہ گناہوں کو)۔ (بخاری و مسلم)

۵۱۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يُغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ كَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَاةِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَ الْمُخَطَايَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا اور پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو واقعہ سے آگاہ کیا۔ آپ واقعہ سن کر خاموش رہے اور وحی کا انتظار کیا (پس اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا) اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مَتَى اللَّيْلِ الخ یعنی قائم رکھ تو نماز کو دن کے دونوں طرفوں میں (صبح و شام) اور چند ساعتیں رات میں، البتہ نیکیاں مٹاتی ہیں بُرائیوں کو پس اس شخص نے کہا۔ یا رسول اللہ! کیا یہ حکم میرے ہی لئے ہے؟ آپ نے فرمایا۔

۵۱۳ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ دَجَلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ مُبَلَّغَةً فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَاقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مَتَى اللَّيْلِ إِنَّ الْخُفَاتِ يُذْهِبَنَّ السَّيِّئَاتِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْ هَذَا قَالَ كَجَمِيعِ امْتَنِي كُلَّهُمْ وَ فِي رَوَايَةٍ لَمْ يَمَنْ عَمِلَ بِهِمَا مِنْ امْتَنِي - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میری ساری امت کے لئے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ جو شخص میرا امت میں اس پر عمل کرے اس کے لئے یہ حکم ہے۔ (بخاری و مسلم) حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک ایسا کام کیا جس پر عتد واجب ہے لہذا مجھ پر آپ حد جاری فرمائیے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے حد و جرم مستوجب سزا کے متعلق کچھ دریافت نہیں فرمایا اور نماز:

۵۱۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ دَلِمَ يَسْأَلُهُ عَنْهُ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الصلوة قام الرجل فقال يا رسول الله اني اصاب
حدا فافهم في كتاب الله قال انيس قد صليت معنا
قال نعم قال فان الله قد غفر لك ذنبك اذ
حدتك (متفق عليه)

وقت آگیا تو اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز
پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہو چکے تو اس شخص نے کھڑے ہو کر عرض
کیا۔ یا رسول اللہ میں نے جرم قابل حد کا ارتکاب کیا ہے آپ کلام الہی
کے مطابق مجھ پر حکم لگائیے۔ آپ نے فرمایا کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟
اس نے عرض کیا ہاں (پڑھی) آپ نے فرمایا تحقیق اللہ نے بخش دیا تیرے گناہوں کو اور تیری حد کو۔ (بخاری و مسلم)

۵۲۱ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَى الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى
قَالَ الصَّلَاةُ لَوْ قَرَّبَهَا قُلْتُ ثُمَّ آتَى قَالَ بَنُو الْوَالِدِ
قُلْتُ ثُمَّ آتَى قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
بِهِتْ وَلَوْ اسْتَدْرَأْتَهُ لَزَادَنِي .

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ
خدا کے نزدیک کونسا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا پھر
میں نے پوچھا اس کے بعد کونسا عمل بہتر ہے؟ فرمایا ماں باپ کے ساتھ بھلائی
کرنا۔ پھر میں نے پوچھا اور اس کے بعد کونسا کام اچھا ہے؟ فرمایا خدا کی
راہ میں جہاد کرنا۔ حضرت ابن مسعودؓ راوی کہتے ہیں کہ یہ باتیں مجھ سے رسول اللہ
نے فرمائیں اور اگر میں اور پوچھتا تو آپ اور بھی بتاتے۔ (بخاری و مسلم)
حضرت جابرؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ
(مسلمان) اور کفر کے درمیان صرف نماز کی دیوار حائل ہے اور ترک نماز اس
فرق کو دودر کر دیتا ہے۔ (مسلم)

رَمْتَقُ عَلَيْهِ)
۵۲۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

فصل دوم

۵۲۳ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ صَلَوَاتٌ اخْتَصَّ اللَّهُ
تَعَالَى مِنْ أَحْسَنِ صَلَوَاتِهِنَّ لَوْ قَرَّبَتْ دَائِمًا
رُكُوعُهُنَّ وَخُشُوعُهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ
وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ شَاءَ
غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ .

حضرت عبادہ بن صامتؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ پانچ نمازیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے۔ پس جس شخص نے
ان نمازوں کے لئے اچھی طرح وضو کیا، ان کے وقت پر ان کو پڑھا۔ اور
رکوع کو خوبی کے ساتھ ادا کیا اور حضور قلب سے نماز کو ادا کیا۔ اس کے
لئے خدا کا وعدہ ہے کہ وہ بخش دے گا اس کو اور جو ایسا نہ کرے اس کے لئے
خدا کا کوئی وعدہ نہیں وہ چاہے اس کو بخشے اور چاہے عذاب دے۔
(مالک، نسائی، ابوداؤد)۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ مُتَّفَعًا)
۵۲۴ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوَاتُ أَحْمَسُكُمْ وَصُومُ أَحْمَرُكُمْ
أَذْوَادُكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَأَطِيعُوا إِذَا أَمَرَ كَمَنْ تَدَّ كَوَا
جَنَّةَ رَبِّكُمْ . (رَوَاهُ أَحْمَدُ . التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو امامہؓ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرپڑھو پنی
پانچ نمازیں اور روزے رکھو اپنے (رمضان) کے مہینے میں اور ادا کرو اپنے
مال کی زکوٰۃ اور اطاعت کرو اپنے حاکم کی اور داخل ہو جاؤ تم اپنے رب
کی جنت میں۔ (احمد۔ ترمذی)

۵۲۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَدُّ أَوْلَادِكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ
أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ
سِنِينَ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِحِ . (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

عمر بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے بچے سات سال کے
ہو جائیں تو ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب دس سال کے ہو جائیں
(اور نماز نہ پڑھیں تو) ان کو مار مار کر نماز پڑھاؤ اور علیحدہ کر دو ان کے

وَكَذَلِكَ فِي شَرْحِ الشُّنَّةِ عَنْهُ وَفِي الْمَصَابِيحِ عَنْ
سُبَّةَ بْنِ مَعْبُدٍ

۵۲۷ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ كَمَنْ تَرَكَهَا كَفَرًا (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَالُفِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ -)

سولے کی جگہ (یعنی ان کو تنہا سلاؤ)۔ (ابوداؤد۔ اور اسی طرح شرح آ میں ہے اور مصابیح میں یہ حدیث سبرہ بن معبد سے روایت ہوئی ہے)۔

حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور منافقوں کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے۔ پس جس نے نماز کو چھوڑ دیا وہ کافر ہوا۔ (احمد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)۔

فصل سوم

۵۲۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَاجِلْتُ امْرَأَةً فِي أَحْصَى الْمَدِينَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَادُونًا أَنْ أَمْسَهَا فَأَنَا هَذَا فَأَقْضِي فِي مَا شِئْتُ فَقَالَ لَهُ عَمْرٍو لَقَدْ سَتَرَكَ اللَّهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ وَلَمْ يَرِدْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَلَيْهِ شَيْئًا وَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَاتَّبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ وَقَالَ عَلَيْهِ هَذِهِ الْكَلَامَةُ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزَلْفَامَتِ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِبُنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلَّذِي أَكْرَمَنِي فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا إِلَهُ خَاصَّةٌ فَقَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں نے مدینہ کے کنارے پر ایک عورت سے ملاعت کی۔ یعنی گلے لگایا اور صحبت کی حد تک میں نہیں پہنچا۔ پس حاضر ہوں جو عہد (شرعی سزا) آپ مجھ پر جاری کرنا چاہیں جاری کریں۔ پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے پردہ پوشی کی کتنی خدا نے تیری (بہتر ہوتا کہ) تو بھی اپنے عیب کو چھپاتا۔ عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ پس کھڑا ہوا وہ شخص اور چلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلانے کے لئے ایک آدمی کو بھیجا وہ اس کو بلالایا۔ اور آپ نے اس کے سامنے آیت پڑھی: وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزَلْفَامَتِ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِبُنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلَّذِي أَكْرَمَنِي۔ یعنی قائم رکھ تو نماز کو صبح و شام اور رات کے حصہ میں تحقیق نیکیاں مٹاتی ہیں بُرائیوں کو یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے۔ پس عرض کیا اس شخص کے لئے ہی اس کے لئے؟ آپ نے فرمایا بلکہ تمام لوگوں کے لئے۔ (مسلم)

۵۲۹ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشَّأَوِ وَالْوَرَقِ يَتَهَافَتُ فَاخَذَ بَعْضُنَا مِنْ شَجَرَةٍ فَعَجَلَ ذَلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيَمُوتُ الصَّلَاةُ يَرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ دُؤُوبُهُ يَتَهَافَتُ هَذَا الْوَرَقُ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ (ایک روز) جاڑوں کے موسم میں جبکہ درختوں کے پتے گر رہے تھے (یعنی پتے بھڑکا موسم تھا) آپ باہر تشریف لے گئے۔ پس آپ نے درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں اور ان شاخوں سے پتے گرنے لگے۔ آپ نے فرمایا ابو ذر! ابو ذر نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا جب بندہ مسلمان خالص اللہ کے لئے نماز پڑھتا ہے تو گرتے ہیں اس کے گناہ اس طرح جس طرح کہ یہ پتے درخت سے بھڑکتے (احمد)

۵۳۰ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَلَى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُو رِيًّا

حضرت زید بن خالد الجہنی نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے دو رکعت نماز پڑھی اور اس میں سہو نہ کیا حضور قلب سے

ان کو پڑھا تو خدا اس کے تمام پچھلے گناہوں کو بخش دے گا۔ (احمد)
حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز نماز کا ذکر کیا۔ پس فرمایا کہ جو شخص محافظت کرتا ہے نماز پر تو یہ نماز اس کے لئے نور کا سبب ہوگی کمال ایمان کی دلیل ہوگی اور قیامت کی بخشش کا ذریعہ۔ اور جو نماز کی محافظت نہ کرے اس کے لئے نہ تو نور کا سبب ہوگی نہ کمال ایمان کا اور نہ ذریعہ بخشش اور وہ قیامت کے دن فارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا (یعنی اسکا ان لوگوں کے ساتھ ہوگا) (احمد۔ دارمی۔ بیہقی۔ شعب الایمان)۔
عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی اعمال میں کسی عمل کے ترک کو کفر خیال نہ کرتے تھے مگر نماز کو رد کرنا اس کا ترک ان کے نزدیک موجب کفر تھا۔ (ترمذی)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا۔ مجھ کو میرے دوست نے نصیحت کی ہے (یعنی رسول اللہ ﷺ نے) کہ تو کسی کو خدا کا شریک قرار نہ دے، اگرچہ تیرے جسم کے ٹکڑے کر دیئے جائیں اور تجھ کو آگ میں جلا دیا جائے اور یہ کہ فرض نماز کو جان کر نہ بھوڑ۔ اس لئے کہ جس نے فرض نماز کو دانستہ ترک کیا اس سے اسلام بری الذمہ ہے اور یہ کہ تو شراب نہ پی اس لئے کہ وہ تمام برائیوں کی کنجی ہے۔ (ابن ماجہ)

اوقاتِ نماز کا بیان

فصل اول

حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ظہر کا وقت (وہ ہے) جب کہ دو پہر ڈھل جائے اور آدمی کا سایہ کے قد کے برابر ہو جب تک کہ عصر کا وقت نہ آجائے اور عصر کا وقت وہ ہے جو اس کے بعد ہو اس وقت تک جب تک کہ سورج زرد نہ ہو جائے اور مغرب کا وقت اس وقت تک رہتا ہے جب تک کہ شفق غائب نہ ہو اور عشا کی نماز کا وقت آدھی رات تک ہے اور فجر کی نماز کا وقت صبح کے ظاہر ہونے سے آفتاب نکلنے تک ہے۔ پس جب سورج نکل آئے تو نماز سے باز رہو۔ اس لئے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان نکلتا ہے۔ (مسلم)

حضرت بريدةؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے نماز کے اوقات دریافت کئے۔ آپؐ فرمایا نماز پڑھ تو ہمارے ساتھ ان دنوں میں۔ پس جب سورج ڈھل گیا تو آپؐ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انھوں نے اذان

غفرَ اللہُ لہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہِ۔ (رواہ احمد)
۵۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافِظٌ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَابْرًا هَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُورٌ وَلَا وَابْرٌ وَلَا هَانٌ وَلَا نَجَاةٌ فَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأَبِي بَنِي خَلَفٍ۔ (رواہ احمد و الدارمی و البيهقی في شعب الإيمان)

۵۳۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّونَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرَكَهُ كُفْرًا غَيْرَ الصَّلَاةِ۔ (رواہ الترمذی)

۵۳۳ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ أَذْهَبَ فِي خَلِيلِي أَنْ لَا تَشْرِبَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا أَنْ تُطْعَمَ وَحَدَّثَ وَلَا تَذُكَّ صَلَاةً مَكْرُومَةً مَّتَعِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا مَتَعِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَيْءٍ۔

(رواہ ابن ماجہ)

بَابُ الْمَوَاقِيتِ

۵۳۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطَوْلِهِ مَا لَمْ يَخْضِرِ الْعَصْرُ وَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّمْسُ وَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ الْأَوْسَطِ وَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْرِ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمْسِكَ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ۔ (رواہ مسلم)

۵۳۵ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ صَلَّى مَعَنَا هَذَيْنِ يَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ

کہی پھر حکم دیا ان کو تو انھوں نے تکبیر کہی۔ پھر حکم دیا اپنے عصر کی تکبیر کا جب آفتاب بلند تھا اور صاف و سفید پھر مغرب کا حکم دیا۔ جب کہ غائب ہو گیا سورج۔ پھر حکم دیا عشاء کا جب کہ غائب ہو گئی شفق پھر حکم دیا نماز فجر کا جب کہ ہو گئی صبح۔ پھر جب دوسرا دن ہوا تو بلال رضی کو حکم دیا وقت ٹھنڈا کرنے کا۔ پس خوب ٹھنڈا کیا بلال نے وقت کو اور نماز پڑھی پھر کی جب کہ آفتاب آخری بلندی پر تھا یعنی آخر وقت میں نماز ادا کی، اور مغرب کی نماز شفق کے غائب ہونے سے پہلے تک پڑھی اور عشاء کی نماز تہائی رات گزر جانے پر ادا کی اور فجر کی نماز خوب روشنی ہونے پر پڑھی۔ پھر فرمایا نماز کے اوقات پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس شخص نے کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا تمہاری نماز کا وقت وہ ہے جو ان دونوں دنوں کے اوقات کے درمیان ہے۔ (مسلم)

أَمْرًا لَا فَاذَنْ ثُمَّ أَمَرَكَ فَأَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَكَ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَتَوَفَّعَهُ بِيَضَاءِ نَفْيَةٍ ثُمَّ أَمَرَكَ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَكَ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَتِ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَكَ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا إِنْ كَانَ الْيَوْمَ الثَّانِي أَمَرَكَ فَأَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ بِهَا فَأَنْعَمَ أَنْ تَبْرَدَ بِهَا وَفِي الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُوْتَفِعَةٌ أَخَذَهَا قَوْقُ الذِّئْبِ كَانَ وَصَلَ الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَ الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَ الْفَجْرَ فَاسْتَفَرَّ بِهَا ثُمَّ قَالَ آيَةُ السَّائِلِ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ آيَا رَسُولِ اللَّهِ قَالَ دَقَّتْ صَلَاتُكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

فصل دوم

حضرت ابن عباس رضی عنہما کہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو مرتبہ جبریل نے خانہ کعبہ کے قریب میری امامت کی (یعنی مجھ کو نماز پڑھائی دو دن) پس نماز پڑھائی مجھ کو ظہر کی جب کہ آفتاب ڈھل گیا تھا اور سایہ اصلی مانند سہ کے ہو گیا اور نماز پڑھائی مجھ کو عصر کی جبکہ ہر چیز کا سایہ، (اصلی سایہ کو چھوڑ کر) اس کے برابر ہو گیا اور نماز پڑھائی مجھ کو مغرب کی جس وقت کہ افطار کرتا ہے روزہ دار اور نماز پڑھائی مجھ کو عشاء کی جبکہ غائب ہو گئی شفق اور نماز پڑھائی مجھ کو فجر کی جب کہ حرام ہو جاتا ہے کھانا پینا روزہ دار پر۔ پھر جب دوسرا دن ہوا تو نماز پڑھائی مجھ کو ظہر کی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا اور نماز پڑھائی عصر کی جب کہ سایہ دوگنا ہو گیا اور نماز پڑھائی مغرب کی جس وقت افطار کرتا ہے روزہ دار اور نماز پڑھائی عشاء کی تہائی رات تک اور نماز پڑھائی فجر کی، پس خوب روشن کیا صبح کو پھر جبریل میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے محمد! یہ وقت تو تجھ سے پہلے انبیاء کا ہے اور تمہاری نماز کا وقت ان وقتوں کے درمیان ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنِي جِبْرِيلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّيْتُ فِي الظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ قَدْرُ الشَّرَائِكِ وَصَلَ بِهَا الْعَصْرَ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَصَلَ فِي الْمَغْرِبِ حِينَ أَظْفَرَ الصَّائِمُ وَصَلَ فِي الْعِشَاءِ حِينَ غَابَتِ الشَّفَقُ وَصَلَ فِي الْفَجْرِ حِينَ حَرَّمَ اطْعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ صَلَّيْتُ فِي الظُّهْرِ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ وَصَلَ فِي الْعَصْرِ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلِيهِ وَصَلَ فِي الْمَغْرِبِ حِينَ أَظْفَرَ الصَّائِمُ وَصَلَ فِي الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلَ فِي الْفَجْرِ فَاسْتَفَرَّ ثُمَّ انْفَتَحَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

فصل سوم

ابن شہاب نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے عصر کی نماز کو ذرا دیر کے پڑھا تو عروہ نے ان سے کہا کہ تحقیق حضرت جبریل آئے اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھائی۔ عمر بن عبد العزیز نے کہا۔ عروہ جو کچھ تو کہتا

عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَذَ الْعَصْرَ سَيِّئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّ أَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہی۔ پھر حکم دیا ان کو تو انھوں نے تکبیر کہی۔ پھر حکم دیا اپنے عصر کی تکبیر کا جب آفتاب بلند تھا اور صاف و سفید۔ پھر مغرب کا حکم دیا۔ جب کہ غائب ہو گیا سورج۔ پھر حکم دیا عشاء کا جب کہ غائب ہو گئی شفق پھر حکم دیا نماز فجر کا جب کہ ہو گئی صبح۔ پھر جب دوسرا دن ہوا تو بلال رضی کو حکم دیا وقت ٹھنڈا کرنے کا۔ پس خوب ٹھنڈا کیا بلال رُٹنے وقت کو اور نماز پڑھی عصر کی جب کہ آفتاب آخری بلندی پر تھا یعنی آخر وقت میں نماز ادا کی، اور مغرب کی نماز شفق کے غائب ہونے سے پہلے تک پڑھی اور عشاء کی نماز تہائی رات گزر جانے پر ادا کی اور فجر کی نماز خوب روشنی ہونے پر پڑھی۔ پھر فرمایا نماز کے اوقات پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس شخص نے کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا تمہاری نماز کا وقت وہ ہے جو ان دونوں دنوں کے اوقات کے درمیان ہے۔ (مسلم)

أَمْرًا لَا فَاذَنَ ثُمَّ أَمَرَ فَاقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَ فَاقَامَ الْعَصْرَ وَتَرَفَعَهُ بَيْنَهُمَا نَقِيَّةً ثُمَّ أَمَرَ فَاقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَ فَاقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَ فَاقَامَ الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا إِنَّ كَانَ الْيَوْمَ الثَّانِي أَمَرَ فَاذَبُورَ بِالظُّهْرِ فَاذَبُورَ بِهَا فَانْعَمَ آتَ يُذَبُورَ بِهَا وَصَلَّى الْعَصْرَ وَتَرَفَعَهُ آخِرَهَا قَوْفَ الَّذِي كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَاسْتَفَرَّ بِهَا ثُمَّ قَالَ آيَةُ السَّائِلِ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَيْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ دَقَّتْ صَلَاتُكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

فصل دوم

حضرت ابن عباس رضی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو مرتبہ جبریلؑ نے خانہ کعبہ کے قریب میری امامت کی (یعنی مجھ کو نماز پڑھائی دو دن) پس نماز پڑھائی مجھ کو ظہر کی جب کہ آفتاب ڈنسل گیا تھا اور سایہ اصلی مانند ستم کے ہو گیا اور نماز پڑھائی مجھ کو عصر کی جبکہ ہر چیز کا سایہ (اصلی سایہ کو چھوڑ کر) اس کے برابر ہو گیا اور نماز پڑھائی مجھ کو مغرب کی جس وقت کہ افطار کرتا ہے روزہ دار اور نماز پڑھائی مجھ کو عشاء کی جبکہ غائب ہو گئی شفق اور نماز پڑھائی مجھ کو فجر کی جب کہ حرام ہو جاتا ہے کھانا پینا روزہ دار پر۔ پھر جب دوسرا دن ہوا تو نماز پڑھائی مجھ کو ظہر کی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا اور نماز پڑھائی عصر کی جب کہ سایہ ڈوگنا ہو گیا اور نماز پڑھائی مغرب کی جس وقت افطار کرتا ہے روزہ دار اور نماز پڑھائی عشاء کی تہائی رات تک اور نماز پڑھائی فجر کی پس خوب روشن کیا صبح کو پھر جبریلؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے محمدؐ! یہ وقت تو تجھ سے پہلے انبیاء کا ہے اور تمہاری نماز کا وقت ان وقتوں کے درمیان ہے۔

(ابوداؤد۔ ترمذی)

۵۳۶ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جِبْرِيلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى فِي الظُّهْرِ حِينَ زَالَتْ الشَّمْسُ وَكَانَ قَدْ رَأَى الشَّرَاكَ وَصَلَّى بِهَا الْعَصْرَ حِينَ صَادَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَصَلَّى فِي الْمَغْرِبِ حِينَ أَظْفَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى فِي الْعِشَاءِ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى فِي الْفَجْرِ حِينَ حَرَّمَ اطْعَامَ وَالشَّرَابَ عَلَى الصَّائِمِ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ صَلَّى فِي الظُّهْرِ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ وَصَلَّى فِي الْعَصْرِ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلِيهِ وَصَلَّى فِي الْمَغْرِبِ حِينَ أَظْفَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى فِي الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلَّى فِي الْفَجْرِ فَاسْتَفَرَّ ثُمَّ انْفَتَحَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَذَا أَوْقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقَّتَيْنِ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

فصل سوم

ابن شہابؒ نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن عبد العزیزؓ نے عصر کی نماز کو ذرا دیر کے پڑھا تو عروہؓ نے ان سے کہا کہ تحقیق حضرت جبریلؑ آئے اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھائی۔ عمر بن عبد العزیزؓ نے کہا۔ عروہ جو کچھ تو کہتا

۵۳۷ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَذَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى أَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخَّرَ الْعِشَاءُ
الَّتِي نَدَّعُونَهَا الْعَمَّةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا
وَالْحَدِيثُ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ
الْعَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ وَيَقْدَرُ
بِالسَّيِّئِينَ إِلَى الْمَائَةِ فِي رَوَايَةٍ وَلَا يُبَالِي
بِتَأخيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ
قَبْلَهَا وَالْحَدِيثُ بَعْدَهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پہلے سونے کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ اسی طرح عشاء کے بعد بائیں کرنا آپ کو پسند نہ تھیں۔ (بخاری و مسلم)

۵۴۱ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ
سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالنَّهْجِ حِدَةً
وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَبَّةً وَالْمَغْرِبَ إِذَا دَجَّتْ وَ
الْعِشَاءَ إِذَا أَكْثَرُ النَّاسُ عَجَلٌ وَإِذَا أَقْلُوهُ أَخَذُوا بِمِ
يُخْلِسِينَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا إِذْ أَصَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظُّهْرِ سَجْدَةً نَاعِلَةً نَبَاً تَمَاءَ
الْحَدِّ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ لَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ)

۵۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَدَّ الْحَدَّ فَأَبْرِدُوا بِهَا
الْصَّلَاةَ وَفِي رَوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
بِالظُّهْرِ قَاتَ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاسْتَلَّتِ
النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ رَبِّ أَكُلْ بَعْضُنِي بَعْضًا
فَإِنَّ لَهَا بِنَفْسَيْنِ نَفْسٌ فِي الشِّتَاءِ وَنَفْسٌ فِي
الصَّيْفِ أَشَدَّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ
مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهِرِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رَوَايَةٍ
الْبُخَارِيِّ نَاسِدَةً مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ سَمُوْدِهَا
وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْبَرْدِ فَمِنْ زَمْهِرِ بَرْدِهَا

۵۴۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے متعلق ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ بتایا تھا اس کو میں بھول گیا۔ اور ابو ہریرہ
نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز میں تاخیر کو پسند فرماتے تھے
جس کو تم غم مانتے ہو اور عشاء سے پہلے سونے کو برا جانتے تھے اور نماز کے بعد
بات کرنے کو برا سمجھتے تھے اور نماز پڑھنے فجر کی آپ اس وقت جبکہ شناخت
کر لیتا آدمی اپنے ہم مجلس کو اور پڑھتے آپ نماز فجر میں ساٹھ آیتوں سے
لے کر سوا آیتوں تک اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ عشاء کی نماز
تہائی رات تک پڑھنے میں کوئی تاخیر نہ فرماتے تھے اور نماز عشاء سے
پہلے سونے کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

محمد بن عمرو بن الحسن بن علی رضی اللہ عنہ روایت ہے انہوں نے کہا کہ
ہم جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز
کی کیفیت کیا تھی کہا انہوں نے کہ نماز پڑھتے تھے آپ ظہر کی دن ڈھلے
اور عصر کی اس وقت جب کہ آفتاب روشن ہوتا اور مغرب کی جب کہ
آفتاب ڈوب جاتا اور عشاء کی جب کہ لوگ بہت سے جمع ہو جاتے،
جلدی پڑھ لیتے اور جب کہ تھوڑے ہوتے تو دیر سے پڑھتے اور صبح کی نماز
انہرے میں پڑھتے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتے تو گرمی سے بچنے کے لئے اپنے کپڑوں پر سجدہ
کرتے۔ (بخاری و مسلم) لفظ بخاری کے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت پڑھو۔ اور بخاری کی ایک
روایت میں جو ابوسعید سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں کہ ظہر کی نماز
ٹھنڈے وقت پڑھو۔ اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ ہے
اور آپ یہ فرمایا کہ دوزخ نے سکایت کی اپنے رب سے اور عرض کیا کہ میرا
بعض حصہ بعض حصے کو کھائے جاتا ہے۔ پس خدا نے اس کو دوسان
لینے کی اجازت دیدی۔ ایک سانس جاڑوں میں اور ایک سانس گرمیوں
میں۔ پس جب پاؤں گے لو گرمی اور سردی کی شدت تو یہ وہی
دوسانیں ہیں۔ (بخاری و مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں یہ
الفاظ ہیں کہ پس شدت اس چیز کی جو تم گرمی میں پاتے ہو وہ اس کے
گرم سانس کی وجہ سے ہے۔ اور شدت اس چیز کی جس کو تم سردی میں پاتے ہو وہ اس کے سرد سانس کے سبب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز

اس وقت پڑھتے تھے جب کہ سورج بلند اور روشن ہوتا۔ پس جانے والا عوامی چلا جاتا (عوامی بیرون شہر آبادی) اور سورج روشن ہوتا اور عوامی کے بعض تھے درمیان سے چار میل کے قریب تھے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ، (نماز عصر میں تاخیر) منافق کی نماز میں ہوتی ہے جو بیٹھا انتظار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب سورج زرد ہو جاتا ہے اور شیطان کے دونوں سینگوں میں چلا جاتا ہے (تو نماز کے لئے) کھڑا ہوتا ہے اور چار ٹکڑی مار لیتا ہے نہیں ذکر کرتا اس میں اللہ کا ذکر نہ ہو۔ (مسلم)

حضرت ابن عمرؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کی نماز عصر فوت ہو جائے اس کی حالت ایسی ہے کہ گوس کے اہل و عیال اور مال لوٹ لئے گئے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت بکر بن عبد اللہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے چھوڑا نماز عصر کو اس نے ضائع کر دیا اپنے عمرو۔ (بخاری)

حضرت رافع بن خدیجؓ کہتے ہیں کہ ہم مغرب کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھتے تھے۔ پس واپس ہوتا ہے سے کوئی اور دیکھ سکتا تھا وہ اپنے تیر کے گرنے کی جگہ کو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نماز پڑھتے تھے (آن حضرت اور صحابہؓ) عشاء کی شفق کے غائب ہونے کے بعد سے تہائی رات تک۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے صبح کی اور (نماز پڑھ کر) عورتیں واپس ہوتیں اور اندھیرے کی زد سے کوئی ان کو شناخت نہ کر سکتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت قتادہؓ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اور زید بن ثابتؓ دونوں نے درود رکھنے کے لئے سحری کھائی اور سحری سے فارغ ہونے کے بعد نبی ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھ لی۔ ہم نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ سحری کے کھانے اور نماز کے درمیان کتنا فرق تھا۔ انھوں نے کہا صرف اتنا وقت کہ ایک آدمی پچاس آیتیں پڑھے۔ (بخاری)

حضرت ابو ذرؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ سے کہ تیرا کیا حال ہوگا اس وقت جب تجھ پر ایسے حاکم یا سردار مسلط ہوں کہ جو نماز کو دیر کر کے پڑھیں گے۔ ابو ذرؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا پھر آپ اس

يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيْثُ نَزَلَ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ خَوْءٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) ۵۴۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلَاةُ الْمَنَافِقِ يَحْلِسُ بِرُكْبِ الشَّمْسِ حَتَّى إِذَا أَصْفَرَتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قُرْنِي الشَّيْطَانِ قَامَ فَتَقَرَّ أَرْبَعًا لَا يَدْرِي كُفَّ اللَّهُ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ) ۵۴۶ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تَفَوُّتَهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَاتَمَ وَتَرَ أَهْلَهُ وَآلَهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) ۵۴۷ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ خَبَطَ عَمَلَهُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۴۸ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَلَا نَهْ كَيَبُورُ مَوَاقِعَ نَجْلِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانُوا يَصَلُّونَ الْعَتَمَةَ فَمَا بَيِّنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ إِلَّا وَكَلَّ وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِعَاتٍ بِرُءُوسِهِنَّ مَا يَعْرِفْنَ مِنَ الْعَلَسِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۰ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرَبَ بَنَ تَابِتٍ تَسْمَى أَفْلَمًا فَدَخَلَ مِنْ سُجُودِهَا قَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّاهَا قَامَ كَمَا كَانَ بَيْنَ قَرَاغِهَا مِنْ سُجُودِهَا وَدَخَلَ لَهَا فِي الصَّلَاةِ قَالَ قَدْ رُمِيَ قَوْمًا الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۵۱ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كُنْتَ عَلَيْكَ أَمْرًا يُبَيِّنُونَ الصَّلَاةَ أَوْ يُؤَخِّرُونَ عَنْ وَفْقِهَا قُلْتُ مِمَّا تَأْمُرُنِي

وقت کے لئے کیا حکم دیتے ہیں۔ آپؐ فرمایا نماز پڑھ تو وقت پر پس اگر تو اس نماز کو ان کے ساتھ پائے تو پھر پڑھ لے یہ تیرے لئے نفل ہوگی (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے آفتاب طلوع ہونے سے پہلے صبح کی ایک رکعت پائی اس نے صبح کی نماز کو پالیا اور جس نے آفتاب غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پائی اس نے عصر کو پالیا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے عصر کی ایک رکعت پائے غروب آفتاب سے پہلے پس اس کو چاہئے کہ وہ اپنی نماز پوری کر لے اور جو شخص آفتاب نکلنے سے پہلے صبح کی ایک رکعت پائے، اس کو چاہئے کہ وہ اپنی نماز کو پورا کرے۔ (بخاری)

حضرت انسؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز کو بھول جائے یا سو جائے نماز سے غافل ہو کر تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ جس وقت یاد آجائے فوراً پڑھ لے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس کا بدلہ کوئی نہیں، صرف یہ ہے کہ جس وقت یاد آئے پڑھ لے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو قتادہؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (سوئے) کی وجہ سے نماز میں تاخیر ہو جانے پر (کوئی قصور لازم نہیں آتا۔ البتہ جاننے کی حالت میں (تاخیر) موجب قصور ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی نماز کو بھول جائے یا سو جائے نماز سے غافل ہو کر تو جس وقت یاد آئے فوراً پڑھ لے جیسا کہ فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے وَاقْبِرِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي۔ یعنی نماز قائم کر میرے یاد کرنے کے وقت۔ (مسلم)

فصل دوم

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا علی بن کامول میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ ایک تو نماز ادا کرنے میں جب وقت ہو جائے دوسرے جنازہ میں جب وہ تیار ہو جائے اور تیسرے غیر مشکوٰۃ عورت کے نکاح میں جب اس کا کفو (عورت کے مطابق مرد) پایا جائے۔ (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کو اول وقت ادا کرنا خدا کی خوشنودی کا موجب ہے اور آخر وقت میں ادا کرنا خدا کی معافی کا سبب ہے۔ (ترمذی)

حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپؐ فرمایا نماز کو اول وقت ادا کرنا۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ يَوْفَ فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ۔ (رواہ مسلم)

۵۵۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصَرَ۔ (متفق علیہ)

۵۵۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلَيْتُمْ صَلَاتُهُ وَإِذَا أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنَ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلَيْتُمْ صَلَاتُهُ (رواہ البخاری)

۵۵۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يَصِلَهَا إِذَا ذَكَرَهَا وَفِي رِوَايَةٍ لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ۔ (متفق علیہ)

۵۵۶ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي التَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ بِطَائِفِ الْبِقَظَةِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيَصِلْهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ وَاقْبِرِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي۔ (رواہ مسلم)

۵۵۷ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِيُّ تَلَيْتُ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلَاةَ إِذَا آتَتْ وَالْجَنَازَةَ إِذَا حَضَرَتْ وَالْأَيْمَ إِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا۔ (رواہ الترمذی)

۵۵۸ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَوْ قُتِلَ الْإِنْسَانُ مِنَ الصَّلَاةِ رِضْوَانُ اللَّهِ وَالْوَقْتُ الْآخِرُ عَفْوُ اللَّهِ۔ (رواہ الترمذی)

۵۵۹ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ رَوَاهُ قَالَ قَالَتْ مَسْلَبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِّي الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ الْأُولَى وَقَتُهَا (رواہ أحمد و الترمذی و ابوداؤد)

اور حضرت امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صرف حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی جاتی ہے اور وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہیں۔
ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کوئی نماز آخر وقت میں دوبارہ نہیں پڑھی، آخر عمر تک۔ (ترمذی)

حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت ہمیشہ بھلائی کی حالت میں رہے گی یا آپ نے یہ الفاظ فرمائے کہ میری امت ہمیشہ دین فطرت پر رہے گی جب تک وہ مغرب کی نماز میں دیر نہ کریں گے (یعنی اتنی دیر کہ تارے نکل آئیں)۔ (ابوداؤد)
دارمی نے اس کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں امر کو اپنی امت پر شاق (مشکل) خیال نہ کرتا تو میں یہ حکم دیتا کہ عشاء کی نماز کو تہائی یا آدھی رات تک پڑھا کر دو۔
(احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تاخیر کر دو تم اس نماز (عشاء) میں۔ اس لئے کہ تمام سابق امتوں میں تم کو نماز عشاء کی فضیلت عطا فرمائی گئی ہے اور کسی امت نے تم سے پہلے اس نماز کو نہیں پڑھا۔ (ابوداؤد)
حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ میں خوب جانتا ہوں وہ اس نماز کا یعنی نماز عشاء کا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے اس کو تیسری تاریخ کے چاند ڈوبنے کے وقت۔
(ابوداؤد۔ دارمی)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روشنی میں فجر کا پڑھنا بڑا اجر رکھتا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی۔ اور نسائی کے نزدیک فائزہ اعظم للاجر کے الفاظ نہیں ہیں)

فضل سوم

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے پھر زبح کیا جاتا اونٹ اور تقسیم کیا جاتا اس کو دس حصوں میں پھر یکا یا جانا گوشت اور پھر کھاتے ہم پکا ہوا گوشت قناب غروب ہونے سے پہلے۔ (بخاری و مسلم)
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم ایک رات میں عشاء کی

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يُرْوَى إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ وَهُوَ كُنِيَ بِالْقُرَيْشِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ -
۵۶۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةً يُوقِفُهَا إِلَّا خَيْرَ مَرَّتَيْنِ حَتَّى تَبْغِيَهُ اللَّهُ تَعَالَى -
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۵۶۱ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ امْتَنِي بِخَيْرٍ أَوْ قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخَّرْ وَالْمَغْرِبَ إِلَى أَنْ تَسْتَبِكَ النُّجُومُ -
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ

۵۶۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى امْتَنِي لَأَمَرْتُمْ أَنْ يُؤَخَّرَ وَالْعِشَاءُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهِ -
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۵۶۳ وَعَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمُوا بِهَذِهِ الصَّلَاةِ فَإِنَّكُمْ قَدْ فَضَلْتُمْ بِهَا عَلَى سَائِرِ الْأُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّهَا أُمَّةٌ قَبْلَكُمْ -
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۵۶۴ وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِوَقْتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ الْعِشَاءِ الْأَخِيرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِهَا السُّقُوطَ وَالْقَمَرَ لِثَلَاثَةِ -
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

۵۶۵ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفَرُ وَأَبْغَضُ فَإِنَّهُ أَكْثَرُ لِلْأَجْرِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَلَيْسَ عِنْدَ النَّسَائِيِّ فَإِنَّهُ أَكْثَرُ لِلْأَجْرِ -

۵۶۶ عَنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْخَزْرَاءُ فَتَقْسِمُ عَشْرَ قِسْمٍ ثُمَّ تُطْبِخُ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ مَغِيبِ الشَّمْسِ -
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۶۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَّنَّا ذَاتَ لَيْلَةٍ

نماز کے لئے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے پس جب تنہائی رات گزر چکی تھی تو آپ تشریف لائے بلکہ اس کے بھی بعد ہم کو معلوم نہیں کہ گھر میں کسی شغل نے آپ کو مشغول رکھا تھا یا اس کے سوا کوئی اور سبب تھا۔ آپ نے ہمارے پاس پہنچ کر فرمایا۔ بلاشبہ تم نماز کا انتظار کرتے تھے اور کوئی دیندار تمہارے سوا اس نماز کا انتظار نہیں کرتا اگر میری امت پر یہ امر گراں نہ گزرتا تو نماز پڑھتا میں ان کے ساتھ اسی وقت۔ پھر حکم دیا مودن کو پھر تکبیر کہی اور نماز پڑھی۔ (مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے تمہاری نمازوں کے قریب قریب البتہ عشاء کی نماز میں وہ چھوٹی چھوٹی سورتیں نماز میں پڑھتے تھے۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی اور (اس شب) آپ گھر سے باہر تشریف نہ لائے مگر جبکہ گزرتی آدھی رات کے قریب۔ پس آپ فرمایا اپنی (اپنی) جگہ بیٹھو چنانچہ ہم اپنی جگہ بیٹھے رہے پھر آپ فرمایا کہ تحقیق لوگ نماز پڑھ چکے اور اپنے اپنے بستروں پر چلے گئے لیکن تم نماز کا انتظار کر رہے ہو پس تم کو معلوم ہو کہ جب تک تم نماز کے انتظار میں رہو گے۔ تمہارا یہ سارا وقت نماز ہی میں شمار کیا جائے گا اور اگر کچھ کو کمزوروں کی کمزوری اور بیماروں کی بیماری کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس نماز میں آدھی رات تک تاخیر کرتا۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نماز پڑھیں بہت جلدی کرتے تھے تم لوگوں سے، اور تم جلدی کرتے ہو عصر کی نماز میں اس حضرت کی نماز عصر سے۔ (احمد۔ ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب سخت گرمی کا موسم ہوتا تو آپ نماز کو ٹھنڈے وقت پڑھتے اور جب سردی ہوتی تو جلدی ادا کرتے۔ (نسائی)

حضرت عبادہ بن صامت نے کہا۔ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد تمہارے سردار ایسے ہوں گے جن کے مشاغل ان کو وقت پر نماز ادا کرنے سے روکیں گے یہاں تک کہ نماز کا (مستحب) وقت جاتا رہے گا۔ پس اس زمانہ میں تم اپنی نماز وقت پر پڑھنا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لوں؟ آپ نے فرمایا، ہاں۔ (ابوداؤد)

نَتَظَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةَ الْغَسَلِ
الْأَحَدِي فَخَرَجَ الْيَنَاحِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ
فَلَا نَدَرِي أَشَيْءَ شَغَلَهُ فِي أَهْلِهِ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ
فَقَالَ حِينَ خَرَجَ إِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُونَ صَلَوةَ مَا
يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِينٍ غَيْرُكُمْ وَكَوْلَا أَنْ تَنْقَلُ
عَلَى أُمَّتِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هَذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ أَمَرَ
الْمُعَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلَوةَ وَصَلَّى - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۶۸ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَوةَ حَتَّى أَمِنَ صَلَوةُكُمْ
وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلَوةِكُمْ شَيْئًا وَكَانَ
يُخَفِّفُ الصَّلَوةَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۶۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةَ الْعَتَمَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى
مَضَى نَحْوُ مِائَتِ شَطْرِ اللَّيْلِ فَقَالَ خُذُوا مَقَاعِدَكُمْ
فَاخْذُوا مَقَاعِدَ نَا فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا
أَخْذُوا أَمْضَاجَهُمْ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلَوةٍ
مَا أَنْتَظِرُكُمْ الصَّلَوةَ دَلَوْلًا ضِعْفُ الضَّعِيفِ وَضِعْفُ
السَّقِيمِ لَا خَرَجْتُ هَذِهِ الصَّلَوةَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ النَّسَائِيُّ)

۵۷۰ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَأَشَدَّ
تَعْجِيلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۵۷۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ أَبَدَّ بِالصَّلَوةِ وَ
إِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَلَ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۵۷۲ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ
عَلَيْكُمْ بَعْدِي أُمَرَاءُ يَشْغَلُهُمْ أَشْيَاءُ عَنِ
الصَّلَوةِ لَوْ قِيَّتْ حَتَّى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلَوةَ
لَوْ قِيَّتْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَلِّيَ مَعَهُمْ
قَالَ نَعَمْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت قبیصہ بن وقاص نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد تمہارے سردار ایسے لوگ ہوں گے جو نماز میں دیر کریں گے پس وہ نماز تمہارے لئے فائدہ ہے اور ان کے لئے وبال پس پڑھو تم ان کے ساتھ نماز جب تک وہ قبلہ کی طرف پڑھیں۔ (ابوداؤد)

عبید اللہ بن عدی بن الحیار نے بیان کیا کہ میں عثمان کے پاس گیا جب وہ محاصرہ میں تھے۔ میں نے عرض کیا آپ تمام لوگوں کے امام ہو اور آپ پر وہ مصیبت نازل ہوئی جس میں آپ مبتلا ہو اور نماز پڑھانا؟ ہم کو امام فتنہ کا اور ہم اس کو گناہ سمجھتے ہیں۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ نماز انسان کے تمام اعمال میں افضل ہے پس جب بھلائی کریں لوگ تو بھی ان کے ساتھ بھلائی کرو اور جب بُرائی کریں تو بچا اپنے آپ کو ان کی بُرائی سے۔ (بخاری)

۵۴۳ وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ وَقَاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ عَلَيْكُمْ أَمْرَاءٌ مِنْ بَعْدِي يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ فَرِي لَكُمْ وَهِيَ عَلَيْكُمْ فَصَلُّوا مَعَهُمْ مَا صَلُّوا الْقِبْلَةَ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۴۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ يَلَى بْنِ الْحَيَارِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مُصَوِّرٌ فَقَالَ إِنَّكَ إِمَامٌ عَلَيْنَا وَنَزَلَ بِكَ فَاتَرَى وَيُصَلِّي لَنَا إِمَامٌ فَنُفَنِّهِ وَنُخْرِجُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ فَأَحْسِنُ مَعَهُمْ وَإِذَا أَسَاءُوا فَأَحْتَنِبْ إِسَاءَتَهُمْ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

بَابُ فِي فَضَائِلِ الصَّلَاةِ

نماز کے فضائل کا بیان

حضرت عمارہ بن روہب نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہرگز داخل نہ ہو گا آگ میں وہ شخص جو نماز پڑھے آداباً اور پورے سے اور غروب ہونے سے پہلے یعنی فجر اور عصر کی نماز۔ (مسلم)

۵۴۵ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَلْجَأَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو موسیٰ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دو نمازیں پکڑ لی وقت کی پڑھیں وہ جنت میں داخل ہو گا۔ (فجر و عشاء) (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آتے رہتے ہیں تم میں فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے اور جمع ہوتے ہیں یہ فرشتے فجر اور عصر کی نماز میں۔ پھر جب واپس جاتے ہیں وہ فرشتے جو تم میں رہے تھے پس ان کا رب ان سے پوچھتا ہے اور وہ (رب) ان سے زیادہ جاننے والا ہے کہ کس حال میں چھوڑا تم نے میرے بندوں کو؟ پس وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ان کو نماز پڑھتے چھوڑا ہے اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تھے وہ اس وقت بھی نماز پڑھ رہے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۵۴۶ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْبَدَنَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ الْمَلَائِكَةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَيُجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ يُعِيزُ الَّذِينَ يَأْتُونَ إِيَّاكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي يَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يَصَلُّونَ وَاتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يَصَلُّونَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جندب قسری کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ خدا کے عہد و ذمہ میں ہے پس تم کو چاہیے کہ اپنے آپ کو اس حال میں رکھو کہ خدا تم سے اپنے عہد و ذمہ کی باز پرس نہ کرے یعنی تم سے اپنے ذمہ کا مواخذہ نہ کرے کیونکہ خدا جب اپنے بند کو

۵۴۸ وَعَنْ جُنْدُبِ الْقَسْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا يَطْلُبُتْكُمْ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ شَيْئٌ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ شَيْئٌ يَدْرِكْهُ ثُمَّ يَكْتَبُ عَلَى وَجْهِهِ فِي

کسی سے طلب کرے گا تو اس کو پالے گا اور منہ کے بل اس کو آگ میں ڈال دے گا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان دینے میں کتنا ثواب ہے اور جماعت کی پہلی صف میں کھڑے ہونے کا کیا اجر ہے تو اس کو نہ پالے کی صورت میں وہ قعرِ ڈال کر اس کو حاصل کریں اور اگر یہ معلوم ہو جائے کہ ظہر کی نماز کو سویرے جانے کا کتنا ثواب ہے تو وہ دوڑ کر جائیں اور اگر عشاء اور نماز صبح کی فضیلت معلوم ہو جائے تو وہ ان نمازوں کے لئے قوت نہ ہونے کی حالت میں بھی آئیں سُرین کے بل بیٹھ کر۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مناقول برنجر اور عشائِ نمازوں سے زیادہ کوئی نماز بخاری نہیں اگر ان کو ان کی فضیلت معلوم ہو جائے تو سُرینوں کے بل چل کر آئیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عثمانؓ نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے نماز عشاء جماعت پر پڑھی اس نے گویا آدھی رات عبادت کی۔ اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے ادا کی، اس نے گویا ساری رات عبادت کی۔ (مسلم)

حضرت ابن عمرؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا کی لوگ تمہاری نماز مغرب کے نام پر کہیں غلبہ حاصل نہ کر لیں۔ راوی کا بیان ہے کہ دیہاتی لوگ مغرب کی نماز کو عشاء کہتے تھے اور نبی ﷺ نے فرمایا کہ دیہاتی کہیں تمہاری نماز عشاء کی نام پر غلبہ حاصل نہ کر لیں اس نماز کا نام خدا کی کتاب میں عشاء ہے۔ پس تحقیق یہ گنوار اونٹوں کا دودھ دہنے کے سبب تاخیر کرتے تھے اس میں۔ (مسلم)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خندق کے دن فرمایا کہ باز رکھا (کافروں نے) ہم کو درمیانی نماز، نماز عصر سے، بھر دے خداوند تعالیٰ ان کے گھروں اور ان کی قبروں میں آگ۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت سمرہ بن جندبؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ درمیانی نماز عصر کی نماز ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی ﷺ سے اس آیت اتران ابرا

نَارِ جَهَنَّمَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ الْقَشِيرَةِ بَدَلُ الْقَسِيرَةِ -

۵۷۹ هـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النَّدَاءِ وَالْقَبْرِ إِلَّا ذَلِ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَا اسْتَهْمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّحْنِيطِ لَأَسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالْقُبْرِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۸۰ هـ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلَاةٌ أَثَقَلَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۸۱ هـ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الْقَبْرَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا عَمِلَ اللَّيْلَ كُلَّهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۸۲ هـ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْلِبَنَّكُمْ إِلَّا عَرَابٌ عَلَى إِسْمِ صَلَاتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَتَقُولُ إِلَّا عَرَابٌ هِيَ الْعِشَاءُ وَقَالَ لَا يَغْلِبَنَّكُمْ إِلَّا عَرَابٌ عَلَى إِسْمِ صَلَاتِكُمُ الْعِشَاءِ فَإِنَّهَا فِي كِتَابِ اللَّهِ الْعِشَاءُ وَهِيَ تَعْتَمُ بِحِلَابِ الْإِبِلِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۸۳ هـ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ أَخَذَ فِي حَبْسُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۸۴ هـ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۸۵ هـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کَانَ مَشْهُودًا اِی تفسیر یوں بیان کی ہو کہ نماز فجر میں حاضر ہوتے ہیں یعنی جمع ہوتے ہیں) فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے۔ (ترمذی)

وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى اِنَّ قَوْلَ اَنَّ الْفَجْرَ كَانَ مَشْهُودًا
قَالَ تَشْهُودُكَ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ (رواہ)

فصل سوم

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ درمیانی نماز ظہر کی نماز ہے (مالک نے زید سے روایت کیا اور ترمذی نے دونوں سے تعلیق روایت کیا۔)

۵۸۶ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَائِشَةَ قَالَا الصَّلَاةُ
الْوُسْطَى صَلَاةُ الظُّهْرِ - رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ
وَالْعَدِيدِ عَنْهُمَا تَعْلِيْقًا -

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز پڑھتے تھے سویرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ پر ان تمام نمازوں میں جو وہ پڑھتے تھے ظہر کی نماز سے زیادہ سخت کوئی نماز نہ تھی یہ آیت نازل ہوئی حَافِظُوا عَلَيَّ الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى یعنی محافظت کرو نمازوں کی خصوصاً درمیانی نماز کی۔ زید بن ثابت کہتے ہیں کہ درمیانی نماز سے دو نمازیں پہلے ہیں اور دو بعد میں۔ (احمد۔ ابوداؤد) حضرت مالک کہتے ہیں کہ ان سے علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن عباس نے یہ بیان کیا ہے کہ درمیانی نماز صبح کی نماز ہے۔ (موطا) اور ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تعلیق روایت کیا۔

۵۸۷ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالنَّهْجِ وَكَأَنَّهُ يَصِلُ صَلَاةَ أَشَدِّ عِلَاءٍ مِمَّا بَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَلَزَلَتْ مَا وَظَّفُوا عَلَى الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ

۵۸۸ وَعَنْ مَالِكٍ بَدَّخَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَا يَقُولَانِ الصَّلَاةُ الْوُسْطَى
صَلَاةُ الصُّبْحِ - رَوَاهُ فِي الْمَوْطَأِ دَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ تَعْلِيْقًا -

حضرت سلمان کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمایا ہے کہ جو شخص صبح کی نماز کو جائے وہ گویا ایمان کے جھنڈے کو لیجاتا ہے اور جو شخص بازار جاتا ہے وہ گویا ابلیس کے جھنڈے کو لیجاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

۵۸۹ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ غَدَا إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ غَدَاً أَبْرَئِيَةً إِلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ غَدَاً أَبْرَئِيَةً إِلَى الْبَلْسِ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

باب الأذان

فصل اول

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے ذکر کیا نماز کا وقت معلوم کرانے کے سلسلہ میں آگ اور ناقوس کا۔ پس ذکر کیا یہود اور نصاریٰ کا (کہ لوگ ایسا ہی کرتے تھے) پس حکم دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ کو کہ دو بار کہے اذان کے کلیدوں کو اور ایک ایک بار کہے تمیز کو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو محمد زہری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفس نفیس مجھ کو اذان سکھائی۔ فرمایا کہ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر) (اللہ بہت بڑا ہے) اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ (میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود

۵۹۰ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ فَذَكَرُوا
الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى فَأَمْرٌ بِلَالٍ أَنْ يَتَشَفَّعَ الْأَذَانَ
وَأَنْ يُؤْتِيَ الْإِقَامَةَ قَالَ إِمْمَعِيلُ فَاذْكُرْنَاهُ
لَا يُؤْتِي فَقَالَ إِلَّا الْإِقَامَةَ - رُفِعَتْ عَلَيْهِ
۵۹۱ وَعَنْ أَبِي مُخَذَّمَةَ قَالَ أَلْفَى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّأْذِينَ هُوَ بِنَفْسِهِ فَقَالَ قُلْ
اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ - اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ - أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ -

حضرت بلالؓ نے کہا۔ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز فجر کے سوا کسی نماز میں تو تہنیت نہ کر یعنی کر نماز کے وقت سے آگے نہ کر کہ اذان میں کوئی خاص جملہ پڑھا دیا جائے۔
(ترمذی۔ ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا ابو اسرائیل محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلالؓ سے فرمایا کہ جب تو اذان کہے تو ٹھہر ٹھہر کر کہہ اور جب تکبیر کہے تو جلدی جلدی کہہ اور اذان اور تکبیر کے درمیان اتنا فاصلہ رکھ کہ فارغ ہو جائے کھانے والا اپنے کھانے سے اور پیئے والا اپنے پیئے سے اور وضو کرنے والا اپنے وضو کو رفع کرنے سے اور اس وقت تک نماز کے لئے کھڑے نہ ہو جب تک تم مجھ کو دیکھ نہ لو (ترمذی نے اس کو روایت کیا اور کہا ہم صرف عبد المنعم کی حدیث جانتے ہیں اور اس کی اسناد مجہول ہے۔)

حضرت زیاد بن حارثؓ صدائی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو سکھ دیا کہ تو فجر کی اذان کہہ۔ پس میں نے اذان کہی۔ پھر بلالؓ نے تکبیر کہنے کا ارادہ کیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے بھائی صدائی نے اذان کہی ہے اور جو شخص اذان کہے وہی تکبیر کہے (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب مسلمان ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو جمع ہو کر وقت کا اندازہ کرتے اور ایک وقت معین کر دیتے تھے اور ان کا کوئی منادی نہ تھا۔ پس ایک روز اس مسئلہ پر مشورہ کیا۔ بعض نے کہا نصاریٰ کا سا ناقوس لے لو بعض نے کہا قرآن لے لو جیسا کہ سید کے پاس ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کوئی آدمی کیوں نہ مقرر کر دو جو نماز کا بلاوا دے آیا کرے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بلالؓ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو جاؤ اور نماز کی منادی کر دو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن زید بن جابرؓ نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں آئے تو ناقوس کا حکم دیا۔ تاکہ اس کو بجای کر لوگوں کو نماز کے لئے جمع کریں تو جمع کو خواب میں ایک شخص دکھائی دیا جس کے ہاتھ میں ناقوس تھا پس میں نے خواب ہی میں اس سے پوچھا۔ اے اللہ کے بندے کیا فروخت کر رہا ہے شاید حکم دینے کے معنی یہاں یہ ہیں کہ حضور ﷺ نے حکم دینے کا ارادہ فرمایا۔

۵۹۵ وَعَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْتَوَّبَتِ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ إِلَّا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. (۱) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ ابْنُ أَبِي إِسْوَائِيلَ الرَّائِي لَيْسَ هُوَ بِذَاكَ الْقَوِيُّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

۵۹۶ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ إِذَا نَسْتَفْتَرَسْتُ فَإِذَا أَقَمْتُ فَاحْدُدْ وَاجْعَلْ بَيْنَ أَذَانِكَ وَأَقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرَعُ الْهَامِلُ مِنَ أَكْلِهِ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهِ وَالْمُعْتَصِرُ إِذَا دَخَلَ لِقَضَائِ حَاجَتِهِ وَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنْكَدِمِ وَلَا سَنَادُهُ جَاهِلٌ

۵۹۷ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ الْقُدِّي قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَذِنَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَإِذَا نَزَلْتُ فَارَادَ بِلَالٌ أَنْ يَقِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَاضِدًا قَدْ أَذِنَ وَمَنْ أَذِنَ فَهُوَ قِيمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

۵۹۸ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَحْتَمِلُونَ الصَّلَاةَ وَلَيْسَ بِنَادِيٍّ بَيْنَهُمْ أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا أَيُّ مَا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَحَدٌ وَآخَرُ مِنَ النَّصَارَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْهَمَى وَقَالَ عُمَرُ أَدْرَا تَبْعَتُونَ رَجُلًا يَنَادِي بِالصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنادِ بِالصَّلَاةِ. (مُسْتَفْتَنٌ عَلَيْهِ)

۵۹۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَيْهِ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْناقُوسِ لِعَمَلِ لِمَنْ رِبَ بِهِ لِلنَّاسِ لِحُجْمِ الصَّلَاةِ طَافَ فِي قَابَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوسًا فِي يَدِهِ فَعَلَّتْ مَا عَبَدُ اللَّهِ تَبِيعَ النَّاقُوسَ قَالَ وَمَا نَصَبَ بِهِ قُلْتُ مَدْعُوَاهُ

إِنِّي الصَّلَاةُ قَالَ أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ
فَقُلْتُ لَهُ بَلَى قَالَ فَقَالَ تَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ إِلَى آخِرِهِ
وَكَذَلِكَ قَامَةً فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا رَأَيْتُ فَقَالَ
إِنهَا لَوَدُّ يَا حَقِّي أَنْ شَاءَ اللَّهُ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَالْتَمَسْتُ
عَلَيْهِ مَا رَأَيْتُ فَلَمَّا دَخَلْتُ بِهِ فَاتَهُ أَنْدَى صَوْتًا
مِنْكَ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ الْفَيْهَ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ
بِهِ قَالَ فَمِمَّ بِذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ
فَخَرَجَ يُجِيبُ دَاوُدَ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَانْزِلْ
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا أُرَى فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَبِئْسَ الْكُفْرُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَالدَّارِمِيُّ) وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ إِلَّا قَا
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ مَوْحِيٌّ لِكُنْه
لَمْ يُصَرِّحْ بِقَبْضَةِ النَّاقُوسِ -

۱۰۰ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَكَانَ لَا يَسْرُ
يَرْجُلُ إِلَّا نَادَا أَلَا بِالصَّلَاةِ أَوْحَدَكُمُ بِرَجُلِهِ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۱ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ مُؤَذِّنًا جَاءَ عُمَرَ
يُؤَذِّنُهُ لِيُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَوَجَدَهُ قَائِمًا فَقَالَ الصَّلَاةُ
خَيْرٌ مِنَ النََّوْمِ فَأَمَرَكَ عُمَرُ أَنْ تَجْعَلَهَا فِي نِدَاءِ
الصُّبْحِ (رَوَاهُ فِي الْمَوْطَأِ)

۱۰۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمْرٍاءَ بْنِ
سَعْدٍ مُؤَذِّنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَالَ أَنْ يَجْعَلَ
إِصْبَعِيهِ فِي أُذُنَيْهِ وَقَالَ إِنَّهُ أَرْفَعُ لِيُصَوِّتَ
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

تو ناقوس کو اس نے کہا تو ناقوس کو کیا کرے گا۔ میں نے کہا ہم اسے لوگوں کو نماز کے
لئے بلانے لے۔ اس نے کہا کیا میں کچھ کو ایسی چیز بتا دوں جو اس سے بہتر ہے
میں نے کہا ہاں۔ پس اس نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر الخ اور اسی طرح کبیر پس
جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا
اور اپنا خواب بیان کیا۔ آپ فرمایا یقیناً یہ خواب حق ہے جو خدا چاہے پس کھڑا
ہو تو بلال کے ساتھ اور جو خواب دیکھا ہے اس کو بتلا اور وہ اذان کہے
اس لئے کہ وہ بلند آواز ہے مجھ سے۔ پس میں بلال کے ساتھ کھڑا ہوا اور
ان کو اذان کے کلمے بتانے لگا اور وہ اذان کہتے رہے۔ راوی کا بیان ہے
کہ جب عمر بن الخطاب نے اپنے گھر میں اذان کی آواز سنی تو چادر گھسیٹے
ہوئے گھر سے نکلے (اگر عرض کیا یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی
جس نے آپ کو حق سے کبھی بھٹایا ہے میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا جو جیسا کہ
دکھا یا عبد اللہ کو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس خدا ہی کے
لئے تعریف ہو۔ (ابوداؤد۔ دارمی) ابن ماجہ نے اقامت کا تذکرہ
نہیں کیا۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے لیکن ناقوس کا واقعہ نہیں کیا
حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
صبح کی نماز کو نکلا۔ پس جو شخص راستہ میں ملتا آپ اس کو نماز کے لئے
بلاتے یا (سوتا ہوتا) اپنے پاؤں سے اس کے پاؤں کو حرکت دیتے تھے۔
(ابوداؤد)

امام مالک کو یہ حدیث پہنچی ہے کہ مؤذن حضرت عمرؓ کے پاس آتا اور
نماز صبح کی خبر دیتا۔ پس ایک روز مؤذن نے حضرت عمرؓ کو سوتا ہوا
پایا اور کہا نماز بہتر ہے نیند سے۔ پس حکم دیا حضرت عمرؓ نے کہ اس کلمہ کو صبح
کی اذان میں شامل کر لیا جائے۔ (موطأ)

عبد الرحمن بن سعد نے کہا ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے
والد سعد نے اپنے باپ عمار سے اور عمار نے سعدؓ سے جو کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن تھے کہ تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اذان دینے
وقت اپنی انگلیوں کو اپنے کانوں میں داخل کرے (کیونکہ بلالؓ
تیری آواز کو بہت بلند کر دینے والا ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ فَضْلِ الْاِذَانِ وَاجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ

اِذَا كَانَ اِذَانُ كَا جَوَابُ دِينِهِ كِي فَضِيلَتِ كَابِلَا

فصل اول

حضرت معاویہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اذان دینے والے لوگ قیامت کے دن لمبی گردنوں والے ہوں گے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پشت سے کربھگاتا ہے اور ہوتی ہے اس کے واسطے آواز گور کی (یعنی گوزارتا ہوا بھگاتا ہے) تاکہ اذان کی آواز اس کے کان میں پہنچے۔ جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے پھر جب کبیر کہی جاتی ہے تو (پھر) پشت سے کربھگاتا ہے اور کبیر ختم ہونے کے بعد پھر واپس آ جاتا ہے تاکہ انسان کے دل میں خطرہ ڈالے اور اس کو وہ چیزیں یاد دلائے جو اس کو یاد نہ تھیں یہاں تک کہ آدمی بھول جاتا ہے کہ کتنی رکعت نماز پڑھی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوسعید خدریؓ نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں سنئے جن اور انسان اور نہ کوئی دوسری شے مؤذن کی انتہائی آواز مگر یہ کہ شہادت دیں گی وہ قیامت کے دن اس کی۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مؤذن کے الفاظ سنو تو وہی الفاظ کہو جو وہ کہتا ہے پھر درود پڑھو مجھ پر (اذان کے بعد) پس جو شخص مجھ پر درود پڑھے ایک بار اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے پھر طلب کرو اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کہ وہ جنت میں ایک مقام ہے اور نہیں لائق ہے وہ جگہ خدا کے بندوں میں سے مگر ایک بندے کے لئے اور امید رکھتا ہوں کہ وہ شخص میں ہوں۔ پس جو شخص میرے لئے وسیلہ کا سوال کرے اس پر میری شفاعت حلال ہے۔ (مسلم)

حضرت عمرؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مؤذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو جو کوئی کہے : اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب مؤذن کہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللہُ تو کہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللہُ پھر جب کہے اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللہِ تو کہے اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللہِ پھر جب کہے : حَتَّى عَلَيَّ الصَّلَاةُ تو کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ پھر جب کہے حَتَّى عَلَيَّ الْفَلَاحُ تو کہے لَا

۶۰۳ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (درواہ مسلیم)

۶۰۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لِيَهُ مُرًا حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّاذِينَ فَإِذَا قُضِيَ اللَّهُ أَعْلَى حَتَّى إِذَا انْتُوبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّوْبَةُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُبَ بَيْنَ الْمَرْعَةِ نَفْسِهِ يَقُولُ أَذْكَرُ كَذَا أَذْكَرُ كَذَا أَلَمْ يَكُنْ يَدْرِكُ حَتَّى يَظُلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِي كَمَ صَلَّى۔ (متفق علیہ)

۶۰۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْمَعُ نَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ حِينَ دَلَّ النَّاسُ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (بخاری ورواہ)

۶۰۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مِنْ صَلَّاهُ عَلَى صَلَاةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنَازِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَنَّ أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ۔ (درواہ مسلیم)

۶۰۷ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمْ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللَّهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَتَّى عَلَيَّ الصَّلَاةُ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ بھرجب کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو
کہے اللہ اکبر اللہ اکبر بھرجب کہے لا الہ الا اللہ تو کہے لا
إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ صدق دل سے توجنت میں داخل ہوگا۔

(مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اذان
سُن کر کہا (یعنی اذان کے بعد یہ دعا پڑھی) اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ
الَّتَامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْ
مَقَامًا مَّحْمُودًا لِّكَ ذِي وَعَدَتَهُ۔ یعنی اے اللہ! اس کامل دعا
کے پروردگار (یعنی اذان کے پروردگار) اور پروردگار نماز قائمہ کے،
محمد کو تو وسیلہ اور بزرگی دے اور پہنچا ان کو مقام محمود پر جس کو نے

بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ تَحْتَ الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ
أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
۶۰۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَالَ هِجْرَتِ يَتِمُّعُ التَّدَاءِ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ
الَّتَامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْ
مَقَامًا مَّحْمُودًا لِّكَ ذِي وَعَدَتَهُ۔
حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔

(رواہ البخاری)

دعہ کیا ہے۔ توجائز ہوگی اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت (بخاری)

۶۰۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُعَيِّدُ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَكَانَ يَسْمَعُ
الْأَذَانَ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِلَّا أَعَانَهُ
فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفُطْرَةِ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ
أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ غَرَبَتْ مِنَ النَّارِ فَنُظِرُوا إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ رَاغِي
بَعْدِي۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۰ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي دَقَاقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمَوْدِينَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا قَاتِلًا
بِإِسْلَامٍ دِينًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ۔

(رواہ مسلم)

کے رسول ہونے پر اور دین اسلام پر، توجنس دے دئے جاتے ہیں اس کے سارے ذمہ گناہ۔ (مسلم)

۱۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ
آذَانَيْنِ صَلَاةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لَيْسَ شَاءَ (مُتَّفَقٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غارت گری کے لئے جاتے
جب صبح روشن ہوتی (یعنی جب آپ کفار کو ٹوٹنے کے لئے جاتے تو حرا
وقت ہوتا) اور ارادہ کرتے اذان سننے کا۔ پس اگر سُن لیتے اذان تو
بازرستہ درہ پھروٹ کے لئے چلے جاتے۔ پس (ایک روز جبکہ ٹوٹ کے لئے
جا رہے تھے) آپ نے سنا کہ ایک شخص کہہ رہا ہے اللہ اکبر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ شخص دین فطرت پر ہے (یعنی اسلام پر) پھر
اس نے کہا اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ خراج ہوا تو درخ سے۔ پس دیکھا صحابہ نے اس شخص کو تو وہ
ایک بکریاں چرانے والا تھا۔ (مسلم)۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جو شخص مودن کی اذان سُنے اور کہے اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَبِعَدَا لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا
وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا بِإِسْلَامٍ۔ (یعنی میں گو اہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی
معبود نہیں، وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ اور یہ کہ محمد خدا
کے بندے اور رسول ہیں۔ راضی ہوں میں اللہ کے رب ہونے پر محمد

(مسلم)

حضرت عبد اللہ بن معقل نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ دونوں (اذان و تکبیر) درمیان نماز ہے۔ آپ تیسری مرتبہ جملہ کرنے کے
بعد کہا۔ اس شخص کے لئے جو پڑھنا چاہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امام خاص اور مؤذن امانت دار ہے۔ اے اللہ تو ہدایت دے اماموں کو اور بخش دے اذان دینے والوں کو۔

(احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت ابن عباسؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صرف ثواب کی غرض سے سات برس اذان کہے اس کے لئے دوزخ سے نجات لکھی جاتی ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت عقبہ بن عامرؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ راضی ہوتا ہے تیرا رب بکریاں بچرانے والے سے جو بکریاں بچراتا ہو یا بکری کی ٹیکری پر کہ اذان دیتا ہے وہ نماز کے لئے اور نماز پڑھتا ہے پس فرماتا ہو اللہ تعالیٰ (ملائکہ اور ارح مقربین سے) دیکھو میرے اس بندے کی طرف اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اور مجھ سے ڈرتا ہے پس بخش دیا میں نے اپنے بندے کو اور داخل کردوں گا میں اس کو جنت میں۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابن عمرؓ نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تین اشخاص مشک کے ٹیلے پر ہوں گے ایک تودہ غلام جس نے خدا کا حق ادا کیا اور پھر اپنے آقا کا حق بھی ادا کیا۔ دوسرے وہ شخص جس نے قوم کی امامت کی اور قوم اس سے راضی رہی میرے وہ شخص جو اذان دیتا ہے پانچوں نمازوں دن اور رات میں۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے۔)

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اذان دینے والے کی بخشش کی جاتی ہے اس کی آواز کی انتہا کے مطابق اور گواہی دیتے ہیں اس کے لئے ہر تر اور خشک۔ اور نماز میں حاضر ہونے والے کے لئے لکھا جاتا ہے ثواب پچیس نمازوں کا اور دُور کے بتاتے ہیں اس کے وہ گناہ جو دُور نمازوں کے درمیان کئے گئے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ) اور نسائی نے صرف کُلُّ دُطْبٍ وَ بَابِیْنِ لَکَ بَا کیا اور کہا اس کے لئے نماز پڑھنے والے کے برابر اجر ہوتا ہے۔

حضرت عثمان بن ابی العاصؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو میری قوم کا امام مقرر کر دیجئے آپ نے فرمایا میں نے تجھ کو تیری قوم کا امام مقرر کیا تو اقدار کربہایت کمزور و ضعیف کی (یعنی کمزور نمازیوں کا خیال رکھنا) اور مقرر کر تو ایسا مؤذن

۶۱۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَامٌ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمِنٌ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا الْإِيمَانَةَ وَاعْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَفِي أُخْرَى لَهُ يَلْفُظُ الْمُضَامِنِينَ

۶۱۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَذَّنَ سَبْعَ سِنِينَ مُحْتَسِبًا كُتِبَ لَهُ بِرَاعَةٌ مِنَ النَّارِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۶۱۴ وَعَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ رَبُّكَ مِنْ رَأْيِي غَنَمٌ فِي رَأْسِ شَيْطَانٍ لِيُؤْذِنَ بِالصَّلَاةِ وَيُصَلِّيَ فَيَقُولَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا يُؤْذِنُ وَيُعِظُمُ الصَّلَاةُ يَخَافُ مِنِّي فَقَدْ عَفَرْتُ لِعَبْدِي وَأَذَلَّتْهُ الْجَنَّةُ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

۶۱۵ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ عَلَى كَثَابٍ الْمُسْكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ أَدَّى حَقَّ اللَّهِ تَعَالَى وَحَقَّ مَوْلَاهُ وَرَجُلٌ أَمَرَ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ وَرَجُلٌ يَتَذَكَّرُ بِالصَّلَاةِ الْمُسْكُ كُلُّ يَوْمٍ وَكَلِمَةٍ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۶۱۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ وَ يَشْهَدُ لَهُ كُلُّ دُطْبٍ وَ بَابِیْنِ وَ شَاهِدُ الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ صَلَاةً وَيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ إِلَى قَوْلِهِ كُلُّ دُطْبٍ وَ بَابِیْنِ وَقَالَ وَ لَهُ مِثْلُ أَجْرٍ مِّنْ صَلَاةٍ

۶۱۷ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اجْعَلْنِي إِمَامًا تَوْحِي قَالَتْ أَنْتَ إِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِأَعْيُنِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْوَدًا - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

۶۱۸

۶۱۹

۶۲۰

۶۲۱

۶۲۲

جو اذان دینے کی اجرت نہ لے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی)
حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو سکھایا کہ
میں مغرب کی اذان کے وقت (یعنی اذان کے بعد) یہ دعا مانگوں اللّٰهُمَّ
هَذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَادْبَارُ نَهَارِكَ وَاصْوَاتُ دُعَايِكَ فَاعْفُ
یعنی اللہ! یہ وقت ہے تیری رات کے آنے کا اور تیرے دن کے واپس جانے کا اور
تیرے پکارنے والوں کی آوازوں کا۔ پس بخش دے تو مجھ کو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت ابوامامہؓ بعض صحابہؓ سے روایت ہے کہ حضرت بلالؓ نے تکبیر کہنی
شروع کی جب انھوں نے کہا قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ تُوْرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ
علیہ وسلم نے فرمایا اَقَامَهَا اللّٰهُ دَا دَا مَهَا دَقَامُ رُكْعِهِ اللّٰهُ نَزَّاهُ اور ہمیشہ
رکھے اور باقی تکبیریں وہی فرمایا جس کا ذکر عمر کی اذان کی حدیث میں ہو چکا
ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت انسؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اذان اور تکبیر کے
درمیان دعا نہ کہیں کی جاتی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو
دُعائیں رد نہیں کی جاتیں یا بہت کم رد کی جاتی ہیں۔ ایک تو اذان کے وقت
کی دعا اور دوسرے جہاد کے وقت کی دعا جب کہ گھسان کا رُن پڑ رہا ہو اور
ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں یعنی جہاد کی دعا کے بجائے بارش میں دعا کرنا ابوداؤد
دارمی، لیکن دارمی نے تحت المطر کو نہیں بیان کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے حضورؐ سے عرض کیا یا
رسول اللہ! اذان دینے والے ہم پر فضیلت و بزرگی رکھتے ہیں، حضورؐ نے
فرمایا جس طرح موزن کہتے ہیں تو بھی اسی طرح کہہ اور جب تو فارغ ہو جا اذان کے
جواب تو خدا سے مانگ تجھ کو دیا جائے گا۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے
سنا ہے کہ شیطان جب نماز کی اذان سنتا ہے تو جھاک جاتا ہے یہاں تک کہ
مقام رُوح تک پہنچ جاتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ردھا مدینہ سے
پچھتیس میل کے فاصلے پر ہے۔ (مسلم)

حضرت علقمہ بن وقاصؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت معاویہؓ کے پاس بیٹھا
تھا کہ ان کے موزن نے اذان دی۔ معاویہؓ نے بھی وہی الفاظ کہے جو
موزن نے کہے تھے۔ یہاں تک کہ جب موزن نے کہا سَمِعَ عَلَى الصَّلَاةِ
تو معاویہؓ نے کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ اور موزن

۶۱۹ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ عَلَّمَنِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُولَ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ
اللَّهُمَّ هَذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَادْبَارُ نَهَارِكَ وَاصْوَاتُ
دُعَايِكَ فَاعْفُ عَنِّي. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى.

۶۱۹ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَوْ بَعْضِ اصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ بَلََا أَخَذَنِي إِلَّا قَامَةً فَلَمَّا انْ
قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
أَقَامَهَا اللَّهُ دَا دَا مَهَا. وَقَالَ فِي سَائِرِ اِلْاَقَامَةِ كُنْخِي
حَدِيثِ عُمَرَ فِي اِلْاَذَانِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۶۲۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ
الدُّعَاءُ بَيْنَ اِلْاَذَانِ وَ اِلْاَقَامَةِ. (رواه ابوداؤد والترمذی)

۶۲۱ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَانِ لَا تُرَدُّانِ اَوْ قَلَّمَا تُرَدُّانِ الدُّعَاءُ
عِنْدَ النَّدَاءِ وَعِنْدَ اِلْبَاسِ حَيْثُ يَلْتَمِعُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا
فِي دَوَائِقِ وَتَحْتَ الْمَطَرِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
لَا اِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَتَحْتَ الْمَطَرِ.

۶۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
إِنَّ الْمُؤَذِّنَ يَفْعَلُ مَا نَأَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ كَمَا يَقُولُونَ فَإِذَا انْتَهَيْتَ فَلْ
تُعْطَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۶۲۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النَّدَاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ حَتَّى
يَكُونَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ قَالَ الزَّائِدِيُّ وَالرَّوْحَاءُ مِنَ
الْمَدِينَةِ عَلَى سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ مِيلًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۶۲۴ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَاصٍ قَالَ إِتَى لِعِنْدَ مُعَاوِيَةَ
إِذَا دَنَ مُؤَذِّنُهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ مُؤَذِّنُهُ
حَتَّى إِذَا قَالَ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللَّهِ فَلَمَّا قَالَ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ. قَالَ لَا حَوْلَ

نے کہا حتیٰ عَلَی الْفَلَاحِ تو معاویہ رضی اللہ عنہ کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پھر اس کے بعد معاویہ رضی اللہ عنہ نے وہی جملے کہے جو مؤذن نے کہے تھے۔ پھر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ اسی طرح فرماتے تھے۔ (احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اذان دینے لگے۔ جب بلال خاموش ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اسی طرح (اذان کے جواب میں) یقین کے ساتھ کہے وہ بہشت میں داخل ہوگا۔ (نسائی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن سے شہادتین سننے تو فرماتے اور میں بھی شہادت دیتا ہوں اور میں بھی شہادت دیتا ہوں۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بارہ برس تک اذان دے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور (اس کے حساب میں) لکھی جاتی ہے اس کی اذان معاد فیروز روزِ ساکبہ اور کبیر کے بدلے میں تیس نیکیاں۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم کو مغرب کی اذان کے وقت دُعا کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔ (بیہقی)

بَابُ فِي بَيَانِ بَعْضِ أَحْكَامِ الْأَذَانِ

اذان کے بعض احکام کا بیان

فصل اول

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال اذان دیتا ہے رات میں پس کھاؤ پیو تم (رمضان میں سحر کا کھانا) اُس وقت تک کہ اذان لے ابن ام مکتوم۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ابن ام مکتوم اندھے آدمی تھے اور وہ اس وقت اذان دیتے تھے جب ان سے کہا جاتا تھا کہ صبح ہو گیا صبح ہو گئی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت سمرہ بن جندب کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رضی اللہ عنہ کی اذان تم کو سحری کھانے سے نہ روکے اور نہ فجر دراز یعنی صبح کا ذاب البزہ جب افق پر پھیلی ہوئی فجر نمودار ہو جائے (تو سحری کھانا پھوٹ کر

دَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَقَالَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ تَمَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۶۲۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِي فَمَا سَكَتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ مِثْلَ هَذَا آيَتَيْنَا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۶۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَشْهَدُ قَالَ دَأْنَا وَآنَا۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۶۲۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آذَنَ ثَلَاثِينَ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكُتِبَ لَهُ بِتَأْذِينِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُّونَ حَسَنَةً وَلِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۶۲۸ وَعَنْهُ وَقَالَ كُنَّا نُوْمِرُ بِاللَّحَاظِ عِنْدَ أَذَانِ الْمُغْرِبِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى)

۶۲۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِلَالَ لَا يَنَادِي بِلَيْلٍ فَكُلُّوْا وَشَرَبُوْا حَتَّى يَنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ رَجُلًا أَعْمَى لَا يَنَادِي حَتَّى يُقَالَ لَهُ أَصْبَحْتَ أَمْ جِئْتَ مُتَفَقِّعًا عَلَيْهِ)

۶۳۰ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْنَعَنَّكُمْ مِنْ سَحْرِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيلُ وَلَكِنَّ الْفَجْرَ الْمُسْتَطِيلَ

(رو)۔ (مسلم) اور لفظ ترمذی کے ہیں۔

حضرت مالک بن حویرث نے بیان کیا کہ میں اور میرے چچا کا بیٹا دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پس آپ نے فرمایا جب تم دونوں سفر پر جاؤ تو اذان اور تکبیر کہو اور جو تم میں سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت مالک بن حویرث کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ تم اسی طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک آدمی اذان کہے اور جو تم میں سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ خیبر سے واپس ہوئے تو رات کو سفر کیا جب آخری رات میں آپ کو اونگھ آنے لگی تو آپ آرام کے لئے اترے اور حضرت بلالؓ سے فرمایا تم ہماری حفاظت کرو یعنی جب صبح ہو جائے تو جگا دینا۔ حضرت بلالؓ یہی راتیں نماز میں مشغول ہو گئے اور جتنی نماز ممکن تھی پڑھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحابؓ سو گئے۔ جب فجر کا وقت قریب آگیا تو بلالؓ نے اپنی سواری (اونٹ) کا سہارا لے لیا یعنی تکبیر لگا لیا اور

مشرق کی طرف منہ کر لیا تاکہ روشنی نمودار ہو جائے تو حضور کو جگا دیں لیکن حضرت بلالؓ رضی اللہ عنہ میں نیند بھر گئی اور وہ اونٹ سے کمر لگائے سو گئے پس تو بلالؓ کی آنکھ کھلی اور نہ حضورؐ کی اور نہ صحابہؓ میں سے کسی کی یہاں تک کہ پہنچی گرمی دھوپ کی اور سب پہلے حضورؐ کی آنکھ کھلی۔ آپؐ گھبرا کر فرمایا بلالؓ (تجھ کو کیا ہو گیا؟) بلالؓ نے عرض کیا۔ غالب آگئی وہ جس نے غلبہ پایا آپ پر یعنی نیند۔ آپؐ فرمایا کھینچ لے چلو (اپنے اونٹ) یعنی یہاں سے جلد نکل چلو چنانچہ وہاں سے اونٹوں کو تھوڑی دُور آگے لے گئے پھر وضو کیا حضورؐ نے اذان اور بلالؓ کو اذان کا حکم دیا اور پھر حضورؐ نے صبح کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز پڑھا تو فرمایا جو شخص نماز کو قبول جائے اس کو چاہئے کہ جس وقت یاد آئے پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: **وَاقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي**۔ (مسلم)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر کہی جائے تو تم اس وقت تک نماز کے لئے کھڑے نہ ہو جب تک مجھ کو لوگھر سے نکلنا ہو (نہ دیکھو)۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر کہی جائے تو تم دوڑ کر نہ آؤ بلکہ طمانیت کے ساتھ آؤ اور جس قدر

فِي الْأُفُقِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ لَفْظُهُ لِلتَّرْمِذِيِّ)
۶۳۱ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرِثٍ قَالَ أَمَّتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنُ عَمِّ لِي فَقَالَ إِذَا سَافَرْنَا نَادَاؤًا وَاقِيمَا وَلِيَوْمُكُمْ مَكَامًا كَبْرُكُمَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۳۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي أُصَلِّي وَإِذَا خَضَعْتُ الصَّلَاةَ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَوْمُكُمْ أَكْبَرُكُمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةٍ خَبَرَ سَارَ لَيْلَهُ حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْكُرَى عَدَسٌ وَقَالَ لِبَلَالٍ يَا كَلْبُ لَنَا اللَّيْلُ فَصَلِّ بِلَالُ مَا قَدَرَكُ فَإِنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَانَا فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَنَدَ بِلَالٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ مَوَّجَةً الْفَجْرِ فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَلَا أَحَدٌ مِنَ اصْحَابِهِ حَتَّى ضَاءَ بَنَاهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لَهْمُ اسْتَيْقَظَا فَفَزِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آتَى بِلَالٌ فَقَالَ بِلَالُ أَخَذْتُ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذْتُ بِنَفْسِكَ قَالَ أَمْتَادُوا وَافْتَادُوا وَارْجِعْ لَكُمْ شَيْئًا تَوْضِئًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرٌ بِلَالًا لَا فَاقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّ بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ فَلْيَصِلْهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ

تَعَالَى قَالَ وَاقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
۶۳۴ وَعَنْ أَبِي سَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي قَدْ خَرَجْتُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوا حَاسِعُونَ وَتَأْتُوا

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوا حَاسِعُونَ وَتَأْتُوا

نماز تم کو مل جائے پڑھ لو اور جو نہ پاؤ اس کو پورا کر لو (بخاری و مسلم)
مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب تم میں سے کوئی نماز کا ارادہ کرتا ہے تو وہ گویا اس وقت سے نماز ہی میں ہوتا ہے۔

تَشْتَرُونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ وَالرَّخَاءُ فَمَا أَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوا
وَمَا خَافْتُمْ فَأَنْتُمْ أَوْفَاءُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى
فَإِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا كَانَ يَعْبُدُ إِلَى الْقَبْلَةِ فَهُوَ فِي الْقَبْلَةِ

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي

فصل دوم

اس باب میں درجہ افضل نسبت

فصل سوم

زید بن اسلم کہتے ہیں کہ ایک روز آخری رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے راستے میں قیام فرمایا اور حضرت بلال کو یہ خدمت سپرد کی کہ وہ (صبح کی) نماز کے وقت جگا دیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی سو گئے اور دوسرے لوگ بھی اس وقت جاگے جب آفتاب طلوع ہو چکا تھا اور صبح کی نماز ادا کرنے کے سبب سب گھبرا گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ فوراً سوار ہو جاؤ۔ چنانچہ یہاں سے نکل کر ایک وادی میں پہنچے اور فرمایا کہ یہ ایک ایسا جنگل ہے جس پر شیطان مسلط ہے، وہاں سے تیز روانہ ہوتے اور جب اس جنگل سے باہر نکل گئے تو اپنے فرمایا یہاں اُتر دو اور وضو کر دو اور بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اذان اور تکبیر کہیں۔ پھر نماز پڑھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اور جب نماز سے فارغ ہو کر واپس ہوئے تو لوگوں کو گھبراہٹ ہوئی اپنے فرمایا۔ لوگو! خداوند تعالیٰ نے ہماری رُوحیں قبض کر لی تھیں اگر وہ چاہتا تو ہماری رُوحوں کو دوسرے وقت واپس کر دیتا یعنی اس وقت سے پہلے اور نماز کے وقت) پس جب تم میں سے کوئی سو جائے اور نماز سے غافل ہو جائے یا نماز کو بھول جائے اور اس غفلت و نسیان سے گھبرا جائے تو اس کو باہر سے کہ وہ اس نماز کو اسی طرح پڑھ لے جس طرح اس کے وقت پر اس کو پڑھتا تھا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ بلال رضی اللہ عنہ! نماز پڑھ رہا تھا کہ شیطان اس کے پاس آیا اور اس کو تکبیر لگانے پر آمادہ کر دیا۔ پھر جب وہ سو گیا تو دیر تک اس کو تھپکتا رہا جس طرح تھپکتے ہیں بچوں کو، یہاں تک کہ وہ غافل ہو کر سو گیا۔ اس کے بعد اپنے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا۔ بلال نے بھی ذہبی صورت بیان کی، جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بیان فرمایا تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بلال رضی اللہ عنہ کا بیان سن کر کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ خدا کے سچے رسول ہیں۔ (مالک بہ طریق مُرسَل)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ،

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ عَدَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ بَطْرَيْنِ مَكَّةَ وَكَانَ بِلَالًا أَنْ يُوقِظَهُمْ لِلصَّلَاةِ فَرَقَدَ بِلَالٌ وَرَقَدَ وَاحِدٌ اسْتَيْقَظُوا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ الْقَوْمُ فَقَدْ نَزَعُوا فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَذْكُبُوا حَتَّى يَخْرُجُوا مِنْ ذَلِكَ الْوَادِي وَقَالَ إِنَّ هَذَا وَادٍ بِهِ شَيْطَانٌ فَوَكَّبُوا حَتَّى خَرَجُوا مِنْ ذَلِكَ الْوَادِي ثُمَّ أَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَكَّلُوا وَأَنْ يَتَوَضَّأُوا وَأَمْرًا بِلَالًا أَنْ يُنَادِيَ لِلصَّلَاةِ وَبَعَثَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَأَى مِنْ قَرْبِهِمْ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ قَبَضَ أَرْوَاحَنَا وَلَوْ شَاءَ لَرَدَّهَا إِلَيْنَا فِي حَيْنٍ غَيْرِ هَذَا فَإِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ نَسِيَهَا ثُمَّ فَرَعَ إِلَيْهَا فَلْيَصِلْهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا نَفِي وَتَبَّهَا ثُمَّ التَفَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ أَنَّى بِلَالًا وَهُوَ قَائِمٌ يُبْعَثُ فَأَصْبَحَتْهُ دُشْتُمْ لَهُ بَزَلٌ يَهْدِيهِ كَمَا يَهْدِي الصَّبِيُّ حَتَّى نَامَ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَخَبَرَ بِلَالٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الَّذِي أَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ

رَدَّاهُ مَا لَكَ مُوسَلِّمًا

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

موزنوں کی گردنوں میں مسلمانوں کی دو چیزیں لٹکی ہوئی ہیں یعنی موزن مسلمانوں کی ان دو چیزوں کے ذمہ دار ہیں) ان کے روزے اور ان کی نماز (یعنی ان کی اذان سے مسلمان کے روزے اور نماز وابستہ ہیں) (دعائے ابن ماجہ)

اس لئے موزنوں کو چاہئے کہ وہ اپنے فرض کو احتیاط سے ادا کریں۔ (ابن ماجہ)

بَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ

مَسْجِدُ رَمْلٍ وَنَمَازُكَ مَقَامَاتُ كَابِكِيَانِ

فصل اول

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ (فتح مکہ کے روز) جب نبی ﷺ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو اس کے تمام گوشوں میں آپؐ کے دعا کی لیکن نماز نہیں پڑھی اور باہر نکل آئے۔ پھر باہر آکر کعبہ کے سامنے آپؐ کے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا یہ ہے قبلہ۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بن طلحہ بن رباح خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے اور بلال رضی اللہ عنہ نے کعبہ کو اندر سے بند کر لیا (ناک لوگ ہجوم نہ کریں) اور وہاں (تھوڑی دیر) قیام کیا۔ عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب بلال خانہ کعبہ سے باہر آئے تو میں نے پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر کیا کیا؟ انھوں نے کہا آپؐ ایک ستون کو داہنی جانب رکھا اور دو ستونوں کو بائیں جانب اور تین ستونوں کو پیچھے اور ان آیام میں خانہ کعبہ کے اندر تھیں ستون تھے (آج کل تین ہیں) اور پھر آپؐ ان کے درمیان نماز پڑھی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں (یعنی مسجد نبوی میں) ایک نماز بہتر ہے دوسری مساجد کی ہزار نمازوں سے سوائے مسجد حرام کے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم کجاہوں کو نہ بانڈھو (یعنی ہرگز ہرگز سفر نہ کرو مگر تین مسجدوں کی طرف ایک مسجد حرام کی جانب دوسری مسجد اقصیٰ کی طرف اور میری مسجد نبوی کی طرف۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھراؤ منبر کے درمیان ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے اور میرا منبر میرے حق میں ہے۔ (بخاری و مسلم)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ فِي أَحْقَابِ الْمَوَدِّ نِينَ ...
لِلْمَسْلُومِينَ صِيَامُهُمْ وَصَلَاتُهُمْ

دَعَاةُ ابْنِ مَاجَةَ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا نِوَا حِيَهُ كُلَّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَجَعَ رَكَعَتَيْنِ فِي مُبْلِ الْكُعبَةِ وَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ

رَوَاةُ الْبَخَارِيِّ وَرَوَاةُ الْمُسْلِمِ عَنْهُ عَنْ أَسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ -
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكُعبَةَ هُوَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَّيُّ وَبِلَالُ بْنُ رِبَاعٍ فَأَعْلَقَهَا عَلَيْهِ فَ مَكَثَ فِيهَا خَسَا لَتٌ يَلَا حَتَّى خَرَجَ مَا ذَا صَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ عُمُودًا عَنْ تِسَارِيهِ وَعُمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِيهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمُدَةٍ وَرَاءَهُ لَا وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمُدَةٍ ثُمَّ صَلَّى -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي مَسَاجِدِ الْأَلَا الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَ مَسْجِدِي هَذَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمَنْبَرِي عَلَى حَوْضِي - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہفتہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں بیٹھ کر سواری پر تشریف لے جاتے اور اس میں دو رکعت نماز ادا فرماتے (بخاری و مسلم)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک تمام آبادیوں میں محبوب ترین مساجد ہیں اور بدترین مقامات بازار ہیں۔ (مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا کے لئے مسجد کو بنائے خداوند تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بناتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دن کے اول حصہ میں یا آخری حصہ میں مسجد کی طرف جائے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کی ہمائی کا سامان کرتا ہے خواہ صبح کو جائے یا شام کو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب زلیلا نماز کا ثواب اس کو ملتا ہے جس کا گھر سب سے دور ہو باعتبار مسافت۔ اور جو شخص کہ انتظار کرے نماز کا اور امام کے ساتھ نماز پڑھ کر جائے اس کا ثواب اس شخص سے زیادہ ہے جو (تنہا) نماز پڑھ کر سو رہے۔ (بخاری و مسلم)
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مسجد کے قریب کچھ مکانات خالی ہوئے تو قبلہ بنو سلمہ کے لوگوں نے ان میں اٹھ آئے کا ارادہ کر لیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حال معلوم ہوا تو آپ نے ان لوگوں سے پوچھا مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ تم مسجد کے قریب اٹھ آئے کا ارادہ رکھتے ہو، انھوں نے عرض کیا۔ ہاں یا رسول اللہ! ہم نے یہی ارادہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا اے بنو سلمہ! تم اپنے گھروں ہی میں رہو (مسجد کی طرف آئے میں) تمہارے نقش قدم (حساب میں) لکھے جائیں گے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہے جن کو خداوند تعالیٰ اس روز اپنے سایہ میں رکھے گا۔ جس روز کہ خدا تعالیٰ کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ایک امام عادل۔ دوسرا وہ جوان جو اپنی جوانی کو خدا کی عبادت میں صرف کر دے۔ تیسرا وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا ہوا ہے جب وہ مسجد سے باہر نکلتا ہے تو جب تک مسجد میں واپس نہ آجائے بے چین رہتا ہے۔ چوتھے وہ شخص جو خالص خدا کے لئے آپس میں محبت رکھتے ہیں ایک جا ہوتے ہیں تو خدا کی محبت میں اور جدا ہوتے ہیں تو خدا کی محبت میں (یعنی حاضر و غائب خالص محبت رکھتے ہیں) یا پھر وہ شخص جو

۶۴۳ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَا كُلَّ سَبْعِينَ مِائَةً رَكْبًا وَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۶۴۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَاقُهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۴۵ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۴۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ نُزُلًا مِنَ الْجَنَّةِ كَمَا عَدَا أَوْ رَاحَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۴۷ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الْقَبُولَةِ أَعَدُّهُمْ قَابَعْدَهُمْ مَسْنًى وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الْقَبُولَةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَكْثَرُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۴۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَلَّتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادَ بَنُو سَلَمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ بَلِّغْنِي أَنْكُمْ تَرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَرَدْنَا ذَلِكَ فَقَالَ يَا بَنِي سَلَمَةَ دِيَارُكُمْ تَكْتُبُ أَنْتُمْ دِيَارُكُمْ تَكْتُبُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۴۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ مَعَلَّنٌ بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ تَحَمَّعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَا أَمْرًا ذَاتُ حَبٍّ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنْ أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ

تَمَعَّةً قَائِمَةً فِيهَا خَفَافَاتُهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالَهُ مَا تَنْقُ
يَسِينُهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

طلب کیا ہو اور اس نے اس کی خواہش کے جواب میں یہ کہہ دیا ہو کہ میں نہ دُرتا ہوں۔ ساتواں وہ شخص جس نے اس طرح مخفی طور پر نیت کی ہو کہ اس کے بائیں ہاتھ کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۵۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَصْرَعُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ
وَفِي سُوْقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ ضِعْفًا ذَلِكَ أَنَّهُ إِذَا
تَوَضَّأَ فَاحْسَنَ الْمَوْضُوعِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ
لَا يَخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَتْ
لَهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهَا بِهَا خَطِيئَةٌ فَإِذَا صَلَّى
لَمْ تَزَلِ الْمَلَكَةُ تُصَلِّيُ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاتِهِ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ
فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتَظَرَ الصَّلَاةَ فِي رَدَائِهِ قَالَ إِذَا
دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَتْ الصَّلَاةُ خَيْرَ دَعَايَ دَعَايَ
الْمَلَكَةِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيْهِ مَا لَمْ
يُؤْذِ فِيهِ مَا لَمْ يُجِدْ فِيهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور فرشتوں کی دعا میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ مَا لَمْ يُجِدْ فِيهِ۔ یعنی اے اللہ! بخش دے اس کو اے اللہ! توبہ قبول کر اس کی جب تک کہ وہ ایذا نہ دے کسی کو مسجد میں اور جب تک اس کا وضو نہ ٹوٹے۔ (بخاری و مسلم)

۱۵۱ وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ
اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۲ وَعَنْ أَبِي ثَنَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ
رَكْعَتَيْنِ بَلَّ أَنْ يَجْلِسَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۳ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْتَدِمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الصُّحَى
فَإِذَا أَقْدَمَ بَدَأَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّاهُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ
جَلَسَ فِيهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت کعب بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی عادت تھی جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو عموماً چاشت کے وقت آتے اور سب پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے پھر مسجد میں (تھوڑی دیر) بیٹھتے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا تَشْتَدُّ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّ هَا اللَّهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسْجِدَ لَمْ يُبْنَ لِهُذَا۔ (رواهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتَهَى فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنَادَى مَتَابَنَا ذِي مَتَابَنَا ذِي مَتَابَنَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُرَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَلَقَارُهَا ذُنُوبُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۷ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنًا وَسَيِّئًا فَوَجَدْتُ فِيهَا سَائِرَ أَعْمَالِهَا إِلَّا ذِي يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النَّخَاعَةَ مَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ۔ (رواهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَبْصُقْ أَمَامَهُ فَإِنَّمَا يَبْأِي اللَّهَ مَا دَامَ فِي مَعْلَاةٍ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكَ لَا يَبْصُقُ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ حَتَّى قَدِمَ قِيدًا فَنَهَا فِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ حَتَّى قَدِمَ الْيَسْرَى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۹ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَلْمُ مِنْهُ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى

أَتَخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۰ وَعَنْ جَدِّكَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَمَسَاجِدَهُمْ مَسَاجِدَ أَلَا فَاتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ إِنِّي أَنْهَكُمُ عَنْ ذَلِكَ۔ (رواهُ مُسْلِمٌ)

۱۶۱ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا قُبُورًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

شخص یہ سنے کہ کوئی آدمی اپنی کم شدہ چیز کو مسجد میں ڈھونڈ رہا ہے تو اس کو چاہئے کہ یہ کہے خدا اس کی چیز کو واپس نہ لے اس لئے کہ مسجد اس کام کے لئے نہیں بنائی گئی ہے۔ (مسلم)

حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ اس بدبودار درخت میں سے کچھ کھائے (یعنی لہسن اور پیاز کھائے) تو وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے اس لئے کہ فرشتے بھی ایذا پاتے ہیں اس چیز سے جس سے اذیت پاتے ہیں انسان۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد تمہیں گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو دفن کر دیا جائے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ذر رحمہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے نیک و بد اعمال میرے سامنے پیش کئے گئے۔ میں نے اس کے نیک اعمال میں تو راستہ سے اذیت دینے والی چیز کو در کر دینا پایا اور اعمال بد میں مسجد کے اندر تھوکانا جس کو دفن نہ کیا گیا ہو۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کو کھڑا ہو تو وہ اپنے سامنے نہ تھوکے اس لئے کہ جب تک وہ نماز کی حالت میں ہے خدا سے مخاطب ہے اور دائیں جانب نہ تھوکے اس لئے کہ ادھر فرشتے ہوتے ہیں بلکہ بائیں جانب تھوکے یا قدموں کے نیچے اور پھر اس کو دبا دے۔ اور ابو سعید کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ "بلکہ بائیں قدم کے نیچے تھوکے"۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرضِ موت میں فرمایا خدا کی لعنت ہو یہود و نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد گاہ بنالیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت جندب کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے خبردار ہو کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے انہوں نے اپنے انبیاء اور بزرگوں کی قبروں کو مسجد بنالیا تھا۔ خبردار تم قبروں کو مسجد نہ بنانا۔ میں تم کو اس سے منع کرتا ہوں۔ (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اپنے گھروں میں بھی اپنی نمازوں میں سے کچھ پڑھا کرو اور گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرق

د مغرب کے درمیان قبلہ ہے (یعنی مدینہ والوں کا اور ان لوگوں کا جو مدینہ کے مانند ہیں)۔ (ترمذی)

طلق بن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک جماعت کی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے ہاتھ پر ہم نے بیعت کی اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور پھر ہم نے نصاریٰ کے عبادت خانے کے متعلق آپ کو چھپا کر کیا کریں ہم۔ آیا اس کو منہدم کر دیں یا باقی رکھیں؟ پھر ہم نے آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی مانگا۔ آپ نے پانی منگایا اور وضو کیا پھر بچے ہوئے پانی سے کٹی کی اور اس کٹی کو پانی میں ڈال دیا اور اس پانی کو ہماری جھاگل میں بھر دیا۔ پھر ہم کو حکم دیتے ہوئے فرمایا: اب تم جاؤ اور جس وقت اپنے شہر میں پہنچو تو نصاریٰ کے عبادت خانہ کو توڑ ڈالو اور اس جگہ پر اس پانی کو چھڑکو اور وہاں پر مسجد بنالو۔ ہم نے عرض کیا ہمارا شہر بہت دور ہے اور گرمی سخت ہے (راستہ میں) پانی خشک ہو جائے گا۔ آپ فرمایا اس میں اور پانی ملا کر اس کو بڑھا لو۔ اس سے اُس کی پاکیزگی اور برکت میں اضافہ ہو جائے گا۔ (نسائی)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ حکم دیا ہے کہ ہم اپنے محلوں میں مسجدیں بنائیں، پاک صاف رکھیں اور خوشبو لگائیں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو علم نہیں دیا گیا ہے مسجدوں کے بلند کرنے کا اور ان کو گھرنے کا ابن عباس نے کہا ہے البتہ زینت کرو گے تم مسجد کی جس طرح کہ زینت کرتے ہیں یہود و نصاریٰ اپنے عبادت خانوں کی۔ (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میری علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مسجدوں میں لوگ فجر کیا کریں گے۔ (ابوداؤد۔ دارمی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے ثواب میرے روبرو پیش کئے گئے یہاں تک کہ مسجد سے کوڑا اور خاک نکلنے اور صفائی کرنے کا ثواب بھی، اور پیش کئے گئے میرے سامنے میری امت کے گناہ ان گناہوں میں مجھ کو اس سے بڑا کوئی گناہ نظر نہیں آیا کہ کسی کو قرآن کی کوئی سورت یا آیت یاد ہو، پھر اس نے اس کو جھلا دیا ہو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت بربدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان لوگوں کو خوش خبری پہنچاؤ جو اندھیرے میں مسجدوں کی طرف

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۶۶۳ وَعَنْ طَلْحِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفَدَّ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَنَا وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَاخْتَرْنَا أَنْ يَأْخُذَ بِنَبِيَّةٍ لَنَا فَاسْتَوَ هَبْنَاهُ مِنْ قَبْلِ طَهُوسٍ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَتَمَضَّضَ ثُمَّ صَبَّهَ لَنَا فِي إِدَاوَةٍ وَأَمَرَنَا فَقَالَ اخْرُجُوا فَإِذَا آتَيْتُمْ أَرْضَكُمْ فَالْكُورَ وَبَيْعَتَكُمْ وَانْضَحُوا مَكَانَهَا بِهَذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوا مَسْجِدًا أَقْلَنَا إِنَّ الْبَلَدَ بَعِيدٌ وَالْحَرَّ شَدِيدٌ وَالْمَاءُ يَنْشِفُ فَقَالَ مَذُودٌ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا طَيْبًا۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۶۶۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فِي الدُّورِ أَنْ يَنْظَفَ وَيُطَيَّبَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۶۶۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُمِرْتُ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُخْرِقَنَّهَا كَمَا زُخِرَتْ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۶۶۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَسْرَارِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۶۶۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْوَرُ امْتَنِي حَتَّى الْقَدَاةَ يَخْرُجَ هَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ امْتَنِي فَلَمْ أَرَدْ نَبَاً أَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ إِذْ آيَةٍ أَدَّتِهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ)

۶۶۸ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِّرِ امْتَنِي فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ

جائے ہیں کہ قیامت کے دن اس کے سبب ان کو کامل روشنی نصیب ہوگی
(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ سیل بن سعد و انسؓ سے روایت کیا)۔

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم کسی شخص کو مسجد کا خبر گیر دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔ اس لئے کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّ اَيُّكُمْ مَّسَاجِدَ اللّٰهِ مِّنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يَرْبِئِىْ فِيْ مَسْجِدٍ كُوْنًا اَوْ خَارِجًا مِنْهُ يَرْبِئِىْ فِيْ سَبْعَةِ اَسْمَافٍ مِّنْ اَسْمَافِى الْعِلْمِ (تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۸۱)۔

حضرت عثمان بن مظعون کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو خفی ہوئے کی اجازت دے دیجئے (اس لئے کہ قبۃ کوزا میں مبتلا ہو جائے گا اندیشہ ہے) آپ نے فرمایا وہ شخص ہماری جماعت میں سے نہیں ہے جو کسی کو خفی زنا مرد کرے یا وہ خفی ہو جائے میری امت کے لئے نامرد ہونا روزہ رکھنا ہے درودزہ سے شہوتِ انفس نہ ہوتی ہے) پھر عثمان بن مظعون نے عرض کیا مجھ کو سیر و سیاحت کی اجازت دیجئے۔ آپ نے فرمایا میری امت کے لئے سیاحت اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔ پھر عثمان بن مظعون نے عرض کیا۔ مجھ کو ترک دنیا کی اجازت دیدوں میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے۔ (شرح السنۃ)

حضرت عبدالرحمن رضی بن عائش کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار کو (خواب میں) بہترین صورت میں دیکھا خدا تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا: ملائکہ مقررین کس معام میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ! تو ہی خوب جانتا ہے۔ (یٰسُکْر) خداوند تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے مونڈھوں کے درمیان رکھا جس کی سردی میں نے اپنے سینہ میں محسوس کی اور مجھ کو آسمانوں اور زمین کی تمام چیزوں کا علم حاصل ہو گیا۔ پھر حضور نے یہ آیت پڑھی وَكَذَٰلِكَ يُرِيكُنَا آيَاتِهِمْ مَلَكُوتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَتْ مِنَ السُّوْقٰنِيْنَ۔ (یعنی اس طرح دکھایا ہم نے ابراہیم کو تصرف آسمانوں اور زمین کا تاکہ وہ یقین کرنے والے لوگوں میں شامل ہو جائے)۔ (دارمی) اور ترمذی نے بھی یہ حدیث عبدالرحمن بن عائش رضی، ابن عباس رضی اور معاذ بن جبل رضی سے روایت کی ہے اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے پوچھا اے محمد! تو جانتا ہے ملائکہ مقررین کس چیز میں بحث کرتے ہیں۔ اپنے آسمان و زمین کی درمیانی چیزوں کا علم حاصل کرنے کے بعد فرمایا: ہاں میں جانتا ہوں وہ (گناہوں کے)

الثَّانِي بِرَمِ الْقِيَمَةِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَابْنِ
٢٦٩ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَأَبْتُمْ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْحَدِيثَ
فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ إِنَّمَا تَعْمُرُ
مَسْجِدَ اللَّهِ مِنْ أَمَنِ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ -

«رَدَاكَ الْمَرْيُومِيُّ وَأَبْنُ نَاجَةَ وَالذَّارِي»

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَطْعُونٍ قَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا
لَنَا فِي الْإِخْتِصَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَصَى وَلَا اخْتَصَى إِنْ خِصَّاءُ أُمِّي
الْقَيَْامُ فَقَالَ اخْذْ لَنَا فِي السَّيَاحَةِ قَالَ إِنْ سِيَاحَةُ
أُمِّي الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ اخْذْ لَنَا فِي
الْتَرَهيبِ فَقَالَ إِنْ تَرَهَّبَ أُمِّي الْجُلُوسُ فِي
السَّجَدِ أَنْتَظَرُ الْقِيْلَةَ .

(رَدَّالَا فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

دیکھے۔ آپ نے فرمایا میری امت کے لئے ترک دنیا صرف یہ ہے کہ وہ
 ۶۷۱
 وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي
 أَحْسَنِ مَوَدَّةٍ قَالَ فِيمَا يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ
 أَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ تَوَضَّعَ كَفَّهُ بَيْنَ سَنَتَيْ تَوَجَّدَتْ بَرْدًا
 بَيْنَ نَدَاتِي فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَنَحْوِهَا
 وَكَذَلِكَ تُرَى إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
 رَاسِخُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ - (رواه الدارمي مرسلاً)
 وَالتِّرْمِذِيُّ يُخَوِّدُهُ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاذِ
 بْنِ جَبَلٍ وَزَادَ فِيهِ قَالَ يَأْتِيهِمْ هَلْ تَدْرِي فِيهِمْ
 يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكُفَّارَاتِ وَ
 الْكُفَّارَاتِ الْمُكْتُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَ
 الْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَبَلَاغُ الْوُضُوءِ
 فِي الْمَكْرَةِ وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَاشَ خَيْرًا وَمَاتَ خَيْرًا
 وَكَانَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ كَرِيمٍ وَلَدَنَّهُ أُمُّهُ وَقَالَ يَأْتِيهِ

کفاروں پر گفتگو کرتے ہیں اور وہ کفار سے کیا ہیں؟ نمازوں کے بعد مسجدوں میں بیٹھ کر دوسرے وقت کی نمازوں کا انتظار کرنا اور جماعتوں کی طرف پیدل چلنا اور ناگواری کی حالت میں پانی سے وضو کرنا جس نے ایسا کیا یعنی یہ اعمال کئے وہ بھلائی پر زندہ رہے گا اور بھلائی پر مرنے کا اور گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا گویا اس کی ماں نے آج ہی اس کو جنا ہے۔ پھر خداوند تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! جب تو نماز سے فارغ ہو چکے تو یہ دعا کر اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَوَكُّلَ الْمُسْلِمِیْنَ وَادِّیْ اَرَدْتُ

اِذَا صَلَّیْتَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَوَكُّلَ الْمُسْلِمِیْنَ وَادِّیْ اَرَدْتُ لِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاَقْبِضْنِیْ اِلَيْكَ غَیْرَ مَفْقُوْنٍ قَالَ وَالتَّوْبَاتِ اَفْئَاءُ السَّلَامِ وَاطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیْمَةٌ وَنَفْثُ هَذِهِ الْحَيَاةِ کَمَا فِی الْمَصَابِیْحِ لَمْ اَجِدْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اِلَّا فِی شَرْحِ الشَّنَةِ۔

اَرَدْتُ لِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاَقْبِضْنِیْ اِلَيْكَ غَیْرَ مَفْقُوْنٍ۔ (یعنی اے اللہ میں تجھ سے نیک اعمال کی توفیق چاہتا ہوں اور برے کاموں کے چھوڑنے کی، اور مسکینوں کو دوست رکھنے کی اور اے اللہ جس وقت ارادہ کرے تو اپنے بندوں کو فتنہ میں ڈالنے کا تو میری روح کو فتنہ میں ڈالنے سے بچلے ہی قبض کر لینا۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کی تعلیم کے لئے فرمایا (خداوند تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے لئے فرمایا اور درجات کو بلند کرنے والی چیزیں ہیں سلام کے رواج کو پھیلانا۔ کھانا کھلانا اور رات میں جب لوگ سو رہے ہوں، نماز کا پڑھنا۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کی ذمہ داری خدا نے اپنے ذمہ لی ہے (یعنی دنیا و آخرت میں ان کی بھلائی کی ذمہ داری) ایک تو غازی جو خدا کی راہ میں لڑنے کے لئے گھر سے نکلا ہے وہ خدا کی ذمہ داری میں ہے اگر وہ شہید ہو جائے تو جنت میں اس کو داخل کیا جائے اور زندہ رہے تو ثواب اور مال غنیمت لے کر واپس آئے۔ دوسرا وہ شخص جو مسجد کی طرف گیا وہ بھی خدا کی نگہبانی میں ہے اور تیسرا وہ شخص جو اپنے گھر میں سلام کرتا ہو داخل ہو، وہ بھی خدا کی ذمہ داری میں ہے۔ (ابوداؤد)

۱۶۲ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰهِ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِبًا فِی سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰهِ حَتّٰی یَتَوَقَّاهُ فِیْ دَخْلِ الْجَنَّةِ اَوْ یَرُدُّہٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِمَةٍ وَ رَجُلٌ رَّاحَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰهِ وَ رَجُلٌ دَخَلَ بَیْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰهِ۔ (رواہ ابوداؤد)

۱۶۳ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِہِ مُتَطَهِّرًا اِلَی صَلَاةٍ تَكُوْنُ بِہٖ فَاجِرٌ کَاَجْرِ الْحَاخِ الْمَجْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ اِلَی سَبْعِیْنِ الصُّخْرِ لَا یَنْصِبُہٗ اِلَّا اِیَّاهُ فَاجِرٌ کَاَجْرِ الْمَعْتَمِرِ وَ صَلَاةٍ عَلَیْہِ اَوْ صَلَاةٍ لَا لَعُوْبَ بِہِ فَمَا کَتَبَ فِیْ عَلَیَّتِ۔ (رواہ احمد و ابوداؤد)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے گھر سے نکلے اور فرض نماز ادا کرنے کے لئے مسجد کی طرف جائے اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا کہ احرام باندھنے والے حج کرنے والے کو ملتا ہے اور جو شخص کہ چاشت کی نماز کے لئے گھر سے نکلے اور خالص نماز چاشت کی نیت سے مسجد میں گیا اس کا ثواب عمرہ کرنے والے کے ثواب کے برابر ہے اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کر کے نماز پڑھنا اور

۱۶۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَدُّتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعَوْا فِیْہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ فِیْہِ مَا التَّرْتَعُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ (رواہ المتروک مدنی)

اس درمیانی وقت میں یہودہ کلام نہ کرنا ایسا عمل ہے جو لکھا جاتا ہے جنت میں۔ (احمد۔ ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم بہشت کے باغوں میں جاؤ تو وہاں میوہ کھاؤ۔ آپؐ پوچھا گیا، یا رسول اللہ جنت کے باغ کیا ہیں؟ فرمایا مسجدیں۔ پوچھا گیا اور یا رسول اللہ ان میوہ کیا ہیں؟ فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ (ترمذی)

۶۴۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ آتَى الْمَسْجِدَ لَشَيْءٍ فَهُوَ حَظُّهُ.

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۶۴۶ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدِّهَا فَاطِمَةَ
الْكُبْرَى قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي
ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ صَلَّى عَلَى
مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي
أَبْوَابَ فَضْلِكَ. (رَوَاهُ الْقُرَيْشِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ
وَفِي رِوَايَتَيْهِمَا قَالَتْ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَكَذَلِكَ إِذَا
خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَالتَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ بِدَلٍ
صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ إِسْنَادُ
بُيُصْلٍ وَفَاطِمَةَ بِنْتُ الْحُسَيْنِ لَمْ تَذْكُرْ فَاطِمَةَ الْكُبْرَى
۶۴۷ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَنَاشِدِ الْأَشْعَاسِ
فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالْإِسْتِئْذَانِ فِيهِ وَإِنْ تَشَلَّقَ النَّاسُ
بُكْرًا جَمَعُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۶۴۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا دَأَبْتُمْ مَنْ يَتَّبِعُ أَوْ يَتَّبَعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا لَا
أَرْبَحُ اللَّهُ تِجَارَتَكَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَسْتَنْدِ فِيهِ مَالَةً فَقُولُوا
لَا رَدَّ اللَّهُ عَلَيْكَ. (رَوَاهُ الْقُرَيْشِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۶۴۹ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ جَرَّاحٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْمَسْجِدِ أَنْ يُشَدَّ فِي الْأَشْعَارِ وَأَنْ تَقَامَ فِيهِ الْحُدُودُ. (رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ فِي مُسْنَدِهِ وَمُصَاحِفُ الْمَوْلَى فِي عَنِ حَكِيمِ فِي الْمَصَاحِفِ عَنْ)

۶۵۰ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّعْرَتَيْنِ يَعْنِي الْبَصَلَ وَالنَّوْءَ
وَقَالَ مَنْ أَكَلَهُمَا فَلَا يَقْبُوتَ مَسْجِدَنَا وَقَالَ إِنَّ كُنْتُمْ
رَأَيْدًا أَكَلْتُمَا فَا مَيُوتُوهَا حَبَا. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۶۵۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَامَ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو
شخص مسجد میں جس غرض سے آئے گا یعنی دینی یا دنیوی کسی غرض سے
وہی اس کا نصیب ہے۔ (ابوداؤد)

فاطمہ بنت حسین اپنی دادی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو درود بھیجتے محمد پر اور سلام
یعنی الفاظ فرماتے صَلَّی عَلَیْ مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ اور پھر دعا کرتے رَبِّ اغْفِرْ لِي
ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ (یعنی اے میرے پروردگار! میرے
گناہوں کو بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔)
(ترمذی۔ احمد۔ ابن ماجہ) اور احمد و ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں
کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر آتے تو یہ الفاظ کہتے بِسْمِ
اللَّهِ وَالتَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ یعنی صَلَّی عَلَیْ مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ کی جگہ اَللّٰہُ
کہتے۔ ترمذی نے کہا اس کی اسناد متصل نہیں ہے۔ فاطمہ بنت حسین کی لافا
فاطمہ کبریٰ سے نہیں ہوئی۔

عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اشعار پڑھنے سے منع فرمایا ہے
اور خرید و فروخت سے بھی اور جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقہ باندھ کر بیٹھنے
سے بھی منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم
مسجد میں کسی کو خرید و فروخت کرنا ہو یا دیکھو تو اس سے یہ کہو کہ خدا تیری تجارت
میں کچھ کو نفع نہ دے اور جب کسی کو کوئی گم شدہ چیز ڈھونڈتے دیکھو تو کہو خدا
کے تیری چیز نہ ملے۔ (ترمذی۔ دارمی)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں
قصاص لینے اشعار پڑھنے اور حدود قائم کرنے سے منع فرمایا ہے۔
(ابوداؤد)

معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ان دو رختوں یعنی پس اور پیاز سے منع فرمایا ہے اور کہا ہر جو
شخص اس کو کھائے وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے اور فرمایا کہ
اگر ان کا کھانا ضروری ہو تو پکا کر کھایا کرو۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ساری
زمین مسجد ہے مگر مقبرہ اور حمام کہ ان میں نماز درست نہیں۔
(ترمذی۔ دارمی)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سات مقامات پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ کوڑی پر کہ جہاں ناپاک چیزیں ڈالی جائیں جانوروں کے ذبح کرنے کی جگہ، مقبرہ میں، راستہ کے درمیان، حمام میں، اونٹوں کے بندھنے کی جگہ اور خانہ کعبہ کی پچھت پر۔

(ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بکریوں کے بندھنے کی جگہ نماز پڑھو اور اونٹوں کے بندھنے کی جگہ نہ پڑھو۔

(ترمذی)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور قبروں کو مسجد بنالینے والوں پر اور چراغ جلانے والوں پر لعنت کی ہے۔ (ابوداؤد - ترمذی - نسائی)

حضرت ابو امرؓ کہتے ہیں کہ یہودی کی ایک جماعت نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ کونسی جگہ بہتر ہے آپ خاموش رہے اور دل میں ارادہ کیا کہ جب تک جبریلؑ نہ آئیں گے خاموش رہوں گا چنانچہ جبریلؑ تشریف لائے اور آپؐ نے ان سے یہ سوال کیا جبریلؑ نے کہا اس معاملہ میں میں آپ سے زیادہ نہیں جانتا۔ لیکن میں اپنے رب بزرگ و بڑے سے دریافت کروں گا اس کے بعد جبریلؑ نے کہا کہ محمدؐ! میں آج خدا کے اس قدر قریب پہنچ گیا کہ اس سے پہلے اتنا قریب کبھی نہ ہوا تھا۔ آپؐ نے پوچھا جبریلؑ کس طرح اور کس قدر؟ جبریلؑ نے کہا اس قدر قریب کہ میرے اور خدا کے درمیان صرف ستر ہزار پرے نور کے باقی رہ گئے تھے۔ خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ بدترین مقامات بازار ہیں اور بہترین مقامات مساجد ہیں۔ (ابن حبان)

فضل سوم

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو کوئی میری اس مسجد میں اس غرض سے آئے کہ نیکی کرے اور نیکی کو سیکھے گا یا سیکھا گیا تو اس کا مرتبہ اتنا ہو گا جتنا کہ خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے کا ہوتا ہے اور جو اس غرض سے نہ آئے یعنی کسی بری غرض سے آئے تو وہ اس شخص کی مانند ہو گا جو دوسرے کے مال کو (حسرت سے) کھتا ہے۔ (ابن ماجہ - بیہقی)

حسن سے بطریق مرسل روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ عنقریب ایسا زمانہ آئے والا ہے کہ لوگ دنیا کی باتیں مسجدوں کے اندر کریں گے پس اس وقت تم ان لوگوں میں نہ بیٹھنا۔ خدا تعالیٰ کو ایسے لوگوں کی ضرورت

۲۸۲/۳۵ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُصَلِّي فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَسْجِدِ وَ الْمَجْدَةِ وَ الْمُقْبَرَةِ وَ قَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَ فِي الْحَمَامِ وَ فِي مَعَالِ الْإِبِلِ وَ تَوَقَّ ظَهْرَ بَيْتِ اللَّهِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ)

۲۸۳/۳۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلُوكًا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَ لَا تَصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۸۴/۳۷ وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَايِرَاتِ الْقُبُورِ وَ الْمُتَخَذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَ الشُّرُجَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ)

۲۸۵/۳۸ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ إِنَّ حَبْرًا مِنْ الْيَهُودِ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْبِقَاعِ خَيْرٌ فَخَالَفَهُ عَنْهُ وَ قَالَ أَسْكُتُ حَتَّى يَخْبُرَ جِبْرِيلُ فَكَتَبَتْ وَجَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَأَلَ فَقَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا يَعْلَمُ مِنَ السَّائِلِ وَلَكِنْ أَسْأَلُ رَبِّي تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ثُمَّ قَالَ جِبْرِيلُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي دَنَوْتُ مِنَ اللَّهِ دُنُوًّا مَادَنِي مِنْهُ قَطُّ قَالَ وَ كَيْفَ كَانَ يَا جِبْرِيلُ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ حِجَابٍ مِنْ تَوَرُّفٍ فَقَالَ شَرُّ الْبِقَاعِ أَسْوَأُهَا وَ خَيْرُ الْبِقَاعِ مَسَاجِدُهَا رَوَى ابْنُ حَبَّانٍ فِي مَجْلِسِهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ

۲۸۶/۳۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَاءَ مَسْجِدِي خُذَ الْكِرْبَاتُ إِلَّا خَيْرٌ يَعْلَمُهُ أَوْ يَعْلَمُهُ فَهُوَ يَمْنُ لَهُ الْجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ مَنْ جَاءَ لِيَعْرِضَ لَكَ فَهُوَ يَمْنُ لَكَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى مَتَاعٍ غَيْرِهِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۲۸۷/۴۰ وَعَنْ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا قِيَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُونُ حُدُودُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ فِي أَمْرٍ دُنْيَاهُمْ فَلَا تُجَالِسُوهُمْ فَلَيْسَ

(نبی ہے۔) (بیہقی)

حضرت سائب بن یزید کہتے ہیں کہ میں مسجد میں سو رہا تھا کہ ایک شخص نے میرے ایک انگری ماری میں نے دیکھا تو وہ عمر بن الخطابؓ تھے انھوں نے مجھ سے کہا کہ ان دونوں آدمیوں کو بلا لاؤ (جو مسجد میں) بلند آواز سے باتیں کر رہے تھے میں نے ان کو بلالیا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا تم کون ہو یا کہاں کے رہنے والے ہو؟ انھوں نے کہا ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ عمرؓ نے کہا اگر تم مدینہ کے رہنے والے ہو تو میں تم کو سزا دیتا۔ تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں زور زور سے باتیں کرتے ہو؟ (بخاری)

مالک کہتے ہیں کہ عمرؓ نے مسجد کے ایک گوشہ میں چبوترہ بنوا دیا تھا جس کا نام بطیم تھا اور لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ جس شخص کو باتیں کرنے کی ضرورت ہو یا شعر پڑھنا چاہتا ہو یا بلند آواز سے باتیں کرنا مقصود ہو تو وہ مسجد سے نکل آئے اور اس چبوترے پر بیٹھ جائے۔ (موطا)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی قبلہ کی جانب رہنے کو ڈرا ہوا دیکھا تو آپؐ کو بہت ناگوار ہوا یہاں تک کہ چہرے پر ناگواری کا اثر نظر آیا۔ آپؐ کھڑے ہوئے اور اپنے ہاتھ سے اس کو کھینچ ڈالا اور پھر فرمایا کہ جب تم ہمارے کھڑے ہوتے ہو تو اپنے پردر دگارسے سرکشی کرتے ہو اور اس وقت تمہارا پروردگار تمہارے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے ایسی حالت میں کوئی قبلہ کی طرف نہ تھو کے، بلکہ باتیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوک دے اس کے بعد اپنے اپنی چادر کے کونے میں تھوکا اور اس کو مل ڈالا اور فرمایا اس طرح کرے۔ (بخاری)

حضرت سائب بن خلد اور بنے جو ایک صحابی ہیں کہا کہ ایک شخص ایک جنا کا امام ہوا اور اس نے نماز کی حالت میں قبلہ کی جانب تھوکا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھ لیا اور جب وہ نماز پڑھ چکا تو اپنے لگوں سے کہا اے نبیؐ یہ شخص تم کو نماز نہ پڑھائے۔ اس کے بعد اس شخص نے ان کو نماز پڑھانے کا ارادہ کیا تو انھوں نے اس کو نماز پڑھانے سے منع کر دیا اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے آگاہ کیا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس واقعہ کا ذکر کیا۔ آپؐ اس کی تصدیق فرمائی۔ راوی کا بیان ہے کہ آپؐ شاید یہ الفاظ بھی فرمائے۔ تو نے خدا اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی۔ (ابوداؤد)

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ ایک روز صبح کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لانے میں تاخیر فرمائی اور قریب تھا کہ آفتاب مشرق سے نکلے اور ہو کہ آپؐ تیزی سے تشریف لائے تب میری گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يَقُولُ فِيمَا جَاءَهُ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِسْمَاعِيلِيِّ)

۶۸۸ ۵۱ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَضَبَنِي رَجُلٌ فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ أَذْهَبَ قَائِمِي يَهْدِيَنِي فِيمَا يَهْمَا فَقَالَ يَمَنُ أَنْتَ أَدُ مِنْ أَمِنَ أَنْتَ مَا لَا يَمِنُ أَهْلُ الطَّائِفِ قَالَ لَوْ كُنْتُ مِمَّنْ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَا وَجَعْتُكُمْ تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۶۸۹ ۵۲ وَعَنْ تَالِثٍ قَالَ بَنَى عُمَرُ رَحْبَةً فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ سَمَى الْبَطِيمَاءُ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَلْغَطَ أَوْ يُشِيدَ شَعْرًا أَوْ يَرْفَعَ صَوْتَهُ فَلْيَخْرُجْ إِلَى هَذِهِ الرَّحْبَةِ.

(رَوَاهُ فِي الْمَوْعِظَاتِ)

۶۹۰ ۵۳ وَعَنِ أَنَسٍ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَنَّى ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى فِي وَجْهِهِ نَقَامَ فَعَلِمَهُ بِبَدَا فَقَالَ إِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي الْقِبْلَةِ فَلْيَأْتِهَا بِنَاحِي رِبَةٍ وَإِنْ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلْيَأْتِهَا أَحَدًا كَرِيبًا بَيْنَهُ وَلَيْكِنْ عَنْ تَسَارُفٍ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ شَمَّ أَخَذَ طَوْفَ رِدَائِهِ فَبَصَنَ فِيهِ شَمَّ رَدَّ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ أَوْ يَفْعَلْ هَكَذَا.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۶۹۱ ۵۴ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَدٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ رَجُلًا آمَنَ قِيَّ مَا بَصَنَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُصُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ يَهْجُرُ جِبْنَ قَرِيعَ لَا يَصْبِي لَكُمْ فَإِذَا بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ مَنَعُوا فَأَجَبُوا لَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ أَنَّكَ قَالَ إِنَّكَ فَتَدَّيْتُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۶۹۲ ۵۵ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ احْتَبَسَ عَنَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ عِدَايَ عَنْ مَهْلُوكَةِ الصُّبْحِ حَتَّى كِدْنَا نَنُتَرِ أَيَّ عَيْنِ النَّمِيسِ فَخَرَجَ سَرِيعًا فَتَوَجَّاهُ بِالْقَبْلَةِ

نے نماز پڑھی اور تحفیف کی قرأت اور ارکان نماز میں اور سلام پکیر کر بلند آواز میں فرمایا: جہاں بیٹھے ہو اسی جگہ بیٹھے رہو۔ اس کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: میں رات کو (تہجد کے لئے) اٹھا وضو کیا اور جس قدر نماز مقدر میں تھی پڑھی نماز ہی میں مجھ کو اونگھ آگئی یہاں تک کہ نیند مجھ پر غالب ہو گئی۔ ناگہاں میں نے اپنے بزرگ و برتر خدا کو دیکھا بہترین شکل و صورت میں خداوند تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا اے محمد! میں نے عرض کیا لبیک اے رب۔ فرمایا ملائکہ مقربین کس چیز پر بحث و گفتگو کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا خداوند مجھ کو معلوم نہیں تین باتیں خدا تعالیٰ نے یہی بات پوچھی اور میں نے یہی جواب دیا۔ پھر میں نے دیکھا، خدا تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے مونڈھوں کے درمیان رکھا جس کی انگلیوں کی سردی کو میں نے محسوس کیا اپنے سینہ میں اور روشن ہو گئی میرے لئے ہر چیز اور واقف ہو گیا میں تمام اشیاء سے۔ پھر خداوند تعالیٰ نے فرمایا اے محمد! میں نے عرض کیا لبیک اے میرے رب! ارشاد باری ہوا کہ، ملائکہ مقربین کس چیز میں گفتگو کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا گناہوں کے کفار کے مسئلہ میں۔ خدا تعالیٰ نے پوچھا۔ گناہوں کا کفارہ کیا چیزیں ہیں؟ میں نے عرض کیا جماعتوں کی طرف پیادہ پا جانا۔ نمازوں کے بعد مسجد میں بیٹھ کر درود نمازوں کا انتظار کرنا۔ ناگوار حالتوں میں پانی سے وضو کرنا۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ نے پوچھا فرشتے اور کس بات میں گفتگو کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ درجات میں (یعنی درجاتِ جنت)۔ خدا تعالیٰ نے پوچھا وہ درجات کیا ہیں میں نے عرض کیا کھانا کھلانا۔ اخلاق اور نرمی سے گفتگو کرنا۔ رات کو جب لوگ سو رہے ہوں نماز پڑھنا۔ پھر خدا نے کہا جو دعا اپنے لئے بہتر خیال کرو مانگو میں نے عرض کیا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ اَمْرِ وَتَرْکَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَ اِذَا ارَدْتَ فِتْنَتَهُ فِیْ قَوْمٍ تَوَقَّعْنِيْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَ اَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَ حُبَّ عَمَلٍ یَّقْرِبُنِيْ اِلَیْ حُبِّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِنَّهَا حَقٌّ فَاذْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعْلَمُوْهَا۔

ردِ وَاٰلِہٖ اَحْمَدُ وَ التَّوْمِیْدُیْ قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا بَشَّاحًا سَمِعَیْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِيْحٌ۔

وفات ویرے اور میں گھڑے (اے میرے رب!) تیری محبت مانگتا ہوں اور اس شے کی محبت جس کو تو پسند کرتا ہے اور اس کام کی محبت جو مجھ کو تیری محبت کے قریب پہنچاتا ہے) اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا: یہ خواب حق ہے یا درگھواس کو اور دوسروں کو پہنچاؤ اس کو۔ (احمد۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بخاری نے کہا یہ حدیث صحیح ہے)۔

علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا مانگتے: اَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ
وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَبِسُلْطَانِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ یعنی پناہ مانگا
ہوں میں اللہ کے ذریعہ اُس بزرگ و برتر ذات کے ذریعہ اور اس کی قدیم سلطنت
کے ذریعہ شیطان الرجیم سے۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ جو مسلمان ان

کلمات کو کہتا ہے مسجد میں داخل ہوتے وقت تو شیطان کہتا ہے محفوظ رہا بیشخص میرے شر سے سارے دن۔ (ابوداؤد)

عطاء بن یسار کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ
لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ دَنًا يُعْبَدُ۔ (آء اللہ میری قبر کو عبت نہ بنا کہ لوگ
اس کو پوجنے لگیں) پھر فرمایا اس قوم پر خدا کا غضب نازل ہوتا ہے جس نے
انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔ (مالک مرسل)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باغوں
کے اندر نماز پڑھنے کو پسند فرماتے تھے۔

(احمد - ترمذی)

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
آدمی کی نماز اپنے گھر میں ایک ہی نماز کے برابر اور قبیلہ یا محلہ کی مسجد میں پچیس
نمازوں کے برابر اور اس مسجد میں جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہے سو نمازوں کے
برابر اور مسجد اقصیٰ بیت المقدس میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر اور میری
اس مسجد میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر اور مسجد حرام میں ایک لاکھ نمازوں
کے برابر ہے۔

(ابن ماجہ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض
کیا یا رسول اللہ سب سے پہلے زمین پر کونسی مسجد بنائی گئی؟ فرمایا مسجد حرام
میں نے عرض کیا اور اس کے بعد فرمایا مسجد اقصیٰ میں پوچھا ان دونوں مسجدوں
کی تعمیر کے درمیان کتنا فرق تھا؟ فرمایا چالیس سال۔ اس کے بعد فرمایا اور اتوار
زمین تیرے لئے مسجد ہے جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہاں پڑھ لے۔ (بخاری و مسلم)

ستر ڈھانکنے کا بیان

فصل اول

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے صرف ایک کپڑے میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ آپ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی گھر میں ایک
کپڑے کو اس طرح جسم سے لپیٹے ہوئے تھے کہ ان کے دونوں کنارے آپ کے
موندھوں پر تھے۔ (بخاری و مسلم)

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ
اَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْہِہِ الْکَرِیْمِ وَبِسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ
مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ قَالَ فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ قَالَ الشَّیْطٰنُ
حُفِظَ مِنِّیْ سَائِرَ النَّوْمِ۔ (رواہ ابو داؤد)

کلمات کو کہتا ہے مسجد میں داخل ہوتے وقت تو شیطان کہتا ہے محفوظ رہا بیشخص میرے شر سے سارے دن۔ (ابوداؤد)

۶۹۴
۵۷
وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ دَنًا یُعْبَدُ وَتَنَابِعْدُ اَسْنَدًا
عَصَبُ اللّٰهُ عَلٰی قَوْمٍ اَخَذُوا قُبُورَ اَنْبِیَآئِہِم مَّسْجِدًا
(رَوَاهُ مَالِکٌ مُّرْسَلًا)

۶۹۵
۵۸
وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَعِیْبُ الصَّلٰوةَ فِی الْحِطَّانِ قَالَ بَعْضُ
رَوَاتِہِ یَعْنِی النَّبَاتِیْنَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

۶۹۶
۵۹
وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَوةُ الرَّجُلِ فِی بَیْتِہِ بِصَلَوةٍ وَمَلَوْتُہُ

فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ یُجْمَعُ فِیْہِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلَوةٍ وَمَلَوْتُہُ
فِی الْمَسْجِدِ الْاَکْبَرِ خَمْسِیْنَ اَلْفَ صَلَوةٍ وَمَلَوْتُہُ
فِی مَسْجِدِیْ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ صَلَوةٍ وَمَلَوْتُہُ فِی
الْمَسْجِدِ الْاَکْبَرِ اِمَامًا بِمِائَةِ اَلْفَ صَلَوةٍ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَہَ)

۶۹۷
وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اَیُّ
مَسْجِدٍ وَضِعَ فِی الْاَرْضِ اَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَکْبَرُ
قُلْتُ ثُمَّ اَیُّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَکْبَرُ قُلْتُ کَمْ بَیْنَهُمَا
قَالَ اَرْبَعُونَ عَامًا ثُمَّ اَلَا رَضُ لَکَ مَسْجِدًا فَحِثُّ مَا
اَدْرَکَتْکَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

بَابُ السَّتْرِ

۶۹۸
عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِی سَلَمَہَ قَالَ رَأَیْتُ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی فِی ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُّشْتَرَا
بِہِ فِی بَیْتِ اُمِّ سَلَمَہَ وَاصْبَعًا طَرَفِہِ عَلٰی عَاتِقِہِ
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اس وقت تک تم میں سے کوئی ایک کپڑے سے نماز نہ پڑھے جب تک اس کپڑے کا ایک حصہ مونڈھوں پر نہ ہو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے اس کو چاہئے کہ اس کپڑے کے دونوں اطراف (پٹوں) میں مخالفت رکھے۔ (بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسی چادر میں نماز پڑھی جس کے کنارے دوسرے رنگ کے کچھ یا کناروں پر دوسرا کام کیا ہوا تھا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اس چادر کو ابی جہم (اجر) کے حوالے کر کے اس سے ابنہانیہ کی چادر لے آؤ۔ اس چادر نے مجھ کو نماز سے باز رکھا (یعنی حضور قلب نصیب نہیں ہوا) (بخاری و مسلم)

اور بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپؐ فرمایا میں نماز کے اندر اس کے نقش و نگار کو دیکھتا تھا اور اندیشہ پیدا ہو گیا تھا کہ نماز کہیں خراب نہ ہو جائے۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مکان کے ایک گوشے میں پردہ ڈال رکھا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم اس پردہ کو ہمارے سامنے سے ہٹالو۔ اس کی تصویریں نماز میں برابر میرے سامنے رہتی ہیں۔ (بخاری)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک ریشمی قبا ہریرہ کے طور پر پیش کی گئی۔ آپؐ اس کو پہنا اور نماز پڑھی اور پھر واپس آکر اتار ڈالا نہایت سختی کے ساتھ گویا آپؐ اس سے نفرت کرتے ہیں اور فرمایا کہ پرہیزگاروں کے لئے یہ کپڑا زیبا نہیں ہے، (بخاری و مسلم)

فصل دوم

حضرت سلمہ بن الاکوعؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں ایک شکاری آدمی ہوں کیا میں ایک ہی گرتے میں نماز پڑھ لوں؟ آپؐ فرمایا ہاں اور اس میں گھنٹی یا ٹانگا لگا لے اگر چہ کانٹے کا ہی ٹانگا ہو۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنی ازار کو لٹکاتے ہوئے نماز پڑھا تھا۔ آپؐ اس سے فرمایا جا اور وضو کر۔ وہ چلا گیا اور وضو کیا۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپؐ اس کو وضو کرنے

۲۹۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصْلِحُ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۰۰ وَعَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۰۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَاهُ قَنْطَرٌ إِلَى أَعْلَاهُ مَا نَظَرْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَذْهَبُوا بِحِمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَفِي ثَوْبِي بَابُ جَانِبِيَّةِ أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا الْبَيْتِيُّ انْفِاعًا عَنْ صَلَاتِي (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عَالِمِهَا وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَأَخَافُ أَنْ يَفْتِنَنِي ()

۳۰۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَدَّتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَهَالَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... أَمِيطِي عَنْ قِرَامِكَ هَذَا فَإِنَّهُ لَا يَزَالُ تَهَادِي بَرَّةً تَعْرِضُ لِي فِي صَلَاتِي (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۰۳ وَعَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنْدُوجَ حَرِيرٍ فَلَبَسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَذَنَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا أَكُلَّ لَكَرَةً لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۰۴ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ أَمِيدٌ أَفَأَصِلُّ فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَأَزْمَرُهُمْ وَتَوَشُّوكِهِ (رَوَاهُ الْوَدَّادُ وَالنَّسَائِيُّ)

۳۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُبِلًا إِزَارًا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبَ قَتَوْنَا فَنُفِصًا وَتَوَضَّعْنَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا

کا حکم کیوں دیا؟ آپ نے فرمادہ ازار لٹا کر نماز پڑھ رہا تھا۔ اور پھر حاضر ہو کر عرض کیا۔ آپ نے کس لئے مجھ کو وضو کرنے کا حکم دیا؟ آپ نے فرمایا جو شخص ازار لٹا کر نماز پڑھے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

(ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بالغہ عورت کی نماز بغیر اوڑھنی کے قبول نہیں کی جاتی۔

(ابوداؤد - ترمذی)

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا عورت صرف کرتے اور اوڑھنی جبکہ وہ ازار بھی پہنے نہ ہو، نماز پڑھ لے۔ فرمایا اگر کرتا اتنا لمبا ہو کہ قدموں کی پشت تک پہنچ جائے تو نماز جائز ہے۔

(ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے سدل سے اور منہ ڈھانکنے سے نماز کے اندر (سدل کہتے ہیں کپڑا اس طرح اوڑھنے کو کہ اس کے دونوں کنارے شانوں پر لٹکے ہوئے ہوں)۔

(ابوداؤد - ترمذی)

حضرت شداد بن اوس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مخالفت کو دیہود کی نماز میں اس لئے کہ وہ جو قوں اور موزوں کو پہنے بغیر نماز پڑھتے ہیں۔ تم جو قوں اور موزوں میں نماز پڑھو۔

(ابوداؤد)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ اپنے اپنی جوتیاں اتاریں اور بائیں جانب رکھ دیں۔ لوگوں نے جب حضورؐ کے اس فعل کو دیکھا تو اپنی جوتیوں کو بھی اتار ڈالا۔ پھر جب رسول اللہ نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ کس چیز نے تم کو اس پر آمادہ کیا کہ تم اپنی جوتیاں اتار دو۔ عرض کیا ہم نے آپ کو جوتیاں اتارنے دیکھا تو ہم نے بھی اتار دیں۔ آپ نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس آئے اور مجھ کو آگاہ کیا کہ تمہاری جوتیوں میں نجاست لگی ہوئی ہے۔ اب جب تم میں سے کوئی مسجد کے اندر آئے تو جوتیوں کو دیکھ لے۔ اگر ان میں نجاست لگی ہو تو پورے پھر ڈالے اور انھیں پہنے ہوئے نماز پڑھ لے۔

(ابوداؤد - ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اپنے جوتیوں کو دائیں بائیں نہ رکھے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ تَوَافِقَ خَالَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتَوَضَّعَ لِيَقْبَلَ صَلَوةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ إِنْ أَرَادَ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۰۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ صَلَوةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۴۰۳ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَرْءُ مَسْبُوحًا يَغْطِي ظَهْرَهُ قَدَمَيْهِمَا - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَذَكَرَ

جَمَاعَةٌ وَتَقْوَاهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ -

۴۰۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَّ يَغْطِيَ الرَّجُلُ فَاهُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۴۰۵ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْيَهُودَ فَإِنَّهُمْ لَا يُصَلُّونَ فِي بُعَاثِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۰۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ إِذْ خَلَعَ نَعْلَهُ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ الْقَوْمُ الْقَوَائِمَ لَهُمْ فَلَمَّا تَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوَتَهُ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى الْفَاعِصِمْ نَعْلَكُمْ

قَالُوا أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتَ نَعْلَكَ فَالْقَيْنَا نَعْلَانَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ جَدَّ مِيلَ إِنَّا فِي فَاحِشٍ فِي أَنْ فِيهِمَا قَذَرٌ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ إِنْ رَأَى فِي نَعْلَيْهِ قَذَرًا فَلْيَمْسَحْهُ وَيُقْبَلْ فِيهِمَا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۴۰۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعُ نَعْلَيْهِ

اس نے کہ بائیں جانب رکھنا دوسرے کے دائیں جانب ہوگا۔ بلکہ جو لوگو پاؤں کے درمیان رکھ لے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو توں سمیت نماز پڑھ لے مگر اس کی بائیں جانب کوئی نہ ہو۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

عَنْ يَمِينِهِ وَلَا عَنْ يَسَارِهِ فَنَكُونُ عَنْ يَمِينِهِ
عَنْ يَمِينِهِ وَلَا عَنْ يَسَارِهِ فَنَكُونُ عَنْ يَمِينِهِ
وَلَيْضَعُهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ أُذِلَّ
فِيهِمَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مَعَهُ)

فصل سوم

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو چٹائی پر نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ چٹائی پر سجدہ کرتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضور کو ایک کپڑے میں بچا کے جسم پر لپیٹا ہوا تھا، نماز پڑھتے دیکھا۔ (مسلم)

۱۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى حَصِيدٍ تَجَعَّدَ
عَلَيْهِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ننگے پاؤں اور جوتے پہنے دونوں حالتوں میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
۱۶ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
حَافِيًا وَمُتَوَشِّحًا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت محمد بن المنکدر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت جابر نے ہمارے ساتھ ازار (تہبند) میں نماز پڑھی جس کو انھوں نے تیری کی طرف باندھ رکھا تھا اور ان کے کپڑے سر پہا پر رکھے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے ان سے کہا تم صرف تہبند میں نماز پڑھتے ہو۔ جابر نے کہا۔ یہ میں نے اس لئے کیا ہے کہ کچھ جیسے احسن کو دکھا دوں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانے میں کسی شخص کے پاس دو کپڑے تھے؟ (بخاری)

۱۴ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السُّنْدَرِ قَالَ صَلَّى بِنَا جَابِرٍ
فِي إِزَارٍ قَدْ عَقَدَ مِنْ قَبْلِ قَفَاةٍ وَثِيَابَهُ
مَوْضُوعَةً عَلَى الْمِثْجَبِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ يُصَلِّي فِي
إِزَارٍ وَاحِدٍ فَقَالَ إِنَّمَا صَنَعْتُ ذَلِكَ لِأَيِّ
أَحْسَنٍ مِنْكَ وَأَيُّنَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلَيْهِ عَهْدُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابی بن کعب کہتے ہیں کہ صرف ایک کپڑے میں نماز پڑھنا سنت ہے۔ جس کو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے اس پر ہم کو کوئی عیب نہیں لگایا جاتا تھا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ اس وقت ہوتا تھا کہ جب کپڑے بہت کم ہوتے تھے۔ لیکن جب خداوند تعالیٰ نے وسعت بخشی تو دو کپڑوں میں نماز بہتر مانی گئی۔

۱۵ وَعَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ قَالَ انْصَلَوْتُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ
سَنَةً كُنَّا نَفْعَلُهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِنَّمَا كَانَ
ذَلِكَ إِذَا كَانَ فِي الثَّيَابِ قِلَّةٌ فَأَمَّا إِذَا دَسَعَ
اللَّهُ فَانْصَلَوْتُ فِي الثَّوْبَيْنِ أَرْكَى -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

بَابُ السُّتْرَةِ فَصْلُ أَوَّلُ سِتْرَةِ كَابِيحَانُ

سترہ کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، امیر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دن کے اول حصہ میں عید گاہ تشریف لے جاتے۔ آپ کے سامنے ایک نیزہ بردار ہوتا اور جب

۱۶ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْبُدُ إِلَى الْمُصَلَّى وَالْعِزَّةِ

اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِمْ قَالَ ارْبَعِينَ يَوْمًا اَوْ
شَهْرًا اَوْ سَنَةً
گزرنا بہتر خیال کرے۔ ابو نصر راوی کا بیان کہ چالیس یا چالیس سال۔ (بخاری و مسلم)

سترہ اور نمازی کے درمیان سے گزرنے والے کو زبردستی روکنے کا حکم

۲۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدًا كُفَّ
شَيْءٌ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ
أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيَقَاتِلْهُ
فَإِنَّهَا هُوَ شَيْطَانٌ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَ
لِمسلم مَعْنَاهُ
حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کو سامنے کھڑا کرے (یعنی سترہ کھڑا کرے)
نماز پڑھے اور اس سے اس کا منشا یہ ہو کہ سترہ اس کے اور گزرنے
والے کے درمیان ہے۔ پھر اسی حالت میں جو شخص کہ سترہ کی پروا نہ
کرے اور نمازی کے سامنے گزرنا چاہے تو نمازی کو چاہیے کہ وہ اس کو روکے
اور وہ نہ روکے یا نہ مانے تو اس سے لڑے اس لئے کہ وہ ایسی صورت میں شیطان
ہے۔ (بخاری و مسلم)

سترہ نماز کی محافظت کرتا ہے۔

۲۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَطُّعُ الصَّلَاةِ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ
وَيَقِي ذَلِكَ مِثْلُ مُوْخِرَةِ الرَّحْلِ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ توڑتا
ہے (یعنی باطل کرتا ہے) نماز کو گزرنا نمازی کے سامنے سے عورت، گدھ اور
کتے کا اور اس کو کھڑی کا کھڑا کرنا یہ دیکھتا ہے مانند کھڑی کجاوہ کے۔ (مسلم)

نمازی کے آگے عورت کے آجانے سے نماز باطل نہیں ہوتی

۲۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ
كَأَعْيُنِ الْجَنَازَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے
تھے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان اس طرح لٹی رہتی تھی جس طرح کہ
جنازہ رکھا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

نمازی کے آگے سے گدھی وغیرہ کا گزرنا نماز کو باطل نہیں کرتا

۲۴ وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ أَصَلْتُ رَاكِبًا عَلَى آتَانٍ ذَا
بَقَرَيْنِ قَدْ نَاهَرَتْ الْإِخْلَامَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّي بَالَنَاسِ يَمْنَى إِلَى غَيْرِ جِدَارِ فَرَسَتِ بَيْنَ يَدَيِ
بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَأَرْسَلْتُ الْآتَانَ دَخَلَ فِي الصَّفِّ
فَلَمْ يَنْكُرْ ذَلِكَ عَلَى أَحَدٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں ایک روز گدھی پر سوار ہو کر آیا ان ایام
میں میں بالغ ہونے کے قریب تھا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور آپ کے سامنے سترہ نہ تھا میں نماز کو
کی بعض صف کے سامنے سے گزرا اور گدھی سے اتر کر اس کو چرے چھوڑ دیا
اور پھر صف میں شامل ہو گیا اور کسی نے کچھ نہ کہا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

عصا کو سترہ کے طور پر کاٹنے کی بجائے سامنے رکھ لینے میں علماء کا اختلاف

۲۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدًا فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَإِنْ
لَمْ يَجِدْ فَلْيَنْسِبْ عَصَاهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ عَصَا
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں
سے کوئی نماز پڑھے تو وہ اپنے سامنے کوئی چیز رکھے اور کوئی چیز موجود نہ ہو تو اپنی
لاٹھی ہی کھڑی کر لے اور لاٹھی بھی موجود نہ ہو تو ایک خط کھینچ لے پھر کسی اس

فَلْيُحْطَ بِخَطَايَاكُمْ لَا يَغْفِرُ لَكُمْ مَا عَمَدْتُمْ بِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. (ابن ماجہ)
 (ابوداؤد - ابن ماجہ)

سترہ کو قریب کھڑا کرنا

۲۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدًا إِلَى سِتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت سہل بن ابی حنمہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے سترہ کی طرف نماز پڑھے تو وہ سترہ کو اپنے قریب رکھے تاکہ شیطان اس کی نماز کو نہ توڑے۔ (ابوداؤد)

سترہ پشانی کے عین سامنے نہ کھڑا کرنا چاہیے۔

۲۳ وَعَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدًا إِلَى سِتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت مقداد بن اسود کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی کسی لکڑی یا ستون یا درخت کی طرف نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر اس طرح کہ یہ چیز آپ کے داہنے یا بائیں بچوں کے سامنے ہوتی تھیں اور کبھی درمیان میں رکھنے کا آپ قصہ نہ فرماتے تھے۔ (ابوداؤد)

نمازی کے سامنے سے گئے اور گھبرائے بغیر کا گزرا نماز کو باطل نہیں کرتا

۲۴ وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسِتْرَةٍ لَنَا وَمَعَهُ عَبَّاسٌ فَصَلَّيْتُ فِي حِمَاةٍ بَيْنَ يَدَيْهِ سِتْرَةً وَحِمَاةٍ لَنَا وَكَلْبُهُ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِمَا بِلَا إِلَافٍ لَكَ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت فضل بن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کے ساتھ حضرت عباسؓ کو اپنے شریف لائے اور ہم اس وقت جنگل میں تھے آپ کے ساتھ حضرت عباسؓ بھی تھے۔ آپ نے جنگل میں نماز پڑھی۔ آپ کے سامنے سترہ نہ تھا اور ہمارا ایک گدھا اور ایک کتیا بھی وہ دونوں آپ کے سامنے کھیل رہے تھے۔ آپ نے اس کی پروا نہ کی۔ (ابوداؤد - ترمذی)

نمازی کے سامنے سے گزرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

۲۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدًا إِلَى سِتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو سعید کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی جو نمازی کے سامنے سے گزرے اور دور کر دو جب تک کہ جو کسی چیز کو گزرنے سے اس لئے کہ گزرنے والا شیطان ہے (ابوداؤد)

فصل سوم

۲۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَجُلٌ فِي قِبْلَتِهِ فَآذَانُ مَجْدَانَةٍ عَمَرَانِي فَخَبَضْتُ رِجْلِي وَإِذَا أَنَا بِمَنْطَلِهَا لَيْسَ فِيمَا بَيْنَ يَدَيْهِمَا سِتْرَةٌ وَلَا حِمَاةٌ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

ام ایمن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس طرح سوئی کہ میرے پاؤں آپ کے قبلہ کی جانب ہوتے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو آپ میرے پاؤں کو دبا دیتے اور میں پاؤں کو سمیٹ لیتی اور جب آپ سجدہ لے کر کھڑے ہو جاتے تو میں پھر پاؤں پھیلادی ہضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اس زمانے میں گھروں میں چراغ نہ جلتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

نمازی کے آگے سے گزرا جرم عظیم ہے

۲۷ وَعَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدًا إِلَى سِتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو حمزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے سامنے سے

گزرنا جب کہ وہ نماز پڑھ رہا ہو کس قدر گناہ رکھتا ہے تو وہ اپنا موہر کس تک کھڑا رہنا نمازی کے سامنے گزرنے سے زیادہ بہتر خیال کرے گا۔
(ابن ماجہ)

کعب احبار کہتے ہیں کہ نمازی کے سامنے گزرنے والا اگر یہ معلوم کر لے کہ اس کا گناہ کتنا ہے تو وہ اپنا زین میں دھنس جانا نمازی کے سامنے گزرنے سے زیادہ پسند کرے گا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس کو زین میں دھنسا یا جانا زیادہ آسان معلوم ہو۔ (مالک)

نمازی کے آگے سے گزرنی پر گزرنا چاہیے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص بغیر سترہ کے نماز پڑھے گا اس کی نماز اس کے سامنے گدھے، خنزیر، یہودی مجوسی اور عورت کے گزرنے سے بڑھ جائے گی اور اگر گزرنے والا ایک پتھر پھینکنے کی مسافت کے بقدر دور ہو تو کچھ حرج نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

يَدِّي أَخِيهِ مُعْتَرِضًا فِي الصَّلَاةِ كَانَ لَا تَقِيمُ وَائْتَهُ نَاعِمٌ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الْخَطْوَةِ الَّتِي خَطَا.

رَدَّاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۴۲۲ وَعَنْ نَعْبِ الْأَحْبَارِ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارِبِينَ يَدِّي الْمُصَلِّي مَا ذَا عَلَيْهِ لَكَ أَنْ يَخْشَفَ بِهِ خَبِيرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ آهَوْنَ عَلَيْهِ.

رَدَّاهُ مَا لِكُ

۴۲۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَلَئَ أَحَدُكُمْ إِلَى عَبْدِ الشُّرَّةِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْخِمَارُ وَالْخِنْثَرُ وَالْيَهُودِيُّ وَالْمَجُوسِيُّ وَالْمَرْأَةُ وَتَجَرَّى عَنْهُ إِذَا مَرَّ وَابْنُ يَدَيْهِ عَلَى قَدْ فَهِ يَمْحِي - (رَدَّاهُ ابْنُ دَاوُدَ)

بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ فَضْلُ أَوَّلُ

نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک گوشہ میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور نماز پڑھی پھر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا۔ حضورؐ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا جا اور پھر نماز پڑھ اس لئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ شخص واپس گیا اور پھر نماز پڑھی اور اس کے بعد حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا۔ آپؐ نے سلام کا جواب دیکر فرمایا جا اور پھر نماز پڑھ اس لئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ اسی طرح تین مرتبہ ہوا۔ تیسری مرتبہ اس کے بعد اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو بتلائے دیں کس طرح نماز پڑھوں؟ آپؐ نے فرمایا کہ جب تو نماز کے لئے تیار ہو تو اچھی طرح وضو کر پھر قبلہ رخ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہہ پھر قرآن میں سے جس قدر یاد ہو پڑھ پھر رکوع کر طمانیت کے ساتھ پھر سر اٹھا یہاں تک کہ سیدھا ہو جائے پھر سجدہ کر طمانیت کے ساتھ پھر سر اٹھا اور سیدھا کھڑا ہو جا۔ اور اسی طرح نماز کو پورا کر۔

(بخاری و مسلم)

۴۲۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ قَوْمٌ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ قَوْمٌ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ أَوْفَى النَّبِيِّ بَعْدَ هَاجِسَتِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِذَا أَمَمْتُ إِلَى الْقِبْلَةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَلِّمْهُمْ أَقْدَامًا بِمَا تَسْتَرْمَعُكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْجِعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَأْسًا ثُمَّ ارْجِعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ ثَانِيًا ثُمَّ امْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ ثَالِثًا ثُمَّ ارْجِعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ جَالِسًا وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ ارْجِعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ ثَانِيًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو شروع کرتے کبیرے اور قرأت کو شروع کرتے الحمد سے اور جب رکوع کرتے تو سر کو اوجھٹا رکھتے اور نہ پست بلکہ درمیانی حالت میں رکھتے اور جب رکوع سے سر کو اٹھاتے تو اس وقت تک سجدہ میں نہ جاتے جب تک ٹھیک نہ بیٹھ جاتے اور ہر دو رکعتوں میں التحیات پڑھتے اور بیٹھنے کی حالت میں اپنے اٹے پاؤں کو بچھا لیتے اور سیدھے پاؤں کو کھڑا رکھتے۔ اور منع فرماتے آپ دونوں پاؤں پر بیٹھنے جس کو عقبہ شیطان کہتے ہیں اور دونوں ہاتھوں کو سجدہ میں اس طرح زمین پر پھیلائے سے بھی منع فرماتے جس طرح درندے بچھا لیتے ہیں اور آپ نماز کو سلام پر ختم فرماتے۔

۳۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفِيحُ الْقَبْلَةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ كَرَّمَ رَأْسَهُ وَكَرَّمَ رِجْلَيْهِ وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجْدِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّاتِ وَكَانَ يَقْرَأُ رَجُلَهُ الْبُشْرَى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهَى أَنْ يَقْرَأَ الرَّجُلُ ذِي رَأْسِهِ أَفِيدَ اشَّ السَّبَّحَ وَكَانَ يَخْتِمُ الْقَبْلَةَ بِالتَّسْلِيمِ - (رواه مسلم)

تکبیر تحریر کے وقت ہاتھوں کو کہاں تک اٹھایا جائے۔

حضرت ابو حمزہ ساعدی کہتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جماعت سے میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق نماز کو خوب جانتا ہوں۔ میں نے حضور کو دیکھا ہے کہ جس وقت آپ تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو اپنے دونوں زانوؤں کو مضبوط پکڑتے پھر اپنی پشت کو جھکاتے اور جب رکوع سے سر کو اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے کہ کمر کی ہڈیوں کے جوڑ اپنی جگہ پر آ جاتے، پھر جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو زمین پر اس طرح رکھتے کہ کہنیوں کو نہ بچھاتے اور نہ پہلو کی جانب سمیٹتے اور پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رکھتے۔ پھر جب دو رکعتوں پر بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھتے اور سیدھے پاؤں کو کھڑا رکھتے اور کونٹے پر بیٹھتے۔ (بخاری)

۳۶ وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ فِي تَفْصِيلِ مَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَوْهُ إِذَا كَبَّرَ وَجَعَلَ يَدَيْهِ حَذَا عَمَلِ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا سَبَّحَ أَمَّا يَدَايِهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَمَزَ ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ دَعَلَ فَقَامَ يَمَانَهُ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُقَرَّبَيْنِ وَلَا قَابِضَتَيْنِ وَاسْتَقْبَلَ بِالْأُذُنِ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ الْقَبِيلَةَ فَإِذَا اجْلَسَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ اجْلَسَ عَلَى رِجْلَيْهِ الْبُشْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى فَإِذَا اجْلَسَ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَامَ رَجُلَهُ الْبُشْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَيْهِ - (رواه البخاری)

رفع یدین

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے اور رکوع سے سر کو اٹھاتے تب بھی اسی طرح دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اٹھاتے اور رکوع سے سر کو اٹھاتے ہوئے کہتے سبحان اللہ لیمن حمداً ربنا لک الحمد۔ اور سجدوں میں ایسا نہیں کرتے تھے۔

۳۷ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذَا عَمَلِ مَنْكِبَيْهِ إِذَا فَتَحَ الْقَبْلَةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ وَقَالَ سَمِعْتُ اللَّهَ لِمَنْ حَمَدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجْدِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(بخاری و مسلم)

نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن عمر جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر تکبیر کہتے، اور جب رکوع کرتے تب بھی دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور

۳۸ وَعَنْ نَافِعِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الْقَبْلَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ -

جب سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ كَبِهَتْ، تب بھی ہاتھ اٹھاتے اور جب دونوں رکنیں پوری کر کے اٹھتے، تب بھی ہاتھ اٹھاتے۔ اس روایت کو حضرت ابن عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا ہے۔ (بخاری)

إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

رفع یدین کے مسئلہ میں حنفیہ کی استدلال احادیث و آثار

حضرت مالک بن حویرث کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور اسی طرح ہاتھ اٹھاتے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ہاتھوں کو کانوں کے اوپر تک بلند کرتے۔ (بخاری و مسلم)

۴۹۹ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُجَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ فِي رَدَائِهِ حَتَّى يُجَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جلسہ استراحت کا مسئلہ

حضرت مالک بن حویرث کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے آپ جس وقت طاق رکعت (پہلی یا تیسری) کے سجدے سے سر اٹھاتے تو کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھتے تھے اور پھر اٹھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۵۰۰ وَعَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَإِذَا كَانَ فِي وَتْرٍ مِمَّنْ صَلَّوْهُ لَمْ يَبْهَثْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ کہاں اور کس طرح رکھنے چاہئیں

حضرت دائل بن مجر کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے دیکھا ہے پھر اپنے اپنے ہاتھ کو کپڑے میں ڈھانک لیا اور سیدھے ہاتھ کو اٹھے ہاتھ پر رکھا پھر جب رکوع کا ارادہ کیا تو پھر کپڑے سے ہاتھ نکال کر ان کو اٹھایا اور تکبیر کی اور رکوع کیا۔ پھر جب سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا تو ہاتھوں کو اٹھایا اور جب سجدہ کیا تو دونوں ہتھیلیوں کے درمیان کیا۔

۵۰۱ وَعَنْ دَائِلِ بْنِ مَجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ ثُمَّ التَّحَفَ بِثَوْبِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَكَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ بَيْنَ كَفَيْهِ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سہل بن سعد کہتے ہیں کہ لوگوں کو علم دیا جاتا تھا کہ نماز میں مرد دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھیں۔ (بخاری)

۵۰۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُدْمِرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو کر تکبیر کہتے یعنی اللہ اکبر پھر رکوع میں جاتے ہوتے تکبیر کہتے۔ پھر رکوع سے پشت کو اٹھاتے ہوئے سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے۔ پھر جب اچھی طرح کھڑے ہو جاتے تو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے پھر سجدہ میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہتے۔ پھر سجدے سے سر کو اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہتے۔ پھر سجدے سے سر کو اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہتے۔ اور اسی طرح ساری نماز

۵۰۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يَكْبِتُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ يَقُولُ وَحْدًا ثُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَكْبِتُ حِينَ يَهْوِي ثُمَّ يَكْبِتُ حِينَ يَدْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَكْبِتُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يَكْبِتُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَقَعْلُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا

وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثَّانِيَةِ بَعْدَ الْجُلُوسِ
مِنْ كَرْتِهِ يَهَاں تَك کہ نماز پوری کر لیتے۔ اور جب دُور کعت پڑھ کر
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے۔ (بخاری و مسلم)

فصل نماز کون سی ہے

۴۳۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طَوْلُ الْقُنُوتِ۔
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین
نماز وہ ہے جس میں طویل قیام ہو۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ) (مسلم)

فصل دوم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ

۴۳۵ عَنْ أَنَسٍ مَوْلَى السَّاعِدِيِّ قَالَ فِي عَشْرَةٍ مِّنْ
أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا أَفَاعِدُونِي قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ
رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكَبَيْهِ ثُمَّ يَكْبِرُ ثُمَّ
يَقْرَأُ ثُمَّ يَكْبِرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ
بِهِمَا مَنْكَبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَأْسَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ
ثُمَّ يَقْعُدُ فَلَا يُصْبِي رَأْسَهُ وَلَا يُقْنِعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ
فَيَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى
يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكَبَيْهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ
يَهْوِي إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا فَيُحَاذِي يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ
وَيَقْعُدُ أَصْبَاحَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَنْشِي رِجْلَهُ
الْبُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ
عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُولُ
اللَّهُ أَكْبَرُ يَرْفَعُ وَيَنْشِي رِجْلَهُ الْبُسْرَى فَيَقْعُدُ
عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ
ثُمَّ يَنْهَضُ ثُمَّ يَضَعُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ
ذَلِكَ ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ تَدْفِعَ يَدَيْهِ
حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكَبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ اخْتِيارِ
الصَّلَاةِ ثُمَّ يَضَعُ ذَاكَ فِي بَقِيَّةِ صَلَاتِهِ حَتَّى إِذَا
كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِي فِيهَا السَّلَامُ آخِرَ رِجْلَهُ
الْبُسْرَى وَقَعْدًا مُتَوَرِّكًا عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ ثُمَّ

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
دس صحابیوں کی جماعت سے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز
کے متعلق تم سے زیادہ واقف ہوں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اچھا بیان کرو۔
انہوں نے کہا جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو کھڑے ہوتے تو دونوں
ہاتھوں کو شانوں تک اٹھاتے پھر رکوع میں جاتے اور اپنی دونوں
ہتھیلیاں اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور کمر کو سیدھی رکھتے، نہ دوسرے کو
اوپر نکالتے اور نہ جھکاتے۔ پھر سر کو اٹھاتے اور سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ
کہتے۔ پھر دونوں ہاتھوں کو شانوں تک اٹھاتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے
پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے زمین کی طرف جھکتے اور سجدہ کرتے اس طرح
کہ دونوں ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے علیحدہ رکھتے اور پاؤں کی انگلیوں
کو موڑ کر ان کا رخ قبلہ کی طرف کرتے۔ پھر سجدے سے سر اٹھاتے اور
بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے۔ پھر کھڑے ہوتے اور دوسری
رکعت بھی اسی طرح پڑھتے۔ پھر دُور کعتیں پوری کر کے اُٹھتے تو اللہ اکبر کہتے
اور دونوں ہاتھوں کو شانوں تک لے جاتے، یعنی جس طرح نماز کے شروع
میں اللہ اکبر کہہ کر کیا تھا۔ پھر اسی طرح سے باقی نماز میں کرتے، یہاں
تک کہ جب وہ سجدہ کرتے جس کے بعد سلام پھیرا جاتا ہے تو سجدے سے
اُٹھ کر بایاں پاؤں باہر نکالتے اور بائیں جانب کے کولے پر بیٹھ جاتے اور
پھر سلام پھیرتے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ سن کر فرمایا، تم نے ٹھیک بیان کیا،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔

راہوداؤد۔ دارمی۔ اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اس کے معنی
حدیث بیان کی ہے۔ اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح
ہے اور ابوداؤد کی ایک حدیث میں جو ابو حمید سے منقول ہے یہ الفاظ

سَلَّمَ قَالُوا صَدَقْتَ هَكَذَا كَأَنَّهُ بَعَثَ.

رَدَاكَ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَسَمَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ مَعْنَاهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي حُسَيْدٍ ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَائِمٌ عَلَيْهِمَا وَوَضَعَ يَدَيْهِ فَنَحَاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ وَقَالَ ثُمَّ سَجَدَ فَا مَكَنَ أُنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ الْأَرْضَ وَنَحَى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذَى مِنْكَ بَيْنَهُ وَفَرَجَ بَيْنَ فَخْذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهُ عَلَى شَيْءٍ مِنْ فُخْدَيْهِ حَتَّى تَرَى ثُمَّ جَلَسَ فَأَنْدَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَأَقْبَلَ بِهَيْمَةِ الْيُمْنَى عَلَى قِبْلَتِهِ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ الْيُمْنَى وَكَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِأَمْبِغِهِ بَعْنَى السَّيَابَةِ وَفِي الْخُرَاصِ لَهُ إِذَا قَعَدَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ قَعَدًا عَلَى بَطْنِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى إِذَا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ أَفْطَى يَدْرِكُهُ الْيُسْرَى إِلَى الْإِدْنِ وَآخَرُهَا قَدَمَيْهِ مِنْ تَاجِيَةٍ وَاجِدَةٍ

تکبیر تحریمہ اور ہاتھ اٹھانے کا طریقہ

حضرت دائل بن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جس وقت آپ نماز کو کھڑے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں نشانوں تک اٹھایا اور ہاتھ کے انگوٹھوں کو کانوں کے برابر رکھا۔ پھر اَذْنَهُ أَكْبَدُ کہا۔ (ابوداؤد) اور ابوداؤد کی دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ اپنے دونوں گونگوں کو کانوں کی تو تک اٹھایا۔

ہاتھ باندھنے کا طریقہ

حضرت قبیسہ بن ہلب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھاتے تو دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو بکڑتے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

تعدیل ارکان کی تعلیم

حضرت رفاعہ بن رافع کہتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور نماز پڑھی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا۔ آپ نے فرمایا تو اپنی نماز کو دوبارہ پڑھ، اس لئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو بتائیے

۲۷ وَعَنْ دَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى كَانَتْ بِحِمَالِ مَنْكَبَيْهِ وَحَازَى إِبْهَامَيْهِ أَذْنَيْهِ ثُمَّ كَبَدَ۔ رَدَاكَ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ يَرْفَعُ إِبْهَامَيْهِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ۔

۲۸ وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلَبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ مَنَافِيخًا خُذُّ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ۔ (رَدَاكَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ)

۲۹ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَطَفَّ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَدَّ صَلَوَاتَكَ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ عَلِمْتَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ

کس طرح نماز پڑھوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا جب تو قبلہ کی طرف متوجہ ہو تو اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہہ۔ پھر سورۃ فاتحہ پڑھ اور جو کچھ اللہ نے پاباکہ تو پڑھے، یعنی سورۃ فاتحہ کے علاوہ قرآن میں سے کچھ اور پڑھ۔ پھر جب تو رکوع کرے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے زانوں پر رکھ اور قائم رہ رکوع میں اور پشت کو ہموار رکھ۔ پھر جس وقت تو سر اٹھائے تو اپنی پشت کو سیدھا رکھ اور سر کو اٹھا۔ یعنی سیدھا کھڑا ہو جا کہ کمر کی ہڈیاں اپنی جگہ پر آجائیں پھر جب سجدہ کرے تو اطمینان سے سجدہ کر۔ پھر جب سجدے سے سر اٹھائے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ کر پھر اسی طرح ہر ایک رکوع اور سجدہ میں کر یہاں تک کہ ہر ایک رکن کو اطمینان سے ادا کر۔ یہ الفاظ مصابیح کے ہیں اور ابوداؤد نے کچھ فرق سے اس کو روایت کیا ہے۔ اور ترمذی و نسائی نے اس کے ہم معنی روایت کی ہے۔ اور ترمذی کی ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ جب تو نماز کو کھڑا ہو تو اس طرح وضو کر جیسا کہ خدا تعالیٰ تجھ کو سکھ دیا ہے۔ پھر کلمہ شہادت پڑھ (یعنی وضو کے بعد۔ یا کلمہ شہادت سے مراد اذان ہے) پھر کبیر یا نماز کو کھڑا ہو اور قرآن میں سے جو کچھ تجھ کو یاد ہو اس کو پڑھ۔ اور کچھ یاد نہ ہو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ اور پھر رکوع کر۔

نماز کے بعد دعائیں مانگنی چاہیے۔

حضرت فضل بن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز دو دو رکعت ہو اور ہر دو رکعت میں التحیات ہے اور (نماز میں) خشوع اور عاجزی ہے اور ظہار غریبی ہے۔ پھر اٹھا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو۔ راوی کا بیان ہے کہ ہاتھ اٹھانے کا یہ مطلب ہے کہ بلند کر تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے رب کی طرف اس طرح کہ دونوں ہتھیلیاں منہ کی جانب ہوں اور یہ کہہ یارب یارب! اور جس نے ایسا نہیں کیا (یعنی دعائیں کی یا نماز اس طریقہ پر نہیں پڑھی) اس کی نماز

أَصْلِي قَالَ إِذَا تَوَجَّهْتَ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِأَمْرِ الْقُرْآنِ وَمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَقْرَأَ فَإِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَأْسَكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ وَمَكِّنْ رُكُوعَكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ فَإِذَا رَفَعْتَ فَأَقِمْ صُحُوبَكَ وَارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَرُجِعَ الْعِظَامُ إِلَى مَفَاصِلِهَا فَإِذَا اسْتَجِدْتَ فَمَكِّنْ لِلشُّجُودِ فَإِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ عَلَى فُجْدِكَ الْيُسْرَى ثُمَّ امْنَعْ ذَلِكَ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ وَتَسْجُدَةٍ حَتَّى تَطْمِئِنَّ هَذِهِ الْفُطُ الْمَصَابِيحُ وَدَوَاكِرُ أَبْجَدِ أَدْوَمَعَ تَغْيِيرٍ تَبْيِيرٍ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الْقِبْلَةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا أَمَرَكَ اللَّهُ بِهِ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَأَقِمْ فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَاقْرَأْ وَإِلَّا فَاحْمِدِ اللَّهَ فَكَبِّرْ وَهَلِّلِ اللَّهَ ثُمَّ ارْكَعْ۔

۴۹۱۶ وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ مَثْنَى تَشَهُدُ فِي كُلِّ رُكْعَتَيْنِ وَتَخْشَعُ وَتَضَرُّعُ وَتَمَسْكُنُ ثُمَّ تَقْنَعُ يَدَيْكَ يَقُولُ تَرَفَعُهُمَا إِلَى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا يَبْطُؤُ بِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُولُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهُوَ كَذَّاءٌ كَذَّاءٌ وَفِي رِوَايَةٍ فَهُوَ خِذَابٌ۔

۴۹۱۶ وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ مَثْنَى تَشَهُدُ فِي كُلِّ رُكْعَتَيْنِ وَتَخْشَعُ وَتَضَرُّعُ وَتَمَسْكُنُ ثُمَّ تَقْنَعُ يَدَيْكَ يَقُولُ تَرَفَعُهُمَا إِلَى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا يَبْطُؤُ بِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُولُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهُوَ كَذَّاءٌ كَذَّاءٌ وَفِي رِوَايَةٍ فَهُوَ خِذَابٌ۔

ایسی اور ایسی ہے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ نماز نہیں ہے۔ (ترمذی)

فضل سوم

امام تکبیرات باواز بلند کہے

سعید بن حارث بن المعطل کہتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے ہم کو نماز پڑھائی اور جس وقت کہ سجدہ سے سر اٹھایا اور جس وقت کہ سجدہ کیا اور جس وقت کہ دو رکعت پڑھ کر اٹھے، آپ نے بلند آواز سے ”اللہ اکبر“ کہا۔ اور اس کے بعد کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس طرح کرتے دیکھا ہے۔ (بخاری)

۵۰۱۶ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَطَّلِ قَالَ قَالَ لَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ الْخُدْرِيِّ تَجْهَرُ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَحِينَ تَسْجُدُ وَحِينَ رَفَعَ مِنَ التَّرْكَعَتَيْنِ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (دَوَاةُ الْبُخَارِيِّ)

۵۱۸ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرًا فَقُلْتُ لَا بَيْنَ عَبَّاسٍ إِنَّهُ أَحَقُّ فَقَالَ تَكَلَّفْ أُمَّكَ سَنَةً أَبِي الْهَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۱۹ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مُرْسَلًا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِتُ فِي الصَّلَاةِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمْ يَزَلْ تِلْكَ صَلَاتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَفِيَ اللَّهُ.

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

عمر کہہ رہے ہیں کہ میں نے مکہ میں ایک شیخ (یعنی ابوہریرہؓ) کے پیچھے نماز پڑھی۔ انھوں نے نماز میں بائیس تکبیریں کہیں۔ میں نے ابن عباسؓ سے کہا یہ شخص احمق ہے جو اتنی تکبیر کہتا ہے؟ ابن عباسؓ نے کہا تیری ماں تجھ کو گم کرے، یہ طریقہ حضرت ابو القاسم علیؓ نے ہی استعمال کیا ہے۔ (بخاری)

علی بن حسینؓ مرسلاً روایت کرتے ہیں رسول اللہؐ نے نماز میں کبیر کہتے جب کہ آپ جھکتے اور اٹھتے اور آپ ہمیشہ اسی طرح نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ نے خداوند تعالیٰ سے ملاقات کی (یعنی وفات پائی۔ مالک)

رفع یدین صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہے

علفہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ نے ہم سے کہا کہ کیا میں تم کو رسول اللہؐ کے نماز کی سی نماز نہ پڑھاؤں؟ چنانچہ آپ نے نماز پڑھائی اور صرف ایک مرتبہ ہاتھ اٹھائے تکبیر تحریمہ کے ساتھ۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی) ابوداؤد نے کہا یہ حدیث اس معنی میں درست نہیں ہے۔

۵۲۰ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّاهُ وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً مَعَ تَكْبِيرٍ إِلَّا فِتْنًا جَدًّا - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدُ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ ابُودَاوُدُ لَيْسَ هُوَ بِحَدِيثٍ عَلَى هَذَا الْمَعْنَى.

۵۲۱ وَعَنْ أَبِي مُحمَّدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ أَلْفَلَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ.

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو حمید ساعدیؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ہم سے کہا کہ نماز کو کھڑے ہوتے تو قبلہ کی جانب متوجہ ہوتے۔ دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور اللہ اکبر کہتے۔ (ابن ماجہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے پیچھے کی چیزوں کو معجزہ کے طور پر دیکھنا

حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ہم کو ظہر کی نماز پڑھائی۔ آخری صف میں ایک شخص تھا جو بری طرح نماز پڑھتا تھا۔ جب رسول اللہؐ نے سلام پھیرا تو آپ نے اس کو مخاطب کر کے فرمایا: اے فلاں! کیا تو خدا سے نہیں ڈرتا، تو نہیں دیکھتا کہ کس طرح نماز پڑھ رہا ہے۔ شاید تم لوگ یہ خیال کرتے ہو کہ تم جو کچھ کرتے ہو وہ مجھ سے مخفی رہتا ہے۔ خدا کی قسم ہے جس طرح آگ سے دیکھتا ہوں اسی طرح پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

۵۵۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَفِي مَوْخِرِ الْمُتَقَوِّينَ رَجُلٌ فَأَسَاءَ الصَّلَاةَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ أَلَا تَتَّقِي اللَّهَ الْآتِرِي كَيْفَ تُصَلِّي إِنَّكُمْ تَرَوْنَ أَنَّهُ يُخْفِي عَلَيَّ شَيْئًا مِمَّا تَصْنَعُونَ وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَرَى مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

(احمد)

بَابُ مَا يُقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ

تکبیر تحریمہ کے بعد جو چیز پڑھی جائے اس کا بیان

فصل اول

تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان کامل طور پر خاموش رہتے۔ میں نے ایک دن عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان خاموش رہ کر کیا پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں یہ پڑھتا ہوں: "اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَفِّسْنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَفَّيْتَ النَّوْبَ إِلَّا بَيْضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالتَّلْجِ وَالبَدْوِ"

یعنی، اے اللہ! دُور رکھ مجھ کو میرے گناہوں سے جس طرح دور رکھا تو نے مشرق کو مغرب سے۔ اے اللہ! مجھ کو گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح پاک کیا جاتا ہے پڑے سے تیل کو، اے اللہ! دھو ڈال میرے گناہوں کو پانی برف اور اولوں سے۔ (بخاری و مسلم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ اسْكَاثَةً فَقُلْتُ يَا أَيْدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْكَاثُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَفِّسْنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَفَّيْتَ النَّوْبَ إِلَّا بَيْضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالتَّلْجِ وَالبَدْوِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جس طرح پاک کیا جاتا ہے پڑے سے تیل کو، اے اللہ! دھو ڈال میرے گناہوں کو پانی برف اور اولوں سے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس کس موقع پر کون کون سی دعا پڑھتے تھے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو کھڑے ہوتے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب آپ نماز کو شروع فرماتے تو اللہ اللہ کہتے اور بھرہ پڑھتے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَدَفْتُ بِذُنُوبِي فَاعْفُرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي إِلَى حَسَنِ الْخَلْقِ لَا يَهْدِي إِلَّا حَسَنُهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبِّكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فِي رِوَايَةٍ كَانَ إِذَا أَقَامَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ، وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَدَفْتُ بِذُنُوبِي فَاعْفُرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي إِلَى حَسَنِ الْخَلْقِ لَا يَهْدِي إِلَّا حَسَنُهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبِّكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ

أَنْتَ دَا صِرْتُ عَتِي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَتَبِيكَ وَ
سَعْدَا بِكَ وَ الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ
إِلَّا بِكَ أَنْبَا بِكَ وَ إِلَيْكَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُ
وَ أَنْتَ إِلَيْكَ وَ إِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ
رَكَعْتُ وَ بِكَ أَمَنْتُ وَ لَكَ اسَلَّمْتُ خَشَعَ لَكَ
سَمْعِي وَ بَصَرِي وَ مَعِي وَ عَظْمِي وَ عَصَبِي فَإِذَا
رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلَأَ
السَّمَوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا وَ مِلَأَ مَا شِئْتَ
مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَ إِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ
سَجَدْتُ وَ بِكَ أَمَنْتُ وَ لَكَ اسَلَّمْتُ سَعَدَ وَ جُهِى
لِلَّذِي خَلَقَهُ وَ صَوَّرَهُ وَ شَقَّ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ
تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ يَكُونُ مِنْ
آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ الشَّهَادَةِ وَ التَّسْلِيمِ اللَّهُمَّ
اعْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَ مَا أَخَّرْتُ وَ مَا اسْتُرْتُ
وَ مَا أَعْلَنْتُ وَ مَا اسْرَفْتُ وَ مَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ
مِنْنِي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ أَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ
إِلَّا أَنْتَ -

رداءہٴ مسلمہ و فی روایۃ للشافعی
وَ الشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ وَ الْمَهْدَى مِنْ هَدَايَتِ
أَنْبَا بِكَ وَ إِلَيْكَ لَا مَنَجًا مِنْكَ وَ لَا مَلْجَا
إِلَّا إِلَيْكَ تَبَارَكَ -

فِي يَدَيْكَ وَ الشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنْبَا بِكَ وَ إِلَيْكَ تَبَارَكَ
وَ تَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُ لَكَ وَ أَنْتَ إِلَيْكَ - یعنی متوجہ ہوا میں
اس ذات کی طرف جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو متوجہ ہونے والا
حق کی طرف اور ہزار ہونے والا باطل سے۔ اور میں ان لوگوں میں
سے نہیں ہوں جو شرک کرتے ہیں۔ میری نماز، میری عبادت، میری
زندگی میری موت، سب خدا کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار
ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں اور اسی کا مجھ کو حکم دیا گیا ہے، اور
میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے نہیں تیرے
سوا کوئی معبود تو ہی میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنے
نفس پر ظلم کیا ہے اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے لئے
گناہوں کو بخش دے سارے گناہوں کو اس لئے کہ تیرے سوا گناہوں کو
بخشنے والا کوئی نہیں اور بہترین اخلاق کی طرف میری رہنمائی کر کیونکہ
اس جانب تو ہی میری رہنمائی کر سکتا ہے اور بدترین اخلاق سے
مجھ کو بچا۔ اور تو ہی مجھ کو بدترین اخلاق سے بچا سکتا ہے۔ حاضر
ہوں میں تیری خدمت میں اور آمادہ ہوں تیرا حکم بجالانے پر۔ تمام نیکیاں
اور بھلائیاں تیرے ہی ہاتھ میں ہیں اور کوئی بُرائی تیری جانب منسوب
نہیں کی جاسکتی۔ میں تجھ ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور تیری ہی قوت سے
قائم ہوں تو بابرکت ہے اور بلند و برتر ہے۔ مغفرت چاہتا ہوں تجھ سے،
اور توبہ کرنا ہوں تیری طرف۔ اور جب رکوع میں جاتے تو یہ کہتے: اللَّهُمَّ
لَكَ رَكَعْتُ وَ بِكَ أَمَنْتُ وَ لَكَ اسَلَّمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَ بَصَرِي
وَ مَعِي وَ عَظْمِي وَ عَصَبِي۔ یعنی اے اللہ! تیرے ہی لئے میں نے

رکوع کیا اور تجھ ہی پر میں ایمان لایا اور تیرے ہی لئے میں اسلام لایا اور تیرے ہی لئے میرے کان میری آنکھ میرا مغز میری ہڈی اور میرے
پٹھے تواضع کرتے ہیں۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے: اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلَأَ السَّمَوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا
وَ مِلَأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ۔ یعنی اے اللہ! ہمارے رب! صرف تیرے ہی لئے حمد ہے آسمانوں اور زمین کے مطابق اور جو کچھ ان
درمیان ہے اس کے برابر اور اس چیز کے برابر جو بعد کو تو پیدا کرے۔ اور جب سجدہ کرتے تو یہ کہتے: اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَ بِكَ أَمَنْتُ
وَ لَكَ اسَلَّمْتُ سَجَدَ وَ جُهِى لِلَّذِي خَلَقَهُ وَ صَوَّرَهُ وَ شَقَّ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۝ یعنی اے اللہ!
میں نے تیرے ہی لئے سجدہ کیا، میں تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تیری ہی خوشنودی کے لئے اسلام قبول کیا، سجدہ کیا میرے مُنہ نے اس ذات
کو جس نے اس کو پیدا کیا اس کو صورت دی اور کھولا آنکھوں اور کانوں کو، بہت بابرکت ہے اللہ اور بہترین خالق ہے۔ اور پھر التَّحَمُّاتِ اور
سلام کے درمیان یہ کہتے: اللَّهُمَّ اعْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَ مَا أَخَّرْتُ وَ مَا اسْرَفْتُ وَ مَا أَعْلَنْتُ وَ مَا اسْتُرْتُ وَ مَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْنِي
أَنْتَ الْمُقَدِّمُ أَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ۔ یعنی اے اللہ! بخش دے میرے ان گناہوں کو جو پہلے کئے ہیں میں نے اور جو پیچھے کئے ہیں
میں نے اور جو پوشیدہ کئے ہیں میں نے اور جو علانیہ کئے ہیں میں نے۔ اور بخش دے اس گناہ کو جو زبانی کی میں نے اعمال وغیرہ میں اور اس گناہ
کو جس کا علم مجھ سے زیادہ تجھ کو ہے۔ تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اپنے بندوں کو عزت میں اور تو ہی پیچھے ڈالنے والا ہی عزت و مرتبہ میں اور تیرے سوا کوئی

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور نماز کی صف میں شامل

(دَوَاۃ مُسْلِم) اور میں نے یہ کلمات کہے حضور نے فرمایا تحقیق میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا جو ان کلمات کو لے جانے میں جلدی کر رہے تھے کہ کون اُن میں سے ان کو پہلے لے جائے خدا تعالیٰ کے سامنے۔ (مسلم)

تکبیر تحریمہ کے بعد کی دعا

۶۰۔ وَعَنْ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مَبْلُوءًا قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا
اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ
بُكْرَةً وَأَمْسِيًا ثَلَاثًا - أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ

مِنْ تَفْعِهِ وَتَفْعِهِ وَهَمَزٌ ۛ

رَدَاةُ الْبُودَاوَدَ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَذَكَرَنِي أَخِيرَةً مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيمِ وَقَالَ عُمَرُ نَفَحَهُ الْكِبَرُ وَتَفَعَهُ الشَّعْرُ وَ
هَمَزَةُ الْمُؤَنَنَةِ ۛ

اللَّهُ بِكُذَّاءٍ صِيلًا - اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ تَفْعِهِ
وَتَفْعِهِ وَهَمَزٌ ۛ - یعنی اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ
بہت بڑا ہے۔ اور تعریف ہے اللہ کے لئے بہت، اور تعریف ہے اللہ
کے لئے بہت، اور تعریف ہے اللہ کے لئے بہت۔ اور پاکی بیان کرتا ہوں
میں اللہ کی صبح و شام، اور پاکی بیان کرتا ہوں میں اللہ کی صبح و شام، اور

پاکی بیان کرتا ہوں میں اللہ کی صبح و شام اور میں بناہ مانگتا ہوں خدا کے ذریعہ شیطان سے اس کے کبر سے اس کے شعروں اور وسوسوں سے۔
(اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے مگر ابن ماجہ نے وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا کے الفاظ روایت نہیں کئے اور اس کی جگہ شیطان الرجیم
کے الفاظ زیادہ روایت کئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اَوْ تَفَعَهُ سے شعر اور ہَمْزہ سے وسوسے مراد ہیں۔)

آنحضرت نماز میں دو جگہ خاموشی اختیار کرتے تھے

۴۱۱ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَنَتَيْنِ سَكَنَةً سَكَنَةً إِذَا كَبَّرَ
وَسَكَنَةً إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمُعْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَ
لَا الْقَبَائِلِ فَصَدَّقَهُ أَبِي بَنْ كَعْبٍ - (رَدَاةُ الْبُودَاوَدَ وَ
لَوْى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ)

حضرت سمرہ بن جندب کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ
علیہ وسلم سے دو سکوت یاد رکھے ہیں۔ ایک سکوت اس وقت کہ کبر پڑھتے
کے اور دوسرا اس وقت جب کہ آپ غَیْرِ الْمُعْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَ
الْقَبَائِلِ کہتے۔ ابی بن کعب نے اس کی تصدیق کی۔
(ابوداؤد - ترمذی - ابن ماجہ - دارمی)

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب دوسری
رکعت پڑھ کر اٹھتے تو شروع کرتے اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اور خاموشی
فرماتے۔ (مسلم)

اسے حمیدی نے افراد میں اور اسی طرح جامع نے صرف مسلم سے روا
کیا ہے۔

فصل سوئم

تبکیر تحریمہ کے بعد کی دعا

۴۱۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
مُسْتَفْتًى الْمَقْلُوبَةَ كَقَبْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَقْلُوبِي وَنُسُكِي وَ
مَحَايَ وَمَحَايَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ
أُمُوتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ اهْدِنِي لِحَسَنِ الْأَعْمَالِ وَ
لَا يَهْدِنِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَفِي سَبِيٍّ الْأَعْمَالِ وَ سَبِيٍّ
الْأَخْلَاقِ لَا يَبْقَى سَبِيَّتُهَا إِلَّا أَنْتَ - (رَدَاةُ النَّسَائِيِّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز شروع کرتے تو
اللہ اکبر کہتے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھتے اِنَّ مَقْلُوبِي وَنُسُكِي وَ
مَحَايَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمُوتُ وَأَنَا
أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ اهْدِنِي لِحَسَنِ الْأَعْمَالِ وَ أَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ
لَا يَهْدِنِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَفِي سَبِيٍّ الْأَعْمَالِ وَ سَبِيٍّ
الْأَخْلَاقِ لَا يَبْقَى سَبِيَّتُهَا إِلَّا أَنْتَ - یعنی میری نماز میری عبادت
میرا زندہ رہنا اور میرا مرنے کا ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے
کوئی اس کا شریک نہیں اور اسی کا جو کو سام دیا گیا ہے اور میں اول ہوں مسلمانوں

(رَدَاةُ النَّسَائِيِّ)

کا۔ لے اللہ! مجھ کو اچھے اعمال اور اچھے اخلاق کی ہدایت دے کیوں کہ تو ہی برے اعمال و اخلاق سے بچانے والا ہے۔ (نسائی)
۴۱۴ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو کہتے: اللہ اکبر وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ اس کے بعد حضرت جابر بن عبد اللہ کی مانند حدیث بیان کی لیکن محمد نے وَاَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ کی جگہ وَاَنَامِنَ الْمُسْلِمِينَ کہا۔ اس کے بعد کہا: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ یعنی اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے اور تیرے ہی لئے تعریف ہے اس کے بعد آپ قرأت پڑھتے۔ (نسائی)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي تَطَوَّعًا فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَتَحْتَهُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَ حَدِيثِ جَابِرٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَنَامِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ثُمَّ يَقْرَأُ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ

فصل اول نماز میں قرأت کا بیان

نماز میں سورۃ الفاتحہ پڑھنے کا بیان

حضرت عباد بن صامت کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز میں الحمد نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو الحمد اور الحمد کے بعد کچھ اور (قرآن میں سے) نہ پڑھے۔

۶۵ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمْرِ الْقُرْآنِ فَصَاعِدًا.

سورۃ الفاتحہ نہ پڑھنے سے نماز ناقص ادا ہوتی ہے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھے اور اس میں الحمد نہ پڑھے وہ نماز ناقص ہے (تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے) یعنی وہ نماز ناتمام ہے کامل نہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے کہا گیا کہ ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں (کیا ایسی حالت میں ہم بھی الحمد پڑھیں؟) انھوں نے جواب دیا اپنے دل میں یا آہستہ پڑھ کر تو ہی سُن کے اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تقسیم کیا ہے میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بند کے درمیان آدھوں آدھ۔ اور جو کچھ میرا بندہ مجھ سے مانگے وہ اس کے لئے ہے۔ پس جب بندہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ تو خداوند تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی۔ اور جب وہ کہتا ہے الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری ثنا کی۔ اور جب کہتا ہے مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ تو خداوند تعالیٰ کہتا ہے میرے بندے نے میری عظمت بیان کی۔ اور جب کہتا ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ آیت میرے اور بندے کے درمیان ہے اور جو میرے بندے نے مانگا ہے وہ اس کے لئے ہے۔ اور جب کہتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

۶۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمْرِ الْقُرْآنِ فَهُوَ جَاهِلٌ ثَلَاثًا غَيْرُ شَيْءٍ فَقِيلَ لَا يَا هُرَيْرَةُ إِنَّا نَكُونُ وَرَاءَهُ إِلَّا مَا قَالَ أَقْرَأْنَاهَا فِي نَفْسِكَ يَا نَبِيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَتَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نَصْفَيْنِ وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى حَمْدِي فِي عَبْدِي وَإِذَا قَالَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَشْنَى عَلَيَّ عَبْدِي وَإِذَا قَالَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ قَالَ مُحَمَّدٌ فِي عَبْدِي وَإِذَا قَالَ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ قَالَ هَذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ. قَالَ هَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي

مَا سَأَلَ: (دَوَا۟ا مُسْلِمٌ)

الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّالِّينَ۔ تو خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے کے لئے ہے اور جو میرا بندہ مانگے وہ اس کے لئے ہے۔ (مسلم)

بِسْمِ اللّٰهِ بِاَوَازِ بِلَدٍ پڑھنی چاہیے یا آہستہ

۶۷۷ وَعَنْ أَبِي أَنَسٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَقْتَرِحُونَ الْقِيلَوَةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ (دَوَا۟ا مُسْلِمٌ) کرتے تھے۔ (مسلم)

آمین کہنے کا حکم

۶۷۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آمَنَ الْإِمَامُ فَأَمِنُوا فَإِنَّهُ مَنْ دَافَقَ
تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْبِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور نے یہ فرمایا ہے کہ امام جب
غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو آمین کہو اس لئے کہ جس شخص کی آمین فرشتوں
کی آمین سے موافق ہو جائے گی اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے
جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)
اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور نے یہ فرمایا ہے کہ امام جب
غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو آمین کہو اس لئے کہ
جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہو جائے گی اس کے پچھلے
گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (بخاری) اور مسلم میں بھی اسی طرح
ہے۔ اور بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب قرأت پڑھنے
والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لئے کہ فرشتے بھی اس وقت آمین
کہتے ہیں۔ پس جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہو جائے گی اس کے
پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

مقدمہ کی نماز کا طریقہ

۶۷۹ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ
لْتَمَّ يَوْمَ مَوْتِكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرْتُمْ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ
غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ
يُجِبْكُمْ اللَّهُ فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ
الْإِمَامَ يَرْكَعُ بِتَلْكَمُ وَيَرْفَعُ بِتَلْكَمُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنِلْكَ بِتِلْكَ قَالَ فَلَمَّا قَالَ
سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ
يَسْمَعُ اللَّهُ لَكُمْ۔ (دَوَا۟ا مُسْلِمٌ)وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَفَتَادَةَ وَإِذَا قَرَأَ
فَأَقِيمُوا۔اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب امام قرأت کرے تو
تم خاموش رہو۔

نماز میں قسرات کا طریقہ

۴۶۰ وَعَنْ أَبِي قَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ أَلَا وَلَيْتَ بِأَمْرِ الْكِنَانِ سُوْرَتَيْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأَمْرِ الْكِنَانِ وَلَيْسَ مَعَنَا إِلَّا يَاحَيَّا نَادِيْطَوَّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهَكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهَكَذَا فِي الصُّبْحِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو قادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دو سوڑ میں پڑھتے تھے۔ یعنی ہر رکعت میں الحمد اور ایک سوڑ اور آخری دو رکعتوں میں صرف الحمد پڑھتے اور کبھی کوئی آیت بھی ہم کو سنا تے اور پہلی دو رکعتوں کو دوسری دو رکعتوں سے زیادہ طویل کرتے اور اسی طرح سے عصر اور صبح کی نماز میں کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

نماز میں آنحضرتؐ کے قیام کی مقدار

۴۶۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْذَرُ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ حَزْرًا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْ رَوَّاهُ الْمَرْثُيُّ السَّجْدَةَ وَفِي رَوَايَةٍ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْ رَوَّاهُ ثَلَاثِينَ آيَةً وَحَزْرًا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنْ قَدْرِ النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَحَزْرًا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ قِيَامِهِ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ظہر اور عصر کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے قیام کا اندازہ کرتے تھے چنانچہ ہم نے اندازہ کیا کہ آپ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں الحمد تنزیل السجدة پڑھنے کے بقدر قیام کرتے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ہر رکعت میں تیس آیتیں پڑھنے کے بقدر قیام کرتے اور اندازہ کیا ہم نے ظہر کی دو آخری رکعتوں میں اس سے نصف کا۔ اور اندازہ کیا ہم نے عصر کی پہلی دو رکعتوں میں کہ آپ ظہر کی آخری دو رکعتوں کے بقدر قیام فرماتے اور عصر کی آخری دو رکعتوں میں اس سے نصف قیام فرماتے۔ (مسلم)

ظہر کی نماز کی قرأت

۴۶۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَفِي رَوَايَةٍ بِسَمْعِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الْعَصْرِ حَوْذَ ذَلِكَ وَفِي الصُّبْحِ أَطْوَلَ مِنْ ذَلِكَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز میں دالیل اذا يغشى پڑھتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ سَمْعِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھتے تھے اور عصر میں بھی اسی کے مانند اور صبح کی نماز میں اس سے لمبی قرأت کرتے تھے۔ (مسلم)

مغرب کی نماز کی قسرات

۴۶۳ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز مغرب میں سورۃ طور پڑھتے سنا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فقہاء کرام کی جانب سے نمازوں میں تعین قرأت کی دلیل

۴۶۴ وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمَسَلَاتِ عُرْفًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام الفضل بنت حارثؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز مغرب میں وَالْمَسَلَاتِ عُرْفًا پڑھتے سنا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فرض نماز پڑھنے والے کو نفل نماز پڑھنے والے کی اقتداء جائز ہے یا نہیں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور پھر اپنی قوم کی امامت کرتے۔ ایک روز انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی اور پھر اپنی قوم کو جاکر نماز پڑھائی اور سورہ بقرہ شروع کر دی۔ ایک شخص جماعت میں سے سلام پھیر کر نکلا، تنہا نماز پڑھی اور چلا گیا لوگوں نے اس سے کہا کہ اے فلاں شخص کیا تو منافق ہو گیا؟ اس نے کہا نہیں، قسم خدا کی۔ اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور آپ کو واقعہ سے آگاہ کروں گا۔ چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم نماز پڑھنے والے ہیں دن کو کھیتوں میں پانی دینے کا کام کرتے ہیں۔ اور یقیناً معاہدے حضور کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی پھر اپنی قوم میں آیا اور نماز میں سورہ بقرہ شروع کر دی (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے معاذ رضی اللہ عنہ کیا تو لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والا ہو رہا ہے؟ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَصَلِّيَ لَيْلَهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ آتَى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ فَأَنشَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَاحْتَرَفَ رَجُلٌ نَسَلَهُمْ ثُمَّ صَلَّى وَحْدَهُ وَالصَّغَرُ فَقَالُوا لَهُ إِنَّا فَتَنُكَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللَّهِ وَلَا نَبِيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا خَيْرَ فِيهِ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاصِيحٍ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ دِرَاتٍ مُعَاذًا صَلَّيْنَا مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ آتَى قَوْمَهُ فَأَفْتَنَعَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُعَاذٍ وَقَالَ يَا مُعَاذُ أَفَتَأْتِيكَ أَفْرَافُ وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا وَالضُّحَى وَاللَّيْلُ إِذَا أَيْعَشَى وَتَسْبِيحُ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تو عشاء کی نماز میں دُعا پڑھا اور سورہ الفتح اور سورہ

نماز عشاء کی قرأت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء کی نماز میں وَاللَّيْلِ وَالزَّيْتُونِ پڑھتے سنا ہے اور میں نے آپ سے زیادہ خوش آواز نہیں سنا۔ (بخاری و مسلم)

۴۵۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ وَالزَّيْتُونِ وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نماز فجر کی قرأت

حضرت جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ فجر کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ق وَالْقُرْآنِ الْحَمِيدِ اور اسی کی مثل پڑھا کرتے تھے اور اس کے بعد کی نمازوں میں اس سے کم پڑھتے۔ (مسلم)

۴۵۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ ق وَالْقُرْآنِ الْحَمِيدِ وَنَحْوَهَا كَأَنَّهُ صَلَوْتُهُ بَعْدُ تَخْفِيفًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۵۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا اسْتَسْعَسَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن سائب کہتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی اور سورہ مؤمنین شروع کی جب موسیٰ اور ہارون کا ذکر آیا حضرت عیسیٰ کا ذکر تو آپ کو کھانسی آئی اور آپ رکوع میں چلے گئے۔ (مسلم)

۴۵۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَائِبٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَمَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَهَارُونَ أَوْ ذِكْرُ عِيسَى أَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةً فَرَكَّعَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جمعہ کے روز نماز فجر کی قرأت

۸۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بَيْنَ مَرَّ الْجُمُعَةِ بِالنَّزِيلِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ آتَى عَلَى النَّاسِ رُمْتَعْنُ عَلَيْهِ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ فجر کی نماز میں جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ پہلی رکعت میں النہزہ پڑھتے اور دوسری رکعت میں ہل آئی علی الناس۔

نماز جمعہ کی قرأت

۸۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَحْلَفَ مَدَوَاتُ أَبَاهُ يَرِدَ عَلَى الْمَدِينَةِ وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ سُورَةَ الْحُجَّةِ فِي السَّجْدَةِ الْأُولَى وَفِي الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ (رواه مسلم)

عبد اللہ بن ابی رافع کہتے ہیں کہ مروان نے خلیفہ (حاکم) مقرر کیا ابو ہریرہ رض کو مدینہ کا۔ پھر مروان مکہ میں آیا اور ابو ہریرہ رض نے ہم کو جمعہ کی نماز پڑھائی تو پہلی رکعت میں سورہ الحجۃ پڑھی اور دوسری رکعت میں اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ اور پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن انھیں دونوں سورتوں کو پڑھتے سنا ہے۔ (مسلم)

نماز عیدین و جمعہ کی قرأت

۸۲ وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْجُمُعَةِ يَسْتَبِحُ اسْمَ رَبِّكَ الْكَافِي وَهَلْ أَشَقَّ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ إِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ دَاخِلٍ قَرَأَ بِهِمَا فِي الْقَبْلَتَيْنِ (رواه مسلم)

حضرت نعمان بن بشیر رض کہتے ہیں کہ عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں رسول اللہ ﷺ یسبح اسم ربک الکافی اور ہل اشق حدیث الغاشیہ پڑھا کرتے تھے اور کہا نعمان نے کہ جب عید اور جمعہ دونوں جمع ہو جاتے تب بھی آپ انھیں دونوں سورتوں کو دونوں نمازوں میں پڑھتے۔ (مسلم)

۸۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِي مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِضْحَى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا بَيْنَ الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَدَبَتِ السَّاعَةُ (رواه مسلم)

عبد اللہ رض کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر و الاضحیٰ میں کیا پڑھتے تھے انھوں نے کہا دونوں عیدوں میں ق۔ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ اور اقتدبت الساعة پڑھتے تھے۔

فجر کی نماز سنت کی قرأت

۸۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ كُلُّ يَأْتِيهَا الْكَافِرُونَ وَ كُلُّ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز کی دونوں رکعتوں میں كُلُّ يَأْتِيهَا الْكَافِرُونَ اور كُلُّ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھی۔ (مسلم)

۸۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ قَوْلًا آمَنًا اللَّهُ وَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَهُوَ آيَةُ جِوَالِ عَمْرَانَ مِنْ هَمْ، يَعْنِي كُلُّ يَأْتِيهَا الْكَافِرُونَ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ پڑھتے تھے۔ (مسلم)

جمعہ کے روز نماز فجر کی قرأت

۸۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ مِائَةَ مَرَّةٍ بِالتَّحْوِيلِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ آتَى عَلَى النَّاسِ رُمُتْنِ عَلَيْهِ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ فجر کی نماز میں جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ پڑھتے اور دوسری رکعت میں پڑھتے۔

نماز جمعہ کی قرأت

۸۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَحْلَفَ مَدَوَاتُ أَبَاهُ يُرَدُّ عَلَى الْمَدِينَةِ وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ سُورَةَ الْحُجَّةِ فِي السَّجْدَةِ الْأُولَى وَفِي الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ (رواه مسلم)

عبد اللہ بن ابی رافع کہتے ہیں کہ مروان نے خلیفہ (حاکم) مقرر کیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا۔ پھر مروان مکہ میں آیا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو جمعہ کی نماز پڑھائی تو پہلی رکعت میں سورہ الحجۃ پڑھی اور دوسری رکعت میں اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ اور پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن انھیں دونوں سورتوں کو پڑھتے سنا ہے۔ (مسلم)

نماز عیدین و جمعہ کی قرأت

۸۲ وَعَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْجُمُعَةِ يَسْتَبِيحُ اسْمَ رَبِّكَ الْكَافِلَ وَهَلْ أَشَقَّ حَدِيثُ الثَّعْلَانِيَةِ قَالَ إِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ دَاخِلٍ قَرَأَ بِهِمَا فِي الْقَبْلَتَيْنِ (رواه مسلم)

حضرت ثعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے اسْمَ رَبِّكَ الْكَافِلَ اور هَلْ أَشَقَّ حَدِيثُ الثَّعْلَانِيَةِ پڑھا کرتے تھے اور کہا ثعمان نے کہ جب عید اور جمعہ دونوں جمع ہو جاتے تب بھی آپ انھیں دونوں سورتوں کو دونوں نمازوں میں پڑھتے۔ (مسلم)

۸۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِضْحَى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا بَيْنَ الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَدَبَتِ السَّاعَةُ (رواه مسلم)

عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر میں کیا پڑھتے تھے انھوں نے کہا دونوں عیدوں میں ق۔ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ اور اقْتَدَبَتِ السَّاعَةُ پڑھتے تھے۔

فجر کی نماز سنت کی قرأت

۸۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز کی دونوں رکعتوں میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھی۔ (مسلم)

۸۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (رواه مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ صبح کی نماز کی دونوں رکعتوں میں رسول اللہ ﷺ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے تھے۔ (مسلم)

۸۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (رواه مسلم)

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز کی دونوں رکعتوں میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے تھے۔ (مسلم)

جمعہ کے روز نماز مغرب کی قرأت

۴۹۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةً الْجُمُعَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ - رَوَاهُ ابْنُ شَرِيحٍ (شرح السنّة) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمرٍ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ.

حضرت جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن مغرب کی نماز میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھا کرتے تھے۔

(شرح السنّة)۔ اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا، مگر لیلۃ الجُمُعہ کا ذکر نہیں کیا۔

۴۹۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا أُحْصِيَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں شمار نہیں کر سکتا کہ کتنی بار میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز کے بعد کی سنتوں میں اور نماز فجر سے پہلے کی دو سنتوں میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کو پڑھتے سنا ہے۔

(ترمذی)

۴۹۳ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ -

اور ابن ماجہ نے اس کو ابو ہریرہؓ سے روایت کیا، مگر بعد المغرب نہیں بیان کیا۔

۴۹۴ وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ يسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا مَلَيْتُ دَرَأً أَحَدًا أَشَبَّهَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قُلَانِ قَالَ سَلْمَانُ مَلَيْتُ خَلْفَهُ كَانَ يُطِيلُ الرُّكْعَتَيْنِ إِلَّا وَلِيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ إِلَّا خُرَيْبِينَ وَيُخَفِّفُ الْعَصَا وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِبَقْمَارِ الْمُفْقَلِ وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفْقَلِ وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطَوَالِ الْمُفْقَلِ (رواهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلَى دِيخْفِ الْعَصَا)

سلمان بن یسارؓ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ میں نے کسی شخص کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ ہو مگر فلاں شخص کے پیچھے سلمان کہتے ہیں کہ میں نے بھی اس شخص کے پیچھے نماز پڑھی۔ وہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو طویل پڑھتا تھا اور آخری دو رکعتوں کو خفیف اور عصر میں خفیف کرتا تھا اور مغرب میں چھوٹی ٹھچھوٹی سورتیں پڑھتا تھا۔ اور عشاء میں متوسط سورتیں اور صبح کے وقت بڑی سورتیں۔

(نسائی۔ اور ابن ماجہ نے دِيخْفِ الْعَصَا تک بیان کیا)

امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کا بیان

۴۹۵ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ قَرَأَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُونَ خَلْفَ أَمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا (رواهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَمَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ دَاوُدَ وَقَالَ وَأَنَا أَقُولُ مَا لِي يُنَادِعُنِي الْقُرْآنُ فَلَا تَقْرَأُوا بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهَرْتُ إِلَّا بِأَمْرِ الْقُرْآنِ) -

حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ فجر کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے آپ نے قرأت شروع کی تو آپ کو پڑھنا بھاری ہو گیا۔ پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تم شاید اپنے امام کے پیچھے کچھ پڑھا کرتے ہو، ہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا سو اسے الحمد کے کچھ نہ پڑھا کر دے اس لئے کہ جو شخص الحمد پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے صحابہ کا جواب منکر فرمایا۔ اور میں کہتا تھا (اپنے دل میں) جب کہ قرأت مجھ پر بھاری ہوئی کہ قرآن مجھ پر کیوں بھاری ہو گیا ہے پس جب جہری نماز ہو تو تم سو اسے الحمد کے اور کچھ نہ پڑھا کر دو۔)

۴۹۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهْرًا بِالنَّهَارِ أَعْرَ فَقَالَ حَلَّ قَدَامِي أَحَدٌ مِنْكُمْ إِنِّمَا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ قَالَ فَانْصَرَفَ النَّاسُ عَنْ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا جَهْرًا فِيهِ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَاةِ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَاحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ حَوْثًا)۔

۴۹۶ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ وَالبَّيْهَقِيِّ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُصَلِّيَّ يَبْتَغِي رَبَّهُ فَلْيَنْظُرْ مَا يَبْتَغِيهِ وَلَا يَجْهَرُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ بِالْقُرْآنِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۴۹۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِسْلَامُ لِيُؤْتِيَكُمْ بِهِ فَإِذَا كُنْتُمْ تَدْعُوهُ وَإِذَا قَرَأْتُمْ فَانصِتُوا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۴۹۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَتَطَيَّبُ أَنَّ أَحَدًا مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا فَعَلِمَنِي يَا جُحَيْرِيُّ قَالَ قُلْ عَسَى أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَالحَمْدُ لِلَّهِ وَكَأَنَّ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خُذْ إِلَهَ قَبْذًا إِلَى قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي فَقَالَ هَكَذَا يَسْأَلُ بِهِ وَ قَبْضَهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا هَذَا فَقَدْ مَلَأَ يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَانْتَهَتْ سِرَادِيَةُ النَّسَائِيِّ عِنْدَ قَوْلِهِ إِلَّا بِاللَّهِ)۔

کمال اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس طرح اور ہاتھوں کو بند کیا۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس شخص نے بھرا اپنے ہاتھوں کو بھلائی سے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جس نماز میں قرأت آواز سے پڑھی جاتی ہے اس کو پڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ ابھی ابھی نماز میں (قرارت کی ہے؟) ایک شخص نے عرض کیا ہاں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میں (دل میں) کہتا تھا کیا بات ہے کہ میں قرآن سے جھگڑا ہوں (یعنی قرآن پڑھنے میں مجھ کو دقت پیش آرہی ہے) راوی کا سا ہے کہ پھر لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں قرآن پڑھنے سے باز رہے۔ ان نمازوں میں جن میں بلند آواز سے قرأت کی جاتی ہے۔ (مالک۔ احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)۔

حضرت ابن عمرؓ اور بیاضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز پڑھنے والا خداوند تعالیٰ سے مناجات کرتا رہے پس چاہیے کہ جو مناجات وہ کرتا ہے اس میں غور کرے اور نہ بلند آواز سے پڑھے ایک دوسرے پر کوئی قرآن کو۔ (احمد)

امام کی متابعت ضروری ہے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام اسے مقرر کیا گیا ہے کہ تم اس کی پیروی کرو۔ جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ قرآن پڑھے تو تم خاموش رہو (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

جو شخص قرأت پر قادر نہ ہو وہ کیا پڑھے

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں طاقت نہیں رکھتا کہ قرآن میں سے کچھ یاد کر لوں۔ اس لئے مجھ کو کوئی ایسی چیز سکھا دیجئے جو میرے لئے کافی ہو۔ آپ نے فرمایا تو یہ پڑھ لیا کہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (یعنی پاک ہے اللہ اور تمام تعریفیں خدا کے لئے ہیں اور خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ بہت بڑا ہے اور عبادت پر سوائے خدا کی مدد کے کوئی قوت نہیں ہے) اس شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو خدا کے لئے ہے میرے لئے کیا ہے؟ فرمایا (اپنے لئے) تو یہ کہہ : اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي (یعنی اے اللہ مجھ پر رحم کر اور مجھ کو عافیت سے رکھ مجھ کو ہدایت کر اور مجھ کو روزی دے) پس اشارہ

کمال اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس طرح اور ہاتھوں کو بند کیا۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس شخص نے بھرا اپنے ہاتھوں کو بھلائی سے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

احکامِ الہی پر آپ کے عمل کی ایک مثال

۴۹۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ۳۵ كَانَ إِذَا قَامَ يَسْتَحِيحُ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ سُبْحَانَ
 رَبِّي الْأَعْلَى - (رواه أحمد وأبو داود)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو یہ کلمات ارشاد فرماتے: سُبْحَانَ رَبِّي الْأَعْلَى۔ (احمد، ابوداؤد)

نماز میں کن آیتوں کی قرأت کے بعد کیا کہنا چاہیے

۱۱۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ بِالتَّيْنِ وَالزَّيْنِ
 فَأَتَمَّهُ إِلَى آخِرِهِ بِأَحْكَمِ الْحِكْمَيْنِ فَلْيَقُلْ
 بَلَدًا أَنَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ وَمَنْ قَرَأَ
 لَا أَقِيمُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَأَتَمَّهُ إِلَى آخِرِهِ ذَلِكَ
 بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُخَيِّمَ الْمَوْتَى فَلْيَقُلْ بَلَدًا وَمَنْ قَرَأَ
 الْمُرْسَلَتِ فَلْيَقُلْ بَلَدًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَلْيَقُلْ
 آمَنَّا بِاللَّهِ - (رواه أبو داود والترمذي إلى قوله
 وَأَنَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ -)

۴۸۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَقْلَبِيهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ سُورَةَ الرَّحْمَنِ مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِيزِهَا فَسَكَتُوا أَنْفَالًا لَقَدْ قَرَأْتُ نَهَا عَلَى الْحِجْنِ لَيْلَةً الْحِجْنِ فَكَانُوا أَحْسَنَ مَرْدُودًا مِنْكُمْ كُنْتُ كُلَّمَا آتَيْتُ عَلَى قَوْلِهِ فَيَأْتِي الْإِذَاءَ رَبِّكُمْ كَمَا تُكَذِّبَانِ قَالُوا لَا يَشْعُرُ مِنْ يَعْمَكَ رَبَّنَا تُكْذِبُ فَتَكَ الْحَمْدُ (رواه الترمذی) قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

یعنی اے پروردگار! تیری نعمتوں میں سے کوئی چیز ایسی نہیں جس کو ہم جھٹلاتے ہیں اور تیرے ہی لئے فخریہ ہے۔ (ترمذی) اور انھوں نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

فصل دوم

فصل سوم

دو دنوں رکعتوں میں ایک سورۃ پڑھنا

۸۰۲ عَنْ مَعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ قَالَ إِنَّ رَجُلًا مِّنْ جُهَيْنَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي السُّبْحِ إِذَا زُلْزِلَتْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كَلِمَتَيْهِمَا فَلَا أَذَى لِّرَأْيِ النَّبِيِّ أَمَرَهُ أَنْ ذَلِكَ عَمْدُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) ۸۰۳ وَعَنْ عُروَةَ قَالَ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ صَلَّى الْفَجْرَ فَقَرَأَ فِيهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كَلِمَتَيْهِمَا - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت عثمانؓ نماز فجر میں سورۃ یوسف کثرت سے پڑھتے تھے

۸۰۴ وَعَنِ الْفَرَانِسِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْحَنْفِيِّ قَالَ مَا أَخَذْتُ
سُورَةَ يُوسُفَ إِلَّا مِنْ قِرَاءَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ يَا حَا
فِي الْقُبُورِ مِنْ كَثَرَةِ مَا كَانَ يَرُدُّهَا - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۸۰۵ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ مَلِكُنَا دَرَأَ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ الصَّبْرَ فَقَرَأَ فِيهِمَا سُورَةَ يُوسُفَ وَسُورَةَ الْحَجِّ
قِرَاءَةً بَطِيئَةً قِيلَ لَهُ إِذَا الْقَلَادَانِ يَقُومُ حِينَ يَطْلُعُ
الْفَجْرُ قَالَ آجَلٌ - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۸۰۶ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ مَا مِنْ الْمُفْصَلِ سُورَةٍ صَغِيرَةٍ إِلَّا كُنْتُ فِيهَا
قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا
النَّاسَ فِي الْقُبُورِ الْمَكْتُوبَةِ - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۸۰۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ
الْمَغْرِبِ بِحُجْمِ الدُّخَانِ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ مُرْسَلًا)

عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے
ہیں کہ انھوں نے کہا مفصل سورتوں میں سے کوئی چھوٹی بڑی سورت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض نماز میں نہیں چھوڑی کہ اس کو میں نے آپ
سے نہ سنا ہو۔ (مالک)

عبد اللہ بن عبد بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مغرب کی نماز میں حُجْمِ الدُّخَانِ پڑھی۔
(نسائی مرسل)

رکوع کا بیان

بَابُ الرُّكُوعِ

فصل اول

رکوع و سجود ٹھیک طریقہ سے کرنا چاہیے

۸۰۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اقْبِمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَإِنَّ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ
مِنْ بَعْدِي - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۸۰۹ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ إِذَا
رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ قَرِيبًا
مِنَ السَّوَاءِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۸۱۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا قَامَ لِمَعَ اللَّهُ لِمَتْنِ حِمْدًا قَامَ حَتَّى يَقُولَ حَتَّى
أَدْهَمَ ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى
يَقُولَ قَدْ أَدْهَمَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیچ اللہ لیتے
حیدۃ کہتے۔ کھڑے رہتے یہاں کہ ہم کو یہ خیال ہوتا کہ اپنے شاید وہ رکعت
چھوڑ دی۔ پھر آپ سجدے میں جاتے اور دونوں سجدوں کے درمیان اس قدر
بیٹھتے کہ ہم کو پھر یہی خیال ہوتا۔ (مسلم)

اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں کثرت سے یہ کہتے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي۔ (یعنی اے اللہ! تو پاک ہے آگے ہمارے رب! تیری پاکی بیان کرتے ہیں اے اللہ! تو مجھ کو بخش دے) اور آپ اس عمل کو قرآن کے حکم کے موافق کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں یہ فرمایا کرتے تھے سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ۔ یعنی بہت پاک ہے نہایت پاک، فرشتوں کا پروردگار ہے اور روح (جبریل) کا۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار مجھ کو منع کیا گیا ہے کہ میں رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھوں پس تم رکوع میں پردردگار کی عظمت بیان کرو اور سجدے میں دُعائیں مانگنے کی کوشش کرو۔ پس مناسب ہے کہ وہ دعا تمہارے لئے قبول کی جائے۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔ اس لئے کہ جس کا قول ملائکہ کے قول سے موافق ہو جائے گا۔ اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

دعا
حضرت عبد اللہ بن ابی آؤفی رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے نشت کو اٹھاتے تو مِمَعَ اللّٰهُ لِيَمُنَّ حِدَاةُ لَهُمْ رَبَّنَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَمِلَّةُ الْأَرْضِ وَمِلَّةُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ کہتے۔ (مسلم)

حضرت ابوسعید خدریؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَوَاتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا بَيْنَتْ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ هَلُ الشَّعَائِدِ وَالتَّجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُنَّا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَا نَعِ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطٰی لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ (یعنی اے اللہ! ہمارے رب!

٨١٢ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ التَّكْوِيمِ
قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلَأَ السَّمَوَاتِ وَ
مِلَأَ الْأَرْضِ وَمِلَأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ
أَهْلِ النَّبَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُنَّا
لَكَ عَبْدُ اللَّهِ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ

لِيَمَانَعَتْ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَنَّةِ مِنْكَ الْجَدُّ

(ردّ الاکامہ)

تیری ہی تعریف ہے آسمانوں بھر اور زمین بھر اور بقدر بھرنے اس چیز کے کہ جو تو یا ہے بعد میں اسے لائق تعریف اور عظمت کے تو لائق تر

ہے اس چیز کے کہ کما بندے نے اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں۔ اے اللہ! کوئی روکنے والا نہیں اس چیز کو جو تو نے عطا کی۔ اور نہیں نفع دیتی دولت مند کو دولت تیرے عذاب سے۔ (مسلم)

۱۱۷ وَعَنْ رَفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي
وَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَأَلَ
رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ يَسْمَعُ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ
فَقَالَ رَجُلٌ وَرَأَى رَجُلًا وَرَبَّنَا ذَاكَ الْحَمْدُ حَمْدًا
كَثِيرًا أَطْيَبًا مَبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ
مَنْ الْمُسْلِمُ إِنْ قَالَ أَنَا قَالَ رَأَيْتُ
بَضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَذِرُونَهَا إِلَيْهِمْ
يَكْتُبُهَا آدِلٌ

(ردّ الاکامہ البخاری)

حضرت رفاعہ بن رافع کہتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے: یَسْمَعُ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ۔ ایک شخص جو آپ کے پیچھے تھا اُس نے کہا: رَبَّنَا ذَاكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا أَطْيَبًا مَبَارَكًا فِيهِ۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: کون تھا بولنے والا ابھی؟ ایک شخص نے کہا: میں تھا۔ آپ نے فرمایا میں نے تین سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا جو جلدی کرتے ہیں ان کلموں کا ثواب لکھنے میں کہ کون اُس کو پہلے لکھے۔ (بخاری)

فصل دوم

تعدیل ارکان کا حکم اور آئمہ کا مسکت

۱۱۸ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ بْنِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْزِي صَلَاةُ
الْمَرْءِ حَتَّى يُقِيمَ فَلَمْ يَهْرَأْ فِي الرَّكْعَةِ وَالسُّجُودِ
(ردّ الاکامہ ابوداؤد۔ نسائی۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ ترمذی) رُلے
دَابْنُ مَاجَةَ وَالْدَّارِمِيُّ)۔ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ رکوع اور سجدے میں اپنی کمر کو سیدھا نہ کرے۔
(ابوداؤد۔ نسائی۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ ترمذی) رُلے
کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے

رکوع و سجود کی تسبیحات

۱۱۹ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ قَسِيحٌ
بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اجْعَلُوا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحْ
اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ اجْعَلُوا فِي سُجُودِكُمْ
(ردّ الاکامہ ابوداؤد۔ دابن ماجہ۔ الدارمی)

حضرت عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ جب قَسِيحٌ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اپنے رکوع میں داخل کرلو۔ اور جب سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى نازل ہوئی تو فرمایا اس کو اپنے سجدے میں شامل کرلو۔
(ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۱۲۰ وَعَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ
فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ وَذَلِكَ أَذْنَاهُ
إِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى

عون بن عبد اللہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو رکوع میں کہے: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ تین مرتبہ پس اس کا رکوع پورا ہوا اور تین مرتبہ کہنا اُڑنے درجہ ہے۔ اور جب سجدہ کرے تو سجدے کے اندر کہے: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى تین مرتبہ اس کا سجدہ اس سے پورا ہو گیا اور

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ وَذَلِكَ أَذْنَاهُ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدُ وَابْنُ مَاجَةَ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ
عَوْنًا لَمْ يَلْقَ ابْنَ مَسْعُودٍ -

۸۲۱
وَعَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ
رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى
وَمَا آتَى عَلَى آيَةٍ رَحْمَةٍ إِلَّا دَقَفَ وَسَالَ وَمَا
آتَى عَلَى آيَةٍ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ وَقَعَّذَ (رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدُ وَالتَّارِمِيُّ) وَرَوَى النَّسَائِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ الْأَعْلَى: وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

یہ اڈنے درجہ ہے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)۔

اور ترمذی نے کہا، اس کی اسناد متصل نہیں ہے اس لئے کہ عیون بن
مسعود سے نہیں ملے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ
وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ
کہتے اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى اور جب کوئی رحمت کی آیت
قرأت میں آتی تو آپ ٹھہر جاتے اور دُعا مانگتے اور عذاب کی آیت
آتی تو ٹھہرتے اور پناہ مانگتے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

نسائی اور ابن ماجہ نے اس کو "الاعلى" تک نقل کیا ہے۔ اور ترمذی نے
کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فصل سوم

حضرت عوف بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ
کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے رکوع کیا تو ٹھہرے آپ رکوع میں بقدر
پڑھنے سورۃ بقرہ کے۔ اور کہتے تھے رکوع میں سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ
وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبَرِيَاءِ وَالْعُظْمَةِ -

(نسائی)

۸۲۲
عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُتِبْتُ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ
قَدْ رُودَ الْبَقْرَةِ وَيَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ
ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبَرِيَاءِ وَالْعُظْمَةِ -
(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۸۲۳
وَعَنْ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ
مَالِكٍ يَقُولُ مَا صَلَّيْتُ وَرَأَيْتُ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَبَّ صَلَوةً بِصَلَاةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذَا فَقَالَ
بِعَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ قَالَ
خَدْرَانَا رُكُوعُهُ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ وَسُجُودُهُ
عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ - (رَوَاهُ ابُودَاوُدُ وَالنَّسَائِيُّ)

۸۲۴
وَعَنْ شُعَيْبٍ قَالَ إِنَّ حُذَيْفَةَ رَأَى رَجُلًا
يَلَامِيَةً رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَوةً
رَأَاهُ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ قَالَ وَ
أَحْسِبُهُ قَالَ وَلَوْ مِتُّ مِتُّ عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي
فَطَّرَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(رواہ البخاری)

ابن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک کو یہ کہتے سنا ہے کہ،
رسول اللہ ﷺ کے بعد میں نے کسی ایسے شخص کے پیچھے نماز
نہیں پڑھی جس کی نماز رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز کی مشابہ
ہو، مگر اس نوجوان یعنی عمر بن عبد العزیز کے پیچھے۔ ابن جبیر کہتے
ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے اندازہ کیا اس نوجوان
کے رکوع کا، دس مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے بقدر۔ اور سجدہ
کا بھی اسی قدر۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

شقیق کہتے ہیں، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع
اور سجدہ کو مکمل نہیں کرتا تھا۔ جب وہ نماز پڑھ چکا تو حذیفہ رضی
اللہ عنہ نے اس کو بلایا اور کہا۔ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ اور راوی کہتا ہے کہ میرا
خیال یہ ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے یہ بھی کہا۔ کہ اگر تو مرجائے ایسی
حالت میں، کہ تو اس طرح نماز پڑھتا ہو امرے کا تو غیر فطرت پر۔ یعنی
اس طریقہ اسلام کے خلاف جس پر خدا نے محمد ﷺ کو پیدا کیا ہے۔ (بخاری)

حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چوری کرنے کے اعتبار سے بہت بڑا چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا۔ یا رسول اللہ نماز میں سے وہ کیوں کر چراتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ (چوری کرنا یہ ہے) نماز کے رکوع اور سجدہ کا پورا نہ کرنا۔ (احمد)

حضرت نعمان بن مرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کیا خیال رکھتے ہو تم شراب پینے والے اور زنا کرنے والے اور چوری کرنے والے کے معاملہ میں۔ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب کہ شرعی حدود نازل نہیں ہوئی تھیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ گناہ کبیرہ ہیں اور ان کی سزا ہے۔ اور بدترین چوری وہ چوری ہے جو انسان اپنی نماز میں کرتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم نماز میں سے آدمی کیوں کر چراتا ہے؟ فرمایا رکوع اور سجدہ کو پورا نہیں کرتا۔

(مالک۔ احمد اور دارمی نے اسی طرح روایت کیا)۔

۸۲۵ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِي يَسْرِقُ مِنْ مَلَايِكَةٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ مَلَايِكَةٍ قَالَ لَا يَتِمُّ رُكُوعًا وَلَا سُجُودًا۔ (رواہ احمد)

۸۲۶ وَعَنْ النُّعْمَانِ بْنِ مُرَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا تَرَوْنَ فِي السَّارِقِ وَالزَّانِيِ وَالسَّارِقِ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ فِيهِمُ الْحُدُودُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هُنَّ فَوَاحِشٌ وَفِيهِنَّ عُقُوبَتُهُ وَأَسْوَأُ السَّرِقَةِ الَّذِي يَسْرِقُ مِنْ مَلَايِكَةٍ قَالُوا كَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ مَلَايِكَةٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا يَتِمُّ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا۔ (رواہ مالک و احمد)

وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ۔

بَابُ السُّجُودِ وَفَضْلِهِ

سجدہ کی کیفیت اور فضیلت کا بیان

فصل اول

اعضاء سجدہ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پٹیاں پر، دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں پر، پاؤں کے پنجوں پر۔ اور یہ حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں نہ تو ہم کپڑوں کو اکٹھا کریں اور نہ بالوں کو۔ (بخاری و مسلم)

سجدہ میں طہائیت کا حکم

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اعتدال کرو تم سجدہ میں (یعنی اطمینان سے سجدہ کرو) اور تم میں سے کوئی بھی سجدہ میں اپنے ہاتھوں کو گتے کی طرح نہ پھیلائے۔ (بخاری و مسلم)

سجدہ میں ہاتھوں اور کہنیوں کو رکھنے کا حکم

حضرت برابر بن غازیہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

۸۲۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمَ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالتَّرْكَبَتَيْنِ وَاطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا تَكُفُّ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ۔ (متفق علیہ)

۸۲۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطُوا أَعْظَمَكُمْ دِرَاعِيَهُ ائْبْسَاطُ الْكَلْبِ۔ (متفق علیہ)

۸۲۹ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا سَجَدَ تَقَصَّ كَفَّیْکَ (دَوَاۃُ مُسْلِم) نے فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو زمین پر اپنی ہتھیلیاں رکھ اور اونچا رکھ کہنیوں کو۔ (مسلم)

۸۳۰ وَعَنْ مُمُونَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ جَافِی بَیْنَ یَدَیْہِ حَتّٰی لَوْ اَنَّ یَمَہٗ اَرَادَتْ اَنْ تَمْرُحَتْ یَدَیْہِ مَرَّتْ هَذَا الْفَطُّ۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جب سجدہ کرتے تو ہڈا رکھتے اپنے ہاتھوں کو یہاں تک کہ اگر بکری کا بچہ درمیان سے گزر جائے تو گزر جاتا۔ (ابوداؤد) اور مسلم کے الفاظ یہ ہیں کہ جب سجدہ کرتے، تو اگر ہاتھ بکری کا بچہ تو آپ کے ہاتھوں کے درمیان سے گزر جاتا۔

۸۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ مَالِکِ ابْنِ بَجْنَنَہٗ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ قَرَّبَ بَیْنَ یَدَیْہِ حَتّٰی یَلْدُو بَیَاضَ اِبْطَیْہِ۔ (متفق علیہ) حضرت عبد اللہ بن مالک بن بجنہ کہتے ہیں کہ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو کشادہ رکھتے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔ (بخاری و مسلم)

سجدہ میں آنحضرت کی دعا

۸۳۲ وَعَنْ اَبِی ہُرَیْرَۃَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ فِی سُجُودِہٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ کَلَّہٗ دِقَّہٗ وَجَلَّہٗ وَاَدَلَّہٗ وَاٰخِرَہٗ وَاَوَّلَہٗ دِقَّہٗ وَجَلَّہٗ وَاَدَلَّہٗ وَاٰخِرَہٗ وَاَوَّلَہٗ دِقَّہٗ وَاٰخِرَہٗ وَاَوَّلَہٗ۔ (دَوَاۃُ مُسْلِم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سجدہ میں یہ فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ کَلَّہٗ دِقَّہٗ وَجَلَّہٗ وَاَدَلَّہٗ وَاٰخِرَہٗ وَاَوَّلَہٗ دِقَّہٗ وَجَلَّہٗ وَاَدَلَّہٗ وَاٰخِرَہٗ وَاَوَّلَہٗ۔ یعنی اے اللہ بخش دے تو میرے گناہ سارے چھوٹے اور بڑے، پہلے اور پچھلے، ظاہر اور چھپے۔ (مسلم)

۸۳۳ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً مِّنَ الْفَرَّاشِ فَالْتَمَسْتُہٗ فَوَقَعَتْ یَدَیْیَ عَلَیْ بَطْنِ قَدَمَیْہِ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ وَہُمَا مَنصُوبَتَاہُ وَہُوَ یَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِعَافَاۃِکَ مِنْ عِقُوْبِکَ وَبِعَافَاۃِکَ مِنْ عِقُوْبِکَ وَبِعَافَاۃِکَ مِنْ عِقُوْبِکَ وَبِعَافَاۃِکَ مِنْ عِقُوْبِکَ۔ (دَوَاۃُ مُسْلِم) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو بستر پر نہ پایا۔ پس میں نے آپ کو ڈھونڈا اور میرے ہاتھ آپ کے قدموں پر پڑے جب کہ آپ سجدہ میں تھے اور دونوں پاؤں کھڑے تھے اور آپ سجدہ میں یہ کہہ رہے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِعَافَاۃِکَ مِنْ عِقُوْبِکَ وَبِعَافَاۃِکَ مِنْ عِقُوْبِکَ وَبِعَافَاۃِکَ مِنْ عِقُوْبِکَ وَبِعَافَاۃِکَ مِنْ عِقُوْبِکَ۔ یعنی اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کے ذریعہ تیرے غصے سے اور تیری عافیت کے ذریعہ تیرے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری رحمت کے ذریعہ تیرے غصے سے میں نہیں شمار کر سکتا تیری تعریف کو تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے اپنی تعریف کی ہے۔ (مسلم)

سجدہ پروردگار سے قریب ہونے کا ذریعہ ہے

۸۳۴ وَعَنْ اَبِی ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْرَبُ مَا یُکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّہٖ وَہُوَ سَاجِدٌ فَاکْثِرُوا السُّعَادَ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ بندہ کا قریب ترین خدا سے ہونا اس وقت متحقق ہوتا ہے جب کہ وہ سجدہ میں ہو۔ اس لئے تم زیادہ دعا کیا کرو سجدہ میں۔

سجدہ تلاوت کے وقت شیطان کی آہ و بکا

۸۳۵ وَعَنْہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ،

جب آدم کا بیٹا سجدہ کی آیت پڑھا ہے اور پھر سجدہ کرتا ہے اور شیطان
روا ہوا اور چلا جاتا ہے اور کہتا ہے افسوس ہے آدم کے بیٹے کو سجدہ کا
حکم کیا گیا۔ اس نے سجدہ کیا اور اس کے لئے جنت ہے۔ اور محمد کو
سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں نے انکار کیا اور میرے لئے آگ دوزخ ہو (مسلم)

کثرت سجدہ جنت میں آنحضرت کی رفاقت کا ذریعہ ہے

حضرت ربیع بن کعبؓ کہتے ہیں کہ میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا تھا اور آپ کو وضو کا پانی اور جس چیز کی ضرورت
ہوتی (سواک وغیرہ) لایا کرتا تھا۔ ایک روز آپ نے مجھ سے فرمایا: مانگ جو
مانگنا چاہتا ہے (دین اور دنیا کی بھلائی) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
میں تو جنت میں آپ کی ہمراہی چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اس کے سوا اور بھی
کچھ چاہتا ہے۔ میں نے عرض کیا بس یہی۔ آپ نے فرمایا: تو میری مدد کر اپنی ذات سے زیادہ سجدے کر کے۔ (مسلم)

معدان بن طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے ملاقات کی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ثوبان سے اور اسے کہا کہ مجھ کو کوئی
ایسا عمل بتلائیے کہ میں اس کے کرنے کے بعد جنت میں داخل ہو جاؤں
وہ خاموش رہے۔ میں نے پھر پوچھا۔ تب بھی وہ خاموش رہے جب
میں نے تیسری مرتبہ پوچھا تو انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا تھا جس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ تو اپنے
اوپر خدا کے لئے سجدہ کو لازم کر لے اور کثرت سے سجدہ کر اس لئے کہ
تو خدا کے لئے جو سجدہ کرے گا خدا اس کے بدلے میں تیرے مرتبہ کو بلند کرے گا
اور دور کرے گا اس کے سب سے تیرے گناہ کو۔ معدان کہتے ہیں کہ اس کے
بعد میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے بھی یہی سوال کیا اور
انھوں نے مجھ کو وہی جواب دیا جو ثوبان نے دیا تھا۔ (مسلم)

فضل دوم

سجدہ کرنے کا طریقہ

حضرت وائل بن حجر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا ہے کہ جب آپ سجدہ کرتے تو ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنوں
کو زمین پر رکھتے اور جب آپ سجدہ سے اٹھتے تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھوں
کو اٹھاتے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اس طرح نہ بیٹھے جس طرح اونٹ
بیٹھا ہے اور چاہئے کہ وہ سجدہ میں جاتے ہوئے گھٹنوں سے پہلے اپنے

اِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ إِعْزَلًا
الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُولُ يَوَيْلَ لِمَ رَابَعُ آدَمَ
بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ
فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ۔ (رواہ مسلم)

۸۳۷ وَعَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ أَيْتُ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ بِوُضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ
فَقَالَ لِي سَلْ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مَرَّافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ
قَالَ أَدْعِيهِ ذَاكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلَى
نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ۔ (رواہ مسلم)

۸۳۸ وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ
مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَحْبَبُ
بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يَدْخِلُنِي اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ
ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ
سَأَلْتُ عَنْ ذَاكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلَّهِ فَإِنَّكَ لَا
تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً
وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ
أَبَا الدَّرْدَاءَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ
لِي ثَوْبَانُ۔ (رواہ مسلم)

۸۳۹ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ
إِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔ (رواہ ابوداؤد
والتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي حَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)
۸۴۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْكُ كَمَا يَبْكُ
الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔ (رواہ ابوداؤد

اس کو پابائے کر دیا اپنے ہاتھوں کو اس جگہ پر رکھے جس پر مٹیانی رکھی ہو پھر سجدے سے اٹھے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھائے اس لئے کہ ہاتھ بھی اسی طرح سجدہ کرتے ہیں جس طرح تیسرہ سجدہ کرتا ہے۔ (مالک)

تشهد بعني التحيات كإيـان

التحيات میں ہاتھوں کو رکھنے کا حکم

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تہجد کو بیٹھے بائیں ہاتھ کو اپنے بائیں گھٹنے پر اور داہنے ہاتھ کو داہنے گھٹنے پر رکھتے اور دعا کرتے ہاتھ اپنا مثل عدد تریں گے اور اشارہ کرتے شہادت کی انگلی سے اور ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب آپ نماز میں بیٹھے تو دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور داہنے ہاتھ کی اس انگلی کو جو انگوٹھے کے پاس ہے اٹھاتے اور دعا مانگتے یعنی اشارہ کرتے اور بائیں ہاتھ کو کھلا ہوا میں گھسنے پر رکھتے۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بیٹھے نماز میں تو داہنے ہاتھ کو داہنی ران پر رکھتے اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھتے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے اور انگوٹھے کو درمیان انگلی سے ملا کر ملتے ملتے اور پکڑتے بائیں ہاتھ سے اپنا بایاں گھٹنا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو تہنید میں یہ کہتے تھے اَللّٰهُمَّ عَلٰى اَسْتِغْفِرْ عِبَادَكَ اَللّٰهُمَّ عَلٰى حَبِّ ثَيْلٍ اَللّٰهُمَّ عَلٰى مِيكَائِيلَ اَللّٰهُمَّ عَلٰى فُلَانٍ۔ یعنی اللہ پر سلام ہے بندوں سے پہلے جبریلؑ پر سلام ہے، میکائیلؑ پر سلام ہے۔ اور فلاں (یعنی فرشتوں وغیرہ) پر سلام ہے پس ایک روز جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر کہا۔ اللہ پر سلام نہ کہو اس لئے کہ اللہ خود سلام کرتا ہے تم میں سے کوئی نماز کے اندر بیٹھے تو یہ کہے اَتُحَيِّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالطُّبَاتُ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ

أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ يَلْعَنُ مِنْ
الدُّعَاءِ أَجْمَعِ الْيَوْمَ فَيَدْعُوهُ -

رُتَفَقَ عَلَيْهِ

۸۴۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُُّدَ كَمَا
يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَكَانَ يَقُولُ التَّحِيَّاتُ
الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ - (رواه مسلم)
وَلَمْ أَجِدْ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيحَيْنِ
سَلَامٌ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا بِنِزَالِ الْفَيْءِ وَلَا مِرَّةً وَلَكِنْ رَوَى
صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِيِّ -

آسان اور زمین میں ہے۔ اور پھر ان کلمات کو آگے ان الفاظ پر ختم
کیا اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ اور اس کے بعد جو دعا پسند ہو، اُس کو مانگے۔ (بخاری و مسلم)
حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دُعا ہم کو اس طرح تشریف کھاتے تھے جس طرح قرآن کی کوئی سورت ختم کیا
آپ کہتے اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ
الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُولُ اللَّهِ - (مسلم)

میں نے ”سَلَامٌ عَلَيْكَ“ اور ”سَلَامٌ عَلَيْنَا“ بغیر الف لام کے نہ تو
صحیحین میں اور نہ جمع بین الصحیحین میں پایا۔ لیکن صاحب جامع نے
ترمذی سے اسے روایت کیا ہے۔

فصل دوم

اشارہ کے وقت شہادت کی انگلی کو متحرک رکھنا

حضرت دہل بن حجر کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز
(میں) بیٹھے اور کھایا یا پاؤں اور رکھا بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر
اور دراپنے ہاتھ کی کچھنی پہلو سے علیحدہ رکھ کر داہنے ہاتھ کو داہنی ران پر
رکھا اور دو انگلیاں یعنی چھوٹی اور اس کے پاس کی بند رکھیں۔ اور
درمیانی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنایا۔ پھر شہادت کی انگلی کو اٹھایا
میں نے دیکھا آپ اس انگلی کو جنبش دیتے تھے اور اس سے اشارہ
کرتے تھے۔ (ابوداؤد - دارمی)

اشارہ کے وقت انگلی کو متحرک نہ رکھنا چاہیئے

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کلمہ
شہادت نماز میں پڑھتے تھے تو انگلی سے اشارہ کرتے تھے لیکن اس کو
جنبش نہ دیتے تھے۔ (ابوداؤد - نسائی)

اور ابوداؤد میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ کی نظر اشارہ سے آگے نہ بڑھتی تھی

اشارہ صرف ایک انگلی سے کرنا چاہیئے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نماز میں دو انگلیوں
سے اشارہ کیا کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا
ایک انگلی سے ایک انگلی سے۔

۸۵۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِذَا دَعَا قَلَّ
يُحَرِّكُهَا - (رواه أبو داود والنسائي و زاد
أبو داود ولا يجاوز بصره لا أشارته) -

۸۵۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِذَا دَعَا قَلَّ يَحَرِّكُهَا - (رواه الترمذي والنسائي والبيهقي)

فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرَةِ

(ترجمہ: نائی۔ بہت ہی)

قعدہ میں ہاتھوں پر ٹیک لگا کر نہ بیٹھنا چاہیے

۵۵۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ وَحَوْصَ مُعْتَمِدٌ عَلَى يَدِهِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ نَهَى أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلَى يَدِهِ إِذَا نَهَضَ فِي الصَّلَاةِ -

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ آدمی نماز کے اندر ہاتھوں کو ٹیک کر بیٹھے۔ (احمد ابو داؤد) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ منع فرمایا ہے، حضور نے اس سے کہ جب آدمی سجدے سے اٹھے تو اپنے ہاتھوں کے سہارے اٹھے۔

قعدوں کی مفت دار میں فسق

۵۵۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ حَتَّى يَقُومَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ) -

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی دو رکعتوں کے قعدہ میں اس قدر بیٹھتے کہ اگر گرم پتھر پر بیٹھیں، اور کھڑے ہو جاتے (یعنی زیادہ دیر تک نہ بیٹھتے)۔ (ترمذی۔ نائی)

فصل سوم

۵۵۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہید اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی کوئی سورت۔ اور وہ تشہید یہ ہے: بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ۔ (نسائی)

شہادت کی انگلی شیطان کے لئے باعث تکلیف ہے

۵۵۶ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَأَسَاءَ بِأَصْبَعِهِ وَاتَّبَعَهَا بَصَرُهُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهِيَ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيدِ يَغْنِي السَّابِقَةَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

نافع کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر جب نماز میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھوں کو (قعود صلوٰۃ میں) دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور انگلی سے اشارہ فرماتے اور نظر کو انگلی پر رکھتے۔ پھر کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ انگلی شیطان پر لوہے سے زیادہ سخت ہے۔ (احمد)

التعمیات آہستہ آواز سے پڑھنا سنت ہے

۵۵۷ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ مِنَ السُّنَنِ إِخْفَاءُ الشَّهَادَةِ رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَقِّ غَرِيبٍ -

حضرت ابن مسعود سے مروی ہے، وہ کہا کرتے تھے کہ تشہد کا آہستہ پڑھنا مسنون ہے۔ (ابو داؤد نے اس کو روایت کیا اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

فصل اول

٥٩ وَعَنْ أَبِي حَمْدٍ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالُوا يَا
رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَصَلِّيَ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ
وَدَّيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَدَّيْتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مجھ پر جو شخص ایک مرتبہ درود بھیجے گا۔ اللہ اس پر دس مرتبہ رنازل فرمائے گا۔ (مسلم)

۱۶۰ وَعَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى وَاحِدَةٍ صَلَّيْتُ لَهُ عَلَى عَشْرًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

فصل دوم

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ

الرَّحْمَنُ صَلَّ عَلَى صَلَوةٍ وَاحِدَةٍ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ

رحمت نازل کرے گا۔ اس کے دنس گناہوں کو معاف کرے گا اور دنس درجے بلند فرمائے گا۔ (نسائی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والا ہے۔ (ترمذی)

امت کا سلام فرشتے آپ تک پہنچاتے ہیں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے بہت سے فرشتے زمین پر سیاحت کرنے والے ہیں جو میری امت کا سلام میرے پاس پہنچاتے ہیں۔ (نسائی دارمی)

آپ سلام بھیجنے والے کے سلام کا جواب دیتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو مجھ پر سلام بھیجے۔ مگر کہ اللہ میری روح کو مجھ پر لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد۔ بیہقی)

گھروں کو قبر بنایا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اپنے گھروں کو قبروں کی مانند نہ بناؤ۔ اور میری قبر پر عید اور خوشی نہ کرو، البتہ مجھ پر درود بھیجو اس لئے کہ تمہارا درود میرے پاس پہنچتا ہے خواہ تم کہیں ہو۔ (نسائی)

درود نہ بھیجنے پر وعید

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس شخص کی ناک خاک آلودہ ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے، اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ اور اس شخص کی ناک خاک آلودہ ہو کہ رمضان اس پر آیا اور گزر گیا اور اس نے مغفرت حاصل نہیں کی، اور خاک آلودہ ہو ناک اس شخص کی کہ اس کے ماں باپ نے اس کے سامنے بڑھاپا پایا، یا ان میں سے کسی ایک نے۔ اور انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہیں کیا۔ (ترمذی)

درود و سلام کی فضیلت

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز تشریف لائے اس وقت آپ کا چہرہ بشاش تھا۔ آپ نے فرمایا میرے پاس

وَسَلَّمَ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔ (رواہ النسائی)

۸۶۲/۵ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ الْكَزِيمُ (رواہ الترمذی)

۸۶۳/۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَاجِدِينَ فِي الْأَرْضِ يَبْلَغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ۔ (رواہ النسائی والدارمی)

۸۶۴/۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔ (رواہ أبو داود والبيهقي في الدعوات الكبير)

۸۶۵/۸ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَجْعَلُوا أَبْوَابَكُمْ قُبُورًا وَلَا تَجْعَلُوا قُبُورِي عَيْدًا أَوْ صَلَواتٍ عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَواتَكُمْ تَبْلَغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ۔ (رواہ النسائی)

۸۶۶/۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عَنْدهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ أَسْلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَذْ ذَاكَ عِنْدَ آبَاءِ الْكَبَرِ أَوْ أَحَدٍ هَبَا فَلَمْ يَدْخُلْهُ الْجَنَّةَ۔ (رواہ الترمذی)

۸۶۷/۱۰ وَعَنْ أَبِي طَالِحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشْرُ فِي وَجْهِهِ

جبریلؑ آئے اور فرمایا کہ آپ کے پروردگار نے فرمایا ہے کہ اے محمدؐ کیا تجھ کو یہ پسند نہیں ہے کہ تیری امت میں سے کوئی شخص تجھ پر درود بھیجے اور میں اس مرتبہ اس پر رحمت نازل کروں اور تیری امت میں کوئی تجھ پر سلام بھیجے اور میں اس پر اس مرتبہ سلام بھیجوں۔

(نسائی۔ دارقطنی)

درود و سلام کی کوئی حد مقرر نہیں

حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں۔ آپ تیرے لئے اس کے لئے کتنا وقت مقرر کروں؟ (اپنے اہل وادارہ میں سے) آپ نے فرمایا جس قدر تو چاہے مگر زیادہ کرے گا تو تیرے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا اودھادقت مقرر کروں؟ فرمایا جس قدر تو چاہے اور اگر زیادہ کرے گا تو تیرے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا وہ تہائی وقت مقرر کروں۔ آپ نے فرمایا جس قدر تو چاہے اگر زیادہ کرے گا تو تیرے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا اپنی دعا کا سا وقت مقرر کروں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا یہ کفایت کرے گا اور تیرے دین دنیا کے مقاصد کو پورا کرے گا اور تیرے گناہ دور کئے جائیں گے۔ (ترمذی)

درود کے بعد مانگی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے

حضرت فضالہ بن عبیدؓ کہتے ہیں کہ ایک روز جب کہ رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ایک شخص حاضر ہوا اور نماز پڑھی اور پھر یہ دعا مانگی اللھم اغفر لی وارحمینی۔ آپ نے فرمایا نماز پڑھنے والے نے تیرے بعد کی، جب تو نماز پڑھے تو آخر میں بیٹھ اور خدا کی ایسی تعریف کر جو اس کی عظمت کے مناسب ہو پھر مجھ پر درود پڑھ۔ پھر مانگ اللہ سے جو چاہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی اور خدا کی تعریف کی اور نبی ﷺ علیہ وسلم پر درود بھیجا نبی ﷺ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، اے نماز پڑھنے والے (اپنے لئے) دعا کی قبول کی جائے گی۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی ﷺ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور حضرات ابوبکر و عمرؓ بھی آپ کے ساتھ تھے جب میں نماز کے بعد بیٹھا تو خدا کی تعریف کی۔ پھر نبی ﷺ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ پھر اپنے لئے دعا کی (یہ سن کر) نبی ﷺ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

”مانگ دیا جائے گا، مانگ دیا جائے گا“

(ترمذی)

فَقَالَ إِنَّهُ جَاءَنِي جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّكَ سَرِيحٌ يَقُولُ أَمَّا بِرُضِيكَ يَا مُحَمَّدُ أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يَسْلِمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

(رواہ النسائی وداؤد)

۱۱۹ وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكْثَرُ الصَّلَاةِ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَوَاتِي فَقَالَ مَا شِئْتُ قُلْتُ الْمَوْبَعُ قَالَ مَا شِئْتُ فَمَا زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفُ قَالَ مَا شِئْتُ فَإِنْ زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ ثَلَاثَتَيْنِ قَالَ مَا شِئْتُ فَإِنْ زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ أَجْعَلْ لَكَ صَلَوَاتِي كُلَّهَا قَالَ إِذَا ابْتَكْفَى هَمَّكَ وَيَكْفُرْ لَكَ ذَنْبُكَ۔

(رواہ الترمذی)

۱۲۰ وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَلَّتْ أَيْهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَى شَيْءٍ دَعَاكَ قَالَ عَلَى رَجُلٍ آخِرُ بَعْدِ ذَلِكَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْهَا الْمُصَلِّي إِذْ عَجَبَ۔ (رواہ الترمذی وروای ابوداؤد و النسائی نحوہ)۔

۱۲۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنْتُ أُمَلِّقُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضِرًا وَأَبُوبَكْرٌ وَعُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالنَّسَاءِ عَلَى اللَّهِ تَمَّ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهُ مَسَلْ تُعْطَهُ۔ (رواہ الترمذی)

فصل سوم اس کی تحقیق

۸۴۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّكَ أَنْ يُكْتَالَ بِالْكَيْلِ الْأَوْفَى إِذَا صَلَّيْتَ عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِهِمْ وَأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِمْ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو پسند ہو کہ اس کو پورا ثواب ملے جب کہ وہ ہم پر اور اہل بیت پر درود بھیجے پس اس کو چاہیے کہ اس طرح درود بھیجے اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِهِمْ وَأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِمْ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

درود نہ بھیجنے والا نکیل ہے

۸۴۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَخِيلُ الَّذِي مَنَّ ذِكْرُكَ عِنْدَكَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ) عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَصَحِيحٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی - ابو داؤد) ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن و غریب ہے۔

درود آنحضرتؐ کے پاس پہنچتے ہیں

۸۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّيْتَ عَلَى عَمَلٍ عِنْدَ قَبْرِى سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّيْتَ عَلَى غَائِبٍ أَيْلَعْتُهُ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے میں اس کو سناتا ہوں اور جو شخص مجھ پر دور سے درود بھیجے تو وہ میرے پاس پہنچا جاتا ہے۔ (بیہقی در شعب الایمان)

درود کی فضیلت

۸۴۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّيْتُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ سَبْعِينَ صَلَاةً (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اور ملائکہ اس پر ستر مرتبہ درود بھیجتے ہیں۔ (احمد)

۸۴۵ وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَنْزَلَهُ اللَّهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ (رَأَى اللَّهُ تَعَالَى اس كُو اس جگہ جو مقرب ہو تیرے نزدیک قیامت کے دن) تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (احمد)

۸۴۶ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلَ مَخْلًا سَجْدًا فَأَطَالَ السُّجُودَ حَتَّى خَشِيَ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ تَوَقَّاهُ قَالَ لِحُثَيْمِ بْنِ أَرْطَفَةَ قَدْ رَأَيْتُ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا لَكَ قَدْ كُذِّبَ ذَلِكَ لَهُ قَالَ فَقَالَ إِنْ جَبَرْتُمْ عَلَيْهِ لَسْتُ بِمُؤْمِنٍ

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (گھر سے) نکلے اور ایک باغ میں داخل ہوئے پھر سجدہ کیا اور لمبا سجدہ کیا یہاں تک کہ مجھ کو خوف ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ میں آپ کی قبر دیکھ ہی رہا تھا کہ آپ سر اٹھایا اور فرمایا مجھ کو کیا ہوا؟ میں نے آپ کو قہر سے آگاہ کیا۔ آپ فرمایا جبرئیلؑ نے مجھ سے کہا۔ کیا آپ کو میں اس کی بشارت

قبولیت دعا درود پر موقوف ہوئی ہے

بَابُ الدُّعَاءِ فِي التَّشَهُّدِ تشہد میں دُعائے طے کا بیان

تشریف میں آنحضرتؐ کی دعا

نماز کے بعد کن چیزوں سے پناہ مانگنی چاہیے؟

۴۸۰ وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذِهِ الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ قَوْلُوا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ . (رواه مسلم)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کو یہ دُعائیں سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی سورت سکھاتے، چنانچہ آپ فرماتے اس طرح اَمَّا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ . (مسلم)

تہجد و درود کے بعد کی دعا

۸۸۱ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفُ عَنِّي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو کوئی دعا سکھائیے کہ میں اپنی نماز میں مانگوں۔ آپ نے فرمایا کہ: اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفُ عَنِّي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (یعنی میں نے آپ سے اللہ ظلم کیا اپنے نفس پر بڑا ظلم اور گناہوں کو سوائے تیرے کوئی نہیں بخشتا۔ تو مجھ کو بخش دے خاص طور پر بخشا اور مجھ پر رحم کر، تو بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔) (بخاری و مسلم)

سلام پھیرنے کا بیان

۸۸۲ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى أَرَى بَيَانًا مِنْ خَدِّهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں اور بائیں سلام پھیرتے دیکھا ہے۔ یہاں تک کہ میں دیکھتا تھا آپ کے رخساروں کی سفیدی کو (یعنی آپ کے چہرہ مبارک کی سفیدی نظر آ جاتی تھی حضور آنا چہرے کو پھرتے تھے۔) (مسلم)

نماز کے بعد امام مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھے

۸۸۳ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَعَ صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سمرہ بن جندب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف منہ کر کے بیٹھے۔ (بخاری)

۸۸۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِئُ عَنْ يَمِينِهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نماز پڑھنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں جانب بیٹھے۔ (بخاری)

۸۸۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ يَزِي أَوْ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں سے شیطان کا حصہ مقرر نہ کرے۔ یعنی اس امر کو لازم خیال کرے کہ (نماز کے بعد) دائیں جانب سے پھرے اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر دیکھا ہے بائیں جانب سے پھرتے ہوئے۔ (بخاری و مسلم)

نماز کے بعد کی دعا

۸۸۶ وَعَنْ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ يُقْبَلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ فَمِمَّنْهُ يَعْشُرُ رَبِّ قَبْنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو اس امر کو پسند کرتے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب ہوں تاکہ نماز کے بعد آپ ہماری طرف منہ کر کے بیٹھیں براء کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے (یعنی نماز کے سلام کے بعد) رَبِّ قَبْنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ (یعنی میرے رب مجھ کو اپنے عذاب سے بچا اس روز جب کہ تو اپنے بندوں کو اٹھائے یا جمع کرے۔) (مسلم)

نماز کے بعد مقتدیوں کا امام سے پہلے اٹھ جانا غیر مستحب ہے

۸۸۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ إِذَا اسْتَلَمَ رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ إِذَا اسْتَلَمْتُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ قُمْتُ وَثَبْتُ رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلَّى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَإِذَا خَافَ رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ.

(بخاری)

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اور جابر کی حدیث باب ضحک میں بیان کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

وَسَنَدُ حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِي بَابِ الضَّحِكِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

فصل دوم

نماز کے بعد کی دعا

۸۸۸ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَخَذَ بِيَدِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ فَقُلْتُ وَ أَنَا أُحِبُّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَا تَدَعُ أَنْ تَقُولَ فِي دُبُرِكُ كُلِّ صَلَاةٍ رَبِّ اعْنِي عَلَيَّ ذِكْرَكَ وَ شُكْرَكَ وَ حَسْبُ عِبَادَتِكَ.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْبُخَارِيُّ وَ النَّسَائِيُّ)

حضرت معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا۔ اے معاذ میں تجھ کو دوست رکھتا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو ہر نماز کے بعد یہ دعا کیا کر اور کبھی اس کو ترک نہ کر

إِلَّا أَنْ أَبَادَ أَوْ دَلَمَ يَذْكُرُ قَالَ مُعَاذُ فَإِنَّا أُحِبُّكَ.

نہیں بیان کیا۔

سلام پھیرنے کا طریقہ

۸۸۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَ بَرَكَاتُهُ يُرَايَ بِيَاضِ خَدَّيْهِ الْإِيمَانِ وَ عَنْ يَسَارِهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ يُرَايَ بِيَاضِ خَدَّيْهِ الْإِيمَانِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَ لَمْ يَذْكُرِ التِّرْمِذِيُّ حَتَّى يُرَى بِيَاضُ خَدَّيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِدٍ).

حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرہ کی بائیں جانب پھر کر بیٹھتے تھے

۸۹۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ الصَّلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ إِلَى شِقِّهِ الْيُسْرَى إِلَى الْيُسْرَى.

حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد اکثر بائیں جانب پھر جاتے یعنی اپنے چہرہ کی بائیں

(شرح السنہ)

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ)

نصر کے بعد سنتیں پڑھنے کے لئے جگہ بدل لینی چاہیے

۸۹۱ وَعَنْ عَطَاءِ الْخُدَّاسِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي إِلَّا مَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي صَلَّيَ فِيهِ حَتَّى يَتَوَلَّى - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) وَقَالَ عَطَاءُ الْخُدَّاسِيِّ لَمْ يُدْرِكِ الْمُغِيرَةَ -
 ۸۹۲ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضَرَهُمْ عَلَى الصَّلَاةِ وَهُمْ أَنَّنَا نَمْرُ فَوَقَّعَ الصَّرْفَ مِنْ الصَّلَاةِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) -
 عطاء خراسانی مغیرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام اس جگہ نماز نہ پڑھے جہاں (ابھی) نماز پڑھ چکا ہے بلکہ ذرا ہٹ جائے۔ (اس کو ابو داؤد نے روایت کیا اور کہا کہ عطاء خراسانی حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں ملے)
 حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شوق دلاتے تھے صحابہ کو نماز کا اور منع فرماتے تھے آپ اس سے کہ پھر میں وہ آپ کے پھر نے سے پہلے نماز کے بعد۔ (ابو داؤد)

فضل سوم

تہجد کے بعد آنحضرتؐ کی دعا

۸۹۳ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّابِتَ فِي الْأُمُورِ وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرَّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ)
 حضرت شداد بن اوس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تہجد کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الثَّابِتَ فِی الْاُمُوْر وَالْعَزِیْمَةَ عَلٰی الرَّشْدِ وَاَسْأَلُكَ شُکْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِیْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ (یعنی اے اللہ تم! میں تجھ سے دین میں ثابت قدمی چاہتا ہوں اور ہدایت کا قصد رکھتا ہوں اور طلب کرتا ہوں تجھ سے تیری نعمتوں کا شکر ادا کرنا اور تیری عبادت کی خوبی اور مانگتا ہوں تجھ سے قلب سلیم اور سچی زبان اور چاہتا ہوں تجھ سے وہ بھلائی جس کو تو جانتا ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس بُرائی سے جو تجھ کو معلوم ہے اور معافی چاہتا ہوں ان گناہوں سے جن کو تو جانتا ہے۔ (احمد، نسائی)

۸۹۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ بَعْدَ التَّهْجَةِ أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللَّهِ وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں تہجد کے بعد یہ کہا کرتے تھے اَحْسَنُ الْکَلَامِ کَلَامُ اللّٰهِ وَاَحْسَنُ الْهَدٰی هَدٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ (نسائی)

آنحضرتؐ کے سلام کا طریقہ

۸۹۵ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْلِمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيمَةً تَلْقَاءُ وَجْهَهُ ثُمَّ يَمِيلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ شَيْئًا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سلام پھیرتے تھے سامنے کے رخ اور کپڑے اور اسامہ کو دائیں جانب پھرتے تھے۔ (ترمذی)

۸۹۶ وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرُدَّ عَلَى الْإِمَامِ وَتَحَابَّ وَآثَ تَسْلِمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا ہے کہ سلام پھیرنے میں ہم امام کے سلام کے جواب کی نیت کریں۔ آپس میں محبت رکھیں اور ایک دوسرے کو سلام کریں۔ (ابو داؤد)

بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

نماز کے بعد دعا وغیرہ کا بیان

فصل اول

نماز کے اختتام پر اللہ اکبر کہنا

۸۹۶ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَعْرِضُ الْقِيَامَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے نماز کے ختم ہونے کو تکبیر سے پہچان لیتا تھا۔ (یعنی آپ نماز کے آخر میں بلند آواز سے اللہ اکبر کہاتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

فرض کے بعد آنحضرتؐ کے بیٹھنے کی مقدار

۸۹۷ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مَقْدَرًا مَّا يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو اس دعا کے پڑھنے کے بعد بیٹھتے اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكَتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ - (یعنی اے اللہ تو سالم ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے، بارک ت ہے تو اے عظمت اور بخشش کے مالک۔ (مسلم)

۸۹۸ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرُ ثَلَاثًا وَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكَتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کا سلام پھیر کر ایک جانب بیٹھتے تو تین مرتبہ استغفار پڑھتے اور پھر کہتے اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكَتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ - (مسلم)

فرض نماز کے بعد کی دعا

۸۹۹ وَعَنْ الْغُبَيْرِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَلْدِ مِنْكَ الْجَدُّ - (بُخَارِي وَمُسْلِمٌ)

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد کہاتے تھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَلْدِ مِنْكَ الْجَدُّ - (بخاری و مسلم)

۹۰۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ يَقُولُ بِوَيْهِ الْأَعْلَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَآلِهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (یعنی خدا کے سوا کوئی معبود نہیں)

حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کا سلام پھیرتے تو بلند آواز سے یہ کہتے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَآلِهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

وَلَهُ الشُّكْرُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ - (رَدَّ اُحْ مُسْلِمٌ) اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہوں سے رکنے کی اور عبادت پر قوت کی سوائے خدا کی عطا کی ہوئی طاقت کے اور کوئی قوت نہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں، اسی کی ہی نعمتیں اور اسی کے لئے بے بزرگی، اس کے لئے نیک تعریف اور کوئی معبود نہیں مگر اللہ، ہم خالص کرنے والے ہیں اس کے واسطے دین کو، اگرچہ کافران کو بُرا سمجھیں (مسلم)

نماز کے بعد کن چیزوں سے پناہ مانگنی چاہیے

۹۰۲ وَعَنْ سَعْدِ أَنَّهُ كَانَ يُعَلِّمُ بَيْنَهُ هُوَ لَا يَخِيءُ الْكَلْبُ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِبِهِتِ دُبُرِ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاعْوِذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ أَرْدَلِ الْعُمَى وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَنْ أَبِي الْقَبْرِ - (رَدَّ اُحْ البخاری)

حضرت سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو یہ کلمات سکھاتے تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ سے نماز کے بعد پناہ مانگتے تھے: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاعْوِذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْدَلِ الْعُمَى وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَنْ أَبِي الْقَبْرِ یعنی اے اللہ! میں تیرے ذریعہ نموداری بخل، ناکارہ عمر، فتنہ دنیا اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ (بخاری)

نماز کے بعد کی تسبیح اور اس کی فضیلت

۹۰۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ إِنَّ فَقْرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَقْدَ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنْيَا لِرَبِّ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى وَالنَّعِيمِ الْمُعْتَمِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا ابْتِغَاءُ مَا نَصِلُونَ كَمَا نَصَلْتُمْ وَيَتَوَمَّوْنَ كَمَا تَتَوَمَّوْنَ وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا تَصَدَّقُوا وَيُعْتِقُونَ وَلَا نَعْتِقُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تَدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَ تَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُونُ أَحَدًا أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَسْجُدُونَ وَتُكَبِّرُونَ وَتُحَمِّدُونَ وَتُبَارِكُونَ مَبْلُوْغَةً ثَلَاثِينَ مَرَّةً قَالَ أَبُو مَالِكٍ فَرَجَعَ فَقَرَأُوا الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلَ الْبِلَا مَوَالٍ بِمَا فَعَلْنَا فَقَعَلُوا مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فقرائے ہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ دو تہمتوں نے اعلیٰ درجات اور جنت کی نعمتوں کو حاصل کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اس کا سبب؟ انھوں نے عرض کیا وہ نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور وہ خیرات کرتے ہیں مگر ہم نہیں کر سکتے۔ وہ غلاموں کو آزاد کرتے ہیں اور ہم آزاد نہیں کر سکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی چیز بتلا دوں کہ تم اس کے سبب ان لوگوں سے سبقت لے جاؤ جو تم سے پہلے اسلام لائے ہیں اور ان لوگوں سے بھی مرتبہ میں بڑھ جاؤ جو تمہارے بعد پیدا ہوں گے اور کوئی شخص تم سے بہتر و افضل نہ ہوگا مگر میں وہ شخص جو دہی عمل کرے جو تم کرتے ہو۔ انھوں نے عرض کیا۔ ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا سُبْحَانَ اللَّهِ پڑھو، اللَّهُ أَكْبَرُ کہو اور اَلْحَمْدُ لِلَّهِ کہو ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس مرتبہ۔ ابو مالک کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد فقرائے ہاجرین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارے مالدار بھائیوں نے اس بات کو سنا جو ہم نے کی اور انھوں نے بھی اس پر عمل کیا اور وہ پھر ہم سے بڑھ گئے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کا فضل ہے وہ جس کو چاہے عطا فرمائے۔ (بخاری و مسلم)

بخاری کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ سُبْحَانَ اللَّهِ کہو ہر نماز کے

وَلَيْسَ قَوْلُ أَبِي مَالِكٍ إِلَّا خَرِجَ إِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ فِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ تَسْجُدُونَ فِي دُبُرِ كُلِّ مَبْلُوْغَةٍ عَشْرًا وَتُحَمِّدُونَ عَشْرًا وَتُبَارِكُونَ عَشْرًا بَدَلِ ثَلَاثِينَ وَثَلَاثِينَ۔

بعد دن مرتبہ اور الحمد للہ کہو دن مرتبہ اور اللہ اکبر کہو دن مرتبہ بجائے تینتیس مرتبہ کے۔

۹۰۴ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْقِبَاتُ لَا يَحْتَبُ قَائِلُهُمْ أَوْ فَاعِلُهُمْ دُبُرُ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلَاثٌ وَتَلَوْنِ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثٌ وَتَلَوْنِ تَحْمِيدَةً وَارْبَعٌ وَتَلَوْنِ تَكْبِيرَةً - (دَوَاةُ مُسْلِمٍ)

۹۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمَدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَقَالَ تَمَامَ الْمَاءَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ ذَلِكَ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ رَبْدِ الْبَعْرِ - (دَوَاةُ مُسْلِمٍ)

حضرت کعب بن عجرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کے بعد چند الفاظ کہنے کے ہیں جن کو ہر فرض نماز کے بعد کہنے والا ثواب یابوس ونا امید نہیں ہوتا۔ یعنی تینتیس مرتبہ سبحان اللہ تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر یعنی کل ننادیں مرتبہ اور سو کی تعداد کو پورا کرنے کے لئے یہ کہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ ذَلِكَ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تو اس کے گناہ بخشے جائیں گے اگرچہ دریائے جہاگ کے برابر ہوں (یعنی بہت زیادہ)

(مسلم)

فصل دوم

تسبیوت دعا کا وقت

۹۰۶ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْمَدْعَاءِ أَسْمَعُ قَالَ جَوَّتِ اللَّيْلُ الْأَخِيرُ وَدُبُرُ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَاتِ -

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا یا رسول اللہ! کس وقت دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا رات کے درمیانی حصہ میں جو آخری رات کے قریب ہو اور فرض نمازوں کے بعد۔

(دَوَاةُ التِّرْمِذِيِّ) (ترمذی)

ہر نماز کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم

۹۰۷ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَمَرَ فِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوَّذَاتِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ - دَوَاةُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ وَالْبَيْهَقِيِّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرَةِ -

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات (یعنی وہ سورتیں جن کا آغاز اَعُوْذُ سے ہوتا ہے) پڑھوں۔ (احمد۔ ابو داؤد۔ نسائی۔ بیہقی)

طلوع وغروب آفتاب تک ذکر میں مشغول رہنے کی فضیلت

۹۰۸ وَعَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْ أَعُوذَ مَعَ قَوْمٍ مَرَّيْنِ كَرُونِ اللَّهَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةَ مِائِينَ وَلَدٍ مُسْلِمِينَ وَلَا أَنْ أَعُوذَ مَعَ قَوْمٍ مَرَّيْنِ كَرُونِ اللَّهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصَا شَرُّ بَابِ الشَّمْسِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی قوم کے ساتھ نماز صبح کے بعد سورج نکلنے تک میرا بیٹھنا جو خدا کا ذکر کریں، میرے نزدیک حضرت اسمعیلؑ پیغمبر کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک ایسے لوگوں میں میرا بیٹھنا جو خدا کا ذکر کریں، میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ میں چار غلاموں کو آزاد کر دوں۔

(ابوداؤد)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی اور وہ سورج نکلنے تک بیٹھا ہوا خدا کا ذکر کرتا رہا اور سورج نکلنے پر اس نے دو رکعت نماز پڑھی تو اس کو ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد فرمایا ثواب پورے حج اور عمرے کا پورے حج اور عمرے کا۔ پورے حج اور عمرے کا۔ (ترمذی)

(رواہ ابو داؤد)

۹۰۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَةً تَامَةً تَامَةً (رواہ الترمذی)

فصل سوم دو نمازوں کے درمیان وقفہ کرنا چاہئے

ازرق بن قیسؓ کہتے ہیں کہ ہمارے امام نے جن کی کنیت ابو رُمثہؓ تھی ہم کو نماز پڑھائی اور کہا یہی نماز یا اسی نماز کی مانند میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی تھی۔ ابو رُمثہؓ نے یہ بھی بیان کیا کہ ابو بکرؓ اور انکی صف میں رسول اللہ ﷺ کی داہنی جانب کھڑے ہوتے تھے اور ایک شخص تھا جو حاضر ہو نماز کی پہلی تکبیر میں، پس نماز پڑھی نبی ﷺ نے پھر سلام پھیرا دونوں طرف یعنی دائیں بائیں۔ یہاں تک کہ ہم نے آپ کے رخساروں کی سفیدی دیکھی۔ پھر پھرے آپ ایک طرف منٹ پھرے ابو رُمثہؓ کے (یعنی خود اپنی ذات سے مراد ہے) پس کھڑا ہوا وہ شخص جو پہلی تکبیر میں آکر شریک ہوا تھا اور دو رکعت نماز شروع کر دی۔ غروراً کھڑے ہو گئے اور اس کے دونوں مونڈھوں کو کپڑے حرکت دی اور پھر کہا بیٹھ جا اس لئے کہ نہیں ہلاک ہوئے اہل کتاب مگر اس وجہ سے کہ وہ دو نمازوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے تھے۔ یہ سنکر رسول اللہ ﷺ نے نگاہ اٹھائی اور فرمایا۔ خطابؓ کے بیٹے خدا نے تجھ کو راء حق پر پہنچایا یعنی تو نے سچ کہا۔ (ابوداؤد)

۹۱۰ عَنْ الْأَرْدَنِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا إِمَامٍ ثَلَاثَتَيْنِ أَبَارِمَثَةً قَالَ صَلَّيْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ أَوْ مِثْلَ هَذِهِ الصَّلَاةِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَقْعُدَانِ فِي الصَّفِّ الْمَقْدَمِ عَنْ يَمِينِهِ وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ فَصَلَّى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى رَأَيْنَا بَيَاضَ عَدَنِهِ ثُمَّ انْقَلَبَ كَانِفًا لِي أَبِي رُمَثَةَ يَعْنِي نَفْسَهُ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِي أَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ يَشْفَعُ فَوَثَبَ عُمَرَ فَأَخَذَ مِمَّنْ كَبِهَ فَمَرَّاهُ ثُمَّ قَالَ اجْلِسْ فَإِنَّهُ لَنْ يَهْلِكَ أَهْلُ الْكِتَابِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلَاتِهِمْ فَصَلَّى حَتَّى رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَا فَقَالَ أَصَابَ اللَّهُ بِكَ يَا بَنَ الْخَطَّابِ (رواہ ابو داؤد)

نماز کے بعد کی تسبیح

حضرت زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ ہم کو علم دیا گیا ہے کہ ہم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہیں۔ پس ایک انصاریؓ نے خواب میں ایک فرشتے کو دیکھا جس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تم کو یہ حکم دیا ہے کہ تسبیح پڑھو تم ہر نماز کے بعد اتنی اتنی۔ انصاریؓ نے خواب میں فرشتے

۹۱۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أُمِرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثِينَ وَنُحَمِّدَ ثَلَاثًا وَنُكَبِّرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَأَنَّى رَجُلٌ فِي الْمَنَامِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقِيلَ لَهُ أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْبِّحُوا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ الْأَنْصَارُ

سے کہا کہ ہاں۔ پھر فرشتے نے کہا کہ مقرر کرو تم ان تینوں کلموں کی تعداد پچیس پچیس اور شامل کرو اس میں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کو پچیس مرتبہ۔ جب صبح ہوئی تو وہ انصاری حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور خواب آگاہ کیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس پر عمل کرو۔ (احمد۔ نسائی۔ دارمی)

فِي مَنَامِهِ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوا هَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ مَسًّا وَعِشْرِينَ رَاجْعًا فَيُفْعَلُ التَّهْلِيلُ فَلَنَأْمُرَ بِعَدَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْعَلُوا۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

آیۃ الکرسی کی فضیلت

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو لکڑی کے اس منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے تو اس کو موت کے سوا کوئی چیز جنت میں جانے سے نہیں روکتی اور جو شخص آیۃ الکرسی کو سوتے وقت پڑھے خداوند تعالیٰ اس کے اور اس کے پڑوسی کے اور جتنے مکان اس کے گرد ہوں، سب کو امن میں رکھتا ہے۔ (بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا، اور اس کو ضعیف کہا)

۹۱۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَحَدِ هَذَا الْبَيْتِ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ وَمَنْ قَرَأَهَا حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ أَمِنَهُ اللَّهُ عَلَى دَارِهِ وَدَارِ جَارِهِ وَاهْلٍ وَذَوَاتِ حَوْلِهِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ)

نماز فجر و مغرب کے بعد ذکر کی فضیلت

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص نماز کی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اور مغرب و صبح کی نماز کے بعد پاؤں موڑنے سے پہلے ان کلمات کو پڑھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُسَبِّحُهُ الْحَمْدُ بِمِثْقَلِ ذَرَّةٍ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تو لکھی جاتی ہیں دس مرتبہ نیکیاں اس کے لئے ایک بار (پڑھنے) کے بدلے اور ثنائی جاتی ہیں اس کی دس بُرائیاں اور بلند کئے جاتے ہیں اس کے درجہ اور ہوتے ہیں یہ کلمات اس کے لئے امان ہر بُری چیز سے اور امان شیطانِ رحیم سے اور کوئی گناہ اس کو ہلاکت کی طرف نہیں لے جاتا مگر شرک اور ہوگا وہ شخص عمل کے اعتبار سے بہترین انسان، مگر وہ شخص جو اس سے زیادہ مل کر تا ہوگا وہ افضل ہوگا۔ (احمد۔ اور ترمذی نے اسی طرح حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ”إِلَّا الشِّرْكَ“ تک روایت کیا۔ اور ”صَلَاةُ الْمَغْرِبِ“ اور ”بَيْدَةُ الْخَيْرِ“ کو بیان نہیں کیا۔ یہ حدیث حسنِ غریب ہے۔)

۹۱۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ وَيَسْتَبِيحَ رَجُلِيهِ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُسَبِّحُهُ الْحَمْدُ بِمِثْقَلِ ذَرَّةٍ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَكُتِبَتْ عَنْهُ عَشْرُ ذَرَائِجٍ وَكَانَتْ لَهُ حِزْبًا آمِنٌ كُلِّ مَكْرُودَةٍ وَحِزْبًا آمِنٌ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْذَنْبٍ أَنْ يَكُونَ رَكْعَةً إِلَّا الشَّرُّ لَكَ وَكَانَ مِنَ أَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا إِلَّا رَجُلًا يُفْضَلُ يَقُولُ أَفْضَلُ مِمَّا قَالَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَدَوِيُّ التِّرْمِذِيُّ نَعَدَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ إِلَى قَوْلِهِ إِلَّا الشَّرُّ لَكَ وَ لَمْ يَذْكُرْ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا بَيْدَةَ الْخَيْرِ وَقَالَ هَذَا أَحَدِيَّتٌ حَسَنٌ مَجِيئٌ غَرِيبٌ)۔

نماز فجر کے بعد ذکر کی فضیلت

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک فوجی جمعیت نجد کی جانب بھیجی۔ یہ جمعیت کثیر مالِ غنیمت لے کر واپس آئی اور جلد واپس آئی۔ ہم میں سے ایک شخص نے جو اس جمعیت کے ساتھ نہیں گیا تھا، کہا ہم نے اسی کوئی فوجی جمعیت نہیں دیکھی جو اس قدر جلد واپس

۹۱۴ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قَبْلَ بَعْثِ فَغَنِمُوا غَنَائِمَ كَثِيرَةً وَاسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ لَمْ يَخْرُجْ مَا رَأَيْنَا بَعْثًا اسْرَعُ رَجْعَةً وَلَا أَفْضَلُ غَنِيمَةً مِنْ هَذَا الْبَعْثِ فَقَالَ

آگئی جو اور اس قدر مال غنیمت لائی ہو۔ نبی ﷺ نے یہ سر کر فرمایا کیا نہ تلووں بن تم کو ایسی قوم جو مال غنیمت میں زیادہ اور داپسی میں بہتر ہو۔ وہ قوم وہ ہے جو صبح کی نماز میں حاضر ہوئی ہو پھر سورج نکلنے تک بیٹھی ہوئی خدا کا ذکر کرتی رہی ہو، یہی وہ لوگ ہیں جو داپسی میں افضل اور غنیمت میں زیادہ ہیں (ترمذی۔ اور انھوں نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔ راوی تمار بن ابی حمید اس حدیث میں ضعیف ہے)

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَوْلَكُمْ عَلَى قَوْمٍ أَفْضَلَ غَنِيمَةً وَأَفْضَلَ رَجْعَةً قَوْمًا شَهِدُوا وَاعْتَلَوْا الْقُبُورَ ثُمَّ جَلَسُوا يَذْكُرُونَ اللَّهَ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأُولَٰئِكَ أَسْرَعُ رَجْعَةً وَأَفْضَلُ غَنِيمَةً (رداء الترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ نَحْوِ عِزِّ بْنِ رَحْمَةَ ابْنِ أَبِي حُمَيْدٍ الرَّائِدِيِّ هُوَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ -

بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ وَمَا يُبَاحُ مِنْهُ

نماز میں جائز اور ناجائز امور کا بیان

فصل اول

نماز میں پھینک کے جواب میں یہ حکم اللہ کہنا مفسد نماز ہے

حضرت معاویہ بن حکم کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔ ناگہاں لوگوں میں سے ایک شخص پھینکا۔ میں نے کہا یَرْحَمُكَ اللَّهُ (دیس کر) لوگوں نے میری طرف گھورا (اس لئے کہ تو نماز کے اندر پھینک کا بواہ دیتا ہے) میں نے اپنے دل میں کہا کہ تم کو تہاویں ماں گم کرے تم کیوں میری طرف دیکھتے ہو۔ پس مارنا شروع کیا لوگوں نے اپنے (انھوں کو اپنی رائوں پر) تاک میں خاموش رہوں (جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھ کو خاموش کرنا چاہتے ہیں تو میں غصہ ہوا لیکن خاموش رہا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اس پر فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں تو آپ سے پہلے اور آپ کے بعد میں نے کسی کو ایسا شفیق سکھانے والا نہیں پایا خدا کی قسم آپ نے تو مجھ کو ڈانٹنا مارا اور نہ برا کہا (بلکہ یہ) فرمایا۔ یہ نماز ہے اس میں کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جو آدمیوں کے ساتھ کی جاتی ہے نماز تو نام ہے تسبیح، تکبیر اور قرآن پڑھنے کا یا اس کے مانند کچھ اور فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا زمانہ جاہلیت قریب ہو یعنی میں نیا مسلمان ہوں، اور تحقیق خدا نے دیا ہے ہم کو دین اسلام اور ہم میں سے چند ایسے شخص ہیں جو کاہنوں کے پاس آتے جاتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا تو ان کے پاس نہ جا۔ میں نے عرض کیا اور ہم میں بعض لوگ مشکون لیتے ہیں آپ نے فرمایا یہ ایک چیز ہے کہ پالتے ہیں وہ اس کو اپنے دلوں میں (یعنی دہم ہے اور نفع و ضرر پر اس کا

۹۱۵ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَمَنْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَالْكَلِّ أُمِّيَّةً مَا شَأْنَكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ تَجْعَلُونَ أَبْصَارُكُمْ بَأْيَدِيهِمْ عَلَى أَخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يَمْسِكُونَ بِيَدِي لَكِنِّي سَكْتُ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَامِي هُوَ دُؤْمِي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَبَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ فَوَاللَّهِ مَا كَهْدَنِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا شَتَمَنِي قَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةُ لَا يَصْلَحُ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثٌ عَقِيدٌ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ نَاسُ اللَّهِ بِأَسْلَافٍ وَلَا مَنَارَ جَالًا يَأْتُونَ الْكُفَّانَ قَالَ فَلَا تَأْنِيهِمْ فُلْكَ وَمَنَارَ جَالًا يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ بِحَدِّ وَنَهٍ فِي مُهْدٍ وَدِرْهِمٍ فَلَا يَمْنَعُهُمْ قَالَ قُلْتُ وَمَنَارَ جَالًا يَخْطُونَ قَالَ كَانَ نَبِيٍّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ قَمِيصًا وَاقِفًا خَلْفَهُ فَذَاكَ (رداءة مسيلم)

کوئی اثر نہیں) پس یہ وہم ان کو کسی کام سے نہ روکے۔ پھر میں نے عرض کیا اور ہم میں سے بعض لوگ خط کھینچتے ہیں ذیعنی فال یا رمل وغیرہ) آپ نے فرمایا ایک نبی تھے جو خط کھینچتے تھے پس جس شخص کا خط اس پیغمبر کے خط کے موافق ہوا وہ اس بات کو حاصل کر لیتا ہے۔ (مسلم)

نماز میں سلام کا جواب دینا عرام ہے

۹۱۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَسْلِمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيُرَدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنَّا نَسْلِمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ فَتُرَدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنْ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جبکہ آپ نماز پڑھتے ہوتے سلام کرتے تھے اور آپ ہمارے سلام کا جواب دیدیتے تھے۔ پھر جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس آئے تو ہم نے آپ کو سلام کیا جب کہ آپ نماز میں مشغول تھے) آپ نے ہمارے سلام کا جواب نہیں دیا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (پہلے تو) ہم لوگ آپ کو نماز کی حالت میں سلام کرتے اور آپ ہم کو سلام کا جواب دیدیا کرتے تھے۔ آپ نے

فرمایا نماز میں مشغولیت ہے (یعنی ذکر الہی یا قرأت قرآن ایسی حالت میں کلام کرنا ممنوع ہے۔) (بخاری و مسلم)

نماز میں زمین کو برابر کرنے کا مسئلہ

۹۱۸ وَعَنْ مُعِيقِبِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ قَاعِلًا فَوَاحِدَةً - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت معیقب بن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی نسبت جو سجدہ میں مٹی کو صاف کیا کہ

کوتا تھا، فرمایا: اگر ایسا کرنا ضروری ہو تو صرف ایک مرتبہ کر لیا کرو۔ (بخاری و مسلم)

نماز میں خصر ممنوع ہے

۹۱۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلَاةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے

۹۱۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَافٌ يَحْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ ایک لٹپٹ ہے کہ شیطان بندے کی نماز میں سے اُچک لیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

نماز میں دعا کے وقت نگاہ آسمان کی طرف نہ اٹھانی چاہیے۔

۹۲۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْتَهَبِينَ أَفْوَامُ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَتُخَفَّتْ ... أَبْصَارُهُمْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باز رہیں لوگ نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہیں اٹھانے سے یا اپنے یہ فرمایا کہ اُچک لے جائیں گی آنکھیں ان کی جو آسمان کی طرف اٹھانے

ہیں نگاہیں نماز میں۔ (مسلم)

آنحضرتؐ کا اپنی نواسی کو نماز میں کاندھے پر بٹھانا

۹۲۱ وَعَنْ أَبِي تَنَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذُمُّ لِنَاسٍ وَأُمَامَةٍ مِنْتُ أَبِي الْعَامِ عَلَى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ أَعَادَهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو تنادہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور اُمّہ ابوالعاصؓ کی بیٹی آپ کے کاندھے پر تھی۔ جب آپ رکوع فرماتے تو اُمّہ کو اُتار دیتے اور جب سجدہ سے فارغ ہوتے تو پھر اس کو مونڈھوں پر بٹھا لیتے۔ (بخاری و مسلم)

نماز میں جمائی کے وقت منہ بند کر لینا چاہیئے

۹۲۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاكَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظُمْ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَفِي رَوَايَةٍ الْبُخَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا أَتَاكَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظُمْ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُلْ هَا يَا شِمَاذِلَكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کسی کو نماز کے اندر جمائی آئے تو وہ امکان اس کو روکے اس لئے کہ جمائی کے وقت شیطان منہ میں گھس جاتا ہے (مسلم) اور بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب کسی کو نماز میں جمائی آئے تو اس کو روکے جب تک ممکن ہو اور دہا " نہ کہے اس لئے کہ شیطان کی طرف سے ہے، وہ اس سے ہنستا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جن کے ساتھ ایک واقعہ

۹۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ عَفِرَ بَنَاتُ مِنَ الْحَيِّ تَفَلَّتِ الْبَارِحَةُ لِيَقْطَعَ عَلَى صَلَاتِي فَا مَكْنِي اللَّهُ مِنْهُ فَاحْذَرْتُهُ فَارَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ عَلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَادِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تَمُتَ وَاللَّهِ كُنْتُ فَا كُزْتُ دَعَاةً أَخِي سُلَيْمَانَ رِبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي فَا دَدْتُهُ خَاسِرًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن میں ایک دیوانہ رات بھٹ آیا تاکہ میری نماز خراب کرے لیکن اللہ نے مجھ کو اس پر قدرت دی میں نے اس کو پکڑ لیا اور ارادہ کیا کہ اس کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں تاکہ تم سب اس کو دیکھ لو۔ معاً مجھ کو اپنے بھائی سلیمان (سغیر) کی یہ دعا یاد آگئی رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي خ۔ اے رب! مجھ کو ایسا ملک عطا فرما کہ میرے بعد کسی کے لئے مناسب نہ ہو پس میں نے اس کو ذلیل کر کے چھوڑ دیا۔ (بخاری و مسلم)

نماز میں کسی خاص موقع پر اشارہ کیا جاسکتا ہے

۹۲۴ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْبِجْ فَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ وَفِي رَوَايَةٍ وَقَالَ التَّسْبِيجُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو نماز میں کوئی بات پیش آئے (مثلاً اس کو کوئی بلائے یا کچھ مانگے) تو اس کو چاہئے کہ وہ سبحان اللہ کہے اور دستک دینا یا تالی بجانا خود بخود کے لئے مخصوص ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اپنے یہ فرمایا کہ سبحان اللہ کہنا مردوں کے لئے اور تالی بجانا عورتوں کے لئے ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

نماز میں سلام کا جواب نہیں دینا چاہئے۔

۹۲۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نُسَبِّحُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ نَأْتِيَ أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَلَبَّ دُعَانَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ أَتَيْنَاهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَسَمِعْتُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ يَرُدُّ عَلَى حَتَّى إِذَا أَقْبَضَ صَلَاتَهُ قَالَ إِنْ يَجِدُكَ مِنْ أَمْرٍ مَا يَشَاءُ وَ إِنْ مِمَّا أَحْدَثَ أَنْ لَا تَكْثُرُوا فِي الصَّلَاةِ فَرَدَّ عَلَى السَّلَامِ وَقَالَ إِنَّمَا الصَّلَاةُ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَ ذِكْرِ اللَّهِ فَإِذَا كُنْتَ فِيهَا فَلْيَكُنْ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آپ نماز پڑھتے ہوئے تھے سلام کیا کرتے تھے اور یہ واقعہ حبشہ سے واپسی سے پہلے کا ہے۔ پھر جب ہم حبشہ سے واپس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے آپ کو سلام کیا۔ آپ نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا جب آپ نماز سے فارغ ہو چکے تو آپ نے فرمایا۔ خداوند تعالیٰ اپنے جس حکم کو چاہتا ہے ظاہر کرتا ہے اور اب خدا نے یہ حکم ظاہر کیا ہے کہ نماز میں بات چیت نہ کیا کر۔ پھر آپ نے میرے سلام کا جواب دیا، اور

ذٰلِكَ شَأْنُكَ۔ (رواۃ ابی داؤد) فرمایا۔ نماز صرف قرآن پر ہے اور اللہ کا ذکر کرنے کے لئے ہے پس جب تو نماز کی حالت میں ہو تو بخیر کو ہی کرنا چاہئے (ابوداؤد)

نماز میں اشارہ سے سلام کا جواب دینے کا مسئلہ

۹۲۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِينَ كَانُوا يَسْتَلِمُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْقَبْلَةِ قَالَ كَانَ يُسَيِّرُ يَدَهُ۔ (رواۃ الترمذی) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں کس طرح وضو کر کے جواب دیتے تھے جبکہ ہم آپ کو سلام کرتے تھے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ اپنے ہاتھ سے اشارہ کر دیا کرتے تھے۔ (ترمذی، نسائی کی روایت میں بلال کی بجائے مہیب ہے)

نماز میں چھینکنے کے بعد حمد کرنا

۹۲۳ وَعَنْ رَفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ مَكَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا اَلْحَمْدُ مَبَارَكًا فِيهِ مَبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَنَرْضَى فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مِنَ الْمُتَكَلِّمِينَ فِي الْقَبْلَةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ رَفَاعَةُ اَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ ابْتَدَأَ هَـا بِضَعَةٍ وَثَلَاثُونَ مَلَكًا اِيَّاهُمْ يَصْعَدُ بِهَا۔ (رواۃ الترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حضرت رافع بن رافع کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی نماز میں مجھ کو چھینک آگئی۔ میں نے اُسی حالت میں نماز میں کہا اَلْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا اَلْحَمْدُ مَبَارَكًا فِيهِ مَبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَنَرْضَى تمام تعریف خدا کے لئے ہے بہت زیادہ تعریف بہت پاکیزہ بابرکت اور برکت کی گئی، جیسی کہ پسند کرتا ہے ہمارا رب، پس جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ نماز میں باتیں کرنے والا کون ہے؟ اس کا کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ نے پھر پوچھا۔ سب خاموش رہے۔ تیسری مرتبہ آپ نے پوچھا تو رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ہوں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں نے زیادہ فرشتے ان کا کلمہ کوئے جانے میں جلدی کر رہے تھے کہ کون ان کو پہنچنے لے جائے۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

جمائی شیطانی اثر ہے

۹۲۴ وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَلْتَّوَابُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ اِذَا تَشَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظُمْ مَا اسْتَطَاعَ۔ (رواۃ الترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نماز میں جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہے پس جب تم میں سے کسی کو نماز کے اندر جمائی آئے تو جس قدر ممکن ہو اس کو روکے۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

نماز کے راستہ میں انگلیوں کے درمیان تشبیک نہ کرنے کا حکم

۹۲۵ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَللَّهُ عَلَيْكُمْ وَمَنْكُمْ اِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَاحْصِنْ وَضُوءَهُ ثُمَّ خَرَّجْ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تُشَبِّكَنَّ بَيْنَ اَنْفُسِهَا فَاِنَّهُ فِي الْقَبْلَةِ۔ (رواۃ احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی)

حضرت کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کا ارادہ کر کے مسجد کی طرف جائے اور نماز میں انگلیوں کے درمیان تشبیکیں نہ کرے کہ ان کی طرف سے آخر تک نماز ہی میں سمجھا جائے گا۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی)

نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے ثواب میں کمی ہو جاتی ہے

۹۳۰ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِي مَبْلُوئِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا لَتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْهُ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند بزرگ دہر تر برابر بندہ کی طرف متوجہ رہتا ہے جب کہ وہ نماز میں ہوتا ہے جب تک کہ نماز پڑھنے والا ادھر ادھر نہ دیکھے۔ (احمد - ابو داؤد - نسائی - دارمی)

نماز میں نظر سجدہ کی جگہ رکھنی چاہیے

۹۳۱ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَنَسُ اجْعَلْ بَصَرَكَ حَيْثُ تَسْجُدُ. (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي سُنَنِ الْكُتَيْبِ مِنْ طَرِيقِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ بِرَفْعِهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا، اے انس! اپنی نگاہوں کو وہاں رکھ جہاں تو سجدہ کرتا ہے (ساری نماز میں)۔ (بیہقی)

نماز میں ادھر ادھر دیکھنے پر وعید

۹۳۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي إِبْرَاهِيمَ وَالْأَلْيَفَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ الْإِلْيَفَاتِ فِي الصَّلَاةِ هَلَكَةٌ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَيُفِي التَّطَوُّعَ لَا فِي الْفَرِيضَةِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) کہ اے بیٹے! نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچا۔ اس لئے کہ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا ہلاکت کا سبب ہے اگر دیکھنا ضروری ہو تو نفل نماز میں مفاہقہ نہیں، فرض نماز میں نہیں ہونا چاہئے۔ (ترمذی)

نماز میں کن انکھیوں سے ادھر ادھر دیکھنا مکروہ نہیں ہے۔

۹۳۳ وَعَنْ أَبِي عُبَايَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلَاةِ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِي عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کنکھیوں سے ادھر ادھر دیکھ لیا کرتے تھے، لیکن گردن کو پشت کی جانب نہ پھرتے تھے۔ (ترمذی و نسائی)

نماز میں شیطانی اثرات

۹۳۴ وَعَنْ عِدِّي بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَفَعَهُ قَالَ الْعَطَاسُ وَالتَّشَاءُّبُ فِي الصَّلَاةِ وَالْحِمْصُ وَالْفَقَى وَالزُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عدی بن ثابت اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چھینکنا، اونگھنا اور جمائی لینا نماز میں اور حیض کا جاری ہونا، قے آنا اور نکسیر کھڑکنا، یہ سب شیطان کی جانب سے ہے۔ (ترمذی)

رونے سے نماز باطل نہیں ہوتی

۹۳۵ وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الشَّخِيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ وَجَوْفِهِ أَرْبُوعٌ كَأَنِّي أَسْمَعُ الْمَوْجَلَ يَتَنَفَّسُ بَيْنِي وَبَيْنَ رِوَايَةٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مطرف بن عبد اللہ بن شخیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اُس وقت نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے اندر سے ایسی آواز آرہی تھی جیسی کہ دیگ کے جوش کرنے کی آواز ہوتی ہے۔ یعنی رو رہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاتِي فِي مَدْرَجَةِ أَرْبَعٍ كَأَنْ يَزِيدَ
التَّخِي مِنَ الْكِبَارِ -

تھے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نبی ﷺ کو نماز
پڑھتے دیکھا اور آپ کے منہ سے ایسی الفاظ نکل رہی تھی جیسی کہ چکی کی آواز
ہوتی ہے اور یہ آپ کے رونے کی آواز تھی۔

(احمد، نسائی، ابوداؤد)

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى النَّسَائِيُّ الرَّوَايَةُ
الْأُولَى وَابُودَاؤُدُ الثَّانِيَةَ)

نماز میں کنکریاں نہ ہٹانے کا حکم

۹۳۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَمْسَحُ
الْيَدَيْنِ بِالنَّجَسِ تَوَاجُهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَابُودَاؤُدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابودرہم کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ،
جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہو تو ہاتھ سے کنکریوں کو نہ ہٹائے اس
لئے کہ خدا کی رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد
نسائی، ابن ماجہ)

سجود کی جگہ صاف کرنے کے لئے چھونک نہ ماری جائے

۹۳۳ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ
وَسَلَّمَ عَلَا مَا لَنَا يَقَالَ لَهُ أَفْلَحَ إِذَا مَسَّجَدَ نَفْسٍ
فَقَالَ يَا أَفْلَحَ سَوِّبْ وَجْهَكَ -

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے
ایک غلام کو دیکھا جس کا نام افلیح تھا۔ وہ جب سجدہ میں جاتا تو چھونک
مارتا (تاکہ مٹی اس کی پیشانی وغیرہ کو نہ لگے) آپ نے یہ دیکھ کر فرمایا: اے
افلیح خاک آلودہ کر اپنے منہ کو۔ (ترمذی)

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

کوکھ پر ہاتھ رکھنا دوزخیوں کے آرام لینے کی صورت ہے

۹۳۴ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِخْيَارُ فِي الصَّلَاةِ رَاحَةُ أَهْلِ
النَّارِ - (رَوَاهُ فِي مُتَرَجِّحِ الشَّيْخِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز
میں پہلو پر ہاتھ رکھنا، دوزخیوں کی راحت کی صورت ہے۔
(شرح السنہ)

نماز میں سانپ و بچھو کو مارنے کا مسئلہ

۹۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَلُوا إِلَّا سَوْدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ
الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاؤُدُ وَ
التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،
کہ مار ڈالو دو کالوں کو نماز میں یعنی سانپ اور بچھو کو۔
(احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

آنحضرتؐ نماز کی حالت میں دروازہ کھولتے تھے

۹۳۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا عَادَ الْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ خَلَّتْ
فَاسْتَفْتَحَتْ فَسَمِعَتْ نَفْسَهُ فَنَفَحَتْ لِي ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُصَلَّاهُ وَ
ذَكَرْتُ أَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقُبْلَةِ - (رَوَاهُ ابُودَاؤُدُ
وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ)

ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
گھر میں نفل نماز پڑھتے تھے اور دروازہ بند کر لیا کرتے تھے۔ میں گھر میں تو
آپ دروازہ کھول دیتے اور پھر مصیٰ پر جا کر نماز میں مشغول ہو جاتے تھے
عائشہؓ فرماتی ہیں کہ دروازہ قبلہ کی جانب تھا۔
(ابوداؤد، احمد، ترمذی، نسائی)

نماز میں وضو ٹوٹ جانے کا مسئلہ

۹۳۷ وَعَنْ طَلْحِ بْنِ عَاقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

حضرت طلح بن علیؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اللہ علیہ وسلم اِذَا قَامَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْتَهِزْ وَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدِّ الصَّلَاةَ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ وَتَقْصِيٍّ - (۹۲۲)

کہ جب تم میں سے نماز کی حالت میں کسی کی بغیر آواز کے ہوا خارج ہو، تو اس کو چاہئے کہ وہ جا کر وضو کرے اور نماز کو دوبارہ پڑھے۔ (ابوداؤد)

۹۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَا خَذًا بِأَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۹۲۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے جب کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنی ناک کو پکڑ لے تاکہ لوگ بھیجیں کہ نکسیر پھوٹی ہے) اور وضو کو چلا جائے۔ (ابوداؤد)

۹۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ وَكَانَ جَلَسَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلَاتُهُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ إِسْنَادِهِ لَيْسَ بِالْقَوِي وَقَدْ اضْطَرَّ بُوَا فِي إِسْنَادِهِ (۹۲۴)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کی ہر اس وقت خارج ہو جب وہ نماز کے آخری قعدہ میں ہو اور سلام نہ پھیرا ہو تو اس کی نماز پوری ہو گئی۔ (ترمذی)

اور ترمذی نے کہا اس حدیث کی اسناد مضبوط نہیں ہے اور راویوں نے اس کی سند میں اضطراب کیا ہے۔

فصل سوم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک واقعہ

۹۲۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا كَبَّرَ انْصَرَفَ دَاوُدُ إِلَى الْيَمَنِ كَمَا كُنْتُمْ خَرَجَ فَأَعْتَلَّ ثُمَّ جَاءَ وَرَأْسُهُ يَقَطُرُ قُطْرًا بِهِمْ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَتَسَيَّتُ أَنْ أَعْتَلَّ (رَوَاهُ أَحْمَدُ) وَرَوَى مَالِكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ مَوْسَلًا -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے ارادے سے تشریف لائے۔ جب نکسیر کھی گئی تو آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی جانب منہ پھیر کر اشارہ سے کہا، اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو۔ یہ اشارہ کر کے آپ مسجد سے باہر نکلے غسل کیا اور اس حال میں واپس تشریف لائے کہ آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد آپ نے فرمایا۔ میں جنبی تھا (یعنی ناپاک) اور غسل کرنا مجھ کو مل گیا تھا۔

(احمد) اور اس کو مالک نے عطاء بن یسار سے مرسلاً روایت کیا۔

سجدہ کی جگہ کو گرمی سے بچانے کے لئے حضرت جابر کا طریقہ

۹۲۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ أَصَلِّيُ الظُّهْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ قَبْعَةً مِنَ الْحَصَى لِيَتَبَرَّدَ فِيَّ كَفِّيْ أَصْغَعَهَا لِحَبْثِيْ أَسْجُدُ عَلَيْهِ وَالشَّيْطَانُ الْحَرِي - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ (۹۲۶)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ظہر کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتا تھا اور کنکریوں کی ایک مٹھی بھری ہوئی رکھتا تھا تاکہ ان پر سجدہ کروں اور گرم زمین کی گرمی سے آپ کو بچاؤں۔ (ابوداؤد - نسائی)

نماز میں آنحضرت کے ساتھ شیطان کا ایک عجیب معاملہ

۹۲۶ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ فَمِنْ عِنَاةٍ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ أَلْعَنَكَ اللَّهُ ثَلَاثًا وَبَسَطَ يَدَهُ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے (جس میں) ہم نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا اَعُوذُ بِاللَّهِ (میں خدا تعالیٰ کے ذریعہ تجھ سے بیاہ مانگتا ہوں)۔

كَانَتْ تَنَاولُ شَيْئًا فَلَمَّا قَدَرَ غَمٌّ مِنَ الصَّلَاةِ قُلْنَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ رَمَعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا
لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذَلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ
يَدَكَ قَالَ إِنْ عَدُّ وَاللَّهُ ابْلَيْتَ جَاءَ بِشَهَابٍ مِنْ
نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِ فَقُلْتُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ أَلْعَنَكَ يَلْعَنُكَ اللَّهُ التَّامَّةُ
فَلَمْ يَسْتَخِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ أَخْذَهُ
وَاللَّهُ لَوْ لَا دَعْوَةُ أَخِيْنَا سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مَوْثِقًا
يَلْعَبُ بِهِ وَلَدَانِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ -

(رَدَاةُ مُسْلِمٍ)

بھائی سلیمان کی دُعا نہ ہوتی تو صبح تک شیطان بندھا ہوتا اور مدینہ کے بچے اس سے کھیلنے ہوتے۔ (مسلم)

نماز میں اشارہ سے سلام کا جواب دینے کا مسئلہ

نافع کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرؓ ایک شخص کے قریب گزرے جو نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے اس کو سلام کیا اور اس نے زبان سے سلام کا جواب دیا۔ عبد اللہ بن عمرؓ پھر اس کے پاس گئے اور اس کے کہا کہ جب تم میں سے کسی کو نماز کی حالت میں سلام کیا جائے تو وہ زبان سے جواب نہ دے بلکہ ہاتھ سے اشارہ کر دے۔ (مالک)

۹۴۷ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنْ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَرَّ الرَّجُلُ كَلَامًا فَدَجَّ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ إِذَا سَلَّمَ عَلَى أَحَدِكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَا يَنْكَلِمُكَ وَالْيَشْرُ بِيَدِهِ -

(رَدَاةُ مَالِكٍ)

بَابُ السَّهْوِ

فصل اول

رکعتوں کی تعداد بھول جانے کی صورت میں سجدہ سہو کا بیان

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو شیطان آتا ہے اور اس کو شبہ میں ڈالتا ہے یہاں تک کہ اس کو یہ یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں۔ پس جب تم میں سے کسی کو ایسی حالت پیش آئے تو بیٹھ کر دُوسجدے کرے (یعنی سجدہ سہو) (بخاری و مسلم)

عطار بن یسارؓ حضرت ابو سعیدؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو نماز کے اندر بہت شک پیدا ہو کہ کس قدر نماز پڑھی ہے تو رکعت یا چار رکعت تو شک کو دُور کر دے، اور ایک خاص تعداد کا یقین کر لے اور پھر اس یقین کی بنا پر نماز کو پوری کر کے سلام پھیرنے سے پہلے دُوسجدے کر لے۔ اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھی

۹۴۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ -

۹۴۹ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَأَمَّا يَدْرِكُكُمْ صَلَاتُكُمْ فَلْنَا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى مَا اسْتَبَقَ ثُمَّ لْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَإِنْ كَانَ صَلَاتُهُ شَفَعْنَ لَهُ صَلَاتَهُ وَإِنْ كَانَ

صَلَّيْنَا مَا لَا رَيْحَ كَانَا تَرْغِمَا الشَّيْطَانُ. (رداۃ) (۹۵۰)
وَرَدَاكَ مَالِكٌ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَا زَيْدٍ رَوَاهُ ابْنُ
شَفْعَرٍ بِهَا تَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ -

۹۵۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَزِيدُ
فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ مَا ذَاكَ قَالُوا أَصَلَّيْتَ خَمْسًا فَحَدِّثْ
مُحَمَّدَ تَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّمَا أَنَا
بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَشْيَا كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَاذْكُرُونِي
وَأَذِّنْكُمْ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَحْدِثِ الصَّوَابَ فَلْيُخَبِّرْ
عَلَيْهِ ثُمَّ لَيْسَ لَهُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور اس رائے کی بنا پر نماز کو پورا کر لے۔ پھر سلام پھیرے اور دو سجدے کر لے۔ (بخاری و مسلم)

۹۵۱ وَعَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدِي صَلَاتِي
الْعَشِيِّ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ سَمِعَهَا أَبُو هُرَيْرَةَ وَ
لَكِنْ نَسِيتُ أَنَا قَالَ فَصَلَّ بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ
فَقَامَ إِلَى خَشْبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَأَتَكَهَا
عَلَيْهَا كَانَتْ غَضْبَانٌ وَوَضَعَ يَدَا الْيَمْنَى عَلَى
الْيُسْرَى وَنَسَبَكَ بَيْنَ أَصْبَاعِهِ وَوَضَعَ خَدَّهُ
الرَّائِيَةً عَلَى ظَهْرِ كِفِّهِ الْيُسْرَى وَخَرَجَتْ سُرْعَانِ
الْقَوْمُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا أَفَصَرَ الصَّلَاةُ
وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَذَا بَابُ أَنْ يَكْلِمَا
وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طَوْلٌ يُقَالُ لَهُ
ذَوِ الْبَيْدَيْنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَ
الصَّلَاةُ فَقَالَ لَوْ أَنِّي وَلَمْ تُقْصِرْ فَقَالَ أَلَمْ يَقُولْ
ذَوِ الْبَيْدَيْنِ فَقَالُوا نَعَمْ فَقَدْ مَ قَصُرَ مَا تَرَكَ ثُمَّ
سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ
رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ
أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ فَرُبَّمَا سَأَلُوهُ ثُمَّ
سَلَّمَ فَيَقُولُ نَسِيتُ أَنْ عَمَّرَ أَنْ بَنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَنَفْظُهُ لِلْبَخَارِيِّ وَفِي أَخْرَجِي لَهُمَا فَقَالَ

ہوں گی تو یہ دو سجدے ان کو پھر بنا دیں گے اور پوری بار پڑھی ہوں
گی تو یہ سجدے شیطان کی ذلت کا باعث ہوں گے۔ (مسلم) اور مالک
نے عطاء سے مرسلاً روایت کیا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے ایک مرتبہ پھر پانچ رکعتیں پڑھیں۔ آپ پوچھا گیا کہ کیا نماز میں کچھ زیادتی
ہو گئی ہے۔ آپ نے فرمایا کیونکر؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا آپ پانچ رکعتیں پڑھی
ہیں (یہ سن کر) آپ سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کئے۔ اور ایک زواجر
میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے اعتراض کو سن کر فرمایا۔ میں بھی تمہاری
طرح ایک انسان ہوں، جس طرح تم بھولتے ہو میں بھی بھولتا ہوں جب
میں بھول جایا کروں تو تم مجھ کو یاد دلا دیا کرو۔ اور تم میں سے اگر کسی کو
نماز کے اندر شک پیدا ہو تو وہ ایک صحیح رائے قائم کرنے کا قصد کرے

اور اس رائے کی بنا پر نماز کو پورا کر لے۔ پھر سلام پھیرے اور دو سجدے کر لے۔ (بخاری و مسلم)

ابن سیرینؒ حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ظہر یا عصر کی
نمازوں میں سے ایک نماز جس کا نام ابو ہریرہؓ نے بتایا تھا لیکن میں
بھول گیا، رسول اللہ ﷺ نے ہم کو پڑھائی اور دو رکعتیں
پڑھ کر آپ نے سلام پھیر دیا اور اٹھ کر اس لکڑی کے سہارے کھڑے ہو گئے
جو عرض میں لگی ہوئی تھی۔ آپ کی حالت سے ظاہر ہوتا تھا کہ آپ غضبناک
ہیں۔ آپ نے اپنے واسطے ہاتھ کو بائیں ہاتھ میں ڈال لیا اور انگلیوں میں
انگلیاں ڈال لیں اور بائیں ہاتھ کی پشت پر اپنا دامنار خسا رکھ لیا،
اور جلد باز لوگ جو نماز کے بعد فوراً ہی چلے جاتے تھے اٹھ اٹھ کر مسجد کے
دروازوں سے باہر جانے لگے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ میں کہا۔ کیا نماز کم
ہو گئی؟ مسجد کے اندر جو لوگ موجود تھے ان میں ابو بکرؓ و عمرؓ بھی تھے ان
دونوں حضرات کو حضور ﷺ سے بات کرتے خوف معلوم ہوا
لوگوں میں سے ایک شخص تھا جس کے ہاتھ لمبے تھے اور اس کو ذوالبیدین
کہتے تھے، وہ آگے بڑھا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ بھول گئے؟
یا نماز ہی میں کمی ہو گئی ہے؟ آپ نے فرمایا۔ نہ تو میں بھولا اور نماز بھی کم نہ
ہوئی۔ اس کے بعد آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کیا ذوالبیدین
سیح کہتا ہے اور تمہارا بھی یہی خیال ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، ہاں یا
رسول اللہ ﷺ ذوالبیدین نے ٹھیک کہا۔ (یہ سن کر) آپ مصطلح کی جانب
بڑھے اور بقیہ نماز پڑھائی۔ پھر سلام پھیرا پھر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا
مثل سجدہ نماز کے بلکہ اس سے کسی قدر دراز۔ پھر سر کو اٹھایا اور پھر اللہ اکبر

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَّلَ كَمْ أَسَى وَلَمْ يُقْصَرَ كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔

کہا اور سجدہ کیا نماز کے سجدہ کی مانند یا اس سے کسی قدر دراز۔ پھر سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا۔ رادی ابن سیرینؒ سے لوگوں نے بار بار پوچھا کہ کیا اس کے بعد آپؐ نے سلام پھیرا؟ ابن سیرینؒ ہر بار جواب میں

یہ کہتے کہ مجھ کو یہ خبر ملی ہے کہ عمران بن حصینؓ نے یہ کہا کہ پھر آپؐ نے سلام پھیرا۔ (بخاری و مسلم)

اور بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ کچھ بھی نہیں ہوا۔ عرض کیا کچھ تو ہوا یا رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم۔

سجدہ سہو سلام پھیر کرنا چاہیے یا اس کے بغیر؟

۹۵۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ أَنْ يَجْلِسَ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا اقْتَصَى الْقَبْلَةَ وَانْتَهَرَ النَّاسُ نَسِيْلَهُ كَبَرُوا وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

حضرت عبداللہ بن جبینہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رض کو نماز کی نماز پڑھائی اور دو رکعت پڑھ کر (قعدہ کرنے کے بجائے) آپ کھڑے ہو گئے۔ صحابہ رض بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب نماز پڑھ چکے اور سلام پھیرنے کا وقت آیا تو صحابہ رض نے تکبیر کہی اور آپ نے دو سجدے سلام سے پہلے کر لئے پھر سلام پھیرا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

درود و دعا سجدہ سہو سے پہلے پڑھنی چاہیے یا بعد میں

۹۵۳ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَنَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو نماز پڑھائی اور دو سجدے سہو کے لئے۔ پھر تنہد پڑھی اور سلام پھیرا۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

۹۵۴ وَعَنْ الْمُخَيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ الْإِمَامُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ فَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوِيَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَإِنْ اسْتَوَى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَيَسْجُدُ سَجْدَتِي السَّهْوِ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام دو رکعت پڑھ کر کھڑا ہو جائے (یعنی قعدہ نہ کرے) اور اس سے پہلے کہ ابھی سیدھا کھڑا نہیں ہوا ہے اس کو یاد ہو جائے تو وہ بیٹھ جائے اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا ہے تو نہ بیٹھے اور دو سجدے سہو کے کر لے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

۹۵۵ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْحَرَبَانِ وَكَانَ فِي يَدَيْهِ طَوْلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ ذَكَرَ لَهُ مَنِيعَةٌ فَخَرَجَ غَضَبًا يَجْرُ رَدَاؤُهُ حَتَّى اسْتَوَى إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَمَدَتْ هَذَا قَالُوا نَعَمْ فَصَلَّ رَكَعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی اور تین رکعتوں پر سلام پھیر دیا اور اپنے گھر میں چلے گئے پس ایک شخص جس کا نام حربان تھا اور اس کے ہاتھ لمبے تھے کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ! یہ کہہ کر اس نے واقعہ بیان کیا۔ آپ غضبناک حالت میں چادر کو کھینچتے ہوئے باہر تشریف لائے اور صحابہ رض کے پاس پہنچ کر کہا کیا یہ سچ کہتا ہے؟ صحابہ رض نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے ایک رکعت پڑھی اور پھر سلام پھیرا اور دو سجدے کئے اور پھر سلام۔ (مسلم)

نماز میں کمی کا شک واقع ہو جانے کی صورت میں کیا کیا جائے

۹۵۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى صَلَاةً نَشَكَ فِي النُّقْصَانِ فَلْيَمْلِكْ حَتَّى يَشُكَّ فِي الزِّيَادَةِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے کہ جس شخص نے نماز پڑھی اور اس کو یہ شک پیدا ہوا کہ اس نے نماز کم پڑھی ہے تو وہ اور پڑھ لے یہاں تک کہ زیادتی کا شک پیدا ہو جائے۔ (احمد)

بَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ

تِلَاوَتِ قرآن کے سجدوں کا بیان

فصل اول

سورہ نجم کا سجدہ

۹۵۴ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ والنجم میں سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں اور مشرکوں نے سجدوں اور آدمیوں نے بھی سجدہ کیا۔ (بخاری)

سورہ الشقاق اور سورہ علق کے سجدے

۹۵۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ نَامِعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا التَّمَاءُ انشَقَّتْ وَإِذَا يُاسِمْ رَبِّكَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اِذَا التَّمَاءُ انشَقَّتْ اور اِذَا يُاسِمْ رَبِّكَ میں سجدہ کیا ہے۔ (مسلم)

سجدہ تلاوت واجب ہے

۹۵۹ وَعَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَتَحْنُ عِنْدَهُ لَا يَسْجُدُ وَتَسْجُدُ مَعَهُ فَتَزِدْ حَتَّى لَا يَجِدَ أَحَدًا سَاجِدًا بَعَثَ مَوْضِعًا لِسُجْدَةٍ عَلَيْهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیت سجدہ پڑھتے، ہم آپ کے پاس موجود ہوتے تو آپ بھی سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے اور اس قدر اذحام ہو جاتا کہ ہم میں سے بعض لوگ سجدہ کرنے کو جگہ نہ پاتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت کا سورہ نجم میں سجدہ نہ کرنا

۹۶۰ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ والنجم پڑھی اور سجدہ نہ کیا۔ (بخاری و مسلم)

سورہ ص کا سجدہ

۹۶۱ وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدْتُ مَن لَيْسَ مَعَهُ عَزَائِمُ السُّجُودِ وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ مُجَاهِدٌ قُلْتُ لِرَبِّ بْنِ عَبَّاسٍ أَسْجُدُ فِي مَنْ قَرَأَ مِنْ دُرِّ بَيْتِهِ دَاوُدَ وَسَلَمَانَ حَتَّى آتَى فِيهِمَا أَهْمَ اقْتِدَا فَقَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سورہ ص کا سجدہ تاکید سجدوں میں سے نہیں ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سورت میں سجدہ کرتے دیکھا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ مجاہد نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ میں سورہ ص میں سجدہ کروں؟ تو ابن عباس نے یہ آیت پڑھی دُرِّ بَيْتِهِ دَاوُدَ وَسَلَمَانَ فِيهِمَا أَهْمَ اقْتِدَا

نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَمَرَ أَنْ يَفْتَدِيَ
بِهِمْ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

پھر کہا تمہارے نبی ﷺ کے لئے ان لوگوں میں سے ہیں جن کو حکم دیا
گیا ہے کہ وہ ان انبیاء کی پیروی کریں۔ (بخاری)

فصل دوم

قرآن میں کل کتنے سجدے ہیں؟

۹۶۲ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ مِنْهَا
ثَلَاثٌ فِي الْمُفْصَلِ وَفِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ.

حضرت عمر بن العاصؓ کہتے ہیں کہ اُن کو رسول اللہ ﷺ نے
قرآن میں پندرہ سجدے پڑھائے۔ اُن میں سے تین تو مفصل (سورۃ)
میں ہیں اور دو سجدے سورۃ حج میں ہیں۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

دو سجدوں کی وجہ سے سورۃ حج کی فضیلت

۹۶۳ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَضِلَّتْ سُورَةُ الْحَجِّ بِأَنَّ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ
لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْدَأُ هَذَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِأَلِ
الْقَوِيِّ وَفِي الْمَصَابِيحِ فَلَا يَقْدَأُ هَاكُمَا فِي
شَرْحِ السُّنَنِ.

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے
عرض کیا۔ یا رسول اللہ! سورۃ حج کو فضیلت دی گئی ہے اس سبب
کہ اس میں دو سجدے ہیں؟ آپؐ فرمایا ہاں اور جو شخص ان دونوں
سجدوں کو نہ کرے وہ ان دونوں آیتوں کو نہ پڑھے۔ (ابوداؤد)
ترمذی نے کہا اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے مصابیح میں فلا یقراھا
کے الفاظ ہیں جیسا کہ شرح السنۃ میں ہے۔

سورۃ الم تنزیل السجدہ کا سجدہ

۹۶۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْجُدُ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ ثَمَّ قَامَ فَدَكَحَ فَرَادَا أَنَّهُ
قَرَأَ تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سجدہ کیا ظہر کی
ناز میں پھر کھڑے ہوئے اور پھر رکوع کیا۔ صحابہؓ نے اس پر خیال قائم کیا
کہ آپؐ نماز میں الم تنزیل السجدۃ پڑھی ہے۔ (ابوداؤد)

سجدہ تلاوت قاری اور سامع دونوں پر واجب ہوتا ہے

۹۶۵ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدَأُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ فَإِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ
كَبَّرَ وَسَجَدَ نَامِعَةً. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ ہمارے سامنے
قرآن پڑھا کرتے اور جس وقت سجدہ کی آیت آتی اور آپ سجدہ کرتے
تو ہم آپ کے ساتھ سجدہ کرتے۔ (ابوداؤد)

۹۶۶ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَرَأَ عَامَ الْفَيْحِ سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ
مِنْهُمْ الرَّائِبُ وَالسَّاجِدُ عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى آتَى
الرَّائِبُ لِيَسْجُدَ عَلَى يَدِهِ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے زمانے
میں سجدہ کی ایک آیت پڑھی۔ پس (آپ کے ساتھ) سب نے سجدہ کیا۔ ان
میں بعض سوار تھے اور بعض نے زمین پر سجدہ کیا۔ سواروں نے
اپنے ہاتھ پر سجدہ کیا۔ (ابوداؤد)

آنحضرت کا مفصل سورتوں میں سجدہ نہ کرنا

۹۶۷ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمُفْصَلِ مُنْذُ خَوَّلَ
إِلَى الْمَدِينَةِ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ مدینہ میں تشریف لانے کے بعد رسول
اللہ ﷺ نے مفصل سورتوں میں سے کسی سورت میں
سجدہ نہیں کیا۔ (ابوداؤد)

بَابُ اَوْقَاتِ النَّهْيِ

اَنْ اَوْقَاتُ كَابِيَانِ حِنْ مِيں نَازِ پڑھنا مَنُوعُ ہ

فصل اول

طلوع و غروب کے وقت نماز نہیں پڑھنی چاہیے

۹۴۲ عَنْ اَبِي عَمْرٍَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَا یَحْدِثُ أَحَدُکُمْ فِیْصَلِّ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِہَا وَفِی رَوَاہِ قَالَ إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَادْعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُوزَ إِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَادْعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِیْبَ قَ لَا تَحْتَنُوا بِصَلَاتِکُمْ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبِہَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنِی الشَّیْطَانِ - (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص سورج نکلنے کے وقت اور سورج ڈوبنے کے وقت نماز پڑھنے کا ارادہ نہ کرے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب سورج کا کنارہ نکل آئے تو نماز کو چھوڑ دو جب تک کہ وہ بالکل ظاہر نہ ہو جائے اور آفتاب کے طلوع ہونے اور غروب ہونے کے وقت نماز کا ارادہ نہ کرو اس لئے کہ آفتاب شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے (بخاری و مسلم)

وہ تین اوقات جن میں نماز پڑھنا ممنوع ہے

۹۴۳ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ یَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّ فِیْہِنَّ أَوْ نَقْرَأَ فِیْہِنَّ مَوْتَانَا حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِیْنَ یَقُومُ قَائِمَ الظَّہْرِ حَتَّى یَمِیلَ الشَّمْسُ وَحِیْنَ تُغِیْبُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ تین وقتوں میں نماز پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو منع فرمایا کرتے تھے اور انھیں اوقات میں مردوں کو دفن کرنے (یعنی نماز جنازہ پڑھنے) سے منع فرماتے تھے۔ ایک تو آفتاب نکلنے کے وقت یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے۔ دوسرا اس وقت کہ ڈھیر کا سایہ قائم ہو یہاں تک کہ آفتاب کا سایہ ڈھل جائے اور تیسرا اس وقت جب کہ آفتاب غروب ہونے لگے یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

مغرب و عصر کے بعد کوئی نماز نہ پڑھنی چاہیے

۹۴۴ وَعَنْ اَبِی سَیِّدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِیْبَ الشَّمْسُ - (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں اس وقت تک کہ آفتاب نہ نکل لے اور عصر کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ سورج نہ ڈوب جائے۔ (بخاری و مسلم)

نماز کے اوقات

۹۴۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ قَالَ قَدِیْمُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ الْمَدِیْنَةُ فَقَدِیْمَتُ الْمَدِیْنَةِ فَذَا عَلَیْہِ فَقُلْتُ أَخْبَرْنِی عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ صَلَاةَ الصُّبْرِ ثُمَّ أَقِصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حِیْنَ تَطْلُعُ

حضرت عمرو بن عبسہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور میں بھی مدینہ میں آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ مجھ کو نمازوں کے وقت سے آگاہ فرمائیے۔ آپ نے فرمایا صبح کی نماز پڑھو اور پھر نماز سے رک جائو

الشَّمْسُ حَتَّى تَرْفَعَ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ
بَيْنَ قَرْيَتَيْنِ شَيْطَانٍ وَجَنَّةٍ يُسْجِدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ
صَلَّى فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ فَتَحْضُرُ حَتَّى يَسْتَقِيلَ
الْقَلْبُ بِالرُّمَحِ ثُمَّ أَقْبَرَ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنْ جَنَّبَتْ
لَسَجَرِجَتَهُمْ فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَقِيْءُ فَصَلَّى فَإِنَّ الصَّلَاةَ
مَشْهُودَةٌ فَتَحْضُرُ حَتَّى تَصِلَ الْعَصْرُ ثُمَّ أَقْبَرَ
عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ
قَرْيَتَيْنِ شَيْطَانٍ وَجَنَّةٍ يُسْجِدُ لَهَا الْكُفَّارُ قَالَ
قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَالْوُضُوءُ حَدِّثْنِي عَنْهُ قَالَ يَا مَعْ
رَجُلُ يُقْرَبُ وَضُوءًا فَيَمْضِي مِنْهُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَسْتَنْشِقُ
إِلَّا خَذَتْ خَطَايَا وَجْهَهُ وَفِيهِ وَخَبَائِثُهُ ثُمَّ إِذَا
غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ إِلَّا خَذَتْ خَطَايَا
وَجْهَهُ مِنْ أَلْفِ لَفِ حَبِثَةٍ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ
يَدَيْهِ إِلَى الْإِبْرَاقَيْنِ إِلَّا خَذَتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ
أَلْفِ لَفِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَسْجُرُ رَأْسَهُ إِلَّا خَذَتْ خَطَايَا
رَأْسِهِ مِنْ أَلْفِ لَفِ شَعْرَةٍ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ
قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَذَتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ
أَلْفِ لَفِ مَعَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ قَامَ فَصَلَّى فَمَدَّ اللَّهُ دَائِي
عَلَيْهِ وَتَجَدَّدَ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ مِنْ
إِلَّا الصَّرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ
أُمُّهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تک کہ آفتاب طلوع ہو کر بلند نہ ہو جائے اس لئے کہ آفتاب شیطان
کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت آفتاب کو کافر
سجدہ کرتے ہیں۔ پھر نماز پڑھ (اشراق کی) کہ اس وقت کی نماز مشہودہ ہے
(یعنی اس وقت فرشتے حاضر ہوتے اور نمازی کی شہادت دیتے ہیں) یہاں
تک کہ سایہ نیرے کے برابر ہو جائے اور زمین پر اس کا سایہ نہ پڑے، پھر نماز سے
رُک جا۔ اس لئے کہ اس وقت بسو کا ملنا ہے دوزخ کو۔ پھر جب سایہ ڈھل
جائے تو (ظہر کی) نماز پڑھ اس لئے کہ یہ وقت فرشتوں کی حاضری کا ہے یہاں
تک کہ تو عصر کی نماز پڑھ لے۔ پھر نماز سے رُک جا آفتاب کے غروب ہونے تک،
اس لئے کہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ڈوبتا ہے اور اس
وقت کافر لوگ اس کو سجدہ کرتے ہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ اے نبی اللہ!
وضو کے بارے میں آگاہ فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص وضو کا
پانی لے کر کھلی کرے پھر ناک میں پانی دے کر اس کو جھاڑ دے تو اس
کے چہرے اور منہ اور ناک کے بانسہ کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ پھر جب وہ
اپنا چہرہ دھوئے جیسا کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم دیا ہے تو اس
کے چہرے کے ان حصوں کے گناہ ڈھل جاتے ہیں جو دونوں کلوں کے جانب
ہیں (یعنی ڈاڑھی کے حصوں کے گناہ) پھر جب وہ ہاتھوں کو کہنوت تک
دھوئے تو اس کے ہاتھوں کے گناہ انگلیوں تک ڈھل جاتے ہیں۔ پھر جب
وہ سر کا مسح کرتا ہے تو پانی کے ساتھ سر کے گناہ ڈھل جاتے ہیں۔ پھر جب
پاؤں کو ٹخنوں تک دھوئے تو پاؤں کے گناہ انگلیوں تک ڈھل جاتے
ہیں۔ پھر جب وہ کھڑا ہو اور نماز پڑھے اور خدا کی تعریف و توصیف بیان

کرے اور اس کی بزرگی کا اظہار (بیان) کرے جس کا وہ اہل ہے اور اس کا دل خدا کی طرف متوجہ ہو تو وہ گناہوں سے ایسا پاک
ہو جاتا ہے گویا آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنم دیا۔ (مسلم)

آنحضرت کا عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا

کریب کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما، مسور بن حزمہ اور عبد الرحمن
بن ازمہ نے مجھ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ، ان
ہمارا سلام کہو اور دریافت کر دو عصر کے بعد دو رکعت نماز کے
متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ چنانچہ میں آپ کی خدمت میں گیا تو انہوں
صحابیوں کا سلام عرض کیا اور سوال پیش کیا۔ آپ نے فرمایا ام سلمہ
سے پوچھو۔ میں نے واپس جا کر یہی کہہ دیا۔ پھر مجھ کو حضرت ام سلمہ
کے پاس بھیجا گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

۹۷۶ وَعَنْ كُرَيْبِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ عُبَايَةَ وَابْنِ مَسْرُورٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ
وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَزْهَرِ أَدْرَسُوهُ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالُوا
إِقْدَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ وَاسْأَلْهَا عَنِ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ
الْعَصْرِ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَلَبَّغْتُهَا مَا أَدْرَسُو
فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِنَّ فَدَخَلْتُ
إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُمَا ثُمَّ دَأَيْتُهُ لِيُصَلِّيَ

ہے۔ آپ ان رکعتوں سے منع فرمایا کرتے تھے پھر میں نے دیکھا کہ آپ ان دونوں رکعتوں کو پڑھتے ہیں۔ جب ان رکعتوں کو پڑھ کر آپ گھر میں آئے تو میں نے آپ کی خدمت میں نوٹھی کو بھیجا اور کہلایا کہ تم اس پر یہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ کو ان رکعتوں سے منع فرماتے سنا ہے۔ اور اب میں نے دیکھا کہ آپ ان کو پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ امیر کی بیٹی تو نے عصر کے بعد دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا۔ واقعہ یہ ہے کہ،

ثُمَّ دَخَلَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قَوْلِي لَهُ تَقُولُ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنِ هَاتَيْنِ الرُّكْعَتَيْنِ وَارَدَكَ تَصَلِّيَهُمَا قَالَ يَا ابْنَةَ آدَمَ سَأَلْتُ عَنِ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّ آتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَتَسْغَلُونِي عَنِ الرُّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

قبیلہ عبد القیس کے کچھ لوگ میرے پاس آئے تھے ان سے باتوں میں میری نظر کی بعد کی رکعتیں رہ گئیں، انھیں کو میں نے عصر کے بعد پڑھا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

فجر کی سنتوں کی قضا کا مسئلہ

محمد بن ابراہیم، قیس بن عمرو سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو صبح کی نماز کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ نے فرمایا صبح کی نماز دو رکعتیں ہیں۔ اس شخص نے عرض کیا صبح کی فرض نماز سے پہلے دو سنتیں میں نے نہیں پڑھی تھیں انھیں میں نے اس وقت پڑھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ (اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے بھی اسی قسم کی روایت کی ہے۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث متصل نہیں ہے کیونکہ محمد بن ابراہیم نے قیس بن عمرو سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ شرح السنہ اور مصابیح میں قیس بن نهد سے بھی اسی قسم کی روایت مروی ہے)۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ رُكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الصُّبْحِ رُكْعَتَيْنِ رُكْعَتَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرُّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مُخَوَّصًا وَقَالَ إِسْنَادُ هَذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو وَفِي شَرْحِ السُّنَنِ وَشَرْحِ الْمَصَابِيحِ عَنْ قَيْسِ بْنِ نَهْدٍ مُخَوَّصًا -)

خانہ کعبہ کا طواف ہر وقت کیا جاسکتا ہے

حضرت جبریل بن مطعم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لے عبد مناف کی اولاد! کسی کو اس گھر (خانہ کعبہ) کا طواف کرنے سے منع نہ کرو اور رات اور دن میں جس وقت وہ چاہے نماز پڑھنے دو۔ (ترمذی، ابو داؤد - نسائی)

وَعَنْ جَبْرِيلَ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَاةٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى آيَةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

جمعہ کے روز نصف النہار کے وقت نماز پڑھنے کا مسئلہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دوپہر کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے جب تک کہ آفتاب نہ ڈھل جائے مگر جمعہ کے دن۔ (شافعی)

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بِنِصْفِ النَّهَارِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ - (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

وَعَنْ أَبِي الْحَلِيلِ عَنْ أَبِي قَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَّةَ الصَّلَاةِ بِنِصْفِ النَّهَارِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ إِنَّ جَهَنَّمَ

ابو غنیل ابو قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دوپہر کے وقت نماز پڑھنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے جب تک کہ آفتاب نہ ڈھل جائے مگر جمعہ کے دن۔ اور فرمایا کہ دوزخ بھونکی جاتی ہے روزانہ مگر جمعہ کے

تَسْجُدَ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ - (رداۃ ابو داؤد) - وَ قَالَ أَبُو الْخَلِيلِ لَمْ يَلْقَ أَبَا قَتَادَةَ - دن نہیں جھونکی جاتی۔ (ابو داؤد) ابو داؤد نے کہا ہے کہ ابو خلیل نے ابو قتادہ رضی سے ملاقات نہیں کی۔

فصل سوم اوقات مکروہ

۹۸۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الصَّنَابَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارْقَهَا ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَإِذَا زَالَتْ فَارْقَهَا فَإِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوبِ قَارَنَهَا فَإِذَا غَرَبَتْ فَارْقَهَا وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي تِلْكَ السَّاعَاتِ (رداۃ مالک و احمد و النسائی)

حضرت عبد اللہ الصنابعی رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کا سینک ہوتا ہے پھر جب وہ بلند ہوتا ہے تو علیحدہ ہو جاتا ہے اور پھر جب دوپہر ہوتی ہے تو وہ سینک پھر آفتاب کے پاس آ جاتا ہے اور زوال پر دوبارہ ہو جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو پھر قریب آ جاتا ہے اور غروب ہو جاتا ہے علیحدہ ہو جاتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے۔ (مالک۔ احمد۔ نسائی)

نماز عصر کے بعد کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں

۹۸۲ وَعَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا الْمُحْصِينَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ صَلَاةٌ عَزِيزَتْ عَلَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَبَّيْهُمَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُكَ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ (رداۃ مسلم)

حضرت ابو بصرہ غفاری رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو مقام محض میں عصر کی نماز پڑھانی اور پھر فرمایا کہ یہ وہ نماز ہے جو پیش کی گئی تھی (یعنی لازم کی گئی تھی) تم سے پہلی قوموں پر لیکن انھوں نے اس کو ضائع کر دیا۔ پس جو شخص حفاظت کرے گا اس نماز کی اس کو دو گنا ثواب ملے گا۔ اور عصر کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک شاہد طلوع نہ ہو، اور شاہد ستارہ ہے۔ (مسلم)

عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے کی ممانعت

۹۸۳ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ إِنَّكُمْ لَتَصَلُّونَ صَلَاةً لَقَدْ مَجَّبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا رَأَيْنَاكَ يُصَلِّيْهِمَا وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ - (رداۃ البخاری)

حضرت معاویہ رضی کہتے ہیں کہ تم جو نماز پڑھتے ہو اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں لیکن ہم نے کبھی آپ کو یہ دو رکعتیں پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے ان کو پڑھنے سے منع فرمایا یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے سے۔ (بخاری)

۹۸۴ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ وَقَدْ صَعِدَ عَلَا دَرَجَةِ الْكُعْبَةِ مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَمَنْ لَمْ يَعْرِفَنِي فَأَنَا جُنْدُبٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ إِلَّا بِمَكَّةَ إِلَّا بِمَكَّةَ - (رداۃ احمد و زرین)

حضرت ابو ذر رضی کہتے ہیں کہ انھوں نے کعبہ کے زینہ پر چڑھ کر کہا کہ جس شخص نے مجھ کو پہچانا یعنی میرا نام جان لیا۔ اس نے میری سچائی کو معلوم کر لیا اور جس نے مجھ کو نہ پہچانا تو میں اس کو بتانا ہوں کہ میں جندب ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ بعد نماز صبح جب تک آفتاب طلوع نہ ہو جائے کوئی نماز نہیں ہے اور نہ عصر کے بعد جب تک آفتاب غروب نہ ہو جائے گر کر میں، گر کر میں، گر کر میں۔ (احمد۔ زرین)

بَابُ الْجَمَاعَةِ وَفَضْلِهَا

جماعت کی فضیلت کا بیان

فصل اول

جماعت کی نماز کا ثواب

۹۸۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِلَّةُ الْجَمَاعَةِ تَقْضِي مِلَّةَ الْفَذِّ يَسْبِعُ وَ عَشْرِينَ دَرَجَةً (متفق علیہ) (بخاری و مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا نماز سے ثواب میں ستائیس درجے زیادہ ہوتی ہے

ترکِ جماعت پر وعید

۹۸۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَّ بِحُطْبٍ فَيُحْطَبُ ثُمَّ أُمَرَّ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنُ لَهَا ثُمَّ أُمَرَّ رَجُلًا فَيُؤَمُّ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفُ إِلَى رِجَالٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُخَذُوا عَلَيْهِمْ بِبُؤْسِهِمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَذَابًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذاتِ اقدس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں نے ارادہ کیا کہ میں حکم دوں نماز کے لئے اور اذان دی جائے پھر ایک امام مقرر کروں لوگوں پر نماز پڑھنے کے لئے پھر جاؤں میں ان لوگوں کی طرف جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کسی کو معلوم ہو جائے (یعنی ان لوگوں کو جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے) کہ مسجد میں چکنی اور فریب پڑی یا بکری یا گائے کے دو گھر ل جائیں گے، تو وہ سنا کر نماز میں حاضر ہوں۔ (بخاری و مسلم)

نامینا شخص کو بھی جماعت میں شریک ہونے کی تاکید

۹۸۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَعْمَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُوْدُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَخَّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَرُخِّصَ لَهُ فَلَمَّا وُلِيَ دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ التَّيْدَاءُ بِالصَّلَاةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاجِبٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اندھا شخص (حضرت عبداللہ ابن امّ مکتوم رضی اللہ عنہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو مسجد میں لانے والا کوئی شخص نہیں ہے۔ پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اس کو گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دیدی جائے۔ آپ نے اس کو اجازت دیدی۔ پھر جب وہ واپس ہوا تو آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا کیا تو اذان کی آواز سنتا ہے

اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا تو تیرے لئے مسجد میں حاضر ہونا ضروری ہے۔ (مسلم)

سخت سردی کی وجہ سے اور بارش کی وجہ سے جماعت چھوڑ دینا جائز ہے

۹۸۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرَدٍ وَرُجِحَ ثُمَّ قَالَ أَلَا مَلُوكًا فِي

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ انھوں نے ایک نہایت سرد اور آندھی والی رات میں نماز کی اذان دی۔ پھر اذان دینے کے بعد لوگوں سے

الرِّجَالُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتَ بَرْدٍ وَمَطَرٍ يَقُولُ لَا أَصَلُّوا فِي الرِّجَالِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہا خبردار، اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ اس کے بعد کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جب کہ سخت سردی اور بارش ہوتی تھی، مؤذن کو یہ حکم دیتے تھے کہ وہ اذان میں بھی یہ کہہ دے کہ آگاہ رہو، اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ (بخاری و مسلم)

کھانا سامنے آجائے تو کھانے سے فارغ ہو کر نماز پڑھنی چاہیے

۹۸۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُفِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ قَابِدًا عَنِ الْعِشَاءِ وَلَا يَعْجَلُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُؤَمِّنُ لَهُ الطَّعَامَ وَتَقَامُ الصَّلَاةُ فَلَا يَأْتِيهَا حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے سامنے رات کا کھانا رکھا جائے اور نماز کی تکبیر کہی جائے تو پہلے کھانا کھالے اور کھانا کھانے میں جلدی نہ کرے اور اطمینان کے ساتھ کھا کر فارغ ہو۔ اور حضرت ابن عمرؓ کے سامنے کھانا رکھا جاتا اور نماز شروع ہوتی تو آپ نماز کو نہ آتے جب تک کھانا نہ کھا لیتے۔ اور امام کی قرأت سنتے رہتے۔ (بخاری و مسلم)

بول و براز کی حاجت کے وقت نماز نہ پڑھنی چاہیے

۹۹۰ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلَاةَ بِخَضَرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هَوَيْدًا فَعُهُ الْآخِثَانِ - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ کھانا سامنے ہونے پر نماز کامل نہیں ہوتی اور نہ اس وقت جب کہ دو خبیث ذبا و ڈال رہے ہوں، (یعنی پاننا اور پیناب)۔ (مسلم)

مرض نماز کی تکبیر ہو جانے پر دوسری نماز نہیں پڑھنی چاہیے

۹۹۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تکبیر کہی جائے تو فرض نماز کے سوا اور کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ (مسلم)

عورت کو مسجد میں جانے کی اجازت

۹۹۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةٌ أَحَدَكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعُهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی عورت مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو تم اس کو منع نہ کرو۔ (بخاری و مسلم)

عورتیں خوشبو لگا کر مسجد میں نہ جائیں

۹۹۳ وَعَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدْتُ أَحَدًا لَكَ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسِّ طِيَّبًا - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت زینبؓ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی مسجد میں جائے وہ خوشبو نہ لگائے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

۹۹۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا امْرَأَةُ أَصَابَتْ لِحْوَراً فَلَا تَشْهَدُ
مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) ہو۔ (مسلم)

فصل دوم

عورتوں کو گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے

۹۹۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا إِنْسَاءَكُمْ الْمَسَاجِدَ بِيَوْنَهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی عورتوں کو مسجدوں (میں آنے) سے نہ روکو۔ لیکن ان کے گھر (نماز کے لئے بہر حال) بہتر ہیں۔ (ابوداؤد)

عورتوں کو کس جگہ نماز پڑھنا افضل ہے

۹۹۶ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَواتِهَا فِي مَجْرِيهَا وَصَلَواتِهَا فِي فَخْدِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَواتِهَا فِي بَيْتِهَا. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کی نماز گھر کے اندر (یعنی دالان میں) بہتر ہے صحن کی نماز سے اور اس کی نماز کوٹھری میں بہتر ہے گھٹے ہوئے مکان سے۔ (ابوداؤد)

خوشبو لگا کر مسجد میں جانے والی عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی

۹۹۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِتَى تَمِيمَةُ حَتَّى أَتَى الْقَاسِمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلَوةُ امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ لِلْمَسْجِدِ حَتَّى تَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ مُنْخَوًةً)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے محبوب حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ اس عورت کی نماز قبول نہیں کی جاتی جو مسجد میں جانے کے لئے خوشبو لگائے، یہاں تک کہ خوشبو لگانے کے بعد وہ اچھی طرح غسل نہ کر لے، ایسا غسل جیسا کہ ناپاکی کا غسل کیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد۔ احمد۔ نسائی)

خوشبو لگا کر باہر نکلنے والی عورتوں کے پاس سے میں وعید

۹۹۸ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٍ قَابِضَةٌ الْمَرْءَةَ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا أَيْعَنِي زَانِيَةٌ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَا يَفِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ مُنْخَوًةً)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے (جب کہ وہ شہوت سے غیر عورت کی طرف دیکھے) اور جو عورت کہ خوشبو لگائے اور مردوں کی مجلس سے گزرے وہ ایسی ہے اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

فجر اور عشاء کی نمازوں کی فضیلت

۹۹۹ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْصُبْحِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ أَشَاهِدُ فُلَانٌ قَالَ أَشَاهِدُ فُلَانٌ قَالُوا لَا قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الْقَبْلَتَيْنِ أَنْقَلُ الْقَبْلَوَاتِ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک دن صبح کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو پوچھا۔ کیا فلاں شخص حاضر ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا نہیں، پھر آپ نے پوچھا۔ کیا فلاں شخص حاضر ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض

کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا یہ دو نمازیں یعنی عشا اور فجر کی نمازیں منافقوں پر تمام نمازوں میں بھاری ہیں۔ اگر ان لوگوں کو ان دونوں نمازوں کا ثواب معلوم ہو جائے تو وہ دوڑ کر اور گھٹنوں کے بل چل کر آتے اور نماز کی پہلی صف فرشتوں کی پہلی صف کی مانند ہے۔ اگر تم کو پہلی صف کی فضیلت معلوم ہو جائے تو تم جلد پہنچنے کی کوشش کرو۔ اور آدمی کی نماز (کسی دوسرے ایک آدمی کے ساتھ، تنہا نماز سے بہتر ہے اور آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا ایک کے ساتھ پڑھنے سے بہتر ہے اور جس قدر آدمی

عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِيهَا لَا تَتِمُّوهُمَا وَتَوْجِبُوا عَلَى الرُّكْبِ وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ تَوْعَلِمْتُمْ مَا فَضِيلَتُهُ لَا ابْتَدَأَ مَمْلُوءَةً وَإِنَّ مَمْلُوءَةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَا مِنْ مَمْلُوءَةٍ وَحْدَةً وَمَمْلُوءَةٌ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَا مِنْ مَمْلُوءَةٍ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كُنْتُ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

زیادہ ہوں خدا تعالیٰ کو پسند میں۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

جماعت سے نماز پڑھنے والوں پر شیطان غالب نہیں ہوتا

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہ نماز جماعت نہ پڑھیں تو شیطان ان پر غالب ہو جاتا ہے۔ پس جماعت کو تم ضروری سمجھو، اس لئے تنہا بھڑک بھڑکاکھا جاتا ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی)

۱۶۱۷ عَنْ أَبِي الدَّادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ وَلَا نَقَامٍ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدْ اسْتَعَاذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّمُّ الْقَامِصَةَ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

بغیر عذر جماعت میں شریک نہ ہونے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص موزن کی اذان سنے، اس کو کوئی عذر موزن کے اتباع سے نہ روکے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کونسا عذر؟ فرمایا خوف اور بیماری۔ قبول نہیں کی جاتی وہ نماز جو بغیر جماعت کے پڑھے۔ (ابوداؤد۔ دارقطنی)

۱۶۱۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ الْإِمَامَ يَدْعُو فَلَا يَسْتَعِذُّ مِنْ تَبَاعِهِ عَذْرًا قَالُوا وَمَا الْعَذْرُ قَالَ خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَوْ تَقَبَّلَ مِنْهُ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّى (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِقُطْنِيُّ)

جماعت کھڑی ہو جائے اور استنجا کی حالت ہو تو پہلے استنجا سے فارغ ہونا چاہیے

حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اگر نماز کی جماعت کھڑی ہو جائے اور تم میں سے کسی کو پاخانہ کی حاجت ہو تو پہلے پاخانہ جائے۔ (ترمذی۔ مالک۔ ابوداؤد۔ نسائی)

۱۶۱۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَوَجِدَ أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى مَالِكٌ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُلَّانٍ)

تین چیزوں کی ممانعت

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین باتیں ہیں جن کا کرنا کسی کو جائز نہیں۔ ایک تو یہ کہ کوئی شخص کسی قوم کا امام ہو اور دعائیں وہ صرف اپنی ذات کو مخصوص کر لے اور قوم کو چھوڑ دے، اگر اس نے ایسا کیا تو قوم کی خیانت کی۔ دوسرے یہ کہ اجازت حاصل کرنے سے پہلے کسی کے گھر کے اندر نظر نہ ڈالے، اگر اس نے

۱۶۲۰ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُنَّ لَا يَتَوَقَّعُ رَجُلٌ قَوْمًا يَخْصُ نَفْسَهُ بِاللَّحَاوِ دُونَ نَفْسِهِ فَإِنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرُ فِي قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا

يُصَلِّ وَهُوَ حَقٌّ حَتَّى يَتَخَفَّ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ)

ایسا کیا تو خیانت کی تیسرے یہ کہ ایسی حالت میں نماز نہ پڑھے جب کہ
پاخانے یا پیشاب کو روکے ہوئے ہو، یہاں تک کہ ان سے فارغ ہو کر کھڑا ہو
(ابوداؤد۔ ترمذی)

کھانے کی وجہ سے نماز میں تاخیر کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَوَخَّجُوا الْقُلُوبَ لِبَطْعَانٍ وَلَا يَغْبِرَ -
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کھانے
یا اور کسی کام کے سبب نماز میں تاخیر نہ کرو۔
(شرح السنہ) (درود الا فی شرح السنہ)

فصل سوم

جماعت سے نماز پڑھنے کی تاکید

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا دَ
مَا يَخْلَفُ عَنِ الْقِبْلَةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عَلِمَ نِفَاقَهُ أَوْ
مَرِيضٌ إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لِمَشْيِ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتَّى يَأْتِيَ
الْقِبْلَةَ وَ قَالَ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلِمَا سُنَنِ الْهُدَى وَإِنْ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى لَلْقِبْلَةِ
فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤْتَى فِيهِ وَ فِي رِوَايَةٍ قَالَ مَنْ
مَرَّ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيَحْفَظْ عَلَى هَذِهِ
الْقِبْلَةِ أَيْتَ الْحَمْسِ حَيْثُ يَنَادِي بِهَيْتَ فَإِنَّ اللَّهَ شَرَعَ
لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدَى وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى
وَأَنْتُمْ مَبْتَغُونَ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُبْتَغَى هَذَا أَلَسْخَلَفُ
فِي بَيْتِهِ لَتَرْكَكُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَ تَوَرَّكْتُمْ سُنَّةَ
نَبِيِّكُمْ لَعَلَّكُمْ دَمًا مِنْ رَجُلٍ يَنْتَهَرُ فَيُحْسِنُ الظُّهُورَ
لَكُمْ يَعْمِدُ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ إِلَّا كَتَبَ
اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْلُوقُهَا حَسَنَةً وَ رَفَعَهُ بِهَا
دَرَجَةً وَ حَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةٌ وَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا دَ مَا
يَخْلَفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ وَ لَقَدْ كَانَ
رَجُلٌ يُسَاقَى بِهِ يَهَادِي بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يَقَامَ
فِي الصَّفِّ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ ہم نے دیکھا ہے کہ نماز باجماعت
سے نیچے نہیں رہتا تھا اگر وہ شخص جو منافق ہو اور اس کا نفاق ظاہر ہو
یا بیمار۔ اور وہ بیمار بھی مسجد میں آتا تھا جو دو آدمیوں کے سہارے
چلتا تھا۔ اور ابن مسعود نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو
ہدایت کے طریقے سکھائے اور ان طریقوں میں سے ایک نماز ہے جو اس
مسجد میں جماعت سے ادا کی جائے۔ جس میں اذان دی جاتی ہے اور
ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جس شخص
کو یہ بات پسند ہو کہ وہ ایک کامل مسلمان کی حیثیت سے کل کو خدا سے
ملاقات کرے اس کو چاہیے کہ وہ ان پانچوں نمازوں کی حفاظت کرے
اور اس جگہ ان کو جماعت سے ادا کرے جہاں اذان دی جاتی ہو اور یہ کہ
خداوند تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لئے ہدایت کے طریقے مقرر کئے ہیں اور یہ نمازیں
انہیں ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں۔ اور اگر تم نماز پڑھو گے اپنے گھروں میں
جیسا کہ نماز پڑھنا ہے نیچے رہ جائے والا۔ تو تم اپنے نبی کی سنت (طریقہ)
سے بیگانے ہو جاؤ گے اور گمراہ بن جاؤ گے۔ اور جو شخص تم میں سے پاکی حاصل
کرے یعنی اچھی طرح وضو کرے۔ پھر ان مساجد میں سے کسی مسجد میں جائے گا اور
کرے جن میں جماعت سے نماز ہوتی ہے تو اس کے لئے ہر اس قدم کے بدلے
جو وہ چلے گا ایک نیکی لکھی جائے گی ایک درجہ بلند کیا جائے گا اور ایک بُرائی دور
کی جائے گی اور تحقیق ہم نے دیکھا ہے کہ نماز باجماعت سے صرف وہی شخص
نیچے رہتا ہے جو منافق ہے اور جس کا نفاق سب کو معلوم ہے۔ اور اس زمانے میں ایسے بھی آدمی تھے جن کو دو آدمی پکڑ کر مسجد میں لاتے
تھے اور ان کو صف میں کھڑا کیا جاتا تھا۔ (مسلم)

جماعت چھوڑنے والا سخت گناہ کا ہوتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَا مَا فِي الْبُيُوتِ مِنَ النِّسَاءِ وَ الدُّرُجَةِ آفَتُ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر گھروں
میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشا کی نماز کو قائم کرتا اور اپنے جوانوں

صَلَاةَ الْعِشَاءِ وَآمَرْتُ فِتْنًا فِي يَحْرُقُونَ مَا فِي
الْبُيُوتِ بِالنَّارِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

کو حکم دے دیتا کہ وہ گھروں میں آگ لگا دیں۔
(احمد)

اذان ہو جانے کے بعد بغیر نماز پڑھے مسجد سے نکلنے کا حکم

۱۰۰۸ عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ
الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا أُذِّنَ فِيهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَا هَذَا
فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم
دیا ہے کہ جب تم مسجد میں ہو اور اذان دی جائے نماز کے لئے تو تم میں
اس وقت تک کوئی مسجد سے باہر نہ نکلے جب تک نماز نہ پڑھ لے۔ (احمد)

۱۰۰۹ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَهُ الْإِذَانُ فِي الْمَسْجِدِ
ثُمَّ خَرَجَ لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَلَا يُرِيدُ التَّجَعُّعَ فَهُوَ
مُنَافِقٌ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ابو الشعثاءؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص اذان دے جانے کے بعد مسجد سے باہر
نکلا تو ابو ہریرہؓ نے کہا اس شخص نے ابو القاسم ﷺ کی نافرمانی کی
(مسلم)

۱۰۱۰ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَهُ الْإِذَانُ فِي الْمَسْجِدِ
ثُمَّ خَرَجَ لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَلَا يُرِيدُ التَّجَعُّعَ فَهُوَ
مُنَافِقٌ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عثمان بن عفانؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ جس شخص کو اذان نے مسجد میں پایا اور پھر وہ مسجد سے باہر چلا گیا کسی
خاص ضرورت کے لئے نہیں اور پھر واپس آئے کا وہ ارادہ بھی نہ رکھتا
ہو تو وہ منافق ہے۔ (ابن ماجہ)

زبان و عمل سے اذان کا جواب نہ دینے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی

۱۰۱۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَا صَلَاةَ لَهُ
إِلَّا مِنْ عُدْرَةٍ - (رَوَاهُ الدَّارِ قُطْنِي)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اذان
کو سنا اور اس کا جواب نہیں دیا اور مسجد میں جماعت میں حاضر نہ ہوا،
تو اس کی نماز نہیں ہے (یعنی کامل نماز) مگر کسی عذر سے ایسا کیا
تو مضائقہ نہیں۔ (دارقطنی)

نابینا شخص کو بھی جماعت نہ چھوڑنی چاہیئے

۱۰۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ يَارَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ لَمْ يَنْتَهَ كَثِيرَةٌ
الْمَوَاطِنَ السَّابِعَ وَأَنَا ضَرِبُ الْبَصَرُ فَعَلَّ النَّبِيُّ
مِنْ رُحْمَةٍ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى
الْفَلَاحِ - قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعَى هَلَا وَلَمْ يَرَحْصَ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ
اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں بہت سے موذی جاؤ
اور درندے ہیں اور میں اندھا ہوں کیا آپ مجھ کو معذور سمجھ کر گھر میں
نماز پڑھ لینے کی اجازت دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ کیا تو حتیٰ علی الصلوة
حتیٰ علی الفلاح کی آواز سنتا ہے؟ انھوں نے کہا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا
پس تو حاضر ہو اور اجازت نہ دی۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۱۰۱۳ وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ
وَهُوَ مُغْضِبٌ فَقُلْتُ مَا أَغْضَبَكَ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَعْرِفُ
مِنَ أَمْرِ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلَّا
أَنَّهُمْ يُصَلُّونَ جَمِيعًا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ام الدرداءؓ کہتی ہیں کہ میرے پاس غضبناک حالت میں
حضرت ابودرداءؓ تھے۔ میں نے کہا کس چیز نے آپ کو غضبناک بنایا
انھوں نے کہا۔ خدا کی قسم، میں امت محمدیہؐ کے کسی امر کو نہیں جانتا
مگر صرف یہ کہ وہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے لیکن اب وہ اس کو
بھی چھوڑتے جاتے ہیں۔ (بخاری)

مجر کی نماز جماعت سے پڑھنا رات بھر عبادت کرنے سے بہتر ہے

ابو بکر بن سلیمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے صبح کی نماز میں سلیمان بن ابی حشمہ کو نہ پایا۔ پھر عمرؓ صبح کے وقت بازار تشریف لے گئے اور سلیمان کا گھر مسجد اور بازار کے درمیان واقع تھا۔ حضرت عمرؓ سلیمان کی مال شفاء کے پاس سے گزرے اور اس سے کہا کہ صبح کی نماز میں میں نے سلیمان کو نہیں دیکھا۔ انھوں نے کہا کہ سلیمان نے رات بھر نماز پڑھی تھی اس کی آنکھوں میں نیند بھر گئی اور وہ سو گیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ صبح کی نماز کو جماعت سے پڑھنے کے لئے میرا حاضر ہونا رات

۱۰۱۳ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَشْمَةَ قَالَ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدَا سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي حَشْمَةَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ وَإِنَّ عُمَرَ غَدَا إِلَى الشُّوْقِ وَمَسُكِنِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمَسْجِدِ وَالشُّوْقِ فَمَرَّ عَلَى الشِّفَاءِ أَمْرُ سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهَا لَمْ أَرِ سُلَيْمَانَ فِي الصُّبْحِ فَقَالَتْ إِنَّهُ بَاتَ يَغْتَلِي فَعَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ لَأَنْ أَشْهَدَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي جَمَاعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُومَ لَيْلَةً۔ (رَدَاةُ مَا لَكَ)

بھر عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ (مالک)

دو آدمیوں کی جماعت ہو جاتی ہے

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو اور دو سے زیادہ میں جماعت ہے۔

۱۰۱۴ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِثْنَانِ نَحْمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ۔

(رَدَاةُ ابْنِ مَاجَةَ) (ابن ماجہ)

عورتوں کے مسجد جانے کا مسئلہ

بلال بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب عورتیں تم سے اجازت مانگیں تو ان کو مسجدوں میں جانے سے نہ روکو تاکہ وہ بھی مساجد سے اپنا حصہ حاصل کریں۔ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے خدا کی ہم ان کو ضرور روکیں گے۔ جن کے جواب میں عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں تم کو بتا رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی اجازت دی ہے اور تم کہتے ہو ہم ان کو مسجد میں جانے سے ضرور روکیں گے۔ اور سالم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بلال رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر اس کو اتنا برا بھلا کہا کہ کبھی اتنا برا بھلا کہتا ہوا نہ سنا گیا۔ اور پھر کہا میں تجھ کو آگاہ کرتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے حکم سے اور تو کہتا ہے کہ ہم ان کو منع کریں گے۔ (مسلم)

۱۰۱۵ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّسَاءُ حُفْلُو ظَهْرَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ فَقَالَ بِلَالٌ وَاللَّهِ لَنَمْنَعَهُنَّ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ أَنْتَ لَنَمْنَعَهُنَّ وَفِي رِوَايَةٍ سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ قَبْلَهُ سَبًّا مَا سَمِعْتُهُ سَبًّا مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ أَخْبَرْتُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ وَاللَّهِ لَنَمْنَعَهُنَّ۔ (رَدَاةُ مُسْلِمٍ)

ہوں رسول اللہ ﷺ نے حکم سے اور تو کہتا ہے کہ ہم ان کو منع کریں گے۔ (مسلم)

مجاہدؒ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے اہل کو مسجد میں آنے سے منع نہ کرے۔ پس کہا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے (بلال) نے البتہ ہم ان کو منع کریں گے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں تیرے سامنے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو یہ کہتا ہے۔ مجاہدؒ راوی کا بیان ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس بات پر اپنے بیٹے بلال سے آخر عمر تک نہ بولے۔ یہاں تک کہ انھوں نے وفات پائی۔

۱۰۱۶ وَعَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلٌ أَهْلَهُ أَنْ يَأْتُوا الْمَسَاجِدَ فَقَالَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَإِنَّا لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَحَدٌ ثَلَاثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ هَذَا قَالَ فَمَا كَلِمَةُ عَبْدِ اللَّهِ حَتَّى مَاتَ۔

(رَدَاةُ أَحْمَدَ)

(احمد)

بَابُ تَسْوِيَةِ الصَّفِّ

صفوں کو برابر کرنے کا بیان

فصل اول

صف برابر رکھنے کا حکم

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو برابر کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ گویا آپ برابر کرتے ان کو تیروں سے (تیروں سے برابر کرنا عرب کا محاورہ ہے یعنی نہایت سیدھا) جب ہمیں اس کا پورا علم ہو گیا۔ یعنی صفوں کے درست کرنے کا، تو ایک روز آپ تشریف لائے اور نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ تکبیر کہی جائے تو آپ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا خدا کے بندو اپنی صفوں کو برابر کر دو ورنہ خدا تمہارے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔ (مسلم)

۱۰۱۷ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ حَتَّى رَأَى أَنَا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَكُونَ قَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرَهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللَّهِ لَتُسَوِّنَّ صُفُوفُكُمْ أَوْ لِيُخَالِفَنَّ اللَّهُ وَبَيْنَ دُجُوهِكُمْ - وَرَدَّاهُ مُسَلِّمًا

جب تک ایک صف پوری نہ ہو جائے دوسری صف قائم نہ کی جائے

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نماز قائم کی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف منہ کئے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا: صفوں کو درست کرو اور برابر رکھو۔ میں تم کو پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ (بخاری)۔ اور بخاری و مسلم کی روایتوں میں یہ الفاظ ہیں کہ پورا کرو صفوں کو میں تم کو پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

۱۰۱۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاهُمْ أَفِي آرَائِكُمْ مِنْ وَرَائِي ظَهَرِي - وَرَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي الْمُتَّفِقِ عَلَيْهِ قَالَ أَمَّا الصُّفُوفُ فَيَا فِي آرَائِكُمْ مِنْ وَرَائِي ظَهَرِي

صف برابر رکھنا نماز کی تکمیل میں سے ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیدھا کرو تم اپنی صفوں کو اس لئے کہ صفوں کا برابر کرنا نماز کو کامل کرنا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۰۱۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) إِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ

صف برابر نہ ہونے سے قلوب میں اختلاف پیدا ہوتا ہے

حضرت ابو سعید انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ رکھتے اور فرماتے سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور اختلاف نہ کرو کہ اختلاف سے تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے اور مجھ سے قریب رہیں تم میں سے وہ لوگ جو بالغ اور عقلمند ہیں اور پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں اور پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آج تم اسی باعث سخت اختلاف میں

۱۰۲۰ وَعَنْ أَبِي سَعْدٍ الْأنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعُرُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتُخَلِّفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِينِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنَّهْلِ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُهُمْ. قَالَ أَبُو سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا

رَدَّاهُ مُسْلِمٌ (پڑچکے ہو۔) (مسلم)

مساجد میں شور و غل نہیں مچانا چاہیے

۱۰۲۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَلْبِسَنِي مِنْكُمْ أَوَّلُوا الْأَحْلَامِ وَالْأَهْلِ شَمَّ الَّذِينَ يَكُونُ نَهْمُ ثَلَاثًا وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ.

رَدَّاهُ مُسْلِمٌ

۱۰۲۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَحْمَاسِهِ تَأْخُذَ أَقَالَ لَهُمْ تَقْدَمُوهُ وَتَمَوَّأُوهُ وَلِيَأْتَمَّ بِكُمْ مِنْ بَعْدِكُمْ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللَّهُ.

(رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

صفین برابر اور پوری رکعتی چاہئیں

۱۰۲۳ وَعَنْ جَابِرٍ. سَمِعَهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَانَا حَلَقًا فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ عِزِينَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ لَا تَصِفُونَ كَمَا تَصِفُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تَصِفُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقَالَ يَمْتُونُ الصُّفُوفَ الْأُولَى وَيَتَأَخَّرُونَ فِي الْأُخْرَى.

رَدَّاهُ مُسْلِمٌ

بل کرکھڑے ہوتے ہیں۔ (مسلم)

مرد اور عورت کی بہترین صف کون سی ہے

۱۰۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا.

(رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

(مسلم)

فصل دوم

صفوں میں خلل نہ رکھنا چاہیے

۱۰۲۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُتَبُ أُمَّمُوكُمْ وَقَارِبُؤُا بَيْنَهُمَا حَادُّوَابِ الْأَعْنَاقِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفوں کو ملاؤ قریب قریب رکھو اور برابر رکھو گردنوں کو قسم ہے اس ذات کی جس کے

قَوَّالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ
مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَمَا تَهَا الْحَدَثُ -
ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں صفوں کے شکافوں میں شیطان کو داخل
ہوتے دیکھتا ہوں۔ گویا کہ وہ شیطان، کالی بکری کا بچہ ہے۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) (ابوداؤد)

صفیں پوری کرو

۱۰۲۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتَمُّوا الصَّفَّ الْمَقْدَامَ ثُمَّ الَّذِي بِلَيْهِ فَمَا كَانَ
مِنْ نَقْصٍ فَلَيْكُنْ فِي الصَّفِّ الْمَوْجِدَ -
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
پورا کرو پہلی صف کو۔ پھر اس کے قریب والی کو۔ اگر کچھ خرابی ہو تو
آخری میں ہونا چاہئے۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) (ابوداؤد)

پہلی صف کی فضیلت

۱۰۲۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ
يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَكُونُونَ الصَّفَّوَاتِ الْأُولَى وَ
مَا مِنْ خُطْوَةٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ خُطْوَةٍ يَتَمَشَّيْهَا
يَعْمَلُ بِهَا صَفًّا -
حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت
نازل کرتے ہیں جو پہلی صف کے قریب ہوں اور کوئی قدم اٹھانا خدا
کے نزدیک اتنا پسندیدہ نہیں جتنا کہ وہ قدم جو صف کو پورا کرنے
یا بھرنے کے لئے اٹھایا گیا ہو۔ (ابوداؤد)

صف میں دائیں طرف کھڑا ہونا افضل ہے

۱۰۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَنَّا -
الصفوف -
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت نازل کرتے ہیں صفوں
کی داہنی جانب والے لوگوں پر۔ (ابوداؤد)

آپ صفوں کو برابر کرنے کے بعد نماز شروع کرتے تھے

۱۰۲۹ وَعَنِ الثَّوْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا إِذَا قُمْنَا إِلَى
الْعَلَاةِ فَإِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) -
حضرت ثومان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم لوگ نماز کو کھڑے
ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو برابر کرتے
اور جب صفیں درست ہو جاتیں تو تکبیر کہی جاتی۔ (ابوداؤد)

۱۰۳۰ وَعَنْ النَّبِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْ يَمِينِهِ إِعْتَدِلُوا اسْوِدُوا
صُفُوفَكُمْ وَعَنْ يَسَارِهِ إِعْتَدِلُوا اسْوِدُوا صُفُوفَكُمْ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) -
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی داہنی طرف کے لوگوں سے فرماتے سیدھے کھڑے رہو، اور
صفوں کو برابر رکھو اور بائیں طرف کے لوگوں سے فرماتے سیدھے
کھڑے رہو اور صفوں کو برابر رکھو۔ (ابوداؤد)

نماز میں نرم موڑھے والے بہتر ہیں

۱۰۳۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنَّاكِبُ فِي الصَّلَاةِ -
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جن کے موڑھے نماز میں نرم ہوں۔
(ابوداؤد)

۱۰۳۳ عَنْ أَبِي قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اسْتَوْذُوا اسْتَوْذُوا اسْتَوْذُوا اقُولِ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَا رَيْبَ لِي مِنْ خَلْقِي كَمَا أَرَاكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز کو کھڑے ہوتے تو فرماتے برابر کرو برابر کرو برابر کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم کو پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں جس طرح سامنے سے دیکھتا ہوں۔ (ابوداؤد)

۱۰۳۲ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّيْفِ الْأَوَّلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الثَّانِي قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّيْفِ الْأَوَّلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الثَّانِي قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّيْفِ الْأَوَّلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الثَّانِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوِّدْ صُفُوفَكُمْ وَجَاذِبُوا مَنَاكِبَكُمْ وَلْيَبْزُغْ فِي أَيْدِي إِخْوَانِكُمْ وَسُدُّوا الْخُلُوفَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيهَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْخَذْفِ يَعْنِي أَوَّلَ الذُّفَانِ الصَّغَارِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۳۵
۱۹
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَسَّطُوا إِلَيَّ مَا مَوْسَىٰ وَخَلْلُ -
امام کو بیچ میں کھڑا ہونا چاہیے
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے امام کو درمیان میں رکھو اور مہر دو شکافوں کو۔
(رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد)

۱۰۳۲ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يُنَاجُونَ

۱۲۔ یعنی صفوں کو درست یا برابر کرنے کے لئے ہاتھ لگائیں تو تم اپنے جسم کو نرم چھوڑ دو اور خوش دلی سے کہا مانو۔ ۱۲

عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ حَتَّى يَخْرُجَهُمُ اللَّهُ فِي النَّارِ كَرِجْهِ طَالَ دَعَاكَ اللَّهُ تَعَالَى اس کو دوزخ میں۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) (ابوداؤد)

۴ صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونے والے کی نماز ہوتی ہے یا نہیں

۱۰۳۷ وَعَنْ أَبِيهِ بَنِي مَعْبُدٍ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَمْشِي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ قَامَرَةً أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ) حضرت ابوبکر بن معبد کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو تنہا صف کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا آپ نے اس کو نماز ٹوٹانے کا حکم دیا۔

(احمد ترمذی - ابوداؤد)

وَالْتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ

فَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔ ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ الْمَوْقِفِ

امام اور مقتدی کے کھڑے ہونے کا مقام

فصل اول

اگر دو آدمیوں کی جماعت ہو تو دونوں کس طرح کھڑے ہوں؟

۱۰۳۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْتٌ خَالَتِي نِيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي مِنْ وَرَائِ ظَهْرِهِ فَعَدَلَنِي كَذَا لَكَ مِنْ وَرَائِ ظَهْرِهِ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) حضرت عبد اللہ بن عباس کہتے ہیں کہ ایک روز رات کو میں اپنی خالہ حضرت نیمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے اور نماز پڑھنے لگے۔ میں بھی آپ کے بائیں جانب نماز کے لئے کھڑا ہو گیا۔ آپ نے پشت کی جانب سے ہاتھ نکال کر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو اپنے دائیں جانب کھینچ لیا۔ (بخاری و مسلم)

تین آدمیوں کی جماعت

۱۰۳۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُمْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ جَاءَ جَابِرُ بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي بَنَاجِمِيْعًا فَدَفَعَنَاهُ أَقَامَنَا خَلْفَهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے ارادے سے کھڑے ہوئے، میں آیا اور آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو گھما کر دائیں جانب لے گئے پھر جابر بن صخر آگیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ پس آپ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑے اور سچے کر دیا یہاں تک کہ ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ (مسلم)

مقتدی مرد و عورت کس طرح کھڑے ہوں؟

۱۰۴۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَتَيْمٌ فِي بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُّ سَلِيمٍ خَلْفَنَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اور تیم نے اپنے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے تھیں۔

(مسلم) ۱۱ انس کے بھائی ۱۲ انس رضی اللہ عنہ کی والدہ۔ ۱۲

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی، میرے ساتھ اور میری ماں ام سلمہؓ رضی اللہ عنہا کے ساتھ۔ انسؓ کہتے ہیں کہ اپنے مجھ کو اپنے دائیں جانب کھڑا کیا اور عورت کو ہمارے پیچھے۔ اسی وقت پہنچے جب کہ آپ رکوع میں تھے اور اس سے پہلے کہ وہ صف میں پہنچیں رکوع کر لیا۔ پھر صف کی طرف بڑھ گئے۔ پھر اس کا ذکر نبی ﷺ نے فرمایا خداوند تعالیٰ تیری حرص کو زیادہ کرے، لیکن آئندہ نہ کرنا۔ (بخاری)

۱۰۴۱. وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِ وَبِأُمِّهِ أَوْ خَالَتِهِ قَالَ فَأَقَامَتِي عَنْ يَمِينِهِ وَأَقَامَ الْمَرْأَةُ خَلْفَنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.
۱۰۴۲. وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنََّّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلَا تَع. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

فصل دوم

تین آدمیوں کی جماعت ہوتوان میں سے ایک امام بن جائے

حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ جب ہم تین آدمی ہوں تو ہم میں سے ایک آگے بڑھ جائے یعنی امام بن جائے۔ (ترمذی -)

۱۰۴۳. عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً أَنْ يَتَقَدَّمَ مِنَّا أَحَدُنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

امام کیلئے تنہا بلند جگہ پر کھڑا ہونا مکروہ ہے

حضرت عمارؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے مدائن میں لوگوں کی امامت کی۔ وہ ایک چوڑے پر کھڑے ہوئے اور لوگ نیچے۔ پس آگے بڑھے حضرت حذیفہؓ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمارؓ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور نیچے آتا رہا جب نماز سے فارغ ہوئے تو حذیفہؓ رضی اللہ عنہ نے عمارؓ سے کہا کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جب کوئی شخص کسی قوم کی امامت کرے تو وہ مقتدیوں سے اونچی جگہ پر کھڑا نہ رہو۔ یا اسی کے مانند کچھ الفاظ فرمائے۔ عمارؓ نے کہا اور اسی وجہ سے میں نے تمہارا اتباع کیا اور پیچھے ہٹ آیا جب کہ تم نے میرا ہاتھ پکڑ کر عجب کو کھینچا۔ (ابوداؤد)

۱۰۴۴. وَعَنْ عَمَارٍ أَنََّّهُ أَمَرَ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ أَنْ يَتَقَدَّمَ عَلَى مَنْ كَانَ يُصَلِّي وَالنَّاسُ أَسْفَلَ مِنْهُ فَتَقَدَّمَ حَذِيفَةُ فَأَخَذَ عَلَى يَدَيْهِ فَأَتْبَعَهُ عَمَارٌ حَتَّى أَنْزَلَهُ حَذِيفَةُ فَلَمَّا فَرَغَ عَمَارٌ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ لَمْ حَذِيفَةُ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَمَرَ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِي مَقَامٍ أَرْفَعَ مِنْ مَقَامِهِمْ أَوْ تَحْتَ ذَلِكَ فَقَالَ عَمَارٌ كَذَا لَكَ اتَّبَعْتُكَ حِينَ أَخَذْتَ عَلَى يَدَيْ.

تعلیم کے لئے امام تنہا اونچی جگہ پر کھڑا ہو سکتا ہے۔

حضرت سہل بن سعدؓ الساعدی کہتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کہ آنحضرت ﷺ کا منبر کس چیز کا تھا؟ یعنی کس لکڑی کا تھا؟ انھوں نے کہا کہ وہ جھاڑی لکڑی کا تھا جس کو فلاں شخص نے جو فلاں عورت کا آزاد کردہ غلام تھا، بنایا تھا۔ پس کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ اس پر جب وہ تیار کر لیا گیا اور مسجد میں رکھ دیا گیا۔ اور قبلہ کی طرف منبر کے آگے تبلیغ کی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے

۱۰۴۵. وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنََّّهُ سُئِلَ مِنْ آيَةِ نَبِيِّ النَّبِيِّ فَقَالَ هُوَ مِنْ أَثْلِ الْعَابَةِ عَلَيْهِ فَلَا نَ مَوْلَى فَلَانَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ عَمِلَ دُؤْبِيعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَثَرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَأَ وَرَكَعَ النَّاسُ

ہوئے۔ پس آپ قرآن پڑھا اور رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا اور آپ کے پیچھے لوگوں نے بھی رکوع کیا۔ پھر سر کو اٹھایا۔ پھر آپ پیچھے لوٹے یعنی زمین پر اتر آئے اور سجدہ کیا زمین پر، پھر منبر پر تشریف لے گئے اور قرأت پڑھی پھر رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور پھر زمین پر آئے اور سجدہ کیا (یہ الفاظ بخاری کے ہیں) اور بخاری و مسلم نے اسی قسم کی حدیث بیان کی ہے اور آخر میں کہا ہے کہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے لوگوں کی طرف توجہ فرمائی اور

خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَىٰ فَجَعَلَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمَنَدَرِ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَىٰ حَتَّىٰ يَجِدَ بِالْأَرْضِ هَذَا الْفُطُ الْبُخَارِيَّ وَفِي مُتَّفَقٍ عَلَيْهِ نَحْوُهُ وَقَالَ فِي أُخْرَىٰ فَلَمَّا قَرَعَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هَذَا لِتَأْتُوا مِنِّي وَلِتَعْلَمُوا صِلَاتِي -

کہا۔ لوگو! اس کو میں نے اس لئے کیا ہے تاکہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز سے واقف ہو جاؤ۔

اعتکاف میں آپ کی امامت

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجرہ میں نماز پڑھی اور لوگ حجرہ کے باہر آپ کی اقتدا کر رہے تھے۔ (البودادود)

۱۰۴۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرَتِهِ يَا تَسْمُونَ بِهِ مِنْ دَرَاءِ الْحَجَرَاتِ - (رَوَاهُ الْبُودَادُودُ)

فصل سوم صف بندی کا طریقہ

ابو مالک اشعریؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے لوگوں سے کہا کہ کیا میں تم کو رسول اللہ ﷺ کی نماز کی کیفیت سے آگاہ کروں آپ نے نماز کو قائم کیا اور صف بنائی مردوں کی پھر اس صف کے پیچھے لڑکوں کو کھڑا کیا اور اس کے بعد آپ نے نماز پڑھائی (اسی طرح) انھوں نے آپ کی نماز کا ذکر کیا اور کہا یہ تھی آپ کی نماز۔ (البودادود)

۱۰۴۲ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقَامَ الْقَبْلَةَ وَصَفَّ الرِّجَالَ وَصَفَّ خَلْفَهُمُ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ فَنَذَرَ صَلَاتَهُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا صَلَاةُ قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَالَ أُمِّي (رَوَاهُ الْبُودَادُودُ)

قیس بن عبادؓ کہتے ہیں کہ جب میں مسجد کے اندر پہلی صف میں تھا کہ ایک شخص نے پیچھے سے مجھ کو کھینچا اور مجھ کو ایک طرف کر کے وہ میری جگہ کھڑا ہو گیا۔ قسم ہے اللہ کی (غصہ کی وجہ سے) میں اپنی نماز کو نہ سمجھ سکا (یعنی غصہ سے میری ایسی حالت ہو گئی کہ مجھ کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں) پھر جب وہ شخص نماز سے فارغ ہوا تو دیکھا کہ وہ ابی بن کعب تھا۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ اے نوجوان تجھ کو کون بخیرہ نہ کرے اللہ تعالیٰ میرے اس فعل کے سبب سے تحقیق یہ نبی ﷺ کی وصیت ہے ہم لوگوں کے لئے کہ آپ کے قریب کھڑے ہوں۔ اس کے بعد انھوں نے قبلہ رخ ہو کر کہا۔ ہلاک ہوئے سردار، قسم ہے رب کعبہ کی۔ تین بار یہ فرمایا اس کے بعد کہا خدا کی قسم میں سرداروں

۱۰۴۳ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَادٍ قَالَ بَيْنَا آمَا فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّبَةِ الْمَقْدَمَةِ فَبَدَأَ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي بِجِدَّةٍ فَنَعَانِي وَقَامَ مَقَامِي فَوَاللَّهِ مَا عَقَلْتُ صَلَاتِي فَلَمَّا انْصَرَفَ إِذَا هُوَ أَبِي بَنُ كَعْبٍ فَقَالَ يَا فَتَى لَا يَسُوْرُكَ اللَّهُ إِنْ هَذَا عَهْدٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا أَنْ نَلِيكَ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ هَذَا أَهْلُ الْعَقْدِ وَرَبُّ الْعُكْبَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا عَلَيَّهِمْ أَمْسَى وَلَكِنْ أَمْسَى عَلَى مَنْ آمَنُوا أَفُلْتُ يَا أَبَا يَعْقُوبَ مَا نَعْنِي يَا هَلِ الْعَقْدِ قَالَ الْأَمْرُؤُ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

ایاموں سے رنجیدہ نہیں ہوں لیکن میں ان لوگوں سے رنجیدہ ہوں جو ان کو گمراہ کرتے ہیں۔ رادی کا بیان ہے کہ میں نے ابی سے دریافت کیا کہ اہل عقد (سرداروں) سے آپ کی کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا: قوم کے اُمراء۔ (نسائی)

بَابُ الْإِمَامَةِ

امامت کا بیان

فصل اول

امامت کا مستحق کون ہے

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قوم کی امامت وہ شخص کرے جو قرآن مجید کو ان میں سب سے اچھا پڑھتا ہو پھر اگر سب ہی اچھا پڑھتے ہیں تو احکام دین کو زیادہ جاننے والا امام کرے پھر اگر سب ایسے ہی ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو اس کو امامت کرنی چاہئے پھر اگر ہجرت میں سب برابر ہیں تو عمر میں بڑا امامت کرے۔ اور نہ امامت کرے کوئی شخص کسی کے دار الحکومت میں اور نہ بیٹھے کوئی شخص کسی کے گھر میں اس کی مسند پر مگر اجازت سے (مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نہ امامت کرے کوئی شخص کسی کے گھر میں (بدون اجازت)۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو ایک ان میں سے امام بن جائے اور ان میں امام کا زیادہ مستحق وہ ہے جو زیادہ تعلیم یافتہ ہو۔ (مسلم) اور مالک بن حورث کی حدیث اذان کی فضیلت کے بعد بیان کی گئی۔

فصل دوم

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تم میں سب سے بہتر ہو وہ اذان دے اور جو سب سے اچھا قرآن پڑھتا ہو وہ امامت کرے۔ (ابوداؤد)

ابوعطیہ عقیلی کہتے ہیں کہ مالک بن حورثؓ ہماری مسجد میں آتے اور ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں بیان کرتے ایک دن اسی قسم کی باتوں میں نماز کا وقت آگیا۔ ابوعطیہ کہتے ہیں، ہم نے حضرت مالک رضی اللہ عنہ سے خواہش کی کہ وہ ہم کو نماز پڑھائیں انھوں نے کہا تم اپنے آدمیوں میں سے کسی کو اپنا امام بناؤ جو تم کو نماز پڑھائے اور میں تم کو نماز کیوں نہیں پڑھاتا اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے امامت کا بیان کیا ہے کہ جو شخص کسی قوم سے ملاقات کرے

۱۰۴۹ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَأَهُمْ بَيْكَا بِاللَّهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْفِرَاعَةِ سَوَاءً فَأَعْلَسَهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمَهُمْ هَجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهَجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمَهُمْ سِنًا وَلَا يَوْمَ مَنْ التَّجَلُّ التَّجَلُّ فِي سُلْطَنِهِ وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ (رَدِّ الْأَوْسِلَامِ) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلَا يَوْمَ مَنْ التَّجَلُّ التَّجَلُّ فِي أَهْلِهِ۔

۱۰۵۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانُوا خَلْفَةً فَلْيَوْمَهُمْ أَحَدُهُمْ وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَأَهُمْ (رَدِّ الْأَوْسِلَامِ) وَذَكَرَ حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ الْحُوْرِثِ فِي بَابٍ بَعْدَ بَابِ فَضْلِ الْإِذَانِ۔

۱۰۵۱ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَوْمَ ذَنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلَكُمْ مَكْرُومَاتُكُمْ (رَدِّ الْأَوْسِلَامِ)

۱۰۵۲ وَعَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوْرِثِ يَأْتِينَا إِلَى الْمَصَلَا نَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ يَوْمًا قَالَ أَبُو عَطِيَّةٍ فَقُلْنَا لَهُ تَقْدَمُ فَصَلِّهِ قَالَ لَنَا قَدْ مَوَّارِجًا مِنْكُمْ يُعْبَلُ بِكُمْ وَنَاخِلًا نَكْمُ لَكُمْ لَا أُصَلِّي بِكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ ذَا قَوْمًا فَلَا يَوْمَ لَهُمْ لِيَوْمِهِمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ۔ (رَدِّ الْأَوْسِلَامِ)

الْتَرِيْدِيْ اِلَّا اَنَّهُ اَقْتَصَرَ عَلٰٓى لَفْظِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ)
وہ اس کی امامت نہ کرے اور چاہئے کہ ان کی امامت انھیں میں کا
کوئی شخص کرے۔ (ابوداؤد - ترمذی - نسائی)

نابینا کی امامت جائز ہے

۱۰۵۳ وَعَنْ اَبِيْ اَنَسٍ قَالَ اَسْتَخْلَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ اُمِّ مَكْتُومٍ كَثُوْرًا مِّنَ النَّاسِ وَهُوَ
اَعْمٰی - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو
جو نابینا تھے اپنا جانشین مقرر کیا وہ لوگوں کی امامت کرتے تھے۔
(ابوداؤد)

نا پسندیدہ امام کی نماز قبول نہیں ہوتی

۱۰۵۴ وَعَنْ اَبِيْ اَمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ اِذَا نَهَمُ الْعَبْدُ الْاَبِيْنَ
حَتّٰى يَرْجِعَ وَامْرَاَةٌ بَاثِلَةٌ وَرُوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ
وَامْرَاَةٌ تُوْمِرُ وَهُمْ لَهَا كَارِهُونَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
سے ناراض ہو۔ تیسرا وہ امام جس سے لوگ نفرت کرتے ہوں۔ (ترمذی)

تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی

۱۰۵۵ وَعَنْ اَبِيْ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلَاتُهُمْ مَنْ تَقَدَّمَ
قَوْمًا وَهُمْ لَهَا كَارِهُونَ وَدَجُلٌ اَتَى الصَّلَاةَ دِبَارًا
وَالِدِبَارِ اَنْ يَّاتِيَهَا بَعْدَ اَنْ تَفُوْتَ وَرَجُلٌ يُعْتَبَدُ
مُخَوَّرَةً - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔ ایک تو وہ جو کسی قوم
کی امامت کرے اور وہ قوم اس سے ناخوش ہو۔ دوسرے وہ
شخص جو نماز کے لئے اس وقت آئے جب نماز فوت ہو جائے تیسرے
وہ شخص جو آزار کو غلام خیال کرے۔ (ابوداؤد - ابن ماجہ)

امامت سے گریز قیامت کی علامت ہے

۱۰۵۶ وَعَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحَزْزِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ
يَّتَدَاعَى اَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُوْنَ اِمَامًا يُّصَلِّيْ بِهِمْ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)
حضرت سلامہ بنت حر کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ لوگ امامت کو
دفع کریں گے (یعنی امامت سے گریز کریں گے) اور کوئی نماز پڑھا
والا ان کو نہ ملے گا۔ (احمد - ابوداؤد - ابن ماجہ)

فاسق کی امامت جائز ہے

۱۰۵۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ اَمِيْرٍ بَرٍّ اَكَانَ
اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ
عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرٍّ اَكَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ
الْكَبَائِرَ وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرٍّ اَكَانَ اَوْ
فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جہاد واجب ہے تم پر ہر امیر کے ساتھ خواہ وہ نیک ہو یا بد اور
اگرچہ وہ گناہ کبیرہ بھی کرتا ہو۔ اور نماز واجب ہے تم پر ہر مسلمان کے
پچھے وہ نیک ہو یا بد اگرچہ وہ گناہ کبیرہ کرتا ہو اور جماعت واجب ہے
تم پر، یعنی ہر مسلمان پر خواہ نیک ہو یا بد اور اگرچہ وہ گناہ کبیرہ کرتا
ہو۔ (ابوداؤد)

فصل سوم نابالغ کی امامت کا مسئلہ

۱۰۵۸ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا بِمَاءٍ مَمْرٍ النَّاسِ
يَمْرُؤُا بِنَا الرُّكْبَانُ نَسَاءَ لَهُمْ مَالِ النَّاسِ مَا هَذَا الرَّجُلُ
فَيَقُولُونَ بَرَعَهُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ أَدْعَى إِلَيْهِ أَدْعَى إِلَيْهِ
كَذَا أَذْكَتُ أَحْفَظُ ذَلِكَ الْكَلَامَ فَكَانَتْ تَأْخِذُ عَنَّا
فِي صَدْرِي وَكَانَتْ الْعَرَبُ تَلَوْنَهُ بِسَلَامٍ مِهِمُ الْفَتْحُ
فَيَقُولُونَ أُرْكَوهُ وَقَوْمَهُ فَإِنَّهُ إِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ
فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَتْ دَقِيقَةُ الْفَتْحِ بَادَرَكُلُ
قَوْمٍ بِسَلَامٍ مِهِمُ وَبَادَرُ آتِي قَوْمِي بِسَلَامٍ مِهِمُ فَلَمَّا
قَدِمَ قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللَّهِ مِنْ عِنْدِ الْمُنَبِّئِ حَقًّا فَقَالَ
مَبْلُؤًا مَبْلُؤَةً كَذَا فِي حِينَ كَذَا وَمَبْلُؤَةً كَذَا
فِي حِينَ كَذَا فَإِذَا أَحْضَرَتِ الْقَبْلُؤَةُ فَلْيُؤْذِنُ
أَحَدُكُمْ فَلْيُؤْذِنُوا مُكْرَمًا أَكْثَرَكُمْ قَدْ أَنَا فَنظَرُوا
فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْآنًا مِثْلِي لِمَا كُنْتُ
أَتَلَقَّى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدْ مَوَّيْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِينَ وَكَانَتْ عَلَيَّ
بُرْدَةٌ كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصْتُ عَنِّْي
فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْعَجِيِّ أَلَا تَغْطُونَ عَنَّا
إِسْتَفَارَتْكُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوا لِي قِمِيمًا فَمَا

حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک پانی کے کنارے رہتے تھے جو
لوگوں کی گزرگاہ تھی اور ادھر سے قافلے گزرتے رہتے تھے۔ ہم مسافروں
سے پوچھتے رہتے تھے کہ کیا ہے لوگوں کے واسطے اور کیا ہے اس شخص
کے واسطے (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں لوگ کیا
کہتے ہیں اور دین اسلام کے متعلق لوگوں کا کیا خیال ہے؟) وہ لوگ ہم
سے یہ بیان کرتے کہ اس شخص کا خیال ہے کہ اللہ نے اس کو رسول
بنادیا ہے اور اس کے پاس وحی آتی ہے اس کے پاس وحی آتی ہے
اس طرح (اور وہ لوگ قرآن سناتے) میں اس وحی کو یاد کر لیتا اور جو
باتیں وہ آپ کے متعلق بتاتے وہ میرے سینے میں محفوظ رہتیں۔ اور
اہل عرب (مشرکین) اس زمانہ میں فتح مکہ کا انتظار کر رہے تھے تاکہ
اس کے بعد وہ اسلام قبول کر لیں۔ چنانچہ جب وہ ان لوگوں سے یہ
باتیں سننے تو کہتے اس کو اور اس کی قوم کو آپس میں فیصلہ کرنے کے
لئے چھوڑ دو۔ پس اگر وہ اپنی قوم پر غالب آجائے تو وہ سچا نبی
ہے۔ پھر جب مکہ فتح ہو گیا تو ہر ایک قوم نے اسلام قبول کرنے میں
جلدی کی اور میرے باپ نے اپنی قوم پر اسلام لانے میں پہل کی پس
جب وہ (میرا باپ) سفر سے واپس آ گیا (یعنی حضور کے پاس حاضر
اور قبول اسلام کے بعد) تو بیان کیا کہ خدا کی قسم میں تمہارے پاس نبی
برحق کے پاس سے آیا ہوں۔ آپ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ فلاں وقت اتنی اور ایسی

نماز پڑھو اور فلاں وقت ایسی۔ اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں
سے ایک شخص اذان دے اور جو شخص تم میں سے قرآن کا زیادہ جاننے والا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔ پس لوگوں نے غور کیا امام کے متعلق۔ لیکن
مجھ سے زیادہ قرآن کا جاننے والا کوئی نہ تھا اس لئے کہ میں قافلوں کے لوگوں سے قرآن کو یاد کرتا رہتا تھا۔ چنانچہ انھوں نے مجھ کو اپنا امام بنا
اس وقت میری عمر چھ یا سات برس کی تھی اور میرے پاس صرف ایک چادر تھی۔ جب میں سجدہ کرتا تو وہ چادر کھینچ جاتی (اور میرے سر پر
کھل جاتے۔ یہ صورت حال دیکھ کر) برادری کی ایک عورت نے قید کے لوگوں سے کہا کہ تم اپنے امام کی شرم گاہ کو کیوں نہیں ڈھانکتے؟
پس لوگوں نے کپڑا خریدا اور میرے لئے کرتا بنا دیا اور میں اس کرتے سے بے حد خوش ہوا۔ (بخاری)

آزاد کردہ غلام کی امامت

۱۰۵۹ وَأَعْيَنَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ
الْأَنْدَلُسَ الْمَدِينَةَ كَانَ يَوْمُهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى ابْنِ
حَذِيفَةَ وَفِيهِمْ عُمَرُ وَالْأُسْلَمَةُ بْنُ عَبْدِ الْأَسَدِ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب پہلے پہل ہجرت مدینہ میں
آئے تو ان کی امامت حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سالم
نے کی، حالانکہ ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابوسلمہ بن عبد الاسد بھی
تھے۔ (بخاری)

وہ لوگ جن کی نماز قبول نہیں ہوتی

۱۰۶۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُرْفَعُ لَهُمْ صَلَاتُهُمْ قَوْلُ رُؤُسِهِمْ شِبْرًا رَجُلٌ آمَنَ قَوْلًا وَهُوَ لَهُ كَارِهُونَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَرُجُهَا عَلَيْهَا سَائِطٌ وَآخَوَانٍ مُنْصَارِمَانِ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین اشخاص ہیں جن کی نماز ان کے سر سے ایک بالشت اونچی نہیں جاتی (یعنی قبول نہیں ہوتی) ایک تو وہ امام جس سے لوگ ناخوش ہوں۔ دوسرے وہ عورت جس نے اس حال میں رات گزار لی ہو کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو۔ اور تیسرے وہ دو بھائی جو دروازہ ابٹن ماجہ) آپس میں ناراض رہیں۔ (ابن ماجہ)

بَابُ مَا عَلَى الْإِمَامِ

جوابات امام پر واجب اس کا بیان
فصل اول

نماز کو بھاری نہ بنانا چاہیے

۱۰۶۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ دَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلَاةً وَلَا أَتَمَّ صَلَاةً مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ نَحْوًا أَنْ تُفْتَنَ أُمُّهُ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی کسی امام کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی طرح ہلکی اور کامل ہو اور آنحضرت کی یہ عادت تھی کہ جب آپ نماز میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو اس اندیشہ سے کہ کہیں اس کی ماں پریشان نہ ہو نماز کو ہلکا کر دیتے۔ (بخاری)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۶۲ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا دُخْلَ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَا أَيْدِي إِطَالَتُهَا فَاسْمَعْ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاتَّخِذْ فِي صَلَاتِي مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةٍ وَجِدَادٍ مِنْ بُكَائِهِ -

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور ارادہ کرتا ہوں اس کو دراز کرنے کا پس میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں اور اس خیال سے کہ اس کی ماں کہیں اس کے رونے سے فکر مند نہ ہو جائے، اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں۔ (بخاری)

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۰۶۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدُكُمْ لَيْسَ فِيهِ قَلْبُخَفٌ فَإِنَّ فِيهِمُ الْيَقِيمُ وَالضَّعِيفُ وَالْكَبِيرُ وَإِذَا صَلَّيْتَ أَحَدُكُمْ لَيْسَ فِيهِ قَلْبُخَفٌ مَا شَاءَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے اس کو چاہیے کہ نماز کو ہلکا کرے، اس لئے کہ لوگوں میں بیمار بھی ہیں اور کمزور بھی اور بوڑھے بھی۔ اور جب کوئی تنہا نماز ادا کرے تو جس قدر ممکن ہو دراز کرے۔ (بخاری)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۶۴ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا تَأْخُرُ عَنِّي صَلَاةُ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فَلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا قَبْرًا رَأَيْتُ

قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ ابو مسعود نے مجھ کو اس واقعہ سے آگاہ کیا کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! فلاں شخص کی لمبی نماز کی وجہ سے میری صبح کی نماز میں تاخیر ہو جاتی ہے اس کے بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر خفا

دیکھا کہ آپ کی وعظ میں ایسے خفا نہ تھے جتنے اس روز پھر آپ نے فرمایا تم میں سے بعض لوگ نفرت دلانے والے ہیں (طویل نمازیں پڑھا کر) پس تم میں سے جو شخص لوگوں کو نمازیں پڑھائے وہ تخفیف کرے (یعنی ہلکی نماز پڑھائے) کیونکہ نمازیں کمزور اور بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْكُمْ مُنْفِرِينَ فَإِيَّكُمْ مَا صَلَّيْتُ بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزُوا فِيَاتٍ فِيهِمُ الضَّعِيفُ وَالْكَبِيرُ وَذَا الْحَاجَةِ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (بخاری و مسلم)

غلط نماز پڑھانے والا امام اپنی غلطی کا خمیازہ خود بھگتے گا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم کو نماز امام پڑھائیں گے۔ پس اگر وہ نماز کو ٹھیک پڑھائیں تو اس کا فائدہ تمہارے لئے ہے۔ اور اگر وہ غلطی کریں تو بھی تمہارے لئے ثواب ہے اور ان پر اس کی ذمہ داری ہے۔ (بخاری)

۱۰۶۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْشُونَ لَكُمْ فَإِنْ أَصَابُوا فَالْكَفَرُ وَإِنْ أَخْطَأُوا فَالْكُفْرُ وَعَلَيْكُمْ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

فصل دوم

اس باب میں فصل ثانی نہیں ہے۔

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي.

فصل سوم

بوڑھے اور بیمار مقتدیوں کی رعایت امام کے لئے ضروری ہے۔

حضرت عثمان بن ابوالعاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو آخری وصیت یہ کی تھی کہ جب تو کسی قوم کی امامت کرے تو نماز کو ہلکا پڑھ۔ (مسلم)

۱۰۶۶ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ أَخَذَ مَا عَهْدًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَمْتَ قَوْمًا فَانْخَفِ بِهِنَّ الصَّلَاةَ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور مسلم ہی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وسلم نے حضرت عثمان بن ابوالعاصؓ سے فرمایا تو اپنی قوم کی امامت کر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے دل میں ایک بات پاتا ہوں (یعنی عاجزی اور فراغت امامت سے خوف)۔ آپ نے فرمایا میرے قریب آؤ۔ پھر آپ نے مجھے اپنے قریب بٹھالیا اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا۔ اور پھر فرمایا نیت پھیر۔ بعد ازاں میری نیت پر ہاتھ رکھا اور فرمایا۔ تو اپنی قوم کی امامت کر، اور جو شخص کسی قوم کی امامت کرے اس کو چاہیے کہ نماز ہلکی پڑھے اس لئے کہ نماز میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں مرید بھی، اور کمزور بھی اور ضروریات رکھنے والے بھی۔ ہاں جو شخص تنہا نماز پڑھے وہ چاہے جیسے پڑھے۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز میں تخفیف کا حکم دیا کرتے تھے اور امامت کرتے تھے آپ سورہ مصافات کے ساتھ۔ (نسائی)

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَمَّ قَوْمًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي شَيْئًا قَالَ أَذْنُهُ فَاجْلِسْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِي صَدْرِي بَيْنَ شِدَائِي ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ قَوْمَئِذٍ فِي ظَهْرِي بَيْنَ كَتِفَيَّ ثُمَّ قَالَ أَمَّ قَوْمًا فَمَنْ أَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَإِنَّ فِيهِمُ ذَا الْحَاجَةِ فَإِذَا صَلَّيْتَ أَحَدًا مِنْ ذَلِكَ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ.

۱۰۶۷ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِالِتَّخْفِيفِ وَيَوْمُنَا بِالْمُصَافَاتِ. (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

بَابُ مَا عَلَى الْمَأْمُومِ مِنَ الْمَتَابَعَةِ وَحُكْمِ الْمَسْبُوقِ

امام کی اقتدار اور مسبوق کے احکام کا بیان

فصل اول

امام کی متابعت

۱۰۶۸ عَنْ اَبِي اَيُّوبٍ عَاذِي قَالَ كُنَّا نَتَّبِعُ خَلْفَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ مَعَهُ أَحَدٌ مِمَّا ظَهَرَهُ حَتَّى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ. (رُمتفق عليه)

حضرت برادر بن عاذب کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے جب آپ صبح اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم اس وقت تک اپنی پشت کو نہ جھکاتے یعنی توہرے سجدہ کے لئے نہ جھکتے جب تک رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پیشانی کو زمین پر نہ رکھ دیتے۔ (بخاری و مسلم)

مقتدی امام سے پہلے کوئی رکن ادا نہ کرے

۱۰۶۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ بَنَادُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا فَضِلَ صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِجَهْدٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ فَلَا تُبْقُوا بِيَا السُّكُوعَ وَلَا بِالْجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْإِصْرِ فَإِنِّي أَسْرُكُمْ أَقَامِي وَمِنْ خَلْفِي رَدَاةٌ مُسَلِّمَةٌ

حضرت انس کہتے ہیں کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھائی جب آپ نماز سے فارغ ہو چکے تو ہماری طرف منہ کر کے فرمایا: لوگو! میں تمہارا امام ہوں پس تم رکوع میں، سجدہ میں، قیام میں اور پھرنے میں (یعنی نماز سے فارغ ہونے میں) مجھ سے سبقت نہ کرو (یعنی کوئی کام مجھ سے پہلے نہ کرو) میں جس طرح آگے دیکھتا ہوں اسی طرح پیچھے دیکھتا ہوں۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام سے پہلے کوئی کام نہ کرو۔ جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ اور جب امام رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سمیع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو۔ (بخاری و مسلم)

لیکن بخاری نے ولا الضالین ذکر نہیں کیا۔

امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں یا کھڑے ہو کر

۱۰۷۰ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصَرَخَ عَنْهُ فَنَجَّشَ شِقَاقَهُ الْإِيمَنُ فَصَلَّى صَلَاتَهُ مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَأَاهُ فَكُنَّا قُلَمًا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا أَيْمَانًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا أَجْلُوسًا أَوْ مَعُودًا قَالَ الْحَمْدُ يَدِي قَوْلُهُ إِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا أَجْلُوسًا هُوَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سوار ہوئے اور گھوڑے نے آپ کو گرا دیا جس سے آپ کا دایہا پہلو جھل گیا اور آپ میں کھڑے ہونے کی طاقت نہ رہی پس ایک وقت کی نماز آپ بیٹھ کر پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر ہی نماز پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا۔ امام اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے پس جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب رکوع سے اٹھتے تم بھی اٹھو اور جب سمیع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور

جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ جمہوری کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو، یہ حضور کے پہلے مرض کا واقعہ ہے اس کے بعد (مرض الموت) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر، اور آپ ان کو بیٹھ کر پڑھنے کا حکم نہیں دیا۔ پس نبی کا آخری فعل ابتدائی فعل کا ناسخ ہے۔

(رداۃ البخاری)

فِي مَرَضِهِ الْقَدِيمِ شَمَّ صَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامًا لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْفَعُولِ وَاتَّمَا يُؤْخَذُ بِالْأَخْرِفَا لَا خَيْرَ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا اللَّفْظُ الْبُخَارِيُّ وَاتَّفَقَ مُسْلِمٌ إِلَى أَجْمَعُونَ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ فَلَا تَخْلِفُوا عَلَيْهِ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا -

(رداۃ البخاری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کی امامت کا واقعہ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض سخت ہو گیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں نماز کی خبر دینے آئے آپ نے فرمایا ابو بکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ ان ایام میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی (سترہ نمازیں) پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض میں کچھ کمی محسوس کی اور درود آدمیوں کے سہارے مسجد کی طرف چلے۔ آپ کے قدم ضعف ڈگمگا رہے تھے۔ مسجد میں پہنچنے پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جو نماز پڑھا رہے تھے آپ کی آہ کو محسوس کیا اور پیچھے ہٹنے لگے تاکہ آپ مصلے پر پہنچ کر نماز پڑھ سکیں۔ آپ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہیں اور پیچھے نہ ہٹیں۔ پس حضورؐ آگے بڑھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بائیں جانب بیٹھ گئے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرتے تھے اور لوگ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا کر رہے تھے۔

(بخاری و مسلم)۔ اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ بلند آواز سے لوگوں کو تکبیر پڑھا رہے تھے۔

۱۰۴۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤَدِّي نُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ مَوَدَّ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ لَمَّا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ خِفَةً فَقَامَ يُهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرَجُلًا خُطَّانَ فِي الْأَرْضِ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حَسَةً ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَدَّى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّيُ قَائِمًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ قَاعِدًا اتَّفَقَ فِي أَبُو بَكْرٍ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَتَقَدُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ -

(متفق عليه)

وَفِي رِوَايَةٍ لَهَا يَسْمَعُ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ التَّكْبِيرَ -

امام سے پہلے سر اٹھانے پر وعید

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہیں ڈرنا وہ شخص جو امام سے پہلے اپنا سر اٹھا لیتا ہے اس کو خداؤں تعالیٰ اس کے سر کو گھسے گا نہ بنا دے۔ (بخاری و مسلم)

۱۰۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُجَوَّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

فصل دوم
امام کی موافقت کرنے کا حکم

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز کو آئے اور امام ایک حال پر ہو

۱۰۴۴ وَعَنْ عَلِيٍّ وَمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَى أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ

وَالْإِمَامُ عَلَى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الرَّجُلُ مَا مُمْ - توجو امام کرے وہی اس کو کرنا چاہیے۔ (ترمذی)
رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَبَاتٍ غَرِيبٍ - یہ حدیث غریب ہے۔

رکوع میں شریک ہو جانے والے کی رکعت پوری ہو جاتی ہے

۱۰۷۵. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اجْتَمَعْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ مُسَجَّدُونَ فَاسْجُدُوا وَلَا تَعْدُوا وَلَا شَيْئًا وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ - حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم نماز کو آؤ اور ہم سجدے میں ہوں تو تم بھی سجدہ کرو اور اس سجدہ کو کسی حساب میں نہ لگاؤ۔ اور جس نے نماز کی ایک رکعت (جماعت کے ساتھ پالی) اس نے پوری نماز کا ثواب پالیا۔

رَدَّاهُ الْبُؤْدَاوِيُّ (ابو داؤد)

چالیس روز تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنے والے کے لئے بشارت

۱۰۷۶. وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى لِلَّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ تَبَيَّنَ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ (رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ) - حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نماز پڑھی صرف خدا کے لئے چالیس دن جماعت سے اس طرح کہ پانی اس نے تکبیر اولیٰ لکھی جائے گی اس کے لئے دو قسم کی نجات، ایک نجات تو دوزخ سے دوسری نجات نفاق سے۔ (ترمذی)
جماعت کی نیت سے مسجد میں جانے والے کو جماعت نہ ملنے کی صورت میں بھی ثواب ملتا ہے۔

۱۰۷۷. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاحْسَنَ وَضُوءًا ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا أَعْطَاهُ اللَّهُ تَعَالَى مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَ هَا لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا - حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اچھا وضو کیا پھر مسجد کی طرف گیا اور لوگوں کو پایا کہ نماز پڑھ چکے ہیں تو خداوند تعالیٰ اس کو اچھے لوگوں کی طرح ثواب عطا فرمائے گا جنہوں نے جماعت سے نماز پڑھی ہے اور ان لوگوں کے ثواب میں سے کچھ کمی بھی نہ ہوگی۔

رَدَّاهُ الْبُؤْدَاوِيُّ (ابو داؤد - نسائی)

جماعت کی فضیلت

۱۰۷۸. وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ قَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا رَجُلٌ يَتَّقِدُنِي عَلَى هَذَا أَقِصَلِي مَعَهُ فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلَّى مَعَهُ. (رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبُؤْدَاوِيُّ) - حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص آیا جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا کوئی ہے جو اس شخص کو خدا کے واسطے دے یعنی اس کے ساتھ نماز پڑھے۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ نماز پڑھی۔ (ترمذی ابو داؤد)

فصل سوم

آپ کی مرض وفات میں حضرت ابو بکرؓ کی امامت کا واقعہ

۱۰۷۹. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَلَا لِحَدِيثَيْنِي عَنْ مَوْصِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلَى - حضرت عبداللہ بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ کیا آپ رسول اللہ ﷺ کی بیماری کا واقعہ مجھ کو نہ سنائیں گی۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس کے بعد حضرت

ثَقَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَلَّ
النَّاسُ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ
فَقَالَ فَمَعُوا إِلَى مَاءٍ فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا
فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَتَوَضَّءَ فَأَغْمَى عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ
أَصَلَّ النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ فَمَعُوا إِلَى مَاءٍ فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَغَسَّسَ ثُمَّ
ذَهَبَ لِيَتَوَضَّءَ فَأَغْمَى عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّ النَّاسُ
قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالنَّاسُ عُلُوتٌ
فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ
الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى أَبِي بَكْرٍ بِأَن يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الْمَسْجِدَ
فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ
أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَفِيقًا
بِأَعْمَرُ مَوْلَى النَّاسِ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ
فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْآيَاتِ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ حَقَّةً وَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ
أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِيُصَلِّيَ الظُّهْرَ وَابْنُ بَكْرٍ يُصَلِّيُ
بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ
إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَن لَا يَتَأَخَّرَ
فَقَالَ أَجْلِسَانِي إِلَى جَنْبِهِ فَاجْلَسَا إِلَى جَنْبِ ابْنِ بَكْرٍ
وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ
فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا
أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَنِي عَائِشَةُ عَنْ
مَرْضَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
هَاتِي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيثَهَا فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ
شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمْتُ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي
كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت بڑھ
گئی تو آپ نے پوچھا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی۔ ہم نے عرض کیا نہیں
یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ نے فرمایا اچھا لگن
(ملوث) میں میرے لئے پانی بھرو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمائی ہیں کہ ہم نے پانی
بھردیا اور آپ نے غسل فرمایا۔ پھر جب آپ نے کھڑے ہونے کا ارادہ کیا تو
بے ہوش ہو گئے۔ پھر تھوڑی دیر بعد آپ کو ہوش آیا تو پوچھا کیا لوگوں نے
نماز پڑھ لی؟ ہم نے کہا یا رسول اللہ! نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے
ہیں۔ فرمایا اچھا لگن میں پانی رکھو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم نے پانی رکھ دیا اور
آپ نے غسل فرمایا۔ اور کھڑے ہونے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ آپ بے ہوش
ہو گئے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد آپ کو ہوش ہوا اور آپ نے پوچھا کیا لوگ
نماز پڑھ چکے۔ ہم نے عرض کیا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں یا رسول
اللہ! آپ نے فرمایا لگن میں پانی رکھو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آپ بیٹھے اور
غسل فرمایا اور پھر کھڑے ہونے کا ارادہ کیا تھا کہ بے ہوش ہو گئے پھر
آپ کو ہوش آیا اور پوچھا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے عرض کیا
نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں یا رسول اللہ! اور لوگ اس وقت
مسجد میں ٹھہرے ہوئے تھے اور عشا کی نماز کے لئے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے۔ بالآخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں جب یہ پیام حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ملا اور قاصد نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے آپ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا ہے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو ایک نہایت
رفیق القلب شخص تھے کہا۔ عمر رضی اللہ عنہ تم لوگوں کو نماز پڑھا دو۔ عمر رضی اللہ
عنہ نے جواب دیا۔ آپ ہی اس کام کے لئے زیادہ موزوں ہیں چنانچہ ان ایام
میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
مرض میں کچھ تخفیف محسوس کی اور آپ دو شخصوں کے درمیان کھڑے
باہر آئے جن میں سے ایک عباس بن عبدالمطلب تھے (اور دوسرے حضرت علی رضی اللہ عنہ) اور
ظہر کی نماز کا وقت تھا۔ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے
تھے پس جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لارہے ہیں تو
وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے حکم دیا کہ اپنی جگہ
کھڑے رہو اور پیچھے نہ ہٹو۔ پھر ان لوگوں کو جو آپ کو لائے تھے حکم دیا کہ وہ آپ کو
ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیں۔ چنانچہ انھوں نے آپ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں
بٹھا دیا اور آپ بیٹھے رہے۔ اس حدیث کے راوی عبید اللہ کہتے ہیں کہ،

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس واقعہ کو منکر میں عبداللہ بن عباسؓ کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میں تمہارے سامنے وہ حدیث بیان نہ کروں جو مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کی ہے یعنی حضورؐ کی بیماری کے متعلق۔ ابن عباسؓ نے کہا اچھا بیان کرو۔ پس میں نے وہ حدیث بیان کی اور انھوں نے بیان کے کسی جزو سے انکار نہیں کیا۔ البتہ انھوں نے یہ کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس شخص کا کیا نام بتایا تھا جو عباسؓ کے ساتھ تھا۔ میں نے کہا انھوں نے نام نہیں بتلایا تھا۔ ابن عباسؓ نے کہا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ (بخاری و مسلم)

سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے سے نماز کا ادھورا ثواب ملتا ہے

۱۰۸۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّكَ كَانَ يَقُولُ مَنْ أَدْرَأَكَ السَّجْدَةَ وَمَنْ قَاتَلَهُ قَوْلَهُ أَمَرَ الْقُرْآنَ فَقَدْ قَاتَلَهُ خَيْرٌ كَثِيرٌ - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جس شخص نے رکوع پالیا اُس نے رکعت پالی۔ اور جس نے الحمد کو نہ پڑھا یعنی پڑھنے سے روک لیا، اُس نے بڑے ثواب کو ضائع کر دیا۔ (مالک)

امام پر پھل کرنے کی وعید

۱۰۸۱ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَخْفِضُ قَبْلَ الْإِمَامِ فَإِنَّمَا نَاصَبَتْهُ بَيْدُ الشَّيْطَانِ - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنے سر کو اٹھائے اور جھکائے امام سے پہلے تو اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔ (مالک)

بَابُ مَنْ صَلَّى صَلَاةً مَرَّتَيْنِ

جو شخص دو مرتبہ نماز پڑھے اُس کا بیان!

فصل اول

حضرت معاذؓ کے دو مرتبہ نماز پڑھنے کی حقیقت

۱۰۸۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبلؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے اور پھر اپنی قوم میں جا کر ان کو نماز پڑھاتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۱۰۸۳ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمُ الْعِشَاءَ وَهِيَ لَهُ نَافِلَةٌ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ معاذ بن جبلؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھا کرتے تھے اور پھر اپنی قوم میں جا کر اس کو عشاء کی نماز پڑھایا کرتے تھے اور دوسری نماز ان کے لئے نفل ہوتی تھی۔ (بخاری و بیہقی)

فصل دوم

جماعت کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھنے کی حقیقت

۱۰۸۴ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةً

حضرت یزید بن اسودؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج میں شامل ہوا میں نے صبح کی نماز آپ کے ساتھ مسجد خیف میں پڑھی جب آپ

لے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس لئے نام نہیں لیا کہ اُس جانب بالترتیب کئی افراد حضورؐ کو سہارا دینے میں شریک ہوئے تھے۔ یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہؓ بن زید۔ (حبیب الرحمن)

نماز پڑھ چکے اور واپس لوٹے تو آپ نے دو آدمیوں کو دیکھا جو لوگوں کے آخر میں بیٹھے ہوئے تھے اور جنہوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی تھی۔ آپ نے فرمایا ان آدمیوں کو بلاؤ۔ چنانچہ ان کو لایا گیا اور آپ کے خوف سے ان کے منہ بندھے کانپ رہے تھے آپ نے ان سے پوچھا تم کو کس چیز نے ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے روکا؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے ٹھکانے یا قیام گاہ میں نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ نے فرمایا آئندہ ایسا نہ کرنا۔ جب تم اپنے گھر میں نماز پڑھ لو اور اس مسجد میں آؤ جہاں جماعت ہوتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ بھی نماز پڑھو۔ یہ نماز تمہارے لئے نفل ہوگی۔

(ترمذی - ابوداؤد - نسائی)

فضل سوم

حضرت بُسْر بن مَحْجَن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک مجلس میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ نماز کے لئے اذان دی گئی۔ حضور ﷺ کھڑے ہوئے اور نماز ادا کی اور واپس تشریف لاۓ۔ اہلِ مَحْجَن وہیں اپنی جگہ بیٹھے رہے۔ آپ نے ان سے پوچھا تجھ کو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا کیا تو مسلمان نہیں ہے۔ انھوں نے عرض کیا ہاں، یا رسول اللہ میں مسلمان ہوں لیکن میں اپنے گھر والوں کے ساتھ نماز پڑھ چکا تھا۔ آپ نے فرمایا جب تو مسجد میں آئے اور نماز پڑھ چکا ہو اور مسجد میں نماز گھڑی ہو تو لوگوں کے ساتھ تو بھی نماز پڑھ۔ اگرچہ تو نماز پڑھ چکا ہو۔ (مالک - نسائی)

دوبارہ نماز پڑھنا باعثِ ثواب ہے

اسد بن خزیمہ قبیلہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ اس نے ابو ایوب
انصاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی آدمی اپنے گھر میں نماز پڑھ لیتا ہے
پھر وہ مسجد میں آتا ہے اور وہاں نماز پڑھی جا رہی ہے کیا ایسی حالت
میں، میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لوں۔ میں اپنے دل میں شک و شبہ پاتا ہوں
اس بارے میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے اس دریافت کیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ (یعنی دوسری
ت کا جواب بھی مل گیا۔ (مالک۔ ابوداؤد)

دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم

حضرت بزرگوار بن غامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے میں بیٹھ گیا اور آپ کے ساتھ نماز میں شریک نہ ہوا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الْمُسْبِحُ فِي مَسْجِدِ الْحَيْفِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَأَنَحَرَتْ
فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي أُخْرَى الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيا مَعَهُ قَالَ
عَلَى بِهِمَا فَبَجِعَ بِهِمَا نَزَعْدُ فَرَأَيْتُهُمَا فَقَالَ
مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا
كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رَحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا أَصَلَيْتُمَا
فِي رَحَالِكُمَا شِمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ
فَاتَّهَالِكُمَا نَافِلَةٌ

١٥٨. عَنْ بُرَيْدٍ مَخْجَرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي
مَجْلِسٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ
بِالصَّلَاةِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى
وَرَجَعَ وَخَجَعٍ فِي مَجْلِسِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ الَّتِي بَرَّ
مُسْلِمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنِّي كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ
فِي أَهْلِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
جِئْتَ الْمَسْجِدَ وَكُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ فَأَقِمْتَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ
مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ - (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ)

١٠٨٦. وَأَعْنِ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِنَا خُذِيْمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا أَيُّوبَ
الْأَنْصَارِيَّ قَالَ يُعَلِّمُنِي أَحَدُنَا فِي مَنَازِلِهِ الصَّلَاةَ ثُمَّ
يَأْتِي الْمَسْجِدَ وَتَقَامُ الصَّلَاةُ فَأُصَلِّيُ مَعَهُمْ فَأُجِدُ فِي
نَفْسِي شَيْئًا مِّنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ سَأَلْنَا عَنْ
ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَلِكَ لَهُ
سَهْمٌ جَمِيعٌ - (رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ دَاوُدَ)

١٠٨٤. وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَجَلَسْتُ وَكَرَّ
أَدْخَلَ مَعَهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي جَالِسَاتِهِ قَالَ أَلَمْ تَسْلَمْ
يَا بَنِيَّ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ اسَلَّمْتُ قَالَ وَمَا
مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِي صَلَاتِهِمْ قَالَ
إِنِّي كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي مَنْزِلِي أَحْسِبُ أَنَّ صَلَاتِي
فَقَالَ إِذَا اجْتَمَعَتِ الصَّلَاةُ فَوَجِدْتَ النَّاسَ فَصَلِّ
مَعَهُمْ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُنْ لَكَ نَافِلَةٌ وَ
هَذِهِ مَكْتُوبَةٌ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)
مِنْ أَوْعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَقَالَ إِنِّي
أَصَلَّيْتُ فِي بَيْتِي ثُمَّ أَدْرَيْتُ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ
مَعَ الْإِمَامِ أَفَأَصَلِّي مَعَهُ قَالَ لَهُ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ
أَتَيْتُهُمَا أَجْعَلُ صَلَاتِي قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَذَلِكَ الْبَيْتُ
إِنَّمَا ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَجْعَلُ أَيَّتَهُمَا شَاءَ -
(رَوَاهُ مَالِكٌ)

نماز پڑھ کر واپس آئے اور مجھ کو بیٹھ دیکھا تو فرمایا۔ بڑید کیا تو مسلمان
نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ میں مسلمان ہوں۔
آپ نے فرمایا پھر کس چیز نے تجھ کو روکا کہ تو آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھے۔ میں نے
کہا میں اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا تھا اور میرا خیال تھا کہ آپ بھی نماز سے
فارغ ہو چکے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا جب تو نماز کو آئے اور لوگوں کو نماز
پڑھنا دیکھے تو تو بھی ان کے ساتھ نماز میں شریک ہو جا اور جو نماز تو پڑھ
چکا ہے وہ تیرے لئے نفل ہو جائے گی اور یہ فرض سمجھی جائے گی (ابوداؤد)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ میں اپنے
گھر میں نماز پڑھ لیتا ہوں پھر مسجد میں نماز کو جاتا ہوں تو کیا میں ان
لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ لوں۔ انھوں نے کہا ہاں۔ اس شخص نے
پوچھا ایسی حالت میں ان دونوں نمازوں میں سے کس کو اپنی (فرض)
نماز قرار دوں۔ ابن عمرؓ نے کہا یہ تیرا کام نہیں ہے یہ خدا کے سپرد ہے
وہ جس کو چاہے فرض نماز قرار دے۔ (مالک)

ایک نماز کو دوبارہ نہ پڑھنے کا حکم

۱۰۸۹ عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى مَيْمُونَةَ قَالَ أَتَيْنَا
ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلَّاطِ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَقُلْتُ أَلَا
تُصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُصَلُّوا صَلَاةً
فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت مہمونہؓ کے آزاد کردہ غلام سلیمان کہتے ہیں کہ ہم مقام
بلاط میں ابن عمرؓ کے پاس گئے لوگ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے میں
نے ابن عمرؓ سے کہا۔ کیا آپ ان لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے؟
انھوں نے کہا میں نماز پڑھ چکا ہوں اور رسول اللہ ﷺ
سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ایک نماز کو ایک دن میں دو
مرتبہ نہ پڑھو۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ احمد)

وہ اوقات جن میں دوبارہ نماز پڑھنا ممنوع ہے

۱۰۹۰ عَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ
كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ أَوْ الصُّبْحَ ثُمَّ
أَذْرَكَهُمَا مَعَ الْإِمَامِ فَلَا يَعُدُّ لَهُمَا - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت نافعؓ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ کہا کرتے تھے کہ جس
شخص نے نماز پڑھی مغرب کی یا صبح کی اور پھر ان نمازوں کو امام
کے ساتھ پایا تو دوبارہ ان کو نہ پڑھے۔ (مالک)

بَابُ السُّنَنِ وَفَضَائِلِهَا سُنْتُوْں کا بیان اور فضائل!

فصل اول

سنتوں کی تعداد اور ان کے پڑھنے کی فضیلت

۱۰۹۱ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ مَرَّةً لَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً
بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ

حضرت ام حبیبہؓ کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ جو شخص رات دن میں بارہ رکعتیں پڑھے، اس کے واسطے جنت
میں گھر بنایا جاتا ہے۔ یعنی ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور دو رکعتیں

بَعْدَهَا وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيَ لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَتَيْ عَشْرَةَ رَكَعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ ذَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَوْ لَا بَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد۔ دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں نماز فجر سے پہلے۔ (ترمذی) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ انھوں نے (ام حبیبہؓ) کو کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ نہیں ہے کوئی مسلمان بندہ جو نماز پڑھے خالص خدا کے لئے روزانہ بارہ رکعتیں نفل سوائے فرض کے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے واسطے جنت میں ایک گھر بناتا ہے، یا یہ الفاظ ہیں کہ اس کے واسطے جنت میں ایک گھر بنایا جاتا ہے۔

۱۰۹۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نماز پڑھی میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد آپ کے گھر میں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد آپ کے گھر میں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھ سے حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ دو ہلکی رکعتیں اُس وقت پڑھا کرتے تھے جب فجر طلوع ہو جاتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

۱۰۹۳ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے بعد کوئی نماز (مسجد میں) نہ پڑھتے اور واپس گھر چلے آتے پھر گھر میں داخل ہو کر دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۱۰۹۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطَوُّعًا نَفَا كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِهِ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِمَنْ الْوُتْرُ وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَكَانَ إِذَا اقْرَأَ دُحُوًّا قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ إِذَا اقْرَأَ قَائِمًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا اطَّلَعَ الْفَجْرُ صَلَّي رَكَعَتَيْنِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبد اللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے کہا حضور ﷺ کے ساتھ نماز میں میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھتے تھے۔ پھر آپ مسجد میں تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے۔ پھر گھر میں تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے اور مغرب کی نماز لوگوں کے ساتھ پڑھ کر گھر میں تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر آپ عشاء کی نماز لوگوں کو پڑھاتے اور میرے گھر میں آکر دو رکعتیں پڑھتے اور رات کو (تہجد کی نماز) نو رکعت پڑھتے جن میں وتر بھی شامل تھے۔ اور رات کو دیر تک کھڑے ہو کر اور دیر تک بیٹھ کر (آنحضرت سلم) نماز پڑھتے اور جب کھڑے ہو کر پڑھتے تو رکوع اور سجدہ کرتے اور جب صبح روشن ہوتی تو دو رکعت پڑھتے۔ (مسلم)

وَرَأَى أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَخْرُجْ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْفَجْرِ.

ابو داؤد نے اس روایت میں یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ (صبح کی دو رکعتیں پڑھ کر) آپ مسجد میں تشریف لے جاتے اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھاتے۔

فجر کی سنتوں کی فضیلت

مغرب کی فرض نماز سے پہلے دو رکعت پڑھنے کا حکم

جمعہ کے بعد چار رکعت سنتیں پڑھنی چاہئیں

فصل دوم

ظہر کی سنتیں پڑھنے کی فضیلت

ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھنے کی فضیلت

۱۱۰ وَعَنْ أَبِي الْيُؤُوبِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ قَبْلِ الظُّهُرِ لَيْسَ فِيهِمْ
تَسْلِيمٌ تَفْعَلُو لَهُنَّ أَبْوَابُ السَّمَاءِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) کھول دیے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

نماز فی الزوال کی تفصیلت

۱۱۰۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَائِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) (ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن سائب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن ڈھلے ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ وقت ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میرا کوئی عمل صالح اس وقت آسمان پر جائے۔

عصر کی سنتیں

۱۱۰۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ أُمَّرَأَةً صَلَّتْ قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ) (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا اس شخص پر رحمت نازل کرے جو عصر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھے۔

عصر کی سنتیں دو رکعت ہیں یا چار رکعت؟

۱۱۰۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يُفْعِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۱۰۴ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ رَكَعَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھتے تھے جن کے درمیان ملائکہ مقربین پر اور مومنین و مسلمین سے جو لوگ آپ کے تابع ہیں ان پر آپ سلام بھیجتے تھے۔ (ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ (ابوداؤد)

صلوۃ الاذان کی تفصیلت

۱۱۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَمُتْكُمْ فِيمَا بَيْنَهُنَّ سَوْءٌ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثَلَاثِي عَشْرَةَ سَنَةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۱۰۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَشْرِينَ رَكَعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مغرب کے بعد چھ رکعت نماز پڑھے اور ان کے درمیان کوئی بُری بات زبان سے نہ نکالے تو اس کو بارہ برس کی عبادت کا ثواب ملے گا۔ (ترمذی)

ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حدیث عمر بن ابی حنیفہؓ وسمعت محمد بن ابراہیمؓ یقول ہُوَ مُؤَكَّدٌ الْحَدِيثُ۔

صلوۃ الاذان کی انتہائی تعداد بیس رکعت ہے

۱۱۰۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَشْرِينَ رَكَعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۱۰۸ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشَاءً عَشْرًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مغرب کے بعد بیس رکعت نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔ (ترمذی)

عشاء کی سنتیں

۱۱۰۹ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشَاءً عَشْرًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۱۱۰ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشَاءً عَشْرًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز پڑھ کر ہمیشہ میرے ہاں آتے اور چار یا چھ رکعت نماز پڑھتے۔

رُكْعَاتٍ اَدِسَتْ رُكْعَاتٍ - (رَدَاۃُ الْاَبْوَدَاۃِ) (ابوداؤد)

ارشاد ربانی "اوبار النجوم" اور اوبار السجود سے مغرب کی سنتیں مراد ہیں

۱۱۰۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدْبَارَ النُّجُومِ الرُّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَاِدْبَارَ الشُّجُودِ الرُّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ - (رَدَاۃُ الْمُتَرَدِّدِيْنَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (قرآن مجید کے الفاظ) اِدْبَارَ النُّجُومِ سے مراد نماز فجر سے پہلے کی دو رکعتیں ہیں۔ اور اِدْبَارَ الشُّجُودِ سے مراد مغرب کے بعد کی دو رکعتیں ہیں۔ (ترمذی)

فصل سوم

ظہر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھنے کا ثواب

۱۱۰۹ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهنَّ فِي صَلَاةِ السَّجْدَةِ وَفَا مِنْ شَيْءٍ اِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللَّهَ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَدْ اَبْتَفَيَوْهُ ظِلَّاهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ مُجَدَّاهُ يَ هُمُ دَاخِرُونَ - (رَدَاۃُ الْمُتَرَدِّدِيْنَ وَابْنُ هُبَيْرٍ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ظہر سے پہلے زوال کے بعد چار رکعتیں ہیں جن کو حنا میں تہجد کی نماز کے برابر شمار کیا جاتا ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس وقت خدا کی تسبیح نہ کرتی ہو۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی يَنْفَتُوْهُ ظِلَّاهُ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلَّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ (یعنی پھرتے ہیں سائے ہر چیز کے دائیں جانب اور بائیں جانب سجدہ کرتے ہوئے اللہ کے لئے اور وہ ذلیل ہیں)۔

عصر کے بعد کی دو رکعت نماز کا ذکر

۱۱۱۰ وَعَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عصر کے بعد دو رکعتیں کبھی میرے گھر میں۔ (بخاری و مسلم)۔ اور بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پھینک دی تبصر کی کہ نہیں ترک کیا آپ نے ان دونوں رکعتوں کو جب تک کہ

غروب آفتاب کے بعد اور نماز مغرب سے پہلے نفل نماز پڑھنے کا مسئلہ

۱۱۱۱ وَعَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ يَقْرُبُ الْاَيْدِيَّ عَلَى صَلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نَصِلُّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ اَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَا لَمْ يَنْهَنَا - (رَدَاۃُ مُسْلِمٍ)

مختار بن فلفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے عصر کے بعد کی نفلوں کے متعلق سوال کیا۔ انھوں نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ اس شخص کے ہاتھ پر ضرب لگاتے تھے جو عصر کے بعد نماز پڑھتا تھا یعنی آپ منع فرماتے تھے عصر کے بعد نماز پڑھنے کو حالانکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آفتاب غروب ہو جانے پر مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ پھر کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے انھوں نے کہا کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت نماز پڑھتے دیکھتے تھے اور نہ تو منع فرماتے تھے اور نہ حکم دیتے تھے۔ (مسلم)

۱۱۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ إِذَا أَذِنَ الْمُؤَذِّنُ لِبَلَاةِ الْمَغْرِبِ ابْتَدَأُوا السَّوَارِي فَرَكَعُوا رَكَعَتَيْنِ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ أَنَّ الْقَبْلَةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيهِمَا - (رداءہ مسلم)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ہم مدینہ میں تھے۔ پس جس وقت مؤذن مغرب کی اذان دیتا تو صحابہؓ دوڑتے مسجد کے ستونوں کی طرف اور دو رکعت پڑھتے۔ یہاں تک کہ کوئی اجنبی آکر دیکھتا تو یہ خیال کرتا کہ شاید نماز ہو چکی ہے۔ اس لئے کہ ان دو رکعتوں کے پڑھنے والے بہت سے آدمی ہو جاتے تھے۔ (مسلم)

۱۱۱۳ وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ آتَتْ عَقَبَةُ الْحِمْيَرِيِّ فَقُلْتُ أَلَا أُعْجِبُكَ مِنْ أَبِي تَيْمَمٍ يَدْرِكُ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عَقَبَةُ إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْآنَ قَالَ الشَّغْلُ -

مرثد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں عقبہ حبشی کے پاس گیا اور کہا کیا تم ابوتیم کے اس فعل کو تعجب کی نظر سے نہیں دیکھتے کہ وہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے ہیں؟ عقبہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ میں نے کہا پھر اب کس چیز نے تم کو اس سے روک رکھا ہے۔ انھوں نے کہا دنیا کے شغل نے۔

(رداءہ البخاری) (بخاری)

نوافل گھروں میں ادا کئے جائیں

۱۱۱۴ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مُجَرَّدَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَى مَسْجِدَ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَصَلَّى فِيهِ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَوْا صَلَاتَهُمْ رَأَوْهُمْ يَسْتَعِينُونَ بَعْدَهَا فَفَعَلَ هَذِهِ صَلَاةُ الْبُيُوتِ - (رداءہ ابوداؤد)

حضرت کعب بن مجرہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی ﷺ قبیلہ بنو عبد اشہل کی مسجد میں تشریف لائے اور وہاں مغرب کی نماز پڑھی پس جب لوگ مغرب کی نماز پڑھ چکے تو حضور نے دیکھا کہ وہ نفل پڑھ رہے ہیں آپ نے فرمایا یہ نماز نفل تو گھروں میں پڑھنے کی ہے۔ (ابوداؤد)۔ اور ترمذی و نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ (مغرب کی نماز کے بعد) لوگ کھڑے ہوئے اور نفل پڑھنے لگے (یہ دیکھ کر) نبی ﷺ نے فرمایا۔ تم پر لازم ہے کہ یہ نماز گھروں میں پڑھو۔

مغرب کی سنتوں میں طول قرأت

۱۱۱۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيلُ الْقِرَاءَةَ فِي الرُّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ يَتَفَرَّقُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ - (رداءہ ابوداؤد)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مغرب کے بعد کی دو رکعتوں میں لمبی قرأت کرتے تھے یہاں تک کہ مسجد سے لوگ چلے جاتے تھے۔ (ابوداؤد)

مغرب کے بعد نفل نماز پڑھنے کی فضیلت

۱۱۱۶ وَعَنْ مَكْحُولٍ يَبْلُغُ بِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ دَنِي رِوَايَةُ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رُفِعَتْ صَلَاتُهُ فِي عِلِّيِّينَ وَمُزْمَلًا دَرَجَتَيْنِ -

مکحولؓ (تابعی) اس روایت کو رسول اللہ ﷺ تک پہنچاتے اور کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے جو کوئی مغرب کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھے اور ایک روایت میں چار رکعت کے الفاظ ہیں اور نماز مغرب اور ان رکعتوں کے درمیان دنیا کی کوئی بات نہ کرے اس کی یہ نماز مقام عِلِّيِّین پہنچائی جاتی ہے۔ (مسلم، رزین)

علین کیا ہے؟

حضرت حذیفہؓ بھی اسی قسم کی روایت کرتے ہیں اور ان کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کرتے تھے

۱۱۱۷ وَعَنْ حَذِيفَةَ نَحْوَهُ وَزَادَ فَكَانَ يَقُولُ عَمَلُوا الرُّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَإِنَّهُمَا تَرْفَعَانِ مَعَ الْمَكْتُوبَةِ -

(رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْبَيَّادَةَ عَنْهُ وَخَوَّاهَا فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ)۔
کہ مغرب کے بعد کی دو رکعتوں کو جلدی پڑھو اس لئے کہ وہ فرض نماز کے ساتھ لے بائی جائیں گی۔ (بیہقی۔ رزین)

فرض و نوافل کے درمیان فسخ کرنا چاہیے۔

۱۱۱۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ إِنْ تَارَعَ بَيْنَ جَمْعٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ ذَاكَ مِنْهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ إِلَيَّ مَا مُمْتُ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ إِذَا صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ فَلَا تُصَلِّهَا بِصَلَاةِ حَتِّ مُكَلِّمٍ أَوْ تَخْرُجَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ لَا تُؤْمِلَ بِصَلَاةِ حَتِّ مُكَلِّمٍ أَوْ تَخْرُجَ۔
عمر بن عطاء کہتے ہیں کہ آف بن جبیر نے ان کو سائب کے پاس بھیج کر یہ دریافت کرایا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے جو چیز ان کی نماز کے متعلق دیکھی ہے کیا وہ صحیح ہے؟ سائب نے جواب میں کہا کہ میں نے حضرت ویر کے ساتھ جمعہ کی نماز مقصورہ میں پڑھی۔ جب امام نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور میں نے نماز پڑھی (جمعہ کی سنتیں) اس کے بعد جب معاویہ رضی اللہ عنہ نے پہنچے تو مجھ کو بلوایا اور کہا جو کام آج تم نے کیا پھر نہ کرنا یعنی جمعہ کے فرضوں کے بعد فوراً ہی سنت نماز نہ پڑھنا جب تم جمعہ کی نماز پڑھو، تو اس وقت تک کوئی اور نماز نہ پڑھو جب تک کسی سے کوئی بات نہ کر لو۔ یہ وہاں سے اٹھ کر دوسری جگہ نہ چلو۔
جاؤ۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ حکم دیا ہے کہ ہم ایک نماز کو دوسری نماز سے نہ ملائیں جب تک درمیان میں بات چیت نہ کریں یا مسجد سے باہر نہ چلے جائیں۔ (مسلم)

۱۱۱۹ وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَمْرٍو إِذَا صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ بِمَكَّةَ تَقَدَّمَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَقَدَّمَ فُصِّلَ أَرْبَعًا وَلَا إِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ مِنَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقَعُّهُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

عطاء کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ میں جمعہ کی نماز پڑھ چکے تو (اپنی جگہ سے) آگے بڑھ جاتے، پھر دو رکعتیں پڑھتے، اس کے بعد پھر آگے بڑھتے اور چار رکعت نماز پڑھتے۔ اور جب آپ مدینہ میں ہوتے تو جمعہ کی نماز پڑھ کر کھڑے جاتے اور گھر میں دو رکعتیں پڑھتے مسجد میں نہ پڑھتے۔ آپ اس کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَمْرٍو صَلَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ أَرْبَعًا۔
اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عطاء نے کہا۔ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے اور اس کے بعد چار رکعتیں۔

بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ رَاتِ كِي نَازِ كَابِكِيَانِ

فصل اول

آپ رات میں عشاء و فجر کے درمیان اکثر گیارہ رکعت نماز پڑھتے تھے

۱۱۲۰ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيهَا بَيْنَ أَنْ يَقْرَعَ مِنْ حَتَّى يَخْلُفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَارَ كِي نَازِ كَابِكِيَانِ۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کے بعد فجر تک کے درمیان وقت میں گیارہ رکعت نماز پڑھتے اور

۱۔ مقصورہ ہے، صغیر مفعول میں۔ بمعنی چھوٹا کیا ہوا۔ جز کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دیکھ چکے تھے ۲۵۔ ذی جبر ۲۸ نماز فجر پڑھنے کی حالت میں امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور ۱۵۔ رمضان ۳۸ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھاتے میں سلام دشمنوں نے زخم کائے تھے، اس لئے انھوں نے اپنی مخالفت کے لئے مسجد میں مقصورہ پڑھوایا تھا

ہر دو رکعتوں پر سلام پھیرنے اور ایک رکعت وتر کی اسی میں شامل کر لیتے (یعنی گیارھویں رکعت) اور وتر کی اس رکعت میں اتنا لمبا سجدہ کرتے جتنی دریں کوئی بچاس آیتیں پڑھے۔ پھر جب تہجد فجر کی اذان سے فارغ ہوتا اور صبح کی روشنی پھیل جاتی تو آپ کھڑے ہو جاتے اور دو ہلکی رکعتیں (فجر کی سنتیں) پڑھتے پھر اپنی کروٹ پر لیٹ جاتے۔ یہاں تک کہ تہجد آپ کے پاس نماز کی گیسو کھینے کی اجازت حاصل کر لے آتا اور آپ نماز کو تشریف لے جاتے (بخاری و مسلم)

فجر کی فرض نماز اور سنتوں کے درمیان بات چیت کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو سنتیں پڑھ چکے تو (میری طرف متوجہ ہوتے) اگر میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے اور میں سوئی ہوتی تو آپ بھی لیٹ جاتے۔ (مسلم)

آب فجر کی سنتوں سے فارغ ہو کر استراحت فرماتے تھے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو سنتیں پڑھ چکے تو دواہنی کروٹ پر لیٹ جاتے۔ (یعنی قیل و خ)۔ (بخاری و مسلم)

رات میں آپ کتنی رکعتیں پڑھتے تھے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے جن میں وتر بھی شامل تھے اور دو رکعتیں فجر کی سنتیں بھی۔ (مسلم)

مسروق کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کا سوال کیا (یعنی آپ کتنی رکعتیں پڑھتے تھے) حضرت عائشہ نے جواب دیا۔ کبھی سات رکعتیں کبھی نو اور کبھی گیارہ، علاوہ فجر کی سنتوں کے۔ (بخاری)

نہ رکعتیں ملکی پڑھتے تھے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کے لئے اٹھتے تو پہلے دو ہلکی رکعتیں پڑھتے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی رات کی نماز کے لئے اٹھے تو پہلے دو ہلکی رکعتیں پڑھے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں رات کو اپنی خالہ

مَلَوَةَ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُؤْتِي بِوَاحِدَةٍ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذَلِكَ قَدْرَ مَا يَقْدِرُ أَحَدُكُمْ حِينَ آيَةٍ قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ مَلَوَةِ الْفَجْرِ وَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ فَدَكَمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلَا قَامَةِ فَيُخْرِجُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۲۱ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّاهُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

آب فجر کی سنتوں سے فارغ ہو کر استراحت فرماتے تھے

۱۱۲۲ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّاهُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رات میں آپ کتنی رکعتیں پڑھتے تھے

۱۱۲۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا اثْنَتَا دَرَكَتَا الْفَجْرِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۲۴ وَعَنْ مَسْرُودٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ مَلَوَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَاحِدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

نہ رکعتیں ملکی پڑھتے تھے

۱۱۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ أَقْتَمَ مَلَوَتَهُ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَقْتَمِ الصَّلَاةَ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۲۷ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَتَّعِدُ خَالَتِي

مَبْمُوتَةً لِّئَلَّا تَوَسَّيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عِنْدَهَا فَتَحَدَّثَتْ مَعَ أَهْلِ سَاعَةٍ ثُمَّ رَفَعَتْ
فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ
فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَا بَتَ
لَا وَلِيَّ إِلَّا لَبَّابٍ - حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ ثُمَّ قَامَ
إِلَى الْقُرْبَةِ فَأَطْلَقَ شَيْئًا قَهَاشًا صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ
ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ لَعَلَّ
يُكْتَرَى وَقَدْ أَبْلَغَ فَقَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ وَتَوَضَّأْتُ
فَقُمْتُ عَنْ تِسَارَةٍ فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَدَارَنِي عَنْ
يَمِينِهِ فَتَنَامَتْ مَلُوتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً
ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ
فَأَذَنَهُ يَدَايَ بِالْقَبْلَةِ فَعَصَلْتُ وَلَيْدَتَوَضَّأْتُ
كَانَ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا
وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي يَمِينِي
نُورًا وَفِي تِسَارِي نُورًا وَفِي قُوِّي نُورًا وَفِي
تَحْتِي نُورًا وَآمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ
لِي نُورًا وَزَادَ بَعْضُهُمْ وَفِي لِسَانِي نُورًا وَفِي
ذَكَرِي وَعَصْبِي وَلَحْيِي وَدُمِّي وَشَعْرِي وَبَشَرِي
رُصِّنِي عَلَيْهِ

وَفِي رِوَايَةٍ تَاهَمًا وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي
نُورًا وَاعْظِمْ لِي نُورًا وَفِي أُخْرَى لِيُسَلِّمَ عَلَيْهِ
نُورًا وَفِي أُخْرَى اللَّهُمَّ اعْظِمْنِي نُورًا -

لے یہ الفاظ بھی دعائیں لکھے ہیں دینی لسانی نور اور میری زبان میں نور - اور بعضوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ فی عَصْبِي نُورًا وَفِي
لَحْيِي نُورًا وَفِي دُمِّي نُورًا وَفِي شَعْرِي نُورًا وَفِي بَشَرِي نُورًا - یعنی میرے پٹھوں میں نور، میرے گوشت میں نور، میرے خون میں
نور، میرے بالوں میں نور اور میری جلد میں نور پیدا کر۔ (بخاری و مسلم) - اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي
نُورًا وَاعْظِمْ لِي نُورًا - یعنی اور میری جان میں نور اور بڑا کر میرے واسطے نور - اور مسلم کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں
اللَّهُمَّ اعْظِمْنِي نُورًا (یعنی اے اللہ مجھ کو نور عطا فرما)

دو ترکیبیں ہیں

۱۱۲۸ وَعَنْهُ آتَهُ رَفَعَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَيْقَطَ وَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَا بَتَ لَا وَلِيَّ إِلَّا لَبَّابٍ - حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ ثُمَّ قَامَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک رات میں سوئے۔ پس آپ رات کو بیدار ہوئے سواک کی اور وضو کیا اور پھر یہ آیت پڑھی: إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَا بَتَ لَا وَلِيَّ إِلَّا لَبَّابٍ - حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ ثُمَّ قَامَ

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کہ یہاں رہا۔ اس شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تھے۔ آپ نے تھوڑی دیر اپنی بیوی (حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا) سے باتیں کیں اور پھر سو رہے۔ پھر جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ گیا یا اس سے کچھ کم تو آپ اٹھے اور آسمان کی طرف دیکھا اور یہ آیت پڑھی: إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَا بَتَ لَا وَلِيَّ إِلَّا لَبَّابٍ (تا ختم سورہ) یعنی آسمان اور زمین کے پیدا کرنے اور رات دن کے اختلاف میں عقل مندوں کے لئے نشانیاں ہیں (آخر سورہ تک پڑھی)۔ پھر مشک کی طرف گئے اس کا منہ کھولا اور پیالے میں پانی بھرا۔ پھر اچھی طرح وضو کیا۔ بعد ازاں کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی (دیکھ کر) میں بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ وضو کیا اور آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے میرا کان پکڑا اور بائیں جانب دائیں طرف پھیر دیا۔ پس حضور نے تیرہ رکعت پوری کیں۔ اس کے بعد آپ لیٹ گئے اور سو گئے حتیٰ کہ آپ کے خراٹے کی آواز آنے لگی۔ اور آپ کی یہ عادت تھی کہ جب آپ سوتے تو خراٹے لیتے۔ اس کے بعد بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔ اور آپ کو نماز کی تیاری سے آگاہ کیا۔ آپ اٹھ بیٹھے اور بغیر وضو کے نماز پڑھ لی اور آپ کی وہ دعا جو سنتوں اور فرضوں کے درمیان آپ مانگتے تھے اللہمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي يَمِينِي نُورًا وَفِي تِسَارِي نُورًا وَفِي قُوِّي نُورًا وَفِي تَحْتِي نُورًا وَآمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا - (یعنی اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا کر میری آنکھوں میں نور دے، میرے کانوں میں نور، میری داہنی جانب نور، میری بائیں طرف نور، میرے اوپر نور، میرے نیچے نور، میرے سامنے نور، میرے پیچھے نور اور پیدا کر میرے واسطے نور) - اور بعض راویوں نے یہ الفاظ بھی دعائیں لکھے ہیں دینی لسانی نور اور میری زبان میں نور - اور بعضوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ فی عَصْبِي نُورًا وَفِي لَحْيِي نُورًا وَفِي دُمِّي نُورًا وَفِي شَعْرِي نُورًا وَفِي بَشَرِي نُورًا - یعنی میرے پٹھوں میں نور، میرے گوشت میں نور، میرے خون میں نور، میرے بالوں میں نور اور میری جلد میں نور پیدا کر۔ (بخاری و مسلم) - اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا وَاعْظِمْ لِي نُورًا - یعنی اور میری جان میں نور اور بڑا کر میرے واسطے نور - اور مسلم کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں اللَّهُمَّ اعْظِمْنِي نُورًا (یعنی اے اللہ مجھ کو نور عطا فرما)

خَتَمَ السُّورَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّ رَكْعَتَيْنِ أَحَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ
وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ
ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ رَّاتٍ سِتَّ رَكْعَاتٍ كُلُّ ذَلِكَ
يَسَّكَ وَبَيَّضَ وَبَيَّضَ هُوَ لَأَوَّلُ الرَّاتِ أَدْنَى
بِثَلَاثٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

الْأَدْنَى (تا آخر سورہ) پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز
پڑھی، جس میں قیام، رکوع اور سجدہ کو بہت دراز کیا۔ پھر آپ لیٹ
گئے اور سو گئے اور خراٹے لینے لگے۔ تین بار آپ نے اسی طرح کیا اور چھ
رکعتیں پڑھیں اور ہر دفعہ سواک کی اور وضو کیا اور مذکورہ بالا
آیات کو پڑھا۔ پھر تین رکعتیں وتر کی پڑھیں۔ (مسلم)

آنحضرت کی نماز تہجد کی کیفیت

۱۱۲۹ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُمَيْيِّ أَنَّهُ قَالَ لَا دُمُوعَ
مَبْلُوءَةٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اللَّيْلَةَ فَصَلَّ
رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ
طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهَمَادُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا
ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهَمَادُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى
رَكْعَتَيْنِ هَمَادُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَ
هَمَادُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَدْنَى ذَلِكَ ثَلَاثَ عَشَرَ
رَكْعَةً - رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهَمَادُونَ
اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَكَذَلِكَ فِي مَسْجِدِ مُسْلِمٍ وَأَنَّهُ
مِنْ كِتَابِ الْحَمِيدِيِّ وَمَوْطَأِ مَالِكٍ وَسُنَنِ أَبِي دَاوُدَ وَجَامِعِ الْأَمْثُولِ -

زید بن خالد الجیمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے ایک مرتبہ یہ ارادہ کیا کہ
آج رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھتا رہوں گا چنانچہ
پہلے تو اپنے دو لمبی رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو لمبی رکعتیں پڑھیں جو لمبی
لمبی تھیں پھر دو رکعتیں درمیانی دو رکعتوں سے کم پڑھیں۔ پھر دو
رکعتیں ان سے کم پڑھیں، پھر دو رکعتیں ان سے کم پڑھیں، پھر دو
رکعتیں ان سے کم پڑھیں، پھر وتر پڑھے اور یہ سب تیرہ رکعتیں
ہوتیں۔ مسلم نے شمس صلی راکعتیں وَهَمَادُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا
چار مرتبہ بیان کیا۔ (مسلم۔ افراد الحمیدی۔ مالک۔ ابوداؤد)

آنحضرت آخر عمر میں نفل بیٹھ کر پڑھتے تھے

۱۱۳۰ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَتَأْبَدَنَّ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُلَّ كَانَ أَكْثَرُ مَبْلُوءَةٍ جَالِسًا
رُتَفَقَ عَلَيْهِ - (بُخَارِي وَمُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب (آخری عمر میں) رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا جسم بھاری ہو گیا تو آپ کی اکثر نفل نماز بیٹھ کر پڑھی جاتی تھی۔
(بخاری و مسلم)

نماز تہجد میں آپ صبح کو کون سی کون سی سورتیں پڑھتے تھے

۱۱۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَقَدْ عَرَفْتُ
النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ
بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنْ أَوَّلِ الْمُفْصَلِ
عَلَى تَالِيفِ ابْنِ مَسْعُودٍ سُوْرَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ أُخْرَاهُ
حَمَّ الدُّخَانِ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ - (رُتَفَقَ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں قرآن مجید کی ان سورتوں کے
دائق ہوں جو ایک دوسرے کے مماثل ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان کو جمع کرتے تھے۔ چنانچہ انھوں نے بیتر سورتیں بیان کیں
جو مفصل کے اول میں ہیں اور جن کو انھوں نے جمع کیا ہے آنحضرت
ان سورتوں کو اس طرح جمع کرتے تھے کہ ایک ایک رکعت میں دو دو
سورتیں پڑھتے اور ان سورتوں میں سے آخری دو سورتیں ختم الدخان
اور عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ہیں۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

آپ کی نماز تہجد کی کیفیت

۱۱۳۲ وَعَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات

کے وقت نماز پڑھتے دیکھا ہے چنانچہ آپ تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور پھر کہتے
ذو الملکوت والجبوت والکبریا والاعظمہ (یعنی ملک ہر ملکات
مالک اور غلبہ دہرائی اور بزرگی کا مالک) اس کے بعد سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ پڑھتے
پھر سورہ بقرہ پڑھتے اور اس کے بعد رکوع کرتے اور آپ رکوع بھی
قیام کے برابر ہوتا اور آپ رکوع میں یہ پڑھتے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ
پھر آپ رکوع سے سر اٹھاتے اور آپ کا قومہ (یعنی رکوع کے بعد
کھڑا ہونا) رکوع کے مساوی ہوتا تھا۔ قومہ میں آپ کہتے لَبَّيْكَ اللَّهُ
(یعنی میرے پروردگار ہی کے لئے ساری تعریف ہے) پھر اپنے سجدہ
کیا۔ آپ کا سجدہ بھی قیام (یعنی قومہ) کے برابر ہوتا۔ آپ سجدہ میں
کہتے سُبْحَانَ رَبِّيَ لَا تَعْظِلُنِي سَجْدَةً سِرًّا نَهَايَا اور آپ
دونوں سجدوں کے درمیان ایک سجدہ کے بقدر بیٹھتے اور کہتے رَبِّ
اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي اِسی طرح آپ اپنے چار رکعتیں پڑھیں جن میں
سورہ بقرہ سورہ آل عمران سورہ نساء اور سورہ مائدہ یا سورہ

وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا
ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ
اسْتَقْبَحَ فَقَرَأَ الْبَقْرَةَ ثُمَّ رَفَعَ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا
مِنْ قِيَامِهِ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ
الْعَظِيمِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَكَانَ
قِيَامُهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ يَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُ
ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُودُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ فَكَانَ
يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثُمَّ
رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَكَانَ يَقَعُدُ فِيمَا بَيْنَ
السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنْ سُجُودِهِ وَكَانَ يَقُولُ رَبِّ
اغْفِرْ لِي فَصَلَّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَرَأَ فِيهِمَا
الْبَقْرَةَ وَالْإِسْرَاءِ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ
أَوْ الْآلْعَامَ شَلَفَ شُعْبَةً

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) (الْعَامُ پڑھیں۔ (ابوداؤد)

نماز تہجد میں زیادہ قیام کی فضیلت

حضرت بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا کہ جو کوئی نماز میں دنس آیتیں پڑھے، اس کا نام غافلوں
میں نہیں لکھا جائے گا اور جو کوئی سنو آیتیں پڑھے اس کا نام فرمان
برداروں میں لکھا جاتا ہے اور جو کوئی ایک ہزار آیتیں پڑھے اس کا
نام کثیر ثواب حاصل کرنے والوں میں لکھا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۱۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ بِعَشْرَاتٍ
لَمْ يَكُتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَتَةٍ أَيْتَةٍ
كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ
مِنَ الْمُقْتَرِبِينَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

نماز تہجد میں آپ کی قرأت کا طریقہ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رات کو نبی ﷺ کی قرأت
مختلف ہوتی تھی، کبھی بلند اور کبھی پست۔

۱۱۳۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ يَرْفَعُ حَوْدًا وَيَخْفِضُ
حَوْدًا (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

(ابوداؤد)
حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تنہا
آواز سے قرأت کرتے کہ اگر آپ حجرہ کے اندر بیٹھتے اور پڑھتے تو صحن

۱۱۳۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَدَرِ مَا يَسْمَعُهُ مِنْ فِي
الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

میں اس کو سنا جاتا۔ (ابوداؤد)
تہجد کی قرأت کے سلسلے میں ابو بکرؓ و عمرؓ کا طریقہ اور آپ کی راہنمائی

حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ ایک رات میں رسول اللہ ﷺ
سلم باہر نکلے تو حضرت ابو بکرؓ کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہے تھے پست
آواز میں۔ پھر آپ حضرت عمرؓ کے پاس سے گزرے جو بلند آواز سے نماز پڑھ

۱۱۳۶ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ
يُصَلِّي وَيَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهِ وَمَرَّ بِعُمَرَ وَهُوَ يُصَلِّي

رہے تھے۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس لیجا ہوئے تو حضور نے فرمایا: ابو بکر تمہارے قریبے میں گزر رہا تھا اور تم پست آواز میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس کو سنا تا تھا جس سے مناجات کر رہا تھا اور سب کچھ سنتا ہے اس کو بلند آواز سے سننے کی ضرورت نہیں ہے) پھر آپ نے غم سے فرمایا: عمر میں تمہارے پاس سے گزرا اور تم بلند آواز سے پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں سوتے ہوئے آدمیوں کا جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا ابو بکر تم اپنی آواز کو قصوراً بلند کر دو اور تم سے فرمایا تم اپنی آواز کو ذرا پست کر دو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

آپ ایک آیت پڑھتے پڑھتے تمام رات کھڑے رہے

۱۱۳۷/۱۸ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ بِآيَةٍ وَالْآيَةُ إِنَّ لَعَلَّيْكُمْ فَانْتُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قیام کیا (تہجد کی نمازیں) صبح تک اور یہ آیت پڑھتے رہے إِنَّ لَعَلَّيْكُمْ فَانْتُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ یعنی اے اللہ! اگر تو ان کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور بخش دے تو تو غالب اور حکمت والا ہے۔ (نسائی۔ ابن ماجہ)

جرئی سنتیں پڑھ کر راہنی کر دے پر لیٹ جانا چاہیے

۱۱۳۸/۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ رُكْعَتِي الْفَجْرِ فَلْيُضْطَجِعْ عَلَى يَمِينِهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی صبح کی دو سنتیں پڑھ چکے تو داہنے پہلو پر لیٹ جائے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

فصل سوم

بداوت عمل

۱۱۳۹ وَعَنْ مَسْرُودٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمِّي الْعَلَّيْ كَانَتْ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ الْتَأَمُّ قُلْتُ فَأَمَى حِينَ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّادِخَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا وہ عمل جو ہمیشہ کیا جائے۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا اس وقت جب کہ مرغ کی آواز سنئے۔ (بخاری و مسلم)

آپ کے رات کے معمول

۱۱۴۰/۲۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَشَاءُ أَنْ تَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْنَاهُ وَلَا نَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ نَائِمًا إِلَّا رَأَيْنَاهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نہ چاہتے تھے یہ کہ دیکھیں رسول اللہ ﷺ کو رات میں نماز پڑھتا ہوا۔ مگر یہ کہ دیکھتے تھے ہم آپ کو نماز پڑھتا ہوا۔ اور نہ چاہتے تھے ہم یہ کہ دیکھیں آپ کو سوتا ہوا مگر یہ کہ دیکھتے تھے ہم آپ کو سوتا ہوا (یعنی آپ سوتے بھی تھے اور نماز تہجد بھی پڑھتے تھے)۔ (نسائی)

۱۱۴۱ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ
 ۲۲۱ إِن رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ قُلْتُ وَأَنَا فِي سَفَرٍ مَّعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَاللَّهُ لَا رُقْبَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلَاةِ
 عَمَّا أَرَى يَفْعَلُهُ فَلَمَّا صَلَّى صَلَاةَ الْعِشَاءِ وَهِيَ الْعَتَمَةُ
 اضْطَجَعَ هَوْنًا مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَنَظَرَ فِي الْأُفُقِ
 فَقَالَ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا أَبَاطِلًا حَتَّى يَلْعَاقِيَ إِلَيْنَا إِنَّكَ لَا
 تَخْلِفُ الْمِيعَادَ ثُمَّ أَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ إِلَى فِرَاشِهِ فَاسْتَلَّ مِنْهُ سِوَاكَ ثُمَّ أَفْرَغَ
 فِي قَدَحٍ مِّنْ إِدْوِيٍّ عِنْدَهُ مَاءً فَاسْتَقَّ ثُمَّ قَامَ
 فَصَلَّى حَتَّى قُلْتُ قَدْ صَلَّى قَدْ رَمَانَا ثُمَّ اضْطَجَعَ
 حَتَّى قُلْتُ قَدْ نَامَ قَدْ رَمَا صَلَّيْتُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ
 كَمَا فَعَلَ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَتْ
 فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ
 مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

جس طرح پہلے کیا تھا اور وہی پڑھا جو پہلی مرتبہ پڑھا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر سے پہلے تین مرتبہ اسی طرح کیا۔ (نسائی)

۱۱۴۲ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلُوكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ
 ۲۲۲ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَوَتِهِ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ
 وَصَلَوَتُهُ كَأَن يُصَلِّيَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْ رَمَا صَلَّيْتُ ثُمَّ
 يُصَلِّي قَدْ رَمَانَا ثُمَّ يَنَامُ قَدْ رَمَا صَلَّيْتُ حَتَّى يُصْبِحَ
 ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنَعَّتُ قِرَاءَةَ
 مُفَسِّرَةٍ حَرْفًا حَرْفًا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْمُتَوَسِّطِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

پھر اتنی ہی دیر نماز پڑھتے تھے (اس کے بعد حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت بیان کی یہاں تک کہ ایک ایک حرف اپنے
 قرأت کا بیان کیا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

حضرت حمید بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم سے ایک شخص نے کہا اپنے دوستوں سے یا اپنے دل میں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا اور رہا ارادہ کیا تھا کہ میں خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت نماز پڑھتے دیکھوں گا تاکہ میں آپ کے فعل کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں اور خود بھی ایسا ہی کروں چنانچہ میں نے دیکھا کہ آپ جب عشا کی نماز پڑھ چکے تو لیٹ رہے اور دیر تک سوتے رہے پھر بیدار ہوئے اور آسمان پر نگاہ ڈالی اور یہ آیت پڑھی رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا أَبَاطِلًا دِیَہ آیت لَا تَخْلِفُ الْمِيعَادَ ۝ تک پڑھی۔ پھر آپ بستر کی جانب متوجہ ہوئے اور مسواک نکالی اور پھر چھانک لیا۔ پھر پانی لیا پھر مسواک کی (اور وضو کیا) اور اس کے بعد نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی۔ یہاں تک کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ نے اتنی دیر نماز پڑھی جتنی دیر کہ آپ سوئے۔ اس کے بعد آپ پھر سو رہے اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ اتنی دیر سوئے جتنی دیر کہ آپ نماز پڑھی۔ پھر آپ بیدار ہوئے اور اسی طرح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر سے پہلے تین مرتبہ اسی طرح کیا۔ (نسائی)

حضرت یعلی بن مملوک کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت اور نماز کے متعلق دریافت کیا (جو آپ رات کو پڑھتے تھے) انھوں نے فرمایا آپ کی قرأت اور نماز سے تم کو کیا حاصل ہوگا (یعنی تم میں اتنی قوت کہاں کہ تم اتنی نماز اور قرأت کر سکو) آپ رات کو نماز پڑھتے تھے پھر سوتے تھے۔ پھر جس قدر آپ سوتے تھے اتنی ہی دیر آپ پڑھتے تھے۔ پھر اتنی ہی دیر آپ سوتے تھے جتنی دیر آپ نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ صبح نمودار ہوتی تھی (یعنی یہ سلسلہ رات بھر جاری رہتا تھا کہ آپ تھوڑی دیر سولے اور

پھر اتنی ہی دیر نماز پڑھتے تھے) (اس کے بعد حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت بیان کی یہاں تک کہ ایک ایک حرف اپنے

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَقَامَ مِنَ اللَّيْلِ

رَسُولِ خُذْ أَصْلِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاتِ كِي نَمَازِيس كِيَا پڑھتے تھے؟

فصل اول

نماز تہجد میں آپ کی دعا

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کی نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تو یہ دعا کرتے (یعنی اللہ اگر کہنے کے بعد بارگاہ کے بعد) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيُّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِمَا وَذٰلِكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِمَا وَذٰلِكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِمَا وَذٰلِكَ الْحَمْدُ - اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالتَّيْبُوتُ حَقٌّ وَ مُحَمَّدٌ حَقٌّ وَ السَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْكَ اَنْبَتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَ اِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدْ مَنَّمْتَ وَمَا اَخْرَجْتَ وَمَا اَسْرَرْتَ وَمَا اَعْلَنْتَ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ وَ لَا اِلَهَ غَيْرُكَ - (یعنی اے اللہ! سب تعریف تیرے ہی لئے ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے اور اس چیز کو جو ان کے درمیان ہے اور

۱۱۴۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيُّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِمَا وَذٰلِكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِمَا وَذٰلِكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِمَا وَذٰلِكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالتَّيْبُوتُ حَقٌّ وَ مُحَمَّدٌ حَقٌّ وَ السَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْكَ اَنْبَتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَ اِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدْ مَنَّمْتَ وَمَا اَخْرَجْتَ وَمَا اَسْرَرْتَ وَمَا اَعْلَنْتَ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ وَ لَا اِلَهَ غَيْرُكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تیرے ہی لئے سب تعریف ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے اس کا مالک جو اور تیرے ہی لئے ساری تعریف ہے تو ہی حق ہے تیرا وعدہ حق ہے تیری طاقت حق ہے ترا قول حق ہے جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور انبیاء حق ہیں اور محمدؐ حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! تیرا ہی تابع ہوا میں تجھ ہی پر ایمان لایا میں اور تجھ ہی پر بکھروسہ کیا میں تیری طرف رجوع کیا میں تیری ہی مدد سے میں اپنے دشمنوں سے جھگڑا ہوں اور تیری ہی طرف فریاد لایا میں۔ پس تو بخش دے میرے ان گناہوں کو جو میں نے پہلے کئے ہیں اور جو بعد میں کروں گا اور جو پوشیدہ طور پر کئے ہیں اور جن کو ظاہر طور پر کیا میں نے اور تو ان گناہوں کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی مقدم ہے اور تو ہی مؤخر ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور تیرے سوا کوئی خدا نہیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنی نماز کو اس دعا سے شروع کرتے اَللّٰهُمَّ رَبِّ جَبْرَيْئِلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَ اِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فَيَا كَاذِبًا اِنْهٖ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اُخْتَلِفَ فِيْهِ مِنِ

۱۱۴۴ وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقَامَ مِنَ اللَّيْلِ اُنْتَمَتِ صَلَاتُهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ رَبِّ جَبْرَيْئِلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَ اِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فَيَا كَاذِبًا اِنْهٖ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اُخْتَلِفَ فِيْهِ مِنِ

يُخَلِّفُونَ إِيَّاهُ فِي لَيْلِهِمْ اُخْلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِأَذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
 (یعنی اے اللہ! آے جبریل، میکائیل اور اسرافیل کے
 پروردگار! اے پیدا کرنے والے آسمان اور زمین کے، اے جاننے
 والے پوشیدہ اور ظاہر کے تو ہی فیصلہ کرے گا قیامت کے دن اپنے بندوں کے درمیان اس چیز میں جس میں اختلاف کرتے ہیں میری
 رہنمائی کر اس چیز میں جس میں اختلاف کیا گیا ہے امر حق سے، تو ہی ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے سیدھے راستہ کی طرف۔ (مسلم)

نیند سے بیدار ہونے کے بعد کی تسبیح اور اس کی فضیلت

۱۱۴۵ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 اللَّهُ صَلَّاهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَاَزَى مِنَ اللَّيْلِ
 فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
 لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
 وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
 ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي أَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اسْتَجِيبَ
 لَهُ فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّ فُتِلَتْ صَلَاتُهُ
 (رواہ البخاری)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات کو نیند سے بیدار ہو تو یہ دعائے دعا مانگے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (یعنی خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور پاک ہے اللہ کوئی معبود نہیں اُس کے سوا اور اللہ شہید بڑا ہے اور نہیں ہے عبادت پر قوت مگر اس کی مدد)

اور اس کے بعد یہ کہے رَبِّ اغْفِرْ لِي (یعنی اے اللہ! مجھ کو بخش دے) یا آپ نے یہ فرمایا کہ درپھر دعا کرے قبول کی جائے گی اور وضو کر کے اگر نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول کی جائے گی۔ (بخاری)

فصل دوم

جاگنے کے وقت آپ کی دعا

۱۱۴۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اسْتَغْفِرُكَ
 لِدُنْيِي وَاسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اللَّهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا
 وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ
 (رواہ ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو یہ کہتے لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اسْتَغْفِرُكَ لِدُنْيِي وَاسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اللَّهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ۔ (یعنی اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے۔ اے اللہ! میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں تیری تعریف کے ساتھ اور بخشش چاہتا ہوں اپنے گناہوں کی اور

تجھ سے تیری رحمت کا خواستگار ہوں۔ اے اللہ! میرے علم میں بانی عطا فرما۔ میرے دل میں بھی پیدا نہ ہونے دے ہدایت عطا فرمانے کے بعد، اور اپنے پاس سے میرے لئے رحمت عطا فرما۔ تو ہی بہت بخشنے والا ہے۔) (ابوداؤد)

رات میں بیداری کے بعد ذکر اللہ کی فضیلت

۱۱۴۷ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بَابُ التَّخْرِیضِ عَلَى قِیَامِ اللَّیْلِ

رات کی عبادت پر رغبت دلانے کا بیان

فصل اول

رات میں عبادت خداوندی سے روکنے کی شیطان کی مکاریاں

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نگرہ لگاتا ہے شیطان جب تم میں سے کوئی سوتا ہے اس کی سر کی گردی پر تین گرہ اور ہر گرہ پر (یعنی سونے والے کے دل میں) یہ بات ڈالتا ہے کہ رات بہت بڑی ہے پس تو سوتا رہ۔ پھر اگر وہ سونے والا جاگ اٹھتا ہے اور خدا کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر جب وضو کرتا ہے تو اس کی ایک اور گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر جب وہ نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور وہ خوش اور بشاش ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ نہ جاگا اور ذکر خدا نہ کیا تو وہ اس حالت میں صبح کو اٹھتا ہے کہ شست و کاہل اور پلید ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۱۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِي أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ مَلُوبٌ قَدْ قَاتِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَلَبَ النَّفْسَ إِلَّا أَصْبَحَ خَيْرَ النَّفْسِ رُتِفَ عَلَيْهِ كَسَلَانٌ

آپ کی کثرت عبادت ادائے شکر کے لئے ہوتی تھی

حضرت مغیرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو اس قدر طویل قیام کرتے کہ پیروں پر ورم ہو جاتا۔ صحابہ رضی عنہم کرتے یا رسول اللہ! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں آپ کے تو اگلے پچھلے سارے گنہ بخند رہ گئے ہیں؟ تو آپ فرماتے کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔ (بخاری و مسلم)

۱۱۵۲ وَعَنِ الْخَبَرَةِ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَدَّمَ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ لِمَ تَصْنَعُ هَذَا وَقَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا - رُتِفَ عَلَيْهِ

رات میں عبادت خداوندی کے لئے نہ اٹھنے والے کی برائی

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کا ذکر کیا کہ وہ رات بھر پڑا سوتا رہتا ہے اور صبح تک نہیں اٹھتا اور نہ نماز کو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا شیطان اُس کے کان میں پیشاب کرتا ہے یا آپ نے یہ فرمایا کہ شیطان اُس کے دونوں کانوں میں پیشاب کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۱۵۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيلَ لَهُ مَاذَا أَنْتَ يَا مَعْ مَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنَيْهِ - رُتِفَ عَلَيْهِ

عورتوں کے لئے نماز تہجد کا ذکر

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ ایک روز رات کو رسول اللہ ﷺ نے اللہ علیہ وسلم گھرائے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے نیند سے اٹھ گئے

۱۱۵۴ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَرِغًا يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ

اللّٰهُ مَا ذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَا ذَا
اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يَقُطُّ صَوَابَ الْحُجُرِ
يُؤَيِّدُ اَزْوَاجَهُ لِكَيْ يُصِلَّ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي
الدُّنْيَا عَادِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ -

درواۃ البخاری
عورتیں ہیں جو کپڑے پہنے والیاں ہیں دنیا میں اور ننگی ہیں آخرت میں۔ (بخاری)

رحمت خداوندی کے نزول و قبولیت دعا کا وقت
۱۱۵۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى
السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ يَقُولُ
مَنْ يَدْعُونِي فَاَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَاُعْطِيهِ
مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَاَغْفِرَ لَهُ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي
رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ يَدْعُو بِهِ يَقُولُ مَنْ يَقْرَأُ
عَبْدًا دُعَاءً وَلَا ظُلْمَ لَهُ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْدُ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پروردگار بزرگ دہر تر روزانہ رات کے وقت دنیا کے آسمان پر اترتا ہے جب کہ آخری تہائی رات باقی رہتی ہے اور فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے مانگے تاکہ میں اس کے سوال کو پورا کر دوں، کون ہے جو مغفرت چاہے مجھ سے اور میں بخش دوں اس کو۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر خداوند تعالیٰ کھولتا ہے اپنے لطف اور رحمت کے ہاتھوں کو اور کہتا ہے کون ہے جو قرض دے ایسے شخص کو جو نہ تو فقیر ہے اور نہ ظالم۔ صبح تک خداوند تعالیٰ یہی فرماتا رہتا ہے۔

ہر رات میں قبولیت کی ایک ساعت آتی ہے

۱۱۵۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا
رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِقْنِ أَمْرَ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ إِلَّا آعْطَاكَ وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ
دَرَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ رات میں ایک ساعت ہے اگر اس میں کوئی مسلمان دین و دنیا کی بھلائی کی دعا مانگے تو خداوند تعالیٰ اس کو عطا فرما دیتا ہے اور یہ ساعت ہر رات میں ہوتی ہے۔ (مسلم)

حضرت داؤد کی نماز اور ان کے روزے

۱۱۵۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصَّلَاةِ
إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ وَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ
صِيَامُ دَاوُدَ وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ
ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُومُ يَوْمًا وَيَفْطِرُ
يَوْمًا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر نماز داؤد علیہ السلام کی ہے اور بہترین روزوں میں داؤد علیہ السلام کے روزے تھے داؤد علیہ السلام آدمی رات سوئے، تہائی رات قیام (عبادت) کرتے اور پھر رات کا چٹھا حصہ آرام کرتے اور ایک روز روزہ رکھتے اور ایک روز نہ رکھتے۔ (بخاری و مسلم)

رات میں عبادت کے سلسلے میں آپ کا معمول

۱۱۵۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ تَعْنِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ آدَ اللَّيْلِ وَيُحْيِي

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا رات میں سوئے اور آخری رات میں بیدار رہتے۔ پھر اگر آپ کو

اِخْدَہُ ثُمَّ اِنْ کَانَ لَہٗ حَاجَۃٌ اِلٰی اٰہِلِہٖ قَضٰی حَاجَۃَہٗ ثُمَّ یَنَامُ فَاِنْ کَانَ عِنْدَ النَّدَآءِ الْاَوَّلِ جُنْبًا وَثَبَ فَاَخَاضَ عَلَیْہِ الْمَآءَ وَ اِنْ لَمْ یَکُنْ جُنْبًا تَوَضَّأَ لِلصَّلَوةِ ثُمَّ صَلَّی رُکْعَتَیْنِ۔
اپنی بیویوں کے پاس رہنے کی ضرورت ہوئی تو اپنی ضرورت کو پورا کرتے اور پھر سو رہتے اور پہلی اذان کے وقت اگر آپ ناپاک ہوتے تو اٹھتے اور غسل فرماتے اور ناپاک نہ ہوتے تو وضو کرتے اور پھر دو رکعت نماز پڑھتے۔

(دُثِّقَ عَلَیْہِ) (بخاری و مسلم)

فصل دوم

نماز تہجد پڑھنے کی تاکید و فضیلت

۱۱۵۹ عَنْ اَبِیْ اِمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِفِیَا مِیَالِیْلِ فَاِنَّہٗ دَابُّ الْمَصْلِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَهُوَ قُرْبَہٗ لَکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ وَ مُکْفِرٌ لِّلْاَسَیِّئَاتِ وَ مِنْہَا لَا عَیْنَ اِلَّا نَسِیَ۔
حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لازم کرو تم اپنے آپ رات کے قیام کو (یعنی تہجد کی نماز پڑھنے کو) کہ یہ طریقہ ان نیک لوگوں کا ہے جو تم سے پہلے تھے اور رات کا قیام تمہارے لئے اللہ سے نزدیکی کا سبب بنے گا ہوں کا کفارہ ہے، اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔ (ترمذی)۔

رَدَّ اَوَّلَہٗ الْمِزْمِیُّ

نماز تہجد پڑھنے والوں کی خوش نصیبی

۱۱۶۰ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَہٗ یَمْنَعُکَ اللّٰہُ الْیَوْمَ الرَّجُلُ اِذَا قَامَ بِالنَّیْلِ یُصَلِّیْ وَ الْقَوْمُ اِذَا صَفَّوْا فِی الصَّلَوةِ وَ الْقَوْمُ اِذَا صَفَّوْا فِی قِیَالِ الْعَدُوِّ۔
حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور ان سے راضی رہتا ہے ایک تو وہ شخص جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے (تہجد کی) دوسرے وہ لوگ جو نماز کے لئے صفوں کو براہِ درست کریں اور تیسرے وہ لوگ جو دشمن کے مقابلے پر اڑنے کے لئے صفوں کو ترتیب دیں۔ (شرح السنہ)

رَدَّ اَوَّلَہٗ فِی شَرْحِ السَّنَہِ

آخری شب میں ذکر کی فضیلت

۱۱۶۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَہٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْرَبُ مَا یَکُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِی جَوْفِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ فَاِنْ اَسْتَطَعْتَ اَنْ تَکُوْنَ مِمَّنْ یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْ ذَلِکَ السَّاعَۃِ فَکُنْ۔
حضرت عمرو بن عبسہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ کا خدا سے سب سے قریب ہونا رات کے پچھلے حصہ میں ہے اگر تجھے ممکن ہو کہ اس ساعت میں تو خدا کا ذکر کرے تو تو ایسا ہی کر۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

رَدَّ اَوَّلَہٗ الْمِزْمِیُّ وَ قَالَ ہٰذَا حَدِیثٌ حَسَنٌ مَّحِیۃٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا

شوہر و بیوی دونوں عبادت کے سلسلہ میں ایک دوسرے کی مدد کریں

۱۱۶۲ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَہٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّی وَ اَقْبَطَ اَمْرًا تَہَ فَصَلَّتْ فَاِنْ اَبَتْ نَفْسُ فِیْ وَجْہِہَا الْمَآءَ رَحِمَ اللّٰہُ اَمْرًا لَا قَامَتْ بِیَتِ اللَّیْلِ فَصَلَّتْ وَ اَقْبَطَتْ رُجْہَا فَصَلَّتْ فَاِنْ اَبَتْ۔
اُس شخص پر رحمت نازل کرے جو رات کو اٹھا اور نماز پڑھی اور اپنی بیوی کو جگایا اور اس نے بھی نماز پڑھی۔ پھر اگر عورت نہ جگائی تو پھینٹے دینے اس کے منہ پر پانی کے۔ اور رحمت نازل کرے خدا اس عورت پر جو رات کو اٹھے اور نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو جگائے اور وہ بھی نماز پڑھے اور وہ

نَضَمْتُ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ - دَرَاةُ أَبُو دَاوُدَ النَّسَائِي (ابو داؤد۔ نسائی)
قبولیت دعا کا وقت

۱۱۶۳ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْتُ اللَّيْلِ الْأَخِيرِ دُرُودُ الصَّلَوَاتِ
حضرت ابو امامہ رحمہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قبولیت دعا کو کس وقت ہے؟ آپ نے فرمایا پچھلی رات کے درمیان ادا فرض نمازوں کے بعد کا وقت۔ (ترمذی)

اعمال صالحہ کرنے والوں کے لئے بشارت

۱۱۶۴ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ عُرُفًا يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا أَعَدَّ اللَّهُ لِمَنْ آمَنَ الْإِنْسَانُ كُلُّهُمُ وَالطَّعَامَ وَتَابَعَ الصَّيَّامَ وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسِي نِيَامٌ - دَرَاةُ الْبَيْهَقِيِّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَدُرُودِ التَّزْيِيدِ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوًا فِي رِوَايَةٍ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ -
حضرت ابو مالک اشعری رحمہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کے اندر سے باہر کی چیزیں نظر آتی ہیں اور باہر کی چیزیں اندر سے، اللہ تعالیٰ نے ان کو ان لوگوں کے لئے بنایا ہے جو نرمی سے بات کرتے ہیں کھانا کھلاتے ہیں اور پے درپے روزے رکھتے اور رات کو اس وقت نماز پڑھتے ہیں جب کہ لوگ سو رہے ہوں۔ (بیہقی نے اسے شعب الایمان میں اور ترمذی نے اسی جیسی حدیث حضرت علی رضی سے روایت کی ہے۔ ترمذی کی روایت میں ہے، جس نے عمدہ کلام کیا۔)

فصل سوم

نماز تہجد کے معمول کو ترک کرنے کی ممانعت

۱۱۶۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَامِرِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَلَّى قِيَامَ اللَّيْلِ -
حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رحمہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبد اللہ تو فلاں شخص کی مانند نہ ہو جو رات کو نماز پڑھتا تھا اور پھر اس نے اس کو چھوڑ دیا۔ (بخاری و مسلم)

رات میں حضرت داؤد کی عبادت اور ساعت قبولیت

۱۱۶۶ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَامِرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ لِدَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ يُوقِظُ فِيهَا أَهْلَهُ يَقُولُ يَا آلَ دَاوُدَ قُومُوا فَصَلُّوا فَإِنَّ هَذِهِ سَاعَةٌ يُكْتَسَبُ فِيهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا الدُّعَاءُ إِلَّا لِسَاحِدٍ وَغَسَّاقٍ - دَرَاةُ أَحْمَدُ (احمد)

نماز تہجد کی فضیلت

۱۱۶۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَقْرُوءَةِ صَلَاةٌ فِي جَوْثِ اللَّيْلِ -
حضرت ابو ہریرہ رضی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمایا کہ نماز کے بعد سب سے بہتر نماز رات کی نماز ہے۔ (یعنی تہجد کی نماز)۔ (احمد)

تہجد کی نماز برائی سے روکتی ہے

۱۶۸ ۱۸ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فَلَانًا يَقُولُ بِاللَّيْلِ فَإِذَا أَصْبَحَ سَرَفَ فَقَالَ إِنَّهُ سَيَنْفَاهَا مَا تَقُولُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّبَهِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ فلاں شخص رات کو نماز پڑھتا ہے اور جب صبح ہو جاتی ہے تو چوری کرتا ہے۔ آپؐ فرمایا نماز بہت جلد اس کو اس کام سے روک دے گی جس کا تو سنا ذکر کیا ہے۔ (احمد - بیہقی)

اہل خانہ کے ہمراہ نماز تہجد پڑھنے کی فضیلت

۱۶۹ ۱۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلَ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا أَوْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُنِيَ فِي الدِّنِّ أَكْرَبَ مِنَ الدِّنِّ أَكْبَرَاتٍ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرات ابوسعید و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت جنگ یا آدمی نے رات کے وقت اپنی بیوی کو اور دونوں نے نماز پڑھی یا دونوں نے دو رکعتیں اکٹھی پڑھیں تو لکھے جاتے ہیں یہ دونوں مذكر اللہ کر لے والے مردوں اور عورتوں میں۔ (ابوداؤد - ابن ماجہ)

امت کے بلند مرتبہ کون لوگ ہیں

۱۷۰ ۲۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَوْفُ أُمِّي حَمَلَةَ الْقُرْآنِ وَأَصْحَابُ اللَّيْلِ - (رَوَاهُ التَّبَهِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے اشراف (یعنی بلند مرتبہ) وہ لوگ ہیں جو قرآن مجید کو جاننے والے (یعنی حامل و حافظ قرآن) اور رات کو جاننے والے (یعنی تہجد کی نماز پڑھنے والے ہیں)۔ (بیہقی)

رات کی عبادت کے سلسلہ میں حضرت عمر کا معمول

۱۷۱ ۲۱ وَالْوَعْنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْخَيْرِ اللَّيْلِ أَيْقَظَ أَهْلَهُ لِلصَّلَاةِ وَيَقُولُ لَهُمُ الصَّلَاةُ ثُمَّ يَتْلُو هَذِهِ الْآيَةَ دَعَا مُرَاهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا تَسْأَلُكَ رِزْقًا تَحْنُ تَزِدُّكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عمر بن الخطابؓ رات کو نماز پڑھتے تھے جس قدر خدا چاہتا تھا یعنی جب رات کا آخری حصہ ہوتا تو اپنے اہل (بیوی) کو نماز کے لئے جگاتے اور کہتے نماز پڑھو! (اٹھو نماز پڑھو) اور پھر یہ آیت پڑھتے وَأَعِزَّكَ اللَّهُ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا تَسْأَلُكَ رِزْقًا تَحْنُ تَزِدُّكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى یعنی حکم دے اپنے اہل کو نماز کا اور صبر کر اس پر نہیں مانگتے ہم تجھ سے روزی، ہم ہی دیتے ہیں تم کو رزق، اور آخرت پر ہمزہ گاروں کے لئے ہے۔ (مالک)

اعمال میں میانہ روی کا بیان

فصل اول

بَابُ الْقَصْدِ فِي الْعَمَلِ

۱۷۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظَنَ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ شَيْئًا وَيَصُومُ حَتَّى نَظَنَ أَنْ لَا يَفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزہ نہ رکھتے مہینے کے اکثر دنوں میں یہاں تک کہ ہم یہ خیال کر لیتے کہ آپ اس مہینہ میں روزہ نہ رکھیں گے اور آپ اکثر ایام میں روزہ رکھتے یہاں تک کہ ہم

لَا تَشَآءُ أَنْ تَرَكَهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ۔
 یہ گمان کرتے کہ آپ اب روزہ نہ چھوڑیں گے۔ اور اگر تو چاہتا کہ رات کے وقت آپ کو نماز پڑھنا دیکھے تو دیکھتا آپ کو نماز پڑھتا ہوا اور اگر تو چاہتا کہ آپ کو سوتا ہوا دیکھے تو آپ کو سوتا ہوا پاتا۔ (بخاری)

مداومت عمل کی فضیلت

۴۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهَا وَلَا قَلَّ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)۔
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک بہترین اعمال میں سے وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو۔ (بخاری و مسلم)

بساط سے باہر عبادت نہ کرنی چاہیے

۴۴ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا مِنْ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا۔
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اختیار کرو اعمال میں سے جتنا کہ کر سکو (یعنی جتنا عمل کرنے کی ہمیشہ طاقت ہو) اس لئے کہ خداوند تعالیٰ (تو اب دینے میں) ملول نہیں ہوتا جب تک کہ تم ملول نہ ہو یعنی تنگ آکر نہ چھوڑ دو۔ (بخاری و مسلم)

اس وقت تک عبادت کرنی چاہیے جب تک اس میں دل لگے

۴۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُمْرَلِ أَحَدُكُمْ نِشَاطُهُ وَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)۔
 حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جب تک خوشی اور اطمینان سے نماز پڑھ سکو تو پڑھو اور جب سست ہو جاؤ تو بیٹھ جاؤ۔ (بخاری و مسلم)

اوتھنے کی حالت میں نماز نہ پڑھنی چاہیے

۴۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَفَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَقْعُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَافَسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَعْفِفُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ۔
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی نماز میں اوتھنے لگے تو اس کو چاہیے کہ وہ سو رہے یہاں تک کہ اس کی نیند جاتی رہے اس لئے کہ اوتھتے ہوئے نماز پڑھنے کی حالت میں وہ یہ نہیں سمجھتا کہ کیا کہہ رہا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ مغفرت کا طالب ہو اور اس کی زبان سے بددعا نکل جائے۔ (بخاری و مسلم)

دین آسان چیز ہے اسے اپنے عمل سے سخت اور ہیبت ناک نہ بناؤ

۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ فَسَدِّدُوا قَارِبُوا وَابْشِرُوا وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدِّ وَالْزَّوْجَةِ وَشَيْءٍ مِمَّنْ السَّالِحَةِ۔
 حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین میں آسانی ہے اور جو شخص دین میں سختی کرتا ہے دین اس پر غالب آجاتا ہے پس میانہ روی اختیار کرو، قوت کے موافق عمل کرو خوش رہو اور صبح و شام اور کچھ رات کے چھتے میں خدا سے مدد طلب کرو۔ (بخاری)

رات کے بقیہ اور اوونطائف کو دن میں پڑھ لینا چاہیے۔

۴۸ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُمْرَلِ أَحَدُكُمْ نِشَاطُهُ وَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)۔
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنا

وَمَنْ تَامَ عَنْ حَيْبِهِ أَدْعَنَ شَيْءٌ مِنْهُ فَقَرَأَ ۖ
فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا
قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ذلیفہ پورا کئے بغیر سو رہا یا کچھ ذلیفہ پڑھنے سے رہ گیا اور اس کو مفید آگئی
اور پھر اس کو نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان پڑھ لیا تو وہ اسی حساب
میں شمار کیا جاتا ہے گویا اس نے رات ہی کو پڑھا ہے۔ (مسلم)

معذوری کی حالت میں بیٹھ کر اور لیٹ کر نماز پڑھنے کا حکم

۱۱۷۸ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنِ قَامًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا
فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَا جَنْبٍ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کھڑا ہو کر نماز پڑھ۔ اگر کھڑا ہونے کی قوت نہ ہو تو بیٹھ کر
پڑھ اور بیٹھنے کی قوت بھی نہ ہو تو پہلو پر لیٹ کر پڑھ۔ (بخاری)

بغیر عذر بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے والے کو آدھا ثواب ملتا ہے

۱۱۷۹ وَعَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا قَالَ إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ
أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ
صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی ﷺ سے اس شخص کے متعلق سوال کیا جو نفل نماز بیٹھ کر پڑھتا
ہے آپ نے فرمایا اگر کھڑے ہو کر پڑھے تو بہتر ہے اور بیٹھ کر پڑھنے کا
ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے سے آدھا ہے اور جو شخص لیٹ کر پڑھے اس کا
ثواب بیٹھے ہوئے پڑھنے کے ثواب کا آدھا ہے۔ (بخاری)

فصل دوم

میں نے تک با وضو ذکر اللہ میں مشغول رہنے والے کی فضیلت

۱۱۸۰ عَنْ أَبِي مَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَدَّى إِلَى فِرَاشِهِ طَاهِرًا أَدَّكَرَ
اللَّهُ حَتَّى يَدْرِكَهُ النَّعَاسُ لَوْ يَمُوتُ سَاعَةً مِمَّا
اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللَّهُ فِيهَا خَيْرًا مِمَّا خَيْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ كَذِكْرِهِ التَّوْحِيدَ فِي كِتَابِهِ ذَكَرَ
بِرَّ وَآيَةِ ابْنِ السُّنِّيِّ

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے
سنا ہے کہ جو شخص با وضو اپنے بستر پر جائے اور خدا کا ذکر کرتا رہے،
یہاں تک کہ اس کو نیند آجائے اور جب رات کو پہلو بدلے تو خدا سے
دین و دنیا کی بھلائی چاہے تو خدا اس کو دین و دنیا کی بھلائی عطا
فرمادیتا ہے۔ (اسے نووی نے "کتاب الاذکار" میں ابن السنی
کے حوالے سے روایت کیا ہے)۔

وہ خوش نصیب جن سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے

۱۱۸۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَجُلَيْنِ
رَجُلٌ قَارِعَنَ دُطَائِيَهُمْ وَلِحَافِهِ مِنْ بَيْنِ حَيْبِهِ وَ
أَهْلِهِ إِلَى صَلَاتِهِمْ فَيَقُولُ اللَّهُ لِمَلَكَيْهِ انْظُرُوا
إِلَى عَبْدِي تَارِعَنَ فِرَاشَهُ وَدُطَائِيَهُ مِنْ بَيْنِ
حَيْبِهِ وَأَهْلِهِ إِلَى صَلَاتِهِمْ رَغْبَةً فَيَمَّا عِنْدِي دَ
شَفَقًا مِمَّا عِنْدِي وَرَجُلٌ غَزَانِي سَبِيلَ اللَّهِ
فَانْهَزَمَ مَعَ أَصْحَابِهِ فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فِي الْإِنْفِخَامِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہماری دو شخصوں سے خوش ہوتا ہے ایک
وہ جو اپنے نرم بچھونے اور لحاف اور اپنی محبوبہ ہوی سے رات کے
وقت نماز کے لئے علیحدہ ہوا۔ خداوند تعالیٰ اس شخص کو دیکھ کر اپنے
فرشتوں سے فرماتا ہے میرے بندے کو دیکھو جو صرف نماز کے لئے اپنے نرم و
گرم بچھونے اور محبوبہ زوجہ سے علیحدہ ہوا اور اس چیز کی خواہش سے
علیحدہ ہوا جو میرے پاس ہے (یعنی میری رضا اور ثواب) اور اس چیز
خوف سے جو میرے پاس ہے (یعنی میری ناراضی اور عذاب) اور وہ ہوا

وَمَا لَهُ فِي الرَّجُوعِ قَدْ رَجَعَ حَتَّى هَرَبْتُ دَمَهُ فَيَقُولُ
 اللَّهُ لِمَلَأَ بَيْتَكَ أَنْظِرُوا إِلَى عَبْدِي رَجَعَ رَغْبَةً فِيمَا
 عِنْدِي وَشَفَقًا مِمَّا عِنْدِي حَتَّى هَرَبْتُ دَمَهُ
 رَدَّاهُ فِي شَرْحِ الشَّيْخِ

کہتا ہے میرے بندے کو دیکھو جو وہاں آیا محض اس چیز کی آرزو ہے جو میرے پاس ہے (یعنی میری رضا اور ثواب) یہاں تک کہ اس نے اپنا
 خون بہا (شرح السنہ)

فصل سوم

۱۱۸۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثْتُ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا
 يَصُفُّ الصَّلَاةَ قَالَ فَاتَّبِعْنِي فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي جَالِسًا
 فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ
 ابْنِ عَمْرٍو دُعَلْتُ حَدَّثْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّكَ قُلْتَ
 صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا اِعْلَى يَصُفُّ الصَّلَاةَ قَا أَتَتْ
 تُعَلِّي قَاعِدًا أَقَالَ أَجَلٌ وَلَكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ
 رَدَّاهُ مُسَلِّمًا

حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی گئی
 ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ (نفل) نماز آدمی
 بیٹھ کر اُدھی نماز ہے۔ راوی کہتا ہے کہ ایک روز میں رسول اللہ ﷺ
 علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے پایا۔
 پس میں نے اپنا ہاتھ حضورؐ کے سر مبارک پر رکھ دیا (یعنی نماز سے فراغت
 کے بعد) اور سر پر ہاتھ رکھنا عرب میں اظہارِ تعجب کا طریق تھا، آپؐ
 فرمایا۔ اے عبداللہؓ عمروؓ کے بیٹے! تجھ کو کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا۔ یا
 رسول اللہؐ مجھ سے یہ بیان کیا گیا تھا کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا ہو کہ
 بیٹھ کر نماز پڑھنا اُدھی نماز کے برابر ہے اور آپؐ خود بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں؟ آپؐ فرمایا ہاں۔ لیکن میں تم میں سے کسی ایک شخص کے مانند
 نہیں ہوں (یعنی یہ بات میرے ساتھ مخصوص ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے سے میری نماز کا ثواب آدھا نہیں ہوتا)۔ (مسلم)

نماز میں راحت و سکون ہے

۱۱۸۴ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ دَجْلُ
 مِّنْ خَزَاعَةَ لَيْتَنِي مَهْلِكٌ فَاسْتَوَحْتُ فَكَانَهُمْ
 عَابِدًا ذَلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفِيمَ الصَّلَاةِ يَا بِلَالُ أَرِحْنَا
 بِهَا۔ (رَدَّاهُ الْوَدَّادُ)

سالم بن ابی الجعد کہتے ہیں کہ قبیلہ خزاعہ کے ایک شخص نے
 کہا کہ کاش میں نماز پڑھوں اور آرام پاؤں (یعنی نماز پڑھنے میں مجھ
 لذت اور سکون حاصل ہو) صحابہ نے اس قول پر اس کو عیب
 لگایا (یعنی صحابہ یہ سمجھے کہ میں نماز پڑھ کر پھر آرام حاصل کروں،
 اور اس کو بُرا سمجھا) اس شخص نے (اس غلط فہمی کو رفع کرنے کے
 لئے کہا) میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اے بلالؓ! نماز میں راحت و سکون حاصل کر۔ (ابوداؤد)

وتر کا بیان

بَابُ الْوُتْرِ

فصل اول

۱۱۸۵ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَادَّةُ النَّبْلِ مَا تَمْنَى فَإِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ الْقُبْحَ صَلَّيْ
 رُكْعَةً وَاحِدَةً تَوَاتَرَتْ لَهُ مَا قَدْ صَلَّيْ

نماز وتر کی رکعتوں کا مسئلہ
 حضرت ابن عمروؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات
 کی نماز دو رکعت ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کو صبح ہو جانے کا خوف
 ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لے جو اس نماز کو طاق بنا دے گی۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(بخاری و مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
در آخری رات کی ایک رکعت ہے۔ (مسلم)

۸۶۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْوُتْرَةُ رَكْعَةٌ مِنَ الْخَيْرِ اللَّيْلِ - رَدَّوَاهُ مُبْلَغٌ

ایک تشہد کے ساتھ پانچ رکعتیں پڑھنے کا مسئلہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات
کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے اور ان میں سے پانچ رکعتوں میں وتر پڑھتے
تھے اور ان کے درمیان صرف آخری رکعت پر تشہد کے لئے بیٹھتے تھے
(بخاری و مسلم)

۸۸۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً
يُؤْتِرُ مِنْ ذَلِكَ خَمْسِينَ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي
أَخِيرِهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

آنحضرت کی نماز تہجد و نماز وتر

سعد بن ہشام روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت
میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ اے ام المؤمنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے خلق کا حال بیان فرمائیے۔ انھوں نے کہا، کیا تم نے قرآن
نہیں پڑھا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں، انھوں نے فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا خلق قرآن ہی تھا یعنی قرآن میں جو اخلاق حسنہ مذکور
ہیں وہ سب آپ میں پائے جاتے تھے) پھر میں نے عرض کیا۔ اے
ام المؤمنین رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کا حال بیان فرمائیے
تو انھوں نے کہا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مسواک اور
پانی کا انتظام کرتے تھے۔ پس بیدار کرتا اللہ تعالیٰ آپ کو رات کے
وقت جب اس کا جی چاہے اور آپ بیدار ہو کر مسواک کرتے پھر وضو فرماتے
اور اس کے بعد نو رکعتیں پڑھتے جس میں سے آٹھویں رکعت پر تشہد کے
لئے بیٹھتے خدا کا ذکر کرتے خدا کی تعریف کرتے اور دُعا کرتے اور اس کے بعد
سلام بھیرتے بلند آواز سے ہم کو سنانے کے لئے۔ پھر سلام کے بعد دو
رکعت اور پڑھتے بیٹھ کر۔ پس اے بیٹے یہ گیارہ رکعتیں ہوئیں۔ پھر جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف زیادہ ہو گئی اور گوشت ڈھیل
ہو گیا تو آپ سات رکعتوں میں وتر پڑھ لیتے اور دو رکعتیں حسب معمول سابق
آخر میں بیٹھ کر پڑھتے۔ پس اے بیٹے یہ نو رکعتیں ہوئیں اور نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی یہ عادت تھی کہ جب آپ کوئی نماز پڑھتے تو اس کو ہمیشہ پڑھنا
پسند کرتے اور جب کبھی ایسا ہوتا کہ نیند کے غلبہ کے سبب یا درد کی وجہ سے
آپ رات کو نماز نہ پڑھ سکتے تو دن میں بارہ رکعتیں پڑھ لیتے۔ اور مجھ کو
یہ یاد نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا قرآن کسی ایک رات میں پڑھا
ہو یا ساری رات یعنی عشاء سے لے کر صبح تک نماز پڑھی ہو یا سوائے

۸۸۸ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى عَائِشَةَ
فَقُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِي عَنِ خُلُقِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَلَسْتُ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ
قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنْ خُلِقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَتْ الْقُرْآنُ قُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ
أَنْبِئِي عَنِ وَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَا
لْنَا نَعِدُّ لَهُ سِوَاكَ وَهَؤُورَةً فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ مَا شَاءَ
أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّلُكَ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي
تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ
وَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيُحَمِّدُهُ وَيَبْدُوهُ ثُمَّ يَنْهَضُ
وَلَا يَسْلَمُ فَيُصَلِّيُ التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ
اللَّهَ وَيُحَمِّدُهُ وَيَبْدُوهُ ثُمَّ يَسْلَمُ تَسْلِيمًا نَسِيْمًا
ثُمَّ يُصَلِّيُ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَسْلَمُ وَهُوَ قَاعِدٌ
فَقُلْتُ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بَنِي فَلَمَّا اسْتَقَرَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآخَذَ اللَّحْمُ أَوْ تَرَبَّسَبَ
وَصَنَعَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيعِهِ فِي الْأُولَى فَيَقُلُ
تِسْعَ يَا بَنِي وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا صَلَّاهُ صَلَاةً أَحْتَأَنَّ يَدَاؤُهُ عَلَيْهِمَا وَكَانَ إِذَا
عَلِمَهُ نَوْمٌ أَوْ وَجَعَ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ
ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا
صَلَّى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا

غَيْرَ رَمَضَانَ -

رمضان کے کسی چھینے میں پورے چھینے کے روزے رکھے ہوں (یعنی یہ باتیں آپ نے کبھی نہیں کیں)۔ (مسلم)

رَدَّاهُ مُسْلِمٌ

وتر رات کی آخری نماز ہونی چاہیے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنی رات کی نماز میں آخری نماز وتر کو رکھو۔ (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صبح ہونے سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیا کرو (یعنی صبح کے آثار نمایاں ہونے پر وتر پڑھنے میں جلدی کرو)۔ (مسلم)

۱۱۸۹ وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوا الْآخِرَ صَلَواتِكُمْ بِاللَّيْلِ وَتَرًا - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۹۰ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِدُوا الصُّبْحَ بِاللَّيْلِ -

رَدَّاهُ مُسْلِمٌ

وتر کے اوقات

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اس امر کا اندیشہ ہو کہ آخر رات میں وہ وتر پڑھنے کے لئے نہ اٹھ سکے گا اس کو چاہیے کہ وہ شروع رات ہی میں وتر پڑھ لے (یعنی عشا کی نماز کے بعد) اور جس شخص کو آخر رات میں اٹھنے کی امید ہو وہ رات کے آخر میں وتر پڑھے اس لئے کہ پچھلی رات کی نماز مشہود ہے (یعنی اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں) اور (آخر رات میں وتر پڑھنا) بہتر ہے۔ (مسلم)

۱۱۹۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنَ الْآخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُؤْتِرْ أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمَعَ أَنْ يَقُومَ الْآخِرَ فَلْيُؤْتِرْ الْآخِرَ لَيْلٍ فَإِنَّ صَلَواتَهُ الْآخِرَ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ وَذَلِكَ أَهْضَلُ - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھے ہیں (یعنی ابتدائی رات، درمیان اور آخری شب میں بھی) اور آپ کے وتر کی انتہا رات کا آخری چھٹا حصہ تھا۔ (بخاری و مسلم)

۱۱۹۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ أَوْتِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ وَانْتَهَى وَتَرَهُ إِلَى السَّجْدَةِ رَمْتَفَقَ عَلَيْهِ

انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حضرت ابو ہریرہؓ کو تین باتوں کی وصیت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے دوست (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھ کو وصیت کی تین باتوں کی۔ ایک تو ہر چھینے میں تین روزے رکھنے کی دوسرے دو رکعت نماز کی آفتاب طلوع ہونے کے بعد (یعنی اشراق یا چاشت کی) اور تیسرے یہ کہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لوں۔ (بخاری و مسلم)

۱۱۹۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ صِيَامٍ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكَعَتَيْنِ لِقَائِي وَأَنْ أُحْدِثَ قَبْلَ أَنْ آتَا -

رَمْتَفَقَ عَلَيْهِ

فصل دوم

انحضرت شروع رات میں بھی وتر پڑھتے تھے اور آخری رات میں بھی

غصیف بن عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل جنابت کرتے دیکھا ہے، آپ فوراً شروع رات ہی میں غسل فرمایا کرتے تھے یا رات کے آخر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ اکثر تو آپ شروع رات ہی میں غسل فرمایا کرتے تھے اور اکثر اوقات رات کے آخر میں بھی نہاتے تھے میں نے

۱۱۹۴ عَنْ غُصَيْفِ بْنِ عَمَارٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَدَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ أَمْ فِي آخِرِهِ قَالَ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فِي آخِرِهِ قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ

الَّذِي جَعَلَ فِي الْأُمْرِ سَعَةً قُلْتُ كَانَ يُؤْتِيهِ أَقَلُّ
الَّذِي أَمَرْتُ فِي الْخَيْرِ قَالَتْ رَبِّمَا أَوْ تَرَى فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ
وَرَبِّمَا أَوْ تَرَى فِي الْخَيْرِ قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي جَعَلَ فِي الْأُمْرِ سَعَةً قُلْتُ كَانَ يُجَاهِدُ بِالْقِرَاءَةِ
أَمْ يُخَفِّفُ قَالَتْ رَبِّمَا جَهْدِيهِ رَبِّمَا خَفَّفَتْ قُلْتُ
أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأُمْرِ سَعَةً
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْفَصْلُ الْآخِرُ)
فرمایا اکثر بلند آواز اور اکثر آہستہ میں نے کہا اللہ اکبر۔ الحمد لله الذي جعل في الامر سعة۔ (ابوداؤد)

نماز تہجد و وتر کی رکعتوں کی تعداد

۱۱۹۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَبِيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ
بِكَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِيهِ
قَالَتْ كَانَ يُؤْتِيهِ يَارْبِعَ وَثَلَاثَ وَبِسِتٍ وَثَلَاثَ وَ
ثَمَانٍ وَثَلَاثَ وَعَشْرٍ وَثَلَاثَ وَكَمْ يَكُنْ يُؤْتِيهِ بِالْفَقْعِ
مِنْ سَبْعٍ وَلَا يَأْكُلُ مِنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)
عبد اللہ بن ابی قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنی رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھا کرتے
تھے؟ آپ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تھے چار رکعتوں کے
اور تین رکعتوں کے (یعنی سات رکعت) اور چھ اور تین کے (دو رکعت) اور
آٹھ اور تین کے (گیارہ رکعت) اور دس اور تین کے (سائیس رکعت) اور اپنے
بکھی سات رکعت سے کم اور تیرہ رکعت سے زیادہ وتر نہیں پڑھے۔

نماز وتر واجب ہے

۱۱۹۶ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْتِيهِ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ
أَحَبَّ أَنْ يُؤْتِيَهُ بِخَمْسِينَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ
يُؤْتِيَهُ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتِيَهُ بِوَاحِدَةٍ
فَلْيَفْعَلْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ)
حضرت ابو ایوب کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
وتر حق ہے (یعنی لازم ہے) ہر مسلمان پر پس جس کو پانچ رکعت کے
ساتھ وتر پڑھنا پسند ہو وہ پانچ رکعت پڑھے اور جس کو تین رکعتوں
کے ساتھ پڑھنا منظور ہو وہ تین رکعت پڑھے اور جو شخص ایک ہی
رکعت پڑھنا چاہے وہ ایک ہی پڑھے۔

وتر کی فضیلت

۱۱۹۷ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ قَبِيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَرَجَبُ الْيَوْمِ فَأَوْتُوا يَا أَهْلَ الْقُرَائِنِ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)
۱۱۹۸ وَعَنْ خَارِجَةَ بِنْتِ حُذَافَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَمَّاكُمْ
بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُبِّ النَّعَمِ الَّتِي تُرْجَعُ لِلَّهِ
اللَّهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ تَطْلُعَ الْفَجْرُ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ)
حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ دن رات، دوست رکھتا ہے وتر کو۔ پس اے اہل قرآن وتر پڑھو
(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)
حضرت خاریجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے
ایک نماز سے تمہاری مدد کی ہے (یعنی پانچ نمازوں کے علاوہ مزید ایک نماز
تم کو دی ہے) جو تمہارے لئے سترخ اونٹوں سے بہتر ہے اور وہ نماز وتر
ہے جس کے لئے خیر تعالیٰ نے عشا کی نماز کے بعد صبح تک کا وقت مقرر
کیا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

وتر کی قضا کا حکم

۱۱۹۹ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ وَتْرِهِ فَلْيَصِلْ إِذَا رَدَّاهُ التَّوَمِدِيُّ مُوسَلِّمًا ۚ

زید بن اسلم کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وتر سے غافل ہو کر سو جائے اس کو چاہیے کہ صبح کے وقت اُس کو پڑھے۔ (ترمذی مرسل)

آنحضرت وتر میں کون کون سی سورتیں پڑھتے تھے

۱۲۰۰ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جَرِيحٍ قَالَ سَأَلْنَا عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُؤَيِّرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بِسَجَةِ اسْمِ رَبِّكَ الْوَاحِدَةِ فِي الثَّانِيَةِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ يَقُولُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ (رَوَاهُ التَّوَمِدِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَدَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ وَدَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي عُبَايَةَ وَكُثَيْرُكَ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ)

عبد العزیز بن جریر کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں کونسی سورت پڑھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ پہلی رکعت میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے تھے۔ دوسری میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور قُلْ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّاسِ (ترمذی ابوداؤد)

نسائی نے اسے عبد الرحمن بن ابی زید سے روایت کیا ہے، احمد نے ابی بن کعب سے اور دارمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے لیکن ان دونوں نے معوذتین کا ذکر نہیں کیا۔

وتر میں پڑھی جانے والی دعا

۱۲۰۱ وَعَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي قُنُوتِ الْوُتْرِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيهِمْ هَدًى بَرًّا وَعَافِيَةً فِيهِمْ عَافِيَةً وَتَوَلَّيْنِي فِيهِمْ تَوَلَّيْتُ وَبَارِكْ لِي فِيهَا اعْطَيْتَ بَقِيَّةَ شَرِّ مَا قَضَيْتَ يَا نَزَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا يَدُلُّ مَنْ وَالَيْتَ نَبَا رَكَّتْ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ ۚ (رَوَاهُ التَّوَمِدِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَدَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو چند کلمات سکھائے ہیں تاکہ میں ان کو قنوت وتر میں پڑھوں (جن کا ترجمہ یہ ہے) اے اللہ ہدایت دے مجھ کو اور ان لوگوں میں دشامل کر، جن کو تو نے ہدایت دی اور عافیت دے مجھ کو اور ان لوگوں میں (شامل کر) جن کو تو نے عافیت میں رکھا اور میرے کاموں کو بنائے ان لوگوں (کی طرح) جن کے تو نے کام بنائے اور برکت عطا فرما مجھ کو اس چیز میں جو تو نے مجھ کو عطا کی ہے اور اس چیز کے شر سے مجھ کو بچا، جس میں شر کو مقدر کیا ہے تو نے۔ بابرکت ہے اے ہمارے پروردگار اور بلند سی تو یہ (ترمذی - ابوداؤد - نسائی - ابن ماجہ - دارمی)۔

نماز وتر کے سلام کے بعد کی تسبیح

۱۲۰۲ وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ فِي الْوُتْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ۚ (رَوَاهُ الْبُؤْدَاؤُ وَدَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَأَتْكَ مَرَاتٍ يُعْبِلُ فِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ)

حضرت ابی بن کعب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر کا سلام پھیرتے تو یہ کہتے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ (یعنی پاک، بادشاہ، نہایت پاک)۔

(ابوداؤد - اور نسائی نے کہا ہے کہ آپ یہ جملہ تین مرتبہ کہتے تھے اور تیسری مرتبہ بلند آواز میں کہتے تھے)۔

نماز وتر میں آنحضرت کی دعا

۱۲۰۳/۱۹ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي الْخِدْوَةِ رَبِّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَا فَاتِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَتَمَنَّى عَلَى نَفْسِكَ

(دَوَاۓ اَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَهَ) - تیرے عذاب اور پناہ مانگتا ہوں تیری ذاتِ خاص کے ذریعہ۔
تیری مفاغضب تیری تعریف کا شمار نہیں تو ایسا ہی ہے جیسی کہ تو نے اپنی تعریف کی ہے۔ (ابوداؤد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ)

فصل سوم

حضرت معاویہؓ کا ایک رکعت وتر پڑھنا

۲۰۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قِيلَ لَهُ هَذَا لَكَ فِي امْرِئِكَ مُعَادِيَةٌ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ أَصَابَ إِنَّهُ فَفِيهِ وَفِي رَوَايَةِ قَالَ ابْنُ أَبِي مَلِكَةَ أَوْ تَرَمُعًا بِهِ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرُكْعَةٍ وَعِنْدَهُ مَوْلَى لِابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَخَبَّرَهُ فَقَالَ دَعُهُ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ان سے یہ بات پوچھی گئی کہ امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے جو دو ترکی صرف ایک رکعت پڑھتے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ معاویہ رضی نے اچھا کیا ہے کہ وہ فقیر ہیں۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابن ابی ملکہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہ رضی نے عشاء کے بعد ایک رکعت وتر کی پڑھی۔ اس وقت ابن عباس رضی کا آواز کردہ غلام بھی موجود تھا۔ اس نے اپنے آقا سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا کہ اس معاملہ کو چھوڑ دو اس لئے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے ہیں۔ (بخاری)

و تر پڑھنے کی تاکید

۱۲۰۵ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 ۲۱ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ
 فَلَيْسَ بِمِثْلِ الْوُتْرِ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ بِمِثْلِ
 الْوُتْرِ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ بِمِثْلِ
 (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) -

حضرت بريدہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ وتر حق ہے اور جس نے وتر نہیں پڑھی وہ ہم
 میں سے نہیں ہے۔ وتر حق ہے اور جس نے وتر نہیں پڑھی وہ ہم
 میں سے نہیں ہے۔ وتر حق ہے اور جس نے وتر نہیں پڑھی وہ ہم
 میں سے نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

وترکی قضا پر صنی چلا ہے

۱۲۰۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ تَامَ عَنِ الْوِثْرِ أَوْ كَسِبَهُ فَلْيَصِلْ إِذَا ذَكَرَ أَوْ إِذَا
اسْتَقْبَلَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَ
ابْنُ مَاجَةَ) -

نماز وتر واجب ہے یا سنت؟

۱۲۰۴
۲۳ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَّغَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ

الْوُتْرُ أَوْ اجِبٌ هُوَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَدْ أَدَّيْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَدَّيْتُ الْمُسْلِمُونَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَرُدُّ عَلَيْهِ وَعَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ أَوْ تَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَدَّيْتُ الْمُسْلِمُونَ (رواه في الموطأ)

متعلق دریافت کیا کہ کیا وہ جبکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے ہیں اور مسلمانوں نے بھی وتر پڑھے ہیں وہ شخص بار بار یہی سوال کرتا تھا اور ابن عمر جواب میں یہی کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے وتر پڑھے ہیں۔ (موطا)

نماز وتر کی قرات

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھتے تھے جن میں دو سورتیں مفصل کی پڑھتے تھے۔ یعنی ہر رکعت میں تین تین سورتیں اور آخری سورۃ قل ہو اللہ احد ہوتی تھی۔

۱۲۰۸ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِيهِنَّ بِسَبْعِ سُوَرٍ مِنْ الْمُفَصَّلِ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلَاثِ سُوَرٍ أُخْرَاهُنَّ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (رواه الترمذی)

(ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا واقعہ

نافع کہتے ہیں کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مکہ میں تھا کہ ایک رات کو آسمان پر ابر بچھا گیا اور ان کو صبح ہو جانے کا اندیشہ پیدا ہوا تو انھوں نے (جلدی سے) ایک رکعت وتر کی پڑھ لی۔ پھر ابر کھل گیا دیکھا تو رات باقی تھی۔ انھوں نے دو رکعت اور وتر میں ملا لیں۔ پھر دو دو رکعت نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ جب صبح ہو جانے کا خوف ہوا تو ایک وتر پڑھ لیا۔ (مالک)

۱۲۰۹ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ وَالسَّمَاءُ مُمِغِيَةً خَشِيَ الصُّبْحَ فَأَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ انْكَشَفَ قَرَأَ آتَ عَلَيْهِ لَيْلًا فَتَنَعَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ فَلَمَّا خَشِيَ الصُّبْحَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ (رواه مالك)

بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ایک اور طریقہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے اور بیٹھے بیٹھے قرات کرتے۔ پس جب قرات میں تیس چالیس باقی رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور آیتوں کو جو رہ گئی تھیں پڑھتے پھر رکوع میں جاتے اور پھر سجدہ کرتے اور اسی طرح دوسری رکعت پڑھتے (مسلم)

۱۲۱۰ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَقَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ وَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ (رواه مسلم)

وتر کے بعد کی دو رکعتیں

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے (ترمذی) اور ابن ماجہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ رکعتیں ہوتی تھیں اور آپ بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

۱۲۱۱ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوُتْرِ رَكَعَتَيْنِ (رواه الترمذی) وَرَأَى ابْنُ مَاجَةَ خَفِيفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی ایک رکعت پڑھتے تھے اور اس کے بعد دو رکعتیں اور پڑھتے تھے بیٹھ کر جن میں قرآن مجید پڑھتے تھے پس جب آپ رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو جاتے اور رکوع کرتے۔ (ابن ماجہ)

۱۲۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَرُكْعُ رَكَعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا ارَادَ أَنْ يَرُكْعَ قَامَ فَرَكَعَ (رواه ابن ماجه)

وتر کے بعد دو رکعتوں کی تفصیل

حضرت ثوبان نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا نبی

۱۲۱۳ وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

إِنَّ هَذَا الشَّهْرُ جَهْدٌ وَقِيلَ: فَإِذَا أَدَوْتُمْ أَحَدَكُمْ
فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ فَإِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَإِلَّا كَانَتْ
لَهُ (رَدَاكَ التَّيْمِي وَالدَّارِمِيُّ)۔
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رات کا باگنا ایک مشکل اور بھاری کام ہے جس
تم میں سے کوئی شروع رات میں دو رکعت نماز پڑھے تو دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد
اگر آنکھ کھل جائے تو بہتر ہے در نہ یہی دو رکعتیں کافی ہیں۔

وتر کے بعد کی دونوں رکعتوں کی تسرأت

۱۲۱۳ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْوُتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيهِمَا
إِذَا أُرْزِلَتْ وَقَدْ بَيَّنَّا فِيهَا الْكُفْرَ وَنَ۔
حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو
رکعتیں پڑھتے تھے بیٹھ کر جن میں اِذَا أُرْزِلَتْ الْأَرْضُ اور
يَا أَيُّهَا الْكُفْرُ وَنَ پڑھا کرتے تھے۔

(ردا کا احمد، احمد)

بَابُ الْقُنُوتِ قنوت کا بیان

فصل اول

رحمت عالم کو بددعا کی ممانعت

۱۲۱۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ارَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ أَوْ
يَدْعُوَ الْإِحْدَاثَ قَبْلَ الْوُجُوْعِ قَرَّبَ مَا قَالَ إِذَا
قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ - رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ - اللَّهُمَّ
أَجْمِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَدَعْيَاشَ
بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَلَهَافَكَ عَلَى
مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِينَ كَسَيْنِي يَوْسُفَ يَجْعَلُ بَيْنَكَ
وَمَا كَانَ يَقُولُ فِي بَعْضِ مَهْلُوتِهِ اللَّهُمَّ الْعَن
فُلَانًا وَفُلَانًا لَا حَيَاءَ مِنَ الْعَرَبِ حَتَّى أَنْزَلَ
اللَّهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ الْيَابِةَ۔

(صَفْحٌ عَلَيْهِ)

اللَّهُمَّ الْعَن فُلَانًا وَفُلَانًا (یعنی اے اللہ! لعنت کر تو فلال اور فلال کو) یہ بددعا عرب کے (دشمن اسلام) قبائل کے لئے آپ
کرتے تھے یہاں تک کہ خداوند تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ (یعنی تیرے واسطے امر (حکم) میں سے
کچھ نہیں ہے (یعنی آپ کو بددعا کی ممانعت کی گئی)۔ (بخاری و مسلم)

وعلیٰ قنوت پڑھنے کا وقت

۱۲۱۶ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ الْأَحْوَلِ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
عَنِ الْقُنُوتِ فِي الْقَبْلَةِ كَانَ قَبْلَ الْوُجُوْعِ أَوْ بَعْدَهُ
قَالَ قَبْلَهُ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عاصم احوالؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے نماز میں
قنوت کا حال پوچھا۔ یعنی یہ کہ قنوت رکوع سے پہلے پڑھی جائے یا رکوع
کے بعد؟ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رکوع سے پہلے پڑھی جائے اس لئے کہ نبی

بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهِدَا أَنَّهُ كَانَ بَعَثَ أَنَا سَائِقًا لَّهُمُ الْفُرَادَى سَبْعُونَ رَجُلًا فَأَصَابُوا أَخَفَقَتِ رُسُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهِدَا بَدْعُوا عَلَيْهِمُ - (رُتَفَقَ عَلَيْهِ) کو آپ نے ایک ہینے تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی جس میں آپ ان کے لئے بددعا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

دُعائے قنوت کس وقت پڑھی جائے

۱۲۱۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ مِنَ الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى رِعْلٍ وَذَكَرَ أَنَّ دُعُوصِيَّةً وَبُؤْمٍ مِّنْ خَلْفِهِ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلسل ایک ہینے تک پانچوں نمازوں میں قنوت پڑھی۔ آخری رکعت میں سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنے کے بعد جس میں آپ بددعا کرتے تھے قبیلہ بنی سلیم کی شاخوں رِعْل، ذکوان اور عصبہ پر اور مقتدی آمین کہتے تھے۔ (ابوداؤد) (دَوَاهُ ابُو دَاوُد)

۱۲۱۹ وَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَهُ۔ (رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ) ۱۲۱۹ وَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ يَالَا شَجَعِي قَالَ قُلْتُ لَا بِي يَا أَبَتِ إِنَّكَ قَدْ مَلِكْتَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ إِنِّي بَكِيٌّ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ بِهِمْ بِالْكُوفَةِ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ سِنِينَ أَكَانُوا يَقْتُلُونَ قَالَ آيُ بَنِي مُدَّةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ)۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہینے تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی پھر آپ نے قنوت کو چھوڑ دیا۔ (ابوداؤد، نسائی) حضرت ابومالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ اے اباجان! آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے اور ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم پیچھے ہیں گو کہ میں نماز پڑھی ہے تقریباً پانچ برس تک، کیا یہ حضرات قنوت پڑھتے تھے؟ ابومالک کہتے ہیں کہ اس کے جواب میں میرے والد نے کہا کہ قنوت بدعت ہے۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

فصل سوم

آخری نصف رمضان میں اور رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھنے کا مسئلہ

۱۲۲۰ عَنْ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ كَعْبٍ فَكَانَ يُعَلِّمُهُمْ عَشْرِينَ لَيْلَةً وَ لَا يَقْلَتُ بِهِمْ إِلَّا فِي التَّصْبُعِ الْبَاقِي فَإِذَا كَانَتِ الْعُشْرُ الْأَوَّلَى وَ أَخْرَجَتْ خَلْفَ فَصَلَّ فِي بَيْتِهِ فَكَانُوا يَقُولُونَ ابْنُ أَبِي۔ (رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ) حضرت انس بن مالک سے قنوت کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد دونوں صورتوں میں آپ نے قنوت پڑھی ہے۔ (ابن ماجہ)

۱۲۲۰ عَنْ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ كَعْبٍ فَكَانَ يُعَلِّمُهُمْ عَشْرِينَ لَيْلَةً وَ لَا يَقْلَتُ بِهِمْ إِلَّا فِي التَّصْبُعِ الْبَاقِي فَإِذَا كَانَتِ الْعُشْرُ الْأَوَّلَى وَ أَخْرَجَتْ خَلْفَ فَصَلَّ فِي بَيْتِهِ فَكَانُوا يَقُولُونَ ابْنُ أَبِي۔ (رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ) حضرت انس بن مالک سے قنوت کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد دونوں صورتوں میں آپ نے قنوت پڑھی ہے۔ (ابن ماجہ)

باجماعت نماز تراویح سنت ہے

١٢٢١ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتَاهُ حَجْرَةٌ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيدٍ فَقَطَعَهَا بِأَلْيَدَيْهِ حَتَّى
اجْتَمَعَ عَلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ قَفَدُوا سَوِيَّتَهُ لِكَلِّهِ وَظَنُوا
أَنَّهُ تَدَنَّا مَ وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحَّضُ لِيُخْرِجَهُ إِلَيْهِمْ
فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمْ الَّذِي رَأَيْتُمْ مِنْ صَنِيعِكُمْ
هَذِهِ خَشْيَتِي أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ
مَا قُمْتُمْ بِهِ فَصَلُّوا إِلَيْهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ
فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ
الْمَكْتُوبَةَ رَمَتْهُنَّ عَلَيْهِ

اَلْمَكْتُوبَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ مجھ کو یہ خوف پیدا ہوا کہ کہیں یہ نماز (تراویح) تم پر فرض نہ ہو جائے اگر یہ نماز فرض ہو جائے تو تم اس کو ادا نہ کر سکتے۔ اس لئے آئے لوگو! تم اس نماز کو اور دوسری نفل نمازوں کو اپنے گھروں میں پڑھو۔ کیوں کہ نوافل میں بہترین نماز وہی ہے جو گھر میں پڑھی جائے مگر فرض نماز کہ اس کو مسجد میں پڑھنا چاہئے۔ (بخاری)

پڑھنا چاہئے۔ (نخاری)

١٢٢٢ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْغِبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِغَزِيْمَةٍ فَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَتَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرَ أَمِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذَلِكَ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۲۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَضَ أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیسا تم میں سے کوئی اپنی مسجد میں نماز پڑھے تو اس کو چاہئے کہ وہ نماز

فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِّنْ صَلَاتِهِ فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ فِيْ بَيْتِهِ مِّنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا - (رداءہٴ مُّسْلِم)

میں سے گھر کا حصہ بھی رکھے (یعنی نوافل اور سنن گھر میں جا کر پڑھے) اس لئے کہ خداوند تعالیٰ گھر میں نماز پڑھنے کے سبب بھلائی اور برکت عطا فرماتا ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

رمضان کے آخری عشرہ کی راتوں میں آنحضرتؐ کی عبادت

۱۲۲۲ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ مِمَّنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَاثِلًا مِّنَ الشَّهْرِ حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَوَقَّلْنَا قِيَامَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّاهُ مَعَ إِمَامٍ حَتَّى يَنْفُزَ حُسْبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ فَلَمَّا كَانَتِ السَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا حَتَّى بَقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السَّحُورُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ - (رداءہٴ ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ہامدی ابن ماجہ و ترمذی و الترمذی و الترمذی لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ -

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ماہ رمضان میں) ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے اور آپ کے ساتھ قیام کے اکثر ایام میں قیام نہیں کیا (یعنی تراویح نہیں پڑھیں) پس جب سات راتیں باقی رہ گئیں (یعنی تیسویں تاریخ ہوئی) تو آپ نے ہمارے ساتھ قیام کیا (اور تہائی رات تک تراویح پڑھیں) پھر جب چھ راتیں باقی رہ گئیں (یعنی چوبیسویں تاریخ ہوئی) تو آپ نے قیام نہیں کیا۔ پھر جب پانچ راتیں رہ گئیں تو ہمارے ساتھ قیام کیا (آدھی رات تک) پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کاش اس رات میں آپ ہمارے لئے زیادہ قیام کرتے۔ آپ نے فرمایا کہ جن وقت آدمی امام کے ساتھ (فرض) نماز پڑھتا ہے اور پھر گھر واپس جاتا ہے تو اس کے لئے ساری رات کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ پھر جب چار راتیں باقی رہ گئیں تو آپ نے ہمارے ساتھ قیام نہیں کیا یہاں تک کہ تہائی رات رہ گئی۔ پھر جب تین راتیں رہ گئیں (یعنی ستاویں رات ہوئی) تو آپ نے اپنے اہل کو (یعنی بیویوں کو) اور دوسرے لوگوں کو جمع کیا اور ہمارے ساتھ قیام کیا اس قدر رات تک کہ ہم کو یہ اندیشہ ہو گیا کہ کہیں فلاح ساتھ نہ ہو جائے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ فلاح کیا چیز ہے؟ ابوذر نے کہا کہ فلاح سے مراد سحر کا کھانا ہے۔ اس کے بعد ابوذر نے کہا کہ پھر ہمینہ کے باقی ایام میں رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا۔ (ابوداؤد - ترمذی - نسائی) لیکن ترمذی نے یہ ذرا نہیں کیا کہ ہمینہ کے باقی دنوں میں ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا۔

ماہ شعبان کی پندرھویں شب کی فضیلت

۱۲۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَإِذَا هُوَ بِالْبَيْعِ فَقَالَ أَكُنْتُ نَحْنُ أَنْ يُحْيِفَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَسُولُهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِكَثْرٍ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک روز رات کو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بستر پر نہ پایا۔ ناگہاں میں نے دیکھا کہ آپ بقیع میں ہیں۔ جب آپ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا کہ تم ڈرتی تھیں کہ خدا اور اس کا رسول تم پر زیادتی کرے گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے یہ خیال کیا کہ شاید آپ اپنی بعض بیویوں کے پاس تشریف لے گئے ہیں آپ نے فرمایا خداوند تعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات کو آسمان دنیا پر نزول فرما

ہونا اور بختنا ہے قبیلہ بنو کعب کی بکریوں کے ریوڑ کے بالوں سے زیادہ۔
(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور رزین نے اس حدیث میں یہ الفاظ زیادہ
ہیں کہ خداوند تعالیٰ ان لوگوں کے گناہوں کو بخشتا ہے جو دوزخ کے مستحق
ہو چکے ہیں۔ اور ترمذی کہتے ہیں کہ میں نے بخاری رحمہ اللہ سے سنا ہے وہ اس
حدیث کو ضعیف فرماتے تھے۔)

عَنْ كَعْبٍ -
رَدَاكَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ - وَزَادَ
رَزِينٌ مِمَّنِ اسْتَحَقَّ النَّارَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
سَمِعْتُ مُحَمَّدًا اَلْعَنِي الْبُخَارِيُّ يَضَعِفُ هَذَا
الْحَدِيثَ -

نفل نماز گھر میں پڑھنے کی تفصیلات

۱۲۲۶ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي
مَسْجِدٍ هَذَا اِلَّا الْكُتُوبَةَ رَدَاكَ ابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
حضرت زید بن ثابتؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ آدمی کی نماز اپنے گھر میں بہتر ہے مسجد کی نماز سے، سوائے فرض نماز
کے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

فصل سوم

حضرت عمرؓ کا نماز تراویح کے لئے جماعت مقرر کرنا

عبد الرحمن بن عبد القاری کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ رات کو حضرت عمرؓ
بن الخطابؓ کے ساتھ رمضان کے اندر مسجد میں گیا۔ میں نے دیکھا کہ لوگ
علیہ علیہ علیہ اور متفرق نماز (تراویح) پڑھ رہے تھے یعنی ہر شخص
اپنی اپنی نماز پڑھ رہا تھا اور بعض اپنے قبیلے کے ساتھ پڑھ رہے تھے،
حضرت عمرؓ نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ اگر میں ان سب لوگوں کو ایک قاری
کی امامت میں جمع کر دوں تو بہتر ہوگا۔ چنانچہ آپ نے اس کا ارادہ کر لیا
اور ابی بن کعبؓ کو امام بنا دیا۔ راوی عبد الرحمن کہتے ہیں کہ پھر
ایک مرتبہ رات کے وقت اسی طرح رمضان میں مجھ کو عمرؓ کے ساتھ جانے
کا اتفاق ہوا اور دیکھا کہ لوگ مسجد میں اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ
رہے ہیں حضرت عمرؓ نے یہ دیکھ کر کہا کہ ”یہ بہت اچھی بدعت ہے اور وہ
نماز (تراویح) جس کو پڑھ کر تم سو رہتے ہو اس سے بہتر ہے جس کے
لئے تم بیدار ہوتے ہو آخرات میں“ اور اس زمانہ میں لوگ نماز (تراویح) اقل وقت پڑھ لیا کرتے تھے۔ (بخاری)

۱۲۲۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ خَرَجْتُ
مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعُ
مُتَفَرِّقُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ
فِيصَلِّي يَصَلُّوْهُ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّي لَوَجَعْتُ
هُوَ لَا اَعْلَا قَارِيَةً وَاحِدَةً لَكَ اَمْثَلُ لَمْ
عَزَمَ تَجْمَعُهُمْ عَلَا اَبِي ابْنِ كَعْبٍ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ
مَعَهُ لَيْلَةً اُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ يَصَلُّوْهُ
قَارِيَهُمْ قَالَ عُمَرُ لَعِمْتَ اَبْدَعَهُ هَذِهِ وَالَّتِي
نَمَامُونَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنْ اَلَّتِي تَقُومُونَ
يُرِيدُ اِخْرَاجَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ
اَوَّلَهُ -
رَدَاكَ الْبُخَارِيُّ

تراویح کی رکعتوں کی تعداد

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ابی بن کعبؓ
اور تیم داری کو حکم دیا کہ وہ رمضان میں لوگوں کو گیارہ رکعتیں پڑھائیں اور
اس زمانہ میں قاری نماز میں وہ سوئیں پڑھتا تھا جو ستائسوں سے زیادہ
ہوتی تھیں یہاں تک کہ ہم قیام کی طوالت سے مجبور ہوتے تھے کہ عصا کا
سہارا لے لیں اور ہم اس نماز سے فارغ ہو کر فجر کے قریب واپس ہوتے تھے۔
حضرت اعرج کہتے ہیں کہ نہیں پایا ہم نے لوگوں کو رمضان میں گریہ
کہ وہ لعنت کرتے تھے کافروں پر اور رمضان میں قاری سورۃ بقرہ کو

۱۲۲۸ وَعَنْ سَائِبِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ اَمَرَ عُمَرُ اَبِيَّ بْنَ كَعْبٍ
وَتَيْمِيْنَ الدَّارِيَّ اَنْ يَقُومَا لِلنَّاسِ فِي رَمَضَانَ
بِاِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَكَانَ الْقَارِيُّ يَقْرَأُ بِالْمِثْقَالِ
حَتَّى كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَى الْعَصَا مِنْ طَوْلِ الْقِيَامِ فَمَا كُنَّا
نَنْصَرِفُ اِلَّا بِمُرُورِ الْفَجْرِ - (رَدَاكَ مَا لِكُ)
۱۲۲۹ وَعَنْ اَبِي عَدِيٍّ قَالَ مَا اَذَرْنَا النَّاسَ اِلَّا وَهُمْ
يَكْفُونَ الْكُفْرَةَ فِي رَمَضَانَ قَالَ وَكَانَ الْقَارِيُّ يَقْرَأُ

سُورَةُ الْبَقَرَةِ فِي ثَمَانِي رَكَعَاتٍ فَإِذَا قَامَ بِهَا فِي ثَمَانِي عَشْرَةَ رَكَعَةً رَأَى النَّاسُ أَنَّهُ قَدْ خَفَعَ - آٹھ رکعتوں میں پڑھا تا تھا اور جب وہ بارہ رکعتوں میں سورہ بقرہ کو ختم کرتا تو لوگ سمجھتے تھے ہلکی نماز پڑھی۔

(دَرَاةُ مَا لَيْكَ) (مالک)

نماز تراویح کا انتہائی وقت

۱۲۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ بَكْرٍ يَقُولُ كُنَّا نَصْرِفُ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْقِيَامِ فَتَسْتَعِجِلُ الْخُدَمُ بِالطَّعَامِ خَافَةَ فَتَوَتِ السُّجُودَ وَفِي أُخْرَى خَافَةَ الْفَجْرِ - حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے اُمی کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم رمضان میں قیام (تراویح) سے فارغ ہو کر آتے تو خادموں سے جلد کھانے کے لئے کہتے اس خوف سے کہ کہیں سحر کا وقت ختم نہ ہو جائے۔ اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ فجر ہو جانے کے اندیشہ سے۔ (مالک)

پندرہویں شعبان کی شب میں نبی آدم کی پیدائش و موت لکھی جاتی ہے

۱۲۳۱ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَذَرِينَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ يَعْنِي لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ قَالَتْ مَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ فِيهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ مُوَلَّدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَفِيهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَفِيهَا تُرْفَعُ أَعْمَالُهُمْ وَفِيهَا تُنْزَلُ أَرْزَاقُهُمْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا بِرَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا بِرَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى ثَلَاثًا ثَلَاثُ دَعَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى حَامَتِهِ فَقَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَعَمَّدَ فِي اللَّهِ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ يَقُولُ لَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کیا تو جانتی ہے کہ اس رات میں کیا واقعہ ہوتا ہے یعنی شعبان کی پندرہویں رات میں؟ حضرت عائشہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اس میں کیا ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس میں یہ ہوتا ہے کہ لکھا جاتا ہے بنی آدم میں سے ہر وہ شخص جو اس سال میں پیدا ہوئے والا ہوتا ہے اور اسی رات میں لکھا جاتا ہے وہ شخص جو اس سال میں مرے والا ہوتا ہے اور اسی رات میں اٹھائے جاتے ہیں اعمال آسمان پر اور اسی رات میں نازل کئے جاتے ہیں بندوں کے رزق عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ! کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو خدا کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل ہو۔ آپ نے فرمایا کوئی شخص خدا کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بھی نہیں (یہ سکر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا وہ میں بھی خدا کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو سکتا مگر یہ کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے سایہ رحمت میں مجھ کو ڈھانک لے۔ تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے۔ (بیہقی در دعوات کبیر)

دَرَاةُ الْبَيْهَقِيِّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى

اپنے فضل و کرم کے سایہ رحمت میں مجھ کو ڈھانک لے۔ تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے۔ (بیہقی در دعوات کبیر)

شب برأت میں کینہہ توڑا و مشرک پروردگار کی رحمت سے محروم ہوتا ہے

۱۲۳۲ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَطْلَعُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ - (دَرَاةُ ابْنِ مَاجَةَ وَدَرَاةُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَامِرِ وَفِي رِوَايَةٍ الْآخَرَتَيْنِ مُشَاحِنٌ وَفَاتِلٌ نَفْسٍ) - حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روا کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ بلاشبہ خداوند بزرگ و برتر متوجہ ہوتا ہے شعبان کی پندرہویں رات میں (بندوں کی طرف) اور اپنی ساری مخلوق کو بخش دیتا ہے مگر مشرک اور کینہہ رکھنے والے شخص کو نہیں بخشتا۔ (ابن ماجہ) اور احمد کی روایت میں ہے کہ قاتل کو بھی خدا نہیں بخشتا۔

پندرہویں شعبان کے روزے اور شب برأت کی عبادت کا حکم

۱۲۳۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شعبان

وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتْ لَيْكَلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقَوْمُوا لَيْلَهَا وَصُومُوا لَيْلَهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْزِلُ فِيهَا لِيُصَرِّبَ الشَّمْسَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ أَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَعْفِرْ لَهُ أَلَا مُسْتَدْرِكٌ فَأَرْزُقْهُ أَلَا مُبْتَلًى فَأَعَافِهِ أَلَا كَذَّاءٌ كَذَّاءٌ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْدُ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

کی پندرھویں رات آئے تو تم رات کو قیام کرو (یعنی نوافل پڑھو) اور دن کو روزہ رکھو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس رات میں آفتاب غروب ہونے کے بعد ہی آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے اور فرماتا ہے کوئی ہے مغفرت چاہنے والا تاکہ میں اس کو بخش دوں۔ کوئی ہے رزق مانگنے والا کہ میں اس کو رزق دوں اور ہے کوئی گرفتار بلا کہ اس کو عافیت دوں۔ اور ایسا ایسا فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ صبح روشن ہو جاتی ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ صَلَاةِ الصُّحَىٰ

اشراق و چاشت کی نمازوں کا بیان

فصل اول

نماز چاشت کی آٹھ رکعتیں

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول اللہ ﷺ نے غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ میں نے کوئی نماز اس سے زیادہ ہلکی نہیں دیکھی۔ لیکن آپ رکوع اور سجدہ کو پورا کرتے تھے۔ ایک اور روایت میں ام ہانی نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ چاشت کی نماز تھی۔

۱۲۳۴ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَأَغْتَسَلَ وَصَلَّاهُ ثَمَّ فِي رُكْعَاتٍ فَلَمَّا رُكْعَاتٍ قَطْرًا أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَقَالَتْ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَىٰ وَذَلِكَ ضَبْحِي (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نماز صبحی میں آپ کی نماز کی رکعتوں کی تعداد

معاذہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ علیہ السلام چاشت کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا چار رکعتیں اور اس سے بھی زیادہ جس قدر اللہ چاہتا۔ (مسلم)

۱۲۳۵ وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الصُّحَىٰ قَالَتْ أَرْبَعَ رُكْعَاتٍ وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نماز صبحی کی فضیلت

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرمایا صبح ہوتے ہی تمہاری ہر ہڈی پر صدقہ لازم ہوتا ہے اور تمہاری ہر شے (سجائے اللہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر تمجید (الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر تہلیل (لا الہ الا اللہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر تکبیر (اللہ اکبر کہنا) صدقہ ہے نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ اور ان سب کے مقابلہ میں دو رکعتیں چاشت کی کافی ہوتی ہیں۔ (مسلم)

۱۲۳۶ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَخَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ رُكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الصُّحَىٰ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نماز چاشت کا بہتر وقت

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے ایک قوم کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا تو کہا یہ لوگ جانتے، کہ اس وقت کے علاوہ دوسرے وقت نماز اس سے بہتر ہے (یعنی چاشت کی نماز جو یہ لوگ اول وقت

۱۲۳۷ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ أَنَّهُ رَأَىٰ حَتَّىٰ مَا يُصَلُّونَ مِنَ الصُّحَىٰ فَقَالَ لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ فِي غَيْرِ هَذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْوَاثِنِ
حِينَ تَرْمَعُ الْفَصَالَ (رداۃ المستمل)
کامل تو سہر رکھنے والوں کی نماز کا وقت وہ ہو جبکہ اونٹوں کے بچے گرم ہو جائیں یعنی آفتاب خوب بلند ہو جائے۔ (مسلم)

فصل دوم

نماز چاشت کی برکت

۱۲۳۸ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
أَنَّهُ قَالَ يَا ابْنَ آدَمَ ادْكُحْ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ
أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ أَخْذًا - (رداۃ الترمذی ورواه
ابوداؤد والدارمی عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَارٍ الْغَطَفَانِيِّ
أَحْمَدُ عَنْهُمْ) -

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ آدم کے بیٹے! پھر تو میرے لئے چار رکعتیں شروع دن میں۔ کفایت کرو گناہوں میں تجھ کو آخر دن تک۔ (ترمذی۔ ابوداؤد اور دارمی نے اسے نعیم بن ہمار غطفانی سے اور احمد نے ان سب صحابہ سے روایت کیا ہے)

نماز اشراق کی فضیلت

۳۹ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الرِّبَا ثَلَاثُ مِائَةٍ قَدْ
سَيَّوْنَ مَفْصِلًا فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَقَدَّ قَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ
مِنْهُ بِصَدَقَةٍ قَالُوا وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
قَالَ النَّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّيْءُ تَتَعَبَّى
عَنِ الطَّرِيقِ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحَى تُجْرِيكَ
(رداۃ ابوداؤد)

حضرت بريدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمایا سنا ہے کہ آدمی کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ پس انسان پر لازم ہے کہ ہر جوڑ کے بدلے میں صدقہ دے۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کون اس کی طاقت رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا مسجد میں پڑے ہوئے تھوک کو مٹی کے اندر دفن کر دینا بھی صدقہ ہے اور موزی چیز کو راستہ سے اٹھا کر پھینک دینا بھی صدقہ ہے اگر تو ان میں سے کوئی چیز نہ کر سکے تو چاشت کی دو رکعتیں تیرے لئے کافی ہیں۔ (ابوداؤد)

۱۲۴۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الضُّحَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ
لَهُ قَصْرًا مِمَّنْ ذَهَبَ فِي الْجَنَّةِ - (رداۃ الترمذی ورواه
ابن ماجہ و قَالَ الترمذی هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا
نَعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ) -

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاشت کے وقت بارہ رکعتیں پڑھے خداوند تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بناتا ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ) ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس کی اس سند کے علاوہ کوئی اور سند نہیں جانتے۔

۱۲۴۱ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ فِي مَفْصِلٍ حِينَ
يَنْصَرِتُ مِنْ صَلَاةِ الضُّحَى حَتَّى يَسْتَبِيحَ رَكَعَتَيِ الضُّحَى لَا
يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا غُفِرَ لَهُ خَطَايَاكَ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ
زَبَدِ الْبَحْرِ - (رداۃ ابوداؤد)

حضرت معاذ بن انس الجہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص نماز صبح سے فارغ ہو کر مسجد میں اپنی جگہ بیٹھا رہے حتیٰ کہ آفتاب نکل آئے۔ اور وہ اشراق کی دو رکعتیں پڑھے اور درمیان میں بجز کلمہ خیر کچھ نہ کہے تو اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ وہ دریا کے جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

۱۲۴۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلَى شُفْعَةِ الضُّحَى غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَ مِثْلَ ذَبْدِ الْبَحْرِ - چاشت کی دو رکعتوں کی حفاظت کرے، بخشے جاتے ہیں اس کے گناہ اگر حیدرہ دریا کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(رواہ احمد و الترمذی و ابن ماجہ) (احمد - ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت عائشہؓ اور نماز شبحی

۱۲۴۳ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَصَلِّي الضُّحَى ثَمَانِي رَكَعَاتٍ ثُمَّ تَقُولُ لَوْ لَشَيْءٌ لِي أَبُو آي مَا تَرَكْتُهَا - (رواہ مالک) کو ترک نہ کروں۔ (مالک)

نماز ضحیٰ کے بارہ میں آپ کا معمول

۱۲۴۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى حَتَّى يَقُولَ لَا يَدَّعِيهَا أَوْ يَدَّعِيهَا حَتَّى يَقُولَ لَا يُصَلِّيَهَا (رواہ الترمذی) حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے رہتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ کہتے تھے کہ اب آپ اس کو نہ چھوڑیں گے اور جب آپ چھوڑ دیتے تھے تو ہم کہا کرتے تھے کہ اب آپ نہ پڑھیں گے (ترمذی) مورق عجلیؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا کہ کیا تم چاشت کی نماز پڑھتے ہو؟ انھوں نے کہا نہیں، پھر میں نے پوچھا حضرت عمرؓ پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا نہیں، پھر میں نے پوچھا حضرت ابو بکرؓ پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا نہیں، پھر میں نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ بھی نہیں پڑھتے تھے (یہ انکار اس امر پر مبنی ہے کہ مسجد میں نہ پڑھتے تھے)۔ (بخاری)

بَابُ التَّطَوُّعِ

فصل اول

تحیۃ الوضوء کی فضیلت

۱۲۴۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ عِنْدَ مَلَوَةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي إِسْلَامِي فَإِنِّي مِمَّنْ دَفَنُكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي مِنْ أَنِّي لَمَّا تَطَهَّرْتُ طَهَّرْتُ فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا مَضَيْتُ بِذَلِكَ الطَّهَوْرَ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ - (متفق علیہ) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے وقت بلال رضی سے فرمایا۔ اے بلال بیان کر تو اپنے اس عمل کو جو سب سے زیادہ امید افزا ہو اور تو نے اسلام کی حالت میں اس پر عمل کیا ہو کیوں کہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تیری جوتیوں کی آواز سنی ہے۔ بلال رضی نے عرض کیا۔ میں نے اس سے زیادہ امید افزا کوئی عمل نہیں کیا کہ جب میں طہارت حاصل کی کسی نوعیت کی (یعنی غسل کیا ہو یا وضو یا تیمم) نہ ہو یا رات گر اس طہارت سے میں نے نماز پڑھی جس قدر کہ خدا تعالیٰ نے مقدر کی تھی۔ (بخاری و مسلم)

استخارہ کی نماز و دعا

۱۲۴۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا إِذَا سَخَّرَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ - (بخاری و مسلم) حضرت جابر رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تمام کاموں میں استخارہ کرنا اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی کوئی سورت (یعنی نہایت اہتمام سے استخارہ کی دعا تعلیم

کَمُيَذْكِرُ الْآيَةَ۔
اپنے گناہوں کی۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ) لیکن ابن ماجہ نے آیت نہیں بیان کی۔
اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں پھر یاد کرتے ہیں اللہ کو اور بخشش چاہتے ہیں،

مصیبت کے وقت نماز نفل

۱۲۴۹ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى - (دَوَاةُ التِّرْمِذِيِّ) (ابوداؤد)
حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی رنج و غم ہوتا یا کوئی مصیبت رونما ہوتی تو آپ نماز پڑھتے۔ (ابوداؤد)

تحفۃ الوضوء کی فضیلت

۱۲۵۰ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ لِمَا سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَا بِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَذْنُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهُ وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلَّهِ عَلَى رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا - (دَوَاةُ التِّرْمِذِيِّ)
حضرت بريدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صبح کی نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا اور کہا۔ تم کو کس چیز نے جنت کے اندر میرے آگے پہنچایا کیونکہ میں جب کبھی جنت میں داخل ہوا تمہاری جوتیوں کی آواز اپنے آگے سنی؟ بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اذان دینے کے بعد ہمیشہ دو رکعت نماز پڑھی ہے اور جب کبھی میرا وضو ٹوٹا ہے اور میں نے وضو کیا ہے تو اس امر کو اپنے اوپر لازم سمجھا ہے کہ خدا کے واسطے مجھ پر دو رکعت ضروری ہیں (یعنی پر محدث کے بعد وضو کیا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انھیں دو چیزوں کی وجہ سے تم جنت کے اندر میرے آگے آگے تھے۔ (ترمذی)

نماز حاجت

۱۲۵۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَدُوٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى اللَّهِ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحِينَ الْوُضُوءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُشْفِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى وَلِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةِ مِنْ كُلِّ إِشْمٍ لَا تَدْعِي فِي دُنْيَا إِلَّا غَفْرَتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَوْجَتَهُ وَلَا حَاجَةً إِلَيَّ لَكَ رِضَى إِلَّا قَضِيئَهَا يَا رَحِمَ الرَّاحِمِينَ - (ترمذی)
حضرت عبد اللہ بن ابی ادویٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی خدا سے کوئی حاجت رکھتا ہو یا کسی آدمی سے (یعنی کوئی دینی یا دنیوی حاجت ہو تو اس کو چاہئے کہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر خدا کی تعریف کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور پھر یہ دعا کرے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةِ مِنْ كُلِّ إِشْمٍ لَا تَدْعِي فِي دُنْيَا إِلَّا غَفْرَتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَوْجَتَهُ وَلَا حَاجَةً إِلَيَّ لَكَ رِضَى إِلَّا قَضِيئَهَا يَا رَحِمَ الرَّاحِمِينَ۔ (یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ایسا معبود جو برابر اور بخشش کرنے والا ہے پاک ہے اللہ عرش عظیم کا مالک ہے اور تمام تعریفیں صرف اس خدا کے لئے ہیں جو دو لوہاں کا پروردگار ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے توفیق عمل کا خواستگار ہوں جس کے سبب تیری رحمت کا مستحق بن سکوں اور ایسے عمل کی صلاحیت متمنی ہوں جو تیری بخشش کی موجب ہو اور ہر نیکی سے فائدہ پانا چاہتا ہوں اور ہر گناہ سے سلامتی۔ میرا کسی بھی گناہ کو بخشش سے نہ بھڑا اور میری کسی مشکل کو باقی نہ رکھ اور میری کوئی حاجت نہ روک جو تیرے نزدیک پسندیدہ ہو، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے تمام رحم کرنے والوں سے۔ (ترمذی) یہ حدیث غریب ہے۔

باب صَلَوةِ التَّسْبِيحِ

نماز تسبیح کی فضیلت

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا۔ اے عباسؓ، میں نے تم کو کیا نہ بتاؤں میں تم کو ایسی دس خصلتیں کہ اگر تم ان پر عمل کرو تو خداوند تعالیٰ تمہارے تمام اگلیے پچھلے پڑائے اور سننے قصداً اور سہواً چھوٹے اور بڑے مخفی اور ظاہر گناہوں کو بخش دے۔ تم چار رکعت نماز پڑھو ہر رکعت میں ایک بار الحمد اور ایک سورت پڑھو جب قرأت سے فارغ ہو چکو تو کھڑے کھڑے پندرہ مرتبہ کہو سبحان اللہ الحمد للہ ولا الہ الا اللہ اللہ اکبر پھر رکوع کرو اور رکوع کے اندر بھی دس مرتبہ ان کلموں کو کہو پھر رکوع سے سر اٹھاؤ اور دس مرتبہ ان کلموں کو کہو۔ پھر سجدہ کرو اور سبحان ربی الاعلیٰ کے بعد دس مرتبہ ان کلموں کو کہو، پھر سجدے سے سر اٹھاؤ اور دس مرتبہ ان کلموں کو کہو۔ پھر دوسرا سجدہ کرو اور سبحان ربی الاعلیٰ کے بعد دس مرتبہ ان کلموں کو کہو یہ سب ایک رکعت میں پچھتر مرتبہ ہوا۔ چاروں رکعتوں میں اسی طرح کرنا۔ تمہاری قدرت اور امکان میں ہو تو روزانہ ایک مرتبہ یہ نماز پڑھو اور ممکن نہ ہو تو پھر ہر جمعہ کے دن پڑھو، یہ بھی ممکن نہ ہو تو ہفتہ میں ایک بار، یہ بھی ممکن نہ ہو تو سال میں ایک مرتبہ اور یہ بھی ممکن نہ ہو ساری عمر میں ایک مرتبہ پڑھو۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ بیہقی۔ اور ترمذی نے ابورافع سے اس کو اسی طرح بیان کیا)۔

فی الدعوات الکبیر ددوی الترمذی عن ابی رافع نخوع)۔ پہلے نماز کی پرکشش ہوگی۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمایا کہ قیامت کے دن اعمال میں سب سے پہلے جس عمل کی باز پرس ہوگی وہ نماز ہے پس اگر نماز ٹھیک آدائی گئی ہے تو نجات مل جائے گی اور ٹھیک آدائی نہیں گئی ہے تو ناامیدی اور زباں ہے۔ پھر اگر نماز فرض میں کچھ کمی ہوگی تو خداوند تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ میرے بندے کے سنن اور نوافل دیکھو اور فرض نمازوں میں جس قدر کم ہے وہ اس کی سنتوں اور نفلوں سے پورا کر دو۔ پھر اس طرح اس کے دوسرے اعمال کا حساب ہوگا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ پھر زکوٰۃ کا حساب ہوگا پھر حسب مراتب دیگر اعمال کا حساب ہوگا۔ (ابوداؤد۔ احمد)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّتَا أَلَا أُعْطِيكَ أَلَا أَمْحُكُ أَلَا أُخْذِلُكَ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ خَطَاةً وَعَمَلًا صَغِيرًا وَكَبِيرًا سِتْرَةً دَعَلَانِيَةً أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ قَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُودَةً فَإِذَا قَرَعْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكَعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرُكِعُ فَقُولُ لَهَا وَأَنْتَ أَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَقُولُ لَهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَقُولُ لَهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَقُولُ لَهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَقُولُ لَهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَقُولُ لَهَا عَشْرًا فَإِنَّكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ تَفْعَلُ ذَلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَأَفْعَلْ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فِي الْجُمُعَةِ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فِي عُمْرِكَ مَرَّةً (رَدَاةُ ابْنِ أَبِي مَالٍ وَأَبْنِ مَاجَةَ وَابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ)

قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کی پرکشش ہوگی۔

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ أَدَلَ مَا يُحَاسِبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ مَلُوهُ فَإِنْ مَالَعَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَابْتَحَجَ وَإِلَّا فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَإِنْ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْظِرُوا أَهْلَ يَعْبُدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَيَكْمَلُ بِهَا مَا انْقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذَلِكَ وَفِي رَوَايَةٍ ثُمَّ الزَّكَاةُ مِثْلُ ذَلِكَ

ثُمَّ تَوَخَّذُوا أَعْمَالَكُمْ عَلَى حَسْبِ ذَلِكَ رَدَّوْا الْكُودَادُ وَرَدَّوْا أَحْمَدُ

نماز اور نمازی کی عظمت و فضیلت

۱۲۵۴ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِعَبْدٍ فِي شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يَصَلِّيَهُمَا وَإِنَّ الْبَرَكَةَ رُفِعَتْ عَلَى رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ يُعْنِي الْقُرْآنَ -

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ بندے کے کسی عمل پر اتنا مہربان نہیں ہوتا جتنا کہ دو رکعتوں پر جن کو بندہ پڑھتا ہے۔ (یعنی خدا سے زیادہ نماز پڑھنے والے کی طرف متوجہ رہتا ہو اور اس پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے) اور تحقیق بھلائی چھڑکی جاتی ہے بندہ کے سر پر جب تک کہ وہ نماز میں مشغول رہتا ہے اور خدا کا بندہ خدا سے تقرب حاصل کرنے میں جس قدر کہ قرآن سے فائدہ اٹھاتا ہے اور کسی چیز سے نہیں۔ (احمد - ترمذی)

رَدَّوْا أَحْمَدُ وَالتَّيْدِي

بَابُ صَلَوةِ السَّفَرِ فَضْلُ أَوَّلِ

مَكَارِيفُ كَرَابِكَا

فصل اول

آیت کی نماز قصر

۱۲۵۵ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصَرَ بِمَدِينَةِ الْحَكِيمَةِ رَكْعَتَيْنِ -

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحکیمہ میں عصر کی دو رکعتیں۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۵۶ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ دَهَبٍ أَنَّ الْخَزَّاجِيَّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ أَكْثَرُ مَا لَنَا قَطُّ وَأَمْنَهُ بِمَنْ رَكْعَتَيْنِ -

حضرت حارثہ بن دہبؓ خراجی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو مکی میں دو رکعتیں پڑھائیں اس حال میں کہ ہم بہت سے آدمی تھے اور امن کی حالت میں تھے۔ (بخاری و مسلم)

آیت قصر میں خوف کی قید اور اس کی وضاحت

۱۲۵۷ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِنَّمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ تَقْرَأُوا مِنَ الْقُرْآنِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ تَفْتِكُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَدْ آمَنَ النَّاسُ قَالَ عُمَرُ حُجِبَتْ مِمَّا حُجِبَتْ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَأَقْبَلُوا صَدَقَتْهُ -

حضرت یعلیٰ بن امیہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن الخطابؓ سے کہا کہ خداوند تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ اگر تم کافروں کی طرف فتنہ میں پڑ جانے کا خوف رکھتے ہو تو نماز کو کم کر لیا کرو۔ لیکن اب جب کہ امن قائم ہو گیا ہے اور خوف نہیں رہا ہے نماز میں کمی کی کیا ضرورت ہے؟ حضرت عمرؓ نے یہ سن کر کہا جس طرح تم کو یہ شبہ پیدا ہوا ہے اسی طرح مجھ کو بھی ہوا تھا چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا، یہ ایک احسان ہے جو خدا نے تم پر کیا ہے پس تم اس کے احسان کو قبول کرو۔ (مسلم)

مدت اقامت

۱۲۵۸ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يَصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قِيلَ لَهُمْ أَقْبَلْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ أَقْبَلْنَا بِهَا عَشْرًا -

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ سے مکہ کے آپ اس سفر میں دو دو رکعت نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ ہم مدینہ واپس آ گئے۔ انسؓ سے پوچھا گیا کہ تم مکہ میں کتنا ٹھہرے تھے تو انھوں نے کہا ہم مکیں دس دن ٹھہرے تھے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر کیا اور انیس دن قیام فرمایا اور اس عرصہ میں ہم برابر دو رکعتیں پڑھتے رہے ابن عباس کہتے ہیں کہ ہم مکہ اور مدینہ کے درمیان کسی منزل میں انیس دن تک ٹھہرتے تو دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور اس سے زیادہ ٹھہرتے تھے تو ہم چار رکعت پڑھتے تھے۔ (بخاری)

۱۲۵۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَأَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّيُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَحَنُّ نَصْلِي فِي مَآبَيْنِ وَبَيْنَ مَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا أَقْمَنَا الْكَدَّ مِنْ ذَلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا - (رداء البخاری)

مسافر حالت سفر میں اگر نفل نماز نہ پڑھے تو کوئی مضائقہ نہیں

حفص بن عاصم کہتے ہیں کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی رفاقت میں مکہ کے سفر میں رہا۔ پس ہم کو انھوں نے دو رکعت نماز ظہر کی پڑھائی اس کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی قیام گاہ پر آئے اور بیٹھ گئے اور اپنے دیکھا لوگوں کو کھڑے ہوئے تو پوچھا یہ لوگ کیا کرتے ہیں۔ میں نے کہا نفل پڑھ رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میں نفل پڑھنا پسند کرتا تو اپنی نماز ہی کو پورا نہ کرتا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں رہا ہوں لیکن میں نے آپ کو سفر میں دو رکعتوں سے زیادہ پڑھتے نہیں دیکھا اور حضرات ابو بکر و عمر اور عثمان (رضی اللہ عنہم) بھی سفر میں یہی کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۶۰ وَعَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي طَوَافِي مَكَّةَ فَصَلَّى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ دَحْلُهُ وَجَلَسَ فَرَأَى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَفْعَلُ هَؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا أَتَمَمْتُ مَسَلُوقِي صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ وَآبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ كَذَلِكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جمع بین الصلوٰتین

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر کو جمع کرتے تھے (یعنی ایک ساتھ پڑھ لیا کرتے تھے) جب کہ سفر میں ہوتے اور مغرب و عشا کو بھی جمع کر لیتے تھے۔

۱۲۶۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَبْعٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ - (رداء البخاری)

سواری پر نماز پڑھنے کا مسئلہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں رات کو اپنی سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے خواہ سواری کا رخ کسی جانب ہو اور اشارہ سے کام لیتے تھے مگر فرض نماز سواری پر نہ پڑھتے تھے البتہ دنر سواری ہی پر پڑھ لیتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۶۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ يَوْمِي إِمَاءَ صَلَاةِ اللَّيْلِ إِلَّا الْفَرِاقَيْنِ وَيُتَوَرَّعُ عَلَى رَاحِلَتِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

فصل دوم

۱ حضرت کا نماز قصر نہ پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر طرح کیا ہے یعنی نماز میں قصر بھی کیا ہے اور پوری بھی پڑھی ہے۔ (شرح السنہ)

۱۲۶۳ وَعَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ الصَّلَاةَ وَآسَمَ - (رداء البخاری)

بلا قصد و ارادہ پندرہ دن سے زیادہ قیام کی صورت میں قصر جائز ہے

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا

۱۲۶۴ وَعَنِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ

اور فتح کر میں حضور ﷺ کے ساتھ رہیں تاہم فرمایا آپ کے میں
اٹھارہ راتیں اور فرض نمازیں اس عرصہ میں دو دو رکعتیں پڑھیں اور
شہر کے لوگوں سے فرما دیا کہ تم چار رکعتیں پڑھو اس لئے کہ ہم مسافر ہیں۔

(رواہ ابو داؤد) (ابوداؤد)

قصر صرف چار رکعت والی نماز ہی میں جائز ہے

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے دورانِ سفر نبی ﷺ
کے ساتھ ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعتیں
اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میں سفر و حضر میں رسول اللہ ﷺ
ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے حضر میں آپ کے ساتھ ظہر کی چار رکعتیں
پڑھیں اور بعد میں دو سنتیں اور سفر میں آپ کے ساتھ ظہر کی دو رکعتیں
اور بعد میں دو سنتیں اور عصر میں دو رکعتیں اور اس کے بعد کوئی نماز
نہیں پڑھی یعنی سنت اور مغرب کی نماز سفر و حضر میں برابر میں رکعتیں
پڑھیں (یعنی سفر میں مغرب کی نماز میں کوئی کمی نہیں کی) گویا مغرب
کی نمازوں کے وتر ہیں اور مغرب کے بعد دو رکعتیں سنت پڑھیں۔

(ترمذی) (ترمذی)

جمع بین الصلوٰتین

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے غزوہ تبوک کے
ایام میں جب دو پہر ڈھل جاتی تو کوچ کرنے سے پہلے ظہر اور عصر دونوں
کو جمع کر لیتے اور دو پہر ڈھلنے سے پہلے کوچ کا اتفاق ہوتا تو ظہر میں دیر
کرتے اور عصر کے وقت کھڑکھڑا کر ظہر و عصر دونوں کو جمع کرتے اور مغرب میں
بھی اسی طرح کرتے۔ یعنی اگر غروب آفتاب سے پہلے کوچ کرتے تو مغرب میں
دیر کرتے اور عشا کا وقت آجائے پر دونوں کو جمع کرتے اور آفتاب غروب ہونے
کے وقت کوچ فرماتے تو مغرب اور عشا کی نماز کو جمع کرتے اور پھر کوچ کرتے

(ابوداؤد - ترمذی)

سواری پر نماز پڑھنا

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں نفل
پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو اونٹنی کو قبلہ رخ کر کے تکبیر کہتے اور پھر اونٹنی بٹھ
چلتی اس رخ پر نماز پڑھ لیتے۔

(ابوداؤد - ترمذی)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو ایک
کام پر بھیجا جب میں واپس آیا تو دیکھا کہ آپ اپنی سواری پر نماز پڑھ رہے ہیں

ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُ مَعَهُ الْفَتْحَ فَأَقَامَ
بِمَكَّةَ ثُمَّ إِنِّي عَشَرَ لَا إِلَهَ إِلَّا يُصَلِّي إِلَّا رَكَعَتَيْنِ
يَقُولُ يَا أَهْلَ الْبَلَدِ صَلُّوا أَرْبَعًا فَإِنَّا سَفَرٌ -

(رواہ ابو داؤد)

۱۲۶۵ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكَعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ
وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْحَضَرِ السَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا
وَبَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ
رَكَعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكَعَتَيْنِ وَ
لَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ
السَّفَرِ سَوَاءً ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَلَا يَنْقُصُ فِي حَضَرٍ
وَلَا سَفَرٍ وَهِيَ وَشَرُّ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ -

(رواہ الترمذی)

جمع بین الصلوٰتین

۱۲۶۶ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَزُولَ جَمَعَ
بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنْ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيلَ الشَّمْسُ
أَخَذَ الظُّهْرَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذَلِكَ
إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَزُولَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ
وَالْعِشَاءِ وَإِنْ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَخَذَ
الْمَغْرِبَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا -

(رواہ ابو داؤد و الترمذی)

سواری پر نماز پڑھنا

۱۲۶۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ أَرَادَ أَنْ يَنْطَوِّعَ اسْتَقْبَلَ
الْقِبْلَةَ يَنَاقِبُهَا فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلَّى حَيْثُ وَجَّهَهُ رُكْبَةً -

(رواہ ابو داؤد)

۱۲۶۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَخِذْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ

نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الزُّكُوفِ اور آپ کا رخ مشرق کی جانب ہے اور آپ رکوع سے سجدے کو زیادہ نیچے
(درواکا ابو داؤد) کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

حضرت عثمان کا منیٰ میں قصر نہ کرنا

۱۲۶۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنَى رَكْعَتَيْنِ وَابُوبَكْرٍ بَعْدَهُ وَعُمَرُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ وَعُثْمَانُ صَدْرَ امْنٍ خِلَافَتِهِ ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ صَلَّى بَعْدَ أَنْ بَعَا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى مَعَ الرَّحْمَةِ صَلَّى أَرْبَعًا وَإِذَا صَلَّى هَآ وَحْدَةً صَلَّى رَكْعَتَيْنِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں (رفض نماز کی) دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے آغاز میں چار رکعتیں پڑھیں۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما جب ابام کے ساتھ نماز پڑھتے تو چار رکعت پڑھتے اور تنہا پڑھتے تو دو رکعت پڑھتے۔ (بخاری و مسلم)

قصر رخصت سے زیادہ عزیمت ہے

۱۲۷۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَتْ أَرْبَعًا وَتُرِكَتِ صَلَاةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيقَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ قَالَ الزُّهْرِيُّ قُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا بَالُ عَائِشَةَ تَتِمُّ قَالَ تَأْذَنَ كَمَا تَأْذَنَ عُثْمَانُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ابتدا میں دو رکعت نماز فرض کی گئی تھی پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو چار رکعت نماز فرض کی گئی اور سفر میں نماز بدستور دو ہی رکعت رکھی گئی۔ زہری کہتے ہیں کہ میں نے عروہ سے کہا، عائشہ رضی اللہ عنہا کا کیا حال ہے کہ وہ سفر میں پوری نماز پڑھتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرح قصر اور اتمام دونوں کو جائز سمجھتی ہیں۔ (بخاری و مسلم)

قصر خدا کا حکم ہے

۱۲۷۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَ اللَّهُ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوَافِ رَكْعَةً (درواکا مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے فرض کی ہے نماز تمہارے نبی کی زبان پر حضور میں چار رکعتیں اور سفر میں دو رکعتیں اور خوف کی حالت میں ایک رکعت۔ (مسلم)

قصر قرآن و سنت سے ثابت ہے

۱۲۷۲ وَعَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَا لَسَقَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا تَبَاءُ غَيْرَ قَصْرٍ الْوُتْرُ فِي السَّفَرِ سُنَّةٌ (درواکا ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں دو رکعتیں مقرر کی ہیں اور یہ دو رکعتیں (نوا میں) پوری ہیں ناقص نہیں۔ اور سفر میں وتر پڑھنا سنت ہے۔ (ابن ماجہ)

مسافت قصر کی حد

۱۲۷۳ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقْمُرُ الصَّلَاةَ فِي مِثْلِ مَا يَكُونُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالطَّائِفِ وَفِي

امام مالک کہتے ہیں کہ ان کو یہ معلوم ہوا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اس مسافت کے بقدر جو مکہ اور طائف کے درمیان ہے، سفر میں

مِثْلَ بَابَيْنِ مَكَّةَ وَعُسْفَانَ وَفِي مِثْلِ بَابَيْنِ مَكَّةَ
قَالَ مَالِكٌ وَذَلِكَ أَرْبَعَةٌ بَرْدٌ -
(رَدَاكَ فِي الْمَطَا)

تصہ کرتے تھے اور اسی طرح اس مسافت کے بقدر سفر میں جو مکہ
اور عسفان اور مکہ اور جدہ کے درمیان ہے۔ مالک کہتے ہیں کہ
یہ مسافت ۳۶ کوس کے برابر ہے۔ (موطا)

سفر میں نفل نماز پڑھنے کا بیان

۱۲۴۴ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَحَبَّتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا خَمَارًا يَتْرُكُ كَعْتَيْنِ
إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّلَمِ - (رَدَاكَ الْبُودَاوَدُ
الْتَرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ) -
۱۲۴۵ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنْ عَبَدَ اللَّهُ بَنِي عَمَرَ كَانَ
يَرَى ابْنَهُ عَبْدَ اللَّهِ يَتَنَقَّلُ فِي التَّغْرِ فَلَا يُنْكِرُ
عَلَيْهِ - (رَدَاكَ مَالِكٌ) -

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اٹھارہ دن تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا رفیق سفر رہا۔ میں نے نہیں دیکھا کہ دن ڈھلنے کے بعد ظہر سے
پہلے آپ نے کبھی دو رکعتیں ترک کی ہوں۔ (ابوداؤد اور ترمذی نے
کہا یہ حدیث غریب ہے)۔
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے عبداللہ
کو سفر میں نفل پڑھتے دیکھنے اور منع نہ فرماتے۔
(مالک)

بَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کا بیان

فصل اول

جمعہ کی فضیلت سے یہود و نصاریٰ کا اعراض

۱۲۴۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحْنُ الْأَخْيَرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بَيِّدَ
أَنَّهُمْ أُولُو الْكِتَابِ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوْتَيْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ
ثُمَّ هَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ فَاخْتَلَعُوا فِيهِ فَهَذَا أَنَا اللَّهُ لَهُ وَالنَّاسُ لَنَا
فِيهِ تَبَعٌ أَلَيْهُودٌ غَدَاً وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
ذِي رَدَايَةِ لِمُسْلِمٍ قَالَ نَحْنُ الْأَخْيَرُونَ إِلَّا وَكُنَّا
يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَنَحْنُ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بَيِّدَ
أَنَّهُمْ وَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَى آخِرَةٍ وَفِي أُخْرَى لَهُ عَنْهُ
وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي أَخِيرِ الْحَدِيثِ نَحْنُ الْأَخْيَرُونَ مِنْ جُلِ
الدُّنْيَا إِلَّا وَكُنَّا يَوْمَ الْقِيَمَةِ الْمَقْضَى لَهُمْ
قَبْلَ الْخَلَائِقِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم دنیا
میں آخرین آنے والے ہیں اور ہم قیامت میں پہلے ہونے والے ہیں پھر اہل
کتاب کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی ہے اور ہم کو بعد میں عطا ہوئی ہے پھر
یہ دن (جمعہ کا) وہ دن ہے جو ان پر (یعنی اہل کتاب پر) فرض کیا گیا
تھاپس انھوں نے اس میں اختلاف کیا۔ اور ہم کو خداوند تعالیٰ نے اس
کی بابت ہدایت فرمائی۔ پس اب دوسرے لوگ (یعنی دوسری قومیں) جمعہ کے
معاملہ میں ہمارے تابع ہیں۔ یہود نے اختیار کر لیا جمعہ کے بعد (سنیچر) کے
دن کو اور نصاریٰ نے اختیار کیا سنیچر کے بعد (اتوار) کے دن کو (بخاری و
مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ہم دنیا میں آنے کے اعتبار سے آخری ہیں اور قیامت میں اول
ہوں گے اور جنت میں بھی سب سے پہلے ہم ہی داخل ہوں گے۔ پھر اہل کتاب
کو اس کے بعد وہی اذپر کے الفاظ ہیں جو مذکور ہوئے اور ایک دوسری
روایت میں جو ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں۔ انھوں

نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مذکورہ حدیث کے آخری حصہ میں کہ) آخرین ہیں ہم دنیا والوں کے اعتبار سے اور اول ہوں گے
قیامت کے دن کہ ساری مخلوقات سے پہلے ہمارے لئے حکم کیا جائے گا۔

جموعہ کے دن کی تفصیلت

۱۲۴۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَ فِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ - (رداۃ المسلمین) (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دنوں میں بہترین جن میں آفتاب طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے اسی روز آدم علیہ السلام کو پیدا کیا در اسی دن ان کو جنت میں داخل کیا گیا اور اسی روز وہ جنت سے نکالے گئے اور قیامت بھی جمعہ ہی کے روز قائم ہوگی۔

جموعہ کے دن ساعت قبولیت

۱۲۴۸ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ مِنْهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَ زَادَ مُسْلِمٌ وَقَالَ وَ هِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ وَ فِي رِوَايَةٍ تَمَّا قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَالِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا آتَاهُ آتَاكَ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں اگر مسلمان بندہ بھلائی کی دعا مانگے تو خدا اس کو وہ بھلائی عطا کر دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور نے فرمایا ہے کہ وہ ساعت بہت مختصر ہوتی ہے اور بخاری و مسلم کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اگر مسلمان بندہ اس کو پالے اور نماز پڑھ کر اس میں بھلائی کی خدا سے دعا کرے تو خدا اس کو وہ بھلائی عطا کر دیتا ہے۔

جموعہ کے دن ساعت قبولیت کب آتی ہے

۱۲۴۹ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي ثَنَانٍ سَاعَةُ الْجُمُعَةِ هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ تَجْلِسَ إِلَّا مَا مَرَّ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ - (رداۃ المسلمین)

ابو بردہ بن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے دن کی ساعت کی نسبت یہ فرماتے سنا ہے کہ منبر پر امام کے بیٹھنے سے نماز کے آخر تک کا جو درمیانی وقت ہے اس میں وہ ساعت ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

جموعہ کی تفصیلت اور ساعت قبولیت

۱۲۸۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى الطُّورِ فَلَقِيتُ كَعْبَ الْأَحْبَارِ فَجَلَسْتُ مَعَهُ فَخَدَّ ثَنِي عَيْنَ التَّوْرَةِ وَخَدَّ ثَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنِي أَنْ قُلْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُهْبِطَ وَفِيهِ تَبَّيَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَفِيهِ مَاتَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ وَ مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَ هِيَ مُصْبِحَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِينَ تَصْبِحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقَاتِ السَّاعَةِ إِلَّا الْحَتَّ وَالْإِنْسَ وَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں کوہ طور کی طرف گیا اور کعب احبار سے ملاقات کی۔ میں ان کے پاس بیٹھ گیا۔ انھوں نے میرے سامنے تورات میں سے کچھ بیان کیا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث ان سے بیان کیں جو احادیث میں نے بیان کیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان دنوں میں جن میں آفتاب طلوع ہوتا ہے بہترین دن جمعہ کا ہے اسی روز آدم پیدا کئے گئے اسی روز ان کو جنت سے نکالا گیا اسی روز ان کی توبہ قبول ہوئی اسی روز ان کا انتقال ہوا اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ اور کوئی چوپایہ انہیں ہے جو جمعہ کی صبح سے طلوع آفتاب تک کان لگاٹے ہوئے نہ ہو یعنی

متغیر ہو قیامت کے ہولناک دن کا، مگر جن اور انسان کو اس غافل کیا گیا ہے۔ اور جمعہ کے دن ایک ساعت ہے کہ اگر کوئی بندہ مسلمان اس کو پالے اور اس میں نماز پڑھ کے خدا سے دعا مانگے تو خدا اُس کی خواہش کو پورا کر دے گا۔ کعب اجماع نے ذکر کیا کہ یہ دن سال میں ایک مرتبہ آتا ہے۔ میں نے کہا بلکہ یہ ساعت ہر جمعہ میں ہوتی ہے۔ یہ سنکر کعب نے تورات کو پڑھا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے عبد اللہ بن سلام سے ملاقات کی اور کعب اجماع سے جو گفتگو ہوئی تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کعب نے بیان کیا تھا کہ یہ دن سال میں ایک مرتبہ آتا ہے۔ عبد اللہ بن سلام نے یہ سنکر کہا کہ کعب نے جھوٹ کہا۔ پھر میں نے کہا کہ کعب نے اس کے بعد تورات کو پڑھا اور کہا کہ وہ ساعت جمعہ کے دن ہوتی ہے۔ عبد اللہ بن سلام نے کہا۔ کعب نے یہ فرمایا۔ اس کے بعد عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ میں اس ساعت سے واقف ہوں۔ ابو ہریرہؓ نے کہا تو پھر مجھ کو بتلائیے اور بخل نہ کیجئے عبد بن سلام نے کہا وہ جمعہ کے دن آخری گھڑی ہے۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ یہ سنکر میں نے کہا کہ جمعہ کے دن آخری ساعت کیونکر ہو سکتی ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ جو مسلمان بندہ اسی ساعت کو پالے اور وہ اس نماز میں پڑھتا ہو اور اس وقت جس کا تم نے ذکر کیا ہے نماز نہیں پڑھی جاتی۔ عبد اللہ بن سلام نے کہا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ جو شخص نماز کے انتظار میں اپنی جگہ بیٹھا رہے وہ گویا نماز ہی کی حالت میں ہے یہاں تک کہ وہ نماز پڑھے۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ اس کے جواب میں میں نے کہا ہاں۔ عبد اللہ بن سلام نے کہا نماز سے مراد یہی ہے کہ وہ نماز کا انتظار کرے۔ (الک۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی) احمد نے اسے لفظ صدق کعب تک روایت کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تلاش کرو اس ساعت کو جس میں دعا کی قبولیت کی امید ہے جمعہ کے دن عصر کے بعد سے آفتاب کے غروب ہونے تک۔ (ترمذی)

فضائل جمعہ

حضرت اوس بن اوسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے دنوں میں بہترین دن جمعہ کا دن ہے۔ جمعہ ہی کے دن آدم کو پیدا کیا گیا اور جمعہ ہی کے دن ان کی روح قبض کی گئی اور جمعہ ہی کے

فِيهِ سَاعَةٌ لَا يَصَادُ فِيهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يَصِلُ
يَسْأَلُ اللَّهُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ آيَةً قَالَ كَعْبُ
ذَلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمَ فَقُلْتُ بَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ
فَقَرَأَ كَعْبُ التَّوْرَةَ فَقَالَ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ
فَخَدَّ شَتَّى بَجَلِيسِي مَعَ كَعْبِ الْأَخْبَارِ وَمَا حَدَّثَنِي فِي
يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ كَعْبُ ذَلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ
يَوْمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبَ كَعْبٌ فَقُلْتُ لَهُ
ثُمَّ قَرَأَ كَعْبُ التَّوْرَةَ فَقَالَ بَلْ هِيَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ صَدَقَ كَعْبٌ ثُمَّ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ آيَةَ سَاعَةٍ هِيَ
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ أَخْبِرْ فِي بِهَا وَلَا تُضَيِّعْ عَلَيَّ
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ فِي يَوْمِ
الْجُمُعَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ وَكَيْفَ تَكُونُ آخِرُ
سَاعَةٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصَادُ فِيهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يَصِلُ فِيهَا
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مُجَلِّسًا يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ
فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يَصِلَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ بَلَى
قَالَ فَهَذَا ذَلِكَ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَابُودَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى أَحْمَدُ إِلَّا قَوْلَهُ صَدَقَ
كَعْبٌ) -

۱۲۸۱ وَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْجُمُعَةُ السَّاعَةُ الَّتِي تُرْجَى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ
إِلَى غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۲۸۲ وَ عَنْ أَدِ بْنِ أَبِي أَدِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ مِنْ أَفْضَلِ آيَاتِكُمْ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ فِيهِ خَلَقَ آدَمُ وَفِيهِ قُبِضَ فِيهِ النَّفْثَةُ

دن صور پھونکا جائیگا اور جمعہ ہی کے دن وہ خوفناک پیچھے ہوگی جس کی دہشت سے سب انسان مر جائیں گے۔ پس اس روز تم مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ اس لئے کہ تمہارے درود میرے سامنے پیش کئے جائیں گے صیبر نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے درود آپ کے حضور میں کیوں نہیں کئے جائیں گے حالانکہ آپ کی ہڈیاں بوسیدہ ہو گئی ہوں گی آپ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجسام کو حرام کر دیا ہے اور یعنی زمین ان کو قطعی طور پر متاثر نہیں کر سکتی۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ بیہقی)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یوم موعود قیامت کا دن ہے اور یوم مشہود عرفہ کا، اور شاہ جمعہ کا دن ہے۔ آفتاب کسی دن طلوع و غروب نہیں ہوتا جو جمعہ کے دن سے بہتر ہو۔ جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ہے جس کو بندہ مومن پالے اور خدا سے اس میں دعا کرے تو خدا اس دعا کو قبول کر لیتا ہے اور جس چیز سے پناہ مانگے تو اللہ تعالیٰ اس سے پناہ دے دیتا ہے۔

(احمد۔ ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

فضل سوم جمعہ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ ابن عبد البندر کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کا دن خدا کے نزدیک دنوں کا سردار اور ایک بڑا دن ہے اور خدا کے نزدیک اس کی عظمت عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں سے بھی زیادہ ہے۔ جمعہ کے دن میں پانچ باتیں ہیں، خدا تعالیٰ آدم کو اسی دن پیدا فرمایا اور اسی روز ان کو زمین پر اتار لیا اور اسی روز انھوں نے وفات پائی۔ اور اس میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں اگر بندہ کسی چیز کی دعا کرے تو خدا وہ چیز اس کو عطا فرما دیتا ہے جب تک کہ کسی حرام چیز کا سوال نہ کرے اور اسی روز قیامت قائم ہوگی۔ (ابن ماجہ)

اور احمد نے حضرت سعد بن معاذؓ سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری نبی ﷺ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم کو جمعہ کے دن کے حال سے مطلع فرمائیے یعنی اس کی بھلائیوں سے۔ آپ نے فرمایا جمعہ کے اندر پانچ باتیں ہیں، (آخر حدیث تک)

جمعہ کی وجہ تسمیہ

حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ جمعہ کا نام اس دن کو کیوں دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس دن تیرے باب

وَفِيهِ الصَّعِقَةُ فَاكْثُرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَارْمَتْ قَالَتْ يَوْمَئِذٍ بَلِيَّتٌ قَالَتْ إِنَّ اللَّهَ حَدَّثَ عَلَى الرَّحْمَنِ أَجَادَ الرَّبِّيَّا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالتَّبَهِيُّ فِي الْمَدَائِدِ الْكَبِيرِ.

۱۲۸۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمُ الْمَوْعُودُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُودُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى يَوْمٍ أَحْضَلُ مِنْهُ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يَأْتِي فِيهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللَّهَ خَيْرٌ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ وَلَا يَسْتَعِذُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَعَادَ اللَّهُ مِنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۱۲۸۴ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْيَوْمِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ يَوْمٍ إِلَّا أَضْمِيَ وَيَوْمُ فِطْرٍ فِيهِ خَمْسٌ خِلَالِ خَلْقِ اللَّهِ فِيهِ آدَمُ وَآهَبَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ وَفِيهِ تَوَفَّى اللَّهُ آدَمَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ الْعَبْدُ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ خَدَامًا وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلِكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَائِدٍ وَلَا أَرْمِيٍّ وَلَا رِيَّاحٍ وَلَا جَبَالٍ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا هُوَ مُشْفِقٌ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَدَرَوَيْ أَحْمَدُ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرْنَا عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَا ذَا فِيهِ مِنَ الْخَيْرِ قَالَ فِيهِ خَمْسٌ خِلَالِ وَ سَأَقِ أَخْرَأُ حَدِيثٌ

۱۲۸۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشَيْءُ شَيْءٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ لَا

فِيهَا طِبَعَتْ طَيِّبَةٌ أَبْيَكُ أَدَمَ فِيهَا الصَّبُغَةُ وَالْبُعْثَةُ فِيهَا الْبُطْشَةُ وَفِي آخِرِ ثَلَاثِ سَاعَاتِ مِثْلِهَا سَاعَةٌ مَن دَعَى اللَّهَ فِيهَا اسْتَجِيبَ لَهُ۔
(رداۃ احمد)

آدم کی مٹی جمع کی گئی اور اس کا خمیر کیا گیا تھا۔ اور اسی روز لفظ ہوگا،
(یعنی صورتوں کا مجامعے کا جس سے دنیا کی ساری مخلوق مرجائے گی) اور اسی
روز ساری مخلوق کو زندہ کر کے اٹھایا جائے گا اور اسی روز دارِ دیگر یعنی قیامت
ہوگی اور اسی دن کے آخری تین گھنٹوں میں ایک گھنٹہ ایسی ہے کہ اس میں
جو دعا کی جائے گی وہ قبول ہوگی۔ (احمد)

جمعہ کے دن آپ پر کثرت سے درود بھیجنا چاہیے

۱۲۸۲ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ وَالصَّلَاةُ عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْمُودَةٌ يَشْهَدُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يَصِلْ عَلَى إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَذَمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللَّهِ حَتَّى يَرُدَّ رُزْقُ۔
(رداۃ ابن ماجہ)

حضرت ابو دردادہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو اس لئے کہ یہ دن عارضی کا ہے اور
اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو شخص تم میں اس روز مجھ پر درود بھیجتا
ہے وہ میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے جب تک کہ وہ درود سے فارغ ہوتا
ہے۔ میں نے عرض کیا۔ آپ کی وفات کے بعد بھی کیا درود شریف پیش
کیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کیا ہے اس بات کو
کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے پس خدا کے نبی زندہ ہیں اور ان کو رزق
دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

جمعہ کو مرنے والے مومن کے لئے بشارت

۱۲۸۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تَمُوتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَّاهُ اللَّهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ۔ (رداۃ احمد و الترمذی) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّعِلٍ۔
(احمد۔ ترمذی)۔ ترمذی نے کہا، یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی
سناد متصل نہیں ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو وفات پائے وہ قبر کے فتنہ
سے محفوظ رہتا ہے۔

جمعہ مسلمانوں کیلئے عید کا دن ہے

۱۲۸۸ وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَرَأَ الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ (الذی) وَعِنْدَهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ لَوْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَيْنَا لَأَخَذْنَا هَذَا عَمِيدًا فَقَالَ أَبُو عَبَّاسٍ فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عِيدَيْنِ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ وَ يَوْمِ عَرَفَةَ۔ (رداۃ الترمذی) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔
(احمد۔ ترمذی)۔ ترمذی نے کہا، یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک یہودی کے سامنے
یہ آیت کریمہ پڑھی: الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ (یعنی آج کے
دن میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا) یہودی نے یہ سن کر کہا۔ اگر
آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے ابن عباس نے فرمایا
یہ آیت دو عیدوں کے دن اُتری ہے یعنی جمعہ اور عرفہ کے دن۔

جمعہ کی رات روشن رات اور جمعہ کا دن چمکا دن ہے

۱۲۸۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَجَبٌ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ۔ (یعنی اے اللہ! برکت دے توہم کو رجب اور شعبان کے مہینوں میں)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رجب کا مہینہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ۔

وہ لوگ جن پر نماز جمعہ واجب نہیں

۱۲۹۵ وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا عَلَى أَدْبَعِ عِبْدٍ مَمْلُوكٍ أَوْ امْرَأَةٍ أَوْ مَبْتُئٍ أَوْ مَرِيضٍ - رَوَاهُ الْإِسْنَدُ وَفِي شَرْحِ السَّنَةِ بِإِظْهَارِ الْمَصَابِيحِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي دَاوُدَ -

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ حق ہے اور واجب ہر مسلمان پر جماعت سے۔ لیکن بیمار پر۔ (ابوداؤد)۔ مصابیح کے ہی مانند شرح السنہ میں بنی داؤد کے ایک شخص سے روایت کیا ہے۔

فصل سوم

تارک جمعہ کے لئے وعید

۱۲۹۶ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَّ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أَخْرَقَ عَلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ بِؤُوتَهُمْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی نسبت جو نماز جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں: یعنی نماز نہیں پڑھتے، یہ فرمایا کہ میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں ایک شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں۔ پھر ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو نماز جمعہ کے لئے نہیں آتے ہیں۔ (مسلم)

۱۲۹۷ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرَّةٍ كَتَبَ مُنَافِقًا فِي كِتَابٍ لَا يُحْيَا وَلَا يُمْدَدُ - (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے بلا وجہ نماز جمعہ کو ترک کیا وہ اس کتاب میں منافق لکھا جاتا ہے جس کی تحریر مٹائی جاسکتی ہے نہ تبدیل ہو سکتی ہے۔ اور بعض روایات میں یہ الفاظ تین مرتبہ درج ہیں۔ (شافعی)

نماز جمعہ چھوڑنے والا کچھ اپنا ہی کھوتا ہے

۱۲۹۸ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يَوْمًا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَعَلِيَ الْجُمُعَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا مَرِيضًا أَوْ مُسَافِرًا أَوْ امْرَأَةً أَوْ مَبْتُئًا أَوْ مَمْلُوكًا فَمَنْ اسْتَعْنَى بِلَهْوٍ أَوْ تَجَارَةٍ اسْتَغْنَى اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ - (رَوَاهُ الدَّارِ قُطْنِي)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن نماز جمعہ واجب ہے مگر مریض، مسافر، عورت، بچہ اور غلام اس سے مستثنیٰ ہیں (ان پر جمعہ فرض نہیں)۔ پس جو شخص کہ نماز جمعہ سے بے پروا ہی اختیار کرے یا لہو و لعب میں مشغول رہے یا کاروبار میں، اللہ تعالیٰ اس سے بے پروا ہے اور اللہ بے پروا تعریف کیا گیا ہے۔ (دارقطنی)

بَابُ التَّنْظِيفِ وَالتَّبَكُّيرِ

پاکی حاصل کرنے اور نماز جمعہ کو سویرے جانے کا بیان

فصل اول

جمعہ کی نماز کے آداب

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز جمعہ کے دن نہائے اور جس قدر ممکن ہو پاکی حاصل کرے اور میل لگائے یا خوشبو جو گھر میں موجود ہو کچھ گھر سے نماز کو نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان مسجد میں گھس کر نہ بیٹھے۔ پھر جس قدر نماز خدائے اس پر فرض کی ہے، اس کو پڑھے۔ پھر جب امام خطبہ پڑھے تو خاموش بیٹھا رہے تو اس کے وہ تمام گناہ جو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس نے کئے ہیں معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن نہایا پھر مسجد میں نماز پڑھنے کو آیا اور جس قدر نماز اس کے مقدر میں تھی اس نے اس کو پڑھا پھر خاموش بیٹھ گیا یہاں تک کہ امام خطبہ سے فارغ ہوا۔ پھر امام کے ساتھ اس نے نماز پڑھی تو اس کے وہ تمام گناہ بخشے جاتے ہیں جو اس نے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کئے ہیں۔ بلکہ اور تین دن زیادہ کے گناہ۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کی نماز کو مسجد میں گیا خطبہ سنا اور خاموش بیٹھا رہا تو اس کے وہ گناہ جو اس نے جمعہ سے جمعہ تک کئے ہیں بخشے جاتے ہیں بلکہ تین دن زیادہ کے گناہ۔ اور جس نے خطبہ کے وقت یا نماز میں کنکریوں وغیرہ سے شغل کیا، اس نے بڑا کیا۔ (مسلم)

جمعہ میں اول وقت آنے والے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور مسجد میں آنے والوں کی حاضری لکھتے ہیں، یعنی جو لوگ پہلے آتے ہیں ان کو پہلے اور جو بعد کو آتے ہیں ان کو بعد میں اور جو شخص جمعہ کی نماز کو پہلے گیا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کہ میں قربانی

۱۲۹۹ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ وَبَدَّهِنَّ مِنْ دُھْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبٍ بَيْنَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَا يُقَبَّلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يَصْبِي مَا كَتَبَ لَهُ ثُمَّ يَنْصَبُ إِذَا تَكَلَّمَ إِلَّا مَا مُمِ الْإِغْفَرُ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۰۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّى مَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ انْصَبَتْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ ثُمَّ يَصَلِّي مَعَهُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَفَصْلٌ ثَلَاثَةُ آيَاتٍ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۰۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَانْصَبَتْ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ آيَاتٍ مِمَّنْ مَسَّ الْحَصَا فَقَدْ لَعَا. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۰۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ وَمِثْلُ الْمُهَيَّجِ كَمِثْلِ الذِّمِّيِّ يَهْدِي بَدَنَهُ ثُمَّ كَالَّذِي يَهْدِي بِقَرَّةٍ ثُمَّ كَبَشًا ثُمَّ

خطبہ کے وقت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی ممنوع ہے۔

مسجد میں کسی کو اس کی جگہ سے ہٹانا چاہیے

فصل دوم

جموعہ کے روز عمدہ لباس زیب تن کرنا چاہئے

۱۳۵ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبَسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَتَوَضَّأَ مِنْ طَيِّبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَتَخَطَّ أَعْنَافَ النَّاسِ شَتَمَ صَلَّى مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ شَتَمَ أَنْفَتِ إِذَا خَرَجَ إِمَامًا حَتَّى يَصْرُخَ مِنْ صَلَاتِهِ كَأَنَّهُ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِي قَبْلَهَا (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

جامع مسجد پیدل جانا افضل ہے

۱۳۰۶ وَعَنْ أَبِي بِنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاعْتَسَلَ وَبَكَرَ وَابْتَكَّرَ وَمَشَى وَلَمْ يَدْرِكْ وَدَنَى مِنَ الْإِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلٌ سَنَةٍ أَجْرُهَا مِثْلُ أَجْرِ يَمِيٍّ ۖ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَائِيُّ

وَابْنُ مَاجَةَ

ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ترمذی

جمعہ کیلئے بطور غاس اچھے کپڑے بنانے میں کوئی مضائقہ نہیں

۱۳۰۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى أَحَدِكُمْ أَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوَى ثَوْبَيْنِ مَهْنَيْنِهِ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے اگر کوئی جمعہ کی نماز کے لئے علاوہ کاروباری یا محنت مزدوری کے لباس کے دو اور کپڑے بنالے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (ابن ماجہ اور مالک نے یحییٰ بن سعید سے روایت کیا)۔

امام کے قریب بیٹھ کر خطبہ سنو

۱۳۰۸ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْضَرُوا الذِّكْرَ وَادْنُوا مِنَ الْإِمَامِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَبْزَالُ يَتْبَاعُهُ حَتَّى يُؤَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ وَلَا تَدْخُلَهَا - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خطبہ کے وقت حاضر ہو جاؤ اور امام سے قریب رہو، اس لئے کہ آدمی جس قدر نیکیوں سے دور رہتا ہے اسی قدر جنت سے پیچھے رہتا ہے اگرچہ وہ جنت میں داخل ضرور ہوتا ہے۔

در رواۃ ابوداؤد

گردنوں کو پھلانگنے کی وعید

۱۳۰۹ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جَسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن آدمیوں کی گردنوں کو پھاندے گا، بنایا جائے گا وہ شخص پل جہنم کی طرف۔ (ترمذی نے روایت کی اور کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

خطبہ کے وقت بیٹھنے کا ایک ممنوع طریقہ

۱۳۱۰ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يُخْطَبُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنوں گھٹنوں کو پیٹ سے ہٹا کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے اس وقت جب کہ جمعہ کے دن امام خطبہ پڑھتا ہو۔

در رواۃ الترمذی و ابوداؤد

اونگھ آنے کی صورت میں جگہ بدل دینی چاہیئے

۱۳۱۱ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اونگھ آجائے مسجد میں جمعہ کے دن اس کو چاہئے کہ وہ اپنی جگہ کو بدل دے۔ (ترمذی)

در رواۃ الترمذی

فصل سوم

کسی کو کسی کی جگہ سے نہ اٹھاؤ

۱۳۱۲ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ يَنْهَ رَسُولُ اللَّهِ

نافع کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَقِیْمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ
مِنْ مَقْعِدِهِ وَیَجْلِسَ فِیْهِ قِیْلَ لِنَافِعِ فِی الْجُمُعَةِ قَالَ
فِی الْجُمُعَةِ وَغَیْرَهَا - رَمَتْفَقُّ عَلَیْهِ)

علیہ السلام نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھ جائے یا نافع سے پوچھا گیا کہ کیا یہ مانعت جمعہ کے لئے ہے ؟ انھوں نے کہا جمعہ اور دوسرے تمام دنوں کے لئے۔ (بخاری و مسلم)

آداب جمعہ کی رعایت کرنے والے کے لئے بشارت

۱۳۱۳ وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ
فَرَجُلٌ حَضَرَ حَابِلًا بِغَوْفِكَ حَظَّهُ مِنْهَا وَرَجُلٌ
حَضَرَ حَابِلًا عَائِدًا فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللَّهَ اَنْ شَاءَ اَعْلَا
وَ اِنْ شَاءَ مَنَعَهُ وَ رَجُلٌ حَضَرَ حَابِلًا بِانْصَابٍ وَ مُكُوفٍ
وَلَمْ يَنْتَظِرْ رَقَبَةً مُسْلِمَةً لَمْ يُؤْذِ أَحَدًا فَهُوَ كَفَّارَةٌ
إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا وَ زِيَادَةٌ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَ ذَلِكَ
يَا قُلِ اللَّهُ يَقُولُ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرٌ أَمْثَلِهَا
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن تین قسم کے لوگ مسجد میں داخل ہوتے ہیں ایک تو وہ جو لغو اور بیوقوف کلام اور فضول کام کے لئے حاضر ہوتا ہے یعنی خطبہ کے وقت بیکار کام اور لغو کلام کرتا ہے اور اس کے حاضر ہونے کا بھی میلہ ہے۔ دوسرا وہ شخص جو دعا کے لئے حاضر ہوتا ہے خدا سے دعا کرتا ہے خواہ وہ اس کو قبول فرمائے یا نہ فرمائے۔ تیسرا وہ شخص ہے جو خاموشی کے ساتھ خطبہ سننے کے لئے حاضر ہوا ہے، نہ تو اس نے کسی کی گردن پچاندی اور نہ کسی کو اذیت پہنچائی پس اس کا یہ فعل کفارہ ہے اس جمعہ سے اس بمثل کہ جو اس سے ملا ہوا ہے، بلکہ تین دن اور زیادہ کے گناہ کا کفارہ اور یہ اس وجہ سے کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص ایک نیکی کرے اس کو دس گنا ثواب ملتا ہے۔ (ابوداؤد)

خطبہ کے وقت بات چیت کرنے والوں کے لئے وعید

۱۳۱۴ وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يُخْطَبُ فَهُوَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا اذَّ الَّذِي يَقُولُ لَهُ اَنْصِتْ لَيْسَ لَهُ جُمُعَةٌ - رَوَاهُ أَحْمَدُ) (احمد)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خطبہ کے وقت بات کرے وہ اس گدھے کی مانند ہے جس پر کتابیں لدی ہوئی ہیں اور جو شخص کسی سے کہے خاموش رہ اس کا جمعہ نہیں ہے۔

مسلمانوں کے لئے جمعہ عید ہے

۱۳۱۵ وَ عَنْ عَبْدِ بْنِ السَّيَّانِ مَوْلَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمُعِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ اِنَّ هَذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللَّهُ عِيدًا فَاغْتَسِلُوا وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَيِّبٌ فَلَا يَضُرُّهُ اَنْ يَمَسَّ مِنْهُ وَ عَلَيْكُمْ بِالتَّوَكُّلِ - رَوَاهُ مَالِكٌ وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه عَنْهُ وَ هُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مُتَّصِلًا)

عبید بن السباقؓ مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ میں یہ فرمایا کہ اے مسلمانوں کی جماعت خدا نے اس دن کو (جمعہ کو) مسلمانوں کی عید قرار دیا ہے پس تم جمعہ کو غسل کرو اور خوشبو پاش ہو تو اس کو لگاؤ اور سواک کو ضروری سمجھو۔ (مالک) ابن ماجہ نے عبید سے روایت کیا اور انھوں نے ابن عباسؓ سے سنداً روایت کیا ہے۔

جمعہ کے دن غسل کرنے اور خوشبو پانے کی اہمیت

۱۳۱۶ وَ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغَطَّوْا عَلَى السُّلَمِ اِنْ تَغَتَّلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ لَيْسَ أَحَدُكُمْ مِنْ طَيِّبٍ اُحْلِمَ اَنْ لَوْ يَجِدُ فَاَلَمَاءُ لَهُ طَيِّبٌ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدٌ عَنْ)

حضرت براءؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کریں اور گھر میں خوشبو ہو تو لگائیں اگر خوشبو نہ ہو تو پانی اس کی خوشبو ہے۔ (احمد - ترمذی)

بَابُ الْخُطْبَةِ وَالصَّلَاةِ

فصل اول

نماز جمعہ کا وقت

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز اس وقت پڑھتے تھے کہ جب دن ڈھل جاتا۔ (بخاری)

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نماز جمعہ سے پہلے نہ تو ہم قیلولہ کرتے اور نہ (دوپہر کا) کھانا کھاتے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت سردی کے ایام میں جمعہ کی نماز اول وقت میں پڑھتے اور سخت گرمی کے ایام میں دیر سے پڑھتے۔ (بخاری)

۳۱۷ عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۱۸ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَعْدَا إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ وَبَكَرَ بِالصَّلَاةِ وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبَدَّ بِالصَّلَاةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جمعہ کی پہلی اذان نہیں ہوتی تھی

حضرت سائب بن یزید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں جمعہ کی پہلی اذان وہ تھی جو امام کے منبر پر بیٹھے کے بعد دی جاتی تھی۔ ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانوں میں بھی اس پر عمل رہا پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا اور لوگوں کی زیادتی ہوئی تو تیسری اذان بڑھائی گئی جو مدینہ کے بازار و زوراء میں کہی جاتی تھی۔ (تیسری اذان سے مراد پہلی اذان ہے)۔ (بخاری)

۳۲۰ وَعَنْ سَائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ إِذَا أُمِّمَ الْجُمُعَةَ أَوَّلَهُ إِذَا اجْلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمْ يَكُنْ كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النَّبِيُّ آدَاءَ الثَّلَاثِ عَلَى الزَّوْدَاءِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے اور دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھتے تھے

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے اور ان کے درمیان بیٹھتے اور ان دونوں خطبوں میں قرآن پڑھتے تھے اور نصیحت کرتے تھے اور آپ کی نماز اوسط درجہ کی ہوتی، اور خطبہ بھی اوسط درجہ کا ہوتا۔ (مسلم)

۳۲۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَ يَذْكُرُ النَّاسَ نَكَاتٍ مَبْلُوتَهُ قَصْدًا أَوْ خُطْبَتَهُ قَصْدًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مختصر مگر پُر تاثیر خطبہ خطیب کی دانائی کی علامت ہے

حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرما سنا ہے کہ نماز کا لمبیل کرنا اور خطبہ کا اختصار دانائی کی علامت ہے پس تم نماز کو طویل کرو اور خطبہ کو مختصر پڑھو۔ اور بعض بیان تو عباد کا اثر رکھتا ہے۔ (مسلم)

۳۲۲ وَعَنْ عَمَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصْرَ خُطْبَتِهِ مِثْقَلُهُ مِنْ نِقْمِهِ فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ وَأَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ وَإِنْ مِنَ الْبَيَانِ لَيْسَ حَرًّا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

خطبہ ارشاد فرماتے وقت آنحضرت کی کیفیت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ کہتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں آواز بلند ہو جاتی اور آپ سخت

۳۲۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا

صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى كَانَتْهُ مُنْدِرُ جَنَّتَيْنِ يَقُولُ مَبْعَكُمْ وَمَسَاكُمُ وَيَقُولُ بَعَثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ أَصْبَعَيْهِ السَّابَةِ وَالْوُسْطَى -

غضبناک ہوتے۔ گویا آپ لشکرے لوگوں کو اپنے ان الفاظ میں ڈرا رہے ہیں کہ دشمن کا لشکر تم کو صبح کے وقت ٹوٹے گا یا شام کو اور فرماتے کہ تم کو اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے اور یہ ارشاد فرما کر آپ درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی باہم ملائے (جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جس قدر ان دونوں انگلیوں کی لمبائی میں فرق ہے اتنا ہی مجھ میں اور قیامت میں فرق ہے)

(درواہ مسلم)

خطبہ میں آنحضرت ﷺ قرآن کی آیتیں پڑھا کرتے تھے

۱۳۲۳ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَا يَا مَالِكُ لَيْفَ مِنْ عَلَيْنَا رَبِّكَ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) ۱۳۲۵ وَعَنْ أُمِّ حَسَنَةَ بِنْتِ حَارِثَةَ بِنْتِ الْعُثْمَانَ قَالَتْ مَا أَخَذْتُ قَدًّا وَالْقُرْآنَ الْمَجِيدَ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هَؤُلَاءِ جُمُعَةً عَلَى النَّبِيِّ إِذَا خَطَبَ النَّاسَ - (درواہ مسلم)

حضرت یحییٰ بن اُمیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ آیت پڑھتے سنا: وَنَادَا يَا مَالِكُ لَيْفَ مِنْ عَلَيْنَا رَبِّكَ الخ۔ (بخاری و مسلم)

حضرت اُمّ ہشام بنت حارثہ بن العثمان کہتی ہیں کہ میں نے سورۃ ق، وَالْقُرْآنَ الْمَجِيدَ کو رسول اللہ ﷺ کی زبان سے سیکھا جو آپ ہر جمعہ کے دن منبر پر خطبہ میں پڑھتے تھے۔ (مسلم)

عمامہ باندھ کر خطبہ پڑھنا

۱۳۲۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ مَوْدُودَةٌ قَدْ أَرُخِيَ طَوِّهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ - (درواہ مسلم)

حضرت عمرو بن حرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ عمامہ باندھ کر خطبہ پڑھتے تھے اس حال میں کہ آپ سر پر سیاہ عمامہ باندھے ہوتے تھے اور عمامہ کے دونوں کنارے آپ کے دونوں مؤذنوں کے درمیان پڑے ہوتے تھے۔ (مسلم)

خطبہ کے وقت تحیۃ المسجد پڑھنے کا مسئلہ

۱۳۲۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَهْوِيْ يَخْطُبُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكُعْ رُكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا - (درواہ مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ میں فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن مسجد میں جائے اور امام خطبہ پڑھنا ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ دو ہلکی رکعتیں پڑھے۔ (مسلم)

جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پائی اس نے پوری نماز پائی

۱۳۲۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ رُكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے امام کے ساتھ نماز کی ایک رکعت پائی اس نے پوری نماز پائی۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

آپ کے خطبہ پڑھنے کا طریقہ

۱۳۲۹ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ كَانَ يَجْلِسُ إِذَا صَعِدَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو خطبے پڑھتے تھے۔ اول آپ منبر پر جا کر بیٹھتے پھر جب مؤذن اذان سے

جمعہ کے دن منبر پر اطمینان سے بیٹھے تو آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ ابن مسعود نے یہ الفاظ سنے تو مسجد کے دروازہ ہی پر بیٹھ گئے جہاں وہ اس وقت کھڑے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ کو دیکھا تو فرمایا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اندر آ جاؤ۔ (ابوداؤد)

جمعہ کی نماز نہ ملنے کی صورت میں ظہر کی نماز پڑھ لینے کا مسئلہ

۱۳۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلَيْمِلُ إِلَيْهَا أَخَذَ وَمَنْ فَاتَهُ الْبُرُكُ عَتَانِ فَلَيْمِلْ أَرَبْعًا أَذْ قَالَ الظَّهْرُ - (رَوَاهُ الدَّارِ قُطْنِي)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر جس شخص نے جمعہ کی ایک رکعت پائی اس کو چاہئے کہ وہ دوسری رکعت اس میں ملے اور جس شخص کی دونوں رکعتیں فوت ہو جائیں اس کو چاہئے کہ وہ چار رکعتیں پڑھے یا یہ فرمایا کہ ظہر پڑھے۔ (دارقطنی)

بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

فصل اول

دشمن کے مد مقابل ہونے کی صورت میں آنحضرتؐ کی نماز اور جماعت

۱۳۳۲ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ خَيْبَرِ قَوْمِ الْأَعْدَاءِ وَخَصِمًا فَنَالَهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَاقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْأَعْدَاءِ وَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِي لَمْ تَقْبَلْ خَيْبَرًا فَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَدَوَّى نَافِعٌ فَخَوَّاهُ وَرَادَ فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ صَلَّوْا بِجَلٍّ قِيَامًا عَلَى أَقْدَامِهِمْ وَرَكِبًا نَافِعًا لِمُسْتَقْبَلِ الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرِ مُسْتَقْبِلِهَا قَالَ نَافِعٌ لَا أَدْرِي بَيْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذَلِكَ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی جانب جہاد کیا اور دشمن سے مقابلہ کیا پھر صف باندھی ہم نے اس کے لئے اور کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نماز پڑھانے کے لئے۔ ایک جماعت آپ کے ساتھ نماز کے لئے کھڑی ہو گئی، اور دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ پر رہی اور رکوع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ساتھ جو آپ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اور پھر دو سجدے کئے، پھر یہ جماعت جو نماز پڑھ رہی تھی اس جماعت کی جگہ چلی گئی جس نے نماز نہیں پڑھی تھی اور دشمن سے لڑ رہی تھی اور اس جماعت نے آکر آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور دو سجدے کئے پھر آپ سلام پھیر دیا اور ہر شخص نے کھڑے ہو کر علیحدہ علیحدہ اپنی ایک رکعت پڑھی اور دو سجدے کئے۔ نافع نے بھی اسی قسم کی روایت بیان کی ہے اور ان کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ اگر خوف اس سے زیادہ ہو تو لوگ پیدل کھڑے کھڑے اور سوار اپنی سواروں پر قبل کی جانب رخ کر کے یا اگر کسی جانب متوجہ ہو کر نماز پڑھ لیں۔ نافع کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے یہ روایت ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہوگی۔ (بخاری)

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

نماز خوف کا ایک اور طریقہ

۱۳۳۴ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ صَاحِبِ بْنِ خُوَاتٍ

یزید بن زید بن رومان، صاحب بن خوات سے اور وہ اس شخص سے جس

نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ذات الرقاع کے غزوہ) میں نماز خوف پڑھی تھی نقل کرتے ہیں کہ ایک جماعت نے صف باندھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (نماز کے لئے) اور دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ پر رہی۔ آپ نے اس صف کو ایک رکعت نماز پڑھائی اور دوسری رکعت اس نے خود پڑھ لی اور اس کے بعد وہ دشمن کے مقابلہ پر چلی گئی اور دوسری جماعت واپس آئی اور آپ نے اس کو بھی ایک رکعت نماز پڑھائی۔

آن حضرت ﷺ وسلم التحات میں بیٹھے رہے اور اس جہانے اپنی دوسری رکعت خود پوری کر لی اور پھر التحیات میں آپ کے ساتھ شریک ہو گئے اس کے بعد آپ نے سب کے ساتھ سلام پھیرا۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد پر روانہ ہوئے۔ جب ذات الرقاع پہنچے تو حسب معمول ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ایک سایہ دار درخت چھوڑ دیا تاکہ اس کے نیچے آرام فرمائیں۔ جابر کہتے ہیں کہ آپ درخت کے نیچے آرام فرما رہے تھے اور آپ کی تلوار درخت میں ٹکی ہوئی تھی کہ مشرکین میں سے ایک شخص آیا اور آپ کی تلوار کو نیام سے نکال کر کہا: کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ اس نے کہا: میرے ہاتھ سے اب آپ کو کون بچائے گا؟ آپ نے فرمایا تیرے ہاتھ سے خدا مجھ کو بچائے گا۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے دیکھ لیا تو اس کو دھمکایا اور اس نے تلوار کو نیام میں رکھ دیا اور درخت پر لٹکا دیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد اذان دی گئی اور آپ نے ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر یہ جماعت پیچھے ہٹ گئی اور دوسری جماعت اس کی جگہ آگئی اور آپ نے اس کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں پھر یہ جماعت پیچھے ہٹ گئی اور دوسری جماعت اس کی جگہ آگئی اور آپ نے اس کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں۔ یعنی رسول اللہ ﷺ نے چار رکعتیں پڑھیں اور لوگوں نے دو رکعتیں۔ (بخاری و مسلم)

نماز خوف کا ایک اور طریقہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نماز پڑھائی ہم کو رسول اللہ ﷺ نے وسلم نے "نماز خوف" پس ہم نے دو صفیں آپ کے پیچھے باندھیں اور دشمن ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھا۔ چنانچہ آپ نے تکبیر کہی اور ہم سب تکبیر کہی (یعنی دونوں صفوں کے لوگوں نے) پھر قرائت کے بعد آپ نے تکبیر کہی اور ہم سب تکبیر کہی (یعنی دونوں صفوں کے لوگوں نے)

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ مَبْلُوءَةً الْخَوْفِ أَنْ طَائِفَةً مَنَعَتْ مَعَهُ وَطَائِفَةً وَجَاءَ الْعَدُوُّ فَصَلَّى بِالنَّبِيِّ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَاتَّخَذُوا إِلَهُ أَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَمَضَوْا دُجَا الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرُّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ مَبْلُوءِهِمْ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاتَّخَذُوا إِلَهُ أَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ۔ (متفق عليه)

۱۳۳۸ وَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ كُنَّا إِذَا اتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظِلِّيَّةٍ تَرَكْنَا هَاهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَ دَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيِّفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَاخْتَدَّ سَيْفُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَدَطَهُ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا خَائِفٌ قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ اللَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْكَ قَالَ فَتَهَدَّدَ دَجُلٌ أَحْمَبًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهُ قَالَ فَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ رَكْعَاتٍ وَ لِلْقَوْمِ مِثْلُ رَكْعَتَيْنِ۔ (متفق عليه)

۱۳۳۹ وَ عَنْهُ قَالَ قَالَ بِنَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْلُوءَةً الْخَوْفِ فَصَفَّفْنَا خَلْفَهُ صَفِّينِ وَاعْتَصَمُوا بَيْنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ اخْتَدَرَ

بِالسُّجُودِ وَالْقَبْطِ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الْقَبْطُ الْمَوْخَرُ
فِي خَيْرِ الْعَدَا فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ
وَقَامَ الْقَبْطُ الَّذِي يَلِيهِ انْحَدَرَ وَالْقَبْطُ الْمَوْخَرُ بِالسُّجُودِ
ثُمَّ قَامُوا ثُمَّ تَقَدَّمَ الْقَبْطُ الْمَوْخَرُ وَتَأَخَّرَ
الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعًا
رَكَعًا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا
جَمِيعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالْقَبْطِ الَّذِي يَلِيهِ
الَّذِي كَانَ مَوْخَرًا فِي الرُّكُوعِ الْأَوَّلِيِّ وَقَامَ
الْقَبْطُ الْمَوْخَرُ فِي خَيْرِ الْعَدَا فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ وَالْقَبْطَ الَّذِي
يَلِيهِ انْحَدَرَ الْقَبْطُ الْمَوْخَرُ بِالسُّجُودِ فَانْحَدَرُوا
ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَسَلَّمْنَا
جَمِيعًا. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پھر قراعت کے بعد آپ نے رکوع کیا، اور ہم سب نے (یعنی دونوں صفوں کے
لوگوں نے) رکوع کیا۔ پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا۔ اور ہم سب نے بھی
سر اٹھایا۔ پھر آپ سجدہ کے لئے جھکے اور آپ کے ساتھ وہ صف بھی جھکی
جو آپ کے قریب تھی (یعنی پہلی صف) اور دوسری صف کھڑی رہی،
دشمن کے مقابلہ پر۔ پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کر چکے اور آپ کے
ساتھ وہ صف کھڑی ہو گئی جس نے سجدہ کیا تھا تو پھر دوسری صف
پہلی صف کی جگہ اور پہلی صف دوسری کی جگہ پر آ گئی۔ اس کے بعد
قراعت پڑھ کر پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور ہم سب نے بھی
(یعنی دونوں صفوں نے) رکوع کیا پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا
اور ہم سب نے بھی سر اٹھایا۔ پھر آپ کے قریب والی صف نے آپ کے ساتھ
سجدہ کیا جو پہلے کھڑی رہی تھی۔ اور دوسری صف کھڑی رہی جس نے
پہلے سجدہ کیا تھا۔ پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدے سے فارغ ہو گئے
تو دوسری صف نے سجدہ کیا اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے
سلام پھیرا۔ (مسلم)

فصل دوم

نماز خوف کا آنحضرت کے ساتھ ایک مختص طریقہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بطن نخل کے
مقام پر، لوگوں کو نماز ظہر پڑھائی جو خوف کی حالت میں تھی پس ایک
جماعت کو آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیرا پھر دوسری جماعت
آئی اور اس کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیرا (شرح سنن)

۱۳۲۰ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الظُّهْرِ فِي الْخَوْفِ يَبْطِنُ نَخْلٍ
فَقَالَ يٰ أَيُّهَا النَّاسُ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ طَائِفَةٌ
أُخْرَى فَصَلَّاهُمْ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ. (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْبَةِ)

فصل سوم

نماز خوف کا ایک اور طریقہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ضنجان اور عسفان کے درمیان قیام فرمایا پس مشرکوں نے آپ میں
کہا کہ ان لوگوں کی ایک نماز ہے جو ان کے نزدیک ان کے باپوں اور
بیٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہے اور وہ عصر کی نماز ہے۔ پس اپنے ارادہ
کو بخیر کر لو اور ایک بارگی (بجالت نماز) ان پر حملہ کر دو۔ معاً
جبریل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اپنے
اصحاب (مجاہدین) کو دو حصوں میں تقسیم کر دو۔ ایک جماعت کو
نماز پڑھاؤ اور دوسری کو دشمن کے مقابلہ پر رکھو جو اپنے پاس اپنے بچاؤ کے

۱۳۲۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ ضَنْجَانَ وَعَسْفَانَ فَقَالَ الْمَشْرِكُونَ
لَهُمْ لَا صَلَاةَ صَلَاةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَ
أَبْنَائِهِمْ وَهِيَ الْعَصْرُ فَاجْمَعُوا أَمْرَكُمْ فَتَمِيلُوا
عَلَيْهِمْ مِيلَةً وَاحِدَةً وَإِنْ جَبُرَيْلُ آتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ أَصْحَابَهُ
شَطْرَيْنِ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ وَتَقُومَ طَائِفَةٌ أُخْرَى
وَدَاعَهُمْ دَلِيًّا خَدًّا وَاحِدًا رَهْمًا وَأَسْلِحَتَهُمْ

فَتَكُونُ لَهُمْ رَكْعَةً وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ -
 (رداۃ الترمذی والنسائی) ہوں۔ (ترمذی۔ نسائی)

بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ عِيدَيْنِ كِي مَنْكَازِ كَابِيَانُ

فصل اول

عیدین کی نماز

۱۳۲۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الرَّحْمَنِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يُبْدِيهِ الصَّلَاةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ فَيُعْظَمُ وَيُؤَمِّمُهُمْ وَيَأْمُرُهُمْ وَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقَطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ أَوْ يَأْمُرَ شَيْئًا أَمَرَهُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ -
 (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ عید الفطر اور عید قربان کے دن گھر سے نکلے عید گاہ کی طرف اور سب پہلا کام یہ کرتے کہ نماز شروع کرتے اور نماز سے فراغت کے بعد گھر سے ہوتے لوگوں کے سامنے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھ رہتے ہیں آپ ان کو وعظ و نصیحت فرماتے (یعنی خطبہ پڑھتے) وصیت کرتے اور ضروری احکام صادر فرماتے اور کہیں کوئی لشکر بھیجنا ہوتا تو اس کی روانگی کا حکم جاری فرماتے اور کوئی خاص حکم نافذ کرنا ہوتا تو اس کو نافذ کرتے اور پھر گھر واپس چلے آتے۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۲۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ غَدَاً مَرَّةً وَثَلَاثَ مَرَّاتٍ بَغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ -
 (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دونوں عیدوں کی نماز پڑھی ہے ایک دو مرتبہ نہیں بہت دفعہ۔ ان نمازوں میں نہ نواذان کہی جاتی ہے نہ تکبیر۔ (مسلم)

عیدین کا خطبہ نماز کے بعد پڑھنا چاہئے

۱۳۲۴ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يُعْبَلُونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ -
 (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

عیدین کی نماز کے لئے اذان و تکبیر مشروع نہیں

۱۳۲۵ وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشْهَدُتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَ - قَالَ نَعَمْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانَ وَلَا إِقَامَةً ثُمَّ آتَى النِّسَاءَ فَوَعَّظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالْقِيَامِ قَدْ آيَنَهُنَّ يَهُودِيَّتُ الْإِذَا انْهَتِ وَحُلُوْقِهِنَّ

حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا گیا۔ کیا تم عید کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر ہوئے تھے؟ انھوں نے کہا۔ ہاں، رسول اللہ ﷺ عید کے دن گھر سے نکلے (اور عید گاہ پہنچ کر عید کی نماز پڑھائی اور پھر خطبہ پڑھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے بیان میں اذان اور تکبیر کا ذکر نہیں کیا۔ اس کے بعد ابن عباسؓ نے کہا کہ پھر حضور ﷺ عید کے روز عورتوں کی طرف متوجہ ہوئے ان کو نصیحت

يَدَّ قَعَىٰ إِلَىٰ يَدَّيْهِ شَتَّىٰ اُرْتَفَعَ هُوَ وَيَدَّالُ
إِلَىٰ بَيْتِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
عائِدہ وسلم کے یہ الفاظ سن کر عورتوں نے اپنے ہاتھ، کانوں اور گلوں کی طرف بڑھانے اور زیور اتار کر بلال رضی اللہ عنہ کو دینا شروع کئے
اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلالؓ اپنے گھر تشریف لے آئے۔ (بخاری)

نماز عیدین سے پہلے یا بعد میں نفل نماز پڑھنے کا مسئلہ

۱۳۲۱ وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّىٰ يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا فَ لَا
بَعْدَهُمَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید فطر کے دن دو
رکعت نماز پڑھی اور ان دو رکعتوں سے پہلے یا بعد کوئی اور نماز ادا
نہیں کی (یعنی عید گاہ میں)۔ (بخاری و مسلم)

عید گاہ میں عورتوں کے جلنے کا مسئلہ

۱۳۲۲ وَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحَيَضَ
يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَ ذَوَاتِ الْخُدُ وَ خِيَمَهُنَّ جَمَاعَةً
الْمُسْلِمِينَ وَ دَعَوْ تَهُمْ وَ تَعَزَّلَ الْحَيِضُ عَنْ مُقْبَلَا
هِنَّ قَالَتْ أَمْرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدُنَا لَيْسَ لَهَا
جِلْبَابٌ قَالَ لَتُلبِسَهَا مَا جِئْتَهَا مِنْ جِلْبَابِنَا -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم کو یہ حکم دیا گیا کہ ہم سے حیض
والی عورتیں اور پردہ والی عورتیں سب دونوں عیدوں میں عید گاہ
میں حاضر ہوں اور مسلمانوں کی جماعت میں شریک ہوں اور ان کی
دعائیں شامل ہوں اور حیض والی عورتیں اپنے مصلے سے علیحدہ رہیں
ایک عورت نے یہ منکر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہم میں سے بعض کے پاس
چادر نہیں ہے۔ آپ فرمایا ساتھ والی اس کو اپنی چادر اڑھالے۔ (بخاری و مسلم)

نغمہ و سرور کا مسئلہ

۱۳۲۸ وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيَّهَا
وَ عِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامٍ مِّنِي تَدْفَعَانِ وَ تَقْرَأَانِ
وَ فِي رِوَايَةٍ تَغْتَابِ بِمَا تَقْرَأُ وَ لَيْتَ الْأَنْصَارُ يَوْمَ
بُعَاثٍ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشِّي بِثَوْبٍ
بِهِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ دَعِيهِمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا
أَيَّامُ عِيدٍ وَ فِي رِوَايَةٍ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ
عِيدًا وَ هَذَا عِيدُنَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کے
پاس آئے (جن آیام میں حجاج منے میں قیام کرتے ہیں) اُس وقت ان
کے پاس انصار کی دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی دف بجارہی تھیں اور ایک
روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ لڑکیاں وہ اشعار گارہی تھیں جو انصار
نے بُعَاث کی لڑائی کے دن کہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت
کپڑا ڈھانکے ہوئے تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان لڑکیوں کو ڈانٹا یعنی گانے
اور بجانے سے منع کیا، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ سے
کپڑا ہٹایا اور فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو یہ عید کا دن
اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اے ابو بکر رضی اللہ عنہ! ہر قوم میں عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ جانے سے پہلے کھجور نوش فرماتے تھے

۱۳۲۹ وَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُو وَ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّىٰ يَأْكُلَ تَمْرًا
وَ يَأْكُلُهُنَّ وَ تَدَا - (رِوَاةُ الْبُخَارِيِّ)
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عید فطر کے دن جب تک رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم چند کھجوریں نہ کھالئے عید گاہ تشریف نہ لے جاتے اور آپ
طاق کھجوریں (تین۔ پانچ۔ سات وغیرہ) کھاتے۔ (بخاری)

۱۳۵۰/۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمٌ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ - حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عید کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو مختلف راستوں سے آتے جاتے تھے۔

(دَوَاۓُ النَّجَارِيِّ) (بخاری)

قربانی کا وقت

۱۳۵۱/۱۰ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النُّحْرِ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمٍ مِثْلَ هَذَا أَنْ نَصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنُحْدِرَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ نَصَلِّيَ فَإِنَّمَا هُوَ شَاةٌ لَحْمٌ عَجَلَةٌ لَا هِلَإَ لَيْسَ مِنَ النَّسِكَ فِي شَيْءٍ - حضرت براء کہتے ہیں کہ عید قربان کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ سب پہلا کام جو اس دن ہم کریں وہ یہ ہے کہ ہم نماز پڑھیں پھر گھر واپس جائیں اور قربانی کریں۔ پس جس شخص نے اس طریقہ پر عمل کیا اُس نے ہماری سنت کو حاصل کر لیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی وہ قربانی نہیں بلکہ گوشت کی بکری ہے جس کو اہل و عیال کے کھانے کے لئے جلد ذبح کر ڈالا ہے قربانی سے اس کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۵۲/۱۱ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلَيْدٌ بَحْرٌ مَكَانَهَا أُخْدُمِي وَمَنْ تَزِيدَ بَحْرٌ حَتَّى مَبْلِكُنَا فَلَيْدٌ بَحْرٌ عَلَى اسْمِ اللَّهِ - حضرت جندب بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے نماز سے پہلے ذبح کر ڈالا اس کو تیرا کہ وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے کیونکہ نماز سے پہلے قربانی نہیں ہوتی۔ اور جس نے نماز کے بعد ذبح کیا اس کو چاہئے کہ وہ بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرے۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۵۳/۱۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يَذِبُ بَحْرٌ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ سَمَّ نُسْكَهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) حضرت براء کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو اپنے واسطے کیا اور جس نے نماز کے بعد ذبح کیا تو اس کے ارکان پر ہے ہو گئے اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو پایا۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت عید گاہ میں قربانی کیا کرتے تھے

۱۳۵۴/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى - حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ میں ذبح اور نحر کرتے تھے (نحر اونٹ کے ذبح کرنے کو کہتے ہیں اور باقی جانوروں کے ذبح کو ذبح)۔ (بخاری)

فصل دوم

مسلمانوں کے لئے خوشی کے دو دن

۱۳۵۵/۱۴ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَقَالَ مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوا الْكِنَانُ لَعَبٌ - حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اس زمانہ میں اہل مدینہ نے دو دن (مقرر کر) رکھے تھے جن میں وہ خوشیاں مناتے اور کھیل تماشے کرتے تھے۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا یہ دو دن

کیسے ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا ان آیام میں ہم لوگ عید جاہلیت کے اندر خوشیاں مناتے اور کھیتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خداوند تعالیٰ نے تمہارے ان دنوں کو (دوسرے) دو بہترین ایام میں تبدیل کر دیا ہے۔ یعنی عید قربان اور عید الفطر کے دنوں میں

فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَدَ لَكُمْ اللَّهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ۔

(رواہ ابو داؤد)

عید میں نماز سے پہلے اور پھر عید میں نماز کے بعد کھانا پینا چاہیے

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عید الفطر کے دن جب تک رسول اللہ ﷺ کھانا نہ لیتے عید کو نہ جاتے اور عید قربان کے دن اس وقت تک کچھ نہ کھاتے جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

۱۳۵۷ وَعَنْ بَرِيدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمَ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يُصَلِّيَ۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ والدارمی)

تکبیرات عیدین

کثیرین عبد اللہ رحمہ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ دونوں عیدوں کی نمازیں رسول اللہ ﷺ نے پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہیں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

۱۳۵۸ وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأَوَّلِ سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ والدارمی)

جعفر بن محمد مسلم روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہما دونوں عیدوں اور استسقاء کی نماز میں پہلی رکعت میں سات اور (دوسری رکعت میں) پانچ تکبیریں کہتے تھے۔ اور خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے اور بلند آواز سے قرأت پڑھتے تھے۔ (شافعی)

۱۳۵۹ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَبَّرُوا فِي الْعِيدَيْنِ وَالْإِسْتِسْقَاءِ سَبْعًا وَخَمْسًا وَصَلُّوا قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَجَهَرُوا بِأَيِّ الْقِرَاءَةِ۔ (رواہ الشافعی)

حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ عید فطر اور عید قربان کی نمازوں میں تکبیریں کس طرح کہتے تھے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ چار تکبیریں کہتے تھے جس طرح جنازہ کی نماز میں کہی جاتی ہیں، اور حذیفہ رضی اللہ عنہ اس کی تصدیق کی۔ (ابوداؤد)

۱۳۶۰ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ عَاصٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا مُوسَى وَحَذِيفَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِرُ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى كَانَ يَكْبِرُ أَرْبَعًا تَكْبِيرَةً عَلَى الْبَنَائِيزِ فَقَالَ حَذِيفَةُ صَدَقَ۔ (رواہ ابو داؤد)

امام خطبہ ہوتے وقت عصا وغیرہ کا سہارا لے لے

حضرت برادر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کو عید کے دن ایک کمان دی گئی۔ آپ نے (عصا کے طور پر) اس پر ٹیک لگا کر خطبہ پڑھا۔ (ابوداؤد)

۱۳۶۱ وَعَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَكَّلُ عَلَى كَمَانٍ دِيٍّ لَهَا يَتَوَكَّلُ عَلَيْهَا يَوْمَ الْعِيدِ قَدْ سَأَلَ خُطْبَ عَلَيْهِ۔ (رواہ ابو داؤد)

عطاء مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

۱۳۶۲ وَعَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَكَّلُ عَلَى كَمَانٍ دِيٍّ لَهَا يَتَوَكَّلُ عَلَيْهَا يَوْمَ الْعِيدِ قَدْ سَأَلَ خُطْبَ عَلَيْهِ۔ (رواہ ابو داؤد)

وسلم جب خطبہ پڑھتے تو اپنے تیرے کوٹیک کر کھڑے ہوتے۔
(شافعی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عید کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز کے لئے حاضر ہوا۔ آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی اور اذان و کبیر نہیں کہی گئی۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو بلال کے سہارے کھڑے ہوئے اللہ کی تعریف کی اور لوگوں کو نصیحت فرمائی اور عذاب و ثواب کا ذکر فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر زور دیا۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ عورتوں کے گروہ میں تشریف لے گئے اور ان کو خدا سے ڈرنے کی ہدایت فرمائی اور غفلت فرمائی اور ثواب و عذاب یاد دلایا۔ (نسائی)

عید گاہ جانے کا طریقہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کو کسی راستہ سے تشریف لے جاتے تو اس راستے سے واپس نہ آتے، بلکہ دوسرے راستے سے آتے۔ (ترمذی - دارمی)

وَسَلَّمَ كَانَتْ إِذَا خَطَبَ يَعْتَمِدُ عَلَى عِزَّتِهِ اعْتِمَادًا.
(رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

۱۳۶۲/۲۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بَغَيْرِ آذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَامَ مُتِمِّكًا عَلَى بِلَالٍ حَمْدًا لِلَّهِ وَاتَّخَذَ عَلَيْهِ وَعَظًا النَّاسَ وَذَكَرَهُمْ وَخَتَمَهُمْ عَلَى طَاعَتِهِ وَمَضَى إِلَى النِّسَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللَّهِ وَاعْظَمَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ. (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۱۳۶۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ رَجَعَ فِي غَيْرِهِ.
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

عید کی وجہ سے عیدین کی نماز شہر کی مسجد میں پڑھی جاسکتی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عید کے دن بارش ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو عید کی نماز مسجد میں پڑھائی۔
(ابوداؤد - ابن ماجہ)

۱۳۶۴ وَعَنْهُ أَنَّهُ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِي يَوْمِ عِيدِهِ فَعَزَّ بِنَحْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِيدِ فِي الْمَسْجِدِ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

عید کی نماز تاخیر سے اور بقر عید کی نماز جلدی پڑھ لینی چاہیے

حضرت ابو حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو نجران میں لکھا کہ عید قربان کی نماز جلد پڑھو اور عید فطر کی نماز دیر سے پڑھو اور لوگوں کو نصیحت کرو۔
(رواہ الشافعی)

۱۳۶۵ وَعَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِنَجْرَانَ يَحْلِلُ الْأَفْطَحَ وَآخِرَ الْفِطْرِ وَذَكَرَ النَّاسَ. (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

جاندار کی شہادت وال کے بعد آئے تو نماز عید دوسرے دن پڑھنی چاہیے

ابو عیسیٰ بن انس اپنے چچاؤں سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں نقل کرتے ہیں کہ لوگوں کی ایک جماعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس بات کی شہادت دی کہ انھوں نے کل شام عید کا جاندار دیکھا ہے۔ آپ نے ان کی شہادت پر لوگوں کو افطار کا حکم دے دیا اور فرمایا کہ صبح کو عید گاہ جائیں۔
(ابوداؤد - نسائی)

۱۳۶۶ وَعَنْ أَبِي عُمَيْرٍ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جُمُوعَةٍ لَهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَكْبًا جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْهَدُونَ أَنَّهُمْ رَأَوْا الْهَلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَفْطُرُوا وَإِذَا أَصْبَحُوا أَنْ يَتَعَدُّوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ.

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

فصل سوم

عیدین کی نماز میں اذان و تکبیر نہیں ہے

حضرت ابن جریر کہتے ہیں کہ عطار نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا ہے کہ عید فطر اور عید الاضحیٰ کے دن اذان نہیں دی جاتی تھی۔ ابن جریر کہتے ہیں کہ کچھ دنوں بعد میں نے عطار سے پھر یہی بات پوچھی تو انھوں نے کہا کہ مجھ کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ عید فطر کے دن نماز عید کے لئے اذان نہیں ہے نہ تو امام کے باہر آنے کے وقت اور نہ امام کے آجانے کے بعد۔ نہ تکبیر اور نہ پکار اور نہ کوئی اور صورت۔ اور اُس زمانے میں نہ تکبیر تھی اور نہ پکار اور نہ بلانے کیلئے کوئی اور طریق اختیار نہیں کیا گیا۔ (مسلم)

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا تَكْرِيكُ يُؤْذَنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحَى ثُمَّ سَأَلْتُهُ يَعْنِي عَطَاءَ بَعْدَ حِينَ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَنِي قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ لَا أَذَانَ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِينَ يُخْرِجُ إِلَيْكُمْ وَلَا بَعْدَ مَا يُخْرِجُ وَلَا إِقَامَةً وَلَا بُدْءًا وَلَا شَيْءَ وَلَا بُدْءًا يَوْمَ عِيدٍ وَلَا إِقَامَةً - (رواه مسلم)

عیدین میں خطبہ نماز کے بعد پڑھنا چاہیے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عید قربان اور عید فطر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے) باہر آکر نماز شروع فرماتے پھر نماز سے فارغ ہو کر (خطبہ کے لئے) کھڑے ہوتے اور لوگوں کی طرف جو انہی جگہ نماز کے لئے بیٹھے ہوتے تھے توجہ فرماتے۔ اور آپ کو کہیں کوئی لشکر بھیجنے کی ضرورت ہوتی تو لوگوں کے سامنے اس کا ذکر فرماتے، یا اور کوئی ضرورت ہوتی تو اس کا حکم دیتے اور خطبہ میں آپ (یہ بھی) فرماتے صدقہ دو، خیرات کرو، صدقہ دو اور خیرات کرو، صدقہ دو اور خیرات دیئے والی اکثر عورتیں ہوتی تھیں۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جاتے۔ مردان بن حکم کے زمانہ تک اسی طریق پر ہوتا رہا۔ (مردان کے عہد میں) عید کے دن میں مردان کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے روانہ ہوا۔ یہاں تک کہ ہم عید گاہ پہنچے تو دیکھا کہ کثیر بن صلت نے کچی اینٹوں اور مٹی کا منبر بنا رکھا تھا۔ پھر عید گاہ میں داخل ہو کر مردان نے اپنے ہاتھ سے میرے ہاتھ کو کھینچا۔ گویا وہ مجھ کو منبر کی جانب کھینچتا تھا تاکہ خطبہ نماز سے پہلے پڑھے اور میں اس کو نماز کی جانب کھینچتا تھا۔ جب میں نے اس کی یہ حالت دیکھی (کہ وہ نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا چاہتا ہے) تو میں نے کہا عید کی نماز پہلے پڑھنے

۱۳۶۸ وَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَيَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ فَإِذَا صَلَّى صَلَاتَهُ قَامَ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَ هُمْ جُلُوسٌ فِي مَضَلَّاتِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بَعَثَ ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ أَوْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بَغَيْرِ ذَلِكَ أَمَرَهُمْ بِهَا وَ كَانَ يَقُولُ نَصَّةَ قَوْلِ النَّبِيِّ قَوْلًا وَ كَانَ أَكْثَرُ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ ثُمَّ يَصْرِفُ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَ مَرَدَّ ابْنِ الْحَكَمِ فَخَرَجْتُ مَخْصِدًا لِمَرَدٍّ وَ أَنْ حَتَّى أَتَيْنَا الْمَضَلَّاتِ فَإِذَا أَكْثَرُ بَنِي الْقَلْبِ قَدْ بَنَى مِنْبَرًا مِنْ طِينٍ وَ لَبَنٍ فَإِذَا مَرَدَّ ابْنُ يَنَازَعْنِي يَدًا كَأَنَّهُ يَخْرِجُنِي نَحْوَ الْمَنْبَرِ وَ أَنَا أَجِدُّهُ نَحْوَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ مِنْهُ قُلْتُ أَيْتُ الْبُتْدَاءُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ لَا يَا أَبَا سَعِيدٍ قَدْ شَرِكْتَ مَا لَعَلَّاهُ قُلْتُ كَلَّا وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَأْتُونَ بِخَيْرٍ مِمَّا أَعْلَمُ لَنْتُ مَرَدَّيْ ثُمَّ انْصَرَفَ - (رواه مسلم)

کا وہ عمل کیا ہوا جس پر اب تک عمل ہوتا رہا ہے۔ مردان نے کہا، ابوسعید! تجھ کو انہی بات کو تم جانتے ہو وہ چھوڑ دی گئی ہیں کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اس چیز سے بہتر جس کو میں جانتا ہوں تم نہ لاؤ گے۔ میں نے تین مرتبہ الفاظ

کہے۔ اس کے بعد ابوسعید واپس چلے آئے۔ (مسلم)

بَابُ فِي الْأُضْحِيَّةِ فَضْلُ أَوَّلِ شَرْبَانِي كَابِكِيَانُ

شربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا چاہیے

۱۳۶۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِتُ شَيْنَ الْمَلْعِينِ أَثْنَيْنِ ذَبَحَهُمْ بِيَدِهِ وَسَمِعْتُ وَكَثَرُ قَالَ رَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صَفَاحِهِمَا وَيَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔
(رُشَفَقُ عَلَيْهِ)
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو اہلق سینگوں والے دنبوں کی قربانی کی، ان کو اپنے ہاتھوں سے (ذبح کیا۔ بسم اللہ کہی اور بکیر پر بھی۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو پر پاؤں رکھے دیکھا۔ آپ ذبح کے وقت یہ پڑھ رہے تھے بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔ (بخاری و مسلم)

قربانی کے دنبہ کی صفات

۱۳۷۰ وَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَإِنِّي بِهِ لَيُفَنِّجَنِي بِهِ قَالَ يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدِّيَةَ ثُمَّ قَالَ أَشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَخَذَهَا وَ أَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ثُمَّ خَفَعَنِي بِهِ۔
رَوَاهُ مُسْلِمٌ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا دنبہ لانے کا حکم دیا جس کے سر پر سینگ ہوں۔ وہ سیاہی میں چلتا ہو (یعنی پاؤں سیاہ ہوں) اور سیاہی میں بیٹھتا ہو (یعنی پیٹ اور سینہ کالا ہو) اور سیاہی میں دیکھتا ہو (یعنی آنکھوں کا حلقہ سیاہ ہو۔) پس ایسا ہی دنبہ آپ کی قربانی کے لئے لایا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ لے عائشہ رضی اللہ عنہا چھری لے آؤ۔ پھر آپ نے فرمایا پتھر پر چھری کو تیز کر لو۔ اس کے بعد آپ نے چھری کو ہاتھ میں لیا، دنبہ کو لٹایا اور پھر بسم اللہ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ کہہ کر اس کو ذبح کر دیا۔ (مسلم)

کس عمر کے جانور کی شربانی کرنی چاہیے

۱۳۷۱ وَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذَبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَغْسَرَ عَلَيْكُمْ فَتَذَبَحُوا جِذْعَةً مِنَ الضَّيَانِ۔
رَوَاهُ مُسْلِمٌ
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذبح کردہ دنبہ کو (یعنی وہ اونٹ جو پانچ برس کا ہو کر چھٹے سال میں لگ چکا ہو) اگر مسنہ ملنا مشکل ہو تو ذبح کر دنبہ یا بھیر کے جذعہ کو (یعنی ایک سال سے زیادہ عمر والے کو)۔ (مسلم)

بکری کے بچہ کی شربانی

۱۳۷۲ وَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنًا يُقْسِمُهَا عَلَى أَهْلِهَا صَحَابًا يَبْقَى عَوْدٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَخِّرْ بِهِ أَنْتَ وَفِي رِوَايَةٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَنِي جَذَعٌ قَالَ فَخَرِّجْ۔
حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رُؤ بکریوں کو ان کے حوالے کر کے حکم دیا کہ وہ اس کو صحابہ پر قربانی کے لئے تقسیم کر دیں۔ تقسیم کے بعد ایک بچہ باقی رہ گیا تو اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا۔ آپ نے فرمایا تو اس کی قربانی کر لے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (تقسیم کے بعد) عرض کیا یا رسول اللہ میرے حصہ میں ایک بچہ آیا ہے
آپ نے فرمایا تو اس کی قربانی کر لے۔ (بخاری و مسلم)

عید گاہ میں قربانی افضل ہے

۱۳۴۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ میں ذبح و نحر کیا کرتے تھے۔ (بخاری)

قربانی کے حصے

۱۳۴۳ وَعَنْ جَابِرِ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْحِزْدُ عَنْ سَبْعَةٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گائے اور اذنٹ کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے۔ (مسلم ابوداؤد)

قربانی کرنے والے کے لئے کچھ ہدایتیں

۱۳۴۵ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَرَادَ بَعْضُكُمْ أَنْ يَتَغَيَّرَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرَةٍ وَبَشِيرَةٍ شَيْئًا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا يَأْخُذُ شَعْرًا وَلَا يَفْتَمِتُ ظُفْرًا وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ رَأَى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يَتَغَيَّرَ فَلَا يَأْخُذُ مِنْ شَعْرَةٍ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عید قربان کا پہلا عشرہ آئے تو تم میں سے جو لوگ قربانی کا ارادہ کریں وہ نہ تو اپنے بال منڈائیں اور نہ ترشوائیں اور نہ ناخن کٹائیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ذی الحجہ کا چاند دیکھے اور قربانی کا ارادہ کرے اس کو چاہئے کہ نہ تو بال منڈائے نہ ترشوائے اور نہ ناخن کٹوائے۔ (مسلم)

عشرہ ذی الحجہ کے نیک اعمال کی فضیلت

۱۳۴۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ آيَةٍ مِنَ أَعْمَالِ الصَّالِحِينَ فِيهِمْ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ إِلَّا يَأْمُرُ الْعَشْرَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٍ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی دن جس میں عمل صالح خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو ان دس دنوں کے سوا انہیں ہے۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا خدا کی راہ میں جہاد بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں خدا کی راہ میں جہاد بھی نہیں مگر وہ شخص خدا کے نزدیک ان دنوں کے عمل صالح سے بھی زیادہ محبوب ہو جو اپنی جان و مال سے خدا کی راہ میں لڑنے نکلا اور پھر واپس نہ ہوا (یعنی شہید ہو گیا)۔ (بخاری)

فصل دوم قربانی کے وقت کی دعا

۱۳۴۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذِّبْحِ كَبْشَيْنِ أَقْرَبَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مُوجُوعَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ إِنِّي وَجَّهْتُ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عید قربان کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنبوں کو ذبح کیا جو سینکدار، البق اور خضی تھے۔ پس جب آپ نے ان کو قبلہ رخ کیا تو کہا: إِنِّي وَجَّهْتُ وَجَّهْتُ لِلذِّبْحِ فَطَرِ السَّمَوَاتِ

وَجِئِیْ لِلَّذِیْ فُطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضُ عَلٰی مِلَّةِ
اِبْرٰهٖمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمَشْرِکِیْنَ اِنَّ
مَہْلُوکِیْ وَنُسُکِیْ وَنَحْوِیْ وَمَا فِیْ یَدِیْ رَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِکَ لَہٗ وَبِذَا لَکَ اَمْرٌ
وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ؕ اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ
عَنْ مُحَمَّدٍ وَّ اُمِّتِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ الْکَبِیْرُ
سُبْحَانَہٗ

(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ ابُو دَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَہَ
وَ الدَّارِیْمِیُّ)

وَ فِیْ رِوَاۓ لِاحْمَدَ وَ اَبِیْ دَاوُدَ
التِّرْمِذِیِّ وَ بَیْہَقِیْ وَ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ
اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّیْ وَ عَمَّنْ لَّمْ یُفَضِّلْ
مِنْ اُمَّتِیْ۔

اور احمد ابو داؤد و ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ دعا پڑھنے کے بعد آئیے اپنے ہاتھ سے دونوں کو ذبح کیا اور کہا:
بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ الْکَبِیْرُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّیْ وَ عَمَّنْ لَّمْ یُفَضِّلْ مِنْ اُمَّتِیْ۔ یعنی خدا کے نام سے اور خدا بہت ہی بڑا ہے۔ اے
شرعاً قبول کرو اس کو میری جانب سے اور میری امت کے اس شخص کی طرف سے جس نے قربانی نہیں کی۔

میت کی طرف سے قربانی جائز ہے

حنس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دُوبے ذبح کرتے
دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے (یعنی یہ دُوبے کیسے ہیں آپ کے لئے تو
ایک ہی ذنب کافی تھا؟) انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھ کو وصیت کی ہے کہ میں آپ کی جانب سے بھی قربانی کیا کروں،
چنانچہ میں قربانی کرتا ہوں۔ (ابوداؤد) اور ترمذی نے اسی طرح روایت کیا۔

۱۳۷۸ وَ عَنْ حَنْسِیْ قَالَ رَأَيْتُ عَلِیًّا یُضَحِّیْ بِکَبْشَیْنِ
فَقُلْتُ لَہٗ مَا هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلِیْہِ وَسَلَّمْ اَوْصَانِیْ اَنْ اُضَحِّیْ عَنْہُ قَاْنَا اُضَحِّیْ
عَنْہُ۔ (رَوَاہُ ابُو دَاوُدَ وَ تِرْمِذِیُّ
نَحْوًا)

عیب دار جانور کی قربانی نہ کرنا چاہیے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ
حکم دیا ہے کہ جس جانور ہم قربان کریں اس کی آنکھ کان کو اچھی طرح
دیکھ لیں کہ ان میں کوئی نقصان نہ ہو اور یہ حکم دیا ہے کہ ہم اس کو ذبح
نہ کریں جس کا کان اگلی طرف سے گٹا ہو یا پھیلی طرف سے اور نہ اس کو
جس کا کان پھٹا ہو لمبا فی میں یا گولائی میں۔
(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی۔ ابن ماجہ)

۱۳۷۹ وَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلِیْہِ وَسَلَّمْ اَنْ نَّتَشَرَّفَ الْعِیْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ
لَّا نُضَحِّیْ بِمُقَابِلَہٖ وَلَا مَدْبَرَہٖ وَلَا شِقَاقَہٗ
وَلَا خَدَقَاقَہٗ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ ابُو دَاوُدَ وَ النَّسَآئِیُّ
وَ الدَّارِیْمِیُّ وَ ابْنُ مَاجَہَ۔)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس
جانور کی قربانی سے جس کے سینگ ٹوٹے اور کان کٹے ہوئے ہوں۔

۱۳۸۰ وَ عَنْہُ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمْ اَنْ نُضَحِّیْ بِاَعْصَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ۔

۱۳۸۱ (۱۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُمِلَ مَا ذَا يُتَّقَى مِنَ الصَّحَابِيَّاتِ فَأَسَارَ بَيْدَهُ فَقَالَ أَرْبَعًا الْعَرَجَاءُ الْبَيْنُ ظُلْعُهَا وَالْعُدَّةُ الْبَيْنُ عَوْرَتُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيْنُ مَوْضِعُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تُنْقَى - (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاحْمَدٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ).

(ابن ماجہ) حضرت برائہ بن عازب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا جانور قربانی کے لائق نہیں ہے؟ آپ نے چار انگلیاں اٹھا کر فرمایا کہ چار جانور قربان سے نااق نہیں ایک لنگڑا جس کا لنگ ظاہر ہو اور چل نہ سکے۔ دوسرا کاناکہ اس کا کانین ظاہر ہو۔ تیسرا بیمار کہ اس کی بیماری ظاہر ہو اور چوتھا دبا جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔ (مالک۔ احمد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

قرب جانور کی قربانی بہتر ہے

۱۳۸۲ (۱۴) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَيِّقُ بِكَتِفِي أَقْرَنَ فَحِيلٍ يَنْظُرُ فِي سَوَادٍ وَيَا كُلُّ فِي سَوَادٍ وَيَهْتِي فِي سَوَادٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ قربانی کیا کرتے تھے جو سیاہی میں دیکھتا تھا (یعنی اس کی آنکھوں کا حلقہ سیاہ تھا) اور کھاتا تھا سیاہی میں (یعنی اس کا منہ سیاہ تھا) سیاہی میں چلتا تھا (یعنی اس کے پاؤں بھی سیاہ تھے)۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

جذع کی قربانی کا حکم

۱۳۸۳ (۱۵) وَعَنْ مُجَاشِعٍ مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ الْجَذَعَ يُؤْتِي مِمَّا يُؤْتِي مِنْهُ الشَّيْءُ - (رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت مجاشع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جذع (وہ دنبہ یا بھڑ جو چھ ماہ سے زیادہ کی ہو) کافی ہے اس چیز سے کہ کفایت کرے اس کو شتی (یعنی سال بھر سے زیادہ کا دنبہ یا بکریا) (یعنی چھ ماہ کا دنبہ بھی اسی طرح کافی ہے جس طرح سال بھر سے زیادہ کا)۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۱۳۸۴ (۱۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نِعِمَّتِ الْأَضْحِيَّةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قربانی کے لئے دنبہ کا جذع بہتر ہے (یعنی چھ ماہ کا)۔ (ترمذی)

قربانی میں شرکت

۱۳۸۵ (۱۷) وَعَنْ أَبِي عُبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَخَضَرَ الْأَضْحِيَّةُ فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْبَعِيزِ عَشْرَةً - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ عید قربان آگئی۔ پس ہم ایک گائے میں سات (افراد) شریک ہو گئے اور اونٹ میں دس۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

قربانی کی فضیلت

۱۳۸۶ (۱۸) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النُّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ وَإِنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اولادِ آدم نے قربانی کے دن کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو خدا کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہو۔ خون بہانے (یعنی قربانی کرنے) سے اولاد

الْقِيَمَةُ بِقُرُونِهَا وَاسْتَعَارَهَا وَاطْلَافِهَا وَلَا تَلَمَّ كَيْفَ قَعَمَ مِنَ الْمَكَانِ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ بِالْأَرْضِ مِنْ قَطْبَتِهَا بِهَا نَفْسًا۔

قیامت کے دن وہ ذبح کیا ہوا جانور آئے گا اپنے سینگوں بالوں اور گھروں کے ساتھ اور قربانی کا خون اس سے پہلے کہ زمین پر گرے خدا کے ہاں قبول ہو جاتا ہے۔ پس تم قربانی کر کے اپنے دلوں کو

(رداء الترمذی وابن ماجہ) خوش کرو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

عشرہ ذی الحجہ کی عبادتوں کی فضیلت

۱۳۸۴
۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ أَنْ يُتَعْبَدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَ قِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ (رواه الترمذی وابن ماجہ) قَالَ الترمذی إسناده ضعیف۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نزدیک کوئی دن جس میں عبادت کی جائے خدا کی، ذی الحجہ کے عشرہ سے بہتر نہیں ہے۔ ان دنوں میں ایک دن کے روزہ کا ثواب سال بھر کے روزوں کے ثواب کے برابر ہے اور ایک ایک رات کی عبادت کا ثواب شب قدر کی عبادت کے ثواب کے برابر ہے۔ (ترمذی وابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا اس حدیث کی سند کمزور ہے۔

فضل سوم

بقرہ کی نماز سے پہلے قربانی درست نہیں

۱۳۸۸
۲۰ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ يَوْمَ النَّحْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ بَعْدَ أَنْ صَلَّى وَفَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ بِرَأْيِ لَحْمٍ أَضْحَى قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ أَنْ يُفْرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ أَوْ نَصَلِيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ أُخْرَى مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِحَرْفٍ بِاسْمِ اللَّهِ۔

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں عید قربان کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ابھی آپ پوری طرح نماز فارغ نہ ہوئے تھے (خطبہ باقی تھا) کہ آپ نے قربانیوں کا گوشت دیکھا جو فراغت نماز سے پہلے ذبح کی گئی تھیں۔ یہ دیکھ کر آپ نے فرمایا جس شخص نے اس سے پہلے کہ نماز سے فارغ ہو ذبح کیا یا یہ فرمایا کہ ہم نماز سے فارغ ہوں اس کو چاہئے کہ وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا اور پھر قربانی کی اس کے بعد فرمایا جس نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کی ہے اس کو چاہئے کہ وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے اور جس نے قربانی نہیں کی ہے اسے چاہئے کہ وہ اللہ کا نام لے کر قربانی کرے۔ (بخاری و مسلم)

ایام قربانی

۱۳۸۹
۲۱ وَعَنْ تَائِفِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ أَخْبَنِي يَوْمَ مَا نَبَعْدَ يَوْمِ الْأَضْحَى۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَقَالَ بَلَّغْنِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مِثْلَهُ۔

نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ قربانی کے دو دن ہیں یوم نحر کے بعد (یعنی ۱۰ ذی الحجہ کے بعد مزید دو دن)۔ (مالک)۔ اور وہ کہتے ہیں کہ مجھے اسی طرح کی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی پہنچی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ قربانی کرتے تھے

۱۳۹۰
۲۲ وَعَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ يُضْحِي

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ دینا برس تک رہے اور ہر سال قربانی کرتے تھے۔

(رواہ الترمذی) (ترمذی)

قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے

۱۳۹۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَدَقَمَ قَالَ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَارَسُولَ اللَّهِ مَا هَذِهِ إِلَّا ضَاحِيٌّ قَالَ سُنَّةُ آبَائِكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوا فَمَا لَنَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَنِي شَعْرَةَ حَسَنَةً قَالُوا فَالْقُتُوفُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَنِي شَعْرَةَ مِنَ الْقُتُوفِ حَسَنَةً (رواه أحمد وابن ماجه)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ قربانیاں کیا ہیں۔ آپ نے فرمایا یہاں باب ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس ہم کو کیا نواب ملے گا۔ فرمایا ہر مال کے بدلے ایک نیکی۔ عرض کیا اور ادن یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اور ادن کے ہر مال کے بدلے ایک نیکی۔ (احمد - ابن ماجہ)

باب العتیرۃ

فصل اول

فرع اور عتیرہ کی ممانعت کرنا

۱۳۹۲ عَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرْعَ وَلَا عَتِيرَةً. قَالَ وَالْفَرْعُ أَوَّلُ نِتَاجٍ كَانَ يُنْتَجَمُ لَهُمْ كَانُوا يَبْذُرُوهَا فِي رَجَبٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (اسلام میں نہ تو فرع ہے اور نہ عتیرہ۔ ابو ہریرہ نے کہا کہ فرع جانور کے پہلے بچہ کو کہتے ہیں جسکو کفار اپنے بتوں کے نام پر ذبح کر دیا کرتے تھے اور عتیرہ وہ بکری جس کو کفار رز کے پہلے عشرہ میں بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے) (آغاز اسلام میں مسلمان بھی یہ چیزیں خدا کے نام پر ذبح کرتے تھے پھر یہ طریقہ منسوخ ہو گیا)۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۱۳۹۳ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ لَنَا وَقَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِفُهُ فَمِمَّنْهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلٍ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَّةً وَعَتِيرَةً هَلْ تَذَرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ هِيَ الَّتِي تَسْمُونَهَا الرَّجَبِيَّةَ. (رواه الترمذی و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجه)

حضرت محمد بن سلیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "لوگو! ہر گھروالے پر ہر سال میں قربانی اور عتیرہ کرنا واجب ہے۔ تم جانتے ہو عتیرہ کیا چیز ہے؟ عتیرہ وہ چیز ہے جس کو تم رجبیہ کہتے ہو" (ترمذی - ابوداؤد - نسائی - ابن ماجہ) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ضعیف الاسناد ہے۔ اور ابوداؤد نے کہا عتیرہ منسوخ ہے۔

فصل سوم

تنگ دست پر قربانی واجب نہیں

۱۳۹۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِیَوْمٍ إِلَّا ضَحَّيْتُ عِيْدًا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ میں قربانی کے دن کو عید کے لئے مقرر کروں۔ خدا

جَعَلَهُ اللَّهُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ قَالًا لَهُ دَجَلٌ يَأْرُسُو
اللَّهُ أَدَّيْتُ أَنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا مَنِيعَةً أُنْشَى
أَفَاضَتِي بِهَا قَالَا لَكِنَّ خُدْمِي شَعْرَكَ
وَظَفَارِكَ وَتَقَمَّتْ شَارِبَكَ وَتَحَنَّنَ عَمَّا نَكَ
فَذَلِكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللَّهِ -
(رواهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

نے اس دن کو اس امت کے لئے عید ٹھہرایا ہے۔ ایک شخص نے عرض
کیا۔ یا رسول اللہ اگر کسی کے پاس منیعہ کے سوا کچھ نہ ہو تو کیا وہ اس
کی قربانی کر دے؟ آپ نے فرمایا نہیں لیکن تو اپنے بالوں کو منڈوا یا ترشوا
یا ناخنوں کو کٹوالے اور لبوں کو ترشوا اور زیر ناف بالوں کو مونڈ بھی
تیری کامل قربانی ہے خدا کے نزدیک۔
(ابوداؤد۔ نسائی)

بَابُ صَلَاةِ الْخُسُوفِ

فصل اول

سورج گرہن کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز

۱۳۹۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلَى
عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا
الْصَّلَاةُ جَامِعَةً فَقَدَّمْ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي
رَكَعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتُ
رُكُوعًا قَطُّ وَلَا سَجْدَةً سَجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ
مِنْهُ -
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
میں سورج گرہن ہوا۔ پس آپ نے ایک اعلان کرنے والے شخص کو روانہ فرمایا جو ان
الفاظ میں اعلان کرتا تھا نماز تیار ہے (پھر جب آدمی کافی جمع ہو گئے
تو) آپ آگے بڑھے اور دو رکعتیں پڑھیں جن میں چار رکوع اور چار سجدے
کئے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کوئی رکوع اور سجدہ اتنا طویل نہیں کیا
جتنا کہ اس نماز میں کیا۔ (بخاری و مسلم)

نماز خسوف کی قرأت

۱۳۹۶ وَعَنْهَا قَالَتْ جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ يَقْدَأْتِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سورج گرہن کا حقیقی سبب

۱۳۹۷ وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتْ
الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
النَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ تِلَاوَةِ
سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ
قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ
رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ
رَفَعَ..... ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا
طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا
طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ
قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا
طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ
حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوا پس رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے نماز میں طویل قیام فرمایا یعنی اتنی دیر
کہ سورہ بقرہ اتنی دیر میں پڑھی جاسکتی ہے پھر رکوع کیا طویل رکوع
پھر سر اٹھایا رکوع سے اور دیر تک قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا پھر
رکوع کیا طویل رکوع اور یہ رکوع پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سر اٹھایا اور
سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے اور دیر تک کھڑے رہے لیکن یہ کھڑا رہنا پہلے
سے کم تھا پھر رکوع کیا طویل رکوع اور یہ رکوع پہلے رکوع سے کم تھا پھر
رکوع سے سر اٹھایا اور دیر تک قیام کیا اور یہ قیام پہلے قیام سے کم تھا پھر
رکوع کیا طویل رکوع اور یہ رکوع پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر رکوع سے سر
اٹھایا (قوسہ کیا) پھر سجدہ کیا پھر ختم کر دیا نماز کو اور اس عرصہ

ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَاتَانِ مِنَ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتٍ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَاِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ قَالُوْا يٰ اَرْسُوْلَ اللّٰهِ رَاٰيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِىْ مَقَامِكَ هٰذَا اَنْتُمْ رَاٰيْنَاكَ تَكْعُكَعْتَ فَقَالَ اِنِّىْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عَنْقُوْدًا اَوْ لَوْ اَخَذْتُ لَكُلْتُهُ مِنْهُ مَا بَقِيَتْ الدُّنْيَا وَرَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرْكَبْ لِيَوْمٍ مِّنْظَرٍ اَقَطُّ اَقَطُّ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءُ فَقَالُوْا اِمْرِيْ يٰ اَرْسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يَكْفُرُوْنَ قِيْلَ يَكْفُرُوْنَ يٰ اللّٰهُ قَالَ يَكْفُرُوْنَ الْعَشِيْرُ وَيَكْفُرُوْنَ الْاِحْسَانُ لَوْ اَحْسَنْتُ اِلَىْ اَحَدٍ مِنْهُمْ لَدَّهَرْتُ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ - رُمَتْفِقْ عَلَيْهِ

میں سورج بھی روشن ہو گیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند خدا کی نشانیاں ہیں نہ تو ان نشانیاں ہیں نہ تو ان میں کسی کی موت سے گرہن ہوتا ہے اور نہ کسی کے پیدا ہونے سے پس جب تم گرہن کو دیکھو تو خدا کو یاد کرو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (نماز کی حالت میں) ہم نے دیکھا کہ آپ اپنی جگہ کھڑے ہوئے کسی چیز کو پکڑنے کا ارادہ کر رہے ہیں پھر ہم نے دیکھا کہ آپ کچھ پیچھے کی جانب ہٹ رہے ہیں آپ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا اور اس کے ایک درخت سے انگور کا خوشہ توڑنے کا ارادہ کیا تھا۔ اگر میں اس خوشہ کو توڑ لیتا تو بلاشبہ تم جہنم دنیا میں رہتے اس میں سے کھاتے۔ پھر میں نے دوزخ کو دیکھا اور آج کے دن کے برابر کوئی منظر ایسا خوفناک میری نظر سے نہیں گزرا۔ اس میں میں نے عورتوں کو زیادہ پایا صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ اس کا کیا سبب ہے؟ آپ نے فرمایا ان کے کفر کے سبب صحابہ رہنے پوچھا کیا عورتیں خدا کا انکار کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی ہیں اور کفر کرتی ہیں احسان کا اگر تو ان کے ساتھ

۱۳۹۸ م وعن عائشة تخو حديث ابن عباس و قالت ثم سجد فاطال السجود ثم انصرف وقد اجلجت الشمس فخطب الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان الشمس والقمر ايتان من ايات الله لا يخسفان لموت احد ولا لحيوته فاذا رايتم ذلك فادعوا الله وكونوا وصالوا وصدقوا ثم قال يا امة محمد والله ما من احد اغبر من الله ان يتزني عبدا ولا اوتزني امة يا امة محمد والله لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا فلبكنتم كنيدا - رُمَتْفِقْ عَلَيْهِ

عمر بھر احسان کرے پھر وہ تیری جانب سے اپنی مرضی کے خلاف کوئی بات پائے تو کہے میں نے کبھی تجھ سے بھلائی نہیں دیکھی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مذکورہ بالا حدیث بیان کی ہے اور بھر یہ بیان کیا ہے کہ اس کے بعد آپ نے سجدہ کیا اور طویل سجدہ کیا پھر نماز کو ختم کر دیا اور سورج روشن ہو گیا پھر آپ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دیا۔ اول خدا کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا سورج اور چاند خدا کی دو نشانیاں ہیں نہ تو کسی کی موت سے ان میں گرہن لگتا ہے اور نہ کسی کے پیدا ہونے سے، پس جب تم گرہن کو دیکھو تو خدا سے دعا کرو کہ میرے گھونٹ پر ہوا اور خیرات کرو۔ پھر آپ نے فرمایا اے امت محمد قسم ہے خدا کی کہ خدا سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں اس امر پر کہ اس کا بندہ زنا کرے یا اس کی ٹونڈی زنا کرے۔ اے امت محمد قسم ہے خدا کی اگر معلوم ہو جائے تم کو وہ چیز جو میرے علم میں ہے تو تم بہت کم ہنسو اور روؤ زیادہ۔ (بخاری و مسلم)

گرہن کے وقت آنحضرت کی کیفیت

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور قیامت کا خوف ان پر طاری ہو گیا۔ پھر آپ مسجد میں تشریف لائے اور نماز پڑھی جس کا قیام، رکوع اور سجدہ اس قدر طویل تھا کہ میں نے کبھی اتنا طویل قیام، رکوع اور سجدہ نہیں دیکھا۔ پھر آپ نے فرمایا، یہ

۱۳۹۹ م وعن ابي موسى قال خسفت الشمس فقال النبي صلى الله عليه وسلم فزعنا خشيا ان تكون الساعة فاتي السجدة فصلى باطول قيامه قد ركع وسجد ما رايتك قط يفعلها وقال هذه الايات التي يرسل الله لا تكون

نشانیاں جن کو اللہ تعالیٰ بھیجتا (دکھاتا) ہے نہ تو کسی کی موت کے سبب ہوتی ہیں اور نہ کسی کی پیدائش کا نتیجہ۔ لیکن اس ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ پس جب تم اس قسم کی نشانیوں میں سے کچھ دیکھو تو خدا سے ڈرو، خدا کا ذکر کرو، دُعا مانگو اور مغفرت چاہو۔ (بخاری و مسلم)

لَمُوتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَوَاتِهِمْ وَلَكِنْ يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ افْزَعُوا إِلَىٰ ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نماز خسوف میں آنحضرت کے رکوع و سجود کی تعداد

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس روز جس روز کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاجزائے ابراہیم کی موت واقع ہوئی تھی سورج گرہن ہوا تو آپ نے لوگوں کو نماز (خسوف) پڑھائی جس میں چھ رکوع اور چار سجدے کئے۔ (مسلم)

۱۴۰۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سورج گرہن کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی آٹھ رکوع اور چار سجدوں کی یعنی دو رکعتیں جن میں چار چار رکوع اور دو دو سجدے ہر رکعت میں کئے۔ (مسلم)

۱۴۰۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذَلِكَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سورج گرہن کے وقت آنحضرت کا طریقہ

حضرت عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اپنے تیروں سے تیر اندازی کیا کرتا تھا کہ سورج گرہن ہو اس میں نے اپنے تیر بھینک دیئے اور دل میں کہا کہ خدا کی قسم میں دیکھوں گا کہ گرہن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کیا ہوتی ہے۔ (یعنی آپ اس وقت کیا کرتے ہیں) چنانچہ میں آیا اور دیکھا کہ آپ (تکبیر کے لئے) ہاتھ اٹھانے کھڑے ہیں (پھر آپ نے اللہ اکبر کہہ کر) ہاتھ باندھ لئے اور پڑھنا شروع کیا سُبْحَانَ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اللَّهُ أَكْبَرُ - الْحَمْدُ لِلَّهِ اور پھر دُعا مانگی یہاں تک کہ سورج کی تاریکی جاتی رہی۔ جب تاریکی جاتی رہی تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں مسلم نے عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت کیا اور شرح السنہ میں بھی اسی طرح ہے اور مقاصد کے نسخوں میں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

۱۴۰۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أَدْتَبِي بِأَسْهُمٍ تِي بِالْمَدِينَةِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَبَدْتُهَا فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا تَنْظُرَنَّ إِلَى مَا حَدَّثَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ قَالَ فَاتَّبَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلَاةِ رَافِعٌ يَدَيْهِ فَيُحَلِّلُ يَسْبِغُ وَيَهْلِلُ وَيُكَبِّرُ وَيُحْمَدُ وَيَدْعُو حَتَّىٰ جَرَّ عُنُقًا حَسِرَ عَنْهَا قَرَأَ سُورَتَيْنِ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَكَذَا فِي شَرْحِ السُّنَنِ عَنْهُ وَفِي نَسَبِ الْمَصَابِيحِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ -

سورج گرہن میں غلام آزاد کرنا چاہیے

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سورج گرہن میں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔ (بخاری)

۱۴۰۳ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ لَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

فصل دوم

نماز خسوف کی قرأت باواز بلند ہو یا آہستہ آواز سے

۱۴۰۴ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفٍ لَا تَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا
 (رَدَاةُ الْتَرْمِذِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ
 النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) حضرت سمرہ بن جندب کہتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے سورج گرہن کی نماز پڑھائی (اور اس نماز کے دوران ہم آپ کی آواز نہیں سُننے تھے) (ترمذی - ابوداؤد - نسائی - ابن ماجہ)

کرشمہ خداوندی کے ظہور کے وقت سجدہ

۱۴۰۵ وَعَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ قِيلَ لِرَبِّ عَتَابٍ
 مَا تَنْتَ فَلَا نَهَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ سَاجِدًا فَقِيلَ لَهُ تَسْجُدُ فِي
 هَذِهِ السَّاعَةِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمْ آيَةً فَاسْجُدُوا وَ
 آيَةُ آيَةٍ أَكْثَرُ مِنْ ذَهَابِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَدَاةُ الْتَرْمِذِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ
 النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے جب یہ کہا گیا کہ نبی ﷺ کی عتبات میں سے ایک عتبات کا انتقال ہو گیا ہے (یعنی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا ہے) ان سے کہا گیا کہ تم ایسی حالت میں سجدہ کرتے ہو یعنی بلا وجہ۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جب تم خدا کی کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کرو۔ اور اس سے بڑی کوئی نشانی ہوگی کہ اس حضرت ﷺ کی ایک بیوی انتقال کر گئیں (جو دنیا کے لئے باعثِ رحمت و شفقت تھیں۔) (ترمذی - ابوداؤد - ترمذی)

فصل سوم

نماز خسوف کے رکوع و سجدہ اور قرأت

۱۴۰۶ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى
 عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّاهُمْ
 فَمَرَّ آيَةُ سُورَةٍ مِنَ الطُّوْلِ وَرَكْعَتَيْنِ رَكَعَاتٍ
 وَتَسْجِدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَتَدَا
 سُورَةً مِنَ الطُّوْلِ ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ رَكَعَاتٍ
 وَتَسْجِدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ
 يَدْعُو أَحْتَى أَجْلَى كُسُوفِهَا. (رَدَاةُ الْتَرْمِذِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ
 النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) حضرت ابی بن کعب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج گرہن ہوا رسول اللہ ﷺ نے صمبارہؓ کو نماز پڑھائی اور لمبی سورتوں میں سے ایک سورت پڑھی اور پانچ رکوع اور دو سجدے پہلی رکعت میں کئے پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے، اور ایک لمبی سورت پڑھی پھر پانچ رکوع اور دو سجدے کئے۔ پھر نماز پڑھ کر قبا رخ بیٹھے اور دعا کرتے رہے یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔ (ابوداؤد)

خفصیہ کی مستند حدیث

۱۴۰۷ وَعَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ
 عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ
 يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ وَيَسْأَلُ عَنْهَا حَتَّى
 انْجَلَّتِ الشَّمْسُ. (رَدَاةُ الْتَرْمِذِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ
 النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج گرہن ہوا۔ تو آپ نے دو رکعت نماز (پڑھ لی) شروع کی۔ پھر ان کو ختم کر کے دیکھا تو آفتاب ابھی تارک تھا۔ آپ نے پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ اس طرح نماز پڑھتے رہے اور

رَوَاةُ النَّسَائِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى حِينَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ مَبْلُوتٍ تَابِرَكُمْ
وَيَسْجُدُوا لَهُ فِي أُخْرَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا مُسْتَعْجِلًا إِلَى الْمَسْجِدِ
وَقَدْ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى حَتَّى انْجَلَتْ
ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَقُولُونَ
إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ إِلَّا
بِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنْ عُظَمَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ
وَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ
أَحَدٍ وَلَا لِحَيَوِيَّةِ وَلَكِنَّهُمَا خَلِيقَتَانِ مِنْ
خَلْقِهِ مُجَدِّدُ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ مَا شَاءَ فَالِهُمَا
انْخَسَفَتْ فَصَلُّوا حَتَّى تَجْعَلَ أَوْ مُجَدِّدُ
اللَّهُ أَمْرًا - (رَوَاةُ النَّسَائِيِّ)

دُعا مانگتے رہے حتیٰ کہ سورج روشن ہو گیا۔ (ابوداؤد) اور نساہی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ”سورج گرہن کے وقت رسول اللہ ﷺ نے ایسی ہی نماز پڑھی جیسی کہ ہم پڑھتے ہیں۔ یعنی آپ رکوع کرتے اور سجدہ بھی کرتے تھے“ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ”سورج گرہن ہو رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے حجرے سے (بلدی سے نکلے اور مسجد میں جا کر نماز شروع کر دی اور اس وقت تک نماز پڑھتے رہے جب تک کہ سورج روشن نہ ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ سورج اور چاند اس وقت گرہن میں آتے ہیں جب کہ دنیا کے سرداروں میں سے کوئی بڑا سردار مر جائے (میں تم کو بتاتا ہوں کہ) سورج اور چاند نہ تو کسی کی موت سے گرہن میں آتے ہیں اور نہ کسی کی پیدائش سے اور یہ دونوں بھی خدا کی مخلوقات میں سے دو مخلوق ہیں۔ خدا اپنی مخلوق میں جو چاہے تغیر کرے۔ پس ان میں سے جب کوئی گرہن میں آئے، یا خداوند تعالیٰ کوئی حکم ظاہر کرے۔ (نساہی)

بَابُ فِي سُبُوحِ الشُّكْرِ

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْأَوَّلِ وَالثَّالِثِ -

اس باب میں پہلی اور تیسری فصل نہیں ہے۔

سجدۂ شکر کا بیان

فصل دوم

خوشی کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ شکر

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب خوشی کا واقعہ پیش آتا۔ یا آپ کسی بات سے خوش کئے جاتے تو کا شکر ادا کرنے کے لئے سجدہ میں گر پڑتے۔

۱۳۰۸ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ أَمْرٌ سُرُورًا أَوْ كُرْهًا يَخُوضًا شَاكَرَ اللَّهَ تَعَالَى -

(الوداد۔ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے)

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

کسی مبتلائے بلا کو دیکھ کر اپنی عافیت پر خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے

حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوئے فامست (شخص کو دیکھا تو مسجد میں گر پڑے۔ (دارقطنی مرسل۔
روح السنہ میں مصابیح کے لفظ کے مطابق ہے)۔

١٢٠٩
وَعَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَى رَجُلًا مِمَّنْ التَّعَاشِيَيْنِ فَنَحَرَ سَاجِدًا - (رَوَاهُ
الذَّارِقُطِيُّ مُرْسَلًا وَفِي شَرْحِ الرَّثَمَةِ لَفْظُ الْمَصَابِيحِ)

امت کے حق میں آنحضرت کی شفقت

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ ہم مدینہ کے ارادے

۱۴۱۰/۳ وَعَنْ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ

سے نبی ﷺ کے ساتھ کہہ سے روانہ ہوئے۔ پس جب ہم مکہ اور مدینہ کے درمیانی مقام غزوہ اہر پر پہنچے تو حضورؐ اور سنی سے اترے، پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر تھوڑی دیر خدا تعالیٰ سے دعا کی پھر سجدے میں گر پڑے اور دیر تک سجدے میں پڑے رہے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ تھوڑی دیر دعا کی اور پھر سجدے میں گر پڑے اور دیر تک سجدے میں پڑے رہے پھر کھڑے ہوئے دونوں ہاتھ اٹھا کر تھوڑی دیر دعا کی اور سجدے میں گر پڑے اور دیر تک سجدے میں رہے اور پھر سر اٹھا کر فرمایا میں نے اپنے رب سے دعا کی اپنی امت کی شفاعت یعنی اس کے گناہوں کی بخشش کی، پس عطا کی خدا نے مجھ کو تہائی امت (یعنی تہائی امت کی بخشش عطا کی) میں سجدے میں گر پڑا اور خدا کا شکر ادا کیا۔ پھر میں نے سجدے سے سر اٹھا کر اپنے رب سے پھر دعا مانگی اور امت کی بخشش کا خواستگار ہوا۔ پس عطا کی خدا نے مجھ کو تہائی امت (یعنی تہائی امت کی بخشش عطا کی) میں پھر خدا کا شکر ادا کرنے کے لئے سجدہ میں گر پڑا۔ پھر میں نے اپنا سر اٹھایا اور اپنے رب سے اپنی امت کی بخشش کا خواہاں ہوا۔ خدا نے باقی تہائی امت بھی مجھ کو عطا کر دی اور میں شکر ادا کرنے کے لئے پھر سجدہ میں گر پڑا۔ (احمد۔ ابوداؤد)

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَلَكَةٍ مُرِيْدَةٍ الْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا كُنَّا قَرِيْبًا مِّنْ غَزْوَةٍ نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللَّهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا ثُمَّ كَثَّ طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا أَقْمَكَ طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا قَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي وَتَمَفَعْتُ لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي ثَلَاثَ أُمَمٍ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِلرَّبِّ شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي أُمَمٍ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِلرَّبِّ شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي الثَّلَاثَ الْآخِرَ خَرَرْتُ سَاجِدًا لِلرَّبِّ شُكْرًا (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

نماز استسقاء کا بیان

بَابُ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

فصل اول

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز استسقاء

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو کسی دُعا کے لئے عید گاہ کی طرف چلے۔ آپ نے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی جن میں بلند آواز سے قرات کی۔ پھر قبلہ رخ ہو کر دعا مانگی اور دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے۔ پھر چادر کو قبلہ رخ کھڑے ہو کر پھیرا۔ (بخاری و مسلم)

۱۴۱۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فَقَطَّ بِهِمْ رُكْعَتَيْنِ جَهْرًا فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدَاوُدُ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَوْلَ سِرْدَاءَةٍ حَيْثُ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

آنحضرت نماز استسقاء میں دعا کے وقت ہاتھ زیادہ بلند کرتے تھے

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی دُعا میں ہاتھوں کو (اس قدر) اونچا اٹھاتے تھے کہ استسقاء کی دُعا میں آپ ہاتھوں کو اس قدر بلند کرتے تھے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آئے

۱۴۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِّنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ يَرْفَعُهُ حَتَّى يَرَى

دعا کے وقت ہاتھوں کی مہارت

بارش کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

بارش کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل

فصل دوم

استسقا میں چادر پھیرنے کا طریقہ

(البوداؤد)

(احمد - ابوداؤد)

۱۴۱۸ھ عَنْ عَبْدِ مَوْلٰی اَبِی الدَّحْمِ اَنَّهُ رَاٰ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي عِيْدًا

حضرت ابو الدھم کے آزاد کردہ غلام حضرت عبد رض کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی ﷺ کو مقام زرارہ کے قریب اجمار النبی

عَنْكُمْ وَقَدْ آمَرَكُمْ اللَّهُ أَنْ تَدْعُوهُ وَ
وَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالِك يَوْمَ الدِّينِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اللَّهُمَّ أَنْتَ
اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ
أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا
قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حَيِّ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ
يَذْكُرِ الرَّفْعَ حَتَّى أَبْدَأَ بِأَبِيهِ ثُمَّ
حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَقَلْبَ أَوْحَوْلَ رِجَاءً
وَهُوَ رَايِعُ يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَ
نَزَلَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَأَنشَأَ اللَّهُ سَحَابَةً
فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ بِأَذْيِ اللَّهِ
فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهُ حَتَّى سَأَلَتِ السُّيُوفُ فَلَمَّا
رَأَى سُرْعَتَهُمْ إِلَى الْحِكِّ ضَحِكَ حَتَّى بَدَأَتْ
نَوَاجِدُهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ اللَّهَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ وَآفَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

شکایت کی ہے۔ خدا نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم اس سے دعا مانگو اور
اس نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ تمہاری دعا کو قبول کرے گا پھر آپ نے
یہ دعا کی: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مَا لَكَ
يَوْمَ الدِّينِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اللَّهُمَّ أَنْتَ
اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ
وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حَيِّ. (یعنی تمام تعریف
خدا کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے بخشنے والا مہربان ہے اس کے
سوا کوئی معبود نہیں جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! تو ہی معبود ہے میرے
سوا کوئی معبود نہیں۔ تو بے پروا ہے اور ہم فقیر ہیں۔ ہم پر بارش نازل
کر اور جو چیز کہ تو نازل کرے اس کو ہماری قوت اور فائدہ کا سبب بنا
کہ دیر تک اس سے فائدہ اٹھائیں) اس کے بعد آپ نے دونوں ہاتھ
اٹھائے اور دیر تک اٹھائے رہے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی
نظر آنے لگی۔ پھر اپنی پشت کو لوگوں کی طرف پھیرا اور چادر اٹھ پھیر کر
آپ کے ہاتھ اب بھی بلند تھے۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے منبر سے اترے
اور دو رکعت نماز پڑھی۔ پس ظاہر کیا اللہ تعالیٰ نے ابر کو پھر بجلی جکڑا
کر کی اور اس کے بعد خدا کے حکم سے بارش شروع ہو گئی۔ آپ مسجد
تک بھی واپس نہ آئے تھے کہ نالے بہہ نکلے۔ پس آپ نے جب لوگوں

کو دیکھا کہ وہ دیواروں اور مکانات کی سادھ ڈھونڈنے میں جلدی کر رہے ہیں تو آپ مسکرائے کہ آپ کی کچلیاں نظر آنے لگیں
اور پھر فرمایا أَشْهَدُ أَنْ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ (یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے) اور
میں خدا کا بندہ اور رسول ہوں۔ (ابوداؤد)

وسیلہ سے بارش کے لئے دعا

۱۴۲۳ وَ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ كَانَ إِذَا
۱۳ قَطَطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا
فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا
فَأَسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہ جب قحط پڑتا تو حضرت عمر بن خطاب
عباس بن عبد المطلب کے وسیلہ سے بارش کی دعا کرتے اور کہتے اللہم
إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ
إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَأَسْقِنَا۔ (یعنی اے اللہ! ہم تیری طرف وسیلہ
کرتے تھے اپنے نبی کا اور تو ہم کو سیراب کرتا تھا۔ اور اب وسیلہ
کرتے ہیں ہم تیری جانب اپنے نبی کے چچا کا، پس پانی پلا تو ہم کو ایسے کہتے ہیں کہ اس دعا سے بارش ہو جاتی تھی۔ (بخاری)

استسقاء کے سلسلہ میں ایک نبی کا واقعہ

۱۴۲۴ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
۱۳ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خُذْ نَبِيٌّ
مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَإِذَا هُوَ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ انبیاء سابقین میں سے ایک نبی
لوگوں کو لے کر بارش کی دعا کے لئے نکلے۔ پس اس نبی نے ایک چوڑی

بِسْمَلِكِهِ دَا فَعَصَى قَوْمًا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ
 اَرْجِعُوا فَقَدْ اسْتَجِيبَ لَكُمْ مِنْ اَجْلِ هَذِهِ النَّفْلَةِ
 (رَوَاهُ الدَّارِ قُطْنِي) اس چوٹی کے ذریعہ قبول کر لی گئی۔ (دارقطنی)

بَابُ فِي الرِّيَّاحِ

فصل اول

ہوا رحمت بھی ہے عذاب بھی

۱۲۲۵ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرْتُ بِالْقَصَبِ وَأُهْلِكْتُ عَادًا بِالدَّبُورِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) ہوا سے۔ (بخاری)

ابرو ہوا کو دیکھ کر آپ کی کیفیت

۱۲۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَنَّمُ فَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عَرِفْتُ فِي وَجْهِهِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی زور سے ہنسنے نہیں دیکھا۔ آپ جب کبھی ہنستے تو مسکرا دیے تھے۔ اور جب آپ ابر کو دیکھتے یا تیز ہوا کو تو آپ کا چہرہ متغیر ہو جاتا۔ (بخاری و مسلم)

تیز ہوا کے وقت آنحضرت کی دعا

۱۲۲۷ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَصِفَتِ الرِّيحُ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَإِذَا تَخَلَّتِ السَّمَاءُ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَاقْبَلَ وَآذَبَ فَإِذَا مَطَرَتْ سَوَّيَ عَنْهُ فَعَرَفْتُ ذَلِكَ عَائِشَةُ فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ لَعَلَّهُ يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ عَادٍ فَلَمَّا رَأَوْا عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُطِيرٌ نَا وَفِي رِوَايَةٍ يَقُولُ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ رَحِمَهُ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پس جب بارش ہونے لگتی تو آپ کا اضطراب دور ہو جاتا۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے اس تغیر کو محسوس کیا اور اس کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ عائشہ ممکن ہے یہ ابراہیم ہی ہو جس کی نسبت یہ دعا ملے کہ تھا یعنی جب انھوں نے ابر کو اپنے نالوں اور وادیوں کے سرے پایا تو کہا ہذا عارض من مطير نا۔ (یعنی یہ ابر ہے جو ہم پر برے) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم بارش کو دیکھتے تو یہ فرماتے یا اللہ تو اس کو باعث رحمت بنا۔ (بخاری و مسلم)

غیب کے پانچ خزانے

۱۲۲۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَانِيْمُ الْغَيْبِ خَمْسٌ شَمَّ قَرَأَ أَنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنْزِلُ الْغَيْثَ الْآيَةُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیب کے پانچ خزانے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعِۃِ وَيُنْزِلُ الْغَیْثَ الْآیَۃُ (بخاری)

سخت قحط کیا ہے؟

۱۲۲۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ السَّنَةُ بِأَنْ لَا تُمْطَرُوا وَلَئِنْ لَمْ تُمْطَرُوا لَكِنَّ السَّنَةَ أَنْ تُمْطَرُوا وَلَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئًا. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخت قحط یہ نہیں کہ تم پر بارش نہ ہو بلکہ سخت قحط یہ ہے کہ تم پر بارش ہو اور خوب بارش ہو اور زمین کوئی چیز نہ اُگائے۔ (مسلم)

فصل دوم

ہوا کو برا کہنے کی مانعت

۱۲۳۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرِّيحُ مِنْ دُوحِ اللَّهِ تَعَالَى تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَالْعَذَابِ حَلَا تَسُبُّوْهَا وَسَلُّوْا اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا وَعَوِّدُوْهَا مِنْ شَرِّهَا. (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهَ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ لِكَبْرِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہوا خدا کی رحمت ہے، جو رحمت اور عذاب دونوں کو لاتی ہے۔ پس تم اس کو برا نہ کہو اور خدا سے اس کی بھلائی بجا ہو اور اس کے شر و شرے پناہ مانگو۔ (شافعی - ابو داؤد - ابن ماجہ - ترمذی)

۱۲۳۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنُوا الرِّيحَ فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوا کو برا کہا۔ آپ نے فرمایا ہوا کو لعنت ملامت نہ کرو، وہ خدا کی طرف سے مامور ہے اور جو شخص کسی چیز کو لعنت کرتا ہے اور وہ لعنت کی مستحق نہیں ہوتی تو وہ لعنت، لعن کرنے والے پر لوٹ آتی ہے۔ (ترمذی) اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۳۲ وَعَنْ أَبِي بَنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا الرِّيحَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مَا تَكْفَرُوهُنَّ فَقُولُوا اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أَمَرْتُ بِهِ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أَمَرْتُ بِهِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہوا کو برا نہ کہو۔ پس جب تم دیکھو کہ ہوا تمہاری مرضی کے خلاف ہے تو یہ کہو اَللّٰہُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ ہِذِہِ الرِّیْحِ وَخَیْرِ مَا فِیْہَا وَخَیْرِ مَا اَمَرْتُ بِہٖ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ ہِذِہِ الرِّیْحِ وَشَرِّ مَا فِیْہَا وَشَرِّ مَا اَمَرْتُ بِہٖ۔ (یعنی اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی

تیز ہوا کے وقت آپ کی دُعا

١٢٣٣ ^٩ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا هَبَّتْ رِيحٌ قط إلا
جئت النبي صلى الله عليه وسلم على ركبتيه وقال
اللهم اجعلها رحمة ولا تجعلها عذابا
اللهم اجعلها رياحا ولا تجعلها ريحا قال
ابن عباس في كتاب الله تعالى انا ارسلنا
عليهم ريحا موددا فارسلنا عليهم الريح
العقيم وارسلنا الريح لواقح وان يرسل
الريح مبشرات -
ردوا الشافعي و البيهقي في الدعوات
الكبير -

اگر کے وقت کی دعا

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ نبی ﷺ جب آسمان پر ابر
دیکھتے تو کام چھوڑ دیتے اور ابر کی جانب متوجہ ہو کر کہتے : اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْهِ (یعنی اے اللہ! میں تیرے
ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جو اس کے اندر ہے) پس اگر اللہ تعالیٰ
اس ابر کو صاف کر دیتا تو خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے۔ اور بارش
شروع ہو جاتی تو فرماتے اَللّٰهُمَّ سَقِّیْنَا نَافِعًا۔ (یعنی اے
اللہ! نفع پہنچانے والا پانی)۔
(البوداؤد - نسائی - ابن ماجہ - شافعی)

۱۳۳۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَبْصَرَ نَاشِئًا مِنَ السَّمَاءِ تَغْنِي السَّحَابُ تَرَكَ عَمَلَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ وَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ فَإِنْ كَشَفَهُ اللَّهُ حَمِيدَ اللَّهِ وَإِنْ مَطَرَتْ قَالَ اللَّهُمَّ سَقِيَا نَافِعًا -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالشَّافِعِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ)

گہرج کے وقت کی دُعا

وقت کی دعا
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ علیہ وسلم جب بادل
گرجنے کی آواز اور بجلی کرکڑکنے کی آواز سُننے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ
لَا تُقَاتِلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا
قَبْلَ ذٰلِكَ۔ (یعنی اے اللہ! ہم کو اپنے غیظ و غضب سے
نہ مار اور اپنے عذاب سے ہلاک نہ کر۔ اور ہم کو عافیت میں
رکھ اس سے پہلے یعنی عذاب کے نازل ہونے سے پہلے)۔

۱۲۳۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ اللَّهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بَعْدَ ابْنِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ -
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ
قَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٍ - (احمد - ترمذی) اور ترمذی
(کے سفر سے پہلے) -

فصل سوم

۱۳۳۶ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَوَكَّأَ الْحَدِيثَ وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَكُ مِنْ خِيفَتِهِ (رواه مالك) (فرشتے اس کے خوف سے) (بر مالک)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ جب (بادل) گر جئے کی آواز سنے تو بات کرنا چھوڑ دیتے اور کہتے سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَكُ مِنْ خِيفَتِهِ یعنی پاک ہے وہ ذات جس کی تسبیح کرتا ہے بعد اس کی تعریف کے ساتھ اور

کِتَابُ الْجَنَائِزِ مِيت اور جنازہ کا بیان

بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ ثَوَابِ الْمَرِيضِ

بیمار کی مزاج پرسی اور بیماری کے ثواب کا بیان !

فصل اول

بیمار کی عیادت کرنی چاہیئے

۱۳۳۷ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمُوا الْجَائِعَ وَعَوَّدُوا الْمَرِيضَ وَفَكَوْا الْعَالِيَّ (رواه البخاری)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔ بیمار کی عیادت (بیمار پرسی) کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔ (بخاری)

مسلمان کے مسلمان پر حقوق

۱۳۳۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاجَابَةُ الدَّاعُوَةِ وَتَشْيِيتُ الْعَالِيَيْنِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں : سلام کا جواب دینا۔ مریض کی عیادت کرنا۔ جنازے کے ساتھ جانا۔ دعوت کو قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۳۹ وَعَنْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا أَلْقَيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَاجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فحَمِدَ اللَّهَ فَشَمِّتْهُ وَإِذَا مَرَضَ فَعُدَّهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ وہ کیا ہیں؟ آئیے فرمایا کہ : جب تو کسی مسلمان سے ملاقات کرے تو اس کو سلام کر جب تجھ کو کوئی دعوت لے (یعنی اپنی مدد کو بلانے یا کھانے پر بلائے) تو اس کی دعوت کو قبول کر جب تجھ سے کوئی نصیحت یا خبر خواہی چاہے تو اس کو نصیحت کر جب کوئی چھینکے اور پھر الحمد للہ کہے تو اس کی چھینک کا جواب دے یعنی یرحمک اللہ کہہ۔ جب کوئی بیمار ہو تو اس کی عیادت کر جب کوئی مر جائے تو اس کے (جنازے) کے ساتھ جانا۔ (مسلم)

۱۳۴۰ وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْيِيتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَابْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَنَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَيْنِ الْحَدِيدِ وَالْإِسْتِزَابِ وَالْمَيْتَةِ الْحَمْرَاءِ وَالْقِسِيِّ وَالْأَيْمَةِ الْفُضْلَةِ وَفِي رِوَايَةٍ وَعَيْنِ الشَّرِبِ فِي الْفِضَةِ فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الْآخِرَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دنیا میں چاندی کے برتن میں پئے گا آخرت میں اس کو چاندی کے برتن میں پینا نصیب نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

عیادت کا ثمرہ

۱۳۴۱ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ - (رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

عیادت کی اہمیت

۱۳۴۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرَضْتُ حَتَّى تَعُدَّنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُودُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عِبْدِي ضَلُّوا مَرَضَ فَلَمْ تَعُدَّهُمْ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدَّتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا ابْنَ آدَمَ لَأَسْطَعَمْتُكَ فَلَمْ تَطْعَمْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّه لَأَسْطَعَمَكَ عَبْدِي فَلَنْ تَطْعِمَهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَنِي ذَلِكَ عِنْدِي يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أُسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اسْتَسْقَيْتَ عَبْدِي فَلَنْ تَسْقِيَهُ

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہم کو سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا۔ حکم دیا ہم کو: بیمار کی عیادت کا۔ جنازہ کے ساتھ جانے کا۔ چھینک کا جواب دینے کا۔ سلام کا جواب دینے کا۔ بلاشنے والے کی دعوت کو قبول کرنے کا۔ قسم کھانے والے کی قسم کو سچ کرنے کا اور مظلوم کی مدد کرنے کا۔ اور منع فرمایا ہم کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔ ریشم کو پہننے سے۔ سرخ زرین پوش کو استعمال کرنے سے۔ قسی کپڑے سے جو ریشم اور کتان سے بنایا جاتا ہے۔ چاندی کے برتنوں کو استعمال کرنے سے۔ اطلس کے کپڑے استعمال کرنے سے۔ ریشمی کپڑے کے استعمال سے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ منع فرمایا ہے حضورؐ نے چاندی کے برتن میں پینے سے اس لئے کہ جو شخص دنیا میں چاندی کے برتن میں پئے گا آخرت میں اس کو چاندی کے برتن میں پینا نصیب نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان جب کسی مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو ہمیشہ بہشت کی میوہ خوری میں رہتا ہے (یعنی بہشت کی میوہ خوری کا اہل ہو جاتا ہے) جب تک وہ عیادت سے واپس نہ آئے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ اے آدمؑ کے بیٹے میں بیمار ہوا لیکن تو نے میری عیادت نہیں کی۔ وہ جواب میں عرض کرے گا اے میرے پروردگار! میں کس طرح تیری عیادت کر سکتا تھا حالانکہ تو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ خداوند تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کیا تجھ کو یاد نہیں کہ میرا فال بندہ بیمار ہوا اور تو نے اس کی عیادت نہیں کی اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھ کو اس کے پاس ہی پاتا۔ یعنی میری خوشنودی تجھ کو دہاں نصیب ہوتی۔ پھر خداوند تعالیٰ پوچھے گا۔ اے آدمؑ کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے مجھ کو کھانا نہیں کھلایا وہ جواب میں کہے گا۔ اے پروردگار! میں کیوں کر تجھ کو کھلا سکتا ہوں تو تو تمام جہانوں کا پالنے والا (رازق) ہے۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا تجھ کو یاد نہیں میرا فال بندہ تجھ سے کھانا مانگنے آیا تھا مگر تو نے اس کو کھانا نہیں کھلایا۔ اگر تو اس کو کھانا کھلا دیتا تو مجھ کو (یعنی میری خوشنودی کو) اس کے پاس پاتا۔ پھر خداوند تعالیٰ پوچھے گا۔ آدمؑ کے

انہوں نے کہا کہ اگر آپ کو یہ سب معلوم ہو گیا ہے تو پھر بھی عیادت کرنی چاہیئے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ اہم اور
کی عبادت کو تشریف لے گئے۔ اور آپ کی یہ عادت تھی کہ جب کسی
مریض کی عبادت کرتے تو اس کے پاس بیٹھ کر فرماتے لَا يَأْسُ هَهُنَا
إِنْ شَاءَ اللَّهُ یعنی کچھ اندیشہ نہیں، تو اس بیماری سے رنجیدہ
نہ ہو یہ تجھ کو پاک کرنے والی ہے (چنانچہ آپ نے دیہاتی سے
بھی یہی فرمایا۔ دیہاتی نے آپ کے الفاظ سن کر کہا ایسا نہیں ہے بلکہ یہ
ایک بخار ہے جو بہت بڑھے شخص پر جوش مارتا ہے اور اس کو قبریں
دگاتے۔ (بخاری)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ہم میں سے جب کوئی شخص بیمار ہوتا تو نبی ﷺ اپنا سیدھا ہاتھ اس پر بکھرتے اور فرماتے: **اَذْهَبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاَشْفِ اَنْتَ الشَّافِیُّ لَا شِفَاَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا یُعَادِ سَقَمًا** یعنی اے لوگوں کے پروردگار! بیماری کو دور کر دے اور شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے شفا جو نہ چھوڑے کسی بیماری کو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی اپنے بدن
کی کسی چیز کی شکایت کرتا رہی یعنی دریا بیماری وغیرہ کی یا اس کے
جسم میں پھوڑا یا زخم ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
انگلی اٹھا کر فرماتے بِسْمِ اللّٰهِ تَوْبَهُ اَدْخِمْتَا بِرِيقَةٍ بَعْضِنَا
لِیَسْفِیَ سَیْقَمُنَا بِاَذْنِ رَبِّنَا یعنی برکت حاصل کرتا ہوں میں
دھیوں کے لعاب دھن سے آلودہ ہے، شفا دیا جاتے ہمارا بیمار ہمارے
بہ نسبت شہادت کو آلودہ کر کے زمین پر رکھتے اور لعاب میں مٹی کو آمیز کر کے بیماری

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بیمار ہوتے تو قل اعوذ برب الناس قل اعوذ برب الفلق پڑھ کر اپنے اوپر

وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ فَلَمَّا اسْتَكْبَرْتُ وَجَعَهُ الَّذِي
تَوَفِّي فِيهِ كُنْتُ أَنْفَتُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ الَّتِي
كَانَ يَنْفَتُ وَأَمْسَحَ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَتْ إِذَا
مَرِضَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ
بِالْمُعَوَّذَاتِ -

دُم کرتے اور جسم پر ہاتھ پھیرتے جہاں تک آپ کا ہاتھ پہنچتا۔ پس آپ جب
اس بیماری میں مبتلا ہوتے جس میں آپ نے وفات پائی تو ان دونوں
سورتوں کو پڑھ پڑھ کر میں آپ کے ہاتھوں پر دم کرتی اور پھر آپ
کے ہاتھوں کو آپ کے جسم پر پھیرتی۔ (بخاری و مسلم)
اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رضی فرماتی
ہیں کہ گھر کے آدمیوں میں سے جب کوئی بیمار ہوتا تو آپ اس پر یہ
دونوں سورتیں پڑھ کر دم کرتے۔

درجہ ہفتم کرنے کی دعا

۱۲۳۴ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ شَكِيَ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا
يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ضَمِّ يَدَاكَ عَلَى الذَّنَى يَا لِمُ
مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبَّحْ
مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا
أَجِدُ وَأُحَاذِرُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَأَذْهَبَ اللَّهُ مَا
كَانَ بِي - (رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے اس درد کی شکایت کی جو ان کے جسم میں تھا۔ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جس جگہ درد ہے وہاں اپنا ہاتھ رکھ کر تین
مرتبہ بسم اللہ کہہ کر پھر سات مرتبہ یہ دعا پڑھ اَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَ
قُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ (یعنی پناہ مانگتا ہوں میں
خدا کی عزت اور قدرت کے ذریعہ اس چیز (درد) کی بُرائی سے اور
ڈرتا ہوں (اس کی زیادتی سے) حضرت عثمان رضی کہتے ہیں کہ میں نے
اسی طرح کیا اور خدا نے میری تکلیف کو دور کر دیا۔ (مسلم)

آنحضرت کی علالت اور حضرت جبریل کی دعا

۱۲۳۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ جِبْرِيلَ
آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ
اسْتَكْبَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ
أَوْعَيْنَ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ
(رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

حضرت ابو سعید خدری رضی کہتے ہیں کہ حضرت جبریل صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اے محمد! کیا تم بیمار ہو۔ آپ نے
فرمایا ہاں۔ جبریل نے کہا بِسْمِ اللَّهِ اَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ
مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْعَيْنَ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللَّهِ
اَرْقِيكَ (یعنی خدا کے نام پر تم پر افسوس پڑھتا ہوں ہر اس چیز
سے جو تم کو اذیت پہنچائے اور ہر اس چیز کی بُرائی اور ہر حاسد کی
آنکھ سے اللہ تم کو شفا دے خدا کے نام سے تم پر افسوس پڑھتا ہوں)

برائی و حادثہ سے خدا کی پناہ میں دنا

۱۲۳۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ
أَعْيِدُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ
شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَةٍ وَ
يَقُولُ إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهِمَا إِسْمَاعِيلَ
وِإِسْحَاقَ - (رِوَاةُ الْبُخَارِيِّ وَفِي

حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نواسوں
حسن اور حسین کو ان الفاظ سے خدا کی پناہ میں دیتے تھے اَعْيِدُ
كُمَا بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ
وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَةٍ - (یعنی اے حسین و حسن میں تم کو پناہ
میں دیتا ہوں خداوند تعالیٰ کے کامل کلمات سے ہر شیطان کی بُرائی
سے اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر نظر لگانے والی آنکھ سے اور آپ

اَكْثَرَ نَسْخِ الْمَصَابِيحِ بِهَمَا عَلَى لَفْظِ التَّنْبِيْهِ - یہی فرماتے تھے کہ تمہارے باپ (یعنی حضرت ابراہیمؑ) پیادہ میں دیتے تھے ان کلمات کے ذریعہ اپنے بیٹوں اسمعیلؑ اور اسحاقؑ کو۔ (بخاری)

تکلیف و مصیبت اللہ کی رحمت ہے

۱۳۵۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصَبِّبْ مِنْهُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے ساتھ خداوند تعالیٰ بھلائی بکرنے کا ارادہ فرماتا ہے وہ بھلائی حاصل کرنے کے لئے مصیبت زدہ ہو جاتا ہے۔ (بخاری)

رنج و غم کا پہننا گناہوں کو دور کرتا ہے

۱۳۵۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَفْسٍ وَلَا وَصْبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشُّوْكَةِ يُشَاكِّهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کو رنج، کوئی دکھ، کوئی فکر، کوئی غم اور کوئی ایذا نہیں پہنچتی، یہاں تک کہ کوئی کانٹا، مگر یہ کہ دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے گناہوں کو۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت پر تکلیف و بیماری کی سختی و زیادتی

۱۳۵۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُؤْعَكُ فَمَسَسْتُ بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتَوْعَكُ وَعُكًا شَدِيدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلُ إِنِّي أُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذَلِكَ لَا تَلَاكَ أَجْرَتَيْنِ فَقَالَ أَجَلُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقُهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت بخاریں مبتلا تھے میں آپ کے جسم پر ہاتھ رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو کبھی سخت بخار ہوتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں مجھ کو کبھی بخار ہوتا ہے اتنا بخار جتنا کہ تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! غالباً اس کا سبب یہ ہے کہ آپ کو دو گنا ذاب بھی ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں اور اس کے بعد فرمایا کہ نہیں ہے کوئی مسلمان کہ اس کو مرض سے کوئی تکلیف پہنچے یا اس کے سوا کوئی آذیت، مگر خداوند تعالیٰ اس کے سبب اس کے گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح درخت اپنے خشک پتوں کو جھاڑ دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۵۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَلْوَجَّ عَلَيْهِ أَشَدُّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کسی کی بیماری کو اتنا سخت نہیں پایا جتنا کہ رسول اللہ ﷺ کی بیماری کو۔ (بخاری و مسلم)

موت کی سختی و بیماری کی علامت ہے

۱۳۵۴ وَعَنْهَا قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَاقِنَتَيْنِ وَذَاقِنَتَيْنِ فَلَا أَكْرَدَ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا أَبَدًا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میری گود میں وفات پائی۔ اس لئے اب میں کسی کی موت کی سختی کو بڑا نہیں جانتی (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا خیال تھا کہ موت کی سختی گناہوں کے سبب سے ہوتی ہے لیکن جب انھوں نے آنحضرت کی موت کی سختی کو دیکھا تو یہ

(بخاری) خیال ترک کر دیا۔

مومن اور منافق کی زندگی کی مثال

۱۴۵۵ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْحَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُقَيِّمُهَا النَّيَاحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى حَتَّى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْآرْزَةِ الْمُجْدَبَةِ الَّتِي لَا يُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ انْجَعَفَافُهَا مَرَّةً وَآجِدَةً - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی مثال کھیتی کے پھوں یا تر و تازہ شاخوں کی سی ہے جن کو ہوائیں حرکت دیتی رہتی ہیں۔ کبھی ان کو ہوا اگر ادیتی ہے اور کبھی سیدھا کر دیتی ہے (اسی طرح مومن کبھی حادثات کا شکار ہوتا ہے اور کبھی بحال رہتا ہے) یہاں تک کہ اس کی موت کا وقت آجاتا ہو اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی مانند ہے جو مضبوط اور سخت ہوتا ہے کہ ہو اس کو کوئی ضرر نہیں پہنچاتی۔ اسی طرح منافق حادثات

کی پروا نہیں کرتا اور خوش رہتا ہے اور پھر یکایک صنوبر کے درخت کی طرح وہ گرتا اور مرجاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۴۵۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الريحُ تُسِيلُهُ وَلَا يَذَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ الْآرْزَةِ لَا تَهْتَدُ حَتَّى تُسْحَقَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی مثال کھیتی کی سی ہے، ہوائیں اس کو ہر وقت حرکت دیتی رہتی ہیں۔ اسی طرح مومن کو مصیبتیں پہنچتی رہتی ہیں اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے کہ وہ حرکت میں نہیں آتا یہاں تک کہ اُکھاڑا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

بیماری کو برائہ کہو

۱۴۵۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَ السَّائِبِ فَقَالَ بَالِكُ بَرْفَزَيْنِ قَالَتِ امْرَأَتُهُ لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا فَقَالَ لَا تُسَبِّحِي الْحَمْدَ فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يَذْهِبُ الْكَبِيرُ خُبْنًا رَدَاةً مُسِيلَةً - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سائبہ کے پاس تشریف لے گئے اور پوچھا کیا ہوا کیوں کانپتی ہے؟ انھوں نے کہا بخار ہے خدا اس میں برکت نہ دے۔ آپ نے فرمایا بخار کو برائہ کہو اس لئے کہ بخار بنی آدم کے گناہوں کو دور کرتا ہے جس طرح کہ بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہے۔ (مسلم)

زمانہ بیماری کے فوت شدہ اور ادونوا فل کا ثواب ملتا ہے۔

۱۴۵۸ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ يَمِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے (اور اس سے اس کے اور ادونوا فل فوت ہوتے ہیں) تو اس کے حساب میں اسی کے مثل لکھا جاتا ہے جیسا کہ وہ کرتا تھا صحت و اقامت کی حالت میں (بخاری و مسلم)

طاغون میں مرنے والے کی فیصلت

۱۴۵۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونَ ثَمَرَةٌ كُلُّ مُسْلِمٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاغون (میں نماز) شہادت ہے ہر مسلمان کے لئے۔ (بخاری و مسلم)

شہید کا ثواب پانے والا

۱۴۶۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْدَاءُ خَمْسَةَ الْمَطْعُونِ
 وَالْمَبْطُونِ وَالْغَرِيقِ وَصَاحِبِ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدِ
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 شہداء (کے درجات) پانچ ہیں۔ ایک طاعون زدہ۔ دوسرا جو پیٹ کی
 بیماری میں مرے (یعنی دستوں اور سفینہ میں)۔ تیسرا جو پانی میں بے اختیار
 ڈوب کر مرے۔ چوتھا جو دیوار یا چھت کے نیچے دب کر مرے۔ پانچواں
 جو خدا کی راہ میں شہید ہو۔ (بخاری و مسلم)

طاعون زدہ علاقہ میں صبر و ثبات کی فضیلت

۱۴۶۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَدَنِي أَنَّهُ عَذَابٌ
 تَبِعَهُ اللَّهُ عَلا مِنْ يَشَاءُ وَ أَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً
 لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ كَفَعَ الطَّاعُونَ فِيمَكُمُ
 فِي بَلَدٍ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ
 إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ
 (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے
 طاعون کی حقیقت دریافت کی۔ آپؐ فرمایا طاعون ایک عذاب ہے جس کو
 اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے نازل کرے اور خداوند تعالیٰ
 اس کو مومنوں کے لئے رحمت قرار دیتا ہے اور جس جگہ طاعون ہو اور وہاں
 کوئی خدا کا مومن بندہ ٹھہرا ہے (یعنی متاثرہ آبادی اور شہر کو چھوڑ کر نہ
 بھاگے) اور صابر رہے اور خدا سے ثواب کا طالب رہے اور یہ اعتقاد
 رکھتا ہو کہ اس کو کوئی آذیت نہیں پہنچے گی مگر صرف وہی جو خدا نے نکلے دی ہو
 تو اس کو شہید کا ثواب ملتا ہے۔ (بخاری)

طاعون زدہ علاقہ کے بارہ میں ایک واضح ہدایت و ضابطہ

۱۴۶۲ وَعَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ رَجُزٌ أُرْسِلَ عَلَى
 طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ
 فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ يَأْذِنُ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا
 دَفَعَ يَأْذِنُ وَأَنْتُمْ دِيهَا فَلَا تَخْرُجُوا إِفْرَادًا إِنَّهُ
 (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
 فرمایا۔ طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر بھیجا گیا
 تھا، یا آپؐ نے فرمایا کہ ان لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے پس جب تم سنو کہ کسی
 مقام پر طاعون ہے تو تم وہاں نہ جاؤ۔ اور جب اسی جگہ طاعون پھیل
 جائے جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے بھاگ کر دوسری جگہ نہ جاؤ۔
 (بخاری و مسلم)

سنائی سے محرمی اور اس پر صبر، اخروی سعادت کی نشانی

۱۴۶۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ سُحَّانَهُ وَتَعَالَى إِذَا
 أَمَلَيْتُ عَبْدِي بِمُحِبِّبَتِهِ ثُمَّ صَبَرَ عَذَابُهُ مِنْهُمَا
 الْجَنَّةُ يُرِيدُ عَذَابُهُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے
 سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے میں جس بندے کو دو بیماریاں چھڑاؤں
 میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ ان پر صبر کرتا ہے تو ان کے بدلے میں اس
 کو جنت دیتا ہوں اور وہ دو بیماریاں چیزیں آنکھیں ہیں۔ (بخاری)

فصل دوم عبادت کا احسن

۱۴۶۴ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت علیؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمایا:

وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تَعُوذُ مُسْلِمًا عُدَّةً إِلَّا
صَلَّ عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ صَلَوةٍ حَتَّى يُصْبِيَ فَإِنْ
عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّاهُ عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ صَلَوةٍ
حَتَّى يُصْبِيَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

فرماتے ہوتا ہے کہ جب کوئی مسلمان اپنے بھائی مسلمان کی صبح کے
وقت عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے رحمت و مغفرت
کی دعا کرتے ہیں شام تک اور جو عیادت کرتا ہے شام کے وقت اس
کے لئے ستر ہزار فرشتے رحمت و مغفرت کی دعا کرتے ہیں صبح تک اور بہشت میں
اس کے لئے ایک باغ مقرر کر دیا جاتا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

آنکھوں کی بیماری میں عیادت کرنے کا مسئلہ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری آنکھوں میں درد تھا تو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی۔
(راحمہ۔ ابوداؤد)

۱۳۲۵
۲۹
وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ دَجْعٍ كَانَ بَعَيْنِي
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ)

عیادت کے واسطے جانے کے لئے وضو کرنا سنت ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے
اچھی طرح وضو کیا اور محض ثواب حاصل کرنے کی غرض سے مسلمان بھائی
کی عیادت کی تو اس کو دوزخ سے دُور رکھا جاتا ہے ساٹھ برس کی
مسافت کی دوری سے۔ (ابوداؤد)

۱۳۲۶
۳۰
وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاحْتَنَ الْوُضُوءَ وَعَادَ
أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مِثْرَةَ
سِتِّينَ خَرِيفًا. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

عیادت کے وقت بیمار کے لئے دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کرے اور سات مرتبہ یہ کہے اَسْأَلُ اللَّهَ
الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ (یعنی دعا کرتا ہوں میں
اللہ بزرگ و برتر سے جو مالک ہے عرش عظیم کا، یہ کہ وہ تجھ کو شفا دے)
تو اللہ تعالیٰ اس کو شفا دیتا ہے بشرطیکہ اس کی موت کا وقت نہ آگیا ہو۔
(ابوداؤد۔ ترمذی)

۱۳۲۷
۳۱
وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تَعُوذُ مُسْلِمًا فَيَقُولُ
سَبْعَ مَرَّاتٍ أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
أَنْ يَشْفِيكَ إِلَّا شَفِيَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَدْ حَضَرَ
أَجَلُهُ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

بخار اور درد کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو سکھاتے تھے کہ وہ
بخار اور درد کے امراض میں یہ کہیں بِسْمِ اللَّهِ الْكَبِيرِ اَعُوذُ بِاللَّهِ
الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عَرَقٍ نَعَادٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ رِيعِي خَدَّ
بزرگ و برتر کے نام سے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ بزرگ و برتر کے ذریعہ ہر رنگ
جوش مارنے والی کے شر سے اور آگ کی گرمی کی بُرائی سے۔ (ترمذی یہ
حدیث غریب اور یہ صرف ابراہیم بن اسماعیل سے مروی ہے جو ضعیف ہے)۔

۱۳۲۸
۳۲
وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْلَمُهُمْ
مِنْ الْحُمَّى وَمِنْ الْإِجَاعِ كُلِّهَا أَنْ يَقُولُوا بِسْمِ اللَّهِ
الْكَبِيرِ اَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عَرَقٍ نَعَادٍ
وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ
بْنِ إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ يَضَعُفُ فِي الْحَدِيثِ)

بیماری میں کہا دعا پڑھی جائے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
یہ فرماتے سنا ہے کہ تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا اس کا بھائی بیمار ہو تو

۱۳۲۹
۳۳
وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اسْتَكْبَرْتُ مِنْكُمْ

اللَّهُ عَنْهُ أَكْفَرُ وَقَدْ وَ مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

معاف فرمادیتا ہے ان گناہوں سے بہت زیادہ میں جن پر وہ سزا دیتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ (یعنی جو مصیبت تم کو پہنچتی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں پیدا کی ہوئی ہے اور خدا بہت سے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے)۔ (ترمذی)

حالت بیماری میں زمانہ تندرستی کے اعمال نیک لکھ دیئے جاتے ہیں۔

۱۴۴۳/۳۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَانَ عَلَى طَرِيقَةِ حَسَنَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ تَمَرَّضَ قِيلَ لِلْمَلِكِ الْمُؤَكَّلِ بِهِ أَكْتُبْ لَهُ مِثْلَ عَمَلِهِ إِذَا كَانَ طَلِيقًا عَنْهُ أُطْلِقَهُ أَوْ أَكْفَيْتَهُ إِلَى

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ عبودیت (دبندگی) کی صحیح راہ پر ہوتا ہے اور پھر بیمار ہو جاتا ہے تو خداوند تعالیٰ اس فرشتہ کو جو اس کے اعمال لکھنے پر مامور ہوتا ہے حکم دیدیتا ہے کہ وہ تندرستی کی حالت میں جو نیک کام کرتا تھا بدستور انھیں اعمال کو لکھتا رہے یہاں تک کہ میں اس کو تندرست کر دوں یا اس کو اپنے پاس بلالوں۔

۱۴۴۳/۳۸ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا بُوِئِيَ الْمُسْلِمُ بِلَاءٌ فِي جَسَدِهِ قِيلَ لِلْمَلِكِ أَكْتُبْ لَهُ صَاحِبَ عَمَلِهِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ فَإِنْ شَفَا غُسَّاهُ وَطَهَّرَهُ وَإِنْ قُبِضَ غُفِّرَ لَهُ وَرَحِمَهُ (رَوَاهُمَا فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی مسلمان کو جسمانی بیماری میں مبتلا کیا جاتا ہے تو فرشتہ سے کہا جاتا ہے تو اس کے نامزد اعمال میں وہی عمل صلاح لکھتا رہ جو وہ تندرستی کی حالت میں کرتا تھا پھر اگر اللہ نے اس کو شفا دی تو اس کے گناہوں کو دھوا دے اس کو پاک کر دے اور اگر اس کو اٹھا لیتا ہے تو بخشا ہے اس کو اور اس پر رحم کرتا ہے۔ (مذکورہ بالا دونوں حدیثیں شرح السنۃ کی ہیں)

راہ خدا میں شہادت کے علاوہ شہادت اور فہمیں

۱۴۴۵/۳۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سَوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْعَرَبِيُّ شَهِيدٌ وَمَا ذَاتُ الْجَنْبِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الْحَرْبِ شَهِيدٌ وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَذْمِ شَهِيدٌ وَالْمَرَأَةُ تَمُوتُ بِمَجْمَعٍ شَهِيدَةٌ (رَوَاهُ قَالِكٌ وَالْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہادتیں سات قسم کی ہیں اس شہادت کے علاوہ جو خدا کی راہ میں لڑ کر شہید ہو۔ یعنی وہ شخص جو طاعون اور وبا میں مرے شہید ہے جو ڈوب کر مرے شہید ہے جو پیٹ کی بیماری میں مرے شہید ہے جو آگ میں جل کر مرے شہید ہے جو کسی عمارت کے نیچے دب کر مرے شہید ہے جو عورت حمل کی حالت میں یا باکرہ مرے شہید ہے۔ (مالک۔ ابوداؤد۔ نسائی)

سخت مصیبت میں کون لوگ مبتلا ہوتے ہیں؟

۱۴۴۶/۴۰ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَى النَّاسَ أَشَدَّ بِلَاءًا قَالَ الْإِنْبِيَاءُ ثُمَّ آتَى مِثْلُ قَالَةَ مِثْلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ مُهْلَبًا أَشَدَّ بِلَاءًا وَإِنْ كَانَ

حضرت سعد بن سلیم کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون لوگ سخت بلاؤں میں مبتلا ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا انبیاءؑ پھر وہ لوگ جو انبیاءؑ سے زیادہ مشابہ ہوں اور پھر وہ لوگ جو انبیاءؑ سے مشابہ ہوں پھر انسان جس قدر دین میں سخت ہوتا ہے اسی قدر

فِي دِينِهِ رِقَّةٌ هُوَتْ عَلَيْهِ فَمَا زَالَ كَذَلِكَ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى أَرْضٍ مَّالَهُ ذَنْبٌ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)۔

اس کی مصیبت سخت ہوتی ہے اور جس قدر دین میں نرم ہوتا ہے اسی قدر اس کی مصیبت نرم ہوتی ہے پس اسی طرح رہتا ہے یہاں تک کہ دین میں سخت انسان زمین پر چلتا ہے اس حال میں کہ گناہ سے پاک ہوتا ہے (ترمذی - ابن ماجہ - دارمی - ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

آخری بھلائی موت کی سختی میں ہے

۱۴۴۷/۴۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَغْطُ أَحَدًا بِمَوْتٍ بَعْدَ الذَّنْبِ رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّنَائِيُّ) ك. (ترمذی - نسائی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی سختی کو دیکھا ہے میں نے کبھی کسی کی موت کی آسانی کی آرزو نہیں کی۔ (ترمذی - نسائی)

سکرات الموت میں آنحضرت کا عمل

۱۴۴۸/۴۲ وَعَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدْحٌ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يَدْخُلُ يَدَهُ فِي الْقَدْحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ آعِنِي عَلَى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ أَوْ سَكْرَاتِ الْمَوْتِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب کہ آپ پر موت کی حالت طاری تھی، آپ کے سامنے ایک پیالہ رکھا ہوا تھا جس میں پانی بھرا ہوا تھا۔ آپ پانی میں ہاتھ ڈبوتے اور چہرے پر ہاتھ کو پھرتے تھے اور فرماتے تھے اللَّهُمَّ آعِنِي عَلَى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ أَوْ سَكْرَاتِ الْمَوْتِ (یعنی اے اللہ! تو میری مدد کر موت کی سختی کو دور کرنے میں، یا ر اپنے فرمایا، اے اللہ! تو میری مدد کر) موت کی شدت کو دفع کرنے میں (ترمذی ابن ماجہ)

دنیا کی سزا آخرت کی سزا سے بہتر ہے

۱۴۴۹/۴۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بَعْدِي الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بَعْدِي الشَّرَّ أَصَلَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُؤَافِيَهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خداوند تعالیٰ اپنے کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو دنیا ہی میں جلد سزا دیتا ہے اور جب کسی بندہ کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے گناہوں کی سزائوں کو روک لیتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اس کے گناہوں کی اس کو پوری سزا دے گا۔ (ترمذی)

بلا و مصیبت میں راضی برضا رہنا چاہیے۔

۱۴۵۰/۴۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ عَظُمَ الْبُحْرُ أَمَرَ مَعَ عَظِيمِ الْبَلَاءِ وَإِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَاءُ وَمَنْ سَخَطَ فَلَهُ السَّخَطُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی جزا بڑی بلا کے ساتھ ہے چنانچہ خداوند تعالیٰ جب کسی قوم کو محبوب قرار دیتا ہے تو اس کو مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے پس جو شخص مصیبت اور بلا پر خوش رہا اس کے لئے خدا کی رضا مندی ہے اور جو شخص ناراض ہوا اس کے لئے خدا کی ناراضی ہے۔ (ترمذی ابن ماجہ)

اہل ایمان دنیا میں ہمیشہ مصیبت میں مبتلا رہتے ہیں جس کی وجہ سے وہ آخرت کی دائمی راحت پاتے ہیں

۱۴۵۱/۴۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ أَوْ الْمُؤْمِنَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مرد اور مسلمان عورت کو ہمیشہ اس کی ذات اس کے مال اور اس کی

اولاد میں مصیبت و بلا پہنچتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ خدا سے جالدا ہے، گناہوں سے پاک۔ (ترمذی، مالک)
اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ (رواه الترمذي عن درويش مالك نحوًا وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح)۔

ابتلا و مصیبت سعادت کے اس مرتبہ پر پہنچا دیتی ہے جو اعمال سے حاصل نہیں ہوتا۔

محمد بن خالد سلمی اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے ردا کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خدا کے ہاں کسی بندہ کے لئے کوئی ایسا مرتبہ مقرر کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اعمال صالحہ سے اس کو حاصل نہیں کر سکتا تو خدا اس کو جسمانی، مالی اور اولادی ابتلا و مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے (یعنی یا تو وہ بیمار ہوتا ہو یا اس کا مال ضائع ہوتا ہو یا اولاد کے سبب صدقات پہنچتے ہیں) پھر خدا اُس کو صبر عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کو اس مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے جو اس کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ (احمد - ابوداؤد)

۱۳۸۲ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَالِدِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ مَنْرِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهِ ابْتِلَاءٌ فِي جَسَدِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي وَلَدِهِ ثُمَّ مَبْدَرٌ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى يَبْلُغَهُ الْمَنْرِلَةُ الَّتِي سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ۔

دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے عیش گدہ

حضرت عبداللہ بن شہیر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیدا کیا گیا ہے ابن آدم کو اس حال میں کہ اس کے پہلو میں ننانویں ہلک بلاتیں رکھی گئی ہیں۔ اگر یہ بلا تیر، اس سے چوک گئیں (یعنی ابن آدم کو وہ مبتلا سے مصیبت نہ کر سکیں) یا اس نے ان کو برداشت کر لیا۔ تو وہ بُرہا ہے میں فرور مبتلا ہوتا ہے یہاں تک کہ مُرہا ہے۔ (ترمذی)
اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۱۳۸۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْخٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ ابْنِ آدَمَ وَ إِلَى جَنْبِهِ تَسْعُ وَ تَسْعُونَ مَتَبَةً إِنْ أَخْطَأَتْهُ الْمُنَايَا وَقَعَتْ فِي الْهَرَمِ حَتَّى يَمُوتَ۔ (رواه الترمذي قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)۔

دنیا میں راحت و سکون سے رہنے والوں کی قیامت کے دن تمنا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب قیامت کے دن ان لوگوں کو زیادہ ثواب دیا جائے گا جو دنیا میں مصیبت و بلا میں مبتلا رہے تھے تو وہ لوگ جو دنیا میں امن و عافیت سے رہے تھے اس کی آرزو کریں گے کہ کاش دنیا میں ان کے جسم کی کھالوں کو قینچیوں سے کاٹا جاتا اور آج ان کو ثواب عظیم اس کے بدلہ میں ملتا۔ (ترمذی - اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

۱۳۸۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حِينَ يُعْطَى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابُ لَوْ أَنَّ جُلُودَ هُمْ كَانَتْ تُحْرِصَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِعِينَ۔ (رواه الترمذي قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

گناہوں کا کفارہ بیماری

حضرت عامر بن شام کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر فرمایا اور اس سلسلہ میں کہا کہ مومن جب کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے اور پھر خدا اس کو صحت عطا فرماتا ہے تو یہ بیماری گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے اور آئندہ کے لئے اس کو نصیحت و عبرت۔ اور جب

۱۳۸۵ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ شَامٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَسْقَامَ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا أَصَابَهُ الشُّمُّ ثُمَّ عَافَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا نَسِيَ مِنْ ذُنُوبِهِ وَمَوْعِظَةً لَهُ فِي مَا

يَسْتَقْبِلُ وَإِنَّ الْمُنَافِقَ إِذَا مَرِضَ شَمَّ أَعْفَى
كَانَ كَالْبَعِيرِ عَقْلَهُ أَهْلُهُ شَمَّ أَرْسَلُوهُ فَلَمْ يَذَرِ
لِمَرِّ عَقْلُوهُ وَلَهُ أَرْسَلُوهُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ
اللَّهِ وَمَا الْأَسْقَامُ وَاللَّهِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ فَقَالَ
كُنْمْ عَنَّا فَلَسْتُ مِنَّا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

منافق بیمار ہوتا ہے اور پھر اس کو صحت دی جاتی ہے تو وہ اُس اونٹ
کے مانند ہو جاتا ہے جس کو اس کے مالک نے باندھ دیا ہو اور پھر کھول دیا
ہو اونٹ کو اس کا سبب معلوم نہ ہو کہ کیوں اس کے مالک نے اس کو باندھ
دیا اور کیوں چھوڑ دیا۔ ایک شخص نے آپ کا بیان سُن کر کہا یا رسول اللہ بیمار
کیا چیز ہیں؟ خدا کی قسم میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا ہماری جماعت
میں سے اٹھ کھڑا ہو تو ہم میں سے نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

عیادت کے وقت مریض کی دلداری کرو

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب
تم کسی مریض کی مزاج پر سی کو جاؤ تو اس کو تسکین دو اور اس کے رنج و غم
کو دور کر دو۔ پس تسکین و تشفی اگرچہ حکم الہی کو نہیں روکتی لیکن مریض کے
دل کو ضرور خوش کر دیتی ہے۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

۱۳۸۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيضِ
فَنَفْسُوْا لَهُ فِي أَجَالِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَزِدُّ شَيْئًا
وَلْيُطِيبُ بِنَفْسِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

پیٹ کی بیماری میں مرنے والا قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس کو پیٹ کی بیماری نے مارا اس کو قبر کا عذاب نہیں دیا جائیگا
(احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

۱۳۸۷ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهٖ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

فصل سوم غیر مسلم کی عیادت

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت
کو تشریف لے گئے اور اس کے سر پر ہاتھ پڑھ کر اپنے فرمایا اسلام قبول کر لے
لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے قریب ہی بیٹھا ہوا تھا۔ اس
کے باپ نے کہا۔ ابوالقاسم (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کر یعنی
جو کچھ انھوں نے فرمایا ہے اس کو قبول کر، چنانچہ لڑکے نے اسلام قبول
کر لیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے واپس ہوئے تو صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا اس
خداوند بزرگ و بزرگوں ہر قسم کی تعریف سزاوار ہے جس نے اس لڑکے کو کود درخ سے نجات دی۔ (بخاری)

۱۳۸۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ كَانَ عَلَّامٌ يَهُودِيٌّ يُحْدِثُ لِنَبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعُوهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَنَدِ
أَسْلِمَ فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ أَطْعَمَ
أَبَا الْقَاسِمِ فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَنَا مِنَ النَّارِ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عیادت کے لئے پیادہ پا جانا افضل ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
بیمار کی عیادت کرتا ہے تو ایک فرشتہ آسمان سے بکار کر کہتا ہے۔ تجھ کو
دنیا اور آخرت میں خوشی میسر ہو اور دنیا و آخرت میں تیرا چنانا مبارک

۱۳۸۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا نَادَىٰ مَلَكًا مِّنَ السَّمَاءِ
طَيِّبًا وَطَابَ مَشَاكُ وَتَبَوَّعَتِ مِنَ الْجَنَّةِ مَقِيلًا -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ) ہوا اور حاصل ہو تجھ کو جنت میں بڑا مرتبہ۔ (ابن ماجہ)

مریض کے حال کی اطلاع دینے کا طریقہ

۱۴۹۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا عَلِيًّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْعِهِ الَّذِي تُوِيَ فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا الْحُسَيْنِ كَيْفَ أَصَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصَبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ بَارِئًا. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بیماری کی عیادت سے جس میں آپ نے وفات پائی ہے علی رضی اللہ عنہ نے کہا اس آئے تو لوگوں نے آپ کو پوچھا اے ابوالحسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صبح کیسی رہی (یعنی صبح کو آپ کی حالت کیسی رہی) علی نے جواب دیا خدا کا شکر ہے اچھی صبح کی۔ (بخاری)

علاج توکل کے منافی نہیں

۱۴۹۱ وَعَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ الشَّوْدَاءُ أَتَتْ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ لِي فَقَالَ إِنْ شِئْتِ صَبْرَتِ وَلَكَ الْجَنَّةُ وَلَا تِ شِئْتِ دَعَوْتُ أَبَا بَعَّافٍ فَقَالَتْ أَصْبِرُ فَقَالَتْ إِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا. رُفِئَتْ عَلَيْهِ.

عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کیا میں تم کو ایک جنتی عورت کو دکھلاؤں۔ میں نے کہا ہاں۔ ابن عباس نے کہا اس کالی عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھ پر مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور مجھ کو ڈر ہے کہ حالتِ دورہ کی بے خودی میں کہیں میرا جسم نہ کھل جائے آپ فرمایا! تو چاہے تو اس بیماری پر صبر کر خدا تجھ کو جنت عطا فرمائے گا اور چاہے تو میں تیرے لئے دعا کروں کہ خدا تجھ کو بیماری سے شفا عطا فرمائے عورت نے کہا میں صبر کروں گی لیکن آپ دعا کیجئے کہ دورہ کے وقت میرا ستر نہ کھلے۔ آپ نے اس کے لئے دعا کر دی۔ (بخاری)

مبتلائے مرض ہو کر مرنا بہتر ہے

۱۴۹۲ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ إِذَا رَجَلًا جَاءَهُ الْمَوْتُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ هَيْئًا لَهُ مَاتَ وَلَمْ يُبَيِّنْ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ مَا يُدْرِيكَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ ابْتَلَاكَ بِمَرَضٍ فَكَفَرْتَهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ. (رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا)

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کا انتقال ہوا تو ایک شخص نے کہا۔ مبارک ہو اس کا مرنا کہ بغیر کسی تکلیف کے مر گیا اور (بیماری میں مبتلا نہیں ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا۔ افسوس ہو تجھ پر، تو کیا جانے؟ اگر خدا اس کو بیماری میں مبتلا کرتا تو یہ بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی۔ (مالک مرسلًا)

صابر مریض کی فضیلت

۱۴۹۳ وَعَنْ شَدَّادِ ابْنِ أَوْسٍ وَالضَّبَّاحِيِّ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى رَجُلٍ يَتَعَوَّذُ بِهِ فَقَالَ لَهُ كَيْفَ أَصْبَحْتَ قَالَ أَصْبَحْتُ بِنِعْمَةٍ قَالَ شَدَّادُ ابْنُ أَوْسٍ بَكَفَارَاتِ السَّيِّئَاتِ وَحِطِّ الْخَطَايَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِذَا أَنَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا أَمِنَ عِبَادَتِي مُؤْمِنًا

حضرت شداد بن اوسؓ اور ضباحیؓ کہتے ہیں کہ وہ دونوں ایک مریض کی عیادت کو گئے اور اس سے کہا تو نے کیوں کربسج کی؟ اس نے کہا خدا کا شکر ہے میں نے نعمتِ الہی پر صبح کی۔ انھوں نے کہا خوش ہو گناہوں کے دور ہونے اور خطاؤں کے صاف ہو جانے سے اس لئے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب میں اپنے مومن بندوں میں سے کسی کو بیماری میں مبتلا کرتا ہوں اور

خَبَرَنِي عَلَى مَا ابْتَلَيْتُهُ فَإِنَّهُ يَقُولُ مِنْ مَضِيحٍ
ذَلِكَ كَيْفَهُ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا وَيَقُولُ
الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّا قَبِلْتُ عَبْدِي
وَابْتَلَيْتُهُ فَأَجُودُ إِلَهُ مَا كُنْتُمْ تُحْسِنُونَ لَهُ
وَهُوَ صَحِيحٌ -

وہ اس ابتلا پر میری تعریف کرتا ہے تو وہ اپنے بستر علالت سے ایسا
پاک و صاف اٹھتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے آج ہی اس کو جہاں
اگر کوئی گناہ اس کا باقی نہیں رہتا اور خداوند تعالیٰ فرماتا ہے میں نے
اپنے بندے کو قید کیا اور مصیبت میں ڈالا اور اس کا امتحان لیا پس
مے فرشتو! تم اس کے نامہ اعمال میں وہی عمل لکھو جو اس کی صحت کی
حالت میں لکھتے تھے (یعنی اعمالِ صالحہ)۔ (احمد)

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

مصیبت گناہوں کی زیادتی کو ختم کر دیتی

۱۴۹۳
۵۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُ الْعَبْدِ وَلَمْ
يَكُنْ لَهُ مَا يَكْفِرُهَا مِنَ الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ اللَّهُ
بِالْحَزَنِ لِيَكْفِرَ هَا عَنْهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب
بندے کے گناہ زیادہ ہو جائے ہیں اور اس کے اعمال میں کوئی ایسی چیز
نہیں ہوتی جو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے تو خدا نے تعالیٰ اس
کو غم و الم میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ گناہوں کا کفارہ ہو سکے۔ (احمد)

عیادت کرنے والے کی سعادت

۱۴۹۵
۵۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا نَزَلَ بِزَلٍّ يَخُوضُ مِنَ الرَّحْمَةِ
عَنْ يَحْلِسَ فَإِذَا اجْلَسَ اغْتَمَسَ فِيهَا -

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
کوئی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ دریائے رحمت کے قریب پہنچ جاتا ہے
اور جب مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے تو وہ دریائے رحمت میں ڈوب جاتا
ہے۔ (احمد - مالک)

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ)

بخار اور اس کا علاج ارشاد نبوی کی روشنی میں

۱۴۹۶
۶۰ وَأَعْنُ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدُكُمْ الْحُمَّى فَإِنَّ الْحُمَّى
قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ فَلْيَسْتَنْقِ فِي
تَهْمَةٍ وَلَا يَسْتَقْبِلْ جَرِيَّتَهُ فَيَقُولَ بِسْمِ اللَّهِ أَلَلْهُمَّ
اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُولَكَ بَعْدَ صَلَاةِ الْبُحْرِ
قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَكَيْفَ فِيهِ ثَلَاثُ غَسَّاتٍ
ثَلَاثَةً أَوْ أَمْرًا فَإِنَّ لَمْ يَبْرَأْ فِي ثَلَاثِ خُمُسٍ فَإِنَّ
لَمْ يَبْرَأْ فِي خُمُسٍ فَسَبْعٍ فَإِنَّ لَمْ يَبْرَأْ فِي
سَبْعٍ فَتِسْعٍ فَإِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَادِرُ تِسْعًا
بِأَذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ -

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تم میں سے جب کسی کو بخار ہو جائے اور بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے تو
اس کو چاہئے کہ وہ اس کو پانی سے ٹھنڈا کرے یعنی آبِ رواں میں
داخل ہو جائے اور پانی کے بہاؤ کے رخ پر کھڑے ہو کر کہے بِسْمِ اللَّهِ أَلَلْهُمَّ
اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُولَكَ (یعنی خدا کے بابرکت نام سے تمہارا
چاہتا ہوں میں۔ اے اللہ تو اپنے بندے کو شفا دے اور اپنے رسول کے
قول کو سچا کر) اور یہ مثل نمازِ صبح کے بعد سورج نکلنے سے پہلے کرے اور
دریا میں تین غوطے لگاتے تین دن تک اسی طرح کرے اگر تین دن میں آرام
نہ ہو تو پانچ دن تک اور پانچ دن میں آرام نہ ہو تو سات دن تک اور
سات دن تک آرام نہ ہو تو نو دن تک اسی طرح کرے خداوند تعالیٰ کے
فضل سے بخار نو دن سے زیادہ نہ رہے گا۔ (ترمذی - احمد) اور وہ کہتے ہیں

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

یہ حدیث غریب ہے۔

بخار کو برائے کہو

۱۴۹۷
۶۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَ الْحُمَّى عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّحَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسَبَّهَا فَإِنَّهَا تَنْقِي الذُّنُوبَ كَمَا تَنْقِي الثَّارُ حُبَّتِ الْحَدِيدُ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ)

بخاری کا ذکر کیا گیا۔ ایک شخص نے بخاری کو برا کہا۔ آپؐ فرمایا بخاری کو برا نہ کہو وہ انسان کو گناہوں سے اس طرح پاک کر دیتا ہے جس طرح آگ لوہے کے میل کو صاف کر دیتی ہے۔ (ابن ماجہ)

مومن کامل بخاریس کیوں مستل ہوتا ہے

۱۴۹۸ وَعَنْهُ قَالَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ مَرِيضًا فَقَالَ ابْتِرْ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ هِيَ نَارِي أُسَلِّطُهَا عَلَى عَبْدِي الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا لَتَكُونَ حَظَّةً مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهَ وَالبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بیمار کی عیادت کی اور فرمایا تجھ کو خوشخبری ہو کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے جو بخاری میری آگ ہے جس کو میں اپنے مومن بندہ پر اس لئے مسلط کرتا ہوں کہ وہ (بخاری) قیامت کے دن اس کے لئے دوزخ کی آگ کا بدلہ قرار پائے۔ (ابن ماجہ - بیہقی در شعب الایمان)

فقر و بیماری گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے

۱۴۹۹ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الرَّبَّ سُبَّحَانَهُ وَتَعَالَى يَقُولُ عَذَابِي فَجَلَاءِي لَا أُخْرِجُ أَحَدًا مِنَ الدُّنْيَا أَرِيدُ أَخْفِرُ لَهُ حَتَّى اسْتَوِيَ كُلُّ خَطِيئَةٍ فِي عُنُقِهِ بِسَمِّ فِي بَدَنِهِ فَلَا قَنَارٍ فِي رِزْقِهِ - (رَوَاهُ رَزِينٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے قسم ہے اپنی عزت اور عظمت کی جس شخص کو میں دنیا سے پاک و صاف اور بے گناہ اٹھانا چاہوں گا اس کو اس کے گناہوں کا دنیا ہی میں پورا بدلہ دیدوں گا یعنی اس کو بیماری میں مبتلا کر دوں گا اور اس کے رزق میں کمی کر دوں گا۔ (رزین)

ابن مسعود کا ایک واقعہ

۱۵۰۰ وَعَنْ شَقِيقٍ قَالَ مَرِضَ عَبْدُ اللَّهِ فَعَدُّ نَاءً فَجَعَلَ يَبْكِي فَعَوَّيْتُ فَقَالَ إِنِّي لَا أَبْكِي لَا جَلِ الْأَمْرُ مِنِّي لَا تَنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَرِيضُ كَفَّارٌ لَا وَإِنَّمَا أَبْكِي أَنَّهُ أَصَابَنِي عَلَى حَالٍ فَدَرَّةٌ وَكَلِمَتِي مَبْنِي فِي حَالٍ اجْتِهَادٍ لِأَنَّهُ يُكْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْآخِرِ إِذَا مَرِضَ مَا كَانَ يُكْتَبُ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْرَضَ فَمَنْعَهُ مِنْهُ الْمَرَضُ - (رَوَاهُ رَزِينٌ)

شقیق کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیمار ہوئے تو ہم نے ان کی عیادت کی۔ وہ (ہمارے سامنے) رونے لگے۔ لوگوں نے اس پر ان کو ملامت کی تو انھوں نے کہا میں بیماری کی تکلیف سے نہیں روتا ہوں کیونکہ میں نے نبی ﷺ سے یہ سنا ہے کہ بیماری گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے بلکہ اس لئے روتا ہوں کہ بڑھاپے کے دنوں میں بیمار ہوا، جوانی کے ایام میں بیمار نہیں ہوا جو اعمال کے لئے بہترین زمانہ ہو اور انسان جب بیمار ہوتا ہے تو اس کے ایام بیماری میں بھی وہی اعمال لکھے جاتے ہیں جن کو وہ صحت کی حالت میں کرتا تھا۔ اس بیماری نے مجھ کو اس ثواب سے محروم رکھا ہے (یعنی اگر جوانی میں بیمار ہوتا تو ایام بیماری میں زیادہ اعمال صالحہ لکھے جاتے بخلاف بڑھاپے کی علالت کے کہ ان ایام میں اعمال کی کمی ہو جاتی ہے)۔ (رزین)

عیادت کب کی جائے۔

۱۵۰۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعُودُ مَرِيضًا إِلَّا بَعْدَ ثَلَاثٍ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین دن بعد مریض کی عیادت کرتے تھے (یعنی بیمار ہونے کے تین دن بعد مریض کی عیادت کرتے تھے یا ایک مرتبہ عیادت کے بعد دوسری بار کی عیادت تین دن بعد ہوتی تھی)۔ (ابن ماجہ - بیہقی)

۱۵۰۳ وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السَّنَةِ تَخْفِيفُ
الْجُلُوسِ قَلَّةُ الصَّحَبِ فِي الْعِبَادَةِ عِنْدَ الرَّفِيعِ قَالَ وَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا كُنْتُ لِعَظِيمِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ
قَوْمُوا عَنِّي۔ (رواه رزين)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سنت طریقیہ یہ ہے کہ مریض کے پاس کم بیٹھے اور شور و غل نہ کرے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کے زمانے میں جب لوگوں نے شور و غل اور اختلاف کیا تو آپ نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ (رزین)

۱۵۰۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيَادَةُ فَوَاقٍ نَاقَةٍ وَفِي رِوَايَةٍ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَدِّبِ مَرْسَلًا أَفْضَلُ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْقِيَامِ -
 ۶۸
 رَوَاهُ الْبُيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، عیادت کا زمانہ اونٹنی کے دودھ دہنے کے مانند ہو جتنی دیر اونٹنی کا دودھ دہنے کے بعد دوسری بار دہنے کے لئے وقفہ دیا جاتا ہے اس وقفہ کے برابر ہے) اور سعید بن مسیب کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ بہترین عیادت وہ ہے جس میں آدمی جلد اٹھ کھڑا ہو۔ (بہیقی)

۵۰۵. **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ لَهُ مَا تَشْتَهِي قَالَ أَشْتَهِي خُبْزَ بُرِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ خُبْزٌ بُرٍّ فَلْيَبْعْهُ إِلَى أَخِيهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَشْتَهَى مَرِيضٌ أَحَدَكُمْ شَيْئًا فَلْيَطْعَمْهُ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)**

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی عیادت کی اور اس سے پوچھا کس چیز کے کھانے کو تمہارا جی چاہتا ہے اس نے عرض کیا گہوں کی روٹی کو۔ آپ نے فرمایا جس شخص کے پاس گہوں کی روٹی ہو وہ اپنے بھائی کو بھیج دے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا تم میں سے کسی کا مریض جب کسی چیز کا خواہشمند ہو تو وہ اس کو کھلا دی جائے۔ (ابن ماجہ)

۱۵۰۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَوَفَّى رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ مَمَّنْ وَلِدَهَا فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَيْتَهُ مَاتَ بَعْدَ مَوْلَاكَ قَالُوا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ مدینہ میں ایک ایسے شخص کا انتقال ہوا جو مدینہ ہی میں پیدا ہوا تھا۔ نبی ﷺ نے اس کے جنازہ کی نماز پڑھی اور پھر فرمایا کاش یہ اپنے پیدا ہونے کے مقام پر نہ مرا ہوتا۔

۷۔ اوٹھی کا دودھ زویا تین بار دو ہارکتے ہیں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد ٹھہر کر تاکہ دودھ خود اُترے ۔

نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں؟ آپ نے فرمایا جب آدمی اپنے وطن سے باہر مڑتا ہے تو مقام مرگ سے مقام پیدائش تک کی مسافت کے برابر اس کو جنت میں جگہ ملتی ہے۔
(ابن ماجہ - نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، سفر میں مرنا شہادت ہے۔
(ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بیمار ہو کر مڑتا ہے وہ شہادت کا درجہ پاتا ہے قبر کے فتنے سے محفوظ رہتا ہے اور صبح و شام اس کو ہمیشہ بہشت کا بزم ملتا ہے۔ (ابن ماجہ - بیہقی)

طاعون کی موت شہید کی طرح ہے

حضرت عرباض رضی اللہ عنہ بن ساریہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہداء اور وہ لوگ جو اپنے بستروں پر مرے ہیں ان لوگوں کے معاملے میں خداوند تعالیٰ بزرگ و برتر کے سامنے جھکوا کریں گے جو طاعون میں مرے ہیں۔ پس شہید لوگ کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں یعنی ہمارے منشا بہ ہیں جو ہماری طرح طاعون کے ہاتھوں شہید ہوئے ہیں۔ اور جو لوگ اپنے بستروں پر مرے ہیں وہ کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں جس طرح ہم اپنے بستروں پر مرے ہیں یہ بھی اپنے بستروں پر مرے ہیں خداوند تعالیٰ اس جھگڑے کو سن کر فرمائے گا اچھا ان کے زخموں کو دیکھو اگر ان کے زخم شہیدوں کے زخم کے مانند ہیں تو وہ شہیدوں میں سے ہیں اور ان کے ثواب کے مستحق ہیں چنانچہ دیکھا جائیگا اور ان کے زخم شہیدوں کے زخم (چوٹ) کے مانند ہوں گے۔ (احمد - نسائی)

طاعون سے بھاگنے کی مذمت اور اس پر صبر کرنے کی فضیلت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون سے بھاگنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کافروں کے مقابلہ میں جہاد سے بھاگ گیا ہو اور طاعون میں مرے والے کو شہید کا ثواب ملتا ہے۔
(احمد)

وَلَمَّا دَخَلَ قَالَ لَسَوْلاَ اللَّهُ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ بَعْدَ مَوْلِدِهِ قَبِيْلَهُ مِنْ مَوْلِدِهِ إِلَى مُنْقَطِعِ أَثَرِهِ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ).

۱۵۰۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ.

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ مَرِيضًا مَاتَ شَهِيدًا وَوُفِّيَ قِتْنَةُ الْقَبْرِ وَغُدِي وَرِيحٌ عَلَيْهِ بِرُوحِهِ مِنَ الْجَنَّةِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ)

۱۵۰۶ وَعَنِ الْعُرَيْضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشَّهْدَاءُ أَعْوَامُ الْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى قُورُشِهِمْ إِلَى رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ فِي الَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُونِ فَيَقُولُ الشَّهْدَاءُ إخواننا قُتِلُوا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُولُ الْمُتَوَفَّوْنَ إخواننا مَاتُوا عَلَى قُورُشِهِمْ كَمَا مَاتْنَا فَيَقُولُ رَبَّنَا انْظُرْ إِلَى جَرَا حَتْمِهِمْ فَإِنْ أَشْبَهَتْ جَرَا حَتْمَهُمْ جَرَا حَتْمِ الْمُقْتُولِينَ فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَإِذَا جَرَا حَتْمَهُمْ قَدْ أَشْبَهَتْ جَرَا حَتْمَهُمْ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

ان کے ثواب کے مستحق ہیں چنانچہ دیکھا جائیگا اور ان کے زخم شہیدوں کے زخم (چوٹ) کے مانند ہوں گے۔ (احمد - نسائی)

ان کے ثواب کے مستحق ہیں چنانچہ دیکھا جائیگا اور ان کے زخم شہیدوں کے زخم (چوٹ) کے مانند ہوں گے۔ (احمد - نسائی)

طاعون سے بھاگنے کی مذمت اور اس پر صبر کرنے کی فضیلت

۱۵۰۷ وَعَنْ جَابِرِ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَارُّ مِنَ الطَّاعُونِ كَالْفَارِّ مِنَ الرَّحْفِ وَالْمَبَايِرُ فِيهِ لَكَ أَجْرُ شَهِيدٍ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

(احمد)

بَابُ تَمَنِّيِ الْمَوْتِ وَذِكْرِهُ

موت کو یاد رکھنے کی فضیلت اور آرزوئے موت کا بیان

فصل اول

موت کی آرزو نہ کرنا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے اس لئے کہ اگر وہ بیکو کار ہے تو ممکن ہے کہ اس کے اعمال صالحہ میں زیادتی ہو جائے اور اگر بدکار ہے تو ممکن ہے وہ آئندہ خدا کو خوش کر سکے۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے (یعنی دل سے) اور نہ (زبان سے) موت کی دعا کرے اس لئے کہ جب انسان مرتا ہے تو اس کی امیدیں ختم ہو جاتی ہیں اور مومن کی عمر میں اضافہ خیر ہی کا باعث ہوتا ہے۔ (مسلم)

دنیاوی تکلیف و نقصان کی وجہ سے موت کی آرزو کرنے کی ممانعت

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی شخص کو کوئی تکلیف پہنچے تو وہ مرتے کی آرزو نہ کرے اور اگر اس قسم کی تنافی ضروری ہو تو یہ کہے اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِي مَا كَانَتْ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَ تَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ (یعنی اے اللہ! زندہ رکھ مجھ کو اس وقت تک جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہو اور موت سے مجھ کو اس وقت جب میرے لئے مرنا بہتر ہو۔) (بخاری و مسلم)

قلبی مولا اور موت

حضرت عبادہ بن مسامتؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص خدا سے ملاقات کو پسند کرتا ہے خداوند تعالیٰ اُس سے ملنے کو پسند فرماتا ہے اور جو کوئی خدا سے ملاقات میں کراہت محسوس کرتا ہے خداوند بزرگ دہرتر بھی اس کے ساتھ ملاقات کو پسند فرماتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے باحضورؐ کی کسی اور بیوی نے (رسولؐ) عرض کیا (یا رسول اللہؐ) ہم موت کو برا سمجھتے ہیں آپؐ فرمایا یہ بات نہیں ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ مومن کو جب موت آتی تو اس کو خوشخبری می جاتی ہے کہ خدا اس سے راضی ہے اور اس کو اچھا سمجھتا ہے۔ پس اس وقت اس کے خیال میں اللہ تعالیٰ رضامندی اور خدا کی نظر میں اس کی عظمت بہتر کوئی چیز نہیں ہوتی اور پھر یہ ہوتا ہے کہ بندہ

۱۵۱۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيَّ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ اِمَّا لِحَيْنَا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَزِدَّادَ خَيْرًا وَّ اِمَّا لِمُسِيْبًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَسْتَعْتَبَ۔ (رواه البخاری)

۱۵۱۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيَّ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَأْتِيَهُ اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ انْقَطَعَ اَمَلُهُ وَاِنْهٗ لَا يَزِيْدُ الْمُوْمِنُ عُمُرًا اِلَّا خَيْرًا۔ (رواه مسلم)

۱۵۱۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيَّ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ مِنْ ضَرِّ اَمَابَةٍ اِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاَعْلًا فَلْيَقْدُ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتْ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَ تَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۱۴ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيَّ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَ مَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِهِ اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُوْمِنَ اِذَا احْضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللَّهِ وَ كَرَامَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَمَامَةٍ فَاحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَاِنْ الْكَافِرُ اِذَا احْضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَ عُقُوْبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ

مَعَآ أَمَامَهُ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ لِقَاءَ عَدُوِّهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
 وَفِي رِوَايَةٍ عَائِشَةَ وَ الْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللَّهِ
 میں اس وقت موت سے بڑی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ وہ خداوند تعالیٰ سے ملاقات کو بڑا سمجھتا ہے اور خدا اس سے ملاقات کو بڑا خیال کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

مومن کی موت خود اس کی راحت کا ذریعہ ہے اور فاجر کی موت دنیا والوں کی راحت کا سبب ہے

۱۵۱۵ وَعَنْ أَبِي قَادَةَ أَنَّهُ كَانَ يَحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيحٌ أَوْ مُسْتَرَاخٍ مِنْهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاخُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا إِذَا هَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالْدَّوَابُّ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
 حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرتبہ جنازہ لایا گیا۔ آپ نے فرمایا یہ راحت پانے والا ہے یا آپ نے یہ فرمایا کہ اس سے دوسروں کو راحت نصیب ہوئی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راحت پانے والا کون ہے اور وہ کون ہے جس سے دوسروں کو راحت نصیب ہوئی؟ آپ نے فرمایا۔ مومن بندہ، کہ راحت ہے (اس کو) مرنے کے بعد دنیا کے رنج و آلام سے اور دنیا کی تکلیفوں سے اور وہ رحمت خداوندی میں چلا جاتا ہے۔ اور فاجر و بدکار بندہ کے مرنے سے خدا کے بندے راحت پاتے ہیں اور شجر و درخت اور جانور اس کے شر سے۔ (بخاری و مسلم)

دنیا میں مسافر بلکہ راہ گیر کی طرح رہو۔

۱۵۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَا غِبَكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ - (رِوَاةُ الْبُخَارِيِّ)
 حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا مونڈھا پکڑ کر فرمایا۔ دنیا میں اس طرح رہ گویا تو مسافر یا راہ گیر۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ اس سے ابن عمر فرمایا کرتے اور جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کر اور جب صبح ہو جائے تو شام کا انتظار نہ کر اور صبح کو بیماری سے غنیمت سمجھ۔ صحت میں جو عمل کر لیا بیماری میں اس کا ثواب پانے کا۔ اور زندگی کو موت سے غنیمت سمجھ۔ (یعنی زندگی عمل کرنا کہ مرنے کے بعد اس کا ثواب پائے)۔ (بخاری)

خدا کی ذات سے رحمت ہی کی امید رکھو

۱۵۱۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَقُولُ لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ - (رِوَاةُ مُسْلِمٍ)
 حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے تین دن پہلے یہ کہتے سنا کہ نہ مرے تم میں سے کوئی گریہ کرے کہ خدا کے متعلق نیک گمان رکھنا ہو یعنی اس کے فضل و کرم اور بخشش پر کامل اعتقاد کی حالت میں وفات ہونی چاہئے۔ (مسلم)

فصل دوم

قیامت کے دن خدا کا سب سے پہلا سوال

۱۵۱۸ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِئْنَكُمْ أَنْبَأَكُمْ مَا أَوَّلُ مَا يَقُولُ اللَّهُ لِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَا أَوَّلُ مَا يَقُولُونَ لَهُ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ هَلْ أَحْبَبْتُمْ لِقَائِي فَيَقُولُونَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُولُ لِمَ فَيَقُولُونَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ فَيَقُولُ قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِي - دَوَاۅءُ فِي شَرْحِ الشُّنَّةِ دَابُّ لَيْعٍ فِي الْحِلْيَةِ -

دیکھا میں تم کو اس بات آگاہ کر دوں کہ قیامت کے دن خداوند مومنوں سے سب سے پہلی بات کیا کہے گا اور مومن پہلی بات خدا سے کیا کہیں گے صحابہؓ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ - آپؐ فرمایا خداوند تعالیٰ قیامت میں سے پہلے یہ پوچھے گا کہ کیا تم مجھ سے ملنے کو پسند کرتے تھے؟ مومن جواب دیں گے ہاں پروردگار - خداوند تعالیٰ پوچھے گا تم میری ملاقات کو کیوں پسند کرتے تھے؟ مومن جواب دیں گے اس لئے کہ ہم تجھ سے معافی و درگزر اور بخشش کی امید رکھتے تھے۔ خداوند تعالیٰ یہ سن کر فرمائے گا میری بخشش تمہارے لئے واجب ہو گئی۔ (شرح السنۃ)

موت کو کثرت سے یاد کرو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہت یاد کرو لذتوں کو کھودینے والی چیز کو یعنی موت کو۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۱۵۱۹ / وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُوا إِذْ ذُكِرَ هَٰذِهِمُ اللَّذَاتِ الْمَوْتُ - دَوَاۅءُ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ

اللہ سے حیا کرنے کا حق

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صحابہؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے شرم و حیا کرنے میں شرم و حیا کا حق ادا کرو صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی خدا کا شکر ہے ہم خدا سے اس طرح شرم و حیا کرتے ہیں۔ یعنی اس سے ڈرتے ہیں۔ آپؐ فرمایا حیا کرنا یہ نہیں جو جس کو تم کہتے ہو بلکہ خدا سے حیا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ سزا اور جو کچھ سر کے اندر ہے اس کی حفاظت کرے اور پیٹ اور جو کچھ اس کے اندر ہے اس کی حفاظت کرے اور چاہیے کہ موت کو یاد رکھے اور پڑیوں کے بوسیدہ ہو جانے کو نہ بھولے اور جو شخص آخرت کی بھلائی کا خیال رکھتا ہے وہ دنیا کی زینت کو چھوڑ دیتا ہے۔ پس جس نے ان باتوں پر عمل کیا اس نے خدا سے حیا کی اور حیا کا حق ادا کیا۔

۱۵۲۰ / وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لَّا صَحَابَہِ اسْتَحْيُوا مِنِ اللَّهِ حَقَّ الْحَبَاءِ قَالُوا إِنَّا نَسْتَحْيِي مِنَ اللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ قَالَ لَيْسَ ذَٰلِكَ وَلَكِنْ مِّنِ اسْتَحْيَىٰ مِّنِ اللَّهِ حَقَّ الْحَبَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّاسَ وَمَا دَعَىٰ وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوَىٰ وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبَلَاءَ وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذَٰلِكَ فَقَدْ اسْتَحْيَىٰ مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَبَاءِ - دَوَاۅءُ أَحْمَدَ وَ التِّرْمِذِيِّ

(احمد۔ ترمذی) ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

موت تحفہ مومن ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا تحفہ موت ہے۔ (بیہقی)

۱۵۲۱ / وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تحفۃ المؤمن الموت - دَوَاۅءُ الْبَيْهَقِيِّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

لے سر کی حفاظت سے مراد غرور و تکبر سے باز رہنا۔ اور سر کے اندر کی چیزوں سے مراد زبان آنکھ اور کان کو بری باتوں سے بچانا ہے۔ پیٹ سے مراد حرام اور شہ کے چیزوں کے کھانے پر ہیز کرنا اور پیٹ کے اندر کی چیزوں سے مراد ستر، ہاتھ، پاؤں اور دل کی حفاظت ہے۔ ۱۲ مترجم

پیشانی کے پسینے کے ساتھ مرنے کا مطلب اور اس کی حقیقت

۱۵۲۲/۱۲ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَوْتُ يَعْرِقُ الْجَبِينِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت بريدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن پیشانی کے پسینے کے ساتھ مرتا ہے (یعنی مومن کو جاں کنی کی سخت تکلیف ہوتی ہے جس سے پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے اور یہ علامت بھلائی کی ہے۔ بعض کے نزدیک پسینہ سے مراد یہ ہے کہ مومن کو موت کے وقت کوئی اذیت نہیں ہوتی بجز پسینے کے)۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

ناگہانی موت

۱۵۲۳/۱۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَوْتُ الْفَجَاءَةِ آخِذَةٌ أَلَسِفَ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَزَمِيُّ فِي كِتَابِهِ آخِذَةٌ أَلَسِفَ لِلْكَافِرِ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِ -

حضرت عبد اللہ بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ناگہانی موت غصبِ الہی کی پکڑ ہے۔ (ابوداؤد، بیہقی اور رزین نے اس روایت میں یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ غصبِ الہی کی پکڑ ہے کافر کے لئے اور رحمت ہے مومن کے لئے۔)

موت کے وقت رحمتِ خداوندی کی امید

۱۵۲۴/۱۴ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَايٍ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ: كَيْفَ تَحْدُثُكَ قَالَ أَرْجُو اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنِّي أَخَافُ دُنُوِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هَذِهِ الْمَوَاطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو وَآمَنَ مِمَّا يَخَافُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان کے پاس پہنچے جب کہ وہ دم توڑ رہا تھا آپ نے اس سے پوچھا تو اپنے آپ کو کس حال میں پاتا ہے (یعنی تیرے دل میں خدا کی رحمت کی امید ہے یا غصبِ الہی کا خوف) اس نے کہا یا رسول اللہ میں اپنے دل میں خدا کی رحمت کی امید رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں کی وجہ سے خوف زدہ ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بندے کے دل میں ایسے وقت یہ باتیں جمع نہیں ہوتیں۔ یعنی امیدِ رحمت اور خوفِ گناہ، مگر اللہ تعالیٰ اس کی امید کو پورا کرتا ہے اور خوف سے امن میں رکھتا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

فضل سوم

نیک اعمال میں زیادتی کے لئے درازی عمر باعثِ سعادت ہے

۱۵۲۵/۱۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَمُوتُ الْمَوْتُ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ الْمُطَّلَعِ شَدِيدُ دَرَانٍ مِنَ التَّعَادَةِ أَنْ تَطُولَ عُمُرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْإِيمَانَةَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موت کی آرزو نہ کرو اس لئے کہ جاں کنی کا خوف اور ہول سخت ہے اور یہ بات نیک نیتہ سے متحمل ہے کہ بندہ کی عمر زیادہ ہو اور خداوند تعالیٰ بندہ کو اپنی اطاعت کی طرف رجوع رکھے۔ (احمد)

۱۵۲۶/۱۶ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ جَلَسْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا دَرَقَنَاءَ بَنِي

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر تھے اور ہم جن آپ کی طرف متوجہ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ

سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَأَكْثَرَ الْبُكَاءُ فَقَالَ
يَلِيَّتَنِي مَتَّى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَامٌ يَا سَعْدُ أَعِنْدِي تَمَتَّى الْمَوْتِ فَرَدَّ
ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ إِنَّ
كُنْتُ خُلِقْتُ لِلْجَنَّةِ فَمَا طَالَ عَمْرُوكَ وَحَسَنَ
مِنْ عَمَلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ.

عالمِ اسلام نے ہم کو نصیحت فرمائی اور (اپنے بیان سے) ہمارے دلوں کو نرم کرنا
سعد بن ابی وقاصؓ (آپ کے بیان سے بے حد متاثر ہونے، رونے اور
بہت رونے اور پھر کہا: کاش مجھ کو (بچپن ہی میں) موت آجاتی۔ رسول اللہ
ﷺ نے (ریشن کر) فرمایا: سعدؓ میرے سامنے مرنے کی آرزو
کرتا ہے۔ آپ نے تین بار یہ جملہ کہا اور اس کے بعد فرمایا: سعدؓ اگر تو
جنت کے لئے پیہر کیا گیا ہے تو جس قدر تیری عمر زیادہ ہوگی اسی قدر
تیرے لئے بہتر ہوگا۔ (احمد)

حضرت نجّاب کا واقعہ۔

١٥٢٤ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى
خَبَابٍ وَقَدْ اكْتَوَى سَبْعًا فَقَالَ لَوْ لَا إِنِّي سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَمُتَنَّ
أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لَمْ يَمُتْهُ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْلِكُ دِرْهَمًا
وَأَنْ فِي جَانِبِ بَيْتِي الْآنَ لَا دُبْعَيْنِ الْفَدِيرِمْ
قَالَ ثُمَّ أَتَى يَكْفِيهِ فَلَمَّا رَأَاهُ بَكَى وَتَالَ
وَلَكِنْ حَزَنًا لَا لَمْ يُوجَدْ لَهُ كَفَنٌ إِلَّا بُرْدَةً
مَلْجَأًا إِذَا جُعِلَتْ عَلَى رَأْسِهِ فَلَصْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ
وَإِذَا جُعِلَتْ عَلَى قَدَمَيْهِ فَلَصْتُ عَنْ رَأْسِهِ حَتَّى
مُدَّتْ عَلَى رَأْسِهِ وَجُعِلَ عَلَى قَدَمَيْهِ الْأَذْخَرُ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت حارثہ بن مضرؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت خبابؓ کے پاس گیا جب کہ انھوں نے اپنے جسم پر سات جگہ داغ لگوائے تھے انھوں نے کہا کہ اگر میں نے نبی ﷺ سے یہ سنا نہ ہوتا کہ تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے، تو میں ضرور موت کی آرزو کرتا۔ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دیکھا ہے کہ میں ایک درہم کا بھی مالک نہیں تھا۔ اور آج میرے گھر کے گوشے میں ۴۰ چالیس ہزار درہم موجود ہیں۔ حارثہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد خبابؓ کے سامنے ان کا کفن لایا گیا (جو نہایت عمدہ تھا) انھوں نے اس کفن کو دیکھا تو رو پڑے اور کہا۔ آہ حمزہ رضی کو ایسا کفن ملا جس میں سفید سیاہ دھاریاں تھیں لیکن اس قدر چھوٹا تھا کہ سر کی جانب کھینچ کر سر ڈھکا جاتا تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں کو ڈھکا جاتا تو سر کھل جاتا تھا۔ بالآخر سر ڈھانک دیا گیا اور پاؤں پر اُذخرہ ڈال دی گئی۔

(احمد - ترمذی) مگر ترمذی نے یہ حدیث شَمَّ اُتِیَ بِکَفِّهِ سے آخر تک سان شی -

إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ شَيْءَ أُقِي بِكَفِّهِ إِلَّا
أَخِيرَةً -

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَ الْمَوْتَ
جَانِ مَنِيَّ كَقَوْلِهِمْ جَانِ مَنِيَّ
فَضْلٌ أَوَّلُ .

قريب المرگ کو تلقین

حضرت ابوسعید اور ابو مرزہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

١٥٢٨ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَآبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ

۱۰ ایک گھاس کا نام ہے جو مدینہ میں پیدا ہوتی ہے۔

اللَّهُ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُوا أَمْوَاتَكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ -
 (رداءہ مسلم)

مریض و قریب کے سامنے بھلائی کے کلمات ہی کہے جائیں

۱۵۲۹ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ نَفْسُ الْمَيِّتِ أَوْ الْمَيِّتُ فَقُولُوا مَيِّتٌ مَيِّتٌ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَوْمَئِذٍ مُتَوَنِّعَةٌ عَلَى مَا تَقُولُونَ. (رداءہ مسلم)

حضرت ام سلمہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ یا کسی قریب الگ شخص کے پاس تو اس کے سامنے بھلائی کا کلمہ پڑھو اس لئے کہ تم جو کچھ کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ (مسلم)

مصیبت کے وقت صبر و رضا کا اجر

۱۵۳۰ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ. اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي فِي مُصِيبَتِي وَخَلْفِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ أَيْ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوَّلَ بَيْتٍ هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنِّي قُلْتُهَا فَأَخْلَفَ اللَّهُ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (رداءہ مسلم)

حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی مسلمان کو مصیبت پہنچے اور وہ خداوند بزرگ و برتر کے حکم کے مطابق اس مصیبت پر یہ الفاظ کہے اِنَّا لِلَّهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاغِبُونَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي فِي مُصِيبَتِي وَخَلْفِي خَيْرًا مِنْهَا (یعنی ہم خدا ہی کے ہیں اور اسی کی طرف ہم کو واپس جانا ہے۔ اے اللہ میری مصیبت پر مجھ کو ثواب دے اور جو چیز ضائع ہوئی ہے اس سے بہتر بدلہ عطا فرما) تو خداوند تعالیٰ اسے بہترین اس کو عطا فرمادیتا ہے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب ابو سلمہ رضی اللہ عنہ (ان کے شوهر) کا انتقال ہو گیا تو میں نے کہا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر کون مسلمان ہو گا وہ ایسا تھا جس نے سب سے پہلے مع اہل و عیال کے ہجرت کی تھی پھر میں نے یہی کلمے کہے جو

اوپر مذکور ہوئے تو خداوند تعالیٰ نے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے عوض مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا یعنی حضور سے میرا نکاح ہو گیا۔ (مسلم)

میت کے لئے آنحضرت کی دعا

۱۵۳۱ وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَارٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا تَدْعُوا عَلَيَّ أَنْفُسُكُمْ إِلَّا بِخَيْرَاتٍ الْمَلَائِكَةُ يَوْمَئِذٍ مُتَوَنِّعَةٌ عَلَى مَا تَقُولُونَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَا رَبِّ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِ بَيْنَ وَ أَخْلَفَهُ فِي حَقِيقَةِ الْعَالَمِينَ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي السَّهْدِ بَيْنَ الْعَالَمِينَ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي قَبْرِهِ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي قَبْرِهِ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي قَبْرِهِ (یعنی اے اللہ تعالیٰ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں (موت کے وقت) پتھر لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اپنے ہاتھ سے ان کی آنکھیں بند کیں اور پھر فرمایا جب روح قبض کی جاتی ہے تو اس کی بنیائی بھی روح کے ساتھ چلی جاتی ہے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے گھر والے یہ سن کر سمجھ گئے کہ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا اور وہ رولے چلانے لگے۔ آپ نے فرمایا اپنے نفسوں پر بھلائی کے سوا اور کوئی دعا نہ کرو اس لئے کہ اس وقت جو کچھ تمہاری زبان سے نکلتا ہے فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي يَا رَبِّ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِ بَيْنَ الْعَالَمِينَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي السَّهْدِ بَيْنَ الْعَالَمِينَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي قَبْرِهِ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي قَبْرِهِ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي قَبْرِهِ (یعنی اے اللہ تعالیٰ)

ابو سلمہ کو بخش دے اور ان کا مرتبہ بلند فرما کر ان لوگوں میں ان کو شامل فرمائے جن کو راہِ مستقیم دکھائی گئی ہے اور ان کے پسماندگان کی کارسازی فرما۔ اور اسے پروردگار تمام جہانوں کے ہم کو اور ان کو بخش دے اور ان کی قبر میں کشادگی فرما اور اس کو منور کر۔ (مسلم)

وصال کے بعد آپ پر ڈالی گئی چادر

۱۵۳۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمَّا وَفَاتَ فَرَأَتْهُ تَوَسَّيْتُ بِيَدِي حَبْرَةً
لَهُ وَفَاتَ فَرَأَتْهُ تَوَسَّيْتُ بِيَدِي حَبْرَةً
رَمْتَقِي عَلَيْهِ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

آخری کلام کلمہ طیب و دخول جنت کی ضمانت

۱۵۳۳ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اخِرَ كَلَامِهِ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۵۳۴ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخِرُ سُورَةِ يُسَّ عَلَيَّ
مَوْتَاكُمْ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

مسلمان میت کو بوسہ دینا جائز ہے

۱۵۳۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَطْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ
وَهُوَ يَبْكِي حَتَّى سَالَ دَمُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى وَجْهِ عُثْمَانَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۳۶ وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

تجہیز و تکفین میں جلدی کرنی چاہیے

۱۵۳۷ وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحَّوْحٍ أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ
الْبَخَاءِ مَرِضٌ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَعُودُهُ فَقَالَ إِنِّي لَا أُرَى كَلِمَةً إِلَّا قَدْ حَدَّثَ
بِهِ الْمَوْتَ فَأَذِنُوا فِي يَدَيْهِ وَتَحَلَّوْا فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي
لِجُفَيْفَةِ مُسْلِمٍ أَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرِي أَهْلِهِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

فصل سوم

قریب مرگ کو تلقین کرو۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنے والوں کو تم ان کلموں کی تلقین کیا کرو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَوْنِ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (یعنی خدا کے سوا کوئی معبود نہیں جو بربار اور بزرگ ہے پاک ہے جو عرش عظیم کا پروردگار ہے تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کلموں کو

۱۵۳۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوا مَوْتَكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَوْنِ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ لِلْأَخْيَارِ قَالَ أَجُودُ وَأَجُودُ (رَدَاةُ ابْنِ مَاجَه)

تندرست آدمیوں کو سکھانا کیسا ہے آپ نے فرمایا بہتر اور بہتر۔ (ابن ماجہ)

مومن اور کافر کی روح قبض ہونے کا حال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب مرگ انسان کے پاس فرشتے آتے ہیں پس اگر وہ مرد صالح ہو تا تو فرشتے کہتے ہیں اے پاک جان جو پاک بدن میں تھی، نکل اس حال میں کہ خدا تعالیٰ اور مخلوق کے نزدیک تیری تعریف کی گئی ہے اور تجھ کو خوشخبری ہو راحت کی اور جنت کے پاک رزق کی اور خدا سے ملاقات کی جو تجھ پر غضب ناک نہیں رہا بلکہ تجھ سے راضی اور خوش ہے) یہ فرشتے برابر اس قریب مرگ شخص کے سامنے بھی کہتے ہیں یہاں تک کہ روح خوش ہو کر جسم سے باہر نکل آتی ہے اور فرشتے اس کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں پھر اس کے واسطے آسمان کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور دربان پوچھتا ہے کون ہے؟ یہ فرشتے کہتے ہیں۔ فلاں شخص ہے پس کہا جاتا ہے مرجا اس پاک جان کو جو پاک بدن میں تھی اور داخل ہوئے پاک جان آسمان میں اس حال میں کہ تیری تعریف کی گئی ہے اور خوشخبری ہو تجھ کو راحت کی، جنت کے رزق کی، خوشنودی خدا کی۔ یہی جملے اس برابر کہے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ روح اس آسمان میں پہنچتی ہے جہاں خدا کی خاص رحمت ہے اگر وہ بدکار انسان ہے تو فرشتے اس سے کہتے ہیں اے نفس غیث جو غیث اور (نا پاک) بدن میں تھا، نکل اس حال میں کہ تیری بُرائی کی گئی ہے اور بشارت ہو تجھ کو گرم پانی کی پیپ کی طرح طرح کے غذاؤں کی۔ فرشتے برابر یہی الفاظ کہتے رہتے ہیں یہاں تک کہ روح جسم سے باہر نکل آتی ہے اور فرشتے اس کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں۔ آسمان کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور پوچھا جاتا ہے کہ

۱۵۳۹ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْمِيَتْ تَعْمُرَةُ الْمَلَكُةُ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوا أُوْخْرِجِي آيَتَهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ أُخْرِجِي تَحِيَّةً وَ ابْشِرِي بِرُوحٍ وَ رِيحَانٍ وَ رَبِّ غَيْرِ غَضَبَانِ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَاكَ حَتَّى تَخْرُجَ شَمَّ يُعْرَبُّ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هَذَا فَيَقُولُونَ فَلَا يُقَالُ مَرَحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ أُدْخِلِي تَحِيَّةً وَ ابْشِرِي بِرُوحٍ وَ رِيحَانٍ وَ رَبِّ غَيْرِ غَضَبَانِ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَاكَ حَتَّى تَنْهَى إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي فِيهَا اللَّهُ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ سُوءًا قَالُوا أُخْرِجِي آيَتَهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ أُخْرِجِي ذَمِيمَةً وَ ابْشِرِي بِحُمِيمٍ وَ غَسَاقٍ وَ آخِرُ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجُ فَمَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَاكَ حَتَّى تَخْرُجَ شَمَّ يُعْرَبُّ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هَذَا فَيَقُولُونَ فَلَا يُقَالُ لَا مَرَحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيثَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ أُدْخِلِي ذَمِيمَةً فَإِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكَ أَتَوَابُ السَّمَاءِ فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَاءِ شَمَّ تَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ۔ (رَدَاةُ ابْنِ مَاجَه)

کون شخص ہے پس کہا جاتا ہے یہ فلاں شخص ہے۔ آسمان کا دربان کہتا ہے خوشخبری نہ ہو ناپاک روح کو جو ناپاک جسم میں تھی، واپس جا اس حال میں کہ تیری برائی کی گئی ہے پس تیرے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ پھر اسے پھینک دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ قبر کی طرف آجاتی ہو (ابن ماجہ)

۱۵۲۰ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلْقَاهَا مَلَكَانِ يُسْعِدَانِ قَالَا حَمْدًا فَذَكَرَ مِنْ طَيِّبِ رِيحِهَا وَذَكَرَ الْمُسْلِمَ قَالَا يَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحُ طَيِّبَةٍ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَ عَلَى جَسَدٍ كُنْتَ تَعْمُرُ يَنْهَ فَيُطْلَقُ بِهِ إِلَى دَيْتِهِ ثُمَّ يَقُولُ انْطَلِعُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَا وَلَكَ الْكَافِرُ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ قَالَا حَمْدًا وَ ذَكَرَ مِنْ نَسَبِهَا وَ ذَكَرَ لَعْنًا يَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ خَبِيثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ فَيُقَالُ انْطَلِعُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى أَنْفِهَا هَكَذَا-

(درواہ مسلم)

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کا کونہ اپنی ناک پر رکھا۔ گویا کافر کی روح کی بدبو آپ کو محسوس ہوئی۔ (مسلم)

۱۵۲۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حُضِرَ الْمَوْتُ مِنْ أَتَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِخَيْرِ بَرِيَّةٍ بَيَضَاءُ فَيَقُولُونَ أَخْرِجِي رَاغِبَةً مُرَضِيَةً عَنْكَ إِلَى رُوحِ اللَّهِ وَدِيحًا وَ رَبِّ غَيْرِ غَضَبَانَ تَحْمِلُ كَأَطْيَبِ رِيحِ الْمُسْلِمِ حَتَّى إِذَا لَبَّيْنَا وَلَهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى يَأْتُوا بِهِ أَبْوَابَ السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ مَا أَطْيَبَ هَذَا الْبَرِّحُ الَّذِي جَاءَ تَكُمُ مِنَ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِينَ فَلَهُمْ أَشَدُّ فَرَحًا بِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ بَعَاثُهُمْ يَتَقَدَّمُ عَلَيْهِ فَيَسْأَلُونَهُ مَاذَا فَعَلَ فَلَا يُفِيقُونَ دَعْوَةً فَإِنَّهُ كَانَ فِي غَمٍّ الدُّنْيَا فَيَقُولُ قَدْ مَاتَ أَمَا أَنَا كَمْ فَيَقُولُونَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس وقت مومن کی روح نکلتی ہے تو دو فرشتے اُس کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں۔ حماد راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روح کی خوشبو اور مشک کا ذکر کیا (یعنی یہ کہ اس سے مشک کی خوشبو آتی ہے) اس کے بعد راوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول بیان کیا کہ آسمان کی مخلوق اس روح کو دیکھ کر کہتی ہے کہ ایک پاک روح زمین کی طرف سے آتی ہے۔ پھر آسمان والے اس روح کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ رحمت نازل ہو خدا کی تجھ پر اور تیرے جسم پر جس کو تو آباد رکھتی تھی۔ پھر فرشتے اس کو پروردگار کے پاس لے جاتے ہیں اور پروردگار یہ حکم دیتا ہے کہ اس کو دنیا کے دن تک مہلت دے دو۔ اور جب کافر کی روح نکلتی ہے، حماد نے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس روح کی بدبو کا ذکر کیا اور بھڑکھڑکاتے ہوئے اس کے بعد کہا کہ اس روح کو دیکھ کر آسمان والے کہتے ہیں کہ ایک ناپاک روح زمین کی طرف سے آتی ہے۔ پھر کہا جاتا ہے اس کو لے جاؤ اور قیامت کے دن تک مہلت دے دو۔ ابو ہریرہ نے کہا کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشم کا کپڑا لے کر آتے ہیں اور مومن کی روح سے کہتے ہیں کہ اے روح! جسم سے نکل اور خدا کی جانب چل۔ اس حال میں کہ تو خدا سے راضی ہے اور خدا تجھ سے خوش ہے۔ خدا کی رحمت اور جنت کا رزق تیرے لئے ہے پس روح نکلتی ہے اور اس کی خوشبو مشک کے مانند ہوتی ہے اور فرشتے اس کو ہاتھوں ہاتھ آسمان کی طرف لے جاتے ہیں۔ جب فرشتے اس روح کو آسمان کے دروازوں پر لے کر پہنچتے ہیں تو آسمان کے فرشتے کہتے ہیں کیا خوشبو خوشبو جس کو تم زمین کی طرف سے لے کر آئے ہو پھر یہ فرشتے اس روح کو مومنوں کی ارواح کے پاس لے جاتے ہیں اور وہ اس سے اس قدر خوش ہوتی ہیں جس طرح وہ شخص جس کا کوئی عزیز سفر سے واپس آیا ہو یا کوئی گم شدہ عزیز اگر ملا ہو۔ پھر مومنوں کی روحیں اس روح سے دریافت کرتی ہیں کہ فلاں

قَدْ ذَهَبَ بِهِ إِلَى أُمِّهِهَا وَبِهِ وَإِنَّ الْكَافِرَ
إِذَا أُخْضِرَ أَنَّهُ مَلَئِكَةُ الْعَذَابِ بِمَسْحٍ
فَيَقُولُونَ أَخْرَجْنِي مِمَّا خِطَبَ مَسْخُوطًا عَلَيْكَ
إِلَى عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَأَنَّ رَجُلًا
جَافَةً حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ إِلَى بَابِ الْأَرْضِ
فَيَقُولُونَ مَا أَنْتَ هَذِهِ السَّيِّحُ حَتَّى يَأْتُونَ
بِهِ آذَانِ الْكُفَّارِ

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّيَمْنِيُّ)

پس وہ روح (جسم سے) مُردار کی بدبو کی طرح نکلتی ہے یہاں تک کہ فرشتے لاتے ہیں اس کو زمین کے دروازوں کی طرف اور کہا جاتا ہے
کیسی ناپاک اور بدبودار روح ہے پھر اس کو کافروں کی اراواح میں لے جاتے ہیں۔ (احمد - نسائی)

۱۵۴۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ نَبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ
فَأَنْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ لَمَّا يُلْحَقُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّا عَلَى
رُءُوسِنَا الطَّيْرُ وَفِي يَدَيْهِ عَوْذٌ يَنْكُثُ بِهِ فِي الْأَرْضِ
تَرَفُّعَ رَأْسِهِ فَقَالَ اسْتَعِينُوا يَا اللَّهُ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ مُؤْمِنٌ
إِذَا كَانَ فِي الْفُطْرَةِ مِنَ الدُّنْيَا وَاقْتَبَلَ مِنَ
الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مَلَئِكَةُ مِنَ السَّمَاءِ بِيضُ الْوُجُوهِ
كَأَنَّهُمْ وَجُوهُهُمْ الشَّمْسُ مَعَهُمْ مِنْ أَكْفَانِ الْجَنَّةِ
وَحَوْطٌ مِنْ حَوَاطِمِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسُوا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ
ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى يَجْلِسَ
عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ أَيَّتَهُ النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ أَخْرَجْنِي
إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ قَالَ فَتَخْرُجُ كَمَا
تَسِيلُ الْفُطْرَةُ مِنَ السَّقَاءِ فَيَأْخُذُهَا فَيَأْخُذُهَا
أَخْذًا كَمَا يَأْخُذُهَا فِي يَدَيْهِ طَرَفَهُ عَيْنٍ حَتَّى
يَأْخُذُهَا فَيَجْعَلُهَا فِي ذَلِكَ الْكَفَنِ وَفِي ذَلِكَ
الْحَوْطِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَمَا طُيَّبَ لَفْحَةٍ مَسْكٍ وَجَدَتْ
عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ قَالَ فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ
بِعَيْنٍ بِهَا عَلَى مَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا مَا هَذَا
الرُّوحُ الطَّيِّبُ فَيَقُولُونَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِأَحْسَنِ

حضرت برابر بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ہم ایک انصاری شخص کے جنازے پر گئے تھے جس کا ہم اس کی قبر پر پہنچے۔ ابھی ان کو دفن نہیں کیا گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ علیہ السلام بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے گرد اس طرح سرنگوں اور خاموش بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں اس وقت ایک لکڑی تھی جس کے آپ زمین کو پھیر رہے تھے۔ پھر (بیکار) آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا خدا سے پناہ مانگو قبر کے عذاب سے۔ دو یا تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے اور اس کے بعد فرمایا جب بندہ مومن کا تعلق دنیا سے منقطع ہونے والا ہوتا ہے اور وہ آخرت کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس کے پاس آسمان سے فرشتے آتے ہیں جن کے چہرے ایسے روشن ہوتے ہیں گویا ان کے منہ آفتاب ہیں۔ ان کے ساتھ جنت کے کفن اور خوشبو میں ہوتی ہیں یہاں تک کہ وہ اس قدر دور بیٹھ جاتے ہیں جتنی دور تک نگاہ جاتی ہے۔ پھر موت کا فرشتہ آتا ہے اور بندہ مومن کے سر پر بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے پاک روح خدا کی بخشش اور رضامندی کی طرف چل۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ روح اس طرح بہتی ہوئی جسم سے نکلتی ہے جس طرح پانی کا قطرہ مشک سے بہتا ہوا نکلتا ہے پس فرشتہ موت اس روح کو لے لیتا ہے اور فوراً ہی ملک الموت سے اس روح کو دوسرے فرشتے لے لیتے ہیں یعنی اس قدر جلد کہ ہلکے مارنے کی دیر نہیں ہوتی) اور اس کو اس کفن اور خوشبو میں رکھ لیتے ہیں جس کو وہ لائے تھے اور اس روح سے وہ بہترین چیز نکلتی ہے جو روئے زمین پر سب سے بہتر ہوتی ہے۔ پھر فرشتے اس روح

أَسْمَاءُ الَّتِي كَانُوا يُسْتَوْنَهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتَّى
يَنْتَهَوْا بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتَحُونَ لَهُ
فَيَفْتَحُ لَهُمْ فَيُسْتَعَدُّ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مَقَرُّ بَوَّاهَا
إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي تَلِيهَا حَتَّى يُنْتَهَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ
السَّابِعَةِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَكْتُبُوا لِكِتَابِ
عَبْدِي فِي عِلِّيِّينَ وَاعْبُدُوهُ إِلَى الْأَرْضِ فَإِنِّي
مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيهَا أَعْيَدْتُ لَهُمْ وَمِنْهَا أَخْرِجُهُمْ
تَارَةً أُخْرَى قَالَ فَمَعَادُ رُوحِهِ فِي جَسَدِهِ قَبْلَهُ
مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ
رَبِّي اللَّهُ فَيَقُولَانِ مَا دِيْنُكَ فَيَقُولُ دِيْنِي
الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي
بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَيَقُولَانِ لَهُ وَمَا عَلَيْكَ فَيَقُولُ قَرَأْتُ
كِتَابَ اللَّهِ فَأَمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ فَيُنَادِي مُنَادٍ
مِنَ السَّمَاءِ أَنْ صَدَّقَ عَبْدِي فَأَنْزِلُ شَوْهَةً مِنْ
الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَيَأْتِيهِ
مِنْ رُوحِهَا وَطِيْبُهَا فَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّةَ
بَعْرٍ قَالَ وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ
الثِّيَابِ طَيِّبُ الْمَرْيَحِ فَيَقُولُ أَتَشْرِي بِالَّذِي
بَسُرْتُكَ هَذَا يَوْمَكَ الَّذِي كُنْتَ تَشُو عَدُوَّ
فَيَقُولُ لَهُ مَنْ أَنْتَ فَوَجْهَكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ
بِالْخَيْرِ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحِ فَيَقُولُ رَبِّ
أَقِمِ السَّاعَةَ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ حَتَّى أَرْجِعَ
إِلَى أَهْلِي وَمَالِي -

قَالَ وَإِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ إِذَا كَانَ فِي
الْفِطَاعِ مِنَ الدُّنْيَا وَاقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ
نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَكُهُ سَوْدُ الْوُجُوهِ
مَعَهُمُ الْمُسَوَّحُ فَيَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّةَ الْبَصَرِ
ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكَ الْمَوْتِ حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ
رَأْسِهِ فَيَقُولُ آيَتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ
أُخْرِجْنِي إِلَى سَخَطٍ مِنَ اللَّهِ قَالَ فَتَفَرَّقُ

کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں اور فرشتوں کی جس جماعت کے قریب
وہ روح گزرتی ہے وہ جماعت کہتی ہے کون ہے یہ پاک روح - وہ
فرشتے جو اس روح کو لے جا رہے ہوتے ہیں کہتے ہیں یہ فلاں شخص ہے اور فلا
کا بیٹا ہے یعنی وہ اس کے نام و لقب کو عمدہ طریق پر بتاتے ہیں جن وہ دنیا
میں موسوم ہوتے ہیں جیسے کہ یہ فرشتے آسمان دنیا پر پہنچتے ہیں اور اس
لئے آسمان کا دروازہ کھولتے ہیں اسی طرح ہر آسمان کے دروازے پر ہوتا
ہے اور دروازہ اس کے لئے کھولا جاتا ہے اور ہر آسمان کے فرشتے دوسرے
آسمان تک اس کے ساتھ جاتے ہیں یہاں تک کہ اس روح کو ساتویں آسمان
پر پہنچایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ کے نامہ اعمال کو
مقام علیین میں (جہاں ارواح سعید رہتی ہیں) رکھو اور اس کو زمین
کی طرف لے جاؤ (یعنی اس کے مدفون جسم میں لوٹا دو) میں نے مٹی ہی سے
جسموں کو پیدا کیا ہے اور مٹی ہی میں ان کو واپس بھیجتا ہوں اور مٹی
ہی سے ان کو دوبارہ نکالوں گا - اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اس روح کو پھر اس کے جسم میں ڈال دیا جاتا ہے اور پھر اس
کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ اس کے جواب
میں وہ کہتا ہے میرا رب درگاہ اللہ ہے۔ پھر وہ فرشتے پوچھتے ہیں تیرا دین
کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں یہ کون شخص ہے جو
تم میں بھیجا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ وہ خدا کے رسول ہیں۔ پھر وہ پوچھتے ہیں
تو نے ان کا رسول ہونا کس طرح جانا؟ وہ کہتا ہے میں نے خدا کی کتاب کو
پڑھا اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ پھر ایک پکارنے والا آسمان
سے پکار کر کہتا ہے (یعنی خدا کی طرف سے اعلان کرتا ہے) کہ میرا بندہ سچا
ہے اس کے لئے جنت کا بستہ بچھاؤ اور جنت کا لباس اس کو پہناؤ اور
جنت کی طرف ایک کھڑکی کھول دو۔ چنانچہ کھڑکی کھول دی جاتی ہے اور
اس جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے۔ پھر اس کی قبر کو مد نظر تک کشادہ کر دیا
جاتا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اس کے پاس ایک
خوبصورت شخص آتا ہے جو بہترین لباس پہنے اور خوشبو لگائے ہوتا ہے اور اس
سے کہتا ہے خوشخبری ہو تجھ کو اس چیز کی جو تجھ کو خوش کرنے والی ہے (یعنی
تیرے لئے تمام نعمتیں موجود ہیں) اور یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا
گیا تھا پس میت اس سے پوچھتی ہے کہ تو کون ہے کہ تیرا جسم حسن و جمال میں
کمال ہے اور تو بھلائی کو لایا ہے اور خوشخبری کو سنا تا ہے؟ وہ کہے گا میں تیرا
عمل خیر میں میت میں نہ کر کہتی ہے لے میرے پر درگاہ اقامت کو قائم کر

فِي جَسَدِهِ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْزَعُ
السَّفُودُ مِنَ الصُّوفِ السَّبُولِ فَيَأْخُذُهَا
فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدْعُوهَا فِي يَدِهِ طَرَفَهُ
عَيْنٍ حَتَّى يَجْعَلُوهَا فِي تِلْكَ السُّوْجِ وَتَخْرُجُ
مِنْهَا كَأَنَّكَ رِيحٌ جَيْفَةٌ وَجِدَتْ عَلَى
وَجْهِهِ الْأَرْضِ فَيَقْبَعُدُونَ بِهَا حَتَّى لَا
يَبْصُرُونَ بِهَا عَلَى مَلَأَ مِنْ الْمَلَائِكَةِ
إِلَّا قَالُوا مَا هَذَا الرُّوحُ الْحَبِيبُ
فَيَقُولُونَ فَلَانِ ابْنِ فَلَانٍ بِأَقْبَمِ
أَسْمَاءِهِ الَّتِي كَانَ يُسَمِّي بِهَا فِي
الدُّنْيَا حَتَّى يَنْتَهِيَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا
فَيُسْتَفْتَى لَهُ فَلَا يُفْتَى لَهُ ثُمَّ قَرَأَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْتَحُ
لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ
الْجَنَّةَ حَتَّى يَلْجِ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ فَيَقُولُ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوا كِتَابَهُ فِي سَجْنٍ فِي الْأَرْضِ
السُّفْلَى فَتُطْرَحُ رُوحُهُ طَرَحًا شَمًّا قَرَأَ وَمَنْ
يُشْرِكْ بِإِسْمِي فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ
الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ يَحْبِقُ
فَمَعَادُ رُوحِهِ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُحْلِسَانِهِ
فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ هَاهَا هَاهَا لَا
أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ هَاهَا
هَاهَا لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ
الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هَاهَا هَاهَا لَا
أَدْرِي فَيُنَادِي مَنَادٌ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ
فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى
النَّارِ فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا دَسَسُوْهَا وَيَضِيقُ
عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْلُفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ وَيَأْتِيَهُ
رَجُلٌ قَبِيحُ الْوَجْهِ قَبِيحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيحِ
فَيَقُولُ أَبَشِرْ بِالَّذِي يَسُوءُكَ هَذَا الْقَوْمُ
الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ فَيَجْهَرُ

میں میرے پروردگار اقیامت کو قائم کر کے میں پھر اہل دہل کی طرف جاؤں
اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کافر بندہ جب دنیا سے
تعلقات کو ختم کرنے والا اور آخرت کی جانب متوجہ ہونے والا ہوتا ہے
تو سیاہ چہروں والے عذاب کے فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور طہاٹ ان کے
پاس ہوتے ہیں وہ اتنی دُور جا بیٹھتے ہیں جہاں تک نگاہ جاتی ہے پھر موت
کا فرشتہ آتا ہے اور اس کے سر ہانے بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے حبیب
وہاں کہ رُوح خدا کے غضب کی طرف بھل۔ آنحضرت نے فرمایا کہ کافر کی رُوح
دیہ نگر، بدن میں دوڑتی پھرتی ہے اور جسم سے باہر نکلنے سے ڈرتی ہے پس
فرشتہ موت رُوح کو کھینچتا ہے جس طرح کھینچا جاتا ہے آنکڑہ ترصوف
میں سے اور اس کو جسم سے (باہر) نکالتا ہے اور پلک مارتے ہیں
اس رُوح کو وہ فرشتے چھین لیتے ہیں جو اس کو لینے آئے تھے یہ فرشتے
اس رُوح کو طہاٹ میں لپیٹ لیتے ہیں اور اس سے سخت بدبو نکلتی
ہے جیسی مُردار بدبو جو کہیں زمین پر پائی جاتی ہے۔ پھر فرشتے اس
رُوح کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں اور فرشتوں کی جس جماعت
کے قریب یہ رُوح گزرتی ہے وہ یہی کہتی ہے کہ یہ کس کی ناپاک رُوح ہے؟
فرشتے جواب دیں گے فلاں شخص فلاں کا بیٹا یعنی اس کے ان تمام بُرے
ناموں اور القاب کا ذکر کریں گے جن سے دنیا میں ان کو مخاطب کیا جاتا
ہے یہاں تک کہ اس کو لے کر فرشتے آسمان دنیا پر پہنچیں گے اور دروازہ
کھلوں ان کے لیکن دروازہ نہ کھولا جائے گا۔ اس کے بعد رسول اللہ
ﷺ نے یہ آیت پڑھی لَا تَفْتَحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ
لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلْجِ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ (یعنی نہیں
کھولے جاتے کافروں کے لئے دروازے آسمانوں کے اور نہ وہ داخل
ہوں گے جنت میں جب تک داخل نہ ہوا دنٹ سوتی کے ناکے میں) (یعنی
ان کا جنت میں جانا ناممکن ہے) پھر خداوند تعالیٰ حکم دے گا اس کے نامہ
اعمال کو سمجھ میں رکھو جو ایک جگہ کا نام ہے جو ساتویں زمین کے اندر ہے
پھر اس کی رُوح پھینک دی جائے گی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے
ﷺ نے یہ آیت پڑھی وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ
فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ يَحْبِقُ جس
کسی نے خدا کے ساتھ کسی کو شریک کیا، وہ گویا آسمان سے منہ کے بل گر اس
ایک لیتے ہیں اس کو پرندے یا پھینک دیتی ہے اس کو ہوا در دراز جگہ
میں) اس کے بعد اپنے فرمایا کہ پھر ڈالی جاتی ہے رُوح جسم میں اور دو

الْوَجْهَ يَجِيءُ بِالشَّرِّ فَيَقُولُ اَنَا عَمَلُكَ اُخْبَيْتَ
فَيَقُولُ رَبِّ لَا تُفِيمُ السَّاعَةَ

وَفِي رِوَايَةٍ مَنَحُوهُ ذَا اَذْنِبِي اِذَا
خَرَجَ رُوحُهُ صَلَّى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْاَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَفُتِحَتْ لَهُ
اَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ بَابٍ اِلَّا وَهُمْ
يَدْعُوْنَ اللّٰهَ اَنْ يُعَوِّجَ رُوحَهُ مِنْ قَبْلِهِمْ
وَتُنْزَعُ نَفْسُهُ بِغَيْرِ الْكَافِرِ مَعَ الْعَرُوفِ
فَيَلْعَنُهُ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ اَبْوَابُ
السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ بَابٍ اِلَّا وَهُمْ يَدْعُوْنَ
اللّٰهَ اَنْ لَا يُعَوِّجَ رُوحَهُ مِنْ قَبْلِهِمْ

(رِوَاةُ اَحْمَدُ)

کہے گی۔ اسے میرے پروردگار! تو قیامت کو قائم نہ کر۔

فرشتے آکر بٹھلائے ہیں اور پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے ہا ہا ہا
میں نہیں جانتا۔ پھر اس سے پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے۔ وہ کہے گا ہا ہا ہا
میں نہیں جانتا پھر اس سے پوچھا جائیگا وہ شخص کون تھا جو تم میں بھیجا
گیا تھا وہ کہے گا ہا ہا ہا میں نہیں جانتا ایک پکارنے والا خدا کی طرف سے
پکار کر کہے گا یہ جھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا فرش کردار ایک دروازہ
ددرخ کی جانب اس کے لئے کھول دو۔ چنانچہ ددرخ کی طرف کھول
دیا جائے گا اور ددرخ کی گرمی اور گرم ہوا اس کو پہنچے گی اور اس
کی قبر کو تنگ کیا جائے گا یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ادھر کی ادھر نکل
جائیں گی۔ پھر ایک برصورت شخص سیلے کھیلے کپڑے پہنے اس کے پاس
آئے گا جس سے سخت بدبو نکلتی ہوگی وہ اس سے کہے گا خوشخبری ہے
تھو تو اس چیز کی جو تجھ کو بری معلوم ہوگی۔ یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ
کیا گیا تھا۔ میت اس سے پوچھے گی تو کون ہے؟ تیرا چہرہ نہایت بُرا ہے
اور بُرائی کو لایا ہے۔ وہ کہے گا میں تیرا بُرا عمل ہوں۔ یہ سن کر میت
ایک دوسری روایت میں یہ تمام واقعات مذکور ہے اور اس قدر مزید

افزادہ ہے کہ جس وقت بندہ مومن کی رُوح جسم سے نکلتی ہے تو رحمت بھیجتا ہے اس پر ہر وہ فرشتہ جو آسمان و زمین کے درمیان ہے
اور ہر وہ فرشتہ جو آسمان کے اندر ہے۔ اور کھولے جاتے ہیں اس کے لئے آسمان کے دروازے اور ہر دروازے کے دربان فرشتے خدا
سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اس کی رُوح کو ان کی طرف سے یا ان کے درویشوں سے آسمان کو لے جائے تاکہ وہ ان کی زیارت سے مشرف
ہوں اور کافر کی رُوح اس کی رگوں سے نکالی جاتی ہے اور لعنت بھیجتا ہے اس پر ہر وہ فرشتہ جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے
اور ہر وہ فرشتہ جو آسمان کے اندر ہے۔ اور بندہ رکھے جاتے ہیں پر آسمان کے تمام دروازے اور ہر دروازے کے دربان فرشتے خدا
سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اس کی رُوح ان کے دروازوں سے نہ نکالی جائے۔ (احمد)

عالم برزخ میں مومن کی رُوح

۱۵۳۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةُ أَتَتْهُ أُمُّ بَشْرٍ بِنْتُ
الْبَرَاءِ ابْنِ مَعْرُورٍ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ
إِنْ لَقِيتُ فَلَا نَأْفَا قَدْ فُتِحَ عَلَيْهِ صَتِي السَّلَامِ
فَقَالَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا أُمَّةَ بَشْرٍ نَحْنُ أَشْعَلُ
مِنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا
سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِنْ أَرَادَ أَحَدُ الْمُؤْمِنِينَ فِي طَرَفِ غُفْرٍ
تَغْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلَى قَالَتْ فَهَلْ
ذَاكَ رِوَاةُ ابْنِ قَاجَةَ وَابْنِ أَبِي

حضرت عبد الرحمن بن کعب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب
کعب کی موت کا وقت قریب آیا تو برابر بن معرور کی بیٹی اُم بَشْرہ
ان کے پاس آئیں اور کہا اے عبد الرحمن کے باپ اگر عالم آخرت
میں تم فلاں شخص سے ملو تو اُن سے میرا سلام کہنا۔ کعب نے جواب
دیا اُم بَشْرہ! خدا تجھ کو بخشے ہم (دہاں) اس سے زیادہ اہم کام
میں مشغول ہوں گے یعنی دہاں ہم کو اپنی ہی خبر نہ ہوگی دوسروں کی
خبر ہم کیا لیں گے۔ اُم بَشْرہ نے کہا۔ ”اے ابو عبد الرحمن! کیا
تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہیں سنا کہ مومنین
کی رُوحیں سبز جانوروں (پرندوں) کی شکل میں ہوں گی جو بہشت
کے درختوں کے پھل کھائیں گے“ کعب نے کہا ہاں میں نے سنا ہے۔“

فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ

اُمّ بَشْرؓ نے کہا مدہبی وہ فضل ہے (جس کی ترسے لئے امید کی

جاتی ہے انشاء اللہ تمہاری روح بھی انہی ارواح میں شامل ہوگی) (ابن ماجہ - بیہقی در کتاب البعث والنشور)

۱۵۳۸ وَعَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّكَ كَانَ يُحَدِّثُ

عبد الرحمن بن کعبؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی روح پرندہ کی شکل میں بہشت کے درختوں

کا میوہ کھاتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ پھر اس کو اس کے بدن میں ڈالے

گیا اس رزق کہ اللہ اس کو اٹھائے گا۔ (یعنی قیامت کے دن)۔

(مالک - نسائی - بیہقی)

محمد بن منکدرؒ کہتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبد اللہؓ کے پاس گیا

جب کہ ان کی موت کا وقت قریب آچکا تھا اور ان سے کہا کہ رسول اللہؐ

صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا سلام پہنچا دینا۔ (ابن ماجہ)

۱۵۳۹ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا

نَسَمَةُ السُّوْمِيِّ طَيْرٌ تَعْلُقُ فِي شَجَرَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى

يَرْجِعَهُ اللَّهُ فِي جَسَدِهِ يَوْمَ يَبْعَثُهُ. رَوَاهُ مَا لِفَأ

وَالنَّسَائِيُّ وَالتَّبَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ

۱۵۴۰ وَأَعْنَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَمُوتُ فَقُلْتُ اقْرَأْ عَلَيَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ. رَوَاهُ بَنُ قَاتٍ

بَاغْسِلِ الْمَيِّتَ تَكْفِينِهِ

مَيِّتٌ كُوْغْسِلَ اَوْ كَفِنَ دِينَ كَابَيَانُ

فصل اول

غسل میّت

حضرت امّ عطیہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے پاس

تشریف لائے ہم آپ کی بیوی (ذنیبؓ) کو غسل دے رہے تھے اور آپ نے

فرمایا غسل دو اس کو پانی اور بری کے پتوں سے تین بار یا پانچ مرتبہ

یا اس سے زیادہ۔ اگر تم اس کی ضرورت سمجھو اور آخر میں کافور

یا کوئی چیز کافور میں سے ڈالو۔ اور جب تم غسل دینے سے فارغ

ہو جاؤ تو مجھ کو اطلاع دو۔ پس ہم جب غسل سے فارغ ہو گئے تو آپ

کو خبر کی آپ نے اپنا تہبند ہماری طرف پھینک دیا اور فرمایا اس تہبند

کو میت کے بدن سے لگا دو یعنی اس کے جسم پر لپیٹ دو کہ بدن سے

لگا رہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ غسل دو اس کو طاق

یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات بار اور شروع کر دو غسل کو دائیں جانب

سے اور وضو کے اعضا سے۔ امّ عطیہؓ کہتی ہیں کہ ہم نے میت کے بالوں

کی تین چوٹیاں گوندھیں اور ان کو کرکی جانب ڈال دیا۔ (بخاری و مسلم)

۱۵۴۱ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ

فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ

إِنْ رَأَيْتَ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنِي فِي

الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا

فَرَعْنَتْ فَإِذْنِيْ خَلْمًا فَرَعْنَا إِذْ نَأَى قَالَتِي

إِلَيْنَا حَقْوَةً فَقَالَ أَشَعِرْنَهَا إِيَّاهُ وَفِي رِوَايَةٍ

اِغْسِلْنَهَا سِرًّا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا وَابْدَأْ

بِمَاءٍ مِنْهَا وَمَوَاضِعَ الْوُضُوءِ مِنْهَا وَقَالَتْ فَضَفَرْنَا

شَعْرَهَا ثَلَاثَةً قُرُونٍ فَأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

آنحضرتؐ کا کفن

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین کے

تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جو سحول کے بنے ہوئے اور روئی

کے تھے۔ ان کپڑوں میں کرتہ اور عمامہ نہ تھا۔

۱۵۴۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَتَوَابٍ بَيِّنَاتٍ

بِمِئِي سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسَفٍ لَيْسَ فِيهَا قَيْصُ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (مسلم)

وَلَا عِمَامَةَ.

کفن اچھا دینا چاہئے

۱۵۴۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَفَنْتُمْ أَحَدَكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ رَدَاةَ مُسَيِّمٍ دَسَ - (مسلم) كَفَنَهُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اس کو چاہئے کہ اچھا کفن کرے۔

محرم کے کفن کا مسئلہ

۱۵۴۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوَّصَتْهُ نَاقَتُهُ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إغسلوه بماءٍ وسِدْرٍ وكفّنوه في ثوبيه ولا تمسّوه بطيبٍ ولا تحمروا رأسه فإنه يبعث يوم القيامة ملبئياً. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَسَنَدُ كَرْمَدِيٍّ خَطَّابٍ قَتَلَ مُصْعَبَ بْنِ عَمِيرٍ فِي بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ احرام حج باندھے ہوئے تھا کہ اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی اور وہ مر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ اس کو بیری کے پتوں کے پانی میں غسل دو اور کفن دو۔ کپڑوں کا ریدو۔ اور خوشبو لگاؤ نہ سر کو ڈھانکو۔ اس لئے کہ قیامت کے دن یہ شخص لبیک کہتا ہوا قبر سے اٹھے گا۔ بخاری و مسلم

ابن شامہ اللہ غفریبہ باب جامع المناقب میں مصعب بن عمیر کی شہادت کی حدیث بیان کریں گے۔

فصل دوم

کفن کے لئے سفید کپڑا بہتر ہے

۱۵۵۰ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُسُوفُ مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ وَمِنْ خَيْرِ أَلْحَالِكُمْ إِلَّا نَمِدُ فَإِنَّهُ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَيَجْلُو الْبَصَرَ - رَدَاةُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَدَرَدَى ابْنُ مَاجَهَ إِلَّا مَوْتَاكُمْ - (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سفید کپڑے پہنا کر اس لئے کہ وہ عمدہ قسم کے کپڑے ہیں اور سفید ہی کپڑے ہیں اپنے مردوں کو کفن دیا کر دو اور تمہارے لئے بہترین سرمہ انمید (سیاہ سرمہ) ہے اس لئے کہ وہ بالوں کو اگاتا ہے اور آنکھ کی مینائی کو بڑھاتا ہے۔ (ابوداؤد - ترمذی - اور ابن ماجہ نے "موتاکم" تک روایت کیا)

قیمتی کپڑے کے کفن کی ممانعت

۱۵۵۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغَالُوا فِي الْكَفْنِ فَإِنَّهُ يُسَلِّبُ سَلْبًا سَرِيعًا. (رَدَاةُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیادہ قیمتی کپڑا کفن میں نہ لگاؤ اس لئے کہ وہ جلد چھین لیا جاتا ہے یعنی جلد خراب و خستہ ہو جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

قیامت میں مردہ کس حال میں اٹھے گا؟

۱۵۵۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَ الْمَوْتُ دَعَا بَنِيَّابَ جَدِّهِ فَلَمَسَهُمَا ثُمَّ قَالَ يَمَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَيِّتٌ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ان کی موت کا وقت قریب آگیا تو انھوں نے اپنے کپڑے منگوائے اور ان کو پہن کر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ مردے کو انھیں

يُبْعَثُ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي يَمُوتُ فِيهَا - کپڑوں میں اٹھایا جاتا ہے جس میں وہ مرنے والا ہے۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) (ابوداؤد)

بہترین کفن کون سا ہے۔

۱۵۵۲ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْكَفَنِ الْحِلَّةُ وَخَيْرُ الْأَصْحِيَةِ الْكَبْشُ الْأَقْرَنُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) (ابن ماجہ نے یہ روایت ابوامامہ سے نقل کی ہے)۔

حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہترین کفن حِلّہ ہے (یعنی تہبند، چادر اور قمیص) اور بہترین قرانی، سینگوں والا دنبہ ہے۔ (ابوداؤد - ترمذی اور ابن ماجہ نے یہ روایت ابوامامہ سے نقل کی ہے)۔

شہداء کو انہیں کپڑوں میں دفن کیا جائے جن میں وہ شہید ہوئے۔

۱۵۵۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِي أُحَدِّثُ أَنْ يُنْزَعَ عَنْهُمْ الْحَدِيدُ وَالْجُلُودُ وَأَنْ يُدْفَنُوا بِدِيَارِهِمْ ثِيَابِهِمْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) (ابن ماجہ)۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ شہداء احد کی نسبت رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے جسموں سے ہتھیار اور جلد (یعنی پوستیں وغیرہ) اتارنے جائیں اور پھر ان کو ان کے کپڑوں اور خونِ شہید میں دفن کر دیا جائے۔ (ابوداؤد - ابن ماجہ)

فصل سوم

حضرت مصعب اور حضرت امیر حمزہؓ کا کفن

۱۵۵۴ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَوَاهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَهُ كَانَتْ مَآئِمًا فَقَالَ قَتَلَ مَعْصُومٌ بَنِي عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي كَيْفَ فِي بَرْدٍ إِنْ أُعْطِيَ دَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ فَلَا تُعْطَى رِجْلَاهُ بَدَأَ رَأْسُهُ وَأَرَأَيْتَ قَالَ قَتَلَ حَمْرَةً وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي شَمَّ بَسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بَسِطَ أَوْ قَالَ أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا وَلَقَدْ خَشِينَا أَنْ نَكُونَ حَسَنًا نَا مُحِلَّتْ لَنَا شَمٌّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

سعید بن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن عوف روزہ سے تھے کہ ان کے پاس کھانا لایا گیا۔ انھوں نے کہا کہ، مصعب بن عمیر شہید ہوئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے اور وہ ایک چادر میں کفنائے گئے جو اس قدر چھوٹی تھی کہ ان کے سر کو ڈھانکا جاتا تھا تو پاؤں کھل جاتے تھے اور پاؤں ڈھانکے جاتے تھے تو سر کھل جاتا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ عبدالرحمن بن عوف نے یہ بھی کہا کہ حضرت حمزہؓ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے (ان کو بھی حسب ضرورت کفن نہ مل سکا)۔ پھر ہماری دنیا میں سعادت دی گئی جس قدر دی گئی یا آپ نے یہ الفاظ کہے وہ دی گئی ہم کو دنیا جس قدر دی گئی۔ البتہ ہم کو یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ شاید

دنوی کی کشتی کے طور پر) ہماری نیکیوں کا بدلہ جلد دے دیا گیا ہے کہہ کر اسی خیال سے وہ رونے لگے یہاں تک کہ کھانا چھوڑ دیا۔

میں منافقین عبداللہ ابن ابی کے ساتھ اس کے انتقال کے بعد آنحضرتؐ کا معاملہ

۱۵۵۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حَقْرَتَهُ فَأَمْرِيهِ فَأُخْرِجَ وَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَتَفَتَّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی کی میت کو قبر میں اتارا گیا تو رسول اللہ ﷺ کے تشریف لائے اور حکم دیا کہ میت کو قبر سے نکالا جائے چنانچہ میت کو نکالا گیا،

فِيهِ مِنْ رَيْقِهِ وَالْبَسَهُ قَبِيصَهُ قَالَ وَكَانَ كَسَاعَةً سَاعِيصًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
اور حضورؐ نے اس کو اپنے کھٹنوں پر رکھ لیا اور اس کے منہ میں آپنے اپنا لعاب دہن ڈالا اور اپنا کرتہ پہنایا۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن ابی نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو غزوہ بدر میں جب وہ اکیس برس کا تھا، اپنا کرتہ پہنایا تھا۔ حضورؐ نے یہ اس کا بدلہ لیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

بَابُ الْمَشْيِ بِالْجَنَازَةِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهَا جَنَازَهُ كَيْفَ سَاجِدًا وَنَازِرًا طَرَفَهُ كَبَائِنًا

فصل اول

جنازہ کے کر جلدی چلنا چاہیے

۱۵۵۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْرْعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنَّ تَلْعًا صَالِحَةً تَخْفُو تَقْدَرُ مَوْنَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكَ سَوَى ذَلِكَ فَشَرٌّ تَقْصُو عَنْ رِقَابِكُمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جلدی کر دو جنازہ کے لئے جانے میں اس لئے کہ اگر وہ نیک آدمی کا جنازہ ہے تو اس کو نیکی کی طرف جلد پہنچایا جائے اور اگر وہ بدکار کا جنازہ ہے تو جلد اس کو اپنی گردنوں سے اتار کر رکھ دو۔ (بخاری و مسلم)

نیکو کار اور بدکار کا جنازہ

۱۵۵۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَأَحْسَنُهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدْ مَوْنِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لَا هِلَهَا يَا وَيْلَهَا آيُنَ تَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ مَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النَّاسَ وَتَوْسَمِعُ إِلَّا نَأْتِ لَصِيقًا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)
حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت جنازہ تیار کیا جاتا ہے تو لوگ اس کو اپنی گردنوں پر اٹھا کر لے جاتے ہیں پھر اگر وہ نیک آدمی کا جنازہ ہے تو کہتا ہے مجھ کو جلد میری منزل کی جانب لے چلو اور اگر بدکار کا جنازہ ہے تو اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں سے کہتا ہے افسوس ہے تم مجھ کو کہاں لے جاتے ہو۔ میت کی اس آواز کو ہر چیز سنتی ہے مگر انسان نہیں سنتا اگر انسان اس آواز کو سن لے تو بے ہوش ہو کر گر پڑے یا مر جائے۔ (بخاری)

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہوجانے کا حکم

۱۵۵۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا مِمَّا تَبِعُهَا فَلَا يَقْعُدُ حَتَّى تَرُوضَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۱۵۶۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثُمْنَا مَعَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا يَهُودِيَّةٌ فَقَالَ إِنْ الْمَوْتُ غَزَعُ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۱۵۶۱ وَعَنْ عَنِّي قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقَعَدَ نَائِعِي فِي الْجَنَازَةِ -
حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازہ کے ساتھ جاؤ تو اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ جنازہ کو نہ رکھ دیا جائے (بخاری و مسلم)
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک جنازہ گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے پھر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک یہودی عورت کا جنازہ ہے آپ نے فرمایا موت خوف اور گھبراہٹ کی چیز ہے پس تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ (بخاری و مسلم)
حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کھڑے ہونے میں پس ہم بھی کھڑے ہو گئے پھر آپ بیٹھے تو ہم بھی بیٹھ گئے یعنی جنازہ کو

جنازہ کے ساتھ چلنے اور غمازہ جنازہ و تدفین میں شریک ہونے کا ثواب

نجاشی بادشاہ کی غائبانہ نمازِ جنازہ

نماز جنازہ کی تکبیرات

نماز جنازہ میں سوۃ فاتحہ پڑھنے کا مسئلہ

نمازِ جہازہ میں حضورؐ کی میت لے کر دعا

۱۵۲۶ وَعَنْ عَوْنِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَسَلَّمَ عَنْ جَنَازَةٍ فَخَفِضْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاکْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ

حضرت عون بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور آپ نے جو دعا نماز میں پڑھی اس کو میں یاد رکھا اور وہ یہ تھی: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَاکْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاعْبُدْهُ بِالْمَاءِ وَ

مَدَّ خَلْعَهُ وَاعْسَلَهُ بِالْمَاءِ وَالتَّلَاجِ وَالْبَرَدِ
وَنَقَّاهُ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَنَ
مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدَلَهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ
وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ
زَوْجِهِ وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَأَعْدَاةً مِّنْ عَدَائِهِ
الْقَبْرِ أَدْمِنَ عَذَابِ النَّارِ - دَفْنِي بِرِوَايَةٍ فِيهِ
فِتْنَةُ الْقَبْرِ وَعَذَابُ النَّارِ قَالَ خَلْعٌ تَمَنِّيْتُ
أَنْ أَكُونُ أَنَا ذَلِكَ الْمَمَيَّتِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

التَّلَاجِ وَالْبَرَدِ وَنَقَّاهُ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَنَ
مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدَلَهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا
مِّنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَأَعْدَاةً
مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ دَفْنِي عَذَابِ النَّارِ (یعنی اے خدا اس کو بخش دے
اور اس پر رحم کر اور اس کو عافیت میں رکھ برائیوں سے اور اس کے
تصور معاف کر دے اور اس کی جہانی فرما اور اس کی قبر کو کشادہ کر دے
اور اس کو پانی اور برق سے پاک فرما اور ازلے سے اور صاف کر اس کو
گناہوں سے جس طرح صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑے کو میل سے اور اس کو
اس کے گھر سے بہتر گھر عطا فرما اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا کر اور

اس کے خادموں سے بہتر خادم رحمت فرما اور اس کو جنت میں داخل کر اور اس کو قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے بچا) اور ایک روایت
میں دعا کے اندر یہ الفاظ بھی ہیں: اور بجا اس کو قبر کے فتنے سے اور دوزخ کے عذاب سے: "خوف کہتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو
زبان سے یہ دعا سنی تو بے اختیار میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہوئی کہ کاش یہ میت میری ہوتی اور حضور میرے لئے یہ دعا فرماتے۔ (مسلم)

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کا مسئلہ

۱۵۶۷ **وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا
تُوفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَتْ أُدْخِلُوا ابْنَ الْمَسْجِدِ
حَتَّى أَصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأُنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللَّهِ
لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
ابْنِي بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَآخِيهِ -**

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ انتقال ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے لوگوں سے کہا کہ ان کے جنازہ کو مسجد میں
لے آؤ تاکہ ان پر نماز پڑھیں۔ لوگوں نے مسجد میں جنازہ لانے سے انکار کر دیا
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ نے بیضا
کے دونوں بیٹوں (سہیل اور سہیل) پر مسجد میں نماز پڑھی ہے۔

(مسلم)

نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو؟

۱۵۶۸ **وَعَنْ سُرَّةَ بْنِ جَنْدَبٍ قَالَ صَلَّيْتُ فِي رَأَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ
فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ وَسَطُهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)**

حضرت سمرہ بن جندب کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے
پچھلے ایک عورت کے جنازہ پر نماز پڑھی جو نفاس (ولادت یا زچگی) میں
مر گئی تھی۔ آپ جنازہ کے درمیان کھڑے تھے۔ (بخاری و مسلم)

مدفن کے بعد قبر پر نماز جنازہ

۱۵۶۹ **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرِ دُفَيْنَ لَيْلًا فَقَالَ مَتَى دُفِنَ
هَذَا أَقَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ أَفَلَا أَدْنُسُوْنِي قَالُوا
دَفَنَّاكَ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ نُؤْثِرَكَ فَقَامَ
فَمَهْفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ -**

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبر
کے پاس گزرے جس میں رات ہی کو مڑہ دفن کیا گیا تھا۔ آپ نے پوچھا اس
کو کب دفن کیا گیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا آج کی رات۔ آپ نے پوچھا
تم نے مجھ کو کیوں خبر نہیں دی؟ صحابہ نے عرض کیا ہم نے اس کو اندھیری
رات میں دفن کیا تھا اور ایسے وقت آپ کو جگانا مناسب خیال نہیں کیا
(سینکر) آپ کھڑے ہو گئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھ لی، اور
آپ نے اس پر (یعنی قبر پر) نماز پڑھی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک کالی عورت مسجد (نبوی) میں جھاڑو دیا کرتی تھی یا ایک جوان جھاڑو دیا کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو غیر حاضر پایا تو پوچھا (کہاں ہے) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ وہ مرگئی (یا مرگیا) آپ نے فرمایا تم نے اس کی خبر مجھ کو نہ دی ابو ہریرہ کہتے ہیں گویا صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس عورت کی موت کو معمولی بات خیال کیا اور آپ کو اس کی اطلاع نہ دی۔ آپ نے فرمایا اچھا مجھ کو اس کی قبر بتاؤ۔ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کو اس کی قبر پر لے گئے اور آپ نے اس کی قبر پر نماز پڑھی اور پھر فرمایا یہ قبریں تاریکیوں سے بھری ہوتی ہیں اور ان پر سیر نماز پڑھنا ان کو روشن کر دیتا ہے (بخاری: مسلم) اور اس کے الفاظ مسلم کے ہیں

نماز جنازہ میں چالیس آدمیوں کے شریک ہونے کا ثواب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کربیب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کا بچہ مقام قدیر میں یاعسفان میں دیر دونوں مقامات مکہ کے قریب واقع ہیں (مرگیا۔ انھوں نے کہا اے کربیب! دیکھ نماز کے لئے کتنے آدمی جمع ہوئے ہیں کربیب کہتے ہیں کہ میں نے باہر نکل کر دیکھا تو بہت آدمی جمع تھے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس کی خبر دی تو انھوں نے پوچھا تیرے خیال میں یہ لوگ چالیس ہوں گے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ انھوں نے کہا اچھا جنازہ نکالو اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب کسی مسلمان کی میت پر چالیس آدمی ایسے جمع ہو جائیں جو خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں (اور میت کے جنازہ پر نماز پڑھیں) تو اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت کو میت کے حق میں قبول فرماتا ہے۔ (مسلم)

۱۵۴۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقْشُرُ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًا فَقَدْ حَارَسُوا اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْعَنُ فَتَأْكُلُ مَا تَقَالَ أَفَلَا كُنْتُمْ إِذْ نَمُوْنِي قَالَتْ فَكَانَتْهُمْ صَعْرُودًا أَوْ امْرَأَةً فَقَالَ لُكُونِي عَلَى قَبْرِهَا فَذَكَوْهُ فَصَلِّ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلُمَةً عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللَّهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ يَصْلَوْنِي عَلَيْكُمْ - دَلْفَةُ لِسْلِيم -

۱۵۴۱ وَعَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ مَاتَ لَهُ ابْنٌ بِقَدِيدٍ أَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ حَتَّى تَخْرُجْتُ فَإِذَا أَنَا نَسَقِدَ اجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ تَقُولُ هُمْ أَرْبَعُونَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَخْرِجُوهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ مَاتَ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا بُشْرُكَونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ - (رَدَاةُ مُسْلِمٍ)

کسی کو شریک نہ کرتے ہوں (اور میت کے جنازہ پر نماز پڑھیں) تو اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت کو میت کے حق میں قبول فرماتا ہے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جب میت پر مسلمانوں کی ایک جماعت جو سو کی تعداد تک پہنچ جائے نماز پڑھے اور جماعت میت کے لئے خدا سے سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔ (مسلم)

۱۵۴۲ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كَحُلُمٍ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ - (رَدَاةُ مُسْلِمٍ)

”زبان خلیق نثارِ خدا“

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ کی ایک جماعت ایک جنازہ کے پاس سے گزری اور اس کی بھلائی کی تعریف کی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف کو سن کر فرمایا ”واجب ہوئی“ پھر یہ جماعت ایک اور جنازہ کے قریب سے گزری اور اس کی بُرائی کی۔ آپ نے فرمایا ”واجب ہوئی“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ کیا چیز واجب ہوئی

۱۵۴۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَدُوا ابْنَةَ فَاتٍ ثَوًّا عَلَيْهِمْ خَيْرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِبَتْ لَكُمْ مَرْدُ ابْنَةِ فَاتٍ ثَوًّا عَلَيْهَا شَرٌّ فَقَالَ وَجِبَتْ فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجِبَتْ فَقَالَ هَذَا أَتَشْتَبِهُمُ عَلَيْهِ خَيْرٌ أَوْ وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهَذَا أَتَشْتَبِهُمُ

عَلَيْهِ شَرًّا أَفْجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ.

آپؐ فرمایا جس میت کی بھلائی کی تم نے تعریف کی اس کے لئے جنت واجب ہوئی اور جس کی تم نے برائی کی اس کے لئے دوزخ واجب ہوئی اور تم لوگ زمین پر خدا کے گواہ ہو۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مومن بندے زمین پر خدا کے گواہ ہیں۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَفِي رِوَايَةٍ الْوُحْدَانِ شُهِدَ آءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ ۝

۱۵۴۳ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِمَخْصِيَةٍ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ قُلْنَا وَإِثْنَانِ قَالَ وَإِثْنَانِ شَمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ربان خلق نقارۃ خدا سمجھو
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس مسلمان کے لئے چار آدمی بھلائی کی شہادت دیں خدا اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر تین آدمی گواہ دیں۔ آپؐ فرمایا تین آدمی بھی گواہی دیں تو خدا جنت میں داخل کرے گا۔ ہم نے عرض کیا اگر دو آدمی گواہی دیں۔ آپؐ فرمایا دو بھی گواہی دیں تب بھی، پھر ہم نے ایک شخص کی گواہی کے متعلق آپؐ دریافت نہیں کیا۔ (بخاری)

جو مرتکب انہیں برا نہ کہو

۱۵۴۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْبُوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضُوا إِلَى مَا قَدَّمُوا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردہ کو برا نہ کہو اس لئے کہ جو کچھ انھوں نے کیا تھا وہ اس کی جزا دینا کو پہنچ چکے۔ (بخاری)

شہداء احد کی شکفین و تدفین

۱۵۴۵ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ تَنَلَّى أَحَدٌ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ شَمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخَذَا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أَسِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدٍ هَمَّ قَدَّمَ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَآمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدَمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغْسَلُوا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احد میں سے دو، دو شہیدوں کو ایک ایک کپڑے میں لپیٹتے تھے (یعنی دو دو آدمیوں کو ایک ایک کفن دیتے تھے) پھر آپ صبحاڑے پوچھتے تھے ان میں سے (یعنی ان دونوں میں سے) کس کو قرآن زیادہ یاد تھا جب صحابہ ان میں سے ایک طرف اشارہ کرتے تو آپ احد میں اسی کو قبلہ کی جانب پھیر رکھتے اور پھر فرماتے میں قیامت کے دن ان کی شہادت کی گواہی دوں گا۔ پھر آپ حکم دیا کہ ان کو یونہی خاک خون میں لٹھڑے ہوئے دفن کر دو۔ آپؐ ان پر نہ تو نماز پڑھی اور نہ ان کو غسل دیا۔ (بخاری)

تدفین کے بعد قبرستان سے واپسی میں سواری پر آنے میں کوئی مضائقہ نہیں

۱۵۴۶ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سُرَّةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَقَرٍ مِّنْ مَّعْرُودٍ فَرَكِيَّةٌ حِينَ انْصَرَفَتْ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمُشِي حَوْلَهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ابن دحداح رضی اللہ عنہ کے جنازہ کو دفن کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک گھوڑا لایا گیا جس پر زین نہ تھی۔ آپؐ اس پر سوار ہو گئے اور ہم آپؐ کے گرد پیدل روانہ ہوئے۔ (مسلم)

فصل دوم

جنازہ کے ساتھ چلنے کا طریقہ

۱۵۷۸ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّائِبُ يَسِيرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي يَمِشُّ خَلْفَهَا وَأَمَّا مِمَّا وَعَنْ تَمِيمِهَا وَعَنْ كِسَارِهَا قَرِيبًا مِنْهَا وَالسَّقَطُ يُصَلِّي عَلَيْهِ وَيُدْعَى لَوَالِدَيْهِ بِالسَّغْفَرَةِ وَالرَّحْمَةِ رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ الرَّائِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلِّي عَلَيْهِ فِي الْمَصَابِيحِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ زَيْدٍ

حضرت مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل آگے پیچھے اور دائیں بائیں جنازہ کے قریب قریب رہے اور کچے بچے کے جنازہ پر نماز پڑھی جائے اور اس کے ماں باپ کے لئے دعا کی جائے بخشش اور رحمت کی۔

(ابوداؤد) احمد۔ ترمذی۔ اور نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ سوار جنازہ کے پیچھے پیچھے رہے اور پیدل جہاں ان کا جی چاہے اور کچے کے جنازہ پر نماز پڑھی جائے اور مصابیح میں مغیرہ بن زید۔

۱۵۷۹ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ - رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَآهْلُ الْحَدِيثِ كَانَتْهُمْ يَرُدُّنَهُ مُرْسَنَةً -

زہری رحمہ اللہ سے اور سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ وہ جنازہ کے آگے آگے چلتے تھے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ) ترمذی کہتے ہیں کہ محدثین اسے مرسل خیال کرتے ہیں۔

جنازہ کے پیچھے چلنا چاہیے

۱۵۸۰ وَعَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبَعَ جَنَازَةً مُتَّبِعَةً قَدْ لَا تَتَّبِعُ لَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَ مَهَا -

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنازہ تابع کیا گیا ہے (یعنی لوگ اس کے تابع ہیں اور اس کے پیچھے پیچھے ہیں) اور وہ (یعنی جنازہ) آدمیوں کا تابع نہیں ہے (کہ لوگوں کے پیچھے رہے اور جو شخص جنازہ کے آگے چلتا ہے گویا وہ جنازہ میں شریک نہیں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد) ترمذی نے کہا ابو ماجہ جھوٹا راوی ہے۔

جنازہ کو کاندھا دینا میت کے حق کی ادائیگی ہے

۱۵۸۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبَعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلَاثَ مِرَاطٍ فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا - رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى فِي شَرْحِ التَّحْفَةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ جَنَازَةً سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ الْعُمُودَيْنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جنازہ کے ساتھ گیا اور تین بار اس کو کاندھا دیا، اس نے اپنا حق ادا کر دیا۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔ اور شرح السنۃ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازہ کو دو لکڑیوں کے درمیان اٹھایا)

جنازہ پر سورہ فاتحہ کی قرأت

نمازِ حجازہ میں میّت کے لئے خلوصِ دل سے دعا کرو

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ (ابن داود - ابن ماجه)

نمازِ جنازہ کی دعا

رواه أحمد وأبو داود والترمذي وابن

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاوُدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ
 مَاجَهَ) - وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الشَّعْبِيِّ
 عَنْ أَبِيهِ زَاهِدٍ عَنْ أَبِيهِ عِنْدَ قَوْلِهِ وَانْشَأْنَا
 فِي رَدَائِكِ آيَةً إِذْ دَخَلْنَا عَلَى الْإِيمَانِ وَتَوَقَّعْنَا
 عَلَى الْإِسْلَامِ وَفِي آخِرِهِ وَكَانَ تَضَلُّكًا بَعْدَ
 كِي رَوَايَتِ انْشَأْنَا كَخْتَمٍ مُوجَعٍ هِيَ أَوْ ابُودَاوُدُ كِي
 اس کے آخر میں وَكَانَ تَضَلُّكًا بَعْدَ

ایک میت کے لئے آنحضرت کی دعا۔

۱۵۸۱ وَعَنْ دَاوُدَ ابْنِ أَبِي سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي ذُمَّتُكَ وَحَبِلَ جَوَارِكُ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَقَاءِ وَالْحَقُّ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (یعنی اے اللہ! فلاں بن فلاں نے تجھ کو ذمہ داری عطا کی ہے اور وہ قبر کی فتنہ اور عذابِ ناری کا شکار ہے اور تو اے اللہ! بخیر اور حق کا مالک)

ردا کا ابو داؤد دابن ماجہ (یعنی جو حدیث سے تونے بندوں سے کہے ہیں وہ پورے کرتا ہے اور جو کچھ گمراہی وہ حق ہے) یا اللہ! اس میت کو بخش دے اور اس پر رحم کرے شک تو ہی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ (ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

مردوں کی برائیاں ذکر نہ کرو

۱۵۸۴ وَعَنْ ابْنِ مَرْقَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ كُرِّوا الْحَاسِنَ مَوْتًا كَرُّوا عَنْ مَسَائِلِهِمْ. (ردا کا ابو داؤد و الترمذی) (ابو داؤد۔ ترمذی)

نماز جنازہ میں امام کے کھڑے ہونے کی جگہ کا مسئلہ

۱۵۸۸ وَعَنْ تَائِبِ بْنِ أَبِي غَالِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلَى جَنَازَةٍ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَهُ رَأْسَهُ ثُمَّ جَاءَهُ الْجَنَازَةُ أَمْرًا مِنْ قُرْبَى فَقَالُوا يَا أَبَا خَرِزَةَ مَلَّ عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالَهُ وَسَطَ السَّرِيرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زَيْدٍ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ. (ردا کا الترمذی دابن ماجہ)

دینی رد ایہ ابی داؤد نحوہ مع زیادہ قیہ فقہام عند مجتہد المراتب۔

فصل سوم

جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہونے کا مسئلہ

۱۵۸۹ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حَنْفِيٍّ وَقَيْسَ بْنَ سَعْدٍ قَائِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ قَمَرًا عَلَيْهِمَا جَنَازَةٌ فَقَامَا فَيَقِيلُ لَهَا إِنَّمَا مِنْ أَهْلِ

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلہ کہتے ہیں کہ سہل بن حنیف اور قیس بن سعد مقام قادیسیہ میں ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ ادھر سے گزرا، دونوں اس کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ ان سے کہا گیا کہ یہ جنازہ تو ذی

الرَّحْمَنِ آتَىٰ مِنْ أَهْلِ الدِّمَةِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهَا جَنَازَةٌ يَهُودِيٍّ فَقَالَ أَلَيْسَتْ نَفْسًا رُتِفَتْ عَلَيْهِ (بخاری و مسلم)

مُراد زمیندار یا کاشتکار) کا ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تھا تو آپ کھڑے ہو گئے تھے اور جب آپ سے کہا گیا کہ یہ جنازہ یہودی کا ہے تو آپ نے فرمایا کہ کیا یہ جنازہ نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت کا معمول اور اس کی منسوخی کا حکم

۱۵۹۰/۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَبِعَ جَنَازَةً لَمْ يَقْعُدْ حَتَّى تَوْصَعَ فِي اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهُ جُبٌّ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ لَهُ إِنَّا هَكَذَا نَصْبَحُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوهُمْ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ دَاوُدُ بْنُ أَبِي مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ وَبِشْرٌ رَافِعٌ فِي الرَّادِيِّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

حضرت مجاہد بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنازہ کے ساتھ جاتے تو اس وقت تک نہ بیٹھتے جب تک کہ اس کو قبر میں نہیں رکھ دیا جاتا۔ ایک یہودی عالم آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ اے محمد! ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میت کے دفن کرنے یا لحد میں اتارنے سے پہلے ہی بیٹھ جاتے تھے اور فرماتے اس معاملے میں تم یہودیوں کی مخالفت کرو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے بشر بن رافع راوی قوی نہیں ہے۔

جنازہ دیکھ کر کھڑا نہ ہونا چاہیے

۱۵۹۱/۳۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَبِعَ جَنَازَةً فِي الْقِيَامَةِ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذَلِكَ وَآمَنَّا بِالْجُلُوسِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۵۹۲/۳۶ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ إِنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمْ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ أَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَنَازَةٍ يَهُودِيٍّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا کہ جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو جا کر دو۔ لیکن پھر آپ بیٹھ رہتے تھے (ابو کھرے نہ ہوتے تھے) اور ہم کو بھی بیٹھ رہنے کا حکم دیا تھا۔ (احمد)

محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ ایک جنازہ حسن بن علی رضا اور ابن عباس کے پاس سے گزرا۔ حسن بن علی رضا اس کو دیکھ کر کھڑے ہوئے اور ابن عباس کھڑے نہ ہوئے۔ حسن نے ابن عباس سے کہا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودی کے جنازہ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوئے تھے۔ ابن عباس نے کہا ہاں لیکن پھر بیٹھ رہتے تھے (اور کھڑے نہ ہوتے تھے)۔ (نسائی)

آنحضرت یہودی کا جنازہ دیکھ کر کیوں کھڑے ہوئے؟

۱۵۹۳/۳۷ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمَرَّ عَلَيْهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ النَّاسُ حَتَّى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةَ فَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّمَا مَرَّ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَرْيَقِهَا جَالِسًا وَكَرِهَ أَنْ تَعْلُو سَرَّاسُهُ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَامَ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۱۵۹۴/۳۸ وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ بیٹھ ہوئے تھے کہ ایک جنازہ ان کے پاس سے گزرا۔ لوگ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ جنازہ چلا گیا۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ تشریف فرما تھے کہ یہودی کا جنازہ ادھر سے گزرا آپ نے اس امر کو برا سمجھا کہ یہودی کا جنازہ آپ کے سر سے ادنیٰ جا رہے اس لئے آپ کھڑے ہو گئے۔ (نسائی)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر

جب تیرے قریب کسی یہودی یا نصرانی یا مسلمان کا جنازہ گزرے تو کھڑے ہو جاؤ تم جنازہ کے رادب و احترام کے لئے کھڑے نہیں ہوتے، بلکہ ان فرشتوں کے لئے کھڑے ہوتے ہو جو جنازہ کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (احمد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے۔ آپ نے کہا گیا کہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے تو آپ نے فرمایا میں فرشتوں کی وجہ سے کھڑا ہوا۔ (نسائی)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّتْ بِكَ جَنَازَةٌ يَهُودِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ أَوْ مُسْلِمٍ فَقُمْ مَوَالِهَا فَلَسْتُمْ لَهَا تَقُومُونَ إِنَّمَا تَقُومُونَ لِمَنْ مَعَهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۵۹۵ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَنَازَةَ مَاتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَامَ فَنَقِلَ إِنَّهَا جَنَازَةٌ يَهُودِيٍّ فَقَالَ إِنَّمَا قُمْتُ لِلْمَلَائِكَةِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

نماز جنازہ میں تین صفیں ہونی چاہئیں

حضرت مالک بن ہبیرہؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب کوئی مسلمان مرے اور اس کے جنازے پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے (جنت کو) واجب کر دیتا ہے۔ اس حدیث کو سننے کے بعد مالک جنازہ کے ساتھ ٹھوڑے آدمیوں کو دیکھتے تو ان کو تین صفوں میں تقسیم کر دیتے۔ (ابوداؤد)

اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ مالک بن ہبیرہؓ جب نماز جنازہ کا ارادہ کرتے اور ٹھوڑے آدمی دیکھتے تو ان کو تین حصوں میں تقسیم کر دیتے۔ پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر تین صفوں نے نماز پڑھی تو اس کے لئے (شفاعت) واجب ہو گئی۔ ابن ماجہ نے اپنی اس عجیبی حدیث روایت کی ہے۔

۱۵۹۲ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تَمُوتُ فَيُصَلِّيَ عَلَيْهِ ثَلَاثَةٌ صُفُوفٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَوْجَبَ لَكَ تَقَاتِلُ إِذَا اسْتَقْلَ أَهْلُ الْجَنَازَةِ جَزَاءَهُمْ ثَلَاثَةٌ صُفُوفٍ لِهَذَا الْحَدِيثِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) وَفِي رِوَايَةٍ التِّرْمِذِيُّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَقَالَ النَّاسُ عَلَيْهَا جَزَاءَهُمْ ثَلَاثَةٌ أَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلَاثَةٌ صُفُوفٍ أَوْجَبَ ذَرَوِيَّ ابْنِ مَاجَةَ تَقَاتِلُ

نماز جنازہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَا نَبِيِّهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ قَاغِفِرْ لَهُ۔ (یعنی اے اللہ! تو اس کا پروردگار ہے تو نے ہی اس کو اسلام کی طرف ہدایت کی اور تو نے ہی اس کی روح کو قبض کیا تو ہی اس کے ظاہر و باطن سے اچھی طرح واقف ہے ہم اس کی سفارش کو آئے ہیں تو اس کو بخش دے۔) (ابوداؤد)

۱۵۹۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَا نَبِيِّهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ قَاغِفِرْ لَهُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

ایک بچہ کے جنازہ پر ابو ہریرہؓ کی دعا

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کے نیچے ایک ایسے بچہ کی نماز جنازہ پڑھی جس نے کبھی کوئی گناہ نہیں کیا تھا، پس نماز میں میں نے حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا اللَّهُمَّ آعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ (یعنی اے اللہ! اس کو قبر کے عذاب سے بچا۔) (مالک)

۱۵۹۸ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَأَى أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى صَبِيٍّ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيئَةً قَطُّ فَمَعْنَاهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ آعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ (رَوَاهُ مَالِكُ)

بجہ کی نماز جنازہ کی دعا

۱۵۹۹ وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ
عَلَى الْوَلَدِ قَاتِلَةَ الْكَتَابِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ
اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَذُخْرًا وَآجِرًا
۱۶۰۰ وَعَنِ ابْنِ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْوَلَدُ لَا يَصِلُ عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ
حَتَّى يَسْتَهْلَ

امام بخاری رحمہ اللہ اس حدیث کو معلق (یعنی بلا سند کے) بیان کرتے
اور کہتے ہیں کہ حسن بصریؒ نے جنازہ کی نماز میں تکبیر اولے کے بعد سبحانک اللہم
کی جگہ سورہ فاتحہ پڑھا کرتے تھے اور پھر دعا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ
لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَذُخْرًا وَآجِرًا (یعنی اے اللہ! اس کو ہمارا
پیشوا قرار دے پیش رو بنا اور ذخیرہ و ثواب) (بخاری)

نا تمام بجہ کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے

۱۶۰۱ وَعَنِ ابْنِ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْوَلَدُ لَا يَصِلُ عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ
حَتَّى يَسْتَهْلَ
۱۶۰۲ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا
أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ لَا يُورَثُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
بجہ پر نماز نہ پڑھی جائے اور نہ وہ کسی کا وارث ہو اور نہ اس کا کوئی
وارث جب تک کہ پیدائش کے وقت اس کی آواز نہ سنائی گئی ہو یعنی
جب تک بجہ زندہ پیدا نہ ہو تو اس پر نماز نہ پڑھی جائے اور نہ وہ کسی کا
وارث ہو اور نہ کوئی اس کا وارث۔
(ترمذی، ابن ماجہ، مگر ابن ماجہ نے «وَلَا يَرِثُ» نہیں بیان کیا)

نماز جنازہ میں بھی امام اور پُر اور مقتدی نیچے نہ کھڑے ہوں

۱۶۰۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ إِلَّا أَنْصَارِيَّ قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْعُدَ
الْإِمَامُ تَوَقُّ شَيْءٍ وَبِالنَّاسِ خَلْفَهُ يَعْنِي
أَسْفَلَ مِنْهُ رَوَاهُ الدَّارِ قُطْنِي فِي الْمُجْتَبَى
فِي كِتَابِ الْجَنَائِزِ

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ امام کسی اونچی جگہ یا چیز پر کھڑا
ہو اور لوگ اس کے پیچھے نیچے رہیں۔ (دارقطنی نے مجتبیٰ میں کتاب الجنائز
کے اندر بیان کیا)

بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ

میت کو دفن کرنے کا بیان

فصل اول

بغلی قبر بنانا مستحب ہے

۱۶۰۲ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ
أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ الْحَدُّوَالِي
لَحْدًا أَوْ انْصَبُوا عَلَى اللَّبَنِ نَمْبًا كَمَا صَنَعَ بِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاصؓ نے اپنی اس
بیاری میں جس میں انھوں نے وفات پائی ہے یہ کہا کہ میرے دفن کرنے کے لئے
لحد بنانا اور مجھ پر کچی اینٹیں کھڑی کرنا۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی لحد میں کیا گیا تھا۔ (مسلم)

قبر میں کپڑا بچھانے کا مسئلہ

۱۶۰۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطِيعَةٌ حُمْرَاءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں
سرخ لون (چادر) ڈالی گئی تھی۔ (مسلم)

اونٹ کے گوبان کی مانند قبر بنانا افضل ہے

۱۶۰۳ وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّمَالِيِّ أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَمًّا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) حضرت سفیان بن عثیمہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو دیکھا جو اونٹ کے گوبان کے مانند تھی۔ (بخاری)

قبر کو اونچا کرنے کی ممانعت

۱۶۰۵ وَعَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَعْنَانَ مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَدْعَ تِمْنَا وَلَا تَطْمِسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) کرے۔ (مسلم)

قبر پر کچھ کرنے عمارت بنانے اور اس کے اوپر بیٹھنے کی ممانعت

۱۶۰۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُحْصَصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا: قبروں کو بچھڑ کرنے سے اور قبروں پر عمارت بنانے سے اور قبروں پر بیٹھنے سے۔ (مسلم)

قبروں کے بارہ میں چند احکام

۱۶۰۷ وَعَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تَمْشُوا إِلَيْهَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) حضرت ابو مرثدہ غنوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ نماز پڑھو قبروں کی طرف۔ (مسلم)

قبر کے اوپر بیٹھنے کی تہدید

۱۶۰۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُخْرَقَ ثِيَابُهُ فَتُخْلَصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی آگ کی چٹکاری پر بیٹھ جائے اور وہ اس کے کپڑے کو جلا کر اُس کی جلد تک پہنچ جائے اس سے یہ بہتر ہے، کہ وہ (شخص کسی) قبر پر بیٹھے۔ (مسلم)

فصل دوم

صندوقی قبر بھی مشروع ہے

۱۶۰۹ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَلْحَدُ وَالْآخَرُ لَا يَلْحَدُ فَقَالُوا إِنَّهُمَا جَاءَ أَوْ لَا عَمِلَ عَمَلُهُ فَجَاءَ الَّذِي يَلْحَدُ فَلَحَدَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ التَّنْذِيرِ) عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ مدینہ میں دو گورکن تھے اُن میں سے ایک لحد (یعنی بغلی قبر) کھودتا تھا اور دوسرا لحد نہ کھودتا تھا یعنی گور اور پرے شق کر کے کھودتا تھا، جیسا کہ ہمارے ہاں رواج ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہؓ کی یہ رائے ہوئی کہ ان میں سے جو پہلے آجائے وہی یہ کام کرے چنانچہ لحد کھودنے والا پہلے آیا اور آپؐ کے لئے لحد تیار کی گئی (شرح السنہ)

بغلی قبر کی فضیلت

۱۶۱۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَلَلَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِيْغْبِرَنَا - رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَدَّاهُ أَحْمَدُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ -

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے لحد ہمارے واسطے ہے اور شق دو مردوں کے لئے (یعنی لحد انبیاء کے لئے مخصوص ہے اور شق، کھلی قبر، گور سب کے لئے جائز ہے)۔

(ترمذی - ابوداؤد - نسائی - ابن ماجہ) اسے احمد نے جریر بن عبد اللہ سے روایت کیا۔

قبر گہری کھودنی چاہیے

۱۶۱۱ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ أَحْمَرُ وَأَوْسَعُوا وَأَعْمِقُوا وَأَحْسِنُوا أَدْفِنُوا الرِّثْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرِ وَاحِدٍ وَقَدْ مَوَّاهُمْ قُرَانًا رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدُ وَالنَّسَائِيُّ وَدَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِمْ وَأَحْسِنُوا -

حضرت ہشام بن عامرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اُحد کے دن کہ قبریں کھودو اور کشادہ کرو اور گہری رکھو اور اچھی بناؤ ان کو اور ایک ایک قبر میں دو دو تین تین کو دفن کرو اور قبر کے اندر پہلے اس شخص کو رکھو جو قرآن کو زیادہ جانتا ہو۔ (ابن ماجہ نے لفظ "وَأَحْسِنُوا" تک روایت کیا ہے)۔

(احمد - ترمذی - ابوداؤد - نسائی)

میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا مسئلہ

۱۶۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِي بِأَبِي لِيَتَدْفِنَهُ فِي مَقَابِرِنَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّاهُ الْقُفْلُ إِلَى مَصَاجِعِهِمْ -

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ جب اُحد کا دن ہوا (یعنی اُحد کی لڑائی ہوئی) اور اس میں مسلمان شہید ہوئے تو میری کھوپڑی میرے والد کی نعش کو لے کر آئیں تاکہ ان کو اپنے مقبرہ میں دفن کریں کہ یکایک رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ایک منادی نے اعلان کیا کہ شہیدوں کو ان کے شہید ہونے کی جگہ پہنچا دو تاکہ ان کو وہیں دفن کیا جائے۔ (احمد - ترمذی - ابوداؤد - نسائی - دارمی)۔

میت کو قبر میں کس طرح اتارا جائے

۱۶۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ رَدَّاهُ الشَّافِعِيُّ -

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو قبر میں سے سر کی طرف سے اتارا گیا (یعنی جنازہ قبر کی پائنتی رکھا گیا اور سر کی طرف سے آپ کو اٹھا کر قبر میں اتارا گیا)۔ (شافعی)

۱۶۱۴ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرَ النَّبَلَا فَأُتِيَ بِسَرَاةٍ فَأَخَذَ مِنْ قِبَلِ الْقُبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللَّهُ إِنْ كُنْتَ لَا وَاهَا تَلَاءَ لِقَوْمٍ إِنْ - رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِي شَرْحِ الْمُسْتَدْرَكِ ضَعِيفٌ -

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبر میں میت کو اتارنے کے لئے، داخل ہوئے رات کے وقت۔ پس آپ کے لئے چراغ روشن کیا گیا اور آپ نے میت کو قبلہ کی جانب قبر کے اندر اتارا اور پھر کہا رَحِمَكَ اللَّهُ إِنْ كُنْتَ لَا وَاهَا تَلَاءَ لِقَوْمٍ (یعنی رحم کرے تجھ پر اللہ تو بہت روادار اور بہت قرآن پڑھنے والا تھا)۔ (ترمذی) شرح میں جو اس کی سند مذکور

میت کو قبر میں اتارتے وقت کیا پڑھا جائے

۱۶۱۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کسی میت کو قبر کے

اُمّ امارتے تو فرماتے بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ عَلٰی مِلّٰةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
 (یعنی امارتا ہوں میں تجھ کو قبر میں خدا کے نام سے خدا کے حکم سے، اور
 رسول خدا کی شریعت کے موافق) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں
 وَ عَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (یعنی رسول اللہ کے طریقہ پر۔ احمد ترمذی
 ابن ماجہ۔ اور ابوداؤد کی روایت میں آخری الفاظ ہیں)۔

كَانَ اِذَا دَخَلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ
 وَ عَلٰی مِلّٰةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ فِي رِوَايَةٍ وَ عَلٰی سُنَّةِ
 رَسُوْلِ اللّٰهِ - رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ
 وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ رَوَى أَبُو دَاوُدَ الثَّانِيَةَ -

قبر پر مٹی ڈالنا اور پانی چھڑکانا سنت ہے

جعفر بن محمد اپنے والد سے عرسلا روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے میت پر دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر تین لپیس ڈالیں اور
 اپنے بچے حضرت ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا اور قبر پر نشان کے لئے
 پتھر کے ٹکڑے رکھے۔ (شرح السنّة) اور شافعی نے اس کو دشق
 تک روایت کیا ہے۔

۱۶۱۲ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُوسَى أَنَّ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى عَلَى الْمَيِّتِ ثَلَاثَ
 حَتَايَاتٍ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا وَ أَنَّهُ رَشَّ عَلَى قَبْرِ ابْنِهِ
 إِبْرَاهِيمَ وَ دَفَعَ عَلَيْهِ حَصْبَاءً - رَدَّاهُ فِي شَرْحِ
 السُّنَّةِ وَ رَوَى الشَّافِعِيُّ مِنْ قَوْلِهِ رَشَّ -

قبروں پر لکھنے اور انہیں روندنے کی ممانعت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں
 کو نچتہ کرنے سے منع فرمایا ہے اور قبروں پر لکھنے اور ان کو روندنے
 سے۔ (ترمذی)

۱۶۱۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَجَمَّصَ الْقُبُورُ وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا
 وَ أَنْ تُدْطَأَ - رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ -

آنحضرت کی قبر مبارک پر پانی چھڑکا گیا تھا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر پانی چھڑکا
 گیا اور جس شخص نے پانی چھڑکا اُس کا نام بلال بن رباح ہے بلال
 نے مشک سے پانی چھڑکا اور سرہانے سے چھڑکا شروع کیا اور
 قبروں تک چھڑکا۔ (بیہقی، در دلائل النبوة)

۱۶۱۸ وَعَنْهُ قَالَ رَشَّ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَ كَانَ الَّذِي رَشَّ الْمَاءَ عَلَى قَبْرِهِ بِلَالُ بْنُ رِبَاعٍ
 بِقُرْبِهِ بَدَأَ مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ حَتَّى أَنْتَهَى إِلَى جُلْدِهِ
 رَدَّاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ -

علامت کے لئے قبر پر کوئی پتھر رکھ دینا جائز ہے۔

حضرت مطلب بن ابی ذراعہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمان بن مظعون کا
 انتقال ہوا تو ان کا جنازہ اٹھایا گیا اور دفن کیا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ پتھر لائے وہ شخص پتھر کو اٹھا کر نہ
 لاسکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لے گئے اور اپنی ہاتھیں
 چڑھالیں مطلب کہتے ہیں کہ جس نے مجھ سے یہ روایت بیان کی ہے اس نے
 ذکر کیا کہ گویا میں اب بھی اس سفیدی کو دیکھ رہا ہوں جو آستینیں
 چڑھانے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی مجھ کو اس وقت
 نظر آتی تھی۔ پھر آپ نے پتھر کو اٹھا لیا اور قبر کے سرہانے رکھا اور فرمایا
 نشان لگا دیا میں نے اپنے بھائی کی قبر پر اور دفن کر دینا اس قبر کے پاس
 اس شخص کو جو آئندہ میرے خاندان سے مرے گا۔ (ابوداؤد)

۱۶۱۹ وَعَنْ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي ذَرَّاعَةَ قَالَ لَمَّا
 مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ أُخْرِجَ جِنَازَتُهُ فَدُفِنَ
 وَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا أَنْ يَأْتِيَهُ
 بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهَا فَقَامَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ قَالَ الْمُطَّلِبُ
 قَالَ الَّذِي يُخْبَرُ فِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ كَمَا فِي ذِرَاعَيْهِ بَيَاضٌ ذِرَاعِي رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَسَرَ عَنْهَا خَمَّ حَمَلَهَا
 فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهِ وَقَالَ أَعْلِمُ بِهَا قَبْرَ أَبِي
 دَاوُدَ فِي إِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِي رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ -

آنحضرتؐ، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی قبریں

۱۶۲۰/۱۹ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّاهُ الْكُفِيُّ لِي عَنْ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ مَوَازٍ مُشْرِفَةٍ وَلَا طَبْعَ مَبْطُوحَةٍ يَبْطُحَاءُ الْعَرَضَةِ الْحَمَّى آءِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت قاسم بن محمدؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے مال بکھول دو میرے لئے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے دونوں دوستوں (یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ) کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حجرے کا دروازہ کھول دیا۔ میں نے تین قبروں کو دیکھا جو نہ بہت اونچی تھیں اور نہ بالکل زمین سے لی ہوئی اور ان پر اطرافِ مدینہ کے میدان کی سرخ لکڑیاں بکھی ہوئی تھیں۔ (ابوداؤد)

۱۶۲۱/۲۱ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ دَخَلْنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَنْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ لَمَّا يُلْحَدُ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِي آخِرِهِ كَانَتْ عَلَى رُؤُوسِنَا الطُّيُورُ

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک انصاری کے جنازہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے اور قبر پر پہنچے تو دیکھا کہ ابھی وہ تیار نہیں ہوئی تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رخ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھ گئے۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ) اور ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ہم اس طرح خاموش بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھ ہی۔

میت کی تحقیر ممنوع ہے

۱۶۲۲/۲۱ وَعَنِ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كُفْرٌ حَتَّى يَأْتِيَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردے کی ہڈی توڑنا ایسا ہی ہے جیسا کہ زندہ انسان کی ہڈی کا توڑنا۔ (مالک۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

صاحبزادی کے انتقال پر آنحضرتؐ کے آنسو

۱۶۲۳/۲۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ شَهِدْتُ نَائِمَتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْفُنُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِمَّنْ أَحَدٌ لَمْ يُفَارِقِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا قَالَ فَأَنْزِلْ فِي قَبْرِهَا فَخَزَلْ فِي قَبْرِهَا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی (ام کلثومؓ) کے دفن میں شریک تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس بیٹھے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے پھر آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج کی رات کو اپنی بیوی سے صحبت نہ کی ہو؟ حضرت ابو طلحہؓ نے کہا میں ہوں۔ آپ نے فرمایا ان کی قبر میں اتر جاؤ۔ (بخاری)

حضرت عمرو بن عاصؓ کی وصیت

۱۶۲۴/۲۳ وَعَنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لَا بُدَّ لِي مِنْهُ وَهُوَ فِي سِيَاقِ الْمَوْتِ إِذَا نَأَمْتُ فَلَا تَصْنَعْنِي نَائِمَةً وَلَا نَارًا فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَتَشْنُوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَتَّائِيهِمْ أَوْ حَوْلَ قَبْرِي قَدْ رَمَى نَحْدُ

حضرت عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنے بیٹے کو کہا جبکہ وہ حالتِ نزع میں تھے کہ جب میں مر جاؤں تو میرے جنازہ کے ساتھ نہ تو کوئی نوحہ کرنے والی جائے اور نہ آگ۔ پھر جب تم مجھ کو دفن کرو تو مجھ پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا۔ پھر دفن کرنے کے بعد میری قبر کے پاس اتنی دیر ٹھہرنا

جتنی دیر میں اونٹ کو ذبح کیا جائے اور اس کا گوشت تقسیم کیا جائے تاکہ میں تمہاری وجہ سے آرام پاؤں اور مانوس رہوں اور یہ جان لوں کہ اپنے پروردگار کے فرشتوں کو میں کیا جواب دیتا ہوں۔ (مسلم)

جَزُورٌ وَلَا يُقْسَمُ لَحْمَهَا حَتَّىٰ اسْتَأْنَسَ بِكُمْ
وَأَعْلَمَ مَا ذَا رَاجِعٍ بِهِ رُسُلَ رَبِّي۔

(رداۃ المصلیٰ)

ترجمہ میں جلدی کرنی چاہیے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب تم میں کوئی مر جائے تو اس کو بندہ رکھو بلکہ قبر کی طرف اس کو جلد لے جاؤ۔ اور چاہئے کہ دفن کے بعد اس کے سر پر لے کر بٹھا جائے سورۃ بقرہ کا اول حصہ (مفلحون تک) اور سورۃ بقرہ کا آخر (لنصلیٰ) مافی السموات سے) پائنتی پر بٹھا جائے۔

(بہیقی نے شعبان میں روایت کیا اور کہا صحیح یہ ہے کہ حدیث نہیں ابن عمر کا قول ہے)

۱۶۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوهُ
وَأَسْرِعُوا بِهِ إِلَى قَبْرِهِ وَلَا يَقْرَأُ عِنْدَ رَأْسِهِ
فَاتِحَةَ الْبَقَرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ خَاتِمَةَ الْبَقَرَةِ۔
رَدَّاهُ الْمُبَہِّقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ
وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہؓ اپنے بھائی کی قبر پر!

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ جب عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی موضع حبشی میں وفات ہوئی تو ان کی میت کو مکہ میں لایا گیا اور دفن کر دیا گیا پھر جب حضرت عائشہؓ حج کی غرض سے مکہ آئیں تو اپنے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی قبر پر گئیں اور یہ اشعار پڑھے۔

وَكُنَّا كُنْدَ مَا فِي جَدِئِمَةٍ حَقْبَةٍ
مِنَ الدَّهْرِ حَتَّى قَبِلَ كُنْتُ يَتَصَدَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَانِي وَمَالِكَا
لِطُولِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبْتَ لَيْلَةً مَعَا

یعنی تھے ہم دونوں بہن بھائی بہن جذیمہ کے ہمنشینوں کی مانند کہ مدت دراز تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہونے یہاں تک کہ یہ کہا گیا کہ کبھی جدا نہ ہوں گے پھر جدا ہوئے عرصہ دراز تک ساتھ رہنے کے بعد تو پھر ایک رات کو بھی یک جا نہ ہوئے ہم)

۱۶۲۶ وَعَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ لَمَّا تَوَدَّعَيْتُ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ بِالْحَبَشِيِّ وَهُوَ مَوْقُوفٌ
فَحَمِلَ إِلَى مَكَّةَ فَدَفِنَ بِهَا خَلَّتَا
قَدِيمَتُ عَائِشَةَ أَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ شَعْرًا:

وَكُنَّا كُنْدَ مَا فِي جَدِئِمَةٍ حَقْبَةٍ
مِنَ الدَّهْرِ حَتَّى قَبِلَ كُنْتُ يَتَصَدَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَانِي وَمَالِكَا
لِطُولِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبْتَ لَيْلَةً مَعَا

ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دَفَنْتُ إِلَّا
حَيْثُ مِتَّ وَلَوْ شَهِدْتُ تُكَاذِبُكَ
(رداۃ المصنف)

اس کے بعد حضرت عائشہؓ نے فرمایا خدا کی قسم اگر میں اس وقت تیرے پاس موجود ہوتی کہ جب تجھ کو دفن کیا گیا ہے تو میں ہرگز تجھ کو یہاں دفن نہ کرنے دیتی بلکہ وہاں دفن کرتی جہاں تو فوت ہوا تھا اور اگر دفن کے وقت میں تیرے پاس موجود ہوتی تو تیری زیارت کو نہ آئی۔ (ترمذی)

امام شافعیؒ کا استدلال

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جبکہ اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعدؓ کو سر کی طرف سے اتارا اور ان کی قبر پر پانی چھڑکا۔

۱۶۲۷ وَعَنْ ابْنِ رَافِعٍ قَالَ سَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا أَوْ رَشَّ عَلَى قَبْرِهِ مَاءً۔

(رداۃ المصنف) (ابن ماجہ)

سر ہانے کی طرف سے قبر میں مٹی ڈالنے کی ابتدا مستحب ہے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خنازہ

۱۶۲۸ وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَمِعَ صَلَّى عَلَاجَنَازَةٍ ثُمَّ آتَى الْقَبْرَ فَخَنَى عَلَيْهِ
مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ ثَلَاثًا - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ) - (ابن ماجہ)

قبر پر سہارا دے کر لیٹنے یا بیٹھنے کی ممانعت

۱۲۲۹ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَكِنًا عَلَى قَبْرِ فَقَالَ لَا تُؤْخِذْ صَدِّقَ
هَذَا الْقَبْرِ أَوْ لَا تُؤْخِذْ ۝ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ) - (احمد)

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھ کو ایک قبر کے سہارے بیٹھے دیکھا تو فرمایا اس قبر والے کو اذیت نہ دے یا
یہ فرمایا کہ اس کو ایذا نہ دے۔ (احمد)

بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ فَضْلُ الْوَلِّ

ماجنرے کی وفات پر آنحضرت کا غم

۱۲۳۰ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَبْيٍ الْفَقِيرِ وَكَانَ ظَنَرًا إِلَى بَرَاهِمَ
فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ
فَقَبَلَهُ وَشَمَّهُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ وَابْتِرَاهِيمَ
يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَذَرِفَانِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ
وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنِّي أَهْلُ حِمَّةٍ
ثُمَّ أَتَبَعَهَا بِأُخْرَى فَقَالَ إِنَّ الْعَيْنَ تَذُرُّ مَعَ
الْقَلْبِ يَحْزَنُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَإِنَّا
بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمَ لَنَحْزَنُ وَلَوْ نَ .
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوسیف
لوہار کے ہاں گئے جو حضورؐ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی دایہ کے شوہر تھے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم کو گود میں لے لیا ان کا بوسہ لیا اور سونگھا۔
یعنی اپنی ناک اور منہ ان کے منہ پر اس طرح رکھا جیسے کوئی سونگھا ہی اس وقت
کچھ دنوں بعد ہم پھر ابوسیف کے ہاں گئے ابراہیم اس وقت حالت نزع میں
تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں ان کو دیکھ کر بہنے لگیں۔ عبدالرحمن
بن عوف نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھی روتے ہیں (یعنی آپ کی
عظمت و شان سے یہ امر بعید ہے) آپ نے فرمایا اے ابن عوف یہ راتوں
رحمت ہیں۔ اس کے بعد آپ کی آنکھوں سے پھر آنسو جاری ہو گئے اور
آپ نے فرمایا آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل غمگین ہے اور نہیں کہتے ہم آپ
زبان سے مگر وہی بات جس سے ہمارا پروردگار راضی ہو اور اے
ابراہیم ہم تیری جدائی سے البتہ غمگین ہیں۔ (بخاری و مسلم)

نواسے کے انتقال پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو

۱۲۳۱ وَعَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ أَرْسَلَتِ ابْنَةُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ أَنْ ابْنَانِي مُضَيَّعَانِ
فَارْسَلِ يُعْرِئِي السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنْ يَتَّبِعُ مَا أَخَذَ وَلَهُ
مَا أُعْطِيَ وَكُلُّ عِنْدَ لَا يَأْجِلُ مَتًى فَلْتَصْبِرْ لِمَا تَعْتَبِ
فَارْسَلَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهَا عَلَيْهِ لِيَأْتِيَنَهَا فِقَامٌ وَمَعَهَا
مَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ وَمَعَادُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبِي بَنْ كَعْبٍ
وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرَفَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بنت رسولؐ (زینبؓ) نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی کے ذریعہ کہلایا کہ میرا بیٹا آدم
توڑ رہا ہے آپ تسلی فرمائیے۔ آپ نے اس کے جواب میں سلام کے بعد کہلایا کہ
خدا ہی کے لئے ہے وہ چیز جو اس نے لی اور اسی کے لئے ہے وہ چیز جو اس
نے دی اور ہر چیز کا اس کے یہاں ایک وقت مقرر ہے پس تو صبر کر اور
تو اب کی طالب ہو حضرت زینبؓ نے دوبارہ آدمی بھیجا اور تشریف لے گئے
کے لئے آپ کو قسم دی تو آپ فوراً کھڑے ہو گئے آپ کے ساتھ اس وقت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَبِيضَ وَنَفْسُهُ تَتَقَعَّقُ
فَنَاحَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدُ تَارَ سَوَّلَ اللَّهُ مَا هَذَا
فَقَالَ هَذِهِ رَحْمَةُ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ فَإِنَّمَا
يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ عِبَادِهِ الرَّحَمَاءُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سعد بن عبادہ - معاذ بن جبل - ابی بن کعب - زید بن ثابت اور کچھ دیگر
صحابہ تھے بچہ آپ کے سامنے لایا گیا آپ کی گود میں دیدیا گیا اس وقت نزع کی
حالت تھی آپ کی آنکھیں اس کو دیکھ کر سنبھل گئیں۔ سعدؓ نے کہا یا رسول اللہ
یہ کیا ہے آپ نے فرمایا۔ یہ خدا کی رحمت ہے جس کو خدا نے اپنے بندوں کے
دلوں میں پیدا کیا ہے اور خدا اپنے بندوں میں سے اُن پر تہنیتی کرتا

ہے جو رحم کرتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

بآواز بلند رونا برائے

۱۶۳۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اسْتَلَمْتُ سَعْدُ بْنَ
عَبَادَةَ شَكُوهُ لَهٗ فَاَتَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَعُوذُكَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ
أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَلَمَّا دَخَلَ
عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِي غَاشِيَةٍ فَقَالَ قَدْ قَضَىٰ قَالُوا
لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بَكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَكَوْا فَقَالَ لَا تَمْنَعُونَ أَنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ
بِمَعَ الْعَيْنِ وَلَا يَحْزِنُ الْقَلْبُ وَلَكِنْ يُعَذِّبُ
بِهَذَا أَوْ أَشَارَ إِلَىٰ لِسَانِهِ أَوْ يَرْحَمُ وَإِنَّ الْمَيِّتَ
لَيُعَذِّبُ بِكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہ بیمار ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کو تشریف لائے عبد الرحمن بن عوفؓ سعد بن ابی وقاصؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ آپ کے ساتھ تھے جب آپ ان کے پاس پہنچے تو ان کو بے
ہوشی کی حالت میں پایا۔ آپ نے پوچھا کیا انتقال ہو گیا۔ صحابہ نے عرض
کیا یا رسول اللہ نہیں۔ آپ یہ سرگرداں لگے صحابہ نے آپ کو روئے
دیکھا تو وہ بھی روئے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا: سو خداوند تعالیٰ آنکھوں کے جاری
ہو جانے پر عذاب نہیں کرتا اور نہ دل ٹمکن ہوئے پر البتہ خدا اس کے
سبب سے ذرا عذاب کرتا ہے اور رحم بھی کرتا ہے اور زبان کی طرف آپ نے
اشارہ کیا اور البتہ عذاب دیا جاتا ہے مردہ کو بسبب اس کے گھر والوں
کے رونے کے (یعنی بلند آواز سے پکار پکار کر رونے کے سبب۔)

(بخاری و مسلم)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو خساروں کو پیٹ کر میان
کو بھارتے اور ایام جاہلیت کی طرح پکار پکار کر روئے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ابو موسیٰؓ نے ہوش ہو گئے تو ان کی بیوی
ام عبد اللہؓ نے چلا چلا کر رونا شروع کیا۔ پھر جب ابو موسیٰؓ کو ہوش
آگیا تو انہوں نے کہا کیا تجھ کو معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہؐ نے یہ فرمایا
ہے کہ میں اس شخص سے بری الذمہ ہوں جو مصیبت میں میرے
بال منڈا اُسے چلا چلا کر روئے اور کپڑے بھاڑے۔ (بخاری و مسلم)

نوحہ کرنے کی برائی

حضرت ابوالکاسم اشعریؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے ایام جاہلیت کی چار باتیں ہیں جن کو میری امت کے
لوگ نہ چھوڑیں گے: فخر کرنا حسب پر۔ طعن کرنا نسب پر۔ پانی طلب کرنا

۱۶۳۵ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ أَنَّ شَعْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنَ أَمْرِ
الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهَا فِي الْفَخْرِ فِي الْأَحْسَنِ

وَالطَّعْنُ فِي الْأَسَايِدِ إِلَّا تَسْتَقَاءُ بِالْجُحُومِ دَا
الْيَمِيحَةِ وَقَالَ النَّاسُ إِذَا كُتِبَ قَبْلَ مَوْتِهَا
تَقَامَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِتْرٌ مِمَّنْ قِطْرَانِ
وَدُرْعٌ مِّنْ جَدِيٍّ (رداء المسئلہ)

۱۶۳۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا مَرْءَاةَ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرِ فَقَالَ اتَّقِي اللَّهَ وَ
اصْبِرِي قَالَتْ أَلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ لَمْ تَصَبْ
بِمُصِيبَتِي وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيلَ لَهَا إِنَّهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَائِبَ فَقَالَتْ
لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الْمُتَدَامَةِ
الْأُولَى (متفق علیہ)

صبر تو صبر کے آغاز ہی میں ہوتا ہے۔ (یعنی صدمہ کے بعد ہی صبر قابل اعتبار ہے)۔ (بخاری و مسلم)

جس مسلمان کے تین بچے مرجائیں وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا

۱۶۳۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ
فَلَيْجُ النَّارِ إِلَّا لِحَلَّةِ الْقَسَمِ (متفق علیہ)

۱۶۳۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْسَ وَءٍ مِّنَ الْوَلَدِ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ
لِّكَ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَحَتَّسِبُهُ إِلَّا حَلَّتْ
الْجَنَّةُ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِّنْهُمْ أَوِ اثْنَانِ يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَالَ أَوِ اثْنَانِ (رداء المسئلہ)

دو یا دو سے زیادہ روایت ہے کہ تین بچے نہ ہوں گے۔ (متفق علیہ)

عزیز و محبوب کی موت پر صبر کی جزا جنت ہے

۱۶۳۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ اللَّهُ مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا
تَبَيَّنَتْ مَرِيضَتُهُ مِّنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لِحَتَّسِبُهُ إِلَّا
الْجَنَّةَ (رداء البخاری)

دو یا دو سے زیادہ روایت ہے کہ تین بچے نہ ہوں گے۔ (متفق علیہ)

ستاروں سے۔ نوحہ کرنا۔ اور نوحہ کرنے والی عورت اگر اپنے مرنے سے پہلے
توبہ نہ کرے گی تو قیامت کے دن کھڑی کی جائے گی اس حال میں کہ اس
کے جسم پر (تار کول) اور خارش کا کرتہ ہوگا (یعنی اس کے جسم پر خارش
ہوگی)۔ (مسلم)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے
پاس سے گزرے جو ایک قبر پر چلا کر رو رہی تھی۔ آپؐ اس سے فرمایا خدا سے
ڈر اور صبر کر۔ عورت نے کہا میرے پاس سے علیحدہ ہو، مجھ کو جو مصیبت
نہیں پہنچی (یعنی تو میری طرح مصیبت میں گرفتار نہیں ہوا) اس عورت نے
آپؐ کو سنا یا نہیں (اور رنج کی حالت میں یہ الفاظ اس کی زبان سے نکل
گئے) اس سے کہا کہ آپؐ نبی ﷺ تھے پس وہ عورت رسول اللہ
ﷺ کے دروازہ پر گئی اور وہاں دربانوں کو نہ پایا اور آپؐ کی
خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں نے آپؐ کو سنا یا نہیں تھا۔ آپؐ فرمایا
صبر تو صبر کے آغاز ہی میں ہوتا ہے۔ (یعنی صدمہ کے بعد ہی صبر قابل اعتبار ہے)۔ (بخاری و مسلم)

جس مسلمان کے تین بچے مرجائیں وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ جس مسلمان کے تین بچے مرجائیں وہ آگ میں داخل نہ ہوگا مگر قسم کھولنے کے
لئے (یہ اشارہ ہے اس آیت کی جانب وَلَئِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا ذَرَاهَا یعنی
تم میں سے کوئی شخص خدا کی قسم ایسا نہیں ہے جو دوزخ میں داخل نہ ہو اگرچہ ایک آن ہی کو جائے)۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے انصار کی
عورتوں سے فرمایا کہ تم میں سے جس کے تین بچے مرجائیں اور وہ صبر کرے گا
ثواب کی طالب ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگی پس اگر ان عورتوں میں سے
ایک نے عرض کیا اگر دو بچے مرجائیں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپؐ فرمایا اور دو کے
لئے بھی یہی بشارت ہو (مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ
"تین بچے جو بالغ نہ ہوئے ہوں"

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں کسی مومن بندے کی پیاری روح کو قبض کر لیا
ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا اور ثواب کا طالب ہوتا ہے تو اس کے لئے
میرے پاس جنت کے سوا کوئی جزا نہیں ہوتی۔ (بخاری)

دو یا دو سے زیادہ روایت ہے کہ تین بچے نہ ہوں گے۔ (متفق علیہ)

فصل دوم

نوح کرنے اور سننے پر آنحضرت کی لعنت

۱۶۴۰ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ يَحْدُثُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّائِضَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ۔
حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ لعنت فرمائی ہے رسول اللہ ﷺ نے نوح کرنے والی اور نوحہ سننے والی عورت پر۔

(رداۃ البودادۃ) (ابوداؤد)

مومن مصیبت فراحت ہر مرحلہ پر صابر و شاکر رہتا ہے

۱۶۴۱ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبٌ لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَ اللَّهَ وَشَكَرَ وَإِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ حَمِدَ اللَّهَ وَصَبَرَ فَالْمُؤْمِنُ يُوجَدُ فِي كُلِّ أَمْرٍ حَتَّى فِي اللَّقْمَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى فِي أَمْرٍ تَبَهُ۔
حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن بندہ کا عجب حال ہے اگر اس کو بھلائی ملتی ہے تو خدا کی حمد کرتا اور شکر بجالاتا ہے اور مصیبت پیش آتی ہے تب بھی حمد و شکر کرتا ہے اور صابر رہتا ہے۔ پس مومن کو دونوں حالتوں میں ثواب ملتا ہے یہاں تک کہ جو لقمہ اٹھا کر وہ پیوے کے منہ میں دیتا ہے اس پر بھی ثواب ملتا ہے۔

(رداۃ البیہقی فی شعب الایمان) ہے۔ (ربہقی)

مومن کی موت پر زمین و آسمان روتے ہیں

۱۶۴۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهُ بَابَانِ بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهُ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ فَإِذَا مَاتَ بَكَى عَلَيْهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ۔
حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر مومن کے دو دروازے ہوتے ہیں ایک دروازے سے مومن کے اعمال جاتے ہیں اور دوسرے دروازے سے اس کا رزق اُترتا ہے۔ پس جب مومن مر جاتا ہے تو دونوں دروازے اس پر روتے ہیں اور یہی معنی ہیں اللہ کے اس قول کے فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ (یعنی کافروں پر آسمان و زمین نہیں روتے)۔ (ترمذی)

(رداۃ الترمذی)

مر جانے والی چھوٹی اولاد و خیر آخرت ہوتی ہے

۱۶۴۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ فَرْطَانِ مِنْ أُمَّتِي أَذْخَلَهُ اللَّهُ بِهِنَّ الْجَنَّةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرْطَانِ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرْطَانِ يَأْتِيهِ مَوْتُهُ فَقَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرْطَانِ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ فَإِنَّا فَرْطَانِ مِنْ أُمَّتِي لَنْ يَصْبَا بَوَائِي بِشَيْءٍ۔
حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سے جس شخص کے دو نابالغ بچے مر گئے ہوں اللہ ان کے سبب ان کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا اور آپ کے امتیوں میں سے جس کا ایک ہی بچہ مرا ہو۔ آپ نے فرمایا اے توفیق دی گئی بھلائیوں کی! جس کا ایک بچہ مرا ہو اس کا بھی یہی حکم ہے حضرت عائشہ نے پھر پوچھا۔ اور آپ کی امت میں سے جس شخص کا ایک بچہ بھی نہ مرا ہو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا میں اپنی امت کا میرے منزل ہوں۔ جو مصیبتیں مجھ کو پہنچائی گئی ہیں اس کو نہیں پہنچائی گئیں۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

اولاد کے انتقال پر صبر و شکر کا اجر

۱۶۴۴ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...
حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ
اللَّهُ تَعَالَى لِمَلَائِكَتِهِ قَبَضَتْ شَرْقَهُ فَوَادَّ قَبُولُ
نَعَمْ فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ حَمْدًا لَكَ
وَاسْتَدْرَجَ فَيَقُولُ اللَّهُ ابْنُ الْعَبْدِ بَيْتًا فِي
الْجَنَّةِ وَسَمُوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

کہ جب کسی مومن بندہ کا بیٹا مرتا ہے تو خداوند تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا
ہے کہ تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کر لی؟ وہ کہتے ہیں ہاں
خداوند تعالیٰ فرماتا ہے تم نے اس کے دل کے میوہ کو توڑ لیا۔ وہ
کہتے ہیں خداوند تعالیٰ پر چھاپا ہے۔ میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ کہتے
ہیں تیری تعریف کی اور انا بشارت دانا لیرا جعوں کہا۔ خداوند تعالیٰ
فرماتا ہے میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام
”بیت الحمد“ رکھو۔ (ترمذی۔ احمد)

مصیبت زدہ کو تسلی دینے والے کا ثواب

۱۲۳۵
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزَى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا مِنْ حَدِيثِ عَنِّي بِنِ
عَامِرٍ الرَّاهِطِيِّ وَقَالَ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
سُوْقَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَوْقُوفًا.

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا کہ جس نے مصیبت زدہ کو تسلی دی تو اس کو اس کے برابر اجر ملے گا۔
(ترمذی ابن ماجہ) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور یہ علی بن عامر سے
مرفوعاً مروی ہے اور بعض نے محمد بن سوقة سے اسی سلسلہ سند سے
اس کو موقوفاً روایت کیا ہے۔

۱۲۳۶
عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ عَزَى تَكْلِي كَيْسِي بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

حضرت ابو بزرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص
اس عورت کو تسلی دے جس کا بیٹا مر گیا ہو، جنت میں اس کو بہترین لباس
پہنایا جائے گا۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

میت والوں کے گھر کھانا بھیجنا مستحب ہے

۱۲۳۷
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ
جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمْنَعُوا
لِأَبِي جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ آتَاهُمْ مَا يَتَغَلَّظُونَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ کہتے ہیں کہ جب حضرت جعفرؓ کی شہادت
کی خبر آئی تو نبی ﷺ نے فرمایا جعفر کے گھر کے لوگوں کے لئے کھانا
تیار کرو اس لئے کہ ان کو وہ مصیبت پہنچی ہے جو ان کو کھانا پکانے سے
باز رکھ گی۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

میت کو نوحہ اور اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے

۱۲۳۸
عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَجَّحَ عَلَيْهِ فَيَاتَهُ
يُعَذَّبُ بِمَا نَجَّحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۱۲۳۹
عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا تَأْتَتْ
سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذَكَرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ
إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ يَقُولُ يَغْفِرُ اللَّهُ

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ
فرماتے سنا ہے کہ جس شخص پر نوحہ کیا جاتا ہے اس نوحہ کے سبب اس پر قیامت
کے دن عذاب کیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمنؓ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہؓ کے سامنے جب
اس کا ذکر کیا گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میت پر زندہ آدمیوں
کے رونے کے سبب عذاب کیا جائے گا تو انہوں نے فرمایا خدا ابن عمرؓ کو

نخشے وہ بھوٹ نہیں بولا۔ لیکن وہ بھول گیا یا بیاں کرنے میں غلطی ہو گئی، واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک یہودی عورت کی قبر کے پاس سے گزرے جس پر رو دیا جارہا تھا۔ آپؐ فرمایا یہ لوگ اس پر رو رہے اور اس پر عذاب کیا جا رہا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن ابی طلحہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفانؓ کی مٹی مر گئی۔ ہم اس کے جنازہ اور دفن میں شرکت کے لئے حاضر ہوئے اہل بیتؓ اور ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما بھی شریک ہوئے۔ ان دونوں حضرات کے درمیان میں مٹی اٹھا کر حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے عمرو بن عثمانؓ سے جو ان کے سامنے بیٹھے تھے کہا۔ تم اپنے عزیزوں کو رونے سے کیوں منع نہیں کرتے اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ ﷺ نے فرمایا ہے میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے۔ (یہ سن کر) ابن عباسؓ نے کہا حضرت عمرؓ اس میں سے کچھ کہتے تھے (یعنی عام طور پر رونے کو منع نہ کرتے تھے بلکہ چلا چلا کر رو کر) اس کے بعد ابن عباسؓ نے یہ واقعہ بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کے ساتھ کہ سے واپس ہو جب ہم مقام بیدار میں پہنچے تو حضرت عمرؓ کو ایک قافلہ ملا جو کیکر کے ایک درخت کے نیچے ٹھہرا ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ نے مجھ سے فرمایا دیکھ اس قافلہ میں کون لوگ ہیں میں نے جا کر دیکھا تو اس میں صہیبؓ تھے حضرت عمرؓ کو اس سے آگاہ کیا۔ آپؐ کہا ان کو بلاؤ۔ میں نے ان جا کر کہا چلو اور امیر المؤمنین حضرت عمرؓ سے ملاقات کرو۔ اس کے بعد جب حضرت عمرؓ کو زخمی کیا گیا (بعد میں) تو حضرت صہیبؓ روتے اور یہ کہتے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آہ میرے بھائی آہ میرے آقا! عمرؓ نے یہ سن کر فرمایا۔ صہیبؓ کیا مجھ پر روتے ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا کہ میت کو عذاب دیا جاتا ہے اس کے بعض عزیزوں کے رونے کے سبب۔ ابن عباسؓ نے اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد کہا کہ حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد میں اس واقعہ کا ذکر حضرت عائشہؓ سے کیا تو انھوں نے کہا خدا عمرؓ پر رحم کرے خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ کی حدیث یہ نہیں ہے کہ میت کو اس کے عزیزوں کے رونے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کافر کی میت پر اس کے رونے کے سبب عذاب زیادہ کر دیا جاتا ہے اس کے بعد حضرت عائشہؓ نے فرمایا اور اس کے ثبوت میں تمہارے لئے قرآن مجید کا یہ حکم کافی ہے کہ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ (یعنی کوئی شخص دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا) ابن عباسؓ نے کہا کہ اسی کے قریب قریب اس آیت کا مفہوم ہے وَاللَّهُ أَصْحَابُكَ وَأَبْنُكَ (یعنی

لَا يَأْتِي عَبْدٌ الرَّحْمَنِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِوَالِدَيْهِ نَسِيًّا وَلَا أَخِيًّا إِلَّا مَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيٍّ يُبْكِي عَلَيْهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَكُونَنَّ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا - رُتِفَتْ عَلَيْهِ)

۱۶۵. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ تَوَقَّيْتُ بَنِي عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ بِمَكَّةَ فَنَحْنُ لِنَشْهَدَ هَا وَحَضَرَ هَا بَنُو عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَأَتَانِي لِحَالِ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لِعُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوْاجِهُهُ أَلَا يَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضُ ذَلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ مَدَارَتْ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا أَكُنَا بِالْبَيْدَاءِ فَإِذَا هُوَ بِرُكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ أَذْهَبُ فَإِنْ لَمْ يَنْظُرْ مَنْ هُوَ لَأَيُّ الرُّكْبِ لَنَنْظُرَتْ فَإِذَا هُوَ صَهْبٌ قَالَ فَاخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَدْعُهُ فَرَجَعْتُ إِلَى صَهْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَنُ امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ فَلَمَّا آتَانِي صَهْبٌ عُمَرَ وَحْدَهُ صَهْبٌ يُبْكِي يَقُولُ وَالْأَخَاةُ وَأَصَابِحَاةُ فَقَالَ عُمَرُ يَا صَهْبُ اتَّبِعْنِي عَلَى وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَ لَا وَاللَّهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَلَكِنْ إِنَّ اللَّهَ يَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا أَبَا بُبَكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَسِبُكُمْ الْقُرْآنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذَلِكَ وَاللَّهُ أَصْحَابُكَ وَأَبْنُكَ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اللہ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے) ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ یہ پورا واقعہ بزرگ حضرت ابن عمرؓ نے کچھ نہ کہا اور خاموش رہے۔ (بخاری و مسلم)

میت پر رونے کی ممانعت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب ابن حارثہؓ جعفرؓ اور ابن رواحہؓ کی شہادت کی خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی رہے سب حضرات کرامؓ سر پہ موتہ میں شہید ہوئے تھے تو آپ مسجد میں بیٹھ گئے اور آپ کے چہرہ مبارک پر غم والہ کے آثار نمایاں ہو گئے اور میں دروازہ کے سوراخوں سے گھر کے اندر بھی ہوئی آپ کی حالت دیکھ رہی تھی ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: حضرت جعفرؓ کے گھر کی عورتیں ایسا اور ایسا کر رہی ہیں (یعنی ان کے رونے کا ذکر کیا) آپ نے اس کو حکم دیا کہ ان کو روٹنے سے منع کر دے۔ وہ شخص چلا گیا اور پھر دوبارہ حاضر ہو کر کہا: وہ باز نہیں آئیں آپ فرمایا ان کو منع کر دو۔ وہ چلا گیا اور پھر واپس آ کر کہا: قسم ہے خدا کی یا رسول اللہؐ وہ ہم پر غالب آگئیں (یعنی انھوں نے ہماری ممانعت کی پر وہ ان کی) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میرا خیال ہے اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا۔ ان کے منہ میں خاک ڈال دے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے اپنے دل میں اس شخص کے بارے میں کہا خدا تیری ناک کو خاک آلودہ کرے۔ تجھ کو رسول اللہ ﷺ نے جو حکم دیا ہے اس پر تو نے کیوں عمل نہیں کیا اور رسول اللہ ﷺ کو کیوں رنج پہنچایا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ام سلمہؓ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب ابو سلمہؓ (یعنی ان کے شوہر) کا انتقال ہوا تو میں نے اپنے دل میں کہا: ابو سلمہؓ دوران سفر اور وطن سے باہر رہے ہیں میں ان پر نوحہ کروں گی اور ایسا شیون کروں گی کہ لوگوں میں میرے شور و بکا کا تذکرہ ہو گا۔ چنانچہ میں اس میں ہمہ تن مصروف ہو گئی کہ ایک عورت گھر میں داخل ہوئی جو غالباً میرے رنج و غم میں شریک ہوئے کار ارادہ رکھتی تھی۔ یہاں تک رسول اللہ ﷺ اس عورت کے سامنے آ گئے اور کہا تیرا ارادہ یہ ہے کہ تو اس گھر میں شیطان کو داخل کرے؟

۱۶۵۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرِفُ فِيهِ الْحُزْنَ وَأَنَا أَنْقَرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِي شِقَ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بَكَاءَهُ هُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِيعْنَهُ فَقَالَ انْهَمْنَّ فَاتَاهُ الثَّالِثَةُ قَالَتْ وَاللَّهِ عَلَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَعَمْتُ أَنَّهُ قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتَذَكَّرْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعِنَاءِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۵۲ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيبٌ وَفِي أَرْضٍ غَرِيبَةٍ لَا بَصِيئَتَهُ بَكَاءٌ يَحْدَثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبَكَاءِ عَلَيْهِ إِذَا أَقْبَلَتْ امْرَأَةً لَرُبِّهَا أَنْ تُسْعِدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَدْخُلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَكَفَفْتُ عَنِ الْبَكَاءِ فَلَمْ أَبْكِي - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حالانکہ دو مرتبہ خدا نے اس کو اس کے گھر سے نکال دیا ہے۔ ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ آپ کے الفاظ نے مجھ کو روٹنے سے روک دیا اور میں پھر نہ روئی۔ (مسلم)

بہن کرنے کی ممانعت

حضرت نعمان بن بشیرؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن رواحہؓ پر شہادی طاری ہو گئی تو ان کی بہن عمرہؓ نے رونا اور یہ کہنا شروع کیا: لمے پہاڑ افسوس اور اے اے اے اے (یعنی حضرت عبد اللہ کی خوبیاں بیان کرنے لگیں) اس بعد جب ان کو ہوش آ گیا تو انھوں نے اپنی بہن سے کہا،

۱۶۵۳ وَعَنِ النَّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ قَالَ أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ أَحْمَهُ عُمَرَةُ تُبْكِي وَاجْبَلَاةً وَاكْذَا وَاكْذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِينَ آخَا قَ مَا قُلْتِ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي أَنْتَ كَذَلِكَ زَادَنِي رَوَاحَةُ فَلَمَّا مَاتَ فَلَمْ تَبْكِي عَلَيْهِ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَوْنَةً جَوْجُجَ كَمَا، مجھ سے یہ طور تعریض ایسا ہی کہا گیا۔ اور ایک روایت میں

یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ جب عبد اللہ بن رواحہ رضی کا انتقال ہوا تو ان کی بہن ان پر نہ روئیں۔ (بخاری)

۱۶۵۴ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَعْلَمُ بِأَكْبَهُمْ يَقُولُ وَاجْلَاةٌ وَاسِيدَاةٌ وَتَحْذَلُكَ إِلَّا وَكَلَّ اللَّهُ بِهِنَّ مَلَائِكِينَ يُلْهِيْنَ أَعْيُنَهُمْ وَيَقُولَانِ أَهْلَكَ أَكُنْتَ رَدَاةً التَّيْمِيَّةُ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

حضرت ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب کوئی شخص مرتا ہے اور اس کے عزیزوں میں سے کوئی روتے دالایہ کہہ کہہ کر روتا ہے کہ اے پہاڑ اے سردار اور اسی کے مانند تو خداوند تعالیٰ دو فرشتوں کو میت پر مامور کرتا ہے کہ وہ گئے مارتے اور یہ کہتے ہیں کہ کیا تو ایسا ہی تھا۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔)

نوحہ اور چلائے بغیر رونا ممنوع نہیں ہے

۱۶۵۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَأَتْ مَيِّتٌ مِّنْ آلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النَّسَاءُ يُبْكِينَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَيَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعِهْنَ يَا عُمَرُ فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالْقَلْبُ مُصَابٌ وَالْعَهْدُ قَرِيبٌ

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے ایک شخص مر گیا (یعنی آپ کی بیٹی حضرت زینبؓ) تو عورتیں جمع ہوئیں اور رونے لگیں۔ حضرت عمر رضی کھڑے ہوئے اور رونے سے ان کو منع کیا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا: عمران کو ان کے حال پر چھوڑ دو اس لئے کہ آنکھیں روتی ہیں اور دل مصیبت زدہ ہے اور مرنے کا وقت قریب ہے۔ (احمد - نسائی)

۱۶۵۶ وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتِ النِّسَاءُ فَبَعَلَ عُمَرُ بَنِي بَنِي يَسُوطٍ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ مَهْلًا يَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ يَا كُتَّ وَنَعِيقَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُمَا كَانَتَا مِنَ الْعَيْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنْ اللَّهِ عَذَابٌ جَلَدٌ وَمِنَ الرَّحْمَةِ مَا كَانَ مِنَ الْبَيْدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنْ الشَّيْطَانِ - (رَدَاةُ أَحَدُ)

حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت زینبؓ کا انتقال ہوا تو عورتیں رونے لگیں۔ حضرت عمر رضی نے ان رونے والی عورتوں کو اپنے چابک سے مارا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی کو اپنے ہاتھ سے ہٹایا اور فرمایا عمر زنی اختیار کرو۔ اس کے بعد اپنے عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا: دور رکھو اپنے آپ کو شیطان کی آواز سے (یعنی چلا چلا کر رونے سے) پھر اپنے فرمایا جو کچھ کہو آنکھ سے (یعنی آنسو) اور جو کچھ کہو دل سے (یعنی غم) یہ خدا کی طرف سے ہمارے رحمت کا سبب ہے اور جو کچھ ہاتھ اور زبان سے ہو (یعنی سرپیٹنا، کپڑے پھاڑنا، بال

کھسٹنا اور چلانا نوحہ کرنا، بین کر کے رونا یہ سب) شیطان کی جانب سے ہے۔ (احمد)

ایک خاص واقعہ

۱۶۵۷ وَعَنْ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتْ امْرَأَةٌ نَفْسَهُ الْقَبْرَ عَلَى قَبْرِ سَنَةِ ثُمَّ رَفَعَتْ سَمْعًا يَقُولُ الْآهْلُ وَجَدُوا مَا فَتَدُوا فَأَجَابَهُ أَخْرُبْ بَلْ يَسُوُّ أُنَافِقُوا

بخاری اس روایت کو معلق یعنی بلا سند بیان کرتے اور کہتے ہیں کہ جب حسن بن علی رضی کا انتقال ہوا تو ان کی بیوی نے ان کی قبر پر سال بھر تک خیمہ کھڑا رکھا اور پھر اکھاڑ لیا پھر نہاتے غیبی کو سنا جو کچھ کہتا تھا کیا خیمہ کھڑا کر کے اس کو پالیا۔ دوسری آواز آئی کہ نا امید ہوئی اور خیمہ اکھاڑ لیا۔

زمانہ جاہلیت کی ایک رسم اور اس پر آنحضرتؐ کی تنبیہ

۱۶۵۸ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَآبِي بَرْزَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ

حضرت عمران بن حصینؓ اور ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ہم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوئے اور چند

فَرَأَى قَوْمًا قَدْ مَدَحُوا أَرْدِيَتَهُمْ يَمْسُوتُ فِي قُبُورٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِعْلُ الْجَاهِلِيَّةُ تَأْخُذُ دُونََ وَيَصْنَعُ الْجَاهِلِيَّةُ تَشْبَهُونَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَدْعُوَكُمْ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُونَ فِي غَيْرِ مَوْرِكِكُمْ قَالَ فَآخِذُوا أَرْدِيَتَكُمْ وَلَكُمْ يَعُودُ إِلَيْكَ

آدمیوں کو دیکھا کہ انھوں نے اپنی چادروں کو پھینک دیا تھا کرتے پھینے ہوئے جنازہ کے ساتھ چل رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ کر فرمایا کیا جاہلیت کے فعل پر عمل کرتے ہو یا جاہلیت کے کاموں کی مشابہت کرتے ہو۔ میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ تمہارے لئے بد دعا کروں کہ تم گھروں کو واپس ہو تو دوسری شکلوں میں واپس ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ سن کر لوگوں نے اپنی چادریں اوڑھ لیں اور پھر کبھی ایسا نہیں کیا۔ (ابن ماجہ)

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

کسی خلاف شرح چیز کی موجودگی میں جنازہ کے ساتھ جانے کی ممانعت

۱۶۵۹ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ تَشْيِيعَ جَنَازَةٍ مَعَهَا رَأَتْهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جنازہ کے ساتھ جانے سے منع فرمایا ہے جس کے ساتھ نوحہ کرنے والی عورت

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

فوت شدہ چھوٹے بچے اپنے والدین کو جنت میں لے جائیں گے

۱۶۶۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ مَاتَ ابْنِي فَوَجَدْتُ عَلَيْهِ هَلْ سَمِعْتُ مِنْ خَلِيلِكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا يُطِيبُ بِأَنْفُسِنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَبَّغَارُهُمْ دَعَا مَيْمُونُ الْجَنَّةَ يَلْقَى أَحَدَهُمْ أَبَا فَاخِذْ بِنَاحِيَةِ ثَوْبِهِ فَلَا يَفَارِقُهُ حَتَّى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ اس کا (میرٹ) بیٹا مر گیا ہے کیا تم اپنے دوست (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے ان پر خدا کی رحمت اور سلام ہو، کوئی ایسی بات ہمارے کہیں نفوس کے بارے میں سنی ہے جو ہمارے دلوں کو خوش کرنے والی ہو؟ ابو ہریرہؓ نے کہا، ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ مسلمانوں کے چھوٹے بچے جنت میں آئے ہوں گے جیسے دریا کے جانور۔ ان میں سے جب کوئی اپنے باپ سے ملے گا تو اس کے کپڑے کا گوشہ پکڑ لے گا اور اس وقت تک نہ چھوڑے گا جب تک اس کو جنت میں داخل نہ کر لے۔ (مسلم۔ احمد)

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ أَحْمَدُ)

بچوں کے مرنے کا اجر

۱۶۶۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا تَأْتِيكَ فِيهِ نَعْلَمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ فَقَالَ اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمٍ كَذَا وَكَذَا فِي مَكَانٍ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمِعْنَ فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ امْرَأَةٌ تَقْدِمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدٍ هَا ثَلَاثَةٌ إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِمَّنْ يَارَسُولَ

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ ایک عورت نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مردوں نے آپ کی حدیثوں سے فائدہ اٹھایا آپ اپنی طرف سے ہمارے لئے بھی ایک دن مقرر فرما دیجئے کہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ ہم کو وہ باتیں سکھائیں جو خدا نے آپ کو سکھائی ہیں۔ آپ نے فرمایا، اچھا تم فلاں دن فلاں وقت اور فلاں جگہ حاضر ہو۔ چنانچہ وقت معینہ پر جو وہاں جمع ہو گئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لکر ان کو وہ باتیں سکھائیں جو خدا نے ان کو تعلیم فرمائی تھیں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا تم میں سے جس نے اپنے آگے اپنے تین بچوں کو بھیج دیا ہو یعنی اُس کے تین بچے لڑکے یا لڑکیاں مر گئے ہوں، تو وہ اس کے لئے آگے

پردہ ہوں گے (یعنی اپنے ماں باپ کو درخ میں نہ جانے دیں گے) ان میں سے ایک عورت نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! اگر ڈوبے بھیجے ہوں۔ دو دو، دو دو کا بھی یہی ثواب ہوگا۔ (بخاری)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن دو مسلمانوں کے (یعنی دو مسلمان میاں بیوی کے) تین بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کو بہشت میں داخل کرے گا (یعنی خدا تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے دونوں میاں بیوی کو جنت میں داخل کرے گا) صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! اگر دو بچے فوت ہو جائیں؟ تو آپ نے فرمایا دو کا بھی یہی ثواب ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پھر پوچھا۔ یا رسول اللہ! اور ایک کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا ایک کا بھی یہی حکم ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کچا بچہ بھی جو ساقط ہو جائے اپنی ماں کو آنول کے ذریعہ بہشت کی طرف بھیجے گا جب کہ اس کی ماں نے صبر کیا ہو اور ثواب کی طالب ہوئی ہو۔ (راحمہ) اور ابن ماجہ نے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے اپنے تین نابالغ بچوں کو آگے بھیجا ہو تو وہ بچے اس کے لئے درخ کی آگ سے مضبوط پناہ ہوں گے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ میں نے دو بچے آگے بھیجے ہیں۔ آپ نے فرمایا دو کا بھی یہی حکم ہے۔ ابی بن کعب نے جو قاریوں کے سردار ہیں، کہا میں نے ایک بچہ آگے بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا ایک کا بھی یہی حکم ہے۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ) اور ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ حضرت قرہ مزی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی ہوتا۔ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا۔ تم کو اپنے بیٹے سے بہت محبت ہے رکھو وقت اس کو اپنے ساتھ رکھتے ہو اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کی محبت کرے جیسی کہ میں اس کی محبت کرتا ہوں۔ پھر ایک مرتبہ وہ شخص آیا اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ فلاں شخص کا لڑکا کہاں ہے؟ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! وہ فوت ہو گیا۔ آپ نے اس کے باپ سے فرمایا۔ کیا تو اس کو پسند کرتا ہے کہ تو جنت کے جس درجے

اللہ آوازشی قاعاد لہا موتین ثم قال واثنین واثنین - (ردواک البخاری) مرتبہ اس نے یہ الفاظ کہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ۱۶۶۲ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَتَوَفَّي لَهُمَا ثَلَاثَةٌ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ ثَنَيْنِ قَالَ أَوْ اثْنَانِ قَالُوا أَوْ وَاحِدًا قَالَ أَوْ وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ التَّقَطَ لِيَجْرَأُ مَتَّهَ بِسَرِيرَةٍ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبْتَهُ (ردواک احمد) دَرَوِي ابْنُ مَاجَهٍ مِنْ قَوْلِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ -

۱۶۶۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْخَنَازِكِ كَانُوا لَهُ جَمْعًا حَصِينًا مِنَ النَّارِ فَقَالَ ابْنُ دَرَدِمٍ قَدْ مَاتُ اثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ قَالَ ابْنُ بَرٍ كَعَبُ ابْنِ الْهَنْدِ رَسِيدُ الْفَرَّاءِ قَدِمَتْ وَاحِدًا قَالَ دَرَوِي (ردواک الترمذی) دَرَوِي ابْنُ مَاجَهٍ وَقَالَ الترمذی هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

۱۶۶۴ وَعَنْ قُرَّةِ الْمُرْزِي أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبُّهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَبُّكَ اللَّهُ كَمَا أُحِبُّهُ فَقَعَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُحِبُّ أَنْ لَا تَأْتِيَ بِأَبَاكَ مِنَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ يَنْتَظِرُكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَهُ خَاصَّةٌ

أَمْ يَكُنَّا قَالَ بَلَّ لَكُمْ كُمْ.

پر جاتے وہاں اپنے بیٹے کو اپنا منتظر پائے (یعنی یہ کہ تیرا بیٹا تجھ کو
جنت میں لے جائے) ایک اور شخص نے یہ سن کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ
یہ بشارت اسی شخص کے لئے مخصوص ہے یا ہم سب کے لئے؟ آپ نے فرمایا تم سب کے لئے۔ (احمد)

نام تمام بچہ بھی اپنے والدین کو جنت میں لے جائے گا

۱۶۲۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
۳۶ وَسَلَّمَ إِنَّ السَّقَطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهُ إِذَا دَخَلَ أَبْوَابُ
النَّارِ فَيَقَالُ أَيُّهَا السَّقَطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهُ أَذْخِلْ أَبْنَاكَ
الْجَنَّةَ فَيَجْزُهُمَا بَرًّا حَتَّى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ -
(دَوَاۃُ ابْنِ مَاجَهَ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچا
بچہ جھگڑا کرے گا اپنے پروردگار سے جب کہ خدا اس کے ماں باپ کو دوزخ
میں داخل کرنے کا ارادہ کرے گا۔ پس کہا جائے گا اُس سے اُسے جھگڑا کرنے
والے کچے بچے، لے جا تو اپنے ماں باپ کو جنت میں۔ پس کہیں گے گا وہ بچہ اپنے
ماں اور باپ کو اول نال سے اور لے جائے گا ان کو جنت میں۔ (ابن ماجہ)

مصیبت و حادثہ پر صبر کا اجر جنت ہے

۱۶۲۶ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۳۷ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ أَدَمَ إِنْ صَبَرَ
وَاحْتَسَبَتْ عِنْدَ الْقَبْدَمَةِ الْأُولَى لَمْ تَرْضَ لَكَ
ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ - (دَوَاۃُ ابْنِ مَاجَهَ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے آدم کے بیٹے اگر تو پہلے ہی صبر
میں صبر کرے اور خدا سے ثواب کا طالب ہو تو میں تیرے لئے جنت سے کم
کے ثواب پر راضی نہ ہوں گا۔ (ابن ماجہ)

استرجاع کی فضیلت

۱۶۲۷ وَعَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
۳۸ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَةٍ
لُصِبَابٍ بِمُصِيبَةٍ فَيَذْكُرَهَا وَإِنْ طَالَ
عَهْدُهَا فَيُعَذِّبُ لَهَا إِذَا كَانَ إِسْتَرْجَاعًا لِأَجَدَدِ
اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَاعْطَاهُ مِثْلَ
أَجْرِهَا يَوْمَ أُصِيبَ بِهَا - (دَوَاۃُ أَحْمَدَ وَالتَّبَهُّقِ
فِي شُعَبِ الْأَيْمَانِ)

حُسن ابن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس مسلمان مرد اور عورت کو کوئی مصیبت پہنچے اور پھر یاد
کریں وہ اس مصیبت کو خواہ کتنا ہی زمانہ گزر جائے اور جب وہ یاد
آئے تو اُس وقت اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَيْہِ رَاجِعُونَ کہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو
وہی ثواب عطا فرمائے گا جو ثواب اس مصیبت کے دن عطا کیا تھا جس
روز کہ وہ نازل ہوئی تھی۔
(احمد - تبہقی)

۱۶۲۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
۳۹ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْقَطَعَ شَيْءٌ أَحَدِكُمْ
فَلْيَسْتَرْجِعْ فَإِنَّهُ مِنَ الْمَصَائِبِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
تم میں سے جب کسی کے جوئے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَيْہِ رَاجِعُونَ کہے کیونکہ یہ بھی ایک مصیبت ہے

نعمت پر شکر اور مصیبت پر صبر امت مرحومہ کا وصف عظیم

۱۶۲۹ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ تَمَعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ
۴۰ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ يَا عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ بَعْدَكَ أُمَّةٌ
ذَاتُ مَنَابِهِمْ مُمِجُّونَ حَمْدًا لِلَّهِ وَإِنْ أَصَابَهُمْ مَا يَكُرُّونَ

حضرت ائمہ درود دار رضی اللہ عنہم کہیں ہیں کہ میں نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے
کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ خداوند تعالیٰ
نے حضرت عیسیٰؑ سے فرمایا۔ اے عیسیٰ! میں تیرے بعد ایک ایسی قوم پیدا
کروں گا کہ جب اس کو کوئی ایسی چیز پہنچے گی جس کو وہ پسند کرتی ہوگی

احْسَبُوا وَصَبَرُوا وَلَا حِلْمٌ وَلَا عَقْلٌ فَقَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ يَكُونُ هَذَا أَلَهُمْ وَلَا حِلْمٌ وَلَا عَقْلٌ قَالَ أُعْطِيَهُمْ مِّنْ حِلْمِي وَعِلْمِي۔
تو وہ خدا کا شکر ادا کرے گی اور جب کوئی ایسی چیز پہنچے گی جس کو وہ بُرا جانتی ہوگی تو صبر کرے گی اور ثواب کی طالب ہوگی۔ جنت میں لے کر لے کر خدا بغیر علم و عقل کے یہ کیسے ممکن ہو؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں اس کو اپنی بردباری اور اپنی عقل عطا کر دوں گا۔ (بیہقی۔ شعب الایمان)

رَدَّوْا هَذَا الْبَهْقِي فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

قبروں کی زیارت کرنے کا بیان

فصل اول

زیارت قبور مستحب ہے

۱۶۴۰ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُودُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ حُومِ الْأَضْيَاجِ فَوَقَّ ثَلَاثًا فَامْسِكُوا مَا بَدَأَ لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مَسْكِرًا۔
حضرت بریدہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت کرنے سے۔ پس اب زیارت کرو تم ان کی اور میں نے منع کیا تھا تم کو تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے پس اب رکھو تم قربانی کا گوشت، جب تک تم رکھو۔ اور منع کیا تھا میں تم کو نبیذ سے مگر مشک کے اندر کی نبیذ سے منع نہیں کیا تھا۔ اب تم جس برتن میں چاہو پیو لیکن نشہ لانے والی چیز ہرگز نہ پیو۔ (مسلم)

رَدَّوْا هَذَا مُسْلِمٌ

آنحضرتؐ اپنی اولاد کی قبر پر ہر

۱۶۴۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ أُمِّهِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ مِنْ حَوْلِهِ فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي أَنْ أَدُودَ قَبْرَهَا فَأُذِنَ لِي فَزُودُ الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تَذْكُرُ الْمَوْتَ۔
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کی۔ پس آپ روئے اور ان لوگوں کو بھی رُلا یا جو آپ کے گرد تھے۔ پھر فرمایا میں نے اپنے پروردگار سے اجازت چاہی تھی کہ میں اپنی ماں کی بخشش کی دعا مانگوں لیکن مجھ کو اجازت نہیں ملی اور اجازت چاہی تھی میں نے ان کی قبر کی زیارت کی اور اس کی مجھ کو اجازت مل گئی۔ پس تم قبروں کی زیارت کیا کرو اس لئے کہ وہ موت کو یاد دلائی ہے۔ (مسلم)

رَدَّوْا هَذَا مُسْلِمٌ

قبرستان پہنچ کر کیا کہا جائے؟

۱۶۴۲ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنشَاءُ اللَّهُ بِكُمْ لِلْآخِرَةِ نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ رُبَّمَا يَكُونُ الْمَوْتُ مَوْتًا مَسْكِرًا۔
حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو سکھاتے تھے کہ وہ جب قبرستان جائیں تو یہ کہیں السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنشَاءُ اللَّهُ بِكُمْ لِلْآخِرَةِ نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ۔ (یعنی اے گھروالو! مومن اور مسلمانو! تم پر سلامتی ہو۔ ہم بھی اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تم سے اگر

میں گئے اور دعا کرتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کی۔ (مسلم)

فصل دوم

۱۶۴۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبُرُوا بِالْمَدِينَةِ فَأَقْبِلْ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِأَلَا نَحْنُ. (یعنی اے قبر والو! تم پر سلامتی ہو۔ بخشنے والا تعالیٰ ہم کو، اور تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم بھی آپ کے والے ہیں۔ (ترمذی۔ یہ حدیث حسن و غریب ہے۔)

فصل سوم

آنحضرتؐ آخر شب میں قبرستان تشریف لے جاتے تھے

۱۶۴۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمًا كَانَ لَيْلَتَاهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخِيَالِ إِلَى الْبَيْعِ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَآثَاكُمْ مَا نُسِ عَدَاؤُنْ عَدَاؤُكُمْ جَلُونَ وَ إِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْآحِقُونَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَ أَهْلِ بَيْعِ الْعَرْقِ قَدْ. (یعنی سلامتی ہو تم پر اے قوم مومن اور تمہارے پاس وہ چیز آئی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا کل کا (یعنی قیامت کے دن کا) اور تم کو ایک مدت معین تک ہلکتی رہے گی۔ اور ہم بھی اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تمہارے پاس آئے والے ہیں۔ اے اللہ تعالیٰ بقیع غرقہ والوں کو بخش دے۔) (مسلم)

قبرستان پہنچ کر کیا کہا جائے ؟

۱۶۴۵ وَعَنْهَا قَالَتْ كَيْفَ أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَعْنِي فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ قَالَ قُولِي السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَبِرَحْمَةِ اللَّهِ الْمُسْتَقْدِمِينَ وَآثَاكُمْ مَا نُسِ عَدَاؤُنْ عَدَاؤُكُمْ جَلُونَ وَ إِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْآحِقُونَ. (رواہ مسلم)

ماں باپ کی قبروں پر جانے کا حکم اور اس کی تفصیلات

۱۶۴۶ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَارَ حَتَبَ أَبِيهِ أَوْ أَحَدِهِمَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ. كُتِبَ بُرًّا.

۱۲ دین کے باہر ایک جگہ کا نام بقیع ہے اس میں مدینہ والوں کی قبریں ہیں۔ پہلے اس میں درخت غرقہ بہت تھے اس لئے اس کو بقیع غرقہ کہا۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُوسَلًّا) میں مُسَلَّلاً راویت کیا ہے)

زیارت قبور کی اجازت اور اس کی علت

۱۶۴۸ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ خُذُوا هَافَاتَهَا تَزْهَدُوا فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُوا الْآخِرَةَ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا۔ اب تم ان کی زیارت کیا کرو۔ اس لئے کہ قبروں کی زیارت کرنا بیزار کرتا ہے دنیا سے اور آخرت کو یاد دلاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

عورتوں کو قبروں پر جانے کی ممانعت

۱۶۴۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَارِيَ الْقُبُورِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ قَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ هَذَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُرَخِّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَلَمَّا رَخِّصَ دَخَلَ فِي رُحْمَةِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا كَرِهَ زِيَارَةَ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ لِغَلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَوْعِهِنَّ تَمَّ كَلَامُهُ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کرتی ہیں۔

داہد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا خیال ہے کہ لعنت کی یہ حدیث اجازت پہلے کی ہے۔ پھر جب آپؐ نے زیارت قبور کی اجازت دیدی تو اس میں مرد اور عورت دونوں شامل ہو گئے۔ مگر بعض علماء کی رائے ہے کہ عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت مکروہ (تحریمی) ہے اس لئے کہ ان میں صبر کا مادہ کم ہوتا ہے اور جزع فزع زیادہ کرتی ہیں، یعنی رونادھونا)

میت کا وہی لحاظ ہونا چاہیے جو اس کی زندگی میں ہوتا تھا۔

۱۶۴۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَدْخُلُ بَيْتِي الَّذِي فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي وَاضِعٌ ثَوْبِي وَأَقُولُ إِنَّمَا هُوَ زَوْجِي وَأَنِّي فُلَكَا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللَّهِ مَا دَخَلْتُهُ إِلَّا وَأَنَا مَشْدُودَةٌ عَلَى نَيْبِي حَيًّا مِّنْ عُمَرٍ رَضَ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں اس حجرے میں جایا کرتی تھی جس میں رسول اللہ ﷺ مدفون ہیں اور میں اپنے کپڑے (یعنی چادر وغیرہ) کو اتار کر رکھ دیتی اور دل میں کہتی کہ یہ میرے شوہر دفن ہیں (یعنی آنحضرتؐ) اور یہ میرے باپ حضرت ابوبکرؓ ہیں ان سے شرم و حجاب کیا، پھر جب حضرت عمرؓ کو اس حجرے میں دفن کیا گیا تو قسم ہے خدا کی میں کبھی حجرے میں داخل نہیں ہوئی

مگر اس حال میں کہ اپنے جسم پر کپڑے لیے ہوئے ہوئی حضرت عمرؓ سے حیا کے سبب۔ (احمد)

کِتَابُ الزَّكَاةِ

فصل اول

زکوٰۃ کے بارے میں آنحضرتؐ کے احکام

۱۶۵۰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

یہ یعنی جب انجام کار یہ ہے تو اس میں دل لگانا بے کار ہے۔

وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي
تَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَأَدْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا ذَلِكَ
فَاعْلَمُوهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ حَسَنَ مِلَّةٍ
فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا ذَلِكَ فَاعْلَمُوهُمْ
أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ مِلَّةً قَدْ تَشَوُّ حَذَّ مِنْ
أَغْنِيَاءِهِمْ فَتَوَدَّ عَلَى فَقَرَاءَتِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا
لِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَأْسَهُمْ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ
الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کومین کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا تو فرمایا کہ تو ایک ایسی قوم میں جا رہا ہے
جو اہل کتاب ہے (یعنی یہود و نصاریٰ) پس تو ان کو (دعوتِ اسلام دے اور)
اس امر کی شہادت کی طرف بلا کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور
محمد خدا کے رسول ہیں۔ اگر وہ اس کو مان لیں (یعنی اسلام قبول کر لیں) تو
ان کو بتلا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں رات اور دن
میں، اگر وہ اس کو بھی قبول کر لیں تو پھر ان کو بتلا کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی جو
دو تہندوں (تین سو روپے) پر تقسیم کی جائے گی۔ لہذا اگر وہ اس کو بھی مان
لیں تو پھر ان کا بہترین مال (زکوٰۃ میں) نہ لے (بلکہ اوسط درجہ کا مال لے)
اور (زکوٰۃ وصول کرنے میں) مظلوم کی دعا سے اپنے آپ کو بچا اس لئے
کہ مظلوم کی دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔

(بخاری و مسلم)

مالعین زکوٰۃ پر عذاب کی تفصیل

۱۶۸۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبٍ ذَهَبٍ
وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا
كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ
مِنْ نَارٍ فَأُخِصَّتْ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيَكُونُ لَهَا جَنَّةٌ
وَجَنَّةٌ قَدْ ظَهَرَ كَلَمَاتُ رُدَّتْ أُعِيدَتْ
لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهَا خَمْسِينَ أَلْفَ
سَنَةٍ حَتَّى يُقَضَىٰ بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُؤْتَىٰ سَبِيلُهُ
إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ - قِيلَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ فَإِلَّا يَلِ قَالَ وَلَا صَاحِبٌ إِلَّا يَلِ لَا يُؤَدِّي
مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ يَدْرِيهَا
إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بَطِخَ لَهَا بِقَاعٍ
قَرَبٍ أَوْ قَرَمًا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فِصِيلًا
وَأَحَدًا أَطَاعُوا بِأَخْفَافِهَا وَتَعَصَّدُ بِأَقْوَاهَا
كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أَوْ لِيَهَا رُدَّ عَلَيْهِ خَزْنُهَا فِي
يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهَا خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى
يُقَضَىٰ بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُؤْتَىٰ سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى
الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ - قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَالْبَقَرُ وَالْفَتَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبٌ بِقَرٍ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جو شخص سونے یا چاندی کا مالک ہو (یعنی نصاب شرعی سے زیادہ کا
مالک) اور وہ اس کے حق (زکوٰۃ) کو ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس
کے لئے اس سونے چاندی کی تختیاں بنائی جائیں گی جن کو آگ میں تیا یا جائیگا
اور ان تختیوں سے اس کے پہلوؤں اور پیشانی اور پشت کو داغ دیائے
اور جب وہ ٹھنڈی ہو جائیں گی تو پھر دوزخ کی آگ میں گرم کیا اور تیا یا جائیگا
اور پھر داغ دیا جائے گا اور ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہے گا اور یہ دن جس روز آیا
کیا جائے گا تا بڑا ہوگا جس کی مقدار دنیا کے پچاس ہزار سالوں کے برابر ہوگی
یہاں تک کہ بندوں کا حساب و کتاب ختم ہو جائے گا اور جنت میں جانے والوں کو
جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں بھیج دیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ارشاد کو سن کر آپؐ پوچھا گیا یا رسول اللہ! یہ حکم تو زبردستی کا ہے اور انٹوں
کا کیا حکم ہے؟ آپؐ فرمایا انٹوں والابھی اگر انٹوں کے حق (زکوٰۃ) کو ادا
نہ کرے۔ اور انٹوں کا ایک حق یہ بھی ہے کہ جس روز ان کو پانی پلایا جائے ان
کا دودھ دیا جائے اور مسکینوں کو پلایا جائے تو قیامت کے دن انٹوں کے
مالک کو نئے کے بل اندھا انٹوں کے سامنے ایک ہموار میدان میں ڈال دیا جائیگا
اور اس کے سارے انٹ مع بچوں کے وہاں موجود ہوں گے یعنی تعداد
میں پورے ہوں گے اور انٹوں کا مالک ان میں سے ایک کو بھی کم نہ پائے گا۔
یہاں تک کہ ایک بچہ بھی کم نہ ہوگا اور یہ انٹ اور بچے جو خوب فرہ ہوں گے
اپنے پاؤں سے اپنے مالک کو روندیں گے اور کھلیں گے اور اپنے دانٹوں

وَلَا عَمَّ لَا يُعَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا
كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُطَهَّرُ لَهَا بِقَاعٍ قَرِيرَةٍ لَا
يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا عَقْمَاءٌ وَلَا جُدَاءٌ
تَنْطِحُهُ يَمْرُؤُوهَا وَتَطَأُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا
مَرَّ عَلَيْهِمْ أُولَٰهَارُ دَعَا عَلَيْهِمْ أَخْبَلَهَا فِي يَوْمٍ
كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى
يُقْضَىٰ بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُذِي سَبِيلَهُ أَمَّا إِلَى
الْجَنَّةِ وَأَمَّا إِلَى النَّارِ -

قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ خُيِّلَ قَالَ فَإِنْ خُيِّلَ
مَثَلَتُهُ هِيَ لِرَجُلٍ وَذُرُّهُ هِيَ لِرَجُلٍ يَسْتُرُ
ذُرُّهُ لِرَجُلٍ آخِرُ مَا آتَتْ هِيَ لَهُ وَذُرُّهُ
فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِبَاءً وَفَخْدَا وَنَوَاءً
عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ هِيَ لَهُ وَذُرُّهُ قَدْ
أَمَّا آتَتْ هِيَ لَهُ يَسْتُرُ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا
فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي
ظُهُورِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهُ يَسْتُرُ وَ
أَمَّا آتَتْ هِيَ لَهُ آخِرُ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ
اللَّهِ لَا أَهْلَ إِلَّا سَلَامٌ فِي مَرْجٍ وَرَوْضَةٍ
فَمَا أَكَلْتُ مِنْ ذَلِكَ الْمَرْجِ أَوْ الرَّوْضَةِ
مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدُ مَا أَكَلْتُ
حَسَنَةً وَكُتِبَ لَهُ عَدَدُ أَثَارِهَا وَ
أَبَوُ إِلَيْهَا حَسَنَةً وَلَا تَقْطَعُ طَوْلُهَا فَأَمْسَنَتْ
شَرْقًا أَوْ شَرْقَيْنِ إِلَّا كُتِبَ اللَّهُ لَهُ عَدَدُ
أَثَارِهَا وَآذَانُهَا حَسَنَةً وَلَا مَرَبَهَا
مَا حَبَّهَا عَلَى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يَرِيْدُ أَنْ
يَسْقِيَهَا إِلَّا كُتِبَ اللَّهُ لَهُ عَدَدُ مَا شَرِبَتْ
حَسَنَاتٍ -

قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ خُيِّلَ قَالَ مَا أُنْزِلَ
عَلَيَّ فِي حُمُرٍ شَيْءٍ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْفَادَةُ
الْجَامِعَةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا
يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ -

کاٹیں گے اور جب ان اونٹوں کی ایک قطار روند کر کھل کر اور کاٹ کر چلی
جائے گی تو دوسری قطار آئے گی اور روندے، کچلے اور کاٹے گی اور ہمیشہ
اسی طرح ہوتا رہے گا اور جس دن یہ ہوگا اس دن کی مقدار پچاس ہزار برس
کی ہوگی یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا اور وہ جنت یا دوزخ
کی جانب اپنی اپنی راہ اختیار کر لیں گے۔ حضور کا یہ ارشاد سن کر پوچھا گیا کہ یا
رسول اللہ! گایوں اور بکریوں کے مالک کا کیا حال ہوگا۔ آپ نے فرمایا گایوں
اور بکریوں کے مالک کو جو ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرے قیامت کے دن
ایک ہموار میدان میں منہ کے بل ڈال جائیگا اور اس کی گایوں اور بکریوں میں
کچھ بھی کم نہ ہوگا۔ ان کے سینک نہ مڑے ہوں گے نہ ٹوٹے ہوں گے اور نہ وہ
مٹیں گی یعنی بلا سینک ہوں گی۔ یعنی سب کے سروں پر سینک ہوں گے،
اور سالم ہوں گے۔ یہ گائیں اور بکریاں اپنے سینگوں سے اپنے مالک کو باریں
گیں۔ اپنے گھروں سے کھلیں اور روندیں گی اور جب ایک قطار اپنا کام کر کے
چلی جائے گی تو دوسری قطار آکر اپنا کام کرے گی اور برابر اسی طرح ہوتا
رہے گا اور جس دن یہ ہوگا اس کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہوگی یہاں تک
کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کیا جائیگا اور وہ اپنا اپنا راستہ جنت یا
دوزخ کی طرف اختیار کر لیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بیان
کو سن کر پوچھا گیا۔ یا رسول اللہ! گھوڑوں کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا
گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو آدمی کے لئے گناہ کا سبب ہوتے ہیں
اور ایک آدمی کے لئے پردہ ہوتے ہیں اور ایک آدمی کے لئے ثواب کا سبب ہوتے
ہیں۔ پس وہ گھوڑے جو گناہ کا سبب ہوتے ہیں، اس شخص کے گھوڑے ہیں جن کو
اس نے اظہارِ فخر و غرور اور بیاہ کے لئے باندھا یا مسلمانوں سے دشمنی کے
لئے اودھ گھوڑے جو آدمی کے لئے پردہ ہیں اس شخص کے گھوڑے ہیں جن کو
اس نے خدا کی راہ میں کام لینے کے لئے باندھا ہے اور ان کی پشت اور
گردنوں میں وہ خدا کے حق کو فراموش نہیں کرتا۔ یہ گھوڑے اس شخص کے
لئے پردہ ہوں گے اور وہ گھوڑے جو ثواب کا سبب ہوتے ہیں، اس
شخص کے گھوڑے ہیں جن کو اس نے مسلمانوں کے لئے خدا کی راہ
میں لڑنے کو باندھا اور چراگا ہوں اور سبزہ زار میں رکھا۔ اس
چراگاہ اور سبزہ زار میں جس قدر وہ گھوڑے کھاتے ہیں اس کے
حساب میں سبزہ کی مقدار کے موافق نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ان کی
لید اور پیشاب بھی نیکیوں میں شمار ہوتا ہے اور جو گھوڑا رسی توڑ کر ایک
باد میدان میں دوڑتا ہے۔ خداوند تعالیٰ اس کو قدموں کے

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ) نشانات اور لید کو بھی نیکیوں میں لکھتا ہے اور ان کا مالک جب ان کو ہیر پر لے جاتا ہے اور وہ نہر سے پانی پیتے ہیں، اگرچہ مالک کا ارادہ ان کو پانی پلانے کا نہ ہو۔ تو پانی کی مقدار کے موافق اس کے حساب میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ یہ ارشاد حسن کر صواب ہے پوچھا یا رسول اللہؐ کہ گدھوں کا کیا حکم ہے؟ آپؐ فرمایا مجھ پر گدھوں کا حکم نازل نہیں کیا گیا مگر صرف یہ ایک جامع آیت قَمِنَ يَعْمَلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ (یعنی جو شخص ایک ذرہ کے برابر نیکی کا عمل کرنے وہ دیکھے گا اس کو۔ اور جو شخص ایک ذرہ کے برابر بُرائی کا عمل کرے وہ دیکھے گا اس کو۔) (مسلم)

۱۶۸۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَوَاتَهُ مُثِلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سُجَاعًا أَقْدَرَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِمْ مَتْنِبُهُ يَعْنِي فَيْدَقِيهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالِكَ أَنَا كُنْتُكَ ثُمَّ تَلَا ق لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ - الْآيَةَ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو خدا تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور (اس نے) اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو اس کے مال کا قیامت کے دن ایک گنجا سانپ بنایا جائیگا جس کی آنکھوں میں دوسیاہ شعلے ہوں گے اور سانپ کو طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔ پھر یہ سانپ اس شخص کی دونوں باجھیں پکڑ لے گا اور کہے گا۔ میں تیرا مال اور خزانہ ہوں (اس کے بعد آپؐ نے یہ آیت پڑھی وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ الخ (یعنی جو لوگ بخل کرتے ہیں وہ یہ گمان نہ کریں تا آخر آیت) (بخاری)

۱۶۸۳ وَعَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ تَكُونُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أَتَى بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ آعْظَمُ مَا يَكُونُ دَأْمَنَهُ لَطَأً لَا يَأْخُفُهَا وَتَنْطَعُهُ يَقْرُؤُهَا كُلَّمَا جَازَتْ أُخْرَاهَا رَدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يَقْعَنِي بَيْنَ النَّاسِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے پاس اونٹ یا گائیں یا بکریاں ہوں اور وہ ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرے تو لائی جائیں گی یہ چیزیں قیامت کے دن بہت بڑی اور فزیر شکل میں اور اس کو اپنے پاؤں سے کچلیں گی اور اپنے سینگوں سے ماریں گی اور ان کی جماعتیں کے بعد دیگرے اسی طرح کرتی رہیں گی یہاں تک کہ لوگوں کے حساب کتاب کا فیصلہ کیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

زکوٰۃ وصول کرنے والے کو خوش خوش واپس کرو

۱۶۸۴ وَعَنْ جَدْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَأَكَّمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصِدُّ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جریر بن عبد اللہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارے پاس زکوٰۃ لیجوالا آئے تو تم کو چاہیے کہ وہ تمہارے پاس سے اس سال میں واپس جائے کہ وہ تم سے راضی ہو۔ (مسلم)

زکوٰۃ لانے والے کے لئے آنحضرتؐ کی دعائے رحمت

۱۶۸۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاكَ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ فَإِنَّهُ آتَاكَ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) - وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا آتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهِ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ -

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی قوم زکوٰۃ لے کر آتی تو آپؐ فرماتے اے اللہ رحمت نازل فرما فلاں شخص پر۔ ایک روز میرا باپ زکوٰۃ لے کر آیا تو آپؐ فرمایا اے اللہ ابو اوفیٰ پر رحمت بھیج (بخاری و مسلم)۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی شخص زکوٰۃ لے کر آتا تو آپؐ فرماتے اے اللہ تم اس پر رحمت بھیج۔

۱۶۸۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ جُمَيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقُصُ ابْنَ جُمَيْلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَطْلُمُونَ خَالِدًا أَقْبَحَ حَتَبَسَ أَذْرَاعَهُ وَاعْتَدَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَى وَثْقَتِهَا مَعَهَا نَشْتُمْ قَالَ يَا عُمَرُ أَمَا شَعُرْتَ أَنَّ عَمَّ التَّوَجُّلِ مِثْلُ أَبِيهِ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

زکوٰۃ وصول کرنے والا کسی سے ہدیہ و تحفہ قبول نہ کرے

۱۶۸۷ وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ النَّبَيْتِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذَا الْكُفُّ وَهَذَا الْهُدَى لِي فَخُطِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَاسْتَشْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي اسْتَعْمِلُ رَجُلًا مِنْكُمْ عَلَى أُمُورٍ مِمَّا دَلَّ فِي اللَّهِ فَيَأْتِي أَحَدَهُمْ فَيَقُولُ هَذَا الْكُفُّ وَهَذِهِ هَلِيسَةٌ أُهْدِيَتْ لِي فَمَلَأَ جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ فَيَنْظُرُ أَيُّهُدَى لَهُ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَ بَعِيدًا لَهُ دُعَاءٌ أَوْ بَعْدَ إِلَهٍ خَوَارٌ أَوْ شَاءَ يَتَعَرَّضُ رَفَعَ يَدَيْهِ عَمَّ رَأَيْنَا عُمَرَةَ ابْنُ طَيْبٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

قَالَ الْخَطَّابِيُّ وَفِي قَوْلِهِ هَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أُمِّهِ أَوْ أَبِيهِ فَيَنْظُرُ أَيُّهُدَى إِلَيْهِ أَمْ لَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ كُلَّ أَمْرٍ يُتَذَرَعُ بِهِ إِلَى مَحْظُورٍ فَهُوَ مَحْظُورٌ وَكُلُّ دَخِيلٍ فِي الْعُقُودِ يُنْظَرُ هَلْ يَكُونُ حُكْمُهُ عِنْدَ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو زکوٰۃ کا عامل بنا کر بھیجا۔ پس آپ کو کسی نے خبر دی کہ ابن جمیل اور خالد بن ولیدؓ اور عباس رضی اللہ عنہم نے زکوٰۃ نہیں دی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابن جمیل رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ دینے سے اس لئے انکار کیا کہ (ایک زمانہ میں) وہ مفلس و فقیر تھا اور اب اللہ اور اللہ کے رسول نے اس کو دولت مند بنا دیا جو اور خالد بن ولیدؓ پس تم لوگ اس پر ظلم کر ہو (کہ اسے زکوٰۃ طلب کرتے ہو) اس لئے کہ اس نے زمین اور جنگ کا تمام سامان جہاد کے لئے وقف کر رکھا ہے اور عباسؓ تو ان کی زکوٰۃ مجھ پر واجب ہے اور مثل اس کے اور بھی۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا عمرؓ کو تم کو معلوم نہیں ہے کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کے مانند ہوتا ہے (چچا ہی کو)

حضرت ابو حمید الساعدیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ ازد کے ایک شخص کو جس کا نام ابن النبتی تھا زکوٰۃ کا عامل بنا کر بھیجا اس نے مدینہ واپس آکر مسلمانوں سے کہا یہ مال تمہارا ہے یعنی یہ تو وصول کی ہوئی زکوٰۃ ہے اور یہ مال مجھ کو تحفہ کے طور پر دیا گیا ہے یہ واقعہ سن کر نبی ﷺ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اول خدا کی حمد و ثنا کی اور پھر فرمایا میں تم سے چند آدمیوں کو ان امور پر مامور کر کے بھیجتا ہوں کہ جن پر خدا نے مجھ کو مامور کر کے بھیجا ہے پس تم میں ... ایک شخص آتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ یہ تمہارا سامان ہے اور یہ ہدیہ ہے جو میرے پاس بھیجا گیا ہے۔ پس کیوں نہ بیٹھا وہ شخص اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر اور دیکھتا کہ اس کے پاس ہدیہ بھیجا جاتا ہے یا نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں سے جو شخص کوئی چیز (استحقاق کے بغیر) لے گا وہ قیامت کے دن اس کی گردن پر بار کر کے لائی جائے گی۔ اگر وہ چیز اونٹ ہوگی تو اس کی آواز ہوگی، گھائے ہوگی تو اس کی آواز ہوگی اور بکری ہوگی تو اس کی آواز ہوگی۔ یعنی یہ چیزیں اس کی گردن پر سوار ہوں گی اور بولتی ہوں گی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے آپ کی بغلوں کے پیچھے دو بونہاں کو اٹھایا اس قدر اونچا کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی اور فرمایا۔ اے اللہ کیا میں نے تیرا حکم پہنچا دیا ہے کیا میں نے تیرا حکم پہنچا دیا ہے (بخاری و مسلم)

خطابی نے کہا کہ آنحضرتؐ کا قول کہ ”کیوں نہ بیٹھا وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر پھر دیکھتا کہ اس کے پاس ہدیہ بھیجا جاتا ہے یا نہیں“۔ اس بات پر

اِلَّا نِفْرًا اِدَّكَ حُكْمِهِ عِنْدَ اِلَا قِيَرَاتِ اَمَّ لَا هَلْكَ اِنِّي شَرَحَ السُّنَّةِ۔
دلائل کرتا ہے کہ جس چیز کو امر حرام کا وسیلہ بنایا جائے تو وہ وسیلہ بھی حرام ہے اور ہر وہ عقد جو عقود میں داخل ہو تو دریکھا جائے گا کہ کیا اس کا حکم افراد کے وقت بھی وہی ہے جو اجتماع کے وقت ہے یا نہیں۔ اسی طرح شرح السنہ میں بیان کیا۔
زکوٰۃ وصول کرنے والا زکوٰۃ میں خیانت نہ کرے

۱۶۸۸ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعْمَلَنَا مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَلَمَّا خِطَّ فَمَا فَوْقَهُ كَانَ فُلُوًّا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔
حضرت عدی بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے جس کسی کو کسی کام پر مامور کر دے (یعنی عامل یا حاکم بنائیں) پھر وہ ہم سے سوئی کے برابر یا اس سے زیادہ کسی چیز کو چھپائے تو یہ چھپانا خیانت ہوئی اور قیامت کے دن وہ اس چیز کو لے کر آئے گا۔ (مسلم)

فصل دوم

زکوٰۃ دینے والوں کو فتنان کی تنبیہ

۱۶۸۹ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كَبُرَ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ اَنَا فَرَجٌ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّهُ كَبُرَ عَلَى أَصْحَابِكَ هَذِهِ الْآيَةُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكَاةَ إِلَّا لِيُطَيَّبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَلَا تَتَمَاقَرَضَ أَمْوَالُكُمْ وَذَكَرَ كَلِمَةً لَتَكُونَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَقَالَ فَكَبُرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرٍ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ الْمَرْءُ الصَّالِحُ إِذَا انْظَرَّ إِلَيْهَا سَرَّحَتْهُ وَلَا إِذَا أَمَوَهَا أَطَاعَتْهُ وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ۔ (رواه أبو داود)
حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی: وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كَبُرَ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ (یعنی انھوں نے اس حکم کو گراں خیال کیا) حضرت عمرؓ نے لوگوں سے کہا۔ میں تمہارے اس فکر کو دور کر دوں گا اور اس مشکل کو حاصل کر دوں گا پس عمر رضی اللہ عنہما نے اس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا نبی اللہ! یہ آیت آپ کے صحابہؓ پر گراں ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ اس لئے فرض کی ہے کہ وہ تمہارے باقی مال کو پاک کرے اور میراث کو اس لئے فرض کیا ہے کہ جو لوگ تمہارے بعد رہ جائیں ان کو مال مل جائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضورؐ کا یہ بیان منکر عمرؓ نے جو شمسرت سے الٹا کر کہا۔ اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا کہ میں تم کو ایک ایسی بہترین چیز کا پتہ نہ دوں جس کو انسان جمع کر کے خوش ہو اور وہ چیز نیک بخت عورت ہے اس کو مرد دیکھے تو اس کا دل خوش ہو اور جب مرد اس کو کوئی حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور جب وہ غائب ہو تو اس کے مال و اولاد کی حفاظت کرے۔ (ابو داؤد)

زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو خوش رکھو

۱۶۹۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّئٌ تَبِعُكُمْ سُرَّ كَيْبٌ مَبْغُضُونَ فَإِذَا جَاءُوكُمْ فَرَحِبُوا بِهَمِّمْ وَخَلُّوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَنْتَبِعُونَ فَإِنَّ عَدْلَكُمْ خَلَاؤُكُمْ وَإِنْ ظَلَمُوا فَعَلَيْهِمْ وَأَرْضُوهُمْ خِيَانًا
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس ایک چھوٹا سا قافلہ آئے گا (یعنی زکوٰۃ لینے کے لئے عامل آئیں گے) جو مبغض ہوں گے (یعنی ان کو لوگ اپنا دشمن سمجھیں گے) اس لئے کہ وہ مال لینے آئیں گے پس جس وقت تمہارے پاس ان میں سے کوئی آئے تو تم اس کو مرحبا کہو اور اس کی خدمت میں زکوٰۃ کا مال حاضر

تَمَامَ زَكَاةِ نِيَّتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلَيْدًا عَوَاكُمُ۔ کہ دو اور کوئی چیز ان کے اور اپنے درمیان حاصل نہ رکھو اگر وہ (رداۃ ابو داؤد) زکوٰۃ لینے میں انصاف سے کام لیں تو یہ ان کے لئے بہتر ہوگا اور اگر ظلم کریں تو اس کا وبال ان پر ہوگا۔ اور تم راضی کرو زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو اور پوری زکوٰۃ دے دینا ان کی رضامندی اور مال کو چاہئے کہ وہ تمہارے لئے دعا کرے۔ (ابوداؤد)

۱۶۹۱ وَعَنْ جَدِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ يَعْزِي مِنْ الْأَعْدَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَأْتُونَنَا فَيُظْلَمُونَ فَقَالَ أَرْضُوا مَصَدِّقَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ ظَلَمُونَا قَالَ أَرْضُوا مَصَدِّقَكُمْ وَإِنْ ظَلَمْتُمْ۔ (رداۃ ابو داؤد)

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دیہاتی لوگوں کی ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ زکوٰۃ لینے والے ہمارے پاس آتے ہیں اور ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ وہ ہم پر ظلم کریں۔ آپ نے فرمایا راضی کرو زکوٰۃ لینے والوں کو اگرچہ تم پر ظلم کیا جائے۔ (ابوداؤد)

کسی بھی صورت میں زکوٰۃ سے کچھ حصہ چھپانا یا روکنا جائز نہیں ہے

۱۶۹۲ وَعَنْ بَشِيرِ بْنِ الْحَصَامِثَةِ قَالَ قُلْنَا إِنَّ أَهْلَ الْمَدَنَةِ يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا أَفَنَكُمُ مِمَّنْ آمَوْنَا بِقَدْرٍ مَا يَعْتَدُونَ قَالَ لَا۔ (رداۃ ابو داؤد)

حضرت بشیر بن حصامیہ کہتے ہیں کہ ہم نے (رسول اللہ سے) عرض کیا کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے ہم پر زیادتی کرتے ہیں (یعنی مقدار سے زیادہ وصول کر لیتے ہیں کیا ایسی حالت میں ہم اپنے مال کو چھپا لیا کریں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ (ابوداؤد)

زکوٰۃ وصول کرنے والے کا اجر

۱۶۹۳ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْفَارِزِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ۔ (رداۃ ابو داؤد و الترمذی)

حضرت رافع بن خدیج کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصاف اور حق کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا عامل خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے (اس کا یہ مرتبہ اس وقت تک رہتا ہے) جب تک کہ وہ اپنے گھر واپس نہ آجائے۔ (ابوداؤد)

زکوٰۃ لینے والوں کے لئے ایک ہدایت

۱۶۹۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلْبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ۔ (رداۃ ابو داؤد)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا مواشی کو کھجور اگر نہ منگائے اور زکوٰۃ دینے والا مواشی کو دور نہ لے جائے بلکہ مواشی کی زکوٰۃ ان کے گھروں میں وصول کی جائے۔ (ابوداؤد)

مال مستفاد کی زکوٰۃ کا مسئلہ

۱۶۹۵ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكَاةَ فِيهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ۔ (رداۃ الترمذی و ذکر جماعۃ انہم وقفوا علی ابن عمر)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مال حاصل کرے، اس پر اس وقت تک زکوٰۃ نہیں ہے جب تک ایک سال نہ گزر جائے۔ (ترمذی)

سال پورا ہونے سے پہلے ہی زکوٰۃ ادا کر دینا جائز ہے

۱۶۹۱ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَضَ لَهُ فِي ذَلِكَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) -
حضرت علی رضی اللہ عنہ کہ عباسؓ نے رسول خدا ﷺ سے جلد زکوٰۃ ادا کرنے کی بابت سوال کیا یعنی سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کر دینے کی بابت پوچھا تو آپؐ نے اس کی اجازت دیدی۔ (ابوداؤد - ترمذی - ابن ماجہ - دارمی)

نابالغ کے مال کی زکوٰۃ کا مسئلہ

۱۶۹۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيمًا لَهُ مَالٌ فَلْيَتَجَرَّ بِهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الْقَدَقَةُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) -
عمر بن شعبہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا خبردا جو شخص کسی یتیم کا سرپرست ہو اور اس یتیم کے پاس مال ہو رنصاب شرعی سے زیادہ مال، تو اس سرپرست کو چاہیے کہ وہ اس مال سے تجارت کرے اور بغیر تجارت کے اس کو نہ چھوڑے ورنہ زکوٰۃ اس کو کھا جائے گی۔ (ابوداؤد - ترمذی نے کہا اس کی اسناد میں گفتگو ہے، اس لئے کہ مثنیٰ بن صباح ضعیف ہے)۔

فضل سوم

مانعین زکوٰۃ سے حضرت ابوبکرؓ کا جرأت مندانہ اقدام

۱۶۹۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نُوِيَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْخِلَتْ أَبُوبَكْرٌ بَعْدَهُ وَكَفَرُوا مَنْ كَفَرُوا مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تَنَاجَوْا كَيْفَ تَقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِيتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَعَمَّ مَتَى مَالُهُ وَنَفْسُهُ إِلَّا يَحْقِيقَهُ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا قَاتِلَ مَنْ قَرَنِي بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقٌّ الْبَالِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنْهَا قَاتَلْتُكُمْ يَوْمَئِذٍ وَنَهَانِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ شَدَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنََّّهُ الْحَقُّ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی اور حضرت ابوبکرؓ آپ کے خلیفہ ہوئے اور عربوں میں سے جن لوگوں کو کافر ہونا تھا وہ کافر ہوئے اور حضرت ابوبکرؓ نے لڑنے کا ارادہ کیا تو عمر بن الخطابؓ نے ان سے کہا تم لوگوں سے کیوں کر لڑو گے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ مجھ کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اس وقت تک لوگوں سے لڑوں جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہیں پس جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا (یعنی اسلام قبول کر لیا) اُس نے مجھ سے اپنی جان اور اپنے مال کو بچا لیا مگر اللہ تعالیٰ اور اسلام کا حق اس پر باقی رہا۔ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا۔ خدا کی قسم میں اس شخص سے لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے گا۔ زکوٰۃ مال کا حق ہے (جیسے نماز نفس کا حق ہے) خدا کی قسم اگر مجھ کو بکری کا بچہ دینے سے لوگ منع کریں گے جس کو رسول اللہ کے زمانے میں دیا کرتے تھے تو میں ان کے انکار کرنے پر لڑوں گا۔ عمرؓ نے کہا۔ قسم ہے اللہ کی بات کچھ نہ تھی مگر یہ کہ میں نے دیکھا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کے سینہ کو کھل دیا ہے لڑنے کے لئے۔ اس کے بعد مجھ کو معلوم ہو گیا کہ ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ نے درستی ہے۔ اور (بلاشبہ) وہ حق پر تھے۔ (بخاری و مسلم)

بغیر زکوٰۃ جمع کیا ہوا خزانہ قیامت کے روز وبال جان ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا خزانہ قیامت کے دن ایک گنجا سانپ بنے گا اس کا مالک اس سے بھاگے گا اور وہ اس کو ڈھونڈتا پھرے گا یہاں تک کہ اس کو پالے گا اور اس کی انگلیوں کو لقمہ بنا دے گا۔ (احمد)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے گا تو قیامت کے دن اس کے مال کا سانپ بنا کر اللہ تعالیٰ اس کی گردن میں لٹکا دے گا۔ پھر آپ نے اس کے مطابق قرآن کی یہ آیت پڑھی وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ

بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ (الآیۃ)

ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ

۱۶۹۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ كَنْزٌ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَجَاعًا أَقْرَعَ يَفْرُ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُطْلَبُهُ حَتَّى يُلْقِيَهُ أَصَابِعَهُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۷۰۰ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِهِ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِي عُنُقِهِ شِجَاعًا ثُمَّ قَدَأَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ الْآيَةَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حلال مال میں حرام مال کو ملنا مال کو ضائع کر دینا ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جس مال میں زکوٰۃ مخلوط ہو جاتی ہے یعنی زکوٰۃ اُس میں سے نکالی نہیں جاتی بلکہ اسی میں مخلوط رہنے دی جاتی ہے (۵) تو وہ مال ضائع ہو جاتا ہے۔

شافعی۔ بخاری اور حمیدی نے اس روایت میں یہ اور لکھا ہے کہ واجب ہو جاتی ہے تجھ پر زکوٰۃ اور تو اس کو نہیں نکالتا پس حرام حلال کو ضائع کر دیتا ہے۔ اور یہ حدیث دلیل ہے ان لوگوں کے لئے جو زکوٰۃ کو عین کے ساتھ متعلق ہونے کے قائل ہیں اور اسی طرح منتقی میں ہے۔ اور تہیقی نے شعب الایمان میں احمد بن حنبل سے روایت کیا۔ جس کی اسناد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک پہنچی ہے اور احمد نے لفظ خالطت کی تفسیر یہ بیان کی کہ وہ شخص زکوٰۃ لیتا ہو حالانکہ وہ خود زکوٰۃ ادا کرنے کا اہل ہو یا غنی ہو، حالانکہ زکوٰۃ فقرا کے لئے ہے۔

۱۷۰۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا خَلَطَتِ الزَّكَاةُ مَا لَا فَطْرًا إِلَّا أَهْلَكَتَهُ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَبُخَارِيُّ فِي تَارِيخِهِ وَالتَّحْمِيدِيُّ وَزَادَ قَالَ يَكُونُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْكَ صَدَقَةٌ فَلَا تُخْرِجُهَا فِيهِ لِكَ الْحَرَامِ الْحَلَالِ وَقَدْ اخْتَلَجَ بِهِ مَنْ يَرَى تَعَلَّقَ الزَّكَاةُ بِالْعَيْنِ هَكَذَا فِي الْمُنْتَقَى وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ بِإِسْنَادٍ إِلَى عَائِشَةَ وَقَالَ أَحْمَدُ فِي خَالَطَتْ تَفْسِيرُهُ أَنَّ الرَّجُلَ يَأْخُذُ الزَّكَاةَ وَهُوَ مَوْسِرٌ أَوْ غَنِيٌّ وَإِنَّمَا هِيَ لِلْفُقَرَاءِ۔

بَابُ مَا يَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ مِنْ حَيَرٍ فِي زَكَاةٍ وَاجِبَةٍ أَنْ كَابَيَانُ

فَضْلُ أَوَّلِ

نَصَابِ زَكَاةٍ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ

۱۷۰۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ دست کھجوروں سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ واجب نہیں اور پانچ راس کے کم اونٹوں میں زکوٰۃ واجب نہیں۔
(بخاری و مسلم)

غلام اور گھوڑوں کی زکوٰۃ

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مسلمان کے غلام میں زکوٰۃ واجب نہیں، مگر صدقہ فطر واجب ہے۔

(بخاری و مسلم)

نصاب زکوٰۃ کی تفصیل

حضرت انس رضی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی عنہ نے ان کو بحرن کی طرف روانہ کیا تو یہ حکم نامہ لکھا۔ شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو رحمن و رحیم ہے۔ یہ بیان ہے اس زکوٰۃ کا جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے حکم سے مسلمانوں پر فرض کیا ہو پس جب طلب کیا جائے زکوٰۃ کو اس طریقہ کے موافق تو دیدہ بجائے اور اگر اس سے زیادہ مانگا جائے تو نہ دیا جائے۔ چوبیس اونٹوں یا اس سے کم میں واجب اس طرح کہ ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری اور جب پورے پچیس اونٹ ہو جائیں تو برس روز کا دسٹ ایک ادھ بچہ پینتیس تک پینتیس سے اور پینتالیس تک دو برس کا مادہ بچہ اور پچیسالیس سے ساٹھ تک تین برس کا مادہ بچہ اور اسی طرح پچیس تک وہ اونٹنی جو چار برس کی ہو کر پانچویں برس میں داخل ہوگئی ہو اور پچیس سے نوے تک دو ادھ بچے دو دو برس کے اور اکیانوے سے ایک سو میں تک دو اونٹیاں تین برس کی اور جب ایک سو میں سے زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس کی زیادتی پر دو برس کی اونٹنی اور ہر چالیس کی زیادتی پر تین برس کی اونٹنی اور جس کے پاس صرف چارہ ہی اونٹ ہو ان میں زکوٰۃ واجب نہیں گر مالک چاہے تو نفل کے طور پر دیدہ بچہ پانچ ہو جائیں تو ایک بکری واجب ہے اور جس شخص کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ ان میں چار برس کی اونٹنی جو سال میں لگ گئی ہو واجب ہوتی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمُسَةٍ أَوْ مِئَةِ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمُسٍ أَوْ مِئَةِ الْوَرَقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمُسٍ دَوْدٌ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي عَبْدَةٍ وَلَا فِي فَدْسِهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَيْسَ فِي عَبْدَةٍ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نصاب زکوٰۃ کی تفصیل

۱۰۴ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ بِسَمِ اللَّهِ الْوَحْنِ الرَّحِيمِ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ سَأَلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سَأَلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطَ فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خُمْسٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خُمُسًا وَعِشْرِينَ إِلَى الْخُمْسِ وَثَلَاثِينَ فَيُعْطَى مِنْهَا مِائَةُ شَاةٍ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَةً وَثَلَاثِينَ إِلَى الْخُمْسِ وَارْبَعِينَ فَيُعْطَى مِنْهَا مِائَةُ شَاةٍ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَارْبَعِينَ سِتِّينَ فَيُعْطَى حَقُّهَا طَرَوْقًا الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ إِلَى الْخُمْسِ وَسَبْعِينَ فَيُعْطَى حَقُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَةً وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَيُعْطَى مِنْهَا بَنَاتُ الْبُؤْنِ۔ فَإِذَا بَلَغَتْ أَحَدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَيُعْطَى حَقُّهَا طَرَوْقًا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ

پانچ دست تقریباً تیس من کھجوروں میں دسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے اگر تیس من سے کم ہوں تو زکوٰۃ واجب نہیں۔ پانچ اوقیہ تقریباً دو سو درہم میں پانچ درہم زکوٰۃ واجب ہوتی ہے ترجمہ

أَرْبَعِينَ بَنَتْ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ حَسِينٍ حَقَّةٌ
وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ
فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ
خَمْسًا فِيهَا شَاةٌ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِائَةً
الْإِبِلِ صَدَقَةٌ الْحَذَقَةُ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ حَذَقَةٌ
وَعِنْدَهُ حَقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحَقَّةُ وَيَجْزِلُ
مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَ تَالَهُ أَوْ عَشْرَتَيْنِ دَرَهَمًا
وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةٌ الْحَقَّةُ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ
الْحَقَّةُ وَعِنْدَهُ الْحَذَقَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ
الْحَذَقَةُ وَيُعْطِيهِ الْمَصَدَّقُ عَشْرَتَيْنِ دَرَهَمًا
وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةٌ الْحَقَّةُ وَ
لَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بَنَتْ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَ
يُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ ... عَشْرَتَيْنِ دَرَهَمًا
وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بَنَتْ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حَقَّةٌ فَإِنَّهَا
تُقْبَلُ مِنْهُ الْحَقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمَصَدَّقُ عَشْرَتَيْنِ دَرَهَمًا
أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بَنَتْ لَبُونٍ وَ
لَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بَنَتْ فَحَاضٍ وَيُعْطِي
مَعَهَا عَشْرَتَيْنِ دَرَهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ
صَدَقَتُهُ بَنَتْ فَحَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بَنَتْ
لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمَصَدَّقُ عَشْرَتَيْنِ
دَرَهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ بَنَتْ
فَحَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ فَإِنَّهُ
يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي
سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةٍ
شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عَشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ
فَفِيهَا شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ
إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاءٍ فَإِذَا زَادَتْ
عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ
سَائِمَةً الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةٌ وَاحِدَةٌ
فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَلَا يُخْرِجُ
فِي الصَّدَقَةِ هَرَمَةً وَلَا ذَاتَ عَوَارٍ وَلَا تَمِثُّ

ہے، یعنی اگسٹھ بچھڑ تک اور اس کے پاس چار برس کی اونٹنی نہ ہو
تین برس کی ہو تو تین برس کی اونٹنی ہی قبول کر لی جائے اور سیریل
تو دو بکریاں اس کے ساتھ اور دیدی جائیں یا بیس درہم دیدیے جائیں
اور جس شخص کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ ان میں تین برس کی اونٹنی
واجب ہوتی ہو، یعنی چھ یا بیس سے ساٹھ اونٹ تک، اور اس کے پاس
تین برس کی اونٹنی نہ ہو بلکہ چار برس کی ہو تو چار برس کی اونٹنی اس
لے لی جائے اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو دو بکریاں یا بیس درہم
والیں دیدے اور جس شخص کے پاس اس قدر اونٹ ہوں کہ ان میں تین
برس کی اونٹنی واجب ہوتی ہو اور اس کے پاس تین برس کی اونٹنی نہ
ہو تو دو برس کی ہو تو دو برس کی اونٹنی اس سے لے لی جائے اور زکوٰۃ
دینے والا دو بکریاں یا بیس درہم اس کو دیدے۔ اور جس کے پاس
اونٹ ہوں کہ ان میں دو برس کی اونٹنی واجب ہوتی ہے اور
اس کے پاس دو برس کی اونٹنی نہ ہو تو تین برس کی اونٹنی لے لی جائے
اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دیدے
اور جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ ان میں دو برس کی اونٹنی
واجب ہوتی ہے اور اس کے پاس دو برس کی اونٹنی نہ ہو برس
دن کی ہو تو برس دن ہی کی قبول کر لی جائے اور زکوٰۃ دینے والا
بیس درہم یا دو بکریاں اور دیدے اور جس کے پاس اس قدر
اونٹ ہوں کہ ان میں ایک برس کی اونٹنی واجب ہوتی ہے اور اس کے
پاس دو برس کی اونٹنی ہو تو دو برس کی لے لی جائے اور زکوٰۃ وصول
کرنے والا اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دیدے اور ایک برس کی اونٹنی
نہ ہو تو دو برس کی اونٹنی لے لی جائے اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس
کو بیس درہم یا دو بکریاں دیدے۔ اور برس روز کی اونٹنی نہ ہو تو دو برس
کا اونٹ ہو تو دو ہی دے دیا جائے اور کچھ واپس نہ دیا جائے۔ اور
بکریوں کی زکوٰۃ یہ ہے کہ اگر بکریاں چرنے والی ہوں تو چالیس بکریوں
ایک سو بیس بکریوں تک ایک بکری واجب ہے اور ایک سو بیس سے دو
سو تک میں دو بکریاں اور دو سو سے تین سو تک تین بکریاں اور تین
سو سے زیادہ ہوں تو ہر سو بکری پر ایک بکری۔ اور چرنے والی بکریاں
اگر چالیس سے کم ہوں تو ان میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ اگر ان کا مالک چاہے
تو بطور نفل کچھ دیدے۔ اور زکوٰۃ میں تو عمدہ اور قیمتی بکری دی جائے
اور نہ عیب دار اور یہی حکم اونٹوں کا ہے اور گایوں کا۔ اور زکوٰۃ میں

إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يَجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَسْبَةُ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَا جَعَابَ بَيْنَهُمَا بِالسَّيِّئَةِ وَفِي الرِّقَّةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا سَعِيْنِ وَمِائَةٌ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

لوگ (بکرا) نہ لیا جائے۔ البتہ اگر زکوٰۃ لینے والا کسی مصلحت کو لے لیا جائے تو مضائقہ نہیں اور متفرق جانوروں کو اکٹھا نہ کیا جائے یعنی کئی آدمیوں کے جانوروں کو ملا کر تعداد پوری نہ کی جائے اور زکوٰۃ کے خوف سے جانوروں کو علیحدہ علیحدہ کیا جائے اور جو نصاب شرعی دو حصہ داروں کے درمیان واجب ہو اس کو دو تولوں برابر بانٹ لیں۔ اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے اگر کسی بچے کا مالک اگر ان کا مالک نفل کے طور پر کچھ دینا چاہے تو دینے۔ زمین کی پیداوار پر عشر دینے کا حکم۔

۴۰۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْغَيُومُ أَذْكَاتُ عَشْرِ يَأْنِ الْعُشْرِ وَمَا سَقَى بِالتَّفْحِصِ نِصْفُ الْعُشْرِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس چیز کو آسمان نے سیراب کیا ہو۔ چشموں نے یا خود زمین سے سبز و شاداب ہو، اس میں دسواں حصہ واجب ہے اور جس چیز کو کنوئیں پانی یا گیارہواں حصہ میں پیداوار کا بیسواں حصہ واجب ہے۔ (بخاری)

رکاز کی زکوٰۃ

۴۰۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَاءُ جُدُّهَا جَبَّارٌ وَالْبَيْتُ جَبَّارٌ وَالْمُعْدُنُ جَبَّارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جانور کسی کو زخمی کر دے تو معاف ہے۔ کنوئیں میں گر کر مر جائے یا کنواں (جہاد) کھودنے میں کوئی مر جائے تو معاف ہے اور کان یا دفینہ میں پانچواں حصہ واجب ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

گائے اور بیل کی زکوٰۃ

۴۰۷ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَمَا تَوَا مَدَقَةَ الرِّقَّةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دَرْهَمًا وَلَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فِيهَا خُمْسَةٌ دَرَاهِمٌ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدُ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ أَحْسَبُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ هَانُوا أَرْبَعُ الْعُشْرِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دَرْهَمًا دَرْهَمٌ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتَّى تَمَّ مِائَتَيْنِ دَرْهَمٍ فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْنِ دَرْهَمٍ فِيهَا خُمْسَةٌ دَرَاهِمٌ فَمَا زَادَ فَعَلَا حِسَابَ ذَلِكَ وَفِي الْغَنَمِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاف کی میں نے (ان) گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ (جو تجارت کے لئے نہ ہوں) اور ادا کر دو تم زکوٰۃ چاندی کی چالیس درہم پر ایک درہم (اگر وہ دو سو درہم سے زیادہ ہوں) اور ایک سو نوے درہم پر زکوٰۃ نہیں ہے اور جب پورے دو سو درہم ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم واجب ہیں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

ابوداؤد کی ایک روایت میں جو کہ حارث اعور سے منقول ہے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اس کے الفاظ یہ ہیں کہ زہیر نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ادا کر دو تم چالیسواں حصہ ہر چالیس درہم سے اور اس وقت تک تم پر کچھ واجب نہیں جب تک پورے دو سو درہم نہ ہو جائیں پس جب پورے دو سو درہم ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم واجب ہیں اور

ثَمَانًا إِلَى عَشْرَيْنَ وَمِائَةً فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَثَمَانَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِنْ زَادَتْ ثَلَاثُ شَيْءٍ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعٌ وَتَلْتُونَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيهَا شَيْءٌ وَفِي الْبَقَرِ فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ بَيْعٌ وَفِي أَرْبَعِينَ مِئْنَةً وَلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ۔

جس قدر دوسو درہم سے زیادہ ہوں ان پر اسی حساب زکوٰۃ واجب اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں پر ایک بکری واجب ہے ایک سو میں تک اور جب اس تعداد پر ایک بھی زیادہ ہو جائے تو دو بکریاں واجب ہیں دوسو تک اور دوسو سے زیادہ ہو جائیں تو تین سو تک تین بکریاں واجب ہیں اور تین سو سے زیادہ ہو جائیں تو ہر سیکڑہ پر ایک بکری واجب ہے اور اگر انایس بکریاں ہوں تو ان میں کچھ واجب نہیں۔ اور گایوں میں ہر تین گایوں پر ایک برس کا بھڑا اور چالیس میں ایک گائے دو برس کی اور کام کے جانوروں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۱۷۸ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمَ وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمْرًا أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مِئْنَةً (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو یمن بھیجا (عالم بنا کر) تو حکم دیا کہ گایوں میں تین گایوں پر ایک برس کا بھڑا یا بکھیا زکوٰۃ میں لے لی جائے اور چالیس پر دو برس کی گائے یا بیل۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ دارمی)۔

زکوٰۃ میں مسترد واجب سے زیادہ وصول کرنا گناہ ہے۔

۱۷۹ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَا نَعَهَا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ میں زیادتی کرنے والا یعنی واجب زکوٰۃ سے زیادہ وصول کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جو زکوٰۃ سے انکار کرنے والا ہے (یعنی دولہ کو برابر گناہ ہے)۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

غلہ و کھجور کی زکوٰۃ

۱۸۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي حَبِّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتَّى يَبْلُغَ خَمْسَةً أَوْ سِتًّا۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ غلہ اور کھجور میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تک ان کی مقدار تین من تک نہ پہنچ جائے۔ (نسائی)

۱۸۱ وَعَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ عِنْدَنَا كِتَابُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا أَمْرٌ أَنْ يَأْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْخِنْطِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّيْبِ وَالتَّرْمِذِيُّ (رَوَاهُ فِي شَرْحِهِ)۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس معاذ بن جبل کا وہ خط موجود ہے جو ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کو حکم دیا تھا کہ میں گہوں، جو، انگور اور کھجور میں زکوٰۃ وصول کروں (شرح الشرح)

انگور کی زکوٰۃ

۱۸۲ وَعَنْ عَتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي زَكَاةِ الْكُوزِ مِنْهَا تُخْرَسُ كَمَا تُخْرَسُ النَّخْلُ ثُمَّ تَوَدَّى ذِكْوَتُهُ زَيْبًا كَمَا تَوَدَّى زَكْوَةُ النَّخْلِ تَمْرًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ)۔

حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کی زکوٰۃ کے متعلق یہ فرمایا ہے کہ انگوروں کا اندازہ کیا جائے کہ خشک ہونے کے بعد ان کا وزن کیا ہوگا اور خشک انگور کے موافق زکوٰۃ ادا کی جائے جس طرح خشک کھجوروں کی ادا کی جاتی ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۱۴۱۳ وَ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا خَرَجْتُ مِنْ بَيْتِي وَادْعُوا الثَّلَثَ فَإِنَّ لَكُمْ تَدْعُو الثَّلَثَ فَادْعُوا الرَّبْعَ -

(رداء ابو داؤد والترمذی والنسائی)

حضرت سہل بن ابی حتمہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ جب تم کھجور اور انگور کی زکوٰۃ کا اندازہ کرو تو مقدار واجب میں سے جو اندازہ کر کے لی گئی ہے ایک تہائی چھوڑ دو اگر تہائی نہ چھوڑ دو تو چوتھائی ضرور کم کر دو۔

(ترمذی - ابو داؤد - نسائی)

کھجوروں کا اندازہ

۱۴۱۴ وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ إِلَى يَهُودٍ فَيَخْرُجُ مِنَ النَّخْلِ حِينَ يَطِيبُ قَبْلَ أَنْ يَتَوَكَّلَ مِنْهُ - (رداء ابو داؤد)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ کو خیر کے یہود کی طرف بھیجا کرتے تھے اور وہ کھجوروں کی مقدار کا اس وقت اندازہ کرتے تھے جب کہ ان میں شیری پیدا ہو جاتی تھی لیکن وہ کھانے کے قابل نہیں ہوتی تھیں (ابو داؤد)

شہد کی زکوٰۃ

۱۴۱۵ وَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَسَلِ فِي كُلِّ عَشْرَةِ أَذُقِي زَقَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَلَا يَفِيحُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ كَثِيرٌ شَيْءٌ -

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دس مشک شہد میں سے ایک مشک شہد زکوٰۃ لی جائے (ترمذی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند میں شبہ ہے اور شہد کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے زیادہ تر صحیح منقول نہیں ہے)۔

زبور کی زکوٰۃ

۱۴۱۶ وَ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَإِنَّ كَثْرَ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - (رداء الترمذی)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی بیوی زینبؓ کہتی ہیں کہ ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ اے عورتو! اپنے مال کی زکوٰۃ نکالو اگرچہ وہ تمہارے زیور ہی میں سے ہو کیوں کہ تم میں سے قیامت کے دن اکثر دوزخی ہوں گی۔ (ترمذی)

۱۴۱۷ وَ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ آتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي أَيْدِيَهُمَا سَوَارِيزٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا تَوَدَّيَا زَكَاةَهُ قَالَتَا لَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبَّابِ أَنْ يَسْوَرَكُمَا اللَّهُ بِسَوَارِيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَتَا لَا قَالَ قَادِيَا زَكَاةَهُ - (رداء الترمذی)

عمر بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ دو عورتیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان کے ہاتھوں میں سونے کے دو کڑے تھے۔ آپ نے ان سے پوچھا کیا تم (ان کڑوں کی) زکوٰۃ دیتی ہو؟ انھوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے ان سے فرمایا کیا تم اس کو پسند کرتی ہو کہ خداوند تعالیٰ تم کو آگ کے دو کڑے پہنائے انھوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا ان کی زکوٰۃ ادا کرو۔ (ترمذی کہتے ہیں اس حدیث کو مشنی بن صباح نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور مشنی بن الصباحؓ ابن ابیہرہؓ دونوں ضعیف ہیں اور اس معاملہ میں حضورؐ سے کوئی صحیح حدیث مروی نہیں)۔

وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَنِي تَدْرِيسٍ الْمُشَنَّى بِنُ الْقَبَّاحِ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوُ هَذَا وَ الْمُشَنَّى بِنُ الْقَبَّاحِ وَ ابْنُ لَهِيْعَةَ يَصْعَقَانِ فِي الْحَدِيثِ وَلَا يَصِحُّ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ -

۱۴۱۸ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْبَسُ أَوْضَاحًا مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُنْزُ هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدِّيَ زَكَاةَ فَرْجِي فَلَيْسَ بِكُنْزٍ - رَوَاهُ مَالِكٌ وَابُودَاوُدَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں وضع دایک زیور کا نام (پہنتی تھی سونے کا، میں دایک دن) رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا یہ زیور بھی کنز ہے؟ آپ نے فرمایا اگر یہ اس مقدار کو پہنچ جائے جس میں زکوٰۃ واجب ہو اور اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے تو پھر یہ کنز نہیں ہے۔ (مالک ابوداؤد)

مال تجارت پر زکوٰۃ کانوں کی زکوٰۃ کا مسئلہ

۱۴۱۹ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الذِّئِي نَحْدًا لِلْبَيْعِ - رَوَاهُ ابُودَاوُدَ

حضرت سمرہ بن جندب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو یہ حکم دیا کرتے تھے کہ جس چیز کو تجارت کے لئے ہم نے تیار کیا ہے اس میں زکوٰۃ نکالا کریں۔ (ابوداؤد)

کانوں کی زکوٰۃ کا مسئلہ

۱۴۲۰ وَعَنْ رَبِيعَةَ بِنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِبَاسَ بَنِي الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ مَعَادِنَ الْقَبْلِيَّةِ وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ فَلِكُلِّ مَعَادِنٍ لَا تُؤْخَذُ مِنْهَا إِلَّا الزَّكَاةُ إِلَى الْيَوْمِ - رَوَاهُ ابُودَاوُدَ

ربیعہ بن عبد الرحمن بہت سے صحابہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بلال ابن حارث مزی کو مقام قبل کی کانیں جاگیر میں دی تھیں اور ان کانوں سے اب تک صرف زکوٰۃ لی جاتی ہے، (یعنی چالیسواں حصہ اور خمس نہیں لیا جاتا جیسا کہ کانوں کے متعلق حکم ہے۔) (ابوداؤد)

فصل سوم

مکاروں اور عاریت کے درختوں میں زکوٰۃ نہیں

۱۴۲۱ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضِرَاءِ أَوَاتٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْعَرَابِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي أَقْلٍ مِنْ خَمْسَةٍ أَوْ سَوْصِدَقَةٌ وَلَا فِي الْعَوَائِلِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْجُبْهَةِ صَدَقَةٌ قَالَ تَصِفُّ الْجُبْهَةُ الْحَيْلُ وَالْبَغَالُ وَالْعَبِيدُ - رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مکاروں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور نہ ان درختوں میں جو کسی کو مستعار دیدیے جائیں اور زکوٰۃ تیس من سے کم مقدار پر نہیں ہے اور نہ کام کے جانوروں میں زکوٰۃ ہے اور نہ جبہ میں زکوٰۃ ہے مگر راوی کا بیان ہے کہ جبہ سے مراد گھوڑا، بچہ اور غلام ہیں۔ (دارقطنی)

وقص جانوروں کی زکوٰۃ کا مسئلہ

۱۴۲۲ وَعَنْ طَاوُسٍ أَنَّ مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ ابْنِ يَوْصِيٍّ الْبَقَرِ فَقَالَ لَمْ يَأْمُرْ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ - رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ الْوَقْصُ مَا لَمْ يَبْلُغِ الْفَرِيضَةَ -

طاؤس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس گایوں کی اتنی تعداد لائی گئی جن میں زکوٰۃ واجب نہ تھی۔ آپ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے مجھ کو اتنی تعداد میں زکوٰۃ لینے کا حکم نہیں دیا ہے۔ (دارقطنی، شافعی)

صدقہ فطر کا بیان

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ فَضْلُ أَوَّلِ

صدقہ فطر واجب ہے یا فرض

۱۴۲۳ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمْرُهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) پہلے۔ (صاع، تقریباً چار سیر)۔ (بخاری و مسلم)

صدقہ فطر کی مقدار

۱۴۱۳ وَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيبٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نکالتے تھے صدقہ فطر کھانے (مراد گیہوں ہیں) میں سے ایک صاع اور جو میں سے ایک صاع اور کھجوروں میں سے ایک صاع اور پنیر سے ایک صاع اور خشک انگور سے ایک صاع۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۱۴۲۵ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي آخِرِ رَمَضَانَ أَخْرَجُوا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ قَرْضَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الصَّدَقَةُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ قُمَحٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ) حضرت ابن عباسؓ نے آخر رمضان میں لوگوں سے کہا۔ تم اپنے روزوں کا صدقہ ادا کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا ہے اس صدقہ کو ہر ایک (مسلمان) پر خواہ وہ آزاد ہو یا غلام یا عورت، پھوٹا ہو یا بڑا (یعنی ہر ایک کی طرف سے) ایک صاع کھجوروں میں سے یا جو میں سے اور نصف صاع گیہوں میں سے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

صدقہ فطر کا وجوب کیوں؟

۱۴۲۶ وَ عَنْهُ قَالَ قَرْضَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ طَهُرَ الصِّيَامَ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلنَّسَائِكِينَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ واجب کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کو روزوں کو پاک کرنے کے لئے بیہودہ باتوں اور لغو کلام سے اور واجب کیا مسکین کے کھانے کے واسطے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

صدقہ فطر کی مقدار

۱۴۲۷ عَنْ عَبْدِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِي فِجَاءِ مَكَّةَ أَلَا إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ مَدَّانٍ مِّنْ قُمَحٍ أَوْ سَوَاةٍ أَوْ صَاعٍ مِّنْ طَعَامٍ - (رَوَاهُ الْمُتَرَدِّدِيُّ) عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کی گلیوں میں ایک منادی کو یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ صدقہ فطر واجب ہے ہر مسلمان پر خواہ وہ مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام، پھوٹا ہو یا بڑا (مدد نصف صاع) گیہوں میں سے اور اس کے سوا دوسرے کھانے کے سامان میں سے ایک صاع۔ (ترمذی)

عبد الرحمن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبد الرحمن ابی سعیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ فطر واجب ہے، ایک صاع گیہوں میں سے دو آدمیوں کی طرف سے خواہ وہ

۱۴۲۸ وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ أَدَّ ثَعْلَبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي مُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعٌ مِّنْ قُمَحٍ أَوْ قُمَحٍ عَنْ كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيرٍ

أَوْ كَبُرَ حَيْثُ أَوْعِدَ ذَكَرَ أَوْ أُشْتِيَ أَمَا غَنِيَكُمْ
فَيُزِيكُمُ اللَّهُ وَ أَمَا فَقِيرُكُمْ خَيْرٌ دُونَ ذَلِكَ
مِمَّا أَعْطَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اس نے دیا ہے۔ (ابوداؤد)

بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ جَنْ لُوكُلٍ كُوزَكُوةٍ لِينَا أَوْ رَكْهَانَا حَرَامٌ هُوَ أَنْ كَابِيَانُ فَضْلُ أَوَّلٍ

آنحضرت کو زکوٰۃ کا مال کھانا حرام تھا

۱۷۹ عَنْ أَبِي قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَدْرَةٍ
فِي الْمَكْرِئِينَ فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ
لَا كَلْتُمَهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ پر جا رہے تھے کہ ایک کھجور بڑی پائی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر مجھ کو اس امر کا خوف نہ ہوتا کہ یہ کھجور زکوٰۃ کی ہے تو میں اس کو کھا لیتا۔ (بخاری و مسلم)

نبی ہاشم کیلئے صدقہ و زکوٰۃ کا مال کھانا حرام ہے

۱۷۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ
عَلِيٍّ سِدْرَةً مِنْ شَجَرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَخْ كَخْ
لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا شَعَرْتُ أَنَا لَا نَأْكُلُ
الصَّدَقَةَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع کرنے اور کھجور پھینک دینے کے لئے کخ کخ کہا اور پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہم لوگ (یعنی ہاشم) صدقہ و زکوٰۃ نہیں کھاتے۔ (بخاری و مسلم)

زکوٰۃ انسان کا میل ہے

۱۷۱ وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَاتُ
إِنَّمَا هِيَ أَوْ سَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَ
لَا لِأَلِ مُحَمَّدٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت مطلب بن ربیعہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ صدقات (یعنی زکوٰۃ وغیرہ) آپسوں کا میل ہے اور ان کا کھانا محمد اور اولاد محمد کے لئے جائز نہیں ہے۔ (مسلم)

صدقہ کے مال سے آنحضرت کی احتیاط

۱۷۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهْلِيَّتَهُ
أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ قَالَ لَا صَحَابِهِ
كُلُوا أَدْلَمَ يَا كُلُّوَ إِنَّ قِيلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهِ
فَأَكَلَ مَعَهُمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی شخص کھانا لے کر آتا تو آپ اس سے دریافت فرماتے یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپ صحابہ سے فرماتے تم کھاؤ اور خود نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو آپ کھانے کی طرف ہاتھ بڑھا دیتے اور صحابہ رض کے ساتھ کھا لیتے۔ (بخاری و مسلم)

ملک کا مسئلہ

۱۷۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَيْتِي مِثْلُ
۵

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ میری بے (حضرت عائشہ رض کی نوٹری) کے

سُنَّيْنِ أَحَدَى السَّنَيْنِ أَنْتَهَا عَقِيقَتُ نَحْيِدَتْ فِي زَوْجِهَآ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاؤُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُرْمَةَ تَقْوَرُ بِلَحْمٍ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَادَمٌ مِّنْ أَدَمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرْبُومَهُ فِيهَا لَحْمٌ قَالُوا بَلَىٰ وَلَكِنَّ ذَلِكَ لَحْمٌ تَصِدَّقَ بِهِ عَلَىٰ بَرِيْرَةَ وَ أَنْتَ لَا تَأْكُلُ الْمَدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهِمَا صَدَقَهُ وَ لَنَا هَدِيَّةٌ رَّضِيَ عَنْهُ

متعلق تین شرعی احکام وارد ہوئے۔ ایک تو یہ کہ اس کو آزاد کیا گیا، اور اختیار دیا گیا کہ وہ اپنے شوہر کو قائم و باقی رکھے اور دوسرا حکم یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لونڈی کی میراث اس شخص کے لئے ہے جو اس کو آزاد کرے اور (تیسرا حکم یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے (اور دیکھا کہ) گوشت کی ہانڈی خوب جوش میں ہے۔ پھر آپ کے لئے روٹی اور گھر کا سالن لایا گیا۔ آپ نے فرمایا کیا ہانڈی نہیں پک رہی تھی جس میں گوشت تھا۔ عرض کیا ہاں لیکن وہ گوشت صدقہ کا ہے جو بریرہؓ کو دیا گیا جو آپ صدقہ نہیں کھاتے ہیں، حضور نے فرمایا یہ گوشت بریرہؓ کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت تحفہ قبول کرتے اور اس کا بدلہ عطا فرماتے تھے

۱۴۳۴ رَوَّاهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُنِيبُ عَلَيْهَا - (رَوَّاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ کو قبول فرمایا کرتے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے۔ (بخاری)

کسی معمولی چیز کا تحفہ بھی قبول کرنا چاہیے

۱۴۳۵ رَوَّاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بلا یا جاؤں میں (یعنی میری دعوت کی جائے) طرف کُراع (کبریٰ کہ پائے) کے، تو میں قبول کر لوں اور اگر تحفہ میں میرے پاس ایک دست بھیجا جائے تو میں اس کو بھی قبول کر لوں (مُرَاد آدنی اور معمولی چیز ہے)۔ (بخاری)

مسکین کون ہیں

۱۴۳۶ رَوَّاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ شخص نہیں ہے جو لوگوں سے مانگتا پھرتا ہے اور اس کو ایک لقمہ یاد دلاؤ لقمے یا ایک کھجور یا دو کھجور دے دی جاتی ہیں بلکہ مسکین وہ شخص ہے جو اس قدر مال نہ رکھتا ہو جو اس کو بے پروا کر دے اور نہ کسی کو اس کا محتاج ہونا معلوم ہو کہ اس کو صدقہ دیا جائے اور نہ وہ کسی سے مانگنے کے لئے جائے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

بنی ہاشم کے غلاموں کو بھی زکوٰۃ کا مال لینا حلال نہیں ہے

۱۴۳۷ رَوَّاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو غزوہ کے ایک شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے پر مامور کر کے بھیجا۔ اس نے ابوہریرہؓ سے کہا کہ تم بھی میرے ساتھ جاؤ تاکہ تم کو بھی زکوٰۃ میں سے کچھ مل جائے ابوہریرہؓ نے کہا کہ جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہ کر لوں ساتھ

میں نہ جاؤں گا چنانچہ ابو رافع رضی اللہ عنہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس شخص کے ساتھ جانے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا زکوٰۃ ہم لوگوں (بنو ہاشم) کے لئے حلال نہیں ہے اور بنو ہاشم کا آزاد کردہ غلام بھی بنو ہاشم کے حکم میں ہے۔ (ترمذی - ابوداؤد - نسائی)

فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

مومن لوگوں کو زکوٰۃ کا مال لینا درست نہیں ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال دار کے لئے زکوٰۃ حلال نہیں ہے اور نہ اس شخص کے لئے جو تندرست اور طاقتور ہو (اور کسب کماہنی کی اہلیت رکھتا ہو)۔ (ترمذی - ابوداؤد - دارمی اور احمد، نسائی وابن ماجہ نے اس کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے)۔

۴۳۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ وَلَا لِمَنْ مَدَّ يَدَهُ سِوَى - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (

تندرست و توانا کو زکوٰۃ کا مال لینا مناسب نہیں ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھ سے دو آدمیوں نے بیان کیا کہ وہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس وقت زکوٰۃ کا مال تقسیم فرما رہے تھے۔ انھوں نے بھی آپ کے مال کا ٹکڑا آپ کے ان کو غور سے دیکھا اور پھر نظر نیچی کر لی۔ حضور نے ہم دونوں کو قوی پایا۔ اور پھر فرمایا اگر تم چاہو تو میں دیدوں ورنہ اس میں نہ تو غنی کا حصہ ہے اور نہ اس شخص کا جو کسب کی قوت رکھتا ہو۔ (ابوداؤد - نسائی)

۴۳۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَيْارِ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ نَسَا لَا مِنْهَا فَرَفَعَ فِينَا النَّظَرَ وَخَفَضَهُ فَرَأَانَا جُلُودَيْنِ فَقَالَ اِنَّ نِسْتُمَا أُعْطِيْتُمَا وَلَا حَظَّ فِينَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُمَكِّتَسِبٍ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ (

بعض صورتوں میں غنی کے لئے بھی زکوٰۃ کا مال حلال ہوتا ہے

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ غنی کے لئے حلال نہیں ہے مگر صرف پانچ آدمیوں کے لئے حلال ہے (یعنی اگر وہ غنی ہوں تب بھی حلال ہے) ایک تو خدا تعالیٰ کی راہ میں لڑنے والے کے لئے دوسرے عامل زکوٰۃ کے لئے تیسرے ماوان بھرنے والے کے لئے چوتھے اس شخص کے لئے جو کسی مفلس سے زکوٰۃ کا مال خریدے پانچویں اس شخص کے لئے جس کا ہمسایہ غریب ہو اور اس کو زکوٰۃ دی گئی ہو اور اس نے زکوٰۃ کے مال میں سے اس غنی کو ہدیہ دیا ہو۔ (مالک - ابوداؤد)

۴۴۰ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لْخَمْسَةِ لِفَارِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ لِعَارِمٍ أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاَهَا بِمَالِهِ أَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مَسْكِينٌ فَتَصَدَّقَ عَلَى الْمَسْكِينِ فَأَهْدَى الْمَسْكِينُ لِلْغَنِيِّ - رَوَاهُ مَالِكٌ وَابُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَوْ ابْنِ السَّبِيلِ - (

زکوٰۃ کے مستحق وہی لوگ ہیں جن کا ذکر قرآن نے کیا ہے

حضرت زیاد بن حارث مدنی کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس کے بعد حارث نے ایک طویل حدیث بیان کی اور پھر کہا ایک شخص نے نبی صلی

۴۴۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثٍ الْمَدَنِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا فَأَتَانَا رَجُلٌ فَقَالَ أُعْطِيَ

اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دی اور زکوٰۃ کا مال طلب کیا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ (زکوٰۃ کے بارے میں) خداوند تعالیٰ نے تو کسی نبی کے حکم پر راضی ہوا اور نہ غیر نبی کے بلکہ خداوند تعالیٰ نے زکوٰۃ کا مصرف بیان کیا۔ پس تقسیم کیا خداوند تعالیٰ نے زکوٰۃ کو آٹھ حصوں پر۔ (یعنی آٹھ قسم کے آدمیوں کے لئے خدا نے زکوٰۃ کو حلال فرمایا) پس اگر تو ان آٹھ میں سے ہے تو میں تجھ کو زکوٰۃ دیدوں گا۔ (ابوداؤد)

مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيِّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ حَتَّى حَكَمَ فِيهَا هُوَ فَجَزَأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أُعْطِيَتْكَ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

فصل سوم

حضرت عمر کا ایک واقعہ

زید بن سلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے (ایک مرتبہ دودھ پیا وہ آپ کو احتجاجاً معلوم ہوا۔ جس شخص نے آپ کو یہ دودھ پلایا تھا اس سے آپ نے پوچھا یہ دودھ کہاں کا ہے؟ اس نے بتایا کہ ایک پانی کی جگہ پر زکوٰۃ کے اونٹ آئے اور انھوں نے وہاں پانی پیا اونٹ والوں نے ان کا دودھ دوہا۔ یہ دودھ تھوڑا سا میں نے اپنی مشک میں بھر لیا، یہ وہی دودھ ہے حضرت عمرؓ نے یہ سن کر، منہ میں انگلی ڈالی اور رتے کر دی۔ (مالک و بیہقی در شعب الایمان)

۴۳۲ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا فَأَتَتْهُ فَسَأَلَ النَّبِيَّ سِقَاءَ مِنْ آيِنَ هَذَا اللَّبَنِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَرَدَ عَلَى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَإِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُونَ فَحَبَّوْا مِنْ أَلْبَانِهَا فَجَعَلَتْهُ فِي سِقَائِي فَهُوَ هَذَا فَأَدْخَلَ عَمْرِي يَدَهُ فَاسْتَقَاءَ

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الْمَسْئَلَةُ وَمَنْ تَحِلُّ لَهُ

جَنْ لُوكُوں کو سوال کرنا جائز ہے اور جن کو نہیں اُن کا بیکان

فصل اول

کن لوگوں کو سوال کرنا جائز ہے

حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک قرضہ کی ضمانت قبول کی۔ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر قرضہ کی ادائیگی کے لئے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا تھوڑے دن ٹھہرو، ہمارے پاس زکوٰۃ کا مال آنے والا ہے اس میں سے دو لادیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا قبیصہ سوال کرنا صرف تین آدمیوں کو جائز ہے ایک تو اس کو جو کسی قرضہ کا ضامن ہو اس کو صرف اس قدر مانگنا جائز ہے کہ وہ اس قرضہ کو ادا کرے اس کے بعد پھر نہ مانگے۔ دوسرا اس شخص کو جو کسی آفت یا مصیبت میں مبتلا ہو جائے (مثلاً قحط یا اضعاف مال) اس کو صرف اس قدر مانگنا جائز ہے جس سے اس کی ضرورت پوری ہو جائے یا اس کی زندگی کو قائم

۴۳۳ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ خُزَّافٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَلَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ آخِمْ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَإِنَّا مُؤَلَّكُ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدٍ ثَلَاثَةً رَجُلٌ تَحْمِلُ حَمَلَهُ فَتَحِلُّ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمِيتُكَ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ يُجْتَاحَتُ مَالُهُ فَتَحِلُّ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا مِنْ عِيْنِهِ أَوْ قَالَ سِدًّا وَرَجُلٌ قَاتَلَ رَجُلًا أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُومَ ثَلَاثَةً مِنْ

قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خِصْرٌ خَلُوْهُ حَسَنٌ
أَخَذَهُ بِسَخَاوَةٍ نَفْسِي بُوْرِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ
يَأْشُرَافِ نَفْسِي لَمْ يَبَارِكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي
يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ
السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزُقُ أَحَدًا أَبْعَدَكَ شَيْئًا حَتَّى
أُفَارِقَ الدُّنْيَا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۹ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ
وَالْتَعَطْفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ
السُّفْلَى وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَى هِيَ
السَّائِلَةُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جو شخص لوگوں سے سوال نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس کی خودداری کو قائم رکھتا ہے

۴۵۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ أَنَسُ
مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ
فَقَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدْخِرَهُ عَنْكُمْ
وَمَنْ يَسْتَعِثَّ يَعْطِهِ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَعِثَّ يُعْطِهِ اللَّهُ
وَمَنْ يَتَصَبَّدْ يَصْبُدْهُ اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدًا عَطَاءٌ
هُوَ خَيْرٌ ذَا دَسْعٍ مِنَ الصَّبَدِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جو چیز بغیر طمع و حرص کے حاصل ہو اسے قبول کرنا چاہیے

۴۵۱ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أُعْطِمْ
إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا
جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِقٍ قَدْ
لَا سَائِلٍ لَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور ارشاد فرمایا۔ اے حکیم! یہ مال سبزا و شیریں ہے (یعنی خوشنما اور
لذیذ ہے) پس جو کوئی اس کو بے پروائی سے حاصل کرے (یعنی حرص و طمع
کے بغیر) تو اس میں برکت کیجاتی ہے اور جو کوئی اس کو طمع نفس کے ساتھ لے
اس میں برکت نہیں دی جاتی اور اس کی حالت اس شخص کی سی ہوتی ہے
جو کھائے اور پیٹ نہ بھرے (یعنی بے برکتی کے سبب) اور (اے حکیم) اوپر
کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے (یعنی خیرات دینا لینے سے بہتر ہے)
حکیم رضہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد عرض کیا۔ یا رسول اللہ قسم
ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب میں کئی مال
(بخاری و مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ
آپ منبر پر تشریف فرما تھے اور صدقہ اور سوال کرنے سے باز رہنے کا ذکر
فرما رہے تھے کہ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے اور اوپر کا ہاتھ تو خرچ
کرنے اور دینے والا ہاتھ ہے اور نیچے کا ہاتھ سائل کا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ انصار کے چند آدمیوں نے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ نے ان کا سوال پورا کر دیا۔ پھر انھوں
نے دوبارہ مانگا۔ آپ نے پھر دیدیا یہاں تک کہ جو کچھ آپ کے پاس تھا ختم ہو
پھر آپ نے فرمایا۔ مال میں سے جو چیز میرے پاس ہوگی میں (تم سے بچا کر) اس کو جمع
نہ کروں گا اور جو شخص سوال کرنے سے بچے اللہ تعالیٰ اس کو بچاتا ہے اور جو
شخص ظاہر کرتا ہے بے پروائی، بے پروا کر دیتا ہے اللہ اس کو اور جو کوئی
صبر کا طالب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو صبر عطا کرتا ہے اور نہیں دیکھی کسی کو
کوئی بخشش جو صبر سے بہتر اور وسیع ہو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عمر بن الخطابؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مجھ
کو زکوٰۃ وصول کرنے کی اجرت مرحمت فرماتے تو میں عرض کرتا کہ مجھ سے
زیادہ جو شخص محتاج ہو اس کو دیدیکھیے۔ آپ فرماتے لے لو اور اپنے مال
میں شامل کر لو (اگر تم کو ضرورت ہو) اور خیرات کر دو (اگر ضرورت نہ ہو)
پس جو چیز کہ اس مال میں سے تم کو بغیر طمع اور خواہش کے ملے اس کو لے لو
اور جو اس طرح نہ ملے اس کے پیچھے مت پڑو۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

سوال کرنے والے کے لئے تہدید

۴۵۲ عَنْ سَرَّةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلُ كَمَا وَخَّ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ أَجْعَلْ عَلَى وَجْهِهِ وَمَنْ شَاءَ تَرَكْهُ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ فِي أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بَدَأً - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ کہ سوال کرنا ایک زخم ہے جس سے سائل اپنے چہرہ کو زخمی کرتا ہے یعنی سوال کر کے اپنی عزت و آبرو کو زخمی کرتا ہے، پس جو شخص چاہے (اپنی عزت کی بقا) وہ اس کو اپنے چہرہ پر باقی رکھے اور جو بانی نہ رکھنا چاہے وہ اپنی عزت و آبرو کو ضائع کر دے مگر یہ سوال کرے آدمی حاکم سے یا کسی ایسی چیز کا سوال کرے جو نہایت ضروری ہو۔ (ابوداؤد - ترمذی - نسائی)

مستغنی ہونے کے باوجود سوال کرنے والے کے لئے وعید

۴۵۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ عِلْمٌ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْأَلَتُهُ فِي وَجْهِهِ خُمُوشٌ أَوْ خُمُوشٌ أَوْ كِلَا وَخَّ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَغْنِيهِ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ جَابَرٍ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں سے سوال کرے اور اس کے پاس وہ چیز ہو جو غنی بناد اس کو، تو قیامت کے دن وہ شخص اس حال میں آئے گا کہ اس کا سوال اس کے چہرے پر ہوگا (یعنی سوال کا زخم اس کے چہرے پر ہوگا) پوچھا گیا یا رسول اللہ غنی کر دینے والی کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا پچاس درہم یا اسی قیمت کا سونا۔ (ابوداؤد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ - دارمی)

۴۵۴ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْخَطَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا يَغْنِيهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْفِرُ مِنَ النَّارِ قَالَ النَّبِيُّ وَهُوَ أَحَدٌ رَوَاهُ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ وَمَا يَغْنِيهِ الَّذِي لَا يَسْأَلُ مَعَهُ الْمَسْأَلَةُ قَالَ قَدْ رُمِيَ غَدَايَهُ وَيُعْشِيهِ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ أَنْ يَكُونَ لَهُ شَيْعُ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۵۵ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أَدْوِيَّةٌ أَوْ عَدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ الْخَافَا - (رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت سہل بن الخطلیؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی نے سوال کیا اور اس کے پاس اس قدر مال ہے کہ اس کو غنی کر دے تو وہ گویا بہت سی آگ مانگتا ہے۔ نفیاً جو اس حدیث کا ایک راوی ہے ایک دوسرے موقع پر کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ غنا کی کیا حد ہے کہ اس کے بعد سوال کرنا جائز نہیں؟ آپ نے فرمایا رات اور دن کو پیٹ بھوکھانے کے بقدر۔ اور ایک دوسری جگہ فرمایا کہ ایک دن یا ایک دن اور رات کے کھانے کے بقدر۔ (ابوداؤد)

عطار بن یسار بنو اسد کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے سوال کرے اور اس کے پاس ایک ادویہ (یعنی چالیس درہم قیمت کی کوئی چیز موجود ہو) نوگوا (اسے کسی عیوبی کے بغیر سوال کیا)۔ (ابوداؤد - نسائی)

کسی کے گے ہاتھ پھیلنا صرف انتہائی محتاجی کے وقت جائز ہے

۴۵۶ وَعَنْ حَبِشَةَ بِنْتِ جَدَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ الْمَسْأَلَةَ دَخَلَ

حضرت حبشہ بنت جنادہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سوال کرنا غنی کے لئے جائز نہیں (یعنی اس شخص کے لئے جائز

صرف خدا سے اپنی حاجت بیان کرنی چاہئے

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو فاقہ ہو (یعنی کوئی سخت حاجت ہو) اور اس نے اس کو لوگوں پر ظاہر کر کے (یعنی بطور شکایت) حاجت روائی کی خواہش کی ہو تو اس کی حاجت پوری نہیں کی جائے گی اور جس نے اپنی حاجت کو اللہ تعالیٰ سے بیان کیا تو اللہ تعالیٰ جلد اس کی حاجت بقدر کفایت پوری کرے گا۔ یعنی یا تو اس کو غنی کر دے گا کچھ دنوں میں یا جلد اس کو موت سے ہمکنار کر دے گا

۱۷۵۸
وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْبَبَهُ فَاَقَهُ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ
لَمْ تُسَدَّ فَاَقَهُهُ مَنْ أَنْزَلَهَا بِاللَّهِ أَوْ شَكَ اللَّهُ لَهُ
بِالْغِنَى إِمَّا يَمُوتَ عَاجِلٍ أَوْ غِنَى آجِلٍ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

فصل سوم

اگر ضرورت ہی ہو تو نیک بختوں سے سوال کرو

حضرت ابن الفراسیؓ کہتے ہیں کہ، فراسی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! کیا میں (لوگوں سے) سوال کروں؟ آپ نے فرمایا نہیں، لیکن اگر ضروری ہو تو نیک لوگوں سے مانگ۔ (ابو داؤد۔ نسائی)

۱۷۵۹
وَعَنِ ابْنِ الْفَرَّاسِيِّ أَنَّ الْفَرَّاسِيَّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ
اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا - وَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ
فَسَلِ الصَّالِحِينَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

اپنے کسی کام کی اجرت بیت المال سے لینی جائز ہے

حضرت ابن سعدیؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے مجھ کو زکوٰۃ کا عامل مقرر کیا۔ پس جب میں اپنے کام سے فارغ ہو چکا اور زکوٰۃ کا مال حضرت عمرؓ کے سپرد کر دیا تو عمرؓ نے حکم دیا کہ میری خدمت کا معاوضہ مجھ کو دیدیا جائے (یعنی زکوٰۃ وصول کرنے کی اجرت) میں نے عرض کیا۔ یہ کام میں نے خالصاً لہ کیا ہے اور اس کا ثواب خدا تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جو کچھ تجھ کو دیا ہے، اس کو لے لے۔ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ کام کیا تھا اور جب مجھ کو اجرت دی گئی تو میں نے بھی یہی کہا تھا جو تم نے کہا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔ جب تجھ کو کوئی چیز بغیر ان کے دی جائے پس تو اس کو کھا یا خیرات کرے

۱۷۶۰
وَعَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ
عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا أَدَيْتُهَا إِلَيْهِ أَمْرِي
بِعَمَالِهِ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ فِيهِ وَاجِدُنِي عَلَى اللَّهِ قَالَ
خُذْ مَا أُعْطَيْتَ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَلْتَنِي فَقُلْتُ مِثْلَ
قَوْلِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ كُلَّ وَاحِدٍ
تَصَدَّقْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

کن مقامات پر سوال کرنا مناسب ہے

سنت علیؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے عرفہ کے دن سنا کہ ایک شخص لوگوں سے مانگ رہا ہے۔ انھوں نے اس سے کہا کیا آج کے دن اور اس مقام میں (یعنی عرفات میں) یہاں ہر شخص کی دعا قبول ہوتی ہے، بھی تو غیر اللہ سے سوال کر رہا ہے۔ پھر آپؐ اس کے ایک درہ رسید کیا۔ (در زین)

۱۷۶۱
وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ يَوْمَ عَرَفَةَ رَجُلًا يَسْأَلُ
النَّاسَ فَقَالَ آفِي هَذَا الْيَوْمِ وَفِي هَذَا الْمَكَانِ
تَسْأَلُ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ فَخَفَقَهُ بِالدُّرَّةِ -
(رَوَاهُ رِزْقِيُّ)

طبع، افلاس و محتاجی ہے

حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے لوگوں سے کہا "اے لوگو! بھان لو"

۱۷۶۲
وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعْلَمَنَّ أَيُّهَا النَّاسُ أَنَّ الطَّبْعَ

صرف خدا سے اپنی حاجت بیان کرنی چاہئے

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو فاقہ ہو (یعنی کوئی سخت حاجت ہو) اور اس نے اس کو لوگوں پر ظاہر کر کے (یعنی بطور شکایت) حاجت روائی کی خواہش کی ہو تو اس کی حاجت پوری نہیں کی جائے گی اور جس نے اپنی حاجت کو اللہ تعالیٰ سے بیان کیا تو اللہ تعالیٰ جلد اس کی حاجت بقدر کفایت پوری کرے گا۔ یعنی یا تو اس کو غنی کر دے گا کچھ دنوں میں یا جلد اس کو موت سے ہمکنار کر دے گا

۱۷۵۸
وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْبَبَهُ فَاَقَهُ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ
لَمْ تُسَدَّ فَاَقَهُهُ مَنْ أَنْزَلَهَا بِاللَّهِ أَوْ شَكَ اللَّهُ لَهُ
بِالْغِنَى إِمَّا يَمُوتَ عَاجِلٍ أَوْ غِنَى آجِلٍ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

فصل سوم

اگر ضرورت ہی ہو تو نیک بختوں سے سوال کرو

حضرت ابن الفراسیؓ کہتے ہیں کہ، فراسی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! کیا میں (لوگوں سے) سوال کروں؟ آپ نے فرمایا نہیں، لیکن اگر ضروری ہو تو نیک لوگوں سے مانگ۔ (ابو داؤد۔ نسائی)

۱۷۵۹
وَعَنِ ابْنِ الْفَرَّاسِيِّ أَنَّ الْفَرَّاسِيَّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ
اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا - وَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ
فَسَلِ الصَّالِحِينَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

اپنے کسی کام کی اجرت بیت المال سے لینی جائز ہے

حضرت ابن سعدیؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے مجھ کو زکوٰۃ کا عامل مقرر کیا۔ پس جب میں اپنے کام سے فارغ ہو چکا اور زکوٰۃ کا مال حضرت عمرؓ کے سپرد کر دیا تو عمرؓ نے حکم دیا کہ میری خدمت کا معاوضہ مجھ کو دیدیا جائے (یعنی زکوٰۃ وصول کرنے کی اجرت) میں نے عرض کیا۔ یہ کام میں نے خالصاً لہ کیا ہے اور اس کا ثواب خدا تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جو کچھ تجھ کو دیا ہے، اس کو لے لے۔ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ کام کیا تھا اور جب مجھ کو اجرت دی گئی تو میں نے بھی یہی کہا تھا جو تم نے کہا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔ جب تجھ کو کوئی چیز بغیر ان کے دی جائے پس تو اس کو کھا یا خیرات کرے

۱۷۶۰
وَعَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ
عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا أَدْبَتُهَا إِلَيْهِ أَمْرِي
بِعَمَالِهِ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ فِيهِ وَاجِدُنِي عَلَى اللَّهِ قَالَ
خُذْ مَا أُعْطَيْتَ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَلْتَنِي فَقُلْتُ مِثْلَ
قَوْلِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ كُلَّ وَاحِدٍ
تَصَدَّقَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

کن مقامات پر سوال کرنا مناسب ہے

سنت علیؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے عرفہ کے دن سنا کہ ایک شخص لوگوں سے مانگ رہا ہے۔ انھوں نے اس سے کہا کیا آج کے دن اور اس مقام میں (یعنی عرفات میں) یہاں ہر شخص کی دعا قبول ہوتی ہے، بھی تو غیر اللہ سے سوال کر رہا ہے۔ پھر آپؐ اس کے ایک درہ رسید کیا۔ (رزین)

۱۷۶۱
وَعَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ يَمَعَ يَوْمَ عَرَفَةَ رَجُلًا يَسْأَلُ
النَّاسَ فَقَالَ آفِي هَذَا الْيَوْمِ فِي هَذَا الْمَكَانِ
تَسْأَلُ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ فَخَفَقَهُ بِالدُّرَّةِ -
(رَوَاهُ رِزْقِيُّ)

طبع، افلاس و محتاجی ہے

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے لوگوں سے کہا "اے لوگو! بھان لو

۱۷۶۲
وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعْلَمَنَّ أَيُّهَا النَّاسُ أَنَّ الطَّبْعَ

فَقَرُّهُ وَآتَاكَ الْيَاسَ غَنًى وَآتَاكَ الْمَرْءَ إِذَا يَتَيْسُ عَنْ شَيْءٍ يَسْتَغْنِي عَنْهُ - (رَوَاهُ دُرَيْبٌ)

کہ لالچ، محتاجی ہے اور لوگوں سے بے پروائی غنا ہے۔ اور انسان کسی چیز سے مایوس ہوتا ہے تو اس سے بے پروا ہو جاتا ہے۔ (درزین)

۱۶۳/۲۱ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْفُلُ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَأَتَكْفُلَ لَهُ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ أَنَا فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا -

کسی انسان کے آگے ہاتھ نہ پھیلنے والے کے لئے آنحضرتؐ کی طرف سے جنت کی ضمانت حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میرے ساتھ اس کا عہد کرے کہ وہ لوگوں سے سوال نہ کرے گا میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہو گا۔ ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میں اس کا عہد کرتا ہوں۔ اس کے بعد ثوبان کسی سے سوال نہ کرتے تھے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۱۶۴/۲۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَشْتَرِطُ عَلَيَّ أَنْ لَا تَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوَاطِكَ إِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتَّى تَنْزِلَ إِلَيْهِ فَتَأْخُذَهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو طلب فرمایا اور مجھ سے اس کا عہد لیا کہ تو لوگوں سے (کبھی) کوئی چیز نہ مانگ۔ چنانچہ میں نے اس کا اقرار کیا۔ پھر آپؐ فرمایا یہاں تک کہ اگر تیرا جا بک بھی کر جائے (تو کسی سے نہ مانگ بلکہ) سواری سے اتر اور خود اٹھا۔ (احمد)

بَابُ الْإِنْفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْإِمْسَاكِ

خرچ کرنے کی فضیلت اور بجھل کی کراہت کا بیان

فصل اول

مال و زر کے بارہ میں آنحضرتؐ کا جذبہ

۱۶۵/۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَفْتِي أَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَغِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أَرَصِدُهُ لِدَيْنٍ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو مجھ کو یہ امر پسند نہ ہو کہ اس پر تین دن گزریں اور اس کے بعد اس میں سے کچھ میرے پاس رہے مگر صرف اتنا کہ میں اس سے قرضہ آدا کر سکوں۔ (بخاری)

سخی کے لئے فرشتوں کی دعا اور بخیل کے لئے بددعا

۱۶۶/۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا اللَّهُمَّ آعِطْ مُنِيفًا خَلْفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ اللَّهُمَّ آعِطْ مُسِيكًا تَلْفًا - رُتِفَقَ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا دن نہیں کہ جس میں صبح کے وقت دو فرشتے نہ اترتے ہوں جس میں سے ایک تو یہ کہتا رہتا ہے کہ لے لے اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدل دے (یعنی وہ شخص مصرف خیر میں یا مناسب موقع پر خرچ کرتا ہے) لے لے اللہ بخیل کے مال کو تلف کر دے۔ (بخاری و مسلم)

۱۶۷/۳ وَعَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرچ

کرو اور شمار نہ کرو (اس لئے کہ اگر شمار کر کے دے گا تو) اللہ تعالیٰ بھی تیرے لئے شمار کرے گا اور نہ روک تو (سوالی سے) مال کو (جو تیری حاجت زیادہ ہو) ورنہ خدا بھی تجھ سے مال کو روکے گا اور بے جتنا تجھ سے دیا جاسکے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے آدم کے بیٹے! تو خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا (یعنی تجھ کو دوں گا)۔ (بخاری و مسلم)

ضرورت سے زائد مال کو خرچ کرنے کا حکم

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے آدم کے بیٹے! اُس مال کو (فی سبیل اللہ) خرچ کرنا جو تیری حاجت سے زیادہ ہو تیرے لئے بہتر ہے اور مال کو روکنا تیرے لئے بُرا ہے اور بقدر ضرورت مال اپنے قبضہ میں رکھنے پر تجھ پر کوئی طاعت نہیں۔ اور سب سے پہلے تو اپنے عیال پر خرچ کر۔ (مسلم)

صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بخیل اور خیرات کرنے والوں کا حال ان دو شخصوں کی مانند ہے جن پر لوہے کی دو زہریں ہوں اور ان زہریں کی تنگی کے سبب ان کے دونوں ہاتھ سینہ اور گردن میں چمٹا دیئے گئے ہوں۔ پس جب صدقہ دینے والا صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زہر کھل جاتی ہے۔ اور جب بخیل صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو زہر کے حلقے اور تنگ ہو جاتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ سخی جب خیرا کرتا ہے تو اس کا سینہ کشادہ ہو جاتا ہے اور وہ خوب دیتا ہے اور جب بخیل کسی کو دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا سینہ اور تنگ ہو جاتا ہے)۔ (بخاری و مسلم)

بخل کی مذمت اور اس سے بچنے کی تاکید

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ظلم سے بچو، اس لئے کہ ظلم قیامت کے دن تاریخی ہوگی اور بچو بخل سے اس لئے کہ بخل نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے جو تم سے پہلے تھے۔ بخل نے ان کو اس پر آمادہ کر دیا تھا کہ وہ خون ریزی کریں اور حرام کو حلال جانیں۔ (مسلم)

ایک زمانہ آنے کا جب کوئی صدقہ لینے والا نہ ہے گا

حضرت عمار بن دہبؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیرات کرو اس لئے کہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جب کہ آدمی خیرات لے کر لوگوں

اللہ علیہ وسلم اَلْفَيْقُ وَلَا تَحْصِي فَيَحْصِي اللَّهُ عَلَيْكَ وَلَا تُدْعَى فَيُودِعِي اللَّهُ عَلَيْكَ أَسْرَ ضَيْحِي مَا اسْتَطَعْتَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۲۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى اَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ اَنْفِقْ عَلَيْكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۲۹ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ آدَمَ اَنْ تَبْدُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّكَ وَاَنْ تُمْسِكَ شَرٌّ لَّكَ وَلَا تُلَامُ عَلَى كِفَافٍ وَاَبْدًا اَيْمَنَ لَعَوْلٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۶۳۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدْ اضْطَرَّتْ اَيْدِيُهُمَا إِلَى شَايِهِمَا وَتَرَاقِبُهُمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ اِنْبَسَطَتْ عَنْهُ وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَآخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۳۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتُ يَوْمٍ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ يَسْفِكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحْلُوا أَمْحَارَهُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۶۳۲ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا خَائِفَةَ يَأْتِي عَلَيْكُمْ

زَمَانٌ يَمْسِي الرَّجُلُ بِمَنْدَقِهِ فَلَا يَجِدُ مِنْ لِقَائِهَا
يَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتُ بِهَا يَا لَأَمْسٍ لِقَائِهَا فَاَمَّا
الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (بخاری و مسلم)

افضل صدقہ

۱۴۴۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
أَحَبُّ الصَّدَقَةِ أَكْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ
مَصِحٌّ شَجِيحٌ تَحْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمَلُ الْغِنَى وَلَا
تُسَهِّلُ حَتَّى إِذَا بَلَغْتَ الْحُلُقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ
كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
عرض کیا یا رسول اللہ! کوئی صدقہ کا بڑا ثواب ہے آپ نے فرمایا خیرات کرنا تیرا
اس حال میں کہ تو تندرست ہو مال جمع کرنے کی خواہش و حرص رکھتا ہو،
افلاس سے ڈرتا ہو اور دولت کی امید رکھتا ہو۔ اور تو صدقہ دینے اور خیرات
کرنے میں سستی اور غفلت نہ کر یہاں تک کہ جب تیری جان حلق کو پہنچ جائے
(یعنی دم نکلنے کے قریب ہو) جب تو یہ کہے کہ اتنا مال فلان شخص کے لئے
ہے اور اتنا مال فلان کے لئے۔ حالانکہ تو یہ جانتا ہے کہ مال فلان ہی کو ملے گا۔ (بخاری و مسلم)

خدا کی راہ میں خرچ نہ کرنے والے سرمایہ دار ٹوٹے میں ہیں

۱۴۴۴ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِتَمَّيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكُعْبَةِ فَلَمَّا
رَأَيْتُ قَالَهُمْ أَلَا خَسْرُونَ وَرَبِّ الْكُعْبَةِ قُلْتُ
فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْكَافِرُونَ
أَمْوَالًا إِلَّا مَنَ قَالَ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا أَمْ مِنْ بَيْنِ
يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ
وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوا آپ کعبہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے۔ مجھ کو دیکھ کر فرمایا
قسم ہے رب کعبہ کی وہ بڑے ٹوٹے میں ہیں۔ میں نے عرض کیا میرے مال باپ
آپ پر خدا ہوں وہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا مال کو زیادہ جمع کرنے والے
نمر (وہ لوگ مستثنیٰ ہیں) جنہوں نے اِدھر اُدھر اس طرف طرف کیا یعنی
اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں خرچ کیا اور ایسے لوگ کم ہیں۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

عابد بخیل پر جاہل سخی کی فضیلت

۱۴۴۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللَّهِ قَرِيبٌ
مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيلُ
بَعِيدٌ مِنَ اللَّهِ بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ
مِنَ النَّارِ وَلِجَاهِلٍ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيلٍ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخی
اللہ کی رحمت سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے؛
(یعنی سب اس کو پسند کرتے ہیں) اور وہ دوزخ سے دور ہے۔ اور بخیل
اللہ کی رحمت سے دور ہے، جنت سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے اور
دوزخ سے قریب ہے اور جاہل سخی خدا تعالیٰ کے نزدیک بخیل عابد سے
بہتر ہے۔ (ترمذی)

بحالت تندرستی صدقہ دینے کی فضیلت

۱۴۴۶ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَئِنْ تَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِي حَيَاتِهِ بِدَرْهَمٍ خَيْرٌ لَهُ
مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهَا شَيْئًا عِنْدَ مَوْتِهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انا
کا اپنی تندرستی کے ایام میں ایک درہم خرچ (خیرات) کرنا مارنے کے وقت
سو درہم خرچ (خیرات) کرنے سے بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

موت کے وقت خیرات کرنے والے کی مثال

۴۴۸/۱۳ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الَّذِي يَنْتَصِدُ قُبُلًا عِنْدَ مَوْتِهِ أَوْ يُعْتِقُ كَالَّذِي يُهْدِي إِذَا شِيعَ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالتَّيْمِذِيُّ

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مرنے کے وقت خیرات کرے یا غلام کو آزاد کرے، اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی شخص کسی کو تحفہ کے طور پر اس وقت کھانا بھیجے کہ جب اس کا پیٹ بھرا ہوا ہو۔ (احمد، نسائی، دارمی، ترمذی)

ایمان اور بخل دو متضاد صفات ہیں

۴۴۹/۱۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَصْلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي مَوْءٍ مِنَ الْبَخْلِ وَ سُوءِ الْخُلُقِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (ترمذی)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان میں دو باتیں جمع نہیں ہوتیں یعنی بد خلقی اور بخل۔

بجمل کے لئے وعید

۴۴۹/۱۵ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَجَبٌ وَلَا بَخِيلٌ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (ترمذی)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مکار اور بجیل جنت میں داخل نہ ہوگا اور نہ وہ شخص جو خیرات دے کر احسان

بدترین خصلتیں کیا ہیں؟

۴۸۰/۱۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شَعْرٌ حَامِجٌ وَ جُبْنٌ خَالِجٌ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ - وَ سَنَدُهُ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَجْمَعُ الشَّخْصُ الْإِيمَانَ فِي كِتَابِ الْجِهَادِ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کی عادتوں میں دو بہت بُری عادتیں ہیں ایک تو انتہاء درجہ کا بخل اور ایک نامردی۔ (ابوداؤد)۔ اور انشاء اللہ عنقریب حضرت ابو ہریرہ کی حدیث کہ بخل اور ایمان یکجا مجتمع نہیں ہو سکتے، کتاب الجہاد میں بیان کریں گے۔

فصل سوم

خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے کی فضیلت

۴۸۱/۱۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا أَسْرَعُ بِكَ لِحَوْقًا قَالَ أَطَوَّلْتُ يَدًا أَوْ أَخَذْتُ قَصَبَةً يَدًا رَعَوْنَهَا وَكَانَتْ سُودًا أَطَوَّلَهُنَّ يَدًا أَوْ عَلِمْنَا بَعْدُ أَنَّهَا كَانَتْ حُلُولَ يَدٍ هَا الصَّدَقَةُ وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لِحَوْقًا بِهِ زَيْنَبُ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیویوں نے آپ سے عرض کیا کہ ہم میں سے کون آپ سے جلد ملے گا (یعنی آپ کی وفات کے بعد ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ سے ملے گی) آپ نے فرمایا تم میں سے جس کے ہاتھ سب سے بڑے ہوں۔ یہ سکر آپ کی بیویوں نے ایک سر کندہ یا لکڑی لی اور ہاتھوں کو ناپنے لگیں۔ جناب سودہ رضی اللہ عنہا کے سب سے بڑے ہاتھ تھے لیکن بعد میں ہم کو معلوم ہوا کہ آپ کی مراد لمبے ہاتھوں سے صدقہ و خیرات کرنا تھا اور ہم میں سے پہلے حضرت زینب کا انتقال ہوا جو بہت خیرات کرتی تھیں۔ (بخاری)

اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے مجھ سے جلد ملنے والی لمبے ہاتھوں والی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ بیویوں نے ہاتھوں کو ناپنا شروع کیا

اَطْوٰ لَدَامِدًا اَزْيَنْبَ لَا تَهَاكَ اَنْتَ تَعْمَلُ بِيَدِي مَا
دَتَصَدَّقُ
کہ کون ہے جس کے ہاتھ بڑے ہیں۔ چنانچہ ہم میں سے حضرت زینب کے ہاتھ
بڑے تھے اس لئے کہ وہ اپنے ہاتھوں سے سب کام کاج کرتی اور
خیرات کرتی تھیں۔

بنی اسرائیل کا ایک واقعہ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
(بنو اسرائیل میں سے) ایک شخص نے کہا کہ میں آج رات کو کچھ خیرات
کروں گا۔ چنانچہ وہ مال لے کر چلا اور (اندھیرے میں) ایک چور کو دے
آیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں میں چرچا ہوا کہ آج رات چور کو خیرات دی گئی
یہ سنکر اس شخص نے کہا اے اللہ! تیری ہی تعریف ہے چور کو صدقہ دے
پر اس کے بعد اس نے کہا۔ آج (رات کو) میں پھر خیرات کروں گا۔ چنانچہ
وہ مال لے کر نکلا اور ایک زانی عورت کے ہاتھ میں دے آیا۔ جب صبح ہوئی
تو لوگوں میں چرچا ہوا کہ رات زانی عورت کو صدقہ دیا گیا۔ اس شخص نے یہ
سنکر کہا "اے اللہ! تیری ہی تعریف ہو زانی عورت کو صدقہ دینے پر۔"
اس کے بعد اس نے کہا آج (رات کو) میں پھر خیرات کروں گا۔ چنانچہ وہ مال
لے کر نکلا اور ایک خوش حال شخص کے ہاتھ میں دے آیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں
میں چرچا ہوا کہ رات کو غنی کو صدقہ دیا گیا اس شخص نے سنا تو کہا اے اللہ تیری
ہی تعریف ہے چور کو صدقہ دینے پر، زانی کو صدقہ دینے پر اور غنی کو صدقہ
دینے پر۔ پھر اس کو خواب دکھایا اور کہا گیا کہ (تیرے تمام صدقات
ہوئے) جو صدقہ تو نے چور کو دیا، ممکن ہے وہ اس کو چوری سے باز رکھے
اور جو صدقہ تو نے زانی کو دیا، ممکن ہے وہ اس کو زنا سے باز رکھے اور جو صدقہ تو نے غنی کو دیا، ممکن ہے وہ اس کے لئے موجب نصیحت
و عبرت ہو اور جو کچھ خدا نے اس کو دیا ہے وہ اس سے بیک خرج کرے۔ (بخاری و مسلم)

خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی برکت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ ایک شخص جنگل میں کھڑا تھا کہ اُس نے ابرئیس سے یہ آواز سنی۔ فلاں
شخص کے باغ کو سیراب کر۔ پھر وہ ابرئیس کے باغ کو بڑھا اور ایک پھریلی
زمین پر پانی برسایا اور وہ پانی چھوٹی چھوٹی ڈالیوں سے ایک بڑے نالے
دریا میں جمع ہو کر آگے بڑھا وہ شخص (جو اس منظر کو دیکھ رہا تھا) یہ معلوم
کرنے کے لئے کہ یہ پانی کہاں جاتا ہے، پانی کے ساتھ ساتھ چلا، ناگہاں
اُس شخص نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے باغ میں سیچہ سے پانی کو اُڑا
اُدھر پھیلا رہا تھا۔ اس نے پوچھا اے خدا کے بندے تیرا نام کیا ہے؟
اس نے کہا میرا نام یہ ہے (یعنی وہی نام بتلایا جو اس نے ابرئیس سنا

۱۷۸۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ قَالَ تَصَدَّقْتُ بِصَدَقَةٍ
فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا
يَتَحَدَّثُونَ تَصَدَّقْتُ اللَّيْلَةَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ
اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ لَا تَصَدَّقْتُ بَصَدَقَةٍ
فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا
يَتَحَدَّثُونَ تَصَدَّقْتُ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ
اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَا تَصَدَّقْتُ بَصَدَقَةٍ
فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا
يَتَحَدَّثُونَ تَصَدَّقْتُ عَلَى غَنِيٍّ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
عَلَى سَارِقٍ وَ زَانِيَةٍ وَ غَنِيٍّ فَأُتِيَ فَيَقِيلُ لَهُ أَمَا
صَدَقْتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَوْلَهُ أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ
سَرَقَتِهِ وَ أَمَا الزَّانِيَةُ ذَلَعَلَهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ
عَنْ زِنَاهَا وَ أَمَا الْغَنِيُّ فَلَوْلَهُ يُعْتَدِرُ فَيَسْتَفِي
مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ لَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ)

۱۷۸۳ وَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا
رَجُلٌ يَفْلَحُ مَنَ الْأَرْضِ فَمِنْ صَوْتَا فِي مَحَابَةِ
بِاسْمِ حَدِيثَةٍ فَلَا يَفْتَنُجِي ذَلِكَ النَّحَابُ فَأَفْرَغَ
مَاءً فِي حِدَةٍ فَإِذَا شَرَجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشَّرَاحِ
قَدْ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَبَعَ الْمَاءَ
فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حِدٍ يَقْتُمُ يُجَوِّلُ الْمَاءَ
مَسْعَاتِهِمْ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا أَسْمُكَ قَالَ
فَلَا تَنَالِ سَمَ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ
لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي فَقَالَ إِنِّي

تھا) پھر اس نے پوچھا۔ اے خدا کے بندے تو نے میرا نام کیسے دریافت کر لیا؟ اس شخص نے کہا۔ میں نے اس ابر میں جس کا یہ پانی ہے، آواز سنی تھی کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کر۔ یعنی تیرا نام لیا۔ پس بتلا کہ تو اپنے باغ میں کونسا نیکی کا کام کرتا ہے؟ اس نے کہا جب تم نے یہ پوچھا ہے تو میں بتلاتا ہوں کہ جو کچھ میرے باغ میں پیدا ہوتا ہے اس کا تہائی تو میں خیراً کر دیتا ہوں اور تہائی اپنے اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہوں اور تہائی باغ میں لگا دیتا ہوں۔ (مسلم)

ادائیگی شکر کا اجر اور ناشکری کی سزا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول خدا ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ بنی اسرائیل میں تین ایسے آدمی تھے کہ (ان میں) ایک کوڑھی، دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا امتحان لینا چاہا اور ان کی طرف ایک فرشتہ کو بھیجا۔ فرشتہ سب سے پہلے کوڑھی کے پاس آیا اور پوچھا تجھ کو سب سے زیادہ کونسی چیز پسند ہے، اس نے کہا اچھا رنگ اور خوبصورت جلد اور جسم۔ اور اس چیز کا دور ہو جانا جس کے سبب لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ (فرشتہ نے یہ سن کر) اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اس کا کوڑھ جاتا رہا۔ رنگ اچھا لگ آیا اور جلد خوش رنگ ہو گئی۔ اس کے بعد فرشتہ نے کہا تجھ کو کس قسم کا مال پسند ہے؟ اس نے کہا اونٹ یا گائیں۔ اس حدیث کے راوی اسحق کو شک ہے کہ اس نے اونٹ کہا یا گائیں۔ بہر نوع کوڑھی اور گنچے دونوں میں سے ایک نے اونٹ بتلائے اور دوسرے نے گائیں۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ، (اس کی خواہش کے مطابق) اس کو حاملہ اونٹنیاں دی گئیں اور فرشتہ نے اس کو یہ دعا دی کہ خدا تیرے لئے ان میں برکت عطا فرمائے۔ نبی ﷺ کو کونسی چیز زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا خوبصورت بال اور اس چیز کا دور ہو جانا جس کے سبب لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں (یعنی گنچ) آپ ﷺ فرمایا کہ فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس کی گنچ جاتی رہی اور خوبصورت بال اس کو عطا کئے گئے۔ پھر فرشتہ نے اس سے پوچھا۔ تجھ کو کونسا مال پسند ہے؟ اس نے کہا گائیں۔ چنانچہ اس کو حاملہ گائیں عطا کر دی گئیں اور فرشتہ نے اس کو دعا دی کہ خدا تیرے اس مال میں برکت دے۔ نبی ﷺ نے فرماتے ہیں کہ اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس گیا اور پوچھا تجھ کو کونسی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا۔ صرف یہ کہ خداوند تعالیٰ میری بینائی مجھ کو واپس مرحمت فرمادے تاکہ میں اپنی آنکھوں سے لوگوں کو دیکھوں حضور ﷺ

۱۸۴ اَوْعَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ ثَلَاثَةً مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ابْرَصَ وَاقْرَعٌ وَاعْمَى فَاَرَادَ اللَّهُ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مُّلَكًا فَآتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْ نَزَلَ حَسَنٌ قَدْ قَدَّرَ رِزْقِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَنَزَلَ حَسَنٌ عَنْهُ قَدْرُهُ وَاعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا احْسَنًا قَالَ فَآتَى الْمَالَ أَحَبَّ إِلَيْكَ قَالَ الْاَبْلُ اَوْ قَالَ الْبَقْرَةُ شَكَى اَمْسَحُ الْاَبْرَصَ الْاَبْرَصَ اَوْ الْاَقْرَعُ قَالَ اَحَدُهُمَا الْاَبْلُ وَقَالَ الْاُخَرُ الْبَقْرَةَ قَالَ فَاُعْطِيَ نَاقَةً عَشْرَاءَ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَآتَى الْاَقْرَعُ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ قَدْ قَدَّرَ رِزْقِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَنَزَلَ حَسَنٌ عَنْهُ قَالَ فَاُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَآتَى الْمَالَ أَحَبَّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقْرَةُ فَاُعْطِيَ بَقْرَةً حَامِلَةً قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَآتَى الْاَعْمَى فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ اَنْ يَرُدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَاَبْصَرَ بِهِ النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَآتَى الْمَالَ أَحَبَّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا فَانْجَبَ هَذَانِ وَوَلَدَ هَذَا فَكَانَ لِهَذَا اَدَاةٌ مِّنَ الْإِبِلِ وَلِهَذَا اَدَاةٌ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِهَذَا اَدَاةٌ مِّنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ آتَى الْاَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَ

هَيَّا يَهُ فَقَالَ رَجُلٌ مُّسْكِينٌ قَدْ انْقَطَعَتْ بِيَ
الْحَبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِكَ
ثُمَّ يَكُ اسْتَأْذَنُكَ بِأَلَدِي أَعْطَاكَ اللّٰهُ لَوْحًا
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَسَنَ وَالْمَالُ بَعِيدًا اتَّبَعْتَهُ فِي
سَفَرِي فَقَالَ الْحَقُّوْكَ كَثِيرًا فَقَالَ إِنَّهُ كَأَنِّي
أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْضِيْكَ النَّاسُ مُفْقِيًا
فَأَعْطَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هَذَا الْمَالُ
كَأَبَدٍ أَعَنَ كَابِدٌ فَقَالَ إِنَّ كُنْتُ كَاذِبًا فَصَدِّكَ
اللّٰهُ إِلَّآ مَا كُنْتُ قَالَ وَآتَى الْآفَرَعُ فِيْ صَوْرَتِهِ
فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا أَوْدَدَ عَلَيْهِ مِثْلَ
مَا رَدَّ عَلَا هَذَا فَقَالَ إِنَّ كُنْتُ كَاذِبًا فَصَدِّكَ
اللّٰهُ إِلَى مَا كُنْتُ قَالَ وَآتَى الْآفَرَعُ فِيْ صَوْرَتِهِ
وَهَيَّا يَهُ فَقَالَ رَجُلٌ مُّسْكِينٌ ذَابَتْ سَبِيلُ
يُ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحَبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِيَ
الْيَوْمَ إِلَّا بِكَ ثُمَّ يَكُ اسْتَأْذَنُكَ بِأَلَدِي رَدَّ
عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً اتَّبَعْتُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ
كُنْتُ أَعْمَى فَزَدَ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ
وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْءً
أَخَذَتْهُ لِلّٰهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَا لَكَ فَإِنَّمَا بَتَلَيْتُمْ
فَقَدْ رَضِيَ عَنْكَ وَسُحِطَ عَلَا صَاحِبَيْكَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ فرشتے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھر اور خدا
اس کی بنیائی اس کو رحمت فرمادی۔ پھر فرشتے نے اس سے پوچھا کس قسم کا
مال تجھ کو پسند ہے؟ اس نے کہا بکریاں۔ چنانچہ اس کو زیادہ بچے دینے والی
بکریاں دے دی گئیں۔ پس ان تینوں کے مال میں خدا نے برکت دی اور
کوڑھی اور گنچے کے اونٹوں اور گایوں سے جنگل بھر گئے اور اندھے کی
بکریوں کے ریوڑ تمام دادیوں میں نظر آنے لگے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہیں کہ اس کے بعد فرشتہ اپنی اسی شکل و صورت میں جس میں پہلے
آیا تھا کوڑھی کے پاس پہنچا اور کہا میں ایک مسکین آدمی ہوں میرا سفر کا
سامان جاتا رہا ہے پس اب منزل مقصود تک پہنچنا خدا کی مہربانی سے
ہو سکتا ہے یا تیرے سبب، پس میں تجھ سے اس کی ذات کا واسطہ دے کر
جس نے تجھ کو اچھا رنگ ابھی جلد اور مال دیا ہے ایک اونٹ مانگتا ہوں
کہ اس کے ذریعہ اپنی منزل مقصود تک پہنچ جاؤں۔ کوڑھی نے اس کے
جواب میں کہا میرے اوپر بہت سے حقوق ہیں یعنی بہت سے حقدار
موجود ہیں۔ ان کی موجودگی میں تجھ کو کوئی حق نہیں پہنچتا) فرشتے نے اس کے
جواب میں کہا۔ میں تجھ سے واقف ہوں تو وہی کوڑھی ہے جس کے لوگ
نفرت کرتے تھے۔ اور تو فقیر تھا خدا نے تجھ کو مال عطا فرمایا۔ کوڑھی نے
اس کے جواب میں کہا یہ مال مجھ کو نسل بعد نسل اپنے خاندان سے ملتا ہے۔
فرشتے نے کہا تو جھوٹا ہے تو خدا تعالیٰ تجھ کو پھر ویسا ہی کر دے جیسا کہ تو
پہلے تھا۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ پھر فرشتہ اپنی اسی صورت میں گنچے
کے پاس پہنچا اور اس سے بھی کہا جو کچھ کوڑھی سے کہا تھا اور اس نے بھی
وہی جواب دیا جو کوڑھی نے دیا تھا۔ پس فرشتہ نے کہا تو جھوٹا ہے تو خدا

تجھ کو ایسا ہی کر دے جیسا کہ تو پہلے تھا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بعد فرشتہ اپنی اسی شکل میں اندھے کے پاس پہنچتا ہے، اور
کہتا ہے کہ میں ایک مرد مسکین اور مسافر ہوں میرا سامان سفر جاتا رہا ہے، پس اب منزل مقصود تک پہنچنا خدا کی غایت سے ممکن ہے یا تیرے ذریعہ
سے۔ لہذا میں تجھ سے اس ذات کا واسطہ دے کر جس نے تجھ کو دوبارہ بنائی۔ بخشی ہے، ایک بکری مانگتا ہوں کہ اس کے ذریعہ سے اپنا سفر پورا کر لوں
اندھے نے یہ منکر کہا۔ میں واقعی اندھا تھا اللہ تعالیٰ نے میری بنیائی مجھ کو دایں بخشی، پس تجھ کو جتنی (بکریاں) ضرورت ہو لے جا اور جس
قدر تیرا جی چاہے چھوڑ جا۔ قسم ہے خدا کی میں تجھ کو تکلیف نہیں دوں گا اس چیز کی دایں کے لئے جو تو لے گا۔ فرشتہ نے یہ منکر کہا تو اپنا مال
اپنے پاس رکھ، تم لوگوں کا امتحان لیا گیا تھا، خدا تجھ سے راضی اور خوش ہوا۔ اور تیرے (ان ساتھیوں سے خدا ناراض ہوا۔
(بخاری و مسلم)

کسی سائل کو واپس لوٹانے سے بہتر ہے کہ اسے کچھ نہ کچھ دے دیا جائے۔

حضرت امّ مجید کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! مسکین میرے دروازہ پر آکر کھڑا
ہوتا ہے اور مجھ کو شرم آتی ہے اس لئے کہ اس کو دینے کے لئے میں اپنے

۱۴۵۱ وَعَنْ أُمِّ الْمُجَيْدِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
الْمُسْكِينُ لَيَقِفَنَّ عَلَيَّ بَابِي حَتَّى اسْتَجِيَّ فَلَا أَحَدًا فِي
بَيْتِي مَا أَدْفَعُ فِي يَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

گھر میں کچھ نہیں پائی۔ آپ نے فرمایا اگر تیرے پاس جلا ہوا گھر بھی موجود ہو تو وہی اس کے ہاتھ پر رکھ دے یعنی معمولی سے معمولی چیز ہی دیدے۔
(احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ فُجِيَ فِي يَدِهِ وَكَوْظِلْفًا مَحْرَقًا.
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

ایک سبق آموز واقعہ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام کہتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھے ہوئے گوشت کا ایک ٹکڑا تحفہ کے طور پر بھیجا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بہت پسند تھا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خادمہ سے کہا کہ اس گوشت کو گھر میں رکھ دے شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم تناول فرمائیں۔ چنانچہ لونڈی نے گوشت کو طاق میں رکھ دیا پھر ایک سائل آیا اور دروازے پر کھڑے ہو کر کہا کہ اے گھر والو! صدقہ دو، اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے۔ اس سے کہا گیا خدا تجھ کو برکت دے۔ سائل یہ سن کر چلا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے اور فرمایا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ہاں کوئی چیز ہے کہ میں اس کو کھاؤں؟ انھوں نے کہا، ہاں۔ پھر ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے لونڈی سے کہا جا اور وہ گوشت لے آ۔ لونڈی گئی اور طاق میں گوشت کو نہ پایا بلکہ اس کی جگہ سفید پیچر کا ایک ٹکڑا دیکھا (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب واقعہ معلوم ہوا) تو آپ نے فرمایا وہ گوشت سفید پیچر کا ٹکڑا بن گیا اس لئے کہ تم نے اسے سائل کو نہیں دیا۔ (بیہقی)

۱۴۸۱ وَعَنْ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ أَهْدَى إِلَيَّ سَلَمَةَ بَضْعَةً مِّنْ لَّحْمٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ اللَّحْمُ فَقَالَتْ لِلْخَادِمِ ضَعِيهِ فِي الْبَيْتِ لَعَلَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ فَوَضَعَتْهُ فِي كُوَّةِ الْبَيْتِ وَجَاءَ سَائِلٌ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ تَصَدَّقُوا بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ فَقَالُوا بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ فَذَهَبَ السَّائِلُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ أَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ أَطْعَمُهُ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لِلْخَادِمِ أَذْهَبِي فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذَلِكَ اللَّحْمَ فَذَهَبَتْ فَلَمْ تَجِدْ فِي الْكُوَّةِ إِلَّا قِطْعَةً مَّرْدُودَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ ذَلِكَ اللَّحْمَ عَادَ مَرْدُودًا لِّمَا لَمْ تُعْطُوهُ السَّائِلَ.

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

خدا کے نام پر سوال کرنے والے کا سوال پورا نہ کرنے کی مذمت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تم کو اس شخص کو نہ بتلاؤں جو لوگوں میں خداوند تعالیٰ کے نزدیک سب سے بُرا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا لوگوں میں بدترین شخص خدا کے نزدیک وہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہ دے۔ (احمد)

۱۴۸۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ مَنْزِلًا قِيلَ نَعَمْ قَالَ الَّذِي يُسْأَلُ بِاللَّهِ وَلَا يُعْطَى بِهِ.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

مال و زر کے بارہ میں حضرت ابوذرؓ کا مسلک اور ان کا جذبہ زہد

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے حاضری کی اجازت چاہی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت دے دی۔ اُس وقت ابوذر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں لاکھی تھی (جب ابوذر بیٹھ گئے) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رکعت سے جو وہاں موجود تھے کہا۔ اے کعب! عبد الرحمن نے وفات پائی او مال چھوڑ گئے پس تم اس مال کی نسبت کیا رائے رکھتے ہو؟ حضرت کعبؓ نے کہا اگر وہ مال میں سے خدا کا حق نکالتے تھے، یعنی زکوٰۃ ادا کرتے تھے تو کچھ مضائقہ نہیں (یعنی اس کو جمع کر کے چھوڑ جانے پر کوئی خوف نہیں۔ یہ سن کر) ابوذر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۳ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَأَذَنَ عَلَى عُثْمَانَ فَأَذَنَ لَهُ وَبَيَّدَ عَصَاهُ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا كَعْبُ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ تُوُوِي وَتَرَكَ مَالًا فَمَا تَرَى فِيهِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَمِيزُ بَيْنَهُ حَقُّ اللَّهِ فَلَا يَأْسَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ أَبُو ذَرٍّ عَصَاهُ فَضَرَبَ كَعْبًا قًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أُحِبُّ لَوْ أَنَّ لِي هَذَا أَوْ أَجْبَلْتُ ذَهَبًا أُنْفِقْتُهُ وَ

نَقَالَ أَمَّا تَحْتَىٰ أَنْ تَرَىٰ لَهُ غَدًا بَخَارًا فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَفَنُفَّ يَا بِلَالُ وَلَا تَحْشُ مِنْ ذِي الْعَرُوشِ إِقْلًا وَلَا -

جمع کیا ہے (یعنی آئندہ کے لئے)۔ آپؐ فرمایا کیا تو اس سے نہیں ڈرتا کہ دوزخ کی آگ میں قیامت کے دن اس کا بخار بجے؟ بلالؓ اس کو خراج کر دے اور عرشِ عظیم کے مالک سے افلاس و فقر کا خوف نہ کر۔

(رواہُ البیہقی) (بیہقی)

سخاوت کی فضیلت

۱۴۹۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّخَاءُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَمَنْ كَانَ سَخِيًّا أَخَذَ بَعْضُ مَنَافِلِهِ يَدْرُكُهُ الْغُصْنُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَالشَّحْوُ شَجَرَةٌ فِي النَّارِ فَمَنْ كَانَ شَحِيحًا أَخَذَ بَعْضُ مَنَافِلِهِ يَدْرُكُهُ الْغُصْنُ حَتَّى يَدْخُلَهُ النَّارُ وَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ، سخاوت ایک درخت ہے جنت میں، پس جو شخص سخی ہوگا وہ اس درخت کی ٹہنی پکڑے گا اور وہ ٹہنی اس وقت تک نہ چھوڑے گی جب تک اس کو جنت میں داخل نہ کر لے گی اور بخل ایک درخت ہے دوزخ میں، پس جو شخص بخیل ہوگا وہ اس درخت کی ایک ٹہنی پکڑے گا اور وہ ٹہنی اس کو اس وقت تک نہ چھوڑے گی جب تک اس کو دوزخ میں داخل نہ کر لے گی۔

(بیہقی در شعب الایمان)

صدقہ داغ بلا ہے

۱۴۹۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوا بِمَا لَكُمْ قَبْلَ الْبَلَاءِ لَا يَتَخَطَّاهَا - (رَوَاهُ رِزْقِي)

حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جلدی کرو صدقات و خیرات دینے میں (یعنی مرنے سے پہلے پہلے صدقہ و خیرات کرو) اس لئے کہ صدقہ سے بلا نہیں بڑھتی (یعنی صدقہ بلا کو روکتا ہے)۔

بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ خیرات اور صدقہ کی فضیلت کا بیان

فصل اول

خدا کی راہ میں خرچ کیا جانے والا غیر حلال مال قبول نہیں ہوتا

۱۴۹۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِإِعْدَالٍ تَمَرَّةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتَقَبَّلُهَا بِمِثْلِ شِمِّ يَرْبِيهَا لِيَصَاحِبَهَا كَمَا يَرْبِي أَحَدُكُمْ فَلَوْ لَا حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص خیرات کرے کھجور کے برابر پاک و حلال کمائی سے اور خدا تم پاک و حلال ہی کو قبول کرتا ہے وہ اس کو اپنے داہنے ہاتھ سے قبول فرماتا ہے پھر پالتا اور بڑھاتا ہے اس خیرات کو خیرات کرنے والے کے لئے جس طرح کہ پالتا ہے کوئی تمہارا اپنے بچھڑے کو یہاں تک کہ ہو جاتی ہے وہ خیرات (یا اس کا ثواب) پہاڑ کے مانند۔ (بخاری و مسلم)

صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا

۱۴۹۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَ مَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَ مَا تَوَاضَعُ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خیرات کرنے سے مال کم نہیں ہوتا (بلکہ اس میں برکت ہوتی ہے) اور کسی کا قصور معاف کر دینے سے (انعام کی قدرت رکھنے کے باوجود) اللہ تعالیٰ اس بندے کی (جس نے معاف کیا) عزت بڑھاتا ہے اور

ہیں تو اضع کرتا کوئی شخص خدا کے لئے مگر خدا اس کا رتبہ بڑھاتا ہے۔ (مسلم)

اعمال خیر سے منسوب جنت کے دروازے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص دوہری یاد دہانی چیز خدا کی راہ میں خرچ کرے (مثلاً دو روپے یاد دہکھڑے یاد دہکپڑے) تو بلایا جائے گا اس کو بہشت کے دروازوں سے اور جنت کے کئی دروازے ہیں۔ پس جو شخص نمازی ہوگا (یعنی زیادہ نماز پڑھنے والا) اس کو جنت کے باب الصلوٰۃ سے بلایا جائے گا۔ اور جو شخص جہاد کرنے والا ہے (یعنی خدا کی راہ میں بہت لڑا ہے) اس کو باب الجہاد سے بلایا جائے گا اور جس شخص نے بہت خیرات کی ہے اس کو باب الصدقہ سے بلایا جائے گا اور جو شخص روزہ رکھنے والا ہے (یعنی جس نے کثرت سے روزے رکھے ہیں) اس کو باب الریان سے بلایا جائے گا۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بظاہر اس کی تو کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ان سب دروازوں سے کسی کو بلایا جائے جبکہ اس کو ایک دروازہ سے بلایا جا چکا اور وہ جنت میں داخل ہو چکا ہو، لیکن باں ہمہ کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جس کو سارے دروازوں سے بلایا جائے۔ آپ نے فرمایا ہاں اور مجھ کو امید ہے (اے ابو بکر رضی اللہ عنہ) تم ان لوگوں میں سے ہو گے۔ (بخاری و مسلم)

۴۹۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اتَّقَى زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَلِلْجَنَّةِ أَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرِّيَّانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا عَلَيَّ مِنْ دُعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ لَعَلَّكُمْ تَرَوْا أَنْ تَكُونُوا مِنْهُمْ. رُتِفَتْ عَلَيْهِ

حضرت ابو بکرؓ کا مرتبہ عبودیت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا تم میں سے کون روزہ دار ہے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں۔ پھر آپ نے پوچھا تم میں سے کون جنازہ کے ساتھ گیا؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں۔ پھر آپ نے پوچھا تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے۔ پھر آپ نے پوچھا تم میں سے آج کس نے بیمار کی عیادت کی؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے۔ آپ نے فرمایا جس میں یہ باتیں جمع ہو جائیں وہ جنت میں جائے گا۔ (مسلم)

۴۹۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَسْكِينًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعَنِي فِي أَمْرٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ. (رواه مسلم)

کمزور چیز کے تحفہ کو حقیر نہ سمجھا جائے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں کو مخاطب کر کے کہ اے مسلمان عورتو! نہ حقیر سمجھے کوئی ہمسایہ اپنے ہمسایہ کو (ہدیہ یا صدقہ بھیجنے میں) اگرچہ وہ بکری کی گھری ہی کیوں نہ ہو (بخاری و مسلم)

۴۹۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةً لِحَارَتِهَا وَرُتِفَتْ عَلَيْهِ

ہر نیک عمل صدقہ ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر نیک صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

۴۹۹ وَعَنْ جَابِرٍ وَحَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ نِعْمَةٍ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ رُتِفَتْ عَلَيْهِ

کسی بھی نیک کام کو کمتر نہ جانو

۱۸۰۱ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنَّ تَلْفَى أَخَاكَ يَوْجَهُ طَلِيقٍ - (دَوَاۓ مُسْلِم)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیکی میں سے تو کسی چیز کو حقیر اور معمولی نہ جان اگرچہ (وہ نیکی یہی ہو کہ) تو اپنے بھائی سے بٹاش چہرہ بنا کر ملاقات کرے۔ (مسلم)

کماؤ اور خیرات کرو

۱۸۰۲ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ مَدَقَةٌ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَقْدِرْ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيَعْنِ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلُومِ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْهُ قَالَ فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْهُ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ مَدَقَةٌ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مسلمان پر صدقہ واجب ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا اگر کسی کے پاس (صدقہ لینے کو) کچھ نہ ہو؟ آپ نے فرمایا دونوں ہاتھوں سے کام کر کے مال حاصل کرے، اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچائے اور خیرات بھی کرے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پھر پوچھا اگر اس کی بھی قوت نہ ہو یا ایسا نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا غلگین، حتمند اور درد خواہ کی مدد کرے (جسم سے یا مال سے) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ابھی نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا نیک کاموں کی ہدایت کرے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اگر ابھی نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا اپنے آپ کو بُرائی سے بچائے (یعنی نہ تو خود بُرا کام کرے اور نہ دوسروں کو بُرے کام میں مبتلا ہونے دے) پس یہی اس کے لئے صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

اپنے جسم کے مفاسل کی طرف سے بطور شکر صدقہ دینا چاہیے

۱۸۰۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَسْلَةٍ فِي مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ مَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ مَدَقَةٌ وَيُعِينُ الرَّجُلَ عَلَى دَابَّتِهِ فَيَجِدُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَنَاعَهُ مَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ مَدَقَةٌ وَكُلُّ خَطْوَةٍ تَخْطُهَا إِلَى الصَّلَاةِ مَدَقَةٌ وَكُلُّ يَمِيْطٍ أَلَا ذِي عَيْنٍ طَيِّبٍ مَدَقَةٌ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے بدن میں جتنے جوڑے ہیں ان میں سے ہر ایک پر صدقہ واجب ہے روزانہ۔ پس دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا یہ بھی صدقہ ہے، اور مدد دینی آدمی کو سواری پر سوار ہونے میں یا اس کا سامان بار کرنے میں یہ بھی صدقہ ہے اور اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے اور برائے نماز مسجد جانے میں جو قدم اٹھاتا ہے یہ بھی صدقہ ہے اور راستہ سے کسی موذی چیز کا دور کرنا بھی صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

مفاسل جسم کی تعداد اور ان کی ناریہ دوزخ سے حفاظت

۱۸۰۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثًا مِائَةً مَقْفُولٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ وَحَمَدَ اللَّهَ وَهَلَّلَ اللَّهَ وَسَبَّحَ اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ وَعَزَلَ حَجَرَ أَعَنَ طَرِيقَ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا أَوْ أَمْرًا بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِ مِائَةِ فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ وَفَتْةً زُخْرَجَ نَفْسُهُ عَنِ النَّارِ - (دَوَاۓ مُسْلِم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا گیا ہے ہر انسان کو تین سو ساٹھ جوڑوں پر (یعنی اس کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑے ہیں) پس جو شخص اللہ اکبر کہے اللہ کی حمد کرے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے سبحان اللہ کہے اور اللہ سے استغفار کرے اور دور کرے پتھر کو لوگوں کے راستہ سے یا ہڈی اور کانٹے کو راستے سے ہٹائے یا نیک بات کسی کو بتائے اور بُری بات سے روکے اور یہ سب باتیں تین سو ساٹھ تک ہو جائیں تو وہ شخص اس روز اس طرح چلتا ہے گویا اس نے اپنے آپ کو آگ سے دور رکھا ہے۔ (مسلم)

صدقات معنوی

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر تسبیح (یعنی سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر تکبیر (یعنی اللہ اکبر کہنا) صدقہ ہے اور ہر تحمید (یعنی الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر تہلیل (یعنی لا اِلهَ اِلاَّ اللہ کہنا) صدقہ ہے اور نیک بات کی ہدایت کرنا صدقہ ہے اور بُری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور سیوی یا نوڈی سے حجامت کرنا صدقہ ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ سن کر پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوری کرتا ہے ہم میں سے ایک آدمی اپنی شہوت کو اور اس میں بھی اس کو ثواب ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ تو بتلاؤ کہ اگر وہ حرام میں اپنی شہوت کو پورا کرتا تو اس پر گناہ ہوتا یا نہیں اسی طرح اس کا حلال طریقہ پر شہوت کو پورا کرنا موجب ثواب

۱۸۰۳ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَفِي بَعْضِ أَحَادِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ أَحَدٍ نَاشِئُوتُهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهِ وَرْدٌ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ۔

درواہِ مُسْلِمٍ ہے۔ (مسلم)

بہترین صدقہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین صدقہ وہ زیادہ دودھ دینے والی اونٹنی ہے جو کسی کو دودھ پینے کے لئے عاریتاً دے دی جائے اور پھر وہ زیادہ دودھ دینے والی مری جو دودھ پینے کے لئے کسی کو دے دی جائے کہ وہ صبح کو برتن بھر کر دودھ دیتی ہے اور شام کو بھی برتن بھر دیتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعَمُ الصَّدَقَةِ اللَّيْلُحَةُ الصَّغِيرُ مِئْهُ وَ الشَّابَّةُ الصَّغِيرُ مِئْهُ تَعْدُو بَابًا وَ تَرُوحُ بِآخِرٍ۔

رُتَّفَقَ عَلَيْهِ

کھیتی کا نقصان اور اس پر ثواب

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کوئی درخت لگائے یا کھیت بوئے اور اس میں سے انسان پرند اور چرند کھائیں تو یہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس میں سے جو کچھ چُرا یا جائے وہ بھی صدقہ ہے۔

۱۸۰۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعْرِشُ عَرْمًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ طَيْرٌ أَوْ بَيْهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْهُ صَدَقَةٌ۔ (رُتَّفَقَ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَمَا سَرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ۔

جانوروں کے ساتھ حسن سلوک کا باعث ہوتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بندگان عورت کی بخشش کی گئی (اس بنا پر) کہ وہ راستہ سے گزر رہی تھی کہ اس نے کنویں کے پاس ایک کتا دیکھا جو پیاس سے اپنی زبان نکالے ہوئے تھا اور قریب تھا کہ پیاس اس کو ہلاک کر دے پس اس عورت نے اپنا موزہ نکالا اور اپنی اورھنی میں باندھ کر کنویں سے اس کے لئے پانی کھینچا۔ اس کام کے سبب اس کی بخشش کی گئی۔ پوچھا گیا کیا جانوروں پر احسان کرنے میں بھی ہم کو ثواب ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہر جاندار کے احسان کرنے پر بھی ثواب ملتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۰۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَفَرَ اللَّهُ لِمَرْءٍ أَمْرًا مَوْسِمَةً مَدَّتْ بِكَبِّ عَلَى رَأْسِ رَجُلٍ يَلْهَثُ كَادَ يَقُولُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ حُقْمَهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَعَفَرَ لَهَا بِذَلِكَ قِيلَ إِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا قَالَ فِي كُلِّ ذَاتِ نَبَا رَطْبَةٍ أَجْرٌ۔ (رُتَّفَقَ عَلَيْهِ)

جانوروں کے ساتھ بے رحمی باعثِ گناہ ہے

۱۸۰۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَذَابَتْ أُمَّدَةً فِي هَرَجٍ أَمْسَكْتَهَا حَتَّى مَاتَتْ مِنَ الْجُوعِ فَلَمْ تَكُنْ تَطْعُمُهَا وَلَا تَرْسُلُهَا فَتَأْكُلُ مِنْ خَشَائِشِ الْأَرْضِ - رُتَّفَقَ عَلَيْهِ،
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک عورت کو ایک بلی کے سبب عذاب دیا گیا جس کو اس نے باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ وہ بھوکی مر گئی۔ وہ نہ تو اس کو کھانے کو دیتی اور نہ کھولتی تھی کہ زمین کے جانوروں میں سے وہ کچھ کھا لیتی۔ (بخاری و مسلم)

راستے سے تکلیف دہ چیز دور کرنے کا اجر

۱۸۰۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِعَصْفٍ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ فَقَالَ لَا نَجِيَّتَ هَذَا عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ لَا يَدْرِي بِيَوْمٍ فَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ - رُتَّفَقَ عَلَيْهِ،
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص ایک ایسے درخت کے ٹہنے پر سے گزرا جو درمیانِ راہ میں واقع تھا اور کہا کہ میں اس کو مسلمانوں کے راستے سے دور کروں گا تاکہ وہ اسے اذیت نہ پائیں پس داخل کیا گیا اس کو جنت میں (اس کے اس عمل کی بنا پر)۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَتَبَّعُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَأَنَّهُ نَوْدَى النَّاسِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ،
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں نے ایک شخص کو جنت میں دیکھا کہ موج مارتا پھرتا تھا محض اس بنا پر کہ اس نے راستے پر سے ایک درخت کو کاٹ کر پھینک دیا تھا جو لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔ (مسلم)

۱۸۱۱ وَعَنْ أَبِي بَرزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلَيَّ شَيْئًا أَنْفَعُ بِهِ قَالَ أَعْرِضْ عَنِ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ،
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا۔ یا نبی اللہ! مجھ کو کوئی ایسی بات بتائیے کہ میں اس سے نفع پاؤں۔ آپ نے فرمایا مسلمانوں کے راستے سے موذی چیز کو دور کیا کر (مسلم)

وَسَنَدُ كُرْحَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْحَاجِمِ الْقَوَّاسِ فِي بَابِ عِلَاقَاتِ النَّبِيِّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -
اور عنقریب عدی بن ساتم کی حدیث ”التقوا النار“ علاماتِ نبوت کے باب میں انشاء اللہ ہم بیان کریں گے۔

فصل دوم

رشتہ داروں سے حسن سلوک کا حکم

۱۸۱۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَدْبِ بِنْتِ جَدَّتْ فَلَمَّا تَبَيَّنَتْ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذِّ ابْنِ فَكَانَ أَوَّلَ مَا قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ افْشُوا السَّلَامَ وَاطْمَعُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)،
حضرت عبداللہ بن سلامؓ کہتے ہیں کہ جب نبی ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کا چہرہ دیکر مجھ کو معلوم ہوا کہ یہ چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے۔ آپ نے سب سے پہلے (مدینہ پہنچ کر) فرمایا۔ لوگو! سلام کو پھیلاؤ، یعنی پکار کر کہو (بھوکوں کو) کھانا کھلاؤ رشتہ داروں سے سلوک کرو اور رات کو اس وقت نماز پڑھو جب کہ لوگ سوئے ہیں۔ تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے۔ (ترمذی)

غریبوں کو کھانا کھلانے کا حکم

۱۸۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْبُدُوا الرَّحْمَنَ وَآطُوا جُوعًا
حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرو (بھوکوں کو) کھانا کھلاؤ۔ بلند آواز سے

سلام کرو تو جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو گے۔

(ترمذی - ابن ماجہ)

صدقہ خاتمہ بخیر کی سعادت سے نوازتا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ خدا کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔

(ترمذی)

ہر نیکی صدقہ ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نیکی صدقہ ہے اور یہ امر بھی نیکی میں داخل ہے کہ اپنے چہرے کو بتلاش بنا کر اپنے بھائی سے ملاقات کرے اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی بھر دے۔ (احمد - ترمذی)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے سامنے تیرا ہنسنا یا مسکرانا صدقہ ہے اور تیرا نیک بات کہنا صدقہ ہے اور تیرا بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور تیرا کسی بے نشان زمین میں راستہ بنا دینا تیرے لئے صدقہ ہے اور اندھے کو یا اس شخص کو جس کو کم نظر آتا ہو ہاتھ پیر کر کے جانا تیرے لئے صدقہ ہے اور راستے سے پتھر کاٹنا اور ہڈی کا دور کرنا تیرے لئے صدقہ ہے اور اپنے بھائی کے ڈول میں پانی بھر دینا بھی تیرے لئے صدقہ ہے۔ (ترمذی - اور انہوں نے کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

کنواں کھدوانا بہترین صدقہ

حضرت سعد بن عبادہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! ام سعد رضی اللہ عنہا (یعنی والدہ) فوت ہو گئیں، پس کونسا صدقہ بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا پانی۔ پس حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کنواں کھودا اور کہا یہ کنواں صدقہ ہے ام سعد کے لئے۔ (ابوداؤد - نسائی)

غریب مساکین کو کپڑا پہنانے کی فضیلت

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی ننگے مسلمان کو کپڑا پہنائے اللہ تعالیٰ اس کو بہشت کے سبز حلوں میں سے ملے پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ اس کو بہشت کے پھلوں میں سے کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے۔ اللہ تعالیٰ اس کو مہر کی ہوئی شراب میں سے پلائے گا۔ (ابوداؤد - ترمذی)

الطَّعَامُ وَافْتَتُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ سَلَامًا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۱۸۱۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئَ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفِعَ مَبِيتَةَ الشَّوْءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۱۸۱۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَإِنْ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ يَكْفِيَ أَخَاكَ يَوْجَهُ طَلْقٍ وَأَنْ تُفَرِّغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِسَاءَةِ أَخِيكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

۱۸۱۶ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَأَرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي الْأَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَنَصْرُكَ الرَّجُلَ التَّوَدَّى الْبَصِيرَ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِمَامَا طَنِكَ الْحَجَّ وَالشُّوْلَكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِفْرَاقُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۱۸۱۷ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ أَمْرَ سَعْدٍ مَاتَتْ فَأَمَى الصَّدَقَةَ أَغْضَلُ قَالَ الْمَاءُ فَخَفَرُ بَيْدٍ أَوْ قَالَ هَذِهِ لَأُمِّ سَعْدٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

۱۸۱۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا مُسْلِمُ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَآيُّهَا مُسْلِمُ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَآيُّهَا مُسْلِمُ سَقَى مُسْلِمًا عَلَى ظَمَأٍ سَقَاهُ اللَّهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْمُومِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

زکوٰۃ کے علاوہ دوسرے صدقات بھی ہیں

۱۸۱۹/۲۶ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْمَالِ تَحْقِاسِيَّ الزُّكُورِ ثُمَّ تَلَا لَيْسَ الْبَدَّ أَنْ تَوَلَّوْا وَجْهَكُمْ قَبْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ الْآيَةَ -
حضرت فاطمہ بنت قیس کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی لَيْسَ الْبَدَّ أَنْ تَوَلَّوْا وَجْهَكُمْ قَبْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ الْآيَةَ۔
(ترمذی - ابن ماجہ - دارمی)

پانی دھک دینے سے انکار نامناسب ہے

۱۸۲۰/۲۶ وَعَنْ بُهَيْسَةَ عَنْ أَبِيهَا قَالَتْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنَعُهُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنَعُهُ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنَعُهُ قَالَ أَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ
حضرت بُہیسہ رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ ان کے والد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کونسی چیز ہے جس سے منع کرنا یا جس کو نہ دینا جائز نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا پانی۔ پھر پوچھا اور کونسی چیز ہے جس کو نہ دینا ممنوع ہے؟ آپ نے فرمایا نمک۔ پھر پوچھا اور کونسی چیز ہے جس سے انکار کرنا منع ہے؟ آپ نے فرمایا اپنے لئے بھلائی نہ کرنا تیرے لئے بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

بجز زمین کو قابل کاشت بنانا کارِ ثواب ہے

۱۸۲۱/۲۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْبَبَ أَرْضًا مَيِّتَةً فَلَهُ فِيهَا أَجْرٌ وَمَا أَكَلَتِ الْعَاثِيَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ مَدَدُ قَعِّهِ
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے خشک و بجز زمین کو آباد کیا یعنی افتادہ زمین پر کھیتی کی تو اس میں بھی اس کے لئے ثواب ہے اور جو چیز کھیت میں سے (جہاں اور یا آدمی) کھا جائے وہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے۔ (دارمی)

کوئی چیز عاریۃ یا فرض دینے کی فضیلت

۱۸۲۲/۲۹ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَعَ مَنَعَةً لَبَنٍ أَوْ دَرَقٍ أَوْ هَدْيٍ زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلُ عَتَقِ رَقَبَةٍ - (رواہ الترمذی)
حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو دودھ دینے کے لئے دودھ کا جانور دے یا زعفران فرض سے یا گلی کو چرس کسی کو راہ بتلائے اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ (ترمذی)

نصائح نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۸۲۳/۳۰ وَعَنْ أَبِي جَرْرَجٍ بَيْنَ سُلَيْمٍ قَالَ آمَنَتُ الْمَدِينَةَ فَرَأَيْتُ رَجُلًا يَقْبِضُ النَّاسَ عَنْ رَأْيِهِمْ لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَوْتَيْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحْيَايَةَ الْمَيِّتِ قُلْ السَّلَامُ عَلَيْكَ قُلْتُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ الَّذِي إِنْ أَهْبَابَكَ ضَرَّ فِدَعُوهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَ -
حضرت ابی جرّج بن سلیم کہتے ہیں کہ جب میں مدینہ آیا تو میں نے دیکھا ایک شخص کو کہ لوگ اس کی رائے پر چلتے ہیں۔ یعنی جو کچھ وہ کہنا ہے لوگ اس پر عمل کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا یہ خدا کے رسول ہیں ان پر خدا کی رحمت ہو اور سلام۔ میں آپ کے پاس گیا اور کہا عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ میں نے دو مرتبہ یہ الفاظ کہے۔ آپ نے فرمایا عَلَيْكَ السَّلَامُ نہ کہہ کیونکہ عَلَيْكَ السَّلَامُ کہنا میت کی دعا ہے بلکہ السَّلَامُ عَلَيْكَ کہہ۔ میں نے کہا تم خدا کے رسول ہو؟ آپ نے فرمایا ہاں، میں اس خدا کا رسول ہوں کہ جب تجھ کو کوئی ضرر پہنچے اور تو اس کو پکارے تو

وہ دُور کرے تیری تکلیف کو اور تو قحط سالی میں مبتلا ہو کر اس کو
پکارے تو وہ زمین پر بے حد پیرا کرے اور جب تو کسی ایسی زمین میں
ہو جو بانی اور درخت سے خالی ہو یا کسی ایسے جنگل میں ہو جو آبادی سے
دُور ہو اور تیری سواری گم ہو جائے اور تو اس سے دُعا کرے تو وہ
تیرے لئے تیری سواری کو واپس بھیج دے۔ جابر رضی کا بیان ہے
یہ سن کر میں نے عرض کیا۔ مجھ کو نصیحت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا تو کسی کو
بُرائی نہ کہہ۔ جابر رضی کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے کسی کو بُرائی نہ کہنا آزا
کو نہ غلام کو، نہ اداوت کو اور نہ بکری کو۔ پھر آپ نے فرمایا۔ نیکی کی کسی بات
کو حقیرت سمجھ اور جب تو اپنے بھائی سے بات کرے تو اپنے چہرے کو
شگفتہ بنا کر بات کر کہ یہ بھی نیکی میں سے ہے اور اپنی ازار (تہبند) کو
نصف پٹٹی تک اونچا رکھ اور اگر اتنا اونچا تجھ کو پسند نہ ہو تو ٹخنوں
تک اور ازار کو نیچا لگانے سے خود کو بچا۔ اس لئے کہ یہ تکبر کی علامت
ہے اور خدا تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا۔ اور جو شخص تجھ کو گالی دے
اور شرمندہ کرے تیرے اس عیب کی بنا پر جو اس کو معلوم ہے۔ مگر تو اس
کے عیب پر جو تجھے معلوم ہے اس کو شرم نہ دلا اس لئے کہ اس کا گناہ اسی
پر ہوگا۔ (ابوداؤد) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تیرے لئے
اس کا ثواب ہوگا اور اس پر اس کا وبال۔

جو خدا کی راہ میں خرچ کر دیا وہ باقی ہے اور جو موجود رہا وہ ذاتی ہے

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ صحابہؓ نے ایک بکری ذبح کی۔ نبی ﷺ علیہ
وسلم نے ان سے پوچھا۔ کیا اس بکری میں سے کچھ باقی ہے؟ عائشہ رضی نے کہا
صرف ایک شانہ باقی بچا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ساری بکری باقی ہو یعنی اس
کا ثواب (بجز شانہ کے۔ (ترمذی)

دوسروں کی ستر پوشی کرنے والے کا خدا محافظ

حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو
یہ فرماتے سنا ہے کہ جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہنائے تو جب تک اس
کپڑے کی ایک دھجی بھی باقی رہے گی وہ شخص (پہنائے والا) خدا کی امان
میں رہے گا۔ (احمد۔ ترمذی)

بلوشیدہ طور پر صدقہ دینے کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا تین شخص ہیں جن کو اللہ دوست رکھتا ہے۔ ایک تودہ جو رات
کو اٹھ کھڑا ہو اور قرآن کی تلاوت کرے۔ دوسرا وہ شخص جو (نفل) صدقہ

إِنَّ آمَالَكَ عَامٌ سَنَةٍ خَدَعَتْهُ أَثَبَّتَهَا لَكَ
وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرٍ أَوْ فَلَا فَفَضَّلْتَ رَاحِلَتَكَ
خَدَعَتْهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ قُلْتُ ائْتِ قَالَ
لَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَ ذَلِكَ
وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً قَالَ وَلَا
تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَأَنْ تُكَلِّمَ
أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهَكَ إِنَّ ذَلِكَ
مِنَ الْمَعْرُوفِ وَارْفَعْ إِذَا رَكَ إِلَى نِصْفِ
السَّاقِ فَإِنَّ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِلَيْكَ دِ
إِسْبَالُ الْأَزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَإِنَّ اللَّهَ
لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ وَإِنْ أَمَرْتُ شَتَمَكَ وَعَيْبَكَ
بِمَا يَعْلَمُ فَبِكَ فَلَا تُعَيِّدْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا
دَبَّالُ ذَلِكَ عَلَيْهِ۔ (رواہ ابوداؤد)
وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ حَدِيثُ السَّلَامِ
وَفِي رِوَايَةٍ فَيَكُونُ لَكَ أَجْرُ ذَلِكَ وَ
بِأَلِّهِ عَلَيْهِ۔

۱۸۲۳ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ ذَبَحُوا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا
كَيْفَهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَيْفَهَا۔

(رواہ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

۱۸۲۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا إِلَّا
كَانَ فِي حِفْظٍ مِنَ اللَّهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خِرْقَةٌ۔

(رواہ احمد و التِّرْمِذِيُّ)

۱۸۲۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَرْفَعُهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ
يُحِبُّهُمُ اللَّهُ رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُو كِتَابَ اللَّهِ وَرَجُلٌ
يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ بِمِثْلِهِ يُخْفِيهَا أَرَاهُ قَالَ مِنْ

ثَمَالِهِ وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَنهَزَهُمْ أَصْحَابُهُ
فَأَسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ

درواہ الترمذی و قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ
أَحَدُهُمَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَيَّاشٍ كَثِيرُ الْعَلَطِ -
۱۸۲۶/۳۴ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ فَاَمَّا
الَّذِينَ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ فَرَجُلٌ آتَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ
يَا اللَّهُ وَكَلِمًا يَسْأَلُهُمْ لِقَاءَ أَبِي بَيْتَةَ وَبَيْنَهُمْ مَنَعُوهُ
فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْيَانِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِدًّا أَلَا يَعْلَمُ
بِعَظِيمَتِهِ إِلَّا اللَّهُ وَالَّذِي أَعْطَاهُ قَوْمٌ سَادُوا
لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا
يُعَدُّ لَهُمْ قَوْمٌ مَنَعُوا رُؤُسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِي
وَيَتَلَوُّ الْبَايَاتِ وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَمَّا لَقِيَ الْعَدُوَّ
فَهَزِمُوا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتَّى يَقْتُلَ أَوْ يُفْتَحَ
لَهُ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ الشَّيْخُ
الزَّانِي وَالفَقِيرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِيُّ الظَّالِمُ -
درواہ الترمذی و الثَّلَاثَةُ يُبْغِضُهُمُ
يَذْكُرُ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ

دائیں ہاتھ سے اس طرح دے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو تیسرا وہ شخص
جو کسی لشکر میں شامل ہو، اس کے ساتھیوں کو شکست ہو گئی ہو اور وہ دشمن
کے سامنے ٹھہرا ہے۔ (ترمذی) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غیر محفوظ
ہے اس کا ایک راوی ابو بکر بن عیاش بہت غلطی کرتا ہے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین
شخص ہیں جن کو خدا تعالیٰ دوست رکھتا ہے اور تین شخص ہیں جن سے
اللہ تعالیٰ بغض رکھتا ہے۔ جن لوگوں کو خدا دوست رکھتا ہے ان میں
ایک تو وہ ہے جس نے ایک ایسے شخص کو مدد دیا جو اپنی قوم کے پاس مانگے
گیا تھا اور اس نے قوم سے حق قرابت کے نام پر نہیں بلکہ خدا کے نام پر مال
کیا تھا لیکن قوم نے اس کو دینے سے انکار کر دیا۔ پس قوم ہی میں سے ایسا
شخص باہر نکلا۔ آگے بڑھا اور پچھلے سے اس طرح اس کے سوال کو پورا کر دیا کہ
موائے خدا تعالیٰ کے اور اس شخص کے جس کو دیا کسی کو اس کے دینے کا پتہ نہ چلا
اور دوسرا وہ شخص جو قوم کے ساتھ ساری رات چلا یہاں تک کہ جب نیند
ہی پیاری ہو گئی، اتنی پیاری کہ اپنے مساوی چیز سے بھی زیادہ پیاری
اور سب لوگ سو رہے ہوں تو وہ ان کو سوتا چھوڑ کر، اٹھ کھڑا ہوا خدا
کے سامنے گرد گرد لے لگا اور قرآن مجید پڑھنے لگا۔ اور تیسرا وہ شخص جو
ایک لشکر میں تھا۔ لشکر کا دشمن سے مقابلہ ہوا اور شکست ہوئی مگر شخص
برابر دشمن کے سامنے سینہ سپر رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا یا فتح پائی۔ اور وہ

تین اشخاص جن سے اللہ تعالیٰ بغض رکھتا ہے، ان میں ایک تو وہ بڑھا ہے جو زنا کرے اور دوسرا کبر کرنے والا فقیر ہے اور تیسرا وہ لعنہ
ظالم کرنے والا۔ (ترمذی) اور نسائی نے اسی طرح روایت کیا اور ثلثہ یبغضہم نہیں بیان کیا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا
تعالیٰ نے جب زمین کو پیدا کیا تو وہ پہلے لگی پھر پہاڑ پیدا کئے اور ان کو زمین
پر قائم کیا پس زمین ٹھہر گئی اور فرشتے حیران رہ گئے پہاڑوں کی سختی سے
چنانچہ انھوں نے پوچھا اے پروردگار! کیا پہاڑ سے بھی سخت تر کوئی
چیز تیری مخلوقات میں سے ہو؟ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہاں لوہا ہے
پھر فرشتوں نے پوچھا۔ اے پروردگار! کیا تیری مخلوق میں لوہے سے بھی
زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں آگ ہے۔ فرشتوں نے
پھر پوچھا اے پروردگار! تیری مخلوق میں آگ سے بھی زیادہ سخت
کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں پانی ہے۔ فرشتوں نے پھر پوچھا اے رب کیا تیری
مخلوق میں پانی سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں ہوا ہے۔

۱۸۲۸/۳۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ جَعَلَ تَمِيْدًا
فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِنَهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجَبَتِ
السَّمَاوَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ
مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدَّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ
أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْجِبَالَ قَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدَّ
مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ أَلَمْ تَرَ أَنَّ النَّارَ قَالُوا نَعَمْ الْمَاءُ
فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدَّ مِنَ
الْمَاءِ قَالُوا نَعَمْ أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْهَوَا

خَلَقَ شَيْءٌ أَشَدَّ مِنَ الرَّيحِ قَالَ نَعَمْ إِنَّ آدَمَ
تَمَدَّتْ قَصْدًا قَهَّ بِمِيزَانِهِ يُخَفِّفُهَا مِنْ شَيْءٍ إِلَيْهِ
رَدَّوْكَ التَّوْبِ وَيَدِي وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
وَذِكْرُ حَدِيثٍ مُعَاذِ الْقَبْدَةِ تَطْفِئُ الْخَطِيئَةَ
فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ

فرشتوں نے پوچھا اے رب! کیا تیری مخلوق میں ہوا سے بھی زیادہ سخت
کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں آدم کا بیٹا انسان ہے جو سیدھے ہاتھ سے اس
طرح خیرات کرتا ہے کہ اُلٹے ہاتھ سے بھی چھپاتا ہے۔ (ترمذی) اور
وہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ اور معاذ رضی کی حدیث کہ صدقہ
گناہوں کو بجھاتا ہے کتاب الایمان میں بیان کی جا چکی ہے۔

فصل سوم

دو دو چیزیں خیرات کر کے کی فضیلت

۱۸۲۹ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ يَوْمٍ
لَهُ دُرَّجَتَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ
حُجَّةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوهُ إِلَى مَا عِنْدَ لَا قُلْتُ
وَكَيْفَ ذَلِكَ قَالَ إِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبِعَدَّتَيْنِ
وَإِنْ كَانَتْ بَقَرًا فَبِقَرَّتَيْنِ - (رَدَّوْكَ النَّسَائِي)

حضرت ابو ذر رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان
اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال میں سے دو دو چیزیں خرچ کرے تو جنت
کے سارے دربان اس کا استقبال کریں گے اور ان میں سے ہر ایک
اس کو اس چیز کی طرف بلائے گا جو اس کے پاس ہے۔ ابو ذر رضی کہتے
ہیں کہ میں نے پوچھا اس کی کیا صیرت ہے (یعنی دو دو چیزیں کس طرح
خرچ کی جائیں؟) آپ نے فرمایا اگر اونٹ ہیں تو دو اونٹ اور گائیں
ہیں تو دو گائیں۔ (نسائی)

قیامت کے دن مومن کا سایہ اس کا صدقہ ہوگا

۱۸۳۰ وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ ظَلَّ
الْمُؤْمِنُ مِنْ يَوْمِ الْقِيَامَةِ صِدْقَةً - (رَدَّوْكَ أَحْمَدُ)

حضرت مرثد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
علیہ وسلم کے بعض صحابیوں نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن مومن کا
سایہ اس کا صدقہ ہوگا۔ (احمد)

عاشورہ کے دن زیادہ خرچ کرو

۱۸۳۱ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَكَّعَ عَلَى عِيَالِهِ فِي النَّفَقَةِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ
وَسَمِعَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ قَالَ سَفِيَانُ إِنَّا قَدِ
جَدَّ بَنَاءَهُ فَوَجَدْنَا كَذَلِكَ - (رَدَّوْكَ دَرِزِمِي)

حضرت ابن مسعود کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو شخص خرچ میں کٹا دگی کرے اپنے اہل و عیال پر عاشورہ کے دن
تو خداوند تعالیٰ پورے سال اس پر کٹا دگی کرے گا۔ سفیان ثوری
کا بیان ہے کہ ہم نے اس کا تجربہ کیا اور ایسا ہی پایا۔ (درزیم)

اور بیہقی نے یہ حدیث ابن مسعود رضی، ابو ہریرہ رضی، ابوسعید رضی اور جابر رضی
سے روایت کی ہے اور ابن مسعود کی حدیث کو ضعیف کہا ہے۔

صدقہ کا ثواب چند در چند ہے

۱۸۳۲ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ بَيَّنَّا
نَبِيَّ اللَّهِ رَأَيْتُ الْقَدَقَةَ مَا هِيَ قَالَ أَضْعَافُ
مُضَاعَفَتِهِ وَعِنْدَ اللَّهِ الْمَزِيدُ - (رَدَّوْكَ أَحْمَدُ)

حضرت ابو امامہ رضی کہتے ہیں کہ ابو ذر رضی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا کہ اے نبی اللہ! مجھ کو بتلا دیجئے کہ صدقہ کا ثواب کیا ہے؟
آپ نے فرمایا دو گنا اور دو گنے سے بھی دو گنا اور خدا تعالیٰ کے
نزدیک اس سے بھی زیادہ۔ (احمد)

بَابُ أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ

بہترین صدقہ کا بیان

فصل اول

بہترین صدقہ؟

۱۸۳۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِيٍّ وَأَبَدًا يَتَعَوَّلُ - (رواه البخاري ورواه مسلم عن حكيم بن حزام)

حضرت ابو ہریرہؓ اور حکیم بن حزامؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جو بے پردائی کے ساتھ دیا جائے اور شروع کر صدقہ اُس شخص سے جس کا نفعہ پھر پر واجب ہے۔ (بخاری)

اہل و عیال پر خرچ کرنا صدقہ ہے

۱۸۳۴ وَعَنْ أَبِي مُسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَاجُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِينٍ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَعْظَمُ أَجْرًا يَلِدُنِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ -

حضرت ابو مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان جب اپنے اہل و عیال پر کچھ خرچ کرتا ہے اور اس سے ثواب کی توقع رکھتا ہے تو یہ بھی اس کے لئے صدقہ ہی شمار ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دینار ہے جس کو خرچ کرے تو خدا کی راہ میں، اور ایک دینار ہے جس کو خرچ کرے تو غلام آزاد کرنے میں، اور ایک دینار ہے جس کو صدقہ کرے تو مسکین پر اور ایک دینار ہے جس کو خرچ کرے تو اپنے اہل پر ان سب میں اپنے اعتبار سے وہ دینار سب سے بڑا ہے جس کو خرچ کیا تو نے اپنے گھروالوں پر۔ (مسلم)

(رواه مسلم)

بہترین مصرف

۱۸۳۶ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفَقُهُ الرَّجُلُ دِينَارٌ يُنْفَقُهُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِينَارٌ يُنْفَقُهُ عَلَى دَابَّةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ يُنْفَقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - (رواه مسلم)

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین دنیا جس کو خرچ کرتا ہے آدمی وہ دینار ہے جس کو خرچ کرتا ہے وہ اپنے گھروالوں پر اور وہ دینار ہے جس کو خرچ کرتا ہے اپنے اس جانور پر جس کو پیلا ہے اس نے جہاد کے لئے اور وہ دینار ہے جس کو خرچ کرتا ہے وہ اپنے دوستوں پر جب کہ وہ جہاد میں مشغول ہوں۔ (مسلم)

اولاد پر خرچ کرنا صدقہ ہے

۱۸۳۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْ أَجْرٌ إِنْ أَنْفَقْتُ عَلَى بَنِي أَبِي سَلَمَةَ إِنْتِمَاءً بَنِي فَقَالَ أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ فَلَكَ أَجْرٌ مَا أَنْفَقْتِ رُمْتِنِّي عَلَيْهِ -

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اگر میں ابو سلمہؓ کے بیٹوں پر جو میرے بیٹے بھی ہیں خرچ کروں، تو کیا مجھ کو اس کا ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا تو خرچ کر ان پر تجھ کو ثواب ملے گا، اس کا جو خرچ کرے گی تو ان پر۔ (بخاری و مسلم)

اپنی بیوی یا اپنے شوہر کو صدقہ دینے کا مسئلہ

۱۸۳۸ وَعَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی زینبؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَصَدَّقِي يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ خَلْجِكُنَّ
قَالَتْ فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ رَجُلٌ
خَفِيفُ ذَاتِ الْبَيْدِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ آمَرَ نَا بِالصَّدَقَةِ فَأَيُّهُ فَضَّلْتُ
فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ بَعْضَ عَمَلِي وَإِلَّا صَرَفْتُهُ إِلَى
غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ إِنَّهُ أَنْتِ
قَالَتْ فَاِنْطَلَقْتُ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
بِبَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِي
حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ أُلْقِيَ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ
عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُكَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ
بَعْضُ عَمَلٍ الصَّدَقَةِ عَنْهُمَا عَلَى أَرْوَاحِهِمَا وَعَلَى
أَيْتَامٍ فِي مَجْدَرِهِمَا وَلَا تُخْبِرُكَ مَنْ نَحْنُ
قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ هُمَا قَالَ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنِي الزَّيَّانِ
قَالَ امْرَأَةٌ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْفَرَايَةِ وَأَجْرُ
الصَّدَقَةِ -

رَمَتْ فَقَالَ عَلَيْهِ وَ اللَّفْظُ الْمُسْلِمِ

اپنے اقرباء کو صدقہ دینا بڑے ثواب کی بات ہے

حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک لونڈی کو آزاد کیا۔ پھر انھوں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا تو آپ فرمایا اگر تم اس لونڈی کو اپنے ماموں کو دے دیتیں تو تم کو اجر عظیم (بہت زیادہ ثواب) ملتا۔ (بخاری و مسلم)

ہمسایہ کا خیال رکھو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وسلم میرے دو ہمسایے ہیں میں ان میں سے کس کو ہدیہ بھیجوں

۱۸۳۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي

جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِنْ أَقْرَبَهُمَا مِنْكَ

بَابُ ۱۸۴۱ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَ هَا وَتَعَاثَلَا جِدَّ أَنْكَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

آپ نے فرمایا جس کا دروازہ تمہارے دروازے سے قریب ہو اُس کو (بخاری)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو (گوشت یا) شوربا پکائے تو اس میں زیادہ پانی ڈال اور خبرگیری کر (ان سے) اپنے ہمسایوں کی۔ (مسلم)

فصل دوم

کم مال رکھنے والے کا صدقہ افضل ہے

۱۸۴۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مَا أَفْضَلُ قَالَ جَهْدُ الثَّقَلِ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! کون سا صدقہ افضل ہے (یعنی زیادہ ثواب رکھتا ہے) آپ نے فرمایا تھوڑے مال والے کا زیادہ کوشش کرنا (یعنی محنت و مشقت کی تھوڑی کمائی میں سے دینا) اور صدقہ کی ابتدا ان لوگوں سے کر جن کا نفقہ تجھ پر واجب ہے۔ (ابو داؤد)

اپنے اقرباء کو صدقہ دینا دھیرے ثواب کا باعث ہے

۱۸۴۳ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمُسْكِينِ صَدَقَةٌ وَكَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحْمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسکین کو خیرات دینا ایک ہی صدقہ ہے (یعنی اس کا ایک ہی ثواب ہے) اور قرابت دار کو صدقہ دینا صدقہ بھی ہے اور سلوک بھی (یعنی اس کا دُہرا ثواب ملتا ہے)۔ (احمد ترمذی نسائی ابن ماجہ دارمی)

خرج کرنے کی ترتیب

۱۸۴۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدِي دِينَارٌ قَالَ أَنْفِقْهُ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِي اخْرُجْ قَالَ أَنْفِقْهُ عَلَى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِي اخْرُجْ قَالَ أَنْفِقْهُ عَلَى أَهْلِكَ قَالَ عِنْدِي اخْرُجْ قَالَ أَنْتَ أَغْلَى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِي اخْرُجْ قَالَ أَنْتَ أَغْلَى - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپ نے فرمایا خرچ کر تو اس کو اپنی ذات پر۔ پھر اس نے کہا میرے پاس ایک دینار ہے۔ فرمایا تو اس کو اپنی اولاد پر خرچ کر۔ پھر اس نے کہا ایک دینار ہے۔ فرمایا اس کو اپنے گھروالو پر خرچ کر۔ پھر اس نے کہا ایک دینار اور ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو اپنے خدام پر خرچ کر۔ اس نے پھر کہا ایک دینار اور ہے۔ آپ نے فرمایا اب تو زیادہ بچاؤ والا ہے۔ (ابو داؤد نسائی)

بہترین اور بدترین لوگوں میں سے چند کا ذکر

۱۸۴۵ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُسْكِنٌ بَعَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَلَدٍ يَتَلَوُّ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي غَنِيمَةٍ لَهُ يُوَدِّي حَقَّ اللَّهِ فِيهَا أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يَسْأَلُ بِاللَّهِ وَلَا يُعْطَى بِهِ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو بتلاؤں سب سے بہتر آدمی کون ہے؟ یہ وہ آدمی ہے جس نے خدا کی راہ میں فرس کے لئے اپنے گھوڑے کی لگام پکڑی (یعنی جہاد کا منظر ہے) پھر آپ نے فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تم کو وہ شخص جو درجہ میں اس کے قریب ہے یہ وہ شخص ہے جس نے اپنی چند بکریوں کے ساتھ گوشہ نشینی اختیار کر لی ہے اور وہ ان بکریوں میں سے خدا کا حق ادا کرتا ہے (یعنی زکوٰۃ) پھر آئیے

لے یعنی اس کے مستحق کے بارے میں تو ہی جان سکتا ہے یا اُس کے تصرف کے بارے میں مناسب ترین صورت تو ہی سوچ سکتا ہے۔

دَرَاۤءُ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ وَالِدَارِجِيِّ (فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تم کو سب سے بڑے شخص کو؟ یہ وہی جو خدا تعالیٰ کے نام سے بھیگتا ہے اور اس کو نہیں دی جاتی برترندی۔ نسائی۔ دارمی)

سائل کو خالی ہاتھ واپس نہ جانے دو

۱۸۳۶ وَعَنْ أُمِّ جَبْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَا يَطْلِفْ مُجِدِّقٌ - (دَرَاۤءُ مَالِكٍ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ مَعْنَاهُ) -

حضرت امّ جبر کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سائل کو کچھ دے کر واپس کرو اگرچہ وہ جھٹا ہوا سہم ہی کیوں نہ ہو۔ (مالک۔ نسائی۔)

اور ترمذی و ابو داؤد نے بھی اس حدیث کی انہی معنوں میں روایت کیا ہے

دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم

۱۸۳۷ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنْكُمْ بِاللَّهِ فَأَعْيَدُوهُ وَمَنْ سَأَلَ بِاللَّهِ فَأَعْطُوهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَافْعَلُوا فَإِنَّ لَكُمْ جُحْدًا وَأَمَّا كُفْرُكُمْ فَادْعُوهُ حَتَّى تَرَوْا أَنْ قَدْ صَافَيْتُمُوهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عمر کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا کے واسطے تم سے پناہ مانگے اس کو پناہ دو اور جو شخص خدا کے نام پر سوال کرے تم اس کو دو اور جو شخص تم کو (دعوت میں) بلائے تو اس کو قبول کرو اور جو کوئی تمہارے ساتھ احسان کرے اس کے احسان کا بدلہ دو (اگر تم بدلہ نہ دے تمہارے ساتھ احسان سے قاصر ہو) تو محض کلمے لئے دعا کرو حتیٰ کہ تمہارا ضمیر مطمئن ہو جائے کہ تم نے اس (احسان) کا بدلہ کر دیا۔ (احمد۔ ابو داؤد۔ نسائی)

خدا کے نام پر سوال نہ کرو

۱۸۳۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللَّهِ إِلَّا الْجَنَّةُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، اللہ سے جنت کے سوا کچھ نہ مانگا جائے۔ (ابو داؤد)

فضل سوم

ابو طلحہؓ کا جذبہ سخاوت

۱۸۳۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ تَحِيٍّ وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْتُ حَاءٍ وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ قَائِرٍ فِيهَا طَلَبَ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنِّي أَحَبُّ مَالِي إِلَى بَيْتِ حَاءٍ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ تَعَالَى أَرَجُو بَرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مدینہ کے انصار میں کھجوروں کے (باغات) غنابا سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بہت مالدار تھے اور سب سے زیادہ مرغوب و محبوب ان کو وہ باغ تھا جس کا نام بئیر حاء تھا۔ یہ باغ مسجد نبوی کے بالمقابل تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس باغ میں تشریف لے جاتے اور اس کا شیریں پانی پیتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ (یعنی نیکی کو ہرگز نہ پاسکو گے جب تک اللہ کی راہ میں اس مال کو خرچ نہ کرو جو تمہیں بہت اچھا لگتا ہے) تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ اور میرا باغ بئیر حاء مجھ کو اپنے مال میں سب سے زیادہ محبوب ہے، اور میں اس کو اللہ تم کے نام پر صدقہ کرتا ہوں اور اس سے نیکی کی امید رکھتا ہوں، تو قہر ہے کہ وہ

أَرَأَيْتَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَخْ بَخْ ذَا لِكَ مَالٌ رَابِعٌ وَقَدْ سَمِعْتُ قَالَتْ
وَأَرَأَيْتَ أَن تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ
أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ
فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَيْتِهِ -

خدا تعالیٰ کے نزدیک میرے لئے ذخیرہ (آخرت) ہوگا۔ لہذا اے اللہ کے
رسول! آپ جہاں مناسب سمجھیں اس کو خرچ فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ
علیہ وسلم نے فرمایا: شاباش، شاباش۔ یہ (باغ) تو بڑا ہی نفع بخش ہے
تم نے جو کچھ کہا میں نے سُن لیا۔ اب میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تم
اس (باغ) کو اپنے (مفلس و نادار) قراہت داروں میں تقسیم کر دو،
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں (ایسا ہی) کروں گا۔ لہذا ابو طلحہ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نے برہنہ کو اپنے قراہت مندوں اور چچا زادوں میں تقسیم کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

ہر جاندار کا پیٹ بھرنا بہترین صدقہ ہے

۱۸۵۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ تُشْبِعَ كَبَدًا جَائِعًا -
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ (مُسْتَفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ،
بہترین صدقہ یہ ہے کہ پیٹ بھر دے تو بھوکے بکر کا (خواہ وہ
مسلمان ہو یا کافر)۔ (بیہقی)

بَابُ مَا تَنْفِقُهُ الْمَرْأَةُ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا شوہر کے مال سے بیوی کے خیرات کرنے کا بیان فصل اول

بیوی اپنے شوہر کے مال میں سے خرچ کر سکتی ہے

۱۸۵۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا
غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا انْفَقَتْ وَ
لِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَ لِلْخَازِنِ مِثْلُ
ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا -
(مُسْتَفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب
کری (یعنی صدقہ کرے) عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے اور اسراف
نہ کرے تو اس کو صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا اور شوہر کو اس کی کمائی کا ثواب
ملے گا اور خازن (یعنی داروغہ مطبخ) کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا اور ان
کے ثواب میں سے کسی کا ثواب کوئی کمی نہیں کرے گا۔

(یعنی ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب کو کم نہیں کرے گا)۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت
اپنے شوہر کے مال میں سے بغیر اس کی اجازت کے خیرات کرے اس کو اس
کا آدھا ثواب ملے گا۔

(بخاری و مسلم)

۱۸۵۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ
مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرٍ فَلَهَا
نِصْفُ أَجْرِهِ - (مُسْتَفَقٌ عَلَيْهِ)

آقا کے حکم سے صدقہ دینے والے خدمت کا ثواب

۱۸۵۳ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لے قراہت مندوں اور رشتہ داروں پر صرف کرنے میں دوہرا اجر ملتا ہے۔ ایک تو صدقہ کا اور دوسرا صلہ رحمی کا۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْذَ مِنْ خَزَائِنِ الْمَخَازِنِ الْمَالِ الَّذِي يُعْطَى مَا أَمْرٌ بِهِ كَمَا مَلَكَ قَدَرًا طَبِيعَةً يَهْ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أَمَرَ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ.

کہ وہ امانت دار مسلمان خزانچی جو (اپنے آقا کے) حکم کے مطابق صدقہ اور خیرات وغیرہ دے اور حکم کے مطابق پورا پورا اور خوشی کے ساتھ اس شخص کو دے جس کو دینے کا حکم دیا گیا ہے تو وہ بھی دو صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے (یعنی ایک مالک اور دوسرا دہ)۔ (بخاری و مسلم)

میت کے لئے صدقہ کا ایصال ثواب

۱۸۵۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّيْ أَفْتَلَتَ نَفْسَهَا وَأَخْطَاهَا لَوْ تَكَلَّمْتُ تَصَدَّقْتُ فَهَلْ لَهَا أَحَدٌ تَصَدَّقْتُ قَالَ نَعَمْ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری ماں یکا یک مر گئی اگر اس کو باتیں کرنے کا موقع ملتا تو وہ ضرور صدقہ و خیرات کی وصیت کرتی۔ پس اگر میں صدقہ دوں تو کیا اس کا ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا، ہاں۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

بیوی اپنی شوہر کی اجازت کے بغیر کچھ خرچ نہ کرے

۱۸۵۵ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِمَّا بَيْنَ رُءُوسِ الْجِبَالِ إِلَّا بِإِذْنِ رُءُوسِ الْجِبَالِ يَارَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ حجة الوداع میں یہ فرماتے سنا ہے کہ بیوی اپنے شوہر کے گھر میں سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ خرچ نہ کرے پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا بھی نہیں؟ فرمایا کھانا بھی نہیں۔ اس کے بعد فرمایا کھانا تو ہمارے مال میں سے بہترین مال ہے۔ (ترمذی)۔

۱۸۵۶ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ كَثَبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ قَامَتِ امْرَأَةٌ جَلِيلَةً كَانَتْهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا كَلَّ عَلَى آبَائِنَا وَأَبْنَاؤُنَا وَأَزْوَاجُنَا مَا يَحُلُّ لَنَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ قَالَ الرَّطْبُ تَأْكُلُهُ دَجْدُ بَيْنَهُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سعد بن کثبہ کہتے ہیں کہ جب عورتوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت (یعنی عہد) لی تو ایک جلیل القدر عورت جو غالباً قبیلہ مضر کی عورتوں میں سے تھی کھڑی ہوئی اور عرض کیا۔ اے خدا کے نبی! ہمارا بار ہمارے والدین پر اور ہمارے بیٹوں پر اور ہمارے شوہروں پر ہے۔ پس کیا ہمارے لئے جائز ہے کہ ہم ان کے مال میں سے ان کی اجازت کے بغیر خرچ کریں؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: تازہ مال (یعنی وہ چیزیں جو دیر پا نہ ہوں اور جلد خراب ہو جاتی ہوں، جیسے سالن، ترکاری اور دودھ وغیرہ) کھاؤ اور ہرے کے طور پر بھیجو۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

مالک کی اجازت کے بغیر خرچ کرنا مناسب نہیں ہے

۱۸۵۷ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَوْكَلَةَ ابْنِ اللَّحْمِ قَالَ أَمَدَنِي مَوْكَلَةُ أَنَّ أَقْدَادَ كُنَّا فِي مَسْكِينٍ فَاطْعَمْنَاهُ مِنْهُ فَعَلِمَ بِنَا لَكَ مَوْكَلَةُ فَضَرَبَنِي فَاتَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَذَعَا فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهُ قَالَ يُعْطَى طَعَامِي بِغَيْرِ أَنْ

حضرت عمر بن مقلہ بن اللحہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام کہتے ہیں کہ میرے آقا (ابو لثم) نے مجھ کو حکم دیا کہ میں گوشت کے پارچے بناؤں۔ اتنے میں ایک فقیر آگیا اور میں نے اس کو گوشت کھلایا۔ جب میرے آقا کو یہ معلوم ہوا تو اس نے مجھ کو مارا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ بیان کیا۔ حضور نے میرے آقا کو طلب فرمایا اور پوچھا تم نے اپنے

أَمْوَالَهُ فَقَالَ لَا جُدَّ بَيْنَكُمْ مَا فِي رِوَايَةِ قَالَ
كُنْتُ مِمَّاوُكَا فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوَالِي بِشَيْءٍ قَالَ
نَعَمْ وَالْأَجْدُ بَيْنَكُمْ نِصْفَانِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

غلام (عمر) کو کیوں مارا۔ اس نے عرض کیا۔ وہ میرا کھانا میری اجازت
کے بغیر دے دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا تم دونوں کو (اس کا) ثواب ملے گا
اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ
سے دریافت کیا کہ، کیا میں اپنے آقا کے مال میں سے کچھ خرچ کر دوں
آپ نے فرمایا ہاں اور اس کا ثواب تم دونوں کو آدھا آدھا ملے گا۔

بَابُ مَنْ لَا يَعُودُ فِي الصَّدَقَةِ

جو شخص صدقہ دے کر واپس نہ لے اس کا بیان

فصل اول

صدقہ دے کر اسے واپس لینے یا خریدنے کی ممانعت

۱۵۵۸ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَكَمْتُ عَنْ فَرْسٍ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ فَأَضَاعَهُ الذِّمِيُّ كَانَتْ عِنْدَهُ فَارِدَةٌ
أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرَحْمَتِي لَمْ
الْتَمِئْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَ
لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ آعَطَاكَ يَدْرُهُمْ
فَاتَّعَلَّ الْعَالِدَ فِي صَدَقَتِهِمْ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ
وَفِي رِوَايَةٍ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَإِنَّ الْعَالِدَ
فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَالِدِ فِي قَيْئِهِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو خدا کی راہ میں
گھوڑے پر سوار کیا۔ (یعنی ایک مجاہد کو گھوڑا دیا) اور اس نے اس
گھوڑے کو خراب کر دیا۔ (یعنی اس کو بے پردائی سے رکھا اور وہ دہلا
دکڑور ہو گیا) میں نے اس کو اس سے خرید لوں اور میرا
خیال تھا کہ وہ اس کو مستانیج ڈالے گا۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ
علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں اس کو خرید لوں؟ آپ نے فرمایا ہرگز اس کو نہ
خرید اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لے اگرچہ وہ تجھ کو ایک درہم قیمت میں دے
اس لئے کہ اپنے صدقہ کو واپس لینا ایسا ہے جیسا کہ کتے کرے اور اس
کو پھر چاٹ لے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا اپنے صدقہ

کو واپس نہ لے اس لئے کہ صدقہ کو واپس لینے والا اس شخص کی مانند ہے جو تے کر کے اس کو چاٹ لے۔ (بخاری و مسلم)

صدقہ دیا ہوا مال واپس ہوجانے کی ایک صورت

۱۵۵۹ وَعَنْ بِيْرِدَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُخْتِي بِخَاصِيَةٍ
وَأَتَتْهَا مَا نَتَّ قَالَ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا
عَلَيْكَ الْمَبْرَأَاتُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ
كَانَ عَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرٍ أَفَأَصَوْمُ عَنْهَا
قَالَ صَوْمِي عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا لَمْ تَعْبُدْ قَطُّ
فَأُحْجِرْ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت بريدہؓ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا
تھا کہ ایک عورت نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ
میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی صدقہ دی تھی۔ اب میری ماں مر گئی رکھا
میں اس کو واپس لے لوں؟ آپ نے فرمایا تیرا ثواب تجھ کو ملے گا اور میراث
نے اس لونڈی کو تیری طرف واپس کر دیا (یعنی وہ تجھ کو وراثت میں
مل گئی) عورت نے پھر پوچھا یا رسول اللہ! میری ماں پر مہینہ بھر
کے روزے واجب تھے کیا میں اس کی طرف سے یہ روزے رکھ لوں؟
آپ نے فرمایا اس کی طرف سے روزے رکھ لے۔ پھر اس نے پوچھا کہ

میری ماں نے کبھی حج نہیں کیا۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں آپ نے فرمایا۔ ہاں اس کی طرف سے حج کر لے۔ (مسلم)

کِتَابُ الصَّوْمِ

روزہ کا بیان

فصل اول

ماہ رمضان میں شیطان قید کر دیئے جاتے ہیں

۱۸۶۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فَتُخْتَبَرُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَفِي رِوَايَةٍ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلِّسَتِ الشَّيَاطِينُ وَفِي رِوَايَةٍ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان شروع ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور شیطان کو قید کیا جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

(متفق علیہ) (بخاری و مسلم)

جنت میں داخل ہونے کے لئے روزہ داروں کا مخصوص دروازہ

۱۸۶۱ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مَقَابِلُ نَهْمَى الرِّيَّانِ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے ایک کا نام باب الریان ہے اس دروازے میں جنت کے اندر صرف روزہ رکھنے والے داخل ہوں گے۔ (بخاری و مسلم)۔

ماہ رمضان کی فضیلت

۱۸۶۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی نے رمضان کا روزہ عقیدت اور ایمان کے ساتھ رکھا حصولِ ثواب کی نیت سے تو اس کے تمام پچھلے گناہ بخشے جائیں گے۔ اور جو کوئی کھڑا ہوا یعنی عبادت کی تراویح پڑھیں اور شب بیدار کے لئے جاگا اور قیام کیا، رمضان میں عقیدت اور ایمان کے ساتھ اور ثواب حاصل کرنے کی غرض سے تو اس کے سابقہ گناہ بخشے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

روزہ کا ثواب

۱۸۶۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يَصْنَعُ لِحَسَنَةٍ يَعْشُرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سِتِّ مِائَةٍ ضِعْفٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِ الصَّائِمِ فَدَحْتَانِ فَرْحَةٍ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٍ عِنْدَ لِقَائِهِ رَبِّهِ وَخَلُوفُ نَسَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ نَجِيعِ الْبَيْتِ وَالنَّجَسِ وَالصَّائِمِ جَنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ مَبُومٍ أَحَدِكُمْ فَلَا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر انسان کے نیک عمل کا ثواب اس طرح زیادہ کیا جاتا ہے کہ ایک ایک نیکو کا ثواب دس گنا ملتا ہے حتیٰ کہ یہ ثواب سات سو گنا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روزہ (کا ثواب اس سے بھی بالاتر ہے اس لئے کہ روزہ تو صرف میرے لئے ہے) یعنی اس کو بندہ صرف میری رضا جوئی کے لئے رکھتا ہے اور میں اُس کی جزا دوں گا۔ (روزہ دار) اپنی خواہشات اور کھانے کو صرف میری خوشی کے لئے چھوڑتا ہے۔ اور روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں، ایک خوشی روزہ کے افطار کے وقت اور دوسری

يَزِفَتْ وَلَا يَصْحَبُ فَإِنْ سَابَتْهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقِلْ إِنِّي أُمِرْتُ بِهَا يَوْمَ - اپنے پروردگار سے ملاقات کے وقت۔ اور روزہ دار کے مُنہ کی بوند کے نزدیک مُشک سے زیادہ خوشبودار ہوتی ہے۔ اور روزہ ڈھال

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) ہے کہ اس کے سبب بندہ دنیا میں شیطان کے کید اور شر سے محفوظ رہتا ہے اور آخرت میں دوزخ کی آگ سے) اور جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ نہ تو غش بائیں کرے اور نہ بیہودگی سے چلائے اور اگر اس کو کوئی بُرا کہے یا اس سے کوئی لڑنے کا ارادہ کرے تو وہ اس سے کہے کہ میں روزہ دار ہوں (میرا کسی کو بُرا کہنا یا لڑنا قطعاً نام درست ہے) (بخاری و مسلم)

فصل دوم

ماہ رمضان کے فضائل و برکات

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیطان اور سرکش جن قید کئے جاتے ہیں اور بند کر دیا جاتا ہے دوزخ کے دروازوں کو۔ اور نہیں کھولا جاتا دوزخ کا کوئی دروازہ اور جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں رکھا جاتا اور ایک اعلان کرنے والا یہ مُنادی کرتا ہے کہ اے نیکی کے طالب متوجہ ہو نیکی کی خیر اور بے بُرائی کا ارادہ رکھنے والے باز رہ بُرائی سے اور اللہ آزاد کرتا ہے (اس مبارک مہینہ میں) بہت سے لوگوں کو دوزخ سے۔ اور ایسا ہر رات کو ہوتا ہے (یعنی مُنادی روزانہ رات کو یہ اعلان کرتا ہے)۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور احمد نے ایک شخص سے اس کو روایت کیا۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

۱۸۶۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِذَا كَانَتْ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتِ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَبُنِيَ عَلَى يَابَاغِي الْخَيْرِ أَقْبَلُ وَيَا بَاغِي الشَّرِّ أَقْصُرُ وَبِهِ عِتْقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ - وَدَرَاةُ أَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ - وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) -

فصل سوم

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا پاس رمضان کا مہینہ برکتوں کے ساتھ آیا ہے جس میں روزے خدائے تم پر فرض کئے ہیں۔ اس مہینہ میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں، اور دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور سرکش شیطان کو طوق پہنایا جاتا ہے۔ اس مہینہ میں خدا کی ایک خاص رات ہو جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو کوئی محروم رہا اس کی بھلائی سے وہ محروم رہا ہر بھلائی سے۔ (احمد۔ نسائی)

۱۸۶۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - آمَّاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مَبَارَكٌ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تَقِيَهُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغْلَقُ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَ مَا فَتَدَّ حُرِمَ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

روزہ قیامت کے روز پروردگار سے شفاعت کرے گا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رمضان اور قرآن بندہ کی سفارش کریں گے۔ چنانچہ روزہ یہ کہے گا کہ اے پروردگار! میں نے اس کو کھانے اور خواہشات سے دن

۱۸۶۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُولُ الصِّيَامُ أَمَى رَبِّي أَنِي

میں روکے رکھا۔ پس اس کے لئے میری سفارش کو قبول فرما۔ اور قرآن یہ کہے گا کہ میں نے اس کو رات کی نیند سے باز رکھا (یعنی سونے نہیں دیا) پس اسے حق میں تو میری سفارش قبول فرما۔ پس ان کی سفارشات قبول کی جائیں گی (پہنچیں)

مَنْعَهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِأَنَّهُمَا رَفَعْنِي فِيهِ وَيَقُولُ الْقُرْآنُ مَنْعَهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَتَقَعْنِي فِيهِ فَيَسْقَانِي - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

شب قدر سے محرومی حرمان نصیبی

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ جب رمضان شروع ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ مہینہ تم میں آیا ہے اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے پس جو شخص اس کی بھلائی سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہا اور نہیں محروم رکھا جاتا اس کی نیکیوں سے گروہ شخص جو بے نصیب ہے۔ (ابن ماجہ)

۱۸۶۴ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ قَدْ حَفَرَكُمْ فِيهِ لَيْلَةً خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرِ كُلِّهِ وَلَا يَحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا كُلُّ مُعْدُومٍ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

رمضان برکات و سعادت کا مہینہ ہے

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ شعبان کے آخری دن رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا کہ اے لوگو! ایک ماہ عظیم نے تم پر سایہ ڈالا ہے جو بڑا ہی بابرکت مہینہ ہے یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے خداوند تعالیٰ نے اس مہینہ کے روزے فرض قرار دیے ہیں اور اس میں رات کی عبادت نفل قرار دی ہے جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی سے خدا کی قربت تلاش کرے (یعنی خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نفل عبادت کرے) اس کا ثواب اتنا ہی ہوتا ہے جتنا فرض کا، رمضان کے سوا دوسرے مہینوں میں اور جو شخص ادا کرے اس مہینہ میں فرض کو اس کا ثواب ملتا ہے جتنا رمضان کے سوا دوسرے مہینوں میں ستر فرض ادا کرے گا ثواب اور یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے اور یہ مہینہ غمخواری کا ہے یہ مہینہ ایک ایسا مہینہ ہے جس میں زیادہ کیا جاتا ہے رزق مومن کا۔ جو شخص اس مہینہ میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کر لے وہ اس کے لئے گناہوں کی بخشش کا سبب ہوتا ہے اور دوزخ کی آگ سے نجات کا ذریعہ اور روزہ دار کے ثواب کے برابر اس کو ثواب ملتا ہے اور اس روزہ دار کو ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوتی۔ ہم نے پوچھا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہم سب کے پاس اتنا سامان نہیں کہ اس سے ہم روزہ داروں کے روزے افطار کر آئیں آپ نے فرمایا، خداوند تعالیٰ اس شخص کو بھی یہ ثواب عطا فرماتا ہے جو کسی کے ایک گھونٹ یا ایک کھجور یا پانی کے ایک گھونٹ سے کسی کا روزہ افطار کرے اور جو شخص روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے، اس کو اللہ تعالیٰ

۱۸۶۵ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظْلَكَكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللَّهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ آذَى فَرِيضَةً وَمَنْ آذَى فَرِيضَةً فَإِنَّمَا سِوَاهُ وَمَنْ آذَى فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ آذَى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فَيَبُا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّيْبِ وَالصَّبْرِ شَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمَوَاسَاتِ وَشَهْرُ يُزَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةٌ لِدُنُوبِهِ وَخَلَقَ رَقِيبَهُ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ فَلَمَّا يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ كُنَّا نَحْدُ مَا نَفْطَرُ بِهِ الصَّائِمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطَى اللَّهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا عَلَى مَذَقَةٍ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شَرِبَ مِنْ مَاءٍ وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ حَوْضِي شَرِيهِ لَا يَطْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَآخِرُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَ

اَعْتَقَهُ مِمَّ النَّارِ -

میرے حوض سے ایسا سیراب کرے گا کہ پھر کبھی اُس کو پیاس نہ لگے گی،
(رَوَاہُ الْبَيْهَقِيُّ)

اس کے ابتدا میں رحمت، درمیان میں مغفرت اور آخر میں دوزخ سے نجات ہے۔ اور جس کسی نے اس مہینہ میں اپنے غلام (روزہ دار) سے کم کام لیا اور کام میں تخفیف کر دی تو اللہ تعالیٰ اس کو بخشتا ہے اور دوزخ سے نجات دیدیتا ہے۔ (بیہقی)

رمضان میں اسیروں کی رہائی

۱۸۶۹ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ أَحْلَقَ كُلَّ أَسِيرٍ وَآعْطَى كُلَّ مَائِلٍ - (رَوَاہُ الْبَيْهَقِيُّ)**
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیدی کو چھوڑ دیتے اور ہر مانگنے والے کو دیتے۔ (بیہقی)

استقبالِ رمضان کے لئے بہشت کی زینت

۱۸۷۰ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْجَنَّةَ تَنْزَحُفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ إِلَى حَوْلِ قَابِلٍ قَالَ فَإِذَا كَانَ أَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ دَرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحَوَارِ الْعَيْنِ فَيَقْلَنَ بِأَدَبٍ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ أَزْدًا جَاءَتْهُمْ بِهِمْ أَعْيُنًا وَتَقْدَرُ أَعْيُنُهُمْ بِنَا - (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ فِي شَعْبِ الْإِيمَانِ) -**
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہشت آراستہ کی جاتی ہے شروع سال سے آخر سال تک رمضان کے لئے۔ آپ نے فرمایا جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش الہی کے نیچے جنت کے درختوں کے پتوں سے ہوا چلتی ہے جو عین پر، پس وہ کہتی ہیں، اے پروردگار! اپنے بندوں کو ہمارا شور مہربان دے کہ ان کی لذت صحبت سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہماری مجالست کی لذت سے ٹھنڈی ہوں۔ (بیہقی)

روزہ دار کو رمضان کی آخری رات میں مغفرت عطا ہوتی ہے۔

۱۸۷۱ **وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُغْفَرُ لِمَنْ مِتَّ فِي أَحَبِّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَبُّ لَيْلَةٍ الْقَدْرُ قَالَ لَا وَلَكِنَّ الْعَامِلَ اسْتَمَاءُ فِي أَجْرِكَ إِذَا قَضَى عَمَلَهُ - (رَوَاہُ أَحْمَدُ)**
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخشش کی جاتی ہے امت محمدیہ کے لئے یعنی ان لوگوں کے لئے جو روزہ دار ہیں، رمضان کی آخری رات میں۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ شب قدر ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، لیکن کام کرنے والے کو (یعنی روزہ دار کو) اس کے کام کی پوری اجرت دی جاتی ہے جب وہ اپنے کام کو

(رَوَاہُ أَحْمَدُ)

پورا کر چکا ہے (یعنی روزوں کو ختم کر چکا ہے) (احمد)

بَابُ رُؤْيَا الْهِلَالِ چاند دیکھنے کا بیکان

فصل اول

بغیر چاند ہونے نہ روزہ شروع کرو نہ ختم کرو

۱۸۷۲ **عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ وَلَا تَفْطَرُوا**
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک رمضان کا چاند نہ دیکھو روزہ نہ رکھو پس شعبان کے آخری دن کا روزہ

حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْبِرُوا لَهُ وَفِي رِوَايَةٍ
قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَلَا تَقُومُوا
حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ
ثَلَاثِينَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نہ رکھو اور روزہ کو افطار نہ کرو (یعنی روزہ کو ختم نہ کرو) جب تک عید کا چاند
نہ دیکھ لو۔ پس اگر تمہارے سامنے ابر ہو اور چاند نظر نہ آئے تو اندازہ کرو
(یعنی تین روزے پورے کرلو) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ چند کبھی
انہیں رات کا ہوتا ہے پس تم اس وقت تک روزہ نہ رکھو جب تک چاند
نہ دیکھ لو اگر تمہارے سامنے ابر ہو جائے تو پورے تین دن شمار کرلو (بخاری و مسلم)
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور افطار کرو (یعنی روزہ کو ختم کرو) چاند دیکھ
اور اگر ابر ہو تو شعبان کے تین دن پورے کرلو (اور اسی طرح رمضان
کے)۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمُومُوا الرُّؤْيَا وَأَفْطِرُوا
الرُّؤْيَا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ
ثَلَاثِينَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نجوم کے قرائد سے چاند کا ثبوت معتبر نہیں ہوتا

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ ہم ایک آن پڑھ قوم میں لکھنا پڑھنا اور حساب کتاب نہیں جانتے ہیں
اتنا اور اتنا اور اتنا ہوتا ہے۔ آٹھ دو مرتبہ انگلیاں بند کیں
اور تیسری مرتبہ انگلیاں کھول کر انگوٹھا بند کر لیا جس سے مطلب یہ ہوا
کہ تین میں ایک کم یعنی انتیس دن کا مہینہ ہوتا ہے اور پھر فرمایا مہینہ
ایسا ایسا اور ایسا ہوتا ہے۔ یعنی تینوں انگلیاں بند کر کے کھول دیں
جس کا مطلب یہ ہوا کہ پورے تین عشرے اور تین دن یعنی ایک دفعہ
یا کبھی انتیس دن کا مہینہ ہوتا ہے اور دوسری دفعہ یا کبھی تین دن کا مہینہ ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۴۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أُمَّةٌ أَمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا
نَحْسِبُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا
وَعَقْدًا إِلَّا بَهَامَ فِي الثَّلَاثَةِ ثُمَّ قَالَ الشَّهْرُ
هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي ثَمَامَ الثَّلَاثِينَ
يَوْمًا تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَمَرَّةً ثَلَاثِينَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رمضان اور ذی الحجہ کے مہینے

حضرت ابو بکرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
عید کے دنوں مہینے کم نہیں ہوتے یعنی رمضان اور ذی الحجہ کے دنوں
مہینے انتیس دن کے نہیں ہوتے یا تو اب میں کم نہیں ہوتے۔
(بخاری و مسلم)

۱۸۴۵ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ
رَمَضَانَ وَذُو الْحِجَّةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رمضان سے ایک دو دن قبل روزہ رکھنے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم
میں کوئی شخص رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ رکھے مگر وہ
شخص جو رکھنے کا عادی ہو، اس دن کا روزہ رکھ سکتا ہے۔
(بخاری و مسلم)

۱۸۴۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمٍ
يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا
فَلَيْسَ ذَلِكَ الْيَوْمَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

فصل دوم

شعبان کے آخری نصف مہینے میں روزہ رکھنے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب

۱۸۴۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِذْ انْتَهَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُومُوا - دَرَوَاہُ
 أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ (ابو داؤد - ترمذی - ابن ماجہ - دارمی)

شعبان کے دنوں کو یاد رکھو

۱۸۷۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْصُوا هِلَالَ شَعْبَانَ لِمَضَانِ -
 حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شعبان کے مہینہ کو رمضان کے واسطے شمار کرو (یعنی شعبان کے دنوں کو یاد رکھو تاکہ رمضان کی آمد معلوم ہو جائے)۔ (ترمذی)

آنحضرت شعبان کے پورے مہینے میں روزہ رکھتے تھے۔

۱۸۷۹ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ - دَرَوَاہُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ -
 حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو مہینے متواتر روزے رکھتے نہیں دیکھا مگر شعبان اور رمضان (کہ ان دو دنوں مہینوں کے مسلسل روزے آپ رکھتے تھے)۔ (ابو داؤد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ - دارمی)

یوم الشک کے روزہ کا مسئلہ

۱۸۸۰ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ مَنْ مَبَامُ الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - دَرَوَاہُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ -
 حضرت عمار بن یاسرؓ کہتے ہیں کہ جس کسی نے مشکوک دن میں روزہ رکھا اس نے ابو القاسمؓ کے حکم کی نافرمانی کی۔ (ابو داؤد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ - دارمی)

شہادت بلال

۱۸۸۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ يَعْنِي هِلَالَ رَمَضَانَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَذِنَ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا غَدًا - دَرَوَاہُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ -
 حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں نے چاند دیکھا ہے (یعنی رمضان کا چاند)۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا تو اس کی گواہی دیتا ہے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ پھر آپ نے پوچھا کیا تو اس کا اقرار کرتا ہے کہ محمدؐ خدا کے رسول ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ اس کے بعد آپ نے بلالؓ سے فرمایا: اے بلال! لوگوں کو آگاہ کر دو کہ کل سے روزہ رکھیں۔ (ابو داؤد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ - دارمی)

۱۸۸۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَأَى النَّاسَ الْهِلَالَ فَاخْبُرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ - دَرَوَاہُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ -
 حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ لوگ چاند دیکھنے لئے جمع ہوئے پس میں رسول اللہ ﷺ کو خبر دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے۔ آپ نے روزہ رکھ لیا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دے دیا۔ (ابو داؤد - دارمی)

فصل سوم

آنحضرت شعبان کے دنوں کو بڑی احتیاط سے شمار کرتے تھے

۱۸۸۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا
 حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شعبان کے دنوں کا شمار رکھتے تھے اس قدر احتیاط کے ساتھ کہ کسی اور مہینہ کے

دنوں کی اتنی پرواہ نہ کرتے تھے پھر رمضان کا چاند دیکھ کر آپ روزہ رکھتے اگر ابرہہ جاتا اور اُنہیں کا چاند نظر نہ آتا تو آپ پورے تیس دن کر کے روزہ رکھتے۔ (ابوداؤد)

چاند دیکھ کر روزہ رکھنا چاہیے

يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ ثُمَّ يَصُومُ لِرُدِّ بَيْتِ
رَمَضَانَ فَإِنْ غُثِمَ عَلَيْهِ عِدَّةٌ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ
صَامَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو البختری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ (اپنے شہر کو فہرے) عمرہ کرنے کے لئے گئے جب ہم مقام بطن نخلة میں ٹھہرے (جو طائف اور مکہ کے درمیان ہے) تو لوگ چاند دیکھنے کے لئے جمع ہوئے۔ بعض لوگوں نے (چاند دیکھ کر) کہا کہ یہ تیسری رات کا چاند ہے اور بعض نے کہا دوسری رات کا۔ پھر جب ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے جا کر ملے تو ہم نے اُن سے کہا کہ ہم لوگوں نے چاند دیکھا تو بعض نے کہا کہ تیسری رات کا ہے، اور بعض نے کہا دوسری رات کا، (ہمارا بیان سن کر) ابن عباس نے پوچھا۔ ”تم نے کون سی رات چاند دیکھا تھا؟“ ہم نے کہا ایسی اور ایسی رات میں (یعنی فلاں رات میں) ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا وقت چاند دیکھنے پر موقوف رکھا ہے۔ پس جس رات کو تم نے چاند دیکھا ہے اسی وقت سے اس کو شمار کرو۔ ایک اور روایت میں جو ابو البختری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، یہ الفاظ ہیں کہ ہم نے مقام ذات عرق میں رمضان کا چاند دیکھا اور ایک شخص کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تصدیق کے لئے روانہ کیا (اس وجہ سے کہ ”روایت“ میں اختلاف ہو گیا تھا)۔ حضرت ابن عباس نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کا وقت چاند دیکھنے پر موقوف رکھا ہے، پس جب مطلع اُبراؤد ہو جائے تو دنوں کا شمار کر لو۔ (مسلم)

۱۸۸۳ وَعَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةٍ تَرَايْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْثَيْنِ فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْثَيْنِ فَقَالَ آتَى لَيْلَةَ رَأَيْتُمُوهُ تَلُّنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا لَا تَلُّوْا بَيْتَهُ فَهُوَ لِلَّيْلَةِ رَأَيْتُمُوهُ وَفِي رَدِّ آيَةٍ عَنْهُ قَالَ أَهْلَكْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَمَدَّكَ لِرُدِّ بَيْتِهِ فَإِنْ أُعْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاصْبِرُوا لِعِدَّةٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سحری اور افطار کا بیان

بَابُ

فصل اول

سحری کھانے کا حکم

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سحری کھاؤ اس لئے کہ سحر کھانے میں برکت ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۸۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْحَرُوا فَإِنَّ فِي السَّحْرِ بَرَكََةً - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سحری کے وقت کھانا اہل ایمان اور اہل کتاب کے درمیان ایک امتیاز ہے

حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے روزوں کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے

۱۸۸۶ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصِلْ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ

(یہود و نصاریٰ رات کو سو جانے کے بعد کھانا حرام سمجھتے تھے۔ اور ابتدائی اسلام
 (دَوَاۃُ مُسْلِمٍ) میں بھی یہی حکم تھا پھر حکم بدل گیا۔) (مسلم)

افطار میں جلدی بھلائی سے

۱۸۸۷ وَعَنْ سَهْلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يُخْبِرُونَ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ - (راہ) خبر پر رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے (یعنی غروبِ آفتاب کے بعد
 (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) فوراً ہی کریں گے۔) (بخاری و مسلم)

افطار کا وقت

۱۸۸۸ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَهُنَا وَآذَرَ النَّهَارُ مِنْ هَهُنَا وَغَدَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّيَّامُ - (مشرق) سے رات کی آمد ہو اور رادھر سے دن (مغرب کی جانب) جائے
 اور غروب ہو جائے آفتاب، پس روزہ دار روزہ افطار کر لے۔
 (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (بخاری و مسلم)

روزہ پر روزہ رکھنے کا مسئلہ

۱۸۸۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّكَ تَوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ذَايَكُم مِثْلِي إِنِّي أَبَيْتُ يُطْعِمَنِي رَبِّي وَيَسْقِيَنِي - (حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے
 روزہ پر روزہ رکھنے سے (یعنی اس طرح کہ درمیان میں افطار نہ کرے۔ ایک
 شخص نے کہا۔ یا رسول اللہ! آپ تو روزہ پر روزہ رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا
 تم میں مجھ جیسا کون ہے میں رات کو اس طرح گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھ کو
 کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔) (بخاری و مسلم)

فصل دوم

روزہ کی نیت کب کی جائے

۱۸۹۰ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَدَّ يَجْمَعَ الصَّيَّامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَّامَ لَهُ - (حضرت حفصہؓ کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص
 فجر سے پہلے روزہ کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں ہے۔) (ترمذی، ابوداؤد
 نسائی، دارمی۔)
 اور ابوداؤد نے کہا کہ اس کو معمر، زبیدی، ابن عیینہ اور یونس ایلیٰ حفصہ
 پر موقوف بیان کیا اور ان سب نے زہری سے روایت کیا۔

سحری کا آخری وقت

۱۸۹۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِنَاءُ فِي يَدِهِ فَلَا يَضَعُهُ حَتَّى يَفْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ - (حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب
 تم میں کوئی فجر کی اذان کی آواز سنے اور اُس کے ہاتھ میں پانی کا برتن ہو
 تو برتن کو اس وقت تک ہاتھ سے نہ رکھے جب تک اپنی ضرورت کو پورا نہ کرے
 (دَوَاۃُ ابوداؤد) (یعنی پانی پینا ہو تو پی لے۔) (ابوداؤد)

وقت ہوجانے پر افطار میں جلدی کرنے کی فضیلت

۱۸۹۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَحَبُّ عِبَادِي إِلَىَّ أَعَجَلَهُمْ فِطْرًا - (حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ
 خداوند تعالیٰ نے کہا ہے کہ میرے بندے میں سے سب سے زیادہ سب سے جلدی

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) روزہ افطار کرنے میں جلدی کرے۔ (ترمذی)

کھجور اور پانی سے افطار باعث برکت ہے

۱۸۹۳ وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَفْطِرْ عَلَى تَسْوِيفٍ بَرَكَهٖ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّهُ طَهُوْرٌ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَابْنُ قَائِمٍ وَالدَّارِمِيُّ وَلَمْ يَذْكُرْ فَإِنَّهُ بَرَكَهٖ غَيْرُ التِّرْمِذِيِّ) حضرت سلمان بن عامر کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے روزہ افطار کرنا چاہے اس کو چاہئے کہ وہ کھجور سے افطار کرے اس لئے کہ کھجور برکت کا سبب ہے اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرے اس لئے کہ پانی پاک کرے والا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ احمد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی افطاری

۱۸۹۴ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رُحَابٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُحَابًا فَمُمَبَّرَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ مُمَبَّرَاتٍ فَحَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے تھے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے افطار کرتے اگر خشک کھجوریں نہ ہوتیں تو چند چلو پانی سے افطار کرتے تھے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔) اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

روزہ افطار کرنے والے کو روزہ دار جیسا ثواب ملتا ہے

۱۸۹۵ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فْطَرَ صَائِمًا أَوْ جَعَلَ غَاذِيًا فَخَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَوَاهُ مُجِيبُ السُّئَالِ فِي شَرْحِ السُّنَنِ) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص افطار کرے روزہ دار کو یا کسی غازی کا سامان درست کرے تو اس کو اسی کے برابر ثواب ملے گا۔ (ترمذی اور شرح السنہ میں اس کو صحیح السنہ بھی روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے) افطار کے وقت ارشاد گرامی (صلی اللہ علیہ وسلم)

۱۸۹۶ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْطَرَ قَالَ هَذِهِ النَّفَاسَةُ وَأَبْتَلَتِ الْعُرُوقُ وَخَبَّتِ الْأَجْنُ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کرتے تو فرماتے: گئی پیاس، تر ہو گئیں رگیں اور ثابت ہو ا ثواب اگر خدا نے چاہا۔ (ابوداؤد)

افطار کی دعا

۱۸۹۷ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، مُرْسَلًا) حضرت معاذ بن زہرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ (یعنی اے اللہ! تیرے ہی لئے روزہ رکھا میں اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا میں) (ابوداؤد، مرسل)

فضل سوم

جلدی افطار کرنے کا ثمرہ

۱۸۹۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَلَ النَّاسُ (ترمذی) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک کہ لوگ افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے اس لئے کہ یہود و نصاریٰ

روزہ افطار کرنے میں دیر کرتے ہیں۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

الْفِطْرَ لَا تَأْكُلُ الْبُحْرَى يُؤَخِّرُونَ - رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ -

جلدی افطار کرنا سنون ہے

حضرت ابو عطیہؓ کہتے ہیں کہ میں اور مسروقؓ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں حاضر ہوئے اور ان سے کہا۔ اے ام المؤمنین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں دو اشخاص ہیں جن میں سے ایک تو افطار کرنے اور نماز پڑھنے میں جلدی کرتا ہے اور دوسرا افطار کرنے اور نماز پڑھنے میں دیر کرتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا افطار کرنے اور نماز پڑھنے میں کون جلدی کرتا ہے؟ ہم نے عرض کیا عبد اللہ بن مسعودؓ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے راوی کا بیان ہے کہ دوسرا شخص جو افطار اور نماز میں تاخیر کرتا تھا، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ۔ (مسلم)

۱۸۹۹
۱۵ وَعَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ قَالَتْ أَتَيْهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ قُلْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَتْ هَكَذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ الْيُؤَخِّرُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

سحری بابرکت ہے

حضرت عرواض بن ساریہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ رمضان میں مجھ کو سحری کھانے کے لئے طلب فرمایا اور کہا اَلُوْا بابرکت کھانے کی طرف۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۱۹۰۰
۱۶ وَعَنْ عُرَيْضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّحْرِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاةِ الْمُبَارَكَةِ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

بہترین سحری

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین سحری کھانا کھجور ہے۔ (ابوداؤد)

۱۹۰۱
۱۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ سُحُورُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

روزہ کو پاک کرنے کا بیان

بَابُ تَنْزِيهِ الصَّوْمِ

فصل اول

لغو باطل کلام اور بے ہودہ افعال روزہ کے منافی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جھوٹ بولنا اور بُرا کام کرنا نہ چھوڑے (روزے میں) تو خدا تعالیٰ اس کی ضرورت نہیں ہے کہ کوئی اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ (بخاری)

۱۹۰۲
۱۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَوَّيْدَعُ قَوْلِ الزُّوْرِ وَالْعَمَلِ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَتَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روزہ میں بوسہ اور مساس وغیرہ کا مسئلہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ

۱۹۰۳
۱۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبَلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ
وَكَانَ أَمْلَكُكُمْ لَا رِبَّه -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (بخاری و مسلم)۔

۱۹۰۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْ رُكُّهُ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ غَيْرِ حُلٍّ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ -
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان میں کبھی ایسا اتفاق ہوتا کہ حالت جنابت میں صبح ہو جاتی اور یہ جنابت (ناپاکی) احتلام کے سبب نہیں (بلکہ جماعت کے سبب ہوتی تھی) پس آپ غسل فرماتے اور روزہ رکھ لیتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۰۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ دُمْتُفَقٌ عَلَيْهِ -
روزہ کی حالت میں سینگی کچھوانا جائز ہے
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھری سینگیاں کچھوائیں حالت احرام میں اور روزہ کی حالت میں بھی۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيَتِمِّمْ صَوْمَهُ فَإِنَا أَطَعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ -
بھول چوک سے کھانا پینا جائز ہے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزہ کی حالت میں بھول کر کچھ کھاپی لے تو وہ اپنے روزہ کو پورا کرے (اس لئے کہ جو کچھ اس نے بھول کر کھایا یا پیہ وہ) خدا نے اس کو کھلایا یا پلایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۰۶ وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَةٍ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَحِدُ رَقَبَةً تَعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مَسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ وَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْرٌ فِيهِ تَسْرٌ وَالْعَرَقُ الْمَكْتَلُ لَفِئَةً قَالَ آيَتُ السَّائِلِ قَالَ أَنَا قَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ عَلَى أَفْقَرٍ مِنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ تَوَالَهُ مَا بَيْنَ لَا بَعْرَ هَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے پوچھا کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے پاس کوئی غلام ہے جس کو آزاد کرے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو اتنی طاقت رکھتا ہے کہ مسلسل دو چھینے کے روزے رکھ سکے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی رخاموش بیٹھ گئے (گو یا کسی کا انتظار کر رہے ہوں) غرض ہم اسی طرح بیٹھے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عرق کھجوروں کا لایا گیا (عرق کھجور کے پٹھوں کا ایک بڑا تھمبلا) آپ نے پوچھا سائل کہاں سے اس نے کہا میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا اس کو لے جا اور خیرات کر دے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ کیا اس شخص کو خیرات دوں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو، قسم ہے خدا کی میری دو دنوں اطراف میں کوئی گھر والا میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج

آهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَصَلِّكَ اللَّهُمَّ صَلَاتِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَدْبَتْ أُنْيَابُهُ شَمًّا قَالَ أَطْعِمَهُ أَهْلَكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نہیں ہے (دونوں اطراف سے اس کی مراد وہ دو پہاڑیاں تھیں جو مدینہ کے مشرق و مغرب میں واقع ہیں) رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر منہ پر ہاتھ رکھا کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں۔ اور پھر فرمایا کھلا اپنے گھر والوں کو۔

فصل دوم

روزہ میں بیوی کی زبان اپنے منہ میں لینے کا مسئلہ

۱۹۰۸ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقْبِلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ يَمَسُّ لِسَانَهَا -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لیتے تھے ان کا، اور زبان چومتے تھے ان کی دہانی ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی۔ (ابوداؤد)

روزہ کی حالت میں مباشرت

۱۹۰۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَبَاشِرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَهُ وَأَتَاهُ آخَرُ فَسَأَلَهُ فَفَهَا لَهُ فَإِذَا الَّذِي رَخَّصَ لَهُ شَيْخٌ وَإِذَا الَّذِي نَهَا عَنْهَا شَابٌّ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ وہ روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے اختلاط کرے؟ تو آپ نے اس کو اجازت دے دی۔ ایک اور شخص آیا اور اس نے بھی یہی سوال کیا۔ آپ نے اس کو منع کر دیا۔ جس کو آپ نے اجازت دے، بڑا بوڑھا تھا۔ اور جس کو منع کیا وہ جوان تھا۔ (ابوداؤد)

روزہ کی حالت میں قے ہونے کا مسئلہ

۱۹۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَرَعَهُ الْفَقْرُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنْ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلَيْقِنْ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ الْيُؤُسِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْبُخَارِيُّ لَا أَرَاهُ مُحْفُوظًا -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص پر روزہ کی حالت میں قے کا غلبہ ہو اس پر قضا واجب نہیں اور جو شخص قعداۃ کے لئے اس پر قضا واجب ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔ اور اسے علی بن یونس کے علاوہ کوئی روایت نہیں کرتا۔

۱۹۱۱ وَعَنْ مُعَدَّانَ بْنِ بِلَالٍ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ قَالَ فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ فِي مَسْجِدٍ مَشُوقٍ فَقُلْتُ أَتَا أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ قَالَ صَدَقَ وَأَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوعًا -

اور امام بخاری نے فرماتے ہیں۔ میں اس حدیث کو محفوظ نہیں سمجھتا۔ معدان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قے کی پھر افطار کیا روزہ اس کے بعد میں یعنی معدان (مسجد دمشق میں ثوبان سے ملا اور ان سے کہا کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قے کی اور پھر روزہ افطار کر لیا۔ ثوبان نے کہا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے سچ کہا اور میں نے آپ کے وضو کے لئے برتن میں پانی بھرا تھا۔ (ابوداؤد، ترمذی، دارمی)

روزہ کی حالت میں مسواک کرنی جائز ہے

۱۹۱۲ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أَحْصِي يَتَسَوَّكُ وَهُوَ

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسواک کرتے دیکھا ہے کہ میں نے نہیں

صَاحِبَائِهِمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ) کرسکتا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

روزہ میں سرمہ لگانا جائز ہے

۱۹۱۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَكْبَيْتُ عَمْنِي أَفَأَكْخُلُ وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَابْنُ عَاتِكَةَ التِّرَاوِيُّ يُضَعِّفُ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری آنکھیں دکھتی ہیں کیا روزہ کی حالت میں میں سرمہ لگاؤں؟ آپؐ فرمایا ہاں۔ (ترمذی) اور ترمذی نے کہا اس کی اسناد قوی نہیں ہے اور عاتکہ التریاوی ضعیف کی گئی ہے۔

روزہ کی حالت میں سر پر پانی ڈالنا مکروہ نہیں

۱۹۱۴ وَعَنْ بَعْضِ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرَجِ يَمْشِي عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِمَّنْ الْعَطَشُ أَوْ مِنْ الْحَرِّ۔ (رَوَاهُ مَا لِكُ وَابْنُ دَاوُدَ)

نبی ﷺ کے بعض اصحاب روایت ہو کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو مقام عرج میں روزہ کی حالت میں دیکھا کہ سر پر پانی ڈالتے تھے پیاس کی شدت یا گرمی کی زیادتی کے سبب۔

(ابن ماجہ۔ ابوداؤد)

روزہ میں کھینچنے لگوانے کا مسئلہ

۱۹۱۵ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَدِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَى رَجُلًا بِالْبَقِيعِ وَهُوَ يَحْتَجُّهُ وَهُوَ اخِذٌ بِبِدْمِي لِنَمَافِي عَشْرَةٍ خَلَّتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ تَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)۔ قَالَ الشَّيْخُ إِذَا مَا مَرَّ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللَّهُ وَتَأَوَّلَهُ بَعْضُ مَنْ رَحِمَ فِي الْحِجَامَةِ نَعَرَ صَائِلًا لِفْطَارِ الْمَحْجُومِ لِلضُّعْفِ وَالْحَاجِمِ لِأَنَّهُ لَا يَأْمَنُ مِنْ أَنْ يَمِيلَ شَيْءٌ إِلَى جَوْفِهِ يَمْنَعُ الْمَلَا زِمَ۔

حضرت شداد بن ادیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بقیع میں ایک شخص کے پاس تشریف لے گئے جو بھری ہوئی سینکیاں کھجوا رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور رمضان کی اٹھارہ تاریخ تھی آپؐ اس کو سینکیاں کھجواتے دیکھ کر فرمایا سینکیاں کھینچنے والے اور کھجواتے والے دونوں نے روزہ توڑ ڈالا۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

(امام محی السنۃ نے فرمایا سینکیاں کھجواتے کے متعلق افطار کی اجازت دینے والوں نے تادیل کی ہے یعنی سینکیاں کھجواتے والا کمروری کے سبب اور سینکیاں کھینچنے والا اس سبب افطار کے قریب ہوتا ہے کہ سینکیاں چوسنے سے اس کے پیٹ میں ضرور کچھ نہ کچھ جانے کا احتمال ہے)۔

بلاعذر روزہ نہ رکھنا

۱۹۱۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمَ مَا مَنَ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رَخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقِفْ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَلَا نَصَامَهُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ تَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ خَالَسٍ فِي تَرْجُمَةِ أَبِي) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا ابْنَ أَبِي الْبَخَّارِيِّ يَقُولُ أَبُو الْمُظَوِّسِ التِّرَاوِيُّ لَا أَعْرِفُ لِهَذَا الْحَدِيثِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص روزہ نہ رکھے رمضان میں بغیر کسی عذر (شرعی) یا رخصت (وجہ علانیہ) کے، تو اس کا ساری عمر روزہ رکھنا بھی اس کا بدل نہیں ہو سکتا (یعنی اگر بغیر کسی شرعی اجازت یا رخصت کے کسی نے ایک دن کا روزہ بھی ناغہ کیا تو ساری عمر روزہ رکھنے سے بھی اس کا بدلہ نہیں ہو سکتا)۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ بخاری)

ترمذی نے لکھا ہے کہ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ کہتے تھے کہ اس حدیث کے سوا ابوالمظوسؒ کی کوئی اور روایت مجھ کو نہیں ملی۔

بلاروح روزہ ؟

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہت سے روزہ دار ہیں کہ ان کو ان کے روزے سے سوائے پیسا رہنے کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا اور بہت رات کو عبادت کرنیوالے ہیں کہ نہیں حاصل ہوتا ان کو ان کی عبادت سے کچھ، مگر جاگنا (یعنی بہت سے روزہ دار اور رات کو عبادت کرنے والے لوگ ہیں جن کے روزے اور عبادت بے فائدہ ہوتی ہے اور ثواب نہیں ملتا)۔ (دارمی) اور لقیط بن صبرہ کی حدیث سنن الوضوء کے بیان میں ذکر کی گئی۔

فضل سوم

سینگی کے اور احکام سے روزہ نہیں ٹوٹتا

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم چیزیں ہیں جو روزے دار کے روزے کو نہیں توڑتی۔ ایک سینگی کھجور انا اور تھے جو خود بخود آتے اور میسرے اختلام۔ (ترمذی)

ترمذی نے کہا یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ اس کے ایک راوی عبد الرحمن بن زید کو حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

ثابت بنانی رحمہ کہتے ہیں کہ انس بن مالک سے پوچھا گیا کہ کیا تم روزہ دار کے لئے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سینگی کھجور انا کو برا سمجھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا کہ نہیں البتہ اس خیال سے کہ سینگی سے روزہ دار کو ضعف ہو جاتا ہے ممکن ہے اس کمزوری سے روزہ ٹوٹ جائے۔ (بخاری)

بخاری اس روایت کو معلق بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روزہ کی حالت میں سینگی کھجور انا کرتے تھے۔ پھر آپ نے روزہ کی حالت میں سینگی کھجور انا چھوڑ دیا اور روزوں کے دنوں میں رات کو کھینچتے تھے۔

کلی کی تری اور تھوک نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

عطارؓ کہتے ہیں کہ روزہ دار اگر منہ میں پانی لے کر کلی کرے اور پھر پانی کو منہ سے نکال دے تو روزہ کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا اور تھوک اور جو چیز منہ کے اندر باقی ہے اس کو نکل لینے سے کچھ ہرج نہیں ہے۔ اور روزہ دار مصطکی کو نہ چبائے۔ اور اگر روزہ دار مصطکی کا تھوک نکل جائے تو اس میں نہیں کھسکتا کہ اس کا روزہ ٹوٹا یا نہیں، لیکن اس سے منع کیا جاتا ہے۔ (بخاری)

۱۹۱۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مَن صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظَّمَأُ وَكَمْ مَن قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا الشَّوَدُ - (دَوَاةُ الدَّارِمِيِّ)

وَذَكَرَ حَدِيثُ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ فِي بَابِ مَسْنِ الْوُضُوءِ -

۱۹۱۸ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يَفْطُرُنَ الصَّائِمَ الْحَجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْإِحْتِلَامُ - (دَوَاةُ التِّرْمِذِيِّ)

وَقَالَ هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ غَيْرِهِ مَحْفُوظٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ يَلْتَوِي وَيُضَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ -

۱۹۱۹ وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الْبُنَانِيِّ قَالَ سَأَلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنْتُمْ تَكْرَهُونَ الْحَجَامَةَ لِلصَّائِمِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ -

(دَوَاةُ الْبُخَارِيِّ)

۱۹۲۰ وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيلًا قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ -

۱۹۲۱ وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ إِنْ مَضَى مَنَ شَمَ أَخْرَجَ مَا فِي فِيهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَصْرُءُ أَنْ يَنْزِدَ رِيْقًا وَمَا بَقِيَ فِي فِيهِ وَلَا يَمْصُخُ الْعِلْكَ فَإِنْ أَرْدَرَ رِيْقُ الْعِلْكَ لَا أَقُولُ إِنَّهُ يَفْطُرُ وَلَكِنْ يَنْتَهِي عَنْهُ - (دَوَاةُ الْبُخَارِيِّ فِي تَرْجُمَةِ بَابِ)

بَابُ صَوْمِ الْمُسَافِرِ

مُسَافِرُ كَيْ رُزْءِ كَابِيَانُ

فَصْلُ اَوَّلُ

سفر کی حالت میں روزہ رکھنا اور روزہ نہ رکھنا دونوں جائز ہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حمزہ بن عبدالمطلب نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا میں سفر میں روزہ رکھوں اور حمزہ کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا جی چاہے رکھ اور چاہے نہ رکھ۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ہم رمضان کی سولہویں تاریخ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کو روانہ ہوئے۔ ہم میں سے بعض نے (جو قوی تھے) روزہ رکھا۔ اور بعض نے (جو کمزور تھے) روزہ نہیں رکھا۔ نہ بڑا کہا روزہ نہ بڑا نہ روزہ دار کو اور نہ بڑا روزہ دار نے روزہ رکھا۔ (مسلم)

ضعف اور مشقت کی حالت میں روزہ نہ رکھنا ہی مسافر کے لئے بہتر ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے کہ ایک جگہ (ازدحام) دیکھا اور پھر ایک شخص پر نظر پڑی جس پر (دعویٰ سے بچاؤ کے لئے) سایہ کیا گیا تھا۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا روزہ دار ہے۔ آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کیسی نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے بعض نے ہم میں سے روزہ رکھا اور بعض نے نہیں رکھا۔ پس ہم ایک روز گرم دن میں ایک منزل میں اترے جن لوگوں نے روزہ رکھا تھا وہ ضعف سے نڈھال ہو کر گر پڑے اور جن لوگوں نے روزہ نہیں رکھا تھا وہ اپنے کاموں میں مشغول رہے چنانچہ انھوں نے خمیوں کو کھڑا کیا اور اونٹنیوں کو پانی پلایا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا: آج وہ لوگ جنھوں نے روزہ نہیں رکھا ہے توبہ لے گئے۔ (بخاری و مسلم)

سفر میں روزہ توڑنے کی اجازت ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ سے مکہ کو روانہ ہوئے۔ آپ نے (اس سفر میں) مقام عسفان تک روزہ رکھا پھر وہاں پہنچ کر آپ نے پانی منگایا اور ہاتھ میں پانی لے کر لوگوں کو دکھانے کے لئے ادباً کیا اور پھر پی لیا (یعنی روزہ نہیں رکھا) اسی طرح آپ نے مکہ تک سفر کیا (یعنی اس سفر میں بھی روزہ نہیں رکھا) اور یہ رمضان کا مہینہ

۱۹۲۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ إِلَّا مَسَكِي قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَقَالَ إِنَّ شِئْتَ فَصُمْ وَلَا تَشِئْتَ فَافْطِرْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۲۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ عَشْرَةِ مَضَيْتُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ فَلَمْ يَلْعَبِ الصَّائِمُ عَلَى الْفَاطِرِ وَلَا الْفَاطِرُ عَلَى الصَّائِمِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۲۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زَحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظَلَّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا أَصَائِمُ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۲۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْفَاطِرُ فَذَلَّلْنَا مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ فَسَقَطَ الصَّوَامُونَ وَقَامَ الْفَاطِرُونَ فَضَرَبُوا الْأَبْنِيَةَ وَسَقَوْا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْفَاطِرُ وَالْيَوْمُ بِالْأَجْدِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۲۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ لِيَرَاهُ النَّاسُ فَأَفْطَرَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدْ

تھا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں ابن عباسؓ لوگوں سے کہا کرتے تھے کہ حضورؐ نے (سفر میں) روزہ رکھا بھی ہے اور نہیں بھی رکھا پس جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ اپنے مقام عسفان میں عصر کے بعد روزہ افطار کیا تھا۔

صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ
فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ شَرِبَ
بَعْدَ الْعَصْرِ -

فصل دوم

حالت سفر میں روزہ کی معافی

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر کے لئے آدھی نماز معاف کر دی ہے اور معاف کر دیا ہے روزہ کو مسافر کے لئے، دودھ پلانے والی اور حاملہ (خواتین) کے لئے۔ (ابوداؤد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ)

۱۹۲۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمَسَافِرِ
شَطْرَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ عَنِ الْمَسَافِرِ عَنِ الْمَوْضِعِ وَالْحُجَلِ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

اگر سفر میں آسانی اور آرام ہو تو روزہ رکھ لینا مستحب ہے

حضرت سلمہ بن محبت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، جس شخص کے پاس اچھی سواری ہو جو آرام سے اس کو منزل تک پہنچائے اس کو چاہئے کہ روزہ رکھے جہاں رمضان آجائے۔ (ابوداؤد)

۱۹۲۸ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ مَحْبُوتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ حِمْلٌ
تَأْوِي إِلَى شَيْءٍ فَلْيَصِّمْ رَمَضَانَ حَيْثُ أَذْكَهُ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

فصل سوم

سفر میں روزہ جاری رکھنے اور آنحضرتؐ کی متابعت نہ کرنے پر آپؐ کی برہمی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان میں مکہ گئے۔ آپؐ اس سفر میں مقام کراع غیم تک روزہ رکھا اور آپؐ کے ہمراہیوں نے بھی روزہ رکھا۔ پھر آپؐ نے پانی منگایا اور اس کو اونچا اٹھایا تاکہ لوگ دیکھ لیں اور پھر اس کو پی لیا۔ اس کے بعد آپؐ سے کہا گیا کہ بعض لوگوں نے روزہ رکھا ہے آپؐ نے فرمایا وہ نافرمان ہیں وہ سخت گنہگار ہیں۔

۱۹۲۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ
عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَيْمِ
فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا ابْنَهُ مِنْ مَاءٍ فَرَفَعَهُ حَتَّى نَظَرُوا النَّاسُ
إِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَيَقِيلُ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ
صَامَ فَقَالَ أُولَئِكَ الْعَصَاةُ أُولَئِكَ الْعَصَاةُ (رَوَاهُ)

سفر میں روزہ رکھنا اور حضر میں روزہ نہ رکھنا دونوں میں مشابہت

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر میں رمضان کا روزہ رکھنا ایسا ہے جیسا کہ گھر میں رمضان کا روزہ نہ رکھنا (یعنی سخت گناہ ہے)۔ (ابن ماجہ)

۱۹۳۰ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَامَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمٌ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ
كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

سفر میں روزہ نہ رکھنا ہی اولیٰ ہے

حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں اپنے اندر سفر میں روزہ رکھنے کی قوت رکھتا ہوں، کیا گناہ ہو گا اگر میں روزہ رکھ لوں؟ آپؐ نے فرمایا روزہ نہ رکھنے کی خدا

۱۹۳۱ وَعَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَسْمِ قَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُنِي قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ
فَهَلْ عَلَىَّ جُنَاحٌ قَالَ هِيَ رُحْمَةٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

فَمَنْ أَخَذَ بِهَا حَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ. (دَوَاۃ مُسْلِمٍ)

کی طرف سے اجازت ہو پس جو شخص اس اجازت کے فائدہ اٹھائے بہتر ہے اور جو کوئی روزہ رکھنا پسند کرے اس پر کچھ گناہ بھی نہیں ہے۔ (مسلم)

بَابُ الْقَضَاءِ قضا و روزہ کا بیان

فصل اول

حضرت عائشہؓ کے قضا و روزے

۱۹۳۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ قَالَ يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ نَعْنِي الشَّغْلَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرے ذمہ قضا و روزے ہوتے تھے لیکن میں ان کو شعبان کے مہینے کے سوا کسی مہینے میں قضا کرنے کی قوت نہ رکھتی تھی۔ یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہما راوی کہتے ہیں کہ چونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی خدمت میں زیادہ مشغول رہتی تھیں اس لیے رمضان کے وہ روزے جو حیض کے سبب قضا ہو جاتے تھے وہ دن سمیٹنے

کی نہیں رکھ سکتی تھیں اور شعبان میں ان کو رکھنے کا موقع ملتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

عورت اپنے خاوند کی مرضی کے بغیر نفل روزے نہ رکھے

۱۹۳۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ مِنْ رَوْجِهَا شَاهِدًا إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنُ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ. (دَوَاۃ مُسْلِمٍ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شوہر کی موجودگی میں عورت کو نفل روزہ رکھنا جائز نہیں مگر شوہر کی اجازت سے۔ اور عورت کو چاہئے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں نہ آنے دے۔ (مسلم)

حائضہ پر روزہ کی قضا واجب ہے نماز کی قضا واجب نہیں

۱۹۳۳ وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَِّةِ أَنَّهَا قَالَتْ لِعَائِشَةَ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ يُصِيبُنَا ذَلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ. (دَوَاۃ مُسْلِمٍ)

معاذہ عدویہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا بات ہے کہ حائضہ عورت روزہ قضا کرتی ہے اور نماز قضا نہیں کرتی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہم کو یہ مصیبت (حیض) پیش آتی تھی پس ہم کو روزہ کی قضا کا حکم کیا جاتا اور نماز کی قضا کا حکم نہیں کیا جاتا تھا۔ (مسلم)

میت کے ذمہ روزوں کا فدیہ

۱۹۳۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ مِمَّا مَرَّ عَنْهُ فَإِنَّهُ لِيَّ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ قضا و روزے ہوں تو اس کا وارث (روزے رکھے یا اس کی طرف فدیہ دے)۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۱۹۳۵ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ

نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی مَرَّجائے اور اس کے ذمہ ماہ رمضان کے

شَهْرٍ رَمَضَانَ فَلْيَطْعَمَ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مَسْكِينٍ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)
وَقَالَ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ عُمَرَ -
روزے ہوں تو چاہئے کہ کھانا کھلا یا جائے ہر روزے کے بدلے
ایک مسکین کو۔ (ترمذی)
اور ترمذی کہتے ہیں صحیح یہ ہے کہ یہ ابن عمرؓ پر موقوف ہے۔

فصل سوم

نہ کسی کی طرف سے نماز پڑھی جاسکتی ہے نہ روزہ رکھا جاسکتا ہے

۱۹۲۶ عَنْ مَا لِكِ بَلَّغَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُسْأَلُ
هَلْ يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ أَوْ يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ
أَحَدٍ يَقُولُ لَا يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ وَلَا يُصَلِّي
أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ - رَوَاهُ فِي الْمَوْطَأِ
مالک کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ سے اس قسم کے سوالات کئے
جاتے تھے کہ کیا کوئی روزہ رکھے کسی کی طرف سے یا نماز پڑھے کوئی کسی
کی طرف سے؟ تو آپ اس کے جواب میں کہہ دیتے کہ کوئی کسی کی
طرف روزہ رکھے نہ نماز پڑھے۔ (موطأ)

بَابُ صِيَامِ التَّطَوُّعِ فَضْلُ أَوَّلِ

نفل روزہ کے بارے میں آپ کا معمول

۱۹۳۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى يَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ
لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا
رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ وَ
فِي رَوَايَةٍ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَكَانَ
يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا -
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجب روزہ رکھتے
تو برابر روزے رکھتے رہتے تھے یہاں تک کہ ہم کہنے لگے کہ اب آپ روزے
نہ چھوڑیں گے اور رجب روزے چھوڑ دیتے تو ہم یہ کہتے کہ اب آپ روزے
نہ رکھیں گے اور میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کسی ہینے کے روزے پورے کئے ہوں مگر رمضان کے اور نہیں دیکھا میں نے
کہ زیادہ رکھے ہوں روزے آپ نے کسی ہینے کے مگر شعبان کے۔ اور ایک روایت
میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آپ ماہ شعبان کے پورے روزے
رکھتے تھے اور کبھی شعبان میں تھوڑے روزے رکھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۳۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ
أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا
كُلَّهُ قَالَتْ مَا عَلِمْتُه صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا
رَمَضَانَ وَلَا أَفْطَرَ كُلَّهُ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ حَتَّى
مَضَى لِسَيْدِيهِ -
عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت
کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ہینے کے پورے روزے رکھتے تھے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نہیں جانتی کہ آپ نے کسی ہینے کے پورے روزے رکھے
ہوں مگر رمضان کے اور کوئی ہینہ ایسا بھی نہیں گزرا کہ آپ اس میں بالکل
روزے نہ رکھے ہوں یہاں تک کہ آپ وفات پائی۔ (مسلم)

شعبان کے آخری دو دنوں کے روزے

۱۹۴۰ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ ابْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَهُ أَوْ سَأَلَ رَجُلًا وَغَيْرًا
يَسْمَعُ فَقَالَ يَا أَبَا فَلَانٍ أَمَا صُمْتَ مِنْ سَدْرِ
حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا
یا آپ نے کسی اور سے پوچھا اور عمرانؓ سننے لگے کہ فلاں شخص کے باپ کیا تو نے
آخر شعبان کے روزے نہیں رکھے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا جب

شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ (دُتَّفَقَ عَلَيْهِ) کے بعد۔ (بخاری و مسلم)

محرم میں نفل روزہ کی فضیلت

۱۹۴۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الْقَبُولَةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ رَدَّوَاهُ مُسْلِمٌ (مسلم)

یوم عاشورہ کے روزے کی فضیلت

۱۹۴۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَتَخَذِي صِيَامُ يَوْمٍ فَضْلَهُ عَلَى غَيْرِهِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهَذَا الشَّهْرُ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ (دُتَّفَقَ عَلَيْهِ)

یوم عاشورہ کے روزہ کا مسئلہ

۱۹۴۳ وَعَنْهُ قَالَ حِينَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَوْمٌ يُعْظِمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْقِيَتْ إِلَا قَابِلٌ لَا صَوْمَ (التَّاسِعَ - رَدَّوَاهُ مُسْلِمٌ)

یوم عرفہ کا روزہ

۱۹۴۴ وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَادَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرٍ يَبْكُ فَهَ فَشَرِبَهُ (دُتَّفَقَ عَلَيْهِ) (بخاری و مسلم)

زی الحجہ کے عشر اول میں روزہ رکھنے کا مسئلہ

۱۹۴۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ (رَدَّوَاهُ مُسْلِمٌ)

نفل روزے

۱۹۴۶ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ فغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ (مسلم)

غضبناک ہو گئے۔ حضرت عمرؓ نے آپؐ کے غصہ کو دیکھا تو یہ کہنا شروع کیا :
 رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوذُ بِاللّٰهِ
 مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهِ (یعنی راغی ہوئے ہم اللہ کے
 ربؐ ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمدؐ کے نبی ہونے پر یہاں
 مانگتے ہیں ہم خدا سے، خدا کے اور اس کے رسول کے غصہ سے) حضرت عمرؓ نے
 باریؐ کو کہتے رہے یہاں تک کہ حضورؐ کا غصہ فرو ہو گیا۔ پھر عمرؓ نے کہا یا رسول
 اللہؐ اس شخص کا کیا حال ہے جو ہمیشہ روزہ رکھے؟ آپؐ فرمایا اس نے
 روزہ رکھنا، افطار کیا (یعنی روزہ نہیں رکھا) پھر حضرت عمرؓ نے پوچھا یا رسول
 اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کا کیا حال ہے جو دو دن روزہ رکھے اور
 ایک دن نہ رکھے؟ آپؐ نے فرمایا اس کی کون طاقت رکھتا ہے۔ پھر حضرت
 عمرؓ نے پوچھا جو شخص ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن نہ رکھے؟ فرمایا
 یہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ پھر عمرؓ نے پوچھا جو شخص ایک دن روزہ
 رکھے اور دو دن روزہ نہ رکھے؟ فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ اس کی طاقت
 مجھ کو نصیب ہو۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین
 روزے ہر تہینہ کے اور رمضان سے رمضان تک یہ سارے سال (یعنی ہمیشہ کے)
 روزے ہیں یعنی ان کا ثواب ایسا ہوتا ہے جیسا کہ ہمیشہ روزہ رکھنے کا) اور
 عرفہ کے دن کا روزہ۔ مجھ کو خدا سے امید ہے کہ یہ روزہ دور کرے گا گناہ اس
 سال کے جو اس سے پہلے کے ہیں اور گناہ اس سال کے جو اس کے بعد کے ہوں۔

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِہِ فَلَمَّا رَاٰی
 عُمَرَ غَضِبَہُ قَالَ رَضِیْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ
 دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ
 وَغَضَبِ رَسُوْلِہِ فَجَعَلَ عُمَرُ یَدِیْہِ ذٰلِکَ الْکَلَامَ
 حَتّٰی سَمِعَ غَضَبَہُ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ مِنْ
 یَصُوْمُ الدَّھْرَ کُلَّہُ قَالَ لَا صَبَامَ وَلَا انْطَرَاوُ قَالَ
 لَوْ یَصُومُ وَلَوْ یُفْطِرُ قَالَ کَیْفَ مَنْ یَصُوْمُ یَوْمَیْنِ وَ
 یُفْطِرُ یَوْمًا قَالَ وَ یُطِیْعُ ذٰلِکَ اَحَدًا قَالَ کَیْفَ مَنْ
 یَصُوْمُ یَوْمًا وَ یُفْطِرُ یَوْمًا قَالَ ذٰلِکَ صَوْمُ دَاوُدَ
 قَالَ کَیْفَ مَنْ یَصُوْمُ یَوْمًا وَ یُفْطِرُ یَوْمَیْنِ قَالَ
 وَیَدُوْتُ اَنِّیْ طُفُوْتُ ذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنْ کُلِّ شَہْرِ رَمَضَانَ
 اِلٰی رَمَضَانَ فَهٰذَا صِبَاْمُ الدَّھْرِ کُلَّہُ صِبَاْمُ یَوْمٍ
 عَرَفَہُ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُکْفِرَ السَّنَۃَ
 الَّتِیْ قَبْلَہُ وَ السَّنَۃَ الَّتِیْ بَعْدَہُ وَ صِبَاْمُ یَوْمٍ
 عَاشُوْرَاءُ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُکْفِرَ السَّنَۃَ
 الَّتِیْ قَبْلَہُ۔

(درواۃ مسلم)

ادریوم عاشورہ کا روزہ، خدا سے امید ہے کہ ایک سال پہلے کے گناہ دور کرے گا۔ (مسلم)

پیر کے دن روزہ کی فضیلت

حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا پیر کے
 روزہ کی بابت تو آپؐ نے فرمایا میں اسی روز پیدا کیا گیا اور اسی روز
 قرآن نازل ہونا شروع ہوا۔ (مسلم)

۱۹۴۷ وَعَنْہِ قَالَ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّمَ عَنْ مَوْمِ الْاَشْتَنِیْنَ فَقَالَ فِیْہِ وِلْدَتُ
 وَفِیْہِ اُنْزِلَ عَلَیَّ۔ (درواۃ مسلم)

ہر مہینہ میں تین دن نفل روزے

معاذہ عدویہؓ کہتی ہیں کہ انھوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا
 کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرتے
 تھے؟ انھوں نے کہا ہاں پھر میں نے پوچھا مہینے کے کن دنوں میں روزے
 رکھتے تھے تو انھوں نے کہا آپؐ کو اس کی پروا نہ تھی جن دنوں میں چاہا
 روزہ رکھ لیتے تھے۔ (مسلم)

۱۹۴۸ وَعَنْ مَعَاذَۃِ الْعَدَوِیَّۃِ اَنَّہَا سَاَلَتْ عَائِشَۃَ
 اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ مِنْ
 کُلِّ شَہْرِ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ اَیِّ
 اَیَّامِ الشَّہْرِ کَانَ یَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ یَکُنْ یُبَاۡلِیْ مِنْ اَیِّ
 اَیَّامِ الشَّہْرِ یَصُوْمُ۔ (درواۃ مسلم)

شش عید کے روزے

حضرت ابو ایوب انصاریؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۹۴۹ وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّہُ حَدَّثَہُ
 ۱۱

علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص رمضان کے روزے رکھے پھر شوال میں پھر روزے رکھے تو گویا اس نے ہمیشہ کے روزے رکھے۔
(مسلم)

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ممنوع روزے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الفصحی کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۵۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ - (رُمْتُقُ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو دنوں میں روزہ رکھنا (جائز) نہیں ہے یعنی عید الفطر اور عید اضحیٰ کے دن۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۵۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى - (رُمْتُقُ عَلَيْهِ)

ایام تشریق

حضرت نبیشہ ہزلی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام تشریق (یعنی از دس تا تیرہ ذی الحجہ) کھانے پینے اور خدا کی یاد کرنے کے دن ہیں۔ (مسلم)

۱۹۵۲ وَعَنْ نُبَيْشَةَ الْهَذَلِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامٌ أَكَلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جمعہ کے دن روزہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص جمعہ کا روزہ رکھے تو اس طرح رکھے کہ اس کے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد کا بھی روزہ رکھے۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۵۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ - (رُمْتُقُ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کی رات عبادت کے لئے اور جمعہ کے دن کو روزہ کے لئے مخصوص نہ کرو مگر ہاں ہو سکتا ہے کہ تمہارے روزہ کے دن جمعہ پڑ جائے۔ (مسلم)

۱۹۵۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْتَصِمُوا بَيْنَهُ الْجُمُعَةَ بِيَوْمٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخْتَصِمُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

خدا کی راہ میں ایک دن نفل روزہ رکھنے کا اجر

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ایک دن کا روزہ رکھے خدا کی راہ میں تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے ستر برس کی راہ پر دور رکھتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۵۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَعْدَ وَجْهِهِ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا - (رُمْتُقُ عَلَيْهِ)

اعمال میں میانہ روی اختیار کرنے کا حکم

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک روز) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے عبداللہ! مجھ کو خبر دی گئی ہے کہ تو دن کو روزہ رکھتا اور رات کو عبادت کرتا ہے (روزانہ) میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا ایسا نہ کر۔ روزہ بھی رکھ اور روزہ ترک بھی کر۔ رات میں عبادت بھی کر اور سو بھی۔ اس لئے کہ تیرے جسم کا

۱۹۵۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَلَمْ أَحَدِدْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمِّمْ وَأَفْطِرْهُمْ وَتَمْرَفَاتِ لِحَبْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا إِنْ لَعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنْ

لِيُذْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا لَّصَامٍ مِّنْ صَامٍ الَّذِي هُمْ صَوْمُ
ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الَّذِي هُمْ عَلَيْهِ مِنْ كُلِّ
شَهْرٍ ثَلَاثَةٌ أَيَّامٌ وَقَدْ أَمَرَ الْقُرْآنُ فِي كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ
إِنِّي أَطِيقُ أَكْثَرَهُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ مِمَّنْ أَفْضَلَ الْقَوْمِ
صَوْمَهُمْ أَوْ دَ صِيَامُ مَرْبُوعٍ وَافْطَارُ يَوْمٍ وَقَدْ أَمَرَ
فِي كُلِّ سَبْعٍ لَيَالٍ مَّرَّةً وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

بھی تجھ پر حق ہے تیری آنکھ کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے جہان کا بھی
تجھ پر حق ہے جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا اُس نے (گویا) روزہ نہیں
رکھا۔ چہنچہ میں تین دن کے روزے (نواب میں) ہمیشہ کے روزوں کے
برابر ہیں۔ تو ہر مہینہ میں صرف تین دن کے روزے رکھا اور چہنچہ میں
ایک قرآن پڑھ۔ میں نے عرض کیا۔ میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا
ہوں۔ آپ نے فرمایا تو پھر بہترین روزے رکھ یعنی داؤد علیہ السلام
کا روزہ ایک دن روزہ اور ایک دن ناغہ۔ اور سات راتوں میں
ایک قرآن پڑھا اور اس پر زیادہ نہ کر۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

پیر اور جمعرات کے روزے

۱۹۵۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات
کا روزہ رکھتے تھے۔
(ترمذی نسائی)

۱۹۵۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ الْإِعْمَالُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ
وَالْخَمِيسِ فَاحْبُتْ أَنْ يُعْرِضَ عَنْ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
پیش کئے جاتے ہیں (خدا کے دربار میں) اعمال پیر اور جمعرات کے
دن۔ پس میں پسند کرتا ہوں یہ کہ میرے اعمال پیش کئے جائیں اور میں
روزہ سے ہوں۔ (ترمذی)

ایام بھض کے روزے

۱۹۵۹ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا أَصُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصُمُّ
ثَلَاثَ عَشْرَةٍ دَارِجَ عَشْرَةٍ وَخَمْسَ عَشْرَةٍ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اے ابو ذر! جب کہ تو روزے رکھنے چاہے تو ہر مہینے میں تین روزے نہ رھو
چودھویں اور پندرھویں کو رکھ۔
(ترمذی نسائی)

جمعہ کے دن نفل روزہ رکھنا جائز ہے

۱۹۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ عُرَّةٍ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةً
أَيَّامٍ وَقَلْبًا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ الْإِسْلَامِيُّ فِي ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
(کبھی) روزہ ہر مہینے کے شروع میں رکھتے تین دن اور بہت کم ایسا
ہوتا کہ جمعہ کے دن روزہ نہ رکھتے ہوں۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابوداؤد)
اور اس کو ابوداؤد نے "ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ" تک روایت کیا ہے۔

آنحضرت ہفتہ کے سب دنوں میں روزہ رکھتے تھے

۱۹۶۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتِ وَالْأَحَدِ
الْإِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخَرِ الثَّلَاثَةَ وَالْأَرْبَعَةَ
وَالْخَمِيسَ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایک مہینہ میں ہفتہ، اتوار اور پیر کے روزے رکھتے تھے اور دوسرے
مہینہ منگل، بدھ اور جمعرات کے روزے رکھتے تھے۔
(ترمذی)

نفل روزوں کی ابتداء پیر یا جمعرات سے

۱۹۶۲ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ
 ۲۵ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ ثَلَاثَةَ
 أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوْ لَهَا الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ
 (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو علمِ محمد سے
 کہا کرتے تھے کہ میں ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھا کروں اور
 ان روزوں کو پیر سے شروع کروں یا جمعرات سے۔

ہمیشہ روزہ رکھنے کی ممانعت کی وجہ

۱۹۶۳ وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْقُرَشِيِّ قَالَتْ سَأَلْتُ أَوْ
 ۲۶ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِبْيَانٍ
 الذَّهَرُ قَالَ إِنْ لَمْ يَهْلِكْ عَلَيْكَ حَقُّهُمْ رَمَضَانَ
 وَالَّذِي يَكِلِيهِ وَكُلَّ أَرْبَعَاءَ وَخَمِيسٍ فَإِذَا أَنْتَ
 قَدْ صُمَمْتَ الذَّهَرُ كُلَّهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت مسلم قرشیؓ کہتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ سے
 ہمیشہ روزہ رکھنے کی بابت دریافت کیا، یا اور کسی نے پوچھا تو آپؐ نے
 فرمایا تجھ پر ترے گھر والوں کا بھی حق ہے تو رمضان کے روزے رکھ
 اور رمضان کے بعد کے پھر روزے اور ہر بدھ اور جمعرات کا روزہ (ان
 روزوں کے رکھنے سے) گویا کہ تو نے ہمیشہ روزے رکھے۔ (ابوداؤد - ترمذی)

عرفات میں عرفہ کے دن روزہ مکروہ ہے

۱۹۶۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 ۲۷ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَلَّى عَنْ صَوْمِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ يَوْمَهُ
 (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میدانِ عرفہ میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے
 رسول اللہ ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے۔

صرف ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

۱۹۶۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ عَنْ أُخْتِهِ السَّمَاءِ أَنَّ
 ۲۸ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُوا يَوْمَ
 السَّبْتِ إِلَّا فِيْمَا افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ
 أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ أَوْ عَوْدٍ شَجَرَةٍ
 فَلْيَمْضِغْهُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
 وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبید اللہ ابن بسرؓ اپنی بہن سماءؓ سے روایت کرتے ہیں کہ
 انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہفتہ کا روزہ نہ رکھو مگر
 اس صورت میں جب کہ تم پر فرض کیا جائے پھر اگر نہ پائے تم میں سے کوئی
 شخص (روزہ افطار کرنے کے لئے کوئی چیز) مگر انگور کا پوست یا درخت کی
 لکڑی تو بس اسی کو چبا لے۔ (احمد - ابوداؤد - ترمذی - ابن ماجہ)

خدا کی راہ میں ایک دن روزہ رکھنے کی فضیلت

۱۹۶۶ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 ۲۹ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ
 بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
 (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو امامہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص روزہ
 رکھے خدا کے لئے ایک دن کا، تو اللہ تعالیٰ اُس کے اور دوزخ کے درمیان
 ایک خندق (جائے) کر دیتا ہے جیسی کہ آسمان و زمین کے درمیان خندق
 ہے۔ (ترمذی)

جاڑے میں روزہ رکھنا بل مشقت ثواب حاصل کرنا ہے

۱۹۶۷ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 ۳۰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْنَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمِ فِي
 الشَّتَاءِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

حضرت عامر بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
 ٹھنڈی غنیمت (یعنی محنت کے بغیر مال کا بل جانا) جاڑے دن کا روزہ جو
 (احمد - ترمذی - ابوداؤد) اور یہ حدیث مرسل ہے اور ابو ہریرہؓ کی حدیث میں

مُرْسَلٌ)۔ وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ أَيَّامِ أَضْحِيَةِ كَبَابٍ فِي بَابِ الْأَضْحِيَةِ۔

فصل سوم

یوم عاشورہ کا روزہ کیوں؟

۱۹۶۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا مَا يَتَوَمَّ عَاشُورَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي تَصُومُونَهُ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ أَنْجَى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَقَوْمَهُ وَغَرَقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوسَى شُكْرًا فَخَنَ تَصَوْمَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَنَ أَحَقُّ وَأَدْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ (متفق)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشورہ کے دن روزہ رکھتے دیکھا آپ ان سے پوچھا کیا تم اس دن میں بھی روزہ رکھتے ہو، یہ دن کیسا ہے؟ یہودیوں نے کہا یہ بہت بڑا عظمت دن ہے اسی روز خدا نے موسیٰ اور ان کی قوم کو نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا۔ پس موسیٰ نے شکر کے طور پر اس دن کا روزہ رکھا اور ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا۔ ہم تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کے حقدار ہیں پس آپ نے خود بھی روزہ رکھا اور دوسرے لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (متفق علیہ یعنی بخاری و مسلم)

ہفتہ و اتوار کے دن روزہ رکھنے میں یہودی نصاریٰ کی مخالفت

۱۹۶۹ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفُومُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاِحْدِ أَكْثَرَ مَا يَصُومُ مِنَ الْأَيَّامِ وَيَقُولُ إِنَّهُمَا يَوْمَا عِيدِ الْمَشْرِكِينَ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَخَالِفَهُمْ۔ (رواه أحمد)

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ رکھتے تو اکثر ہفتہ اور اتوار کے دن رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ دونوں دن مشرکوں کی عید کے دن ہیں میں چاہتا ہوں کہ ان ایام میں ان کی خوشی کی مخالفت کروں۔ (احمد)

فرضیت رمضان سے قبل عاشوراء کے روزے کی زیادہ تاکید تھی

۱۹۷۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِاصْيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَيَحْتَنَّا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُ نَا عِنْدَهُ فَلَمَّا فَرَضَ رَمَضَانَ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهِنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْ نَا عِنْدَهُ۔ (رواه مسلم)

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو عاشورہ کے دن کے روزہ کا حکم فرماتے تھے اور رغبت دلاتے تھے کہ ہم عاشورہ کا روزہ رکھیں اور عاشورہ کا دن قریب آجائے پر ہماری خبر گیری کیا کرتے تھے۔ پھر جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو آپ نے ہم کو نہ عاشورہ کے دن کے روزہ کا حکم دیا اور نہ منع فرمایا اور نہ ہماری خبر گیری کی۔ (مسلم)

سنت مؤکدہ روزے

۱۹۷۱ وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ أَدْبَحَ لَمْ تَكُنْ يَدْعُهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَ عَاشُورَاءَ وَالْعَشْرِ وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكَعَاتِ الْفَجْرِ (رواه النسائي)

حضرت حفصہؓ کہتی ہیں چار چیزیں ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نہ پھوڑتے تھے ایک عاشورہ کا روزہ، دوسرے نوروزے ذی الحجہ کے اور تین روزے ہر مہینے کے اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔ (نسائی)

ایام بیض کے روزے

۱۹۷۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبَيْضِ فِي حَضَرٍ وَلَا مَقَرٍ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض (۱۳-۱۵ قمری تاریخ) کے روزے کبھی نہ پھوڑتے تھے، نہ سفر میں

(رَوَاةُ النَّاسِیُّ) نہ حضرتیں۔ (نسائی)

بدن کی زکوٰۃ روزہ رکھنا ہے

۱۹۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ ذِكَاةُ الْحَدِّ لَكُمْ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

(رَوَاةُ ابْنِ مَاجَةَ) (ابن ماجہ)

پیر اور جمعرات کی فضیلت کیوں؟

۱۹۴۴ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ فَقَالَ إِنَّ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ فِيهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ إِلَّا ذَا هَاجِرٍ يَقُولُ دَعَمَهَا حَتَّى يَصْطَلِحَا۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے آپؐ پوچھا گیا۔ یا رسول اللہ! آپ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے ہیں؟ آپؐ فرمایا (ہاں) پیر اور جمعرات کے دن خداوند متعال ہر مسلمان کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے مگر ان لوگوں کے گناہ معاف نہیں کرتا جو آپس میں ملاقات ترک کر دیں اور ان کی نسبت فرمادیتا ہے ان کو چھوڑ دو تا آنکہ صلح نہ کریں۔

(رَوَاةُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ) (احمد۔ ابن ماجہ)

اللہ کی خوشنودی کے پیش نظر روزہ رکھنے والے کی فضیلت

۱۹۴۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مِمَّا يَوْمًا ابْتِغَاءَ دَجَّةٍ ابْتِغَاءَ اللَّهِ مِنْ جَهَنَّمَ كَبْعًا غَوَّابًا طَائِرٌ وَهُوَ قَرِيبٌ حَتَّى مَاتَ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص خدا کی خوشنودی کیلئے ایک دن کا روزہ رکھے خداوند تعالیٰ اس کو دوزخ سے اس قدر دور کر دیتا ہے جتنا کہ کوئی بچہ اپنے سے بڑھاپے تک اٹھے

(رَوَاةُ أَحْمَدُ وَدَوْدُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ)

زوال سے پہلے روزہ کی نیت کا بیان

بَابُ

فَضْلُ اَوَّلِ

نفل روزہ کی نیت دن میں کی جاسکتی ہے

۱۹۴۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَإِنِّي إِذَا صَائِمٌ ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخِرَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْدَى لَنَا حَيْثُ فَقَالَ أَرِيدْنِيهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَآكَلُ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی ﷺ ایک روز میرے پاس آئے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی (کھانے کی) چیز ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا میں اس وقت روزہ دار ہوں (یعنی چونکہ کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے اس لئے میں نے اس وقت نیت کر لی ہے) پھر آپ اسی طرح ایک روز اور تشریف لائے اور اسی طرح پوچھا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے پاس ہریرے میں جس آداب ہے۔ آپ نے فرمایا مجھ کو دکھاؤ صبح کو میں نے روزہ کا ارادہ کر لیا تھا۔ پھر آپ نے (جس آداب) دکھایا۔ (مسلم)

(رَوَاةُ مُسْلِمٍ)

لے "تیس" ایک قسم کا کھانا جو بالیدہ جیسا ہوتا ہے اور کھجور، گھی اور قروت سے تیار کیا جاتا ہے۔ قروت: پانی بچلے ہوئے دہی یا چھانچہ یا ہلے ہوئے دودھ یا دہی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

روزہ دار کے سامنے کھانا

۱۹۸۱ عَنْ أُمِّ عِمْرَانَ بِنْتِ كَعْبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ فَقَالَ لَهَا كَلِي فَقَالَتْ إِنِّي صَائِمَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّائِمَ إِذَا أَكَلَ مِنْ عِنْدِكَ مَلَأَتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يَفْرَغُوا (رواه أحمد والنسائي وابن ماجه والدارقطني)

حضرت ام ہمارہ بنت کعب کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے چنانچہ میں نے آپ کے لئے کھانا منگوایا۔ آپ نے ام ہمارہ سے فرمایا تم بھی کھاؤ۔ انھوں نے کہا میرا روزہ ہے۔ آپ نے فرمایا روزہ دار کے سامنے جب کھانا کھایا جائے تو فرشتے اس پر اس وقت تک رحمت بھیجتے ہیں کہ کھانے والے کھانے سے فارغ ہوں۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارقطنی)

فصل سوم

۱۹۸۲ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَعَدَّى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْكُلُ رِزْقَنَا وَهَئُلَ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ اسْتَعْرَتْ يَا بِلَالُ أَنَّ الصَّائِمَ يُسَبِّحُ عِظَامَهُ وَيَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ مَا أُكِلَ عِنْدَكَ (رواه البيهقي في شعب الإيمان)

حضرت بریدہ کہتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اُس وقت آپ صبح کا کھانا کھا رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا بلال صبح کا کھانا حاضر ہے۔ بلال نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا روزہ ہے۔ آپ نے فرمایا ہم اپنا رزق کھاتے ہیں اور بلال کا رزق جنت میں ہو پھر فرمایا۔ بلال رضی اللہ عنہ تم جانتے ہو روزہ دار کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں، اور اس کے لئے فرشتے مغفرت چاہتے ہیں اُس وقت تک کہ اس کے سامنے کھانا کھایا جائے۔ (بیہقی)

بَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر کا بیان

فصل اول

شب قدر کب آتی ہے؟

۱۹۸۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوُثُمِ الْعَشْرِ الْآخِرَةِ مِنْ رَمَضَانَ (رواه البخاري)

حضرت عائشہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو (یعنی ۲۱-۲۳-۲۵ اور ۲۹ میں)۔ (بخاری)

۱۹۸۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّ بِلَالَ بْنَ مَحْبَابٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَّلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَّاتِ فِي السَّبْعِ الْأَوَّلِ فَمِنْ كَانَ مُتَعَبٍ بِهَا فَلْيَتَحَدَّثْهَا فِي السَّبْعِ الْآخِرِ (متفق عليه)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کو رمضان کی آخری سات راتوں میں شب قدر بہ حالت خواب دکھائی گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ متفق ہوئے خواب آخری سات راتوں پر تمہارے لئے پس جو شخص تلاش کرنا چاہے شب قدر کو تو وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۸۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّمَسُّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ یعنی انیسویں، سٹائیسویں اور

لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي تَامِسَةٍ تَبْقَى فِي مَابَعَةٍ تَبْقَى فِي خَامِسَةٍ
تَبْقَى - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

پچیسویں کو۔

(بخاری)

۱۹۸۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْآخِرَ وَسَطِي فِي قُبَّةِ تَرْكِيَّةٍ ثُمَّ اطَّلَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ إِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ لِمَنْ هَذِهِ اللَّيْلَةُ ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْآخِرَ وَسَطُهُمْ إِنِّي فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْآخِرَ فَقَدْ أُرِيتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنْسِنَتْهَا وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ مِنْ مَبِيتَيْهَا فَالْتَمِسُوَهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ وَالْتَمِسُوا فِي كُلِّ وَتَرٍ قَالَ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلَى جَبْهَتِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ مَبِيتَيْهَا
اِحْدَى وَعِشْرِينَ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي الْمَعْنَى وَاللَّفْظِ لِمُسْلِمٍ إِلَى قَوْلِهِ فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ وَ الْمَاءِ فِي الْبُخَارِيِّ وَ فِي رَوَايَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا پھر درمیان عشرہ میں اعتکاف کیا اپنے ایک ترکہ خیمہ کے اندر۔ پھر (ایک روز) خیمہ کے اندر سے سر نکال کر فرمایا۔ میں نے پہلے عشرہ میں شب قدر کو تلاش کرنے کے لئے اعتکاف کیا تھا پھر اعتکاف کیا میں درمیان عشرہ میں پس میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے بتلایا کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرہ میں جو پس جو شخص میرے ساتھ اعتکاف کرنا چاہے وہ آخری عشرہ میں اعتکاف کرے۔ مجھ کو شب قدر خواب میں دکھائی گئی تھی پھر مجھ کو مل گیا۔ میں نے خواب میں اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ میں کیمچ میں سجدہ کر رہا ہوں شب قدر کی صبح کو۔ پس تلاش کر دو تم شب قدر کو آخری عشرہ میں اور تلاش کر دو ہر طاق رات میں۔ راوی کا بیان ہے کہ جس رات کو شب قدر رسول اللہ ﷺ نے دیکھی تھی اس رات کو میں نے برسا تھا اور مسجد کی چھت کھجوروں کی شاخوں کی تھی اور بارش سے مسجد ٹپکی۔ پس دیکھا میں نے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیشانی پر مٹی اور پانی کا نشان تھا اور یہ کیسویں تاریخ کی صبح تھی۔

(بخاری و مسلم)

اور عبد اللہ بن انیس کی روایت میں تیسویں تاریخ کا لفظ جو حضرت زبیر بن جُبَیْش کہتے ہیں کہ میں نے ابی بن کعبؓ سے پوچھا

شب قدر کی علامت

کہ تمہارے (دینی) بھائی ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جو شخص سال کی تمام راتوں میں عبادت کرے وہ شب قدر کو پالے گا۔ ابی بن کعبؓ کہا خدا ان پر رحم کرے انھوں نے اس خیال سے یہ کہا ہے کہ ہمیں لوگ اس رات پر بھروسہ نہ کر لیں، واقعہ یہ ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ کو یہ معلوم تھا کہ شب قدر رمضان میں ہے اور رمضان کے آخری عشرہ میں ہے اور وہ تیسویں رات ہے پھر ابی بن کعبؓ نے قسم کھائی کہ وہ تیسویں رات ہے اور انشاء اللہ نہ کہا۔ پس میں نے کہا تم کس دلیل سے ایسا کہتے ہو؟ انھوں نے کہا ان علامات یا نشانیوں سے جن سے ہم کو رسول اللہ ﷺ نے آگاہ فرمایا ہے۔ یعنی یہ کہ اس رات کی صبح کو آفتاب نکلتا ہے تو اس میں روشنی نہیں ہوتی (یعنی بہت کم ہوتی ہے)۔ (مسلم)

۱۹۸۳ عَنْ زُبَيْرِ بْنِ جُبَيْشٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي بَنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَفْتِمِ الْحَوْلَ يَصِيبُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَبْطِلَ النَّاسُ أَمَّا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ وَآخِرُهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَشْنِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ يَا نَعِي شَيْءٌ تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رمضان کے آخری عشرہ میں مجاہدہ

۱۹۸۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت و اطاعت میں غیر معمولی کوشش کرتے تھے اور کسی دوسرے عشرہ میں اتنی نہ کرتے تھے۔ (مسلم)

۱۹۸۹ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِيزْرَهُ وَاتَّخَذَ لِنَلَهٍ وَارْتَقَى أَهْلَهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تہبند کو مضبوط باندھ لیتے۔ راتوں کو جاگتے اور اپنے گمراہوں کو جگاتے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

لیلۃ القدر کی دعا

۱۹۹۰ عَنْ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَنَّ لَيْلَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا قَالَ قُولِي اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ حَبِيبٌ الْعَفْوُ فَاعْفُ عَنِّي - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ: یا رسول اللہ! اگر مجھ کو شب قدر معلوم ہو جائے تو بتلائیے میں اس میں کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا یہ کہو: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ حَبِيبٌ الْعَفْوُ فَاعْفُ عَنِّي (یعنی اے اللہ تو معاف کر نبی والا ہو پسند فرماتا ہو معاف کرنے کو پسند ہو مجھ کو معاف کر) (احمد، ابن ماجہ، ترمذی)۔ ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے۔

شب قدر کی راتیں

۱۹۹۱ وَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّسْوِيعَا يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي سَبْعِ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي سَبْعِ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي خَمْسِ يَبْقَيْنَ أَوْ آخِرَ لَيْلَةٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ تلاش کرو شب قدر کو باقی نو راتوں میں یا باقی سات راتوں میں یا باقی پانچ راتوں میں یا باقی تین راتوں میں یا آخری رات میں۔ (ترمذی)

شب قدر رمضان میں آتی ہے

۱۹۹۲ وَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب قدر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ ہر رمضان میں ہوتی ہے۔ (ابوداؤد)

شب قدر ۲۳ ویں شب

۱۹۹۳ وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَبِيٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي بِأَدْبِيَةِ أَكُونُ فِيهَا وَأَنَا أَصَلِّي فِيهَا بِحَمْدِ اللَّهِ فَمُرِّي بِلَيْلَةٍ أَنْزِلُهَا إِلَيَّ هَذَا الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَنْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ قِيلَ لِأَبْنِهِ كَيْفَ كَانَ أَبُوكَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ لِحَاجَةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَإِذَا

حضرت عبد اللہ بن ابی نبیہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا گھر خنک میں ہے میں وہیں رہتا اور وہیں نماز پڑھتا ہوں خدا کا شکر ہے پس مجھ کو بتلائیے کہ ایک رات (یعنی شب قدر کو) میں اس مسجد نبوی میں حاضر ہو کر عبادت کروں؟ آپ نے فرمایا تیسویں رات کو آجاؤ عبد اللہ کے بیٹے سے پوچھا گیا کہ تمہارے والد کیا کرتے تھے؟ تو انھوں نے بتایا وہ راتیں تاریخ کو (بعد نماز عصر مسجد نبوی میں داخل ہوتے) (اعتکاف کرتے) اور

صَلَّى الصَّبْرَ وَجَدَّ ابْنَهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ
عَلَيْهَا وَلَحِقَ بِبَابِ بَيْتِهِ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

پھر مسجد سے کسی کام کے لئے باہر نہ نکلے۔ یہاں تک کہ صبح کی نماز پڑھتے ہیں
نماز صبح پڑھ کر وہ مسجد سے باہر نکلے اور اپنی سواری پر جو مسجد کے باہر
موجود ہوئی سوار ہو کر اپنے جنگل میں چلے جاتے۔ (ابوداؤد)

فضل سوم

آنحضرت کو شب قدر کا علم اور اس کا بیان

۱۹۹۲ عَنْ عِبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بَلِيلَةَ الْقَدْرِ فَلَا حِيَ رَجُلًا
مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بَلِيلَةَ الْقَدْرِ
فَلَا حِيَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ قَدْ فُتِحَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ
خَبَرُكُمْ فَالتَمِسُوْهَا فِي النَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَ
الْحَامِسَةِ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ نبی ﷺ شب قدر کی اطلاع
ہم لوگوں کو دینے کے لئے گھر سے باہر نکلے پس جھگڑا کیا دو مسلمانوں نے، تو
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم کو شب قدر کی اطلاع کرنے
آیا تھا کہ فلاں اور فلاں شخص نے جھگڑا کیا۔ پس شب قدر کی شناخت
مجھ سے اٹھالی گئی۔ شاید تمہارے لئے یہ بہتر ہو۔ اب تم اس کو انیسویں
تیسویں اور پچیسویں (شب) میں تلاش کرو۔ (بخاری)

شب قدر کی فضیلت

۱۹۹۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فِي كُبْكُبَةٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ يَصَلُّونَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ
قَائِمٍ أَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا كَانَ
يَوْمُ عِيدِهِمْ يَعْنِي يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَا هِيَ لَهُمْ مَلَائِكَةٌ
فَقَالَ يَا مَلَائِكَتِي مَا جِئْتُمْ أَجِيرٌ فِي عَمَلِهِ قَالُوا
رَبَّنَا جِئْنَاكَ أَنْ يُؤْتِيَ أَجْرَهُ قَالَ مَلَائِكَتِي عِبِيدُ
وَأَمَّا فِضْوَانِي فَرَضْتَنِي عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوا يَعْبُدُونَ
إِلَى الدَّعَاءِ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكَرَمِي وَعُلُوْمِي وَ
ارْتِفَاعِ مَكَانِي لَا حِيْبَةَ لَهُمْ يَقُولُ ارْجِعُوا فَقَدْ
غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالُوا
فَارْجِعُوا مَغْفُورًا لَّهُمْ -
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب
لَیْلَةُ الْقَدْرِ ہوتی ہے تو جبریل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت کے ساتھ آتے
ہیں اور ہر اس بندہ پر رحمت بھیجتے ہیں یا اس کی بخشش کی دعا کرتے ہیں
جو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر خدا کا ذکر اور عبادت کرتا ہوتا ہے پھر جب ان
کی (یعنی مسلمانوں کی) عید (عید فطر) کا دن ہوتا ہے تو خداوند تعالیٰ
اپنے ان بندوں کے سبب اپنے فرشتوں کے سامنے فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ
اے میرے فرشتو! اس مزدور کی اجرت کیا ہے جو اپنا کام پورا کرے؟ فرشتے
عرض کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار! اس کی اجرت یہ ہے کہ اس کو پورا
معاوضہ دیا جائے۔ خداوند تعالیٰ کہتا ہے، اے میرے فرشتو! میرے
غلاموں اور میری لونڈیوں نے فرض کو ادا کر دیا پھر وہ گھروں سے
دعا کے لئے عید گاہ کی طرف نکلے قسم ہے اپنی عزت، اپنے جلال، اپنی
بخشش، اپنے کرم، اپنے بلند مرتبہ اور اپنی بلند منزلت کی، میں ان کی دعا
کو قبول کروں گا۔ پھر خداوند تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! اپنے گھروں کو
لوٹ جاؤ میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پھر عید گاہ سے مسلمان اس حال میں
واپس ہوتے ہیں کہ ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (بیہقی)

بَابُ الْإِعْتِكَافِ

فصل اول

اعتکاف کا بیان

عورتیں اپنے گھروں میں اعتکاف کریں

۱۹۹۶ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ وَالْآخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَذْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روح کو قبض فرمایا پھر آپ کے بعد آپ کی بیویوں نے اعتکاف کیا۔ (بخاری و مسلم)

خیبر بھلائی کے بارہ میں آنحضرتؐ بہت سخی تھے

۱۹۹۷ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَحْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ كَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ يَحْرِمُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ أَحْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنے اور لوگوں کو نفع پہنچانے کے اعتبار سے تمام لوگوں میں زیادہ سخی تھے اور خصوصاً ماہ رمضان میں آپ کی سخاوت بہت بڑھ جاتی تھی۔ جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے تھے اور آپ ان کے سامنے قرآن پڑھتے تھے پس جبریل علیہ السلام آپ سے ملاقات کرتے تو آپ کی سخاوت مینہ لائے دالی ہوا سے بڑھ جاتی۔ (بخاری و مسلم)

رمضان میں حضرت جبریلؑ کے ساتھ آنحضرتؐ کا دور

۱۹۹۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ يُعْرَضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنُ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً ، فَعُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ وَكَانَ يُعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَأَعْتَكَفَ عِشْرِينَ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پیش کیا جاتا تھا یعنی پڑھتے تھے ، حضرت جبریلؑ آپ کے سامنے قرآن ہر سال میں ایک مرتبہ اور جس سال آپ کا انتقال ہوا اس سال دو مرتبہ پڑھا گیا اور حضورؐ ہر سال دس دن اعتکاف کرتے تھے اور سال وفات میں آپ نے بیس دن اعتکاف کیا۔ (بخاری)

آداب و شرائط اعتکاف

۱۹۹۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ أَذَى إِلَى رَأْسِهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْجَلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِلَّا نِسَاءً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے تو مسجد کے اندر سے سر کو میری طرف کر دیتے اور میں آپ کے سر میں لنگھی کر دیتی اور اعتکاف کی نیت میں آپ گھر کے اندر نہ آتے مگر انسانی حاجت کو پورا کرنے کے لئے (یعنی پیشاب ، پاخانے اور غسل وغیرہ کے لئے)۔ (بخاری و مسلم)

بحالت جاہلیت مالی گنمی نذر کو پورا کرنے کا مسئلہ

۲۰۰۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَأَوْفِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں نے اسلام قبول کرنے سے پہلے نذر مالی بھی کیا کہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) کر دیا گا۔ آپ نے فرمایا۔ اپنی نذر پوری کرو۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

سنت مؤکدہ کی قضاء

۲۰۰۱ عَنْ أَنَسِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ ذِمَّيْنٍ وَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُفْقِلُ اعْتَكَفَ عَشْرِينَ. (رَوَاهُ الْإِسْلَامُ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي بَنِی كَعْبٍ رَضِيَ عَنْهُ) حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ لیکن ایک سال اعتکاف نہیں کیا۔ پھر جب دوسرا سال آیا تو میں دن کا اعتکاف کیا۔ (ترمذی) ابو داؤد اور ابن ماجہ نے یہ حدیث ابی بن کعبؓ سے روایت کی ہے۔

اعتکاف کی ابتداء؟

۲۰۰۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكِفِهِ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو صبح کی نماز پڑھتے اور پھر اپنے اعتکاف کی جگہ میں چلے جاتے۔ (ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

اعتکاف کی حالت میں مریض کی عبادت

۲۰۰۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْمَرِيضِينَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ وَلَا يُعْرِجُ لِيَسْئَلَ عَنْهُ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ اعتکاف کی حالت میں بیمار کی عبادت کرتے پس آپ مسجد سے سیدھے جاتے اور مریض کے پاس زیادہ دیر نہ ٹھہرتے اور اس کی پرسش کر کے چلے آتے۔ (ابو داؤد)

اعتکاف کے آداب

۲۰۰۴ وَعَنْهَا قَالَتْ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يُبَاشِرَ هَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا جُدُّ مِنْهُ وَلَا اِعْتِكَافٍ إِلَّا بِصُومٍ وَلَا اِعْتِكَافٍ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اعتکاف کرنے والے کے لئے طریقہ سنت یہ ہے کہ وہ کسی بیمار کی عبادت نہ کرے نماز جنازہ کے لئے نہ جائے عورت کو ہاتھ نہ لگائے اور نہ مباشرت کرے اور نہ کسی ضرورت سے باہر نکلے مگر ایسی ضرورت سے باہر جاسکتا ہے جس سے مجبوری ہو اور نہیں درست ہوتا اعتکاف مگر روزے سے اور اعتکاف صحیح نہیں مگر بڑی مسجد میں (یعنی اس مسجد میں جہاں باقاعدہ جماعت سے نماز ہوتی ہو)۔ (ابو داؤد)

فصل سوم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معتکف؟

۲۰۰۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ فِرَاشَهُ أَوْ جَوَازِيَهُ لَهُ سَرِيرًا وَرَأَى أَسْطُوَانَةَ التَّوْبَةِ. (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ اعتکاف کرتے تو آپ کے لئے فرش بچھایا جاتا تھا یا ستون توبہ کے پیچھے تخت یا چار پائی کو بچھادیا جاتا تھا۔ (ابن ماجہ)

معتکف کیلئے اجر

۲۰۰۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ وَهُوَ يَعْتَكِفُ الدُّنُوبَ وَيُجْزَى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلٍ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اعتکاف کرنے والے کے حق میں یہ فرمایا ہے کہ وہ گناہوں سے باز رہتا ہے اور نیکیاں اُس کے لئے جاری کی جاتی ہیں، ایسی نیکیاں جیسی کہ عام طور پر

الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) نیکیاں کرنے والے ہر قسم کی نیکیاں کرتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

کتاب فضائل القرآن

فصل اول

قرآن سیکھنے اور سکھانے والا سب سے بہتر ہے

۲۰۰۴ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن کو سیکھا اور سکھایا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) (بخاری)

قرآن پڑھنے کی فضیلت

۲۰۰۸ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ آيَتُكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَعْلُدَ وَكُلَّ يَوْمٍ إِلَى الْبُطْحَانِ وَالْعَقِيقِ فَأَيُّ بَنَاتَيْنِ كَوَمَا دَيْنٍ فِي غَيْرِ اسْمٍ وَلَا قَطْعٍ رَأَى فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّنَا نُحِبُّ ذَلِكَ قَالَ أَفَلَا يَعْلُدُوا أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلُمُ أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَمَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ وَارْبَعٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ وَمِنْ أَعْدَاءٍ هِيَ مِنَ الْإِبِلِ۔ حضرت عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ ہم لوگ صفہ (پٹا ہوا چبوترہ) پر بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا۔ تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ بطحان یا عقیق کے بازاروں میں جائے اور وہاں سے بڑے کوہان کی دُوداؤں لائے بغیر گناہ اور بغیر رشتہ داری کے تعلق کو منقطع کئے ہوئے (یعنی جائز طریقہ پر) ہم نے عرض کیا ہم سب اس کو پسند کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم میں سے جو شخص مسجد جائے اور قرآن کی دو آیتیں سکھائے یا پڑھے۔ یہ بہتر ہے اس کے لئے دُوداؤں لٹینے سے اور تین آیتیں تین اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی اور چار آیتیں چار اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی اور آیتوں کا شمار بہتر ہوگا اونٹنیوں کے شمار سے۔ (مسلم)

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۰۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ حُبٍّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خِلَافَاتٍ عِظَامٍ سَمَانَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَفْرَعُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خِلَافَاتٍ عِظَامٍ سَمَانَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ماہر قرآن کی فضیلت

۲۰۱۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَةِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَعَنَّى فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کا ماہر ان فرشتوں کے ساتھ ہے جو اعمال کے اعتبار سے برگزیدہ اور نیکو کار ہیں (یعنی وہ فرشتے جو لوح محفوظ سے اللہ اکبر کی کتابیں لکھتے ہیں) اور وہ شخص جو قرآن کو اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس کو پڑھنا مشکل ہوتا ہے اس کو دو ثواب ملتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۲۰۱۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

حسد نہ کیا جائے مگر دو شخصوں پر ایک تو اس پر جس کو خدا نے قرآن عطا فرمایا (یعنی جس کو قرآن یاد ہو گیا) پس وہ دن رات قرآن پڑھتا اور عبادت کرتا ہے اور دوسرے اس پر جس کو خدا نے مال بخشا اور وہ اس سے دن رات نیک کاموں پر خرچ کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَا لَا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

قرآن پڑھنے والے اور نہ پڑھنے والے کی مثال

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مومن کا حال جو قرآن پڑھتا ہے ترجیح کی مانند ہے کہ اس کی خوشبو عمدہ اور مزہ شیریں ہوتا ہے اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا اس کا حال کھجور کی مانند ہے جس میں خوشبو نہیں لیکن مزہ شیریں ہے۔ اور اس منافق کا حال جو قرآن نہیں پڑھتا اندرائیں کے مانند ہے کہ اس میں خوشبو ہے اور مزہ بھی تلخ ہے۔ اور اس منافق کا حال جو قرآن پڑھتا ہے خوشبودار پھول کی مانند ہے کہ بُو عمدہ ہے اور مزہ تلخ۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس مومن کا حال جو قرآن پڑھتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے ترجیح کی مانند ہے اور اس مومن کا حال جو قرآن نہیں پڑھتا اور اس پر عمل بھی نہیں کرتا کھجور کی مانند ہے۔

۲۰۱۲ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأَنْثَى رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْخَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الزَّيْتُونَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ الْوَعْدُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالْأَنْثَى وَالْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالْتَّمْرَةِ -

قرآن پڑھنے اور نہ پڑھنے والے کے درجہ کی بلندی اور پستی

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعہ ایک قوم کو بلند کرتے ہیں تو دوسری قوم کو پست کرتے ہیں۔ (مسلم)

۲۰۱۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيُنْزِعُ بِهِ الْآخَرِينَ - (رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

قرآن سننے کے لئے فرشتوں کا اشتیاق و اثر و عام

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت اسید بن حضیر نے بیان کیا ہے کہ میں رات کو سورہ بقرہ پڑھ رہا تھا اور میرا گھوڑا میرے پاس بندھا ہوا تھا کہ بیکار میں نے دیکھا کہ گھوڑا اُچھلنے کودنے اور شوخیاں کرنے لگا۔ میں پڑھنے پڑھتے خاموش ہو گیا کہ گھوڑا ابھی ٹھہر گیا۔ میں نے پھر پڑھنا شروع کیا۔ گھوڑا پھر شوخیاں کرنے لگا۔ میں خاموش ہو گیا اور گھوڑا ابھی ٹھہر گیا۔ میں نے پھر پڑھنا شروع کیا گھوڑا پھر اسی طرح اُچھلنے کودنے لگا۔ آخر میں نے پڑھنا بند کر دیا۔ میرا بیٹا بچے گھوڑے کے قریب سو رہا تھا مجھ کو اندیشہ ہوا کہ کہیں گھوڑا اس کو کوئی اذیت نہ پہنچا دے۔ پس میں اپنے بیٹے کو وہاں سے اٹھانے کے لئے آگے بڑھا کہ میری نظر آسمان پر پڑی میں دیکھا کہ ابرسا چھایا ہوا ہے اور اس کے اندر چراغ سے جل رہے ہیں جب صبح ہوئی تو میں نے اس واقعہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے

۲۰۱۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ أَسِيدَ بْنَ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مَرْبُوطَةٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَفَرَسٌ فَجَالَتْ فَسَكَتَ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتْ الْفَرَسُ فَالْفَرَسُ فَالْفَرَسُ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْبِي قَرِيبًا مِنْهَا فَاشْفَقَ أَنْ يَمِصَّ بَنِيهِ وَلَمَّا آخَرَهُ رَفَعَ دُؤْلَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَادَّامَ مِثْلُ الظَّلَاةِ فِيهَا امْتِثَالُ الْمَصْبِإِ بَيْحٍ فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَا بَنُ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا بَنُ حُضَيْرٍ قَالَ فَاشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَطْعَمَ يَحْيَى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ وَرَفَعْتُ رَأْسِي

فرمایا۔ ابن حنفیہ پر بھی گیا ہوتا یعنی تو خاموش کیوں ہو گیا، پڑھنا جاری رکھنا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا بیٹا مجھے قریب تھا مجھ کو اندیشہ ہوا کہ کہیں گھوڑا اس کو کھل نہ دے۔ اس لئے میں نے پڑھنا بند کر دیا اور اس کی طرف سر اٹھا کر دیکھا تو ایک ابرسا نظر آیا جس میں چراغ سے جل رہے تھے۔ پھر میں نے باہر نکل کر دیکھا تو کچھ بھی نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم جانتے ہو وہ کیا تھا؟ میں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا وہ فرشتے تھے جو تیری قرأت کو سننے آئے تھے اگر تو برابر پڑھتا رہتا تو صبح کو لوگ فرشتوں کو دیکھتے اور فرشتے ان کی نگاہوں سے نہ چھپتے۔ (بخاری و مسلم)

تلاوت قرآن رحمت کے نزول کا باعث

حضرت برادر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص سورۃ کہف پڑھ رہا تھا اور اس کے قریب ایک جانب دو رشتیوں سے گھوڑا بندھا ہوا تھا اس گھوڑے پر ایک ابر چھا گیا اور قریب ہوا گھوڑے سے پھر اور قریب ہوا اور گھوڑے نے اس کو دیکھ کر اچھلنا کوذا شروع کیا۔ جب صبح ہوئی تو اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا یہ سیکینہ (رحمت) تھی جو قرآن پڑھنے کے سبب نازل ہوئی۔ (بخاری و مسلم)

سورۃ فاتحہ کی اہمیت و فضیلت

حضرت ابو سعید بن المعلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو آواز دی۔ میں نے نماز میں مشغول ہونے کے سبب جواب نہیں دیا۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا (اس لئے جواب نہ دے سکا) آپ نے فرمایا کیا خدا نے یہ حکم نہیں دیا ہے کہ جب تم کو رسول بلائے تو تم خدا اور رسول کے بلائے پر ان کو جواب دو اور ان کی اطاعت کرو۔ پھر آپ نے فرمایا کیا میں تجھ کو تیرے مسجد سے باہر جانے سے پہلے ایک ایسی سورت نہ بتاؤں جو قرآن کی سب سے بڑی سورت ہے پھر آپ نے میرا ہاتھ کھینچ لیا (اور باتوں میں مشغول ہو گئے) پھر جب میں مسجد سے باہر جانے کا ارادہ کیا تو آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا کہ میں تجھ کو قرآن کی ایک بڑی سورت سکھاؤں گا۔ آپ نے فرمایا وہ الحمد للہ (بخاری و مسلم)

سورۃ بقرہ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو مقبرے نہ بناؤ اس لئے کہ شیطان اس گھر سے نکل جاتا

إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا امْتَلَأَ الظُّلُمَةُ فِيهَا امْتَلَأَ الْمَصَابِيحُ فَخَرَجَتْ حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالَتْ وَتَدَارَى مَاذَا قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلَكَةُ وَنَتْ لِمَوْنِكَ وَتَدَارَى قَرَأْتَ لَا صَبَحْتَ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ۔ (متفق علیہ)
وَاللَّفْظُ لِلْجَارِي وَفِي مُسْنَدٍ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ بَدَلْ خَرَجَتْ عَلَى صِبْغَةٍ الْمُسْكَلِ

۲۰۱۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَإِلَى جَانِبِهِ حَصَانٌ مَوْبُوطٌ لِشَاطِنَيْنِ فَتَفَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدَارِي وَتَدَارَى وَاجْعَلْ قَرَسُهُ يَقْرَأُ فَلَمَّا أَصْبَحَ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ (متفق علیہ)

۲۰۱۶ وَعَنِ ابْنِ سَعِيدٍ بَنِ الْمَعْلِيِّ قَالَ كُنْتُ أَصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ أُجِبْهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَصَلِّي قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَعْلَمُكُمْ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَآخِذًا بِبِدَائِهَا فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ تَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قُلْتَ لَا عِلْمَ لَكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيَتْهُ۔ (رداۃ البخاری)

۲۰۱۷ وَعَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ

ہے جس میں سورۃ بقرہ پڑھی جائے۔

الشَّيْطَانُ يَقْرَأُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ
الْبَقَرَةِ۔ (ردۃ المسلم)

قیامت کے دن قرآن کریم کی سفارش

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قرآن پڑھا کر دو۔ اس لئے کہ قیامت کے دن قرآن سفارش کرنے والا ہو گا اور پڑھا کر دو ان دو سورتوں کو جو بہت چمکدار اور روشن ہیں یعنی سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران۔ اس لئے کہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن ابر کے دو ٹکڑے یا دو سایہ کرنے والی چیزیں یا دو ٹکڑیاں پرندوں کی صف بستہ ہوں گی جو اپنے پڑھنے والی کی طرف سے جھگڑیں گی اور پڑھا کر دو سورۃ بقرہ کو اس لئے کہ سورۃ کا ہمیشہ پڑھنا موجب برکت ہے اور نہ پڑھنا اس کا موجب حسرت و ندامت ہے اور اُس کے پڑھنے کی وہ لوگ طاقت نہیں رکھتے جو شست و کسل میں۔ (مسلم)

حضرت نو اس بن سمعانؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن قرآن کو اور اس کے پڑھنے والوں کو لایا جائے گا اور اس پر عمل کرنے والوں کو بھی اس طور پر کہ سورۃ بقرہ اور آل عمران ان کے آگے ہوں گی۔ گویا یہ دونوں سورتیں ابر کے دو ٹکڑے ہیں یا ابر کے سیاہ ٹکڑے ہیں کہ ان میں چمک ہے یا دو ٹکڑیاں صف بستہ پرندوں کی ہیں جو اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کریں گی۔ (مسلم)

۲۰۱۸ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِمُحِبِّهِ اقْرَأُوا الزَّهْرَاءِ وَبَيْنَ الْبَقَرَةِ وَسُورَةِ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ غَيَابَتَانِ أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَاتٍ مُجَا جَانٍ عَنْ أَصْحَابِهَا اقْرَأُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكُهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ۔

(ردۃ المسلم)

۲۰۱۹ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَآهْلِيهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ ظِلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَاتٍ مُجَا جَانٍ عَنْ صَاحِبَيْهَا۔ (ردۃ المسلم)

آیت الکرسی سب سے عظیم آیت ہے

حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابی تو جانتا ہے کہ قرآن کی کونسی آیت تیرے لئے بڑی ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسولؐ ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ابی جانتا ہے تو قرآن کی کونسی آیت تیرے لئے بڑی ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ لا الہ الا هو الْحَيُّ الْقَيُّومُ یعنی ساری آیت الکرسی، اپنے شکر میرے سینہ پر اچھٹا مارا اور فرمایا ابی تیرا علم خوش گوار ہو۔ (مسلم)

۲۰۲۰ وَعَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى مَعَكَ أَعْظَمُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَعْظَمُ قُلْتُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ فَضْرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَفَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ۔ (ردۃ المسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے مامور فرمایا رمضان کی زکوٰۃ (صدقہ عید الفطر) کی حفاظت پر (یعنی جو مال صدقہ فطر میں وصول ہوا تھا اس کی نگرانی پر مجھ کو مامور فرمایا) پس میرے پاس ایک شخص آیا اور دونوں ہاتھوں سے غلہ بھرنا شروع

۲۰۲۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَلَّنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْنُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ لَا تَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي مُحْتَاجٌ

کیا۔ یعنی اپنے امن یا برتن میں۔ پس میں نے اُس کو بکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلوں گا۔ اُس نے کہا کہ میں محتاج ہوں اور میرے ذمہ بچوں کا نفقہ ہے اور میں سخت ضرورت مند ہوں البتہ بیان ہے کہ اُس کی ان باتوں کو سن کر میں نے چھوڑ دیا۔ صبح کو جب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا۔ اے ابو ہریرہؓ تمہارا رات کا چور کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے سخت ضرورت کا اظہار کیا تھا، اور عیال داری کی شکایت کی۔ میں نے اُس کو چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا اس نے تجھ سے جھوٹ کہا اور وہ پھر آئے گا۔ تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے یقین ہو گیا کہ وہ پھر آئے گا اور میں اُس کی تاک میں بیٹھ گیا۔ چنانچہ وہ آیا اور دونوں ہاتھوں سے غلہ کو بھرنے لگا۔ میں نے اُس کو بکڑ لیا اور کہا آج میں تجھ کو ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلوں گا اس نے کہا مجھ کو چھوڑ دو میں بہت محتاج ہوں اور بچوں کا سارا خرچ میرے ذمہ ہے۔ اب میں نہ آؤں گا۔ پھر مجھ کو اس پر رحم آگیا اور میں اُس کو چھوڑ دیا۔ صبح کو جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا۔ ابو ہریرہ! تم نے اپنے قیدی (چور) کا کیا کیا؟ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اس نے سخت ضرورت کو ظاہر کیا اور بچوں کے خرچ کی شکایت کی۔ مجھ کو اس پر رحم آگیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے تم سے جھوٹ کہا وہ پھر آئے گا۔ پس میں اس کی تاک میں رہا۔ وہ پھر آیا اور دونوں ہاتھوں سے غلہ بھرنا شروع کیا۔ میں نے اس کو بکڑ لیا اور کہا آج میں ضرور تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلوں گا اور یہ تین دفعہ میں آخری مرتبہ ہے۔ تو نے کہا تھا اب نہیں آؤں گا اور پھر آگیا؟ اس نے کہا مجھ کو چھوڑ دو میں تم کو چند ایسے کلمے بتاؤں گا جن سے خدا تم کو نفع پہنچائے گا۔ جب تم سونے کے لئے بستر پر جاؤ تو آیتہ الکرسی کو پڑھو، یعنی اللہ! لا الہ الا ہوا الحی القيوم کو آخر آیت تک تو خدا کی طرف سے تم پر ہمیشہ ایک نگہبان رہے گا (یعنی فرشتہ) اور تمہارے قریب شیطان نہ آئے گا۔ صبح تک۔ یہ سن کر میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ صبح کو جب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا۔ تم نے اپنے قیدی (چور) کے

مَعْلَى عِيَالٍ لِّي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَخَلِّتُ عَنْهُ
فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَاهُ
مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكِي
حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلِّتُ سَبِيلَهُ
قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ
سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهِ فَجَاءَ يَحْتَوِئُ مِنَ الطَّعَامِ
فَأَخَذْتُ قُلْتُ لَا دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَى عِيَالٍ
لَا أَعُوذُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلِّتُ سَبِيلَهُ - فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ
لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَاهُ
مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكِي حَاجَةً
شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلِّتُ سَبِيلَهُ قَالَ
أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَرَصَدْتُهِ فَجَاءَ
يَحْتَوِئُ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُ قُلْتُ لَا دَعْنِي
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا
أَخْبَرْتَنِي مَرَّاتٍ إِنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ
تَعُودُ فَقَالَ دَعْنِي أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ تَنْفَعُكَ
اللَّهُ بِهَا إِذَا أَلَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ
آيَةَ الْكُرْسِيِّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ
حَتَّى تَخْتِمَ الرَّايَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ
حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ الشَّيْطَانُ حَتَّى تُصْبِحَ فَخَلِّتُ
سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ زَعَمَ أَنَّهُ يَعْلمُ
كَلِمَاتٍ تَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهَا قَالَ أَمَا إِنَّهُ صَدَقَكَ
وَهُوَ كَذُوبٌ يَعْلَمُ مَنْ يُخَاطَبُ مِنْهُ مُنْذُ نَلِيتُ
لَيْالٍ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ -

(ردۃ الہ الباری)

ساتھ کیا کیا۔ میں نے عرض کیا اس نے مجھ سے یہ کہا کہ میں تجھ کو چند ایسے کلمے سکھاتاؤں گا جو تجھ کو نفع دیں گے پس میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا اُس نے سچ کہا اگرچہ وہ جھوٹا ہے۔ اس کے بعد فرمایا تم کو معلوم ہے تین راتوں سے تم کس سے مخاطب تھے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا وہ شیطان تھا۔ (بخاری)

سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی آخری آیتوں کی فضیلت

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ جبریلؑ علیہ السلام حضور ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ انھوں نے اوپر کی جانب دروازہ کھلنے کی سی آواز سنی۔ پس انھوں نے اپنا سر اٹھایا اور کہا یہ آسمان کا دروازہ کھولا گیا ہے اور آج ہی کھولا گیا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔ پھر اس دروازے ایک فرشتہ نکلا اور حضرت جبریلؑ نے کہا کہ یہ فرشتہ آج ہی زمین کی طرف اُتر رہا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں اُترا پھر اس فرشتہ نے حضور کو سلام کیا (آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر) اور کہا آپ کو خوش خبری ہو کہ آپ کو دوا ایسے نور عطا کئے گئے ہیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے یعنی فاتحہ الکتاب (سورہ الحمد) اور

۲۰۲۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ يَقِيضُنَا مِنْ قَوْعِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ هَذَا أَبَابُ مِنَ السَّمَاءِ فَتَحَ الْيَوْمَ لَمْ يَفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ خُذْ مِنْهُ نَكَاحٌ فَقَالَ هَذَا أَمْلَكَ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ بُرَيْدٍ أَوْ يَتِيهَتُهُمَا لَمْ يُوْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتَّخَذَهُ الْكِتَابُ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيَتْهُ.

سورہ بقرہ کا آخری حصہ ان میں جو حرف آپ پڑھیں گے اُس کا ثواب دیا جائے گا یا دعا قبول کی جائے گی۔ (مسلم)

۲۰۲۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَنَاهُ.

دُفُنَ عَلَيْهِ (بخاری و مسلم)

سورہ کہف کی پہلی دس آیتوں کو یاد کر لینے کا اثر

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی دس آیتیں یاد کر لے۔ بخایا جائے گا اس کو دجال سے۔ (مسلم)

۲۰۲۴ وَعَنِ ابْنِ الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عَصِمَ مِنَ الدَّجَالِ. (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

قل هو اللہ احد (سورہ احد) کی فضیلت

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی شخص رات میں تہائی قرآن نہیں پڑھ سکتا؟ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ تہائی قرآن کیوں کر پڑھا جائے؟ آپ نے فرمایا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (پوری سورت) تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۰۲۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْبَسُ أَحَدِكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ قَالُوا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يُعَدِّلُ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ. (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي سَعِيدٍ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو شکر کا سردار بنا کر بھیجا اور وہ اپنے ساتھیوں کی امامت بھی کرتا تھا (یعنی نماز پڑھاتا تھا) پس وہ نماز میں قرائت کو قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھ کر ختم کر دیتا۔ جب لوگ واپس آئے تو اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ اُس نے پوچھا کیا تو اس نے کہا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ میں خدا کی صفت (ذکر) ہے اور میں

۲۰۲۶ وَعَنِ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ إِلَّا صَلَاحِيهِ فِي مَلَاوِيهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلَوُوهُ لَا يَشَيْءُ يَصْنَعُ ذَلِكَ فَسَالُوهُ فَقَالَ لَا نَهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ وَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَقْرَأَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ

اس کا پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ اس پر اپنے فرمایا اس شخص کو آگاہ کر دو کہ خدا بھی اس کو پسند کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سورت کو بہت پسند کرتا ہوں یعنی قل ہو اللہ احد کو۔ آپ نے فرمایا اس کو تیرا پسند کرنا تجھ کو جنت میں لے جائے گا۔ (ترمذی اور امام بخاری نے اس کو ان ہی معنوں میں روایت کیا ہے)۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا أَنَّ اللَّهَ عَجِبَهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۲۴
۲۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْبَبْتُ هَذِهِ السُّورَةَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ إِنَّ عَجَبَكَ إِنِّي أَدْخُلُكَ الْجَنَّةَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ (مَعْنَاهُ)

معروفین کی فضیلت

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات جو آیات نازل کی گئی ہیں وہ عجیب ہیں کہ ان کی مانند آج تک نہیں دیکھی گئیں اور وہ قل أعوذ برب الفلق اور قل أعوذ برب الناس ہیں۔ (مسلم)

۲۰۲۸
۲۷ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَلَمْ تَرَ آيَاتِ أَنْزَلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يَدْ مُلْهُنَّ قَطُّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

آنحضرت رات میں قل ہو اللہ اور معروفین پر دم کرتے تھے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو سونے کے لئے اپنے بستر پر جاتے تو دونوں ہاتھوں کو بلاتے پھر ان پر دم کرتے اور پھر اُن پر قل ہو اللہ احد اور قل أعوذ برب الفلق اور قل أعوذ برب الناس پڑھ کر پھونکتے اور پھر دونوں ہاتھوں کو سارے جسم پر جہاں تک ہاتھ پہنچتا پھرتے اور سر اور چہرے سے ہاتھوں کو پھیرنا شروع کرتے اور بدن کے اٹھ حصہ پر پھرتے ہوئے سارے جسم پر پھیرتے اور تین مرتبہ اس طرح کرتے (یعنی تین مرتبہ پڑھ کر ہاتھوں پر دم کرتے اور جسم پر ہاتھوں کو پھیرتے) اور عنقریب ابن مسعود کی حدیث باب معراج میں انشاء اللہ بیان کریں گے جب کہ حضور کو معراج ہوئی۔ (بخاری و مسلم)

۲۰۲۹
۲۳ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَدَّى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَجَنْبِهِ وَمَا أَرَادَ مِنْ جَسَدٍ فَيَعْلَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَتَسَدُّ كَوْكَبَاتُ ابْنِ مَسْعُودٍ لَمَّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَابِ الْمِعْرَاجِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

فصل دوم

قیامت کے دن عرش کے نیچے تین چیزیں ہوں گی

حضرت عبدالرحمن بن عوف کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں ہوں گی عرش کے نیچے قیامت کے دن ایک تو قرآن جو جھکے گا بندوں سے اور قرآن کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن اور دوسرے امانت اور تیسرے قرابت یہ دونوں چیزیں، با صرف قرابت پکار کر لوگوں سے کہی گئی۔ جس نے بلا مجھ کو ملائے گا اس کو اللہ اپنی رحمت سے اور جس نے توڑا مجھ کو توڑے گا اللہ اس کو۔ (یعنی اس التفات فرمائے گا)۔ (شرح السنہ)

۲۰۳۰
۲۴ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْقُرْآنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ لَهُ ظُهُرٌ وَبَطْنٌ وَالْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِي أَلَا مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ)

قرآن کو ترسیل سے پڑھنے کی فضیلت

۲۰۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِمَا حَبِ الْقُرْآنِ أَقْرَأُ وَارْتَقَى وَرَتَّلَ كَمَا كُنْتَ تُرْتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَثَلَ عِنْدَ أَخِي أَبِي تَقْرَأُهَا - رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتَّسَائِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (آخرت میں) قرآن پڑھنے والے شخص سے کہا جائے گا کہ تو قرآن پڑھ اور جنت کے درجوں پر چڑھ اور اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر جس طرح کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا، پڑھ۔ اور تیسرا آخری درجہ (جنت میں) قرآن کی آخری آیت پر ہوگا۔ (احمد - ترمذی - ابوداؤد - نسائی)

قرآن سے خالی دل ویران گھر کی مانند ہے

۲۰۳۲ وَعَنْ أَبِي عُبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدُّنْيَ لَكَيْسٌ فِي جَعْدِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ - رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جس کے دل میں قرآن میں سے کچھ نہ ہو وہ (دل یا وہ شخص) ویران گھر کے مانند ہے۔ (ترمذی - دارمی اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے)

مشغولیت قرآن کا اثر

۲۰۳۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي مَسَلْتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِيَ السَّالِكِينَ وَفَضَّلَ كَلَامَ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضَّلَ اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند بزرگ و برتر فرماتا ہے جس شخص کو قرآن خوانی کا شغل، دُعا اور ذکر الہی سے غافل بنا دے۔ میں اس کو مانگنے والوں سے بہتر اور زیادہ دیتا ہوں اور کلام اللہ کی بزرگی دوسرے کلاموں پر ایسی ہے جیسی کہ میری بزرگی تمام مخلوقات پر۔ (ترمذی - دارمی - بیہقی)

قرآن کے ہر حرف کے عوض دس نیکی

۲۰۳۴ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ الْمَرْحُوفَ أَلِفٌ حَرْفٌ وَكَأَمْ حَرْفٌ وَمِثْمٌ حَرْفٌ - رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا -

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتاب اللہ میں سے ایک حرف پڑھے اس کو ہر حرف کے بدلے ایک نیکی ملے گی اور ہر نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوگی۔ میں اللہ کو ایک حرف نہیں کہتا بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ (ترمذی - دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سند کے اعتبار سے غریب۔

قرآن سرچشمہ ہدایت ہے

۲۰۳۵ وَعَنْ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ يَخُوضُونَ فِي الْأَحَادِيثِ فَقَدْ خَلْتُ عَلَى أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَوْ قَدْ فَعَلُوا هَؤُلَاءِ لَعَنَ قَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا إِنَّمَا سَكُونُ فِتْنَةً قُلْتُ مَا الْفِتْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ نَبَأٌ

حارث اعور رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں (مسجد کی ایک) مسجد میں گیا، دیکھا تو لوگ بیکار باتوں میں مشغول تھے۔ اس کے بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے بیان کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا انھوں نے ایسا کیا یعنی ذکر الہی اور تلاوت قرآن کو چھوڑ کر دنیا کی باتوں میں مشغول رہے؟ میں نے عرض کیا، ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا خبردار میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خبردار ہو فتنہ واقع ہوگا۔ میں نے عرض

کیا یا رسول اللہ! اس سے کیوں کر نجات ہوگی؟ آپ نے فرمایا: کتاب اللہ پر عمل کرنے سے کہ جس میں تم سے پہلے لوگوں کے واقعات ہیں اور تمہارے بعد کی خبریں اور تمہارے درمیان حرام و حلال یا طاعت و گناہ وغیرہ کا حکم ہے اور حق و باطل کے اندر (تو فیصلہ ہے بیہودہ چیز نہیں۔ جس منکر نے چھوڑا قرآن کو ہلاک کرے گا اس کو اللہ اور جس نے قرآن کے سوا کسی دوسری چیز میں ہدایت کو طلب کیا گمراہ کرے گا اس کو اللہ اور قرآن خدا کی مضبوط اور سیدھی رسی ہے اور قرآن ایسا سیدھا راستہ اور باحکمت ذکر و بیان ہے جس میں رکمی، خامی اور کجی نہیں اور اس کے اتباع سے خواہشات میں کجی رہے (راہ روی) پیدا نہیں ہوتی اور نہ قرآن کی زبان سے دوسری زبانیں ملتی ہیں (یعنی اس کی فصاحت کو کوئی انسانی کلام نہیں پہنچتا) اور ذی علم لوگوں کی طبیعت اس کو پڑھتے رہنے سے سیر نہیں ہوتی اور قرآن بڑا سچا ہے پُرانا (بے کیف اور مسائل زندگی کا حل کر سیکے عاجز) نہیں ہوتا اور اس کا اعجاز ختم نہیں ہوتا۔ اور قرآن مجید ایسا کلام ہے کہ جب اس کو جڑوں سے سنا تو ایک لمحہ توقف کے بغیر پکار اُٹھے کہ ہم نے قرآن عجیب سنا جو

مَا قَبْلَكُمْ وَخَيْرٌ مَّا بَعْدَكُمْ وَحُكْمٌ مَّا بَيْنَكُمْ هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَارٍ فَقَصَمَهُ اللَّهُ وَمَنْ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللَّهُ وَهُوَ جَبَلُ اللَّهِ الْبَتِينُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ وَهُوَ الْقِرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ هُوَ الَّذِي لَا تَزِيغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ وَلَا يَشْتَبِعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلُقُ عَنْ كَثَرَةِ الزَّوَادِ لَا يَنْقُصُنِي حِجَابُهُ هُوَ الَّذِي لَمْ يَنْتَهُ الْحُجُ إِذَا سَمِعْتَهُ حَتَّى قَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قَدْ أَنَا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَأَمَّا بِهِ مَنْ قَالَ بِهِ صِدْقٌ وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِدَّ وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هُدًى إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔

رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ إِسْنَادِهِ فَجَهْلُ فِي الْحَارِثِ مَقَالٌ۔

راہ ہدایت دکھاتا ہے پس ہم اس پر ایمان لاتے اور جس شخص نے قرآن کے موافق کہا سچ کہا اور جس نے اس پر عمل کیا اس کو ثواب دیا جائے گا اور جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا انصاف کیا۔ اور جس نے قرآن کی طرف لوگوں کو بلایا اس کو سیدھی راہ دکھائی گئی۔ (ترمذی۔ دارمی) ترمذی نے کہا اس حدیث کی اسناد مجہول ہے اور حارث میں کلام ہے۔

قرآن کے حافظ و عامل کے والدین کو تاج پہنایا جائے گا

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن کو پڑھے اور جو چیز اس میں ہے اس پر عمل کرے تو قیامت کے دن اس کے ماں اور باپ کو تاج پہنایا جائے گا اور تاج کی روشنی دنیا کے آفتاب کی روشنی سے اچھی ہوگی جب کہ یہ فرض کر لیا جائے کہ آفتاب تمہارے گھروں کے اندر روشن ہے پھر تم سمجھ سکتے ہو کہ جب ماں باپ کا یہ مرتبہ ہوگا تو اس شخص کا کیا درجہ ہے جس نے قرآن پر عمل کیا۔ (احمد۔ ترمذی)

۲۰۲۶ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جُهَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أَلِيسَ وَالِدَا تَا جَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ ضَوْوَةٌ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْوِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا تَوَكَّأَتْ فِيكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهَذَا۔ رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ۔

قرآن کا ایک معجزہ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قرآن کو چمڑے کے اندر بند کیا جائے اور پھر آگ کے اندر ڈال دیا جائے تو جلے گا نہیں مطلب یہ ہے کہ جو شخص پڑھے اور اس پر عمل کرے اس پر درود کی آگ اثر نہ کرے گی۔ چمڑے سے مراد انسان کا بدن ہے۔ (دارمی)

۲۰۳۴ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ جُعِلَ الْقُرْآنُ فِي إِهَابٍ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ۔ رَدَّاهُ الدَّارِمِيُّ۔

قیامت کے دن اپنے دس عزیزوں کے حق میں حافظ قرآن کی سفارش

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے

۲۰۳۸ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قرآن پڑھا اور اس کو یاد کیا پھر اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور اُس کے گھر والوں میں ان دس شخصوں کے حق میں ان کی سفارش قبول کی جائے گی جو قطعی دوزخی ہوں گے۔ (احمد - ترمذی - ابن ماجہ - دارمی) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے حفص بن سلیمان ضعیف راوی ہے۔

وَسَمِعَ مَنْ تَرَدَّدَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَ فَاحْلَ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَشَفَعَهُ فِي عَشْرَةٍ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلِّهِمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ - رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّارِ مَعِي لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِي يُصَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ

سورۃ فاتحہ لامثال سورۃ ہے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اُبی بن کعبؓ کو چھپا تم کس طرح پڑھتے ہو؟ یعنی تم نماز میں کیا پڑھتے ہو۔ اُبی بن کعبؓ نے سورۃ فاتحہ پڑھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ ایسی کوئی سورت نہ تورات میں نازل کی گئی نہ انجیل میں اور نہ زبور میں نازل کی گئی اور نہ قرآن میں۔ اس سورت میں سات آیتیں ہیں جو بار بار نماز میں پڑھی جاتی ہیں اور یہ سورت قرآنِ عظیم ہے جو مجھ کو یاد کیا ہے۔ (ترمذی - دارمی) لیکن دارمی نے اُبی بن کعبؓ کا ذکر نہیں کیا ہے اور ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۳۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَيْنَ بَيْنِ كَعْبٍ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ فَقَرَأَ أَمَّ الْقُرْآنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلُهَا وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَنَانِ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُعْطِيَتْهُ - رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَدَرَوَى الدَّارِمِيُّ مِنْ قَوْلِهِ مَا أُنْزِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبِي بَيْنِ كَعْبٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

قرآن سیکھنے، پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کا حکم

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کو سیکھو اور پھر پڑھو اس کو کیوں کہ جو شخص قرآن کو سیکھنا اور پھر اس کو پڑھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے اس کا حال اُس تکلیبی کی مانند ہے جس میں مشک بھرا ہو کہ اس کی خوشبو مکان کے گوشہ گوشہ میں پہنچ جاتی ہے اور اس شخص کا حال جس نے قرآن کو سیکھا اور وہ اُس کے دل ہی میں رہا (یعنی نہ تو اُس پر تندر کیا اور نہ زندگی کے انفرادی اجتماعی مل کو بکے تابع کرنیکی سعی کی) مشک کی آہنی کی مانند جس کے منہ کو باندھ کر اس پر چھڑکا دی گئی ہو۔ (ترمذی - نسائی - ابن ماجہ)

۲۰۴۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَاقْرَأُوا وَلَا فَإِنَّ مِثْلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَأَ وَقَامَ بِهِ كَمِثْلِ جَوَابٍ تَحْشَوُ مَسْكَ تَفُوحٍ رِيحُهُ كُلَّ مَكَانٍ وَمِثْلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ قَرَأَهُ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمِثْلِ جَوَابٍ أَوْ كِي عَلَى مِثْلِهِ -

رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

صبح و شام کے وقت آیت الکرسی اور سورۃ مومن کی ابتدائی آیت پڑھنے کی برکت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے صبح و شام کو اس کا نام سورۃ مومن ہے اَللّٰهُ الْمَعِیْدُ تک اور آیت الکرسی کو صبح کے وقت تو حفاظت میں رکھا جاتا ہے اس کو شام تک اور جس شخص نے پڑھا ان دونوں کو شام کے وقت تو محفوظ رہتا ہے وہ ان کے سبب صبح تک۔

۲۰۴۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَتْمَ الْمُؤْمِنِ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعِیْدِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ حِينَ يُصْبِحُ حَفِظَ بِهِمَا حَتَّى يُمِیْسَ وَمَنْ قَرَأَ بِهِمَا حِينَ يُمِیْسُ حَفِظَ بِهِمَا حَتَّى يُصْبِحَ (رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

(ترمذی - دارمی - اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

قرآن نوح محفوظ میں کب لکھا گیا؟

۲۰۴۲ وَعَنِ الثَّعْنَانِ بْنِ بَشِيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْفَتَى عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَاتٍ خَتَمَ بِهَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَأُ فِي ذَٰلِكَ لَيْلٍ يُقْرِئُهَا الشَّيْطَانُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٍ -

حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے کتاب لکھی (یعنی اللہ کے حکم سے فرشتوں نے لوح محفوظ پر لکھا) پھر اس کتاب میں خدا نے دو آیتوں کو اتارا۔ ان دو آیتوں پر سورہ بقرہ ختم ہو جاتی ہے پس جس گھر میں ان آیتوں کو تین رات برابر پڑھا جائے شیطان اس گھر کے قریب نہیں آتا۔ (ترمذی - دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

سورہ کہف کی ابتدائی تین آیتوں کے پڑھنے کی برکت

۲۰۴۳ وَعَنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكِتَابِ عَمِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٍ صَحِيحٍ

حضرت ابو الدرداءؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی تین آیتیں پڑھے، اس کو فتنہ دجال سے بچایا جائے گا۔ (ترمذی - دارمی) اور انھوں نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

قرآن کادل یس سورہ یسین

۲۰۴۴ وَعَنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يَسُ دَ مَنْ قَرَأَ يَسَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٍ -

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر چیز کا دل ہے اور قرآن کادل یس ہے پس جو شخص سورہ یس کو پڑھے اس کے لئے دس قرآن پڑھنے کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ (ترمذی - دارمی) اور ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔

سورہ طہ اور یس کی عظمت و بزرگی

۲۰۴۵ وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَرَأَ طهَ وَ يَسَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْفَتَى عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلَائِكَةُ الْقُرْآنَ قَالَتْ طُوبَى لِمَنْ يُنْزَلُ هَذَا عَلَيْهَا وَ طُوبَى لِمَنْ يَلْجَأُ بِ تَحْمِلُ هَذَا وَ طُوبَى لِمَنْ يَلْجَأُ بِ تَكَلَّمَ بِهِ هَذَا - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے ایک ہزار برس پہلے سورہ طہ اور سورہ یس کو پڑھا۔ جب فرشتوں نے ان سورتوں کو سنا تو کہا مبارک ہو وہ قوم جس پر اتارا جائے گا یہ قرآن (یعنی یہ دونوں سورتیں) اور خوشخبری ہے ان دلوں کو جو انھیں گے (یعنی یاد کریں گے) ان سورتوں یا قرآن کو۔ اور یہ خوش حالی ہے ان زبانوں کو جو پڑھیں گی اس قرآن کو یا ان سورتوں کو۔

حکم الدخان کی برکت

۲۰۴۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَمَّ الدَّخَانِ فِي لَيْلَةٍ أَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلِكٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعُمَرُ بْنُ أَبِي خَنْثَمٍ يَرْوَاهُ الرَّائِضِيُّ وَصَفَّيْهِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْبُخَارِيُّ هُوَ مِنْكَ الْحَدِيثُ -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سورہ حکم الدخان کو رات میں پڑھے تو وہ اس حال میں صبح کرے گا کہ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مغفرت چاہتے ہوں گے۔ (ترمذی - دارمی) اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے (اور عمر بن ابی خنثم راوی ضعیف ہے اور امام بخاری یہ کہتے ہیں کہ وہ منکر حدیث ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص شرب جمعہ میں سورۃ الحمد الذی خان کی تلاوت کرے تو اس کی مغفرت کی جائے گی۔ (ترمذی)

اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریبہ اور اس کا راوی ہشام ابو المنعم ضعیف ہے۔

مسجات کی فضیلت

حضرت عراب بن ساریہؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سونے سے پہلے مسجات کو پڑھا کرتے تھے (یعنی ان سورتوں کو جن کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ بِاسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے الفاظ ہیں اور وہ سات سورتیں ہیں: حُجَّانَ الَّذِیْ سُوْرۃ مدیر۔ سورۃ حشر۔ سورۃ صف۔ سورۃ جمعہ۔ سورۃ تغابن۔ سورۃ اعلیٰ) اور فرمایا کرتے تھے کہ ان سورتوں میں ایک آیت ہے جو ہزار آدمیوں سے بہتر ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد) دارقطنی نے اس حدیث کو خالد بن معدان سے مرسل روایت کیا۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

سورۃ ملک کی فضیلت و برکت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن میں ایک سورت تیس آیتوں کی ہے۔ اس سورت نے ایک شخص کی شفاعت کی، یہاں تک کہ اس کو بخش دیا گیا۔ اور وہ سورت تبارک الذی بِیْدِہِ الْمُلْکُ ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے صحابہ میں ایک شخص نے قبر پر خیمہ کھڑا کر لیا۔ اس کو معلوم نہ تھا کہ یہ قبر ہے پس کہاں انھوں نے دیکھا کہ اس کے اندر ایک انسان سورۃ تبارک الذی بِیْدِہِ الْمُلْکُ پڑھ رہا ہے حتیٰ کہ اس نے سورت کو ختم کر لیا۔ ان صحابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا یہ سورت روکنے والی ہے (رکنا ہوں) نجات دینے والی ہے یا نجات دیتی ہے (پڑھنے والے کو اللہ کے عذاب سے)۔

(ترمذی۔ اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

سونے سے پہلے آنحضرت کا معمول وظیفہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہ سوتے جب تک سورۃ التہ تَنْزِیْل اور تَبَارَکَ الذی بِیْدِہِ الْمُلْکُ نہ پڑھ لیتے۔ (احمد۔ ترمذی۔ دارقطنی) ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۰۴۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَمْدَ اللَّهِ خَانَ فِي لَيْلِهِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَهَشَانُ أَبُو الْمِقْدَامِ الرَّادِيُّ يُضَعَّفُ۔

۲۰۴۸ وَعَنْ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ يَقْرَأُ الْمَسْجِدَاتِ قَبْلَ أَنْ يَذْهَبَ يَقُولُ إِنَّ فِيْهِ حَيَّةٌ خَدِيَتْ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۲۰۴۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ سُورَةَ فِي الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِي بِیْدِہِ الْمُلْکُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)۔

۲۰۵۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَاءً عَلَى قَبْرِ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ فَإِذَا فِيْهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُورَةَ تَبَارَكَ الَّذِي بِیْدِہِ الْمُلْکُ حَتَّى خَمَمَهَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۲۰۵۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ التَّهْمَ تَنْزِیْلًا وَتَبَارَكَ الَّذِي بِیْدِہِ الْمُلْکُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَكَذَلِكَ فِي شَرْحِ
السُّنَّةِ وَفِي الْمَعْبَادِ بَيْحِ عَمْرِو بْنِ

سُورَةُ اِذَا زُلْزِلَتْ قُلْ هُوَ اللَّهُ اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ کی فضیلت

۲۰۵۲ وَعَنْ أَبِي عُبَايَةَ وَآلِ بْنِ قَالِكٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ
نِصْفَ الْقُرْآنِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ
الْقُرْآنِ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ تَعْدِلُ رُبْعَ الْقُرْآنِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (ترمذی)

سورة حشر کی آخری تین آیتوں کی برکت

۲۰۵۳ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللَّهِ التَّوَكَّلُ
الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ
آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ وَكَلَّمَ اللَّهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ
مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمِيتَهُ وَإِنْ مَاتَ فِي
ذَلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيدًا وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمِيتُهُ
كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

ہر روز دو سو مرتبہ قل هو اللہ احد پڑھنے کی تاثیر

۲۰۵۴ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتِي مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
مُحِي عَنْهُ ذُنُوبُ خَمْسِينَ سَنَةً إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى خَمْسِينَ
مَرَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ

سونے سے پہلے قل هو اللہ احد پڑھنے کی برکت

۲۰۵۵ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ أَدَا أَنْ يَنَامَ عَلَى فَرَادَيْهِ قَامَ عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ
قَرَأَ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ إِذَا كَانَ يَوْمُ
الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَهُ الرَّبُّ يَا عَبْدِي إِذْ خَلَّ عَلَى يَمِينِكَ
الْجَنَّةَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کی فضیلت

۲۰۵۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو قتل

سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ كُلُّهُ هُوَ اللَّهُ أَحَدًا فَقَالَ وَجَبَتْ. ثُمَّ قُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ. هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يُرْجَى سُنَا تُوَ فَرَمَا دَا جِب هُوَ لِي۔ مِي نِي پُو جَہَا لِيَا جِب دَا جِب
ہوئی؟ آپ نے فرمایا جنت۔
رداۃ مالک و الترمذی و النسائی (ترمذی۔ نسائی)

قل یا ایہا الکافرون کی فضیلت

۲۰۵۷ وَعَنْ قُرَّةَ بِنِ تَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ ۵۱
يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِمَنِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا آوَيْتُ إِلَى
فِرَاشِي فَقَالَ أَقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَإِنَّهَا
بِنَاءٌ مِنَ الشِّرْكِ۔
رداۃ الترمذی و ابوداؤد و الدارمی (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

فروہ بن نوفل اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ! مجھ کو کوئی ایسی چیز بتلا
دیجئے کہ میں بستر پر جاتے وقت (رات کو) پڑھ لیا کروں؟ حضور نے فرمایا قل
يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھ۔ اس لئے کہ یہ سورت شرک سے بیزاری (کے اظہار
کے لئے) ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

معوذتین کی فضیلت

۲۰۵۸ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَسَيِّدُ ۵۲
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَ
الْأَبْوَاءِ إِذْ غَشَيْنَا رِيحًا وَظُلْمَةً شَدِيدَةً فَجَعَلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ دَاْعُوذُ
بِرَبِّ النَّاسِ وَيَقُولُ يَا عُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ
مَتَعَوَّذَ كَيْمِثْلَهَا۔
رداۃ ابوداؤد (ابوداؤد)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا
جحفہ اور ابواء کے درمیان سفر کر رہا تھا کہ ہم کو بڑا تند ہوا (اندھی) اور تاریکی نے
گھیر لیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قل أعوذ برب الفلق اور قل
أعوذ برب الناس پڑھ کر دعا مانگنی شروع کی: درمچ سے کہا عقبہ!
پناہ مانگ ان دونوں سورتوں کے ذریعہ سے کہ پناہ مانگنے کے معاملے میں یہ
دونوں سورتیں سب سے بہتر ہیں۔ (ابوداؤد)

۲۰۵۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي لَيْلَةٍ مَطَرٍ ۵۳
وَكَلَمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاذْرَكْنَاهُ فَقَالَ قُلْ قُلْتُ مَا أَتَوَلُّ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ
أَحَدٌ وَالْمَعَوَّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِعُ وَحِينَ تُمْسِي ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔
رداۃ الترمذی و ابوداؤد و النسائی (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت عبد اللہ بن حنبلؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک بارش کی رات میں جو نہایت
تاریکی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے۔ پس ہم نے آپ کو پایا
حضور نے ہم کو دیکھ کر فرمایا کہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کہوں
آپ نے فرمایا پڑھ قل هو الله احد۔ قل أعوذ برب الفلق اور قل
أعوذ برب الناس صبح و شام تین تین بار کافی ہوں گی تجھ کو ہر چیز سے یعنی
ہر بلا کو دفع کریں گی۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

۲۰۶۰ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ۵۴
أَقْرَأُ سُورَةَ هُودٍ أَوْ سُورَةَ يُونُسَ قَالَ لَنْ تَقْرَأَ
شَيْئًا أَلْبَغَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ كُلِّ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔
رداۃ احمد و النسائی و الدارمی (احمد۔ نسائی۔ دارمی)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں
پناہ حاصل کرنے کے لئے سورۃ ہود اور سورۃ یونس کو پڑھا کروں آپ نے
فرمایا قل أعوذ برب الفلق سے بہتر خدا کے نزدیک اس معاملہ میں
کوئی چیز نہیں ہے۔ (احمد۔ نسائی۔ دارمی)

فضل سوم

قرآن کی پیروی کرنے کا حکم

۲۰۶۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ ۵۵
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آغْرِبُوا الْقُرْآنَ وَاتَّبِعُوا غُرَابِيَّةَ
فَرَاتُصْهُ وَحُدُودُكَ۔
رداۃ البیہقی (بیہقی)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معانی بیان
کرد قرآن کے اور پیروی کرو غراب کی اور قرآن کے غراب اس کے فرائض اور
حدود ہیں (یعنی آمورات و منہیات)۔ (بیہقی)

قرآن پڑھنے کی فضیلت

۲۰۶۲ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ۵۶ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالتَّكْبِيرُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جَنَّةٌ مِنَ النَّارِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کا نماز میں پڑھنا بہتر ہے اس قرآن کے پڑھنے سے کہ جو نماز میں نہ پڑھا جائے اور بغیر نماز کے قرآن کا پڑھنا تسبیح و تکبیر سے بہتر ہے اور تسبیح بہتر ہے صدقہ سے اور صدقہ بہتر ہے روزے سے، اور روزہ جہاں سے روزہ کی۔ (بیہقی)

ناظرہ تلاوت زبانی تلاوت سے افضل ہے

۲۰۶۳ وَعَنْ عُمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ ۵۷ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْآنَ فِي غَيْرِ الْمَصْحَفِ أَلْفُ دَرَجَةٍ وَقِرَاءَتُهُ فِي الْمَصْحَفِ يَضَعُ عَلَى ذَلِكَ إِلَى أَلْفٍ دَرَجَةٍ

عثمان بن عبد اللہ بن اوس ثقفی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن کا حفظ پڑھنا ہزار درجہ ثواب رکھتا ہے، اور قرآن میں دیکھ کر پڑھنا دو گئے ثواب کا موجب ہے۔ (یعنی دو ہزار درجہ تک۔) (بیہقی)

موت کی یاد اور قرآن کی تلاوت دل کی جلا کا باعث ہے

۲۰۶۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبُ تَصْدَقُ كَمَا يَصْدُقُ الْخَدِيدُ إِذَا صَابَهُ الْمَاءُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاجِلَاءُهَا قَالَ كَثُرَتْ ذِكْرُ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثُ الْأَرْبَعَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دل زنگ پکڑتے ہیں جس طرح زنگ پکڑتا ہے لوہا اس وقت جب کہ اس کو پانی پہنچے۔ پوچھا دلوں کو روشن کرنے والی کیا چیز ہے یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا۔ موت کو اکثر یاد کرنا اور قرآن کو پڑھنا۔ (بیہقی)

سب سے عظیم الشان سورت

۲۰۶۵ وَعَنْ أَبِي بَنْدٍ الْكَلْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ قَائِمٌ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ أَعْظَمُ قَالَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ قَائِمٌ آيَةٍ يَا نَبِيَّ اللَّهُ حُبَّ أَنْ تُصِيبَكَ وَأُتْسَكَ قَالَ خَاتِمَةُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَإِنَّهَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ تَحْتِ عَرْشِهِ أَعْطَاهَا هَذِهِ الْأُمَّةَ لَمْ تَبْرُكْ خَيْرٌ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَشْمَلَتْ عَلَيْهِ

حضرت ابی بندہ الکلبی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ قرآن میں کونسی سورت سب سے بڑی ہے؟ آپ نے فرمایا قل هو الله احد۔ پھر اس نے پوچھا اور آیت کونسی بڑی ہے؟ فرمایا آیت الکرسی اللہ لا اله الا هو الحي القيوم۔ پھر پوچھا یا رسول اللہ! تم اپنے لئے اور اپنی امت کے لئے کونسی آیت پسند کرتے ہو؟ فرمایا سورہ بقرہ کو ختم کرنے والی آیتیں، اور یہ آیتیں نازل ہوئی ہیں خدا کے خزانہ رحمت سے، خدا کے عرش کے نیچے سے اور دی گئی ہیں یہ آیتیں میری امت کو (اس لئے کہ) شامل ہیں یہ دین اور دنیا کی بھلائیوں کو (یعنی ان میں دین اور دنیا کی ساری بھلائیاں پائی جاتی ہیں)۔ (دارمی)

سورہ فاتحہ شفاء ہے

۲۰۶۶ وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

عبد الملک بن عمر مرسل روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فاتحہ الکتاب (یعنی سورہ الحمد شریف) شفاء ہے ہر بیماری کے لئے (بیہقی)

شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ فِي الْبَيْهَقِيِّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) -

آل عمران کی آخری آیتوں کی فضیلت و برکت

۲۰۶۱ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ قَالَ مَن قَرَأَ آخِرَ
الْإِمْرَانِ فِي لَيْلَةٍ كَتَبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت عثمان بن عفان کہتے ہیں کہ جو کوئی رات میں آخر سورۃ آل عمران کو پڑھے تو اس کے لئے رات کے قیام کا ثواب لکھا جاتا ہے (یعنی تہجد کا)۔ (دارمی)

آل عمران جمعہ کے دن پڑھنے کی برکت

۲۰۶۲ وَعَنْ مَكْحُولٍ قَالَ مَن قَرَأَ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللَّيْلِ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

مکحول کہتے ہیں کہ جو کوئی جمعہ کے دن سورۃ آل عمران کو پڑھے اس کے لئے رات تک فرشتے دعا اور استغفار کرتے ہیں۔ (دارمی)

سورہ بقرہ کی آخری آیتیں عورتوں کو سکھانے کا حکم

۲۰۶۳ وَعَنْ جَبْرِ بْنِ نَفَرَانَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ خَتَمَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ بِآيَتَيْنِ أُعْطِيَهُمَا
مِنْ كُنْزِي الَّذِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوهُنَّ وَعَلِّمُوهُنَّ

حضرت جبر بن نفیران کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے سورۃ بقرہ کو دو آیتوں پر ختم کیا ہے یہ دونوں آیتیں مجھ کو اس خزانہ سے عطا کی گئی ہیں جو عرش کے نیچے ہے پس ان آیتوں کو سیکھو اور اپنی عورتوں کو سکھاؤ اس لئے کہ یہ آیتیں رحمت ہیں، خدا سے قربت کا

درواہ الدارمی مروی ہے۔ (دارمی مرسلاً)

جمعہ کے دن سورہ ہود پڑھنے کا حکم

۲۰۶۴ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اقْرَأُوا سُورَةَ هُودٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت کعب بن زہب نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن سورۃ ہود کو پڑھا کرو۔ (دارمی)

جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھنے کی برکت

۲۰۶۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَن قَرَأَ سُورَةَ الْكَافِرِينَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَضَاعَ لَهُ أَثَرُ
مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّاعِيَاتِ الْكَبِيرِ)

حضرت ابو سعید سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن سورۃ کہف کی تلاوت کرے تو اس کے لئے دو جمعوں کے درمیان نور ایمان روشن ہو جاتا ہے۔ (بیہقی نے دعوات کبیر میں روایت کیا)

سورہ الم تنزیل پڑھنے کی برکت

۲۰۶۶ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ اقْرَأُوا الْمُنَجِّةَ وَ
هِيَ الْمُنَزَّلُ فَإِنَّهُ بَلَّغَنِي أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُهَا
مَا يَفْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا وَكَانَ كَثِيرَ الْخَطَايَا فَتَشَرَّتْ جَنَاحُهَا
عَلَيْهِ قَالَتْ رَبِّ اغْفِرْ لَهُ فَإِنَّهُ كَانَ يَكْثُرُ قِرَاءَتِ
فَشَفَعَهَا الرَّبُّ تَعَالَى فِيهِ وَقَالَ أَكْتُبُوا لَهُ بِكُلِّ حَسَنَةٍ
حَسَنَةً أَرَفَعُوا لَهُ دَرَجَةً وَقَالَ أَيْضًا إِنَّهَا مُجَادِلٌ عَنْ
صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ مِنْ كِبَايِكَ

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ چڑھا کر (شروع رات میں) نجات دینے والی سورت کو۔ اور وہ الم تنزیل ہے اس لئے کہ مجھ کو یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ ایک شخص اس سورت کو پڑھا کرتا تھا اور اس کے سوا اور کوئی چیز نہ پڑھتا تھا اور وہ شخص بہت گنہگار تھا۔ پس پھیلے اس سورت نے اپنے بازو اس شخص پر اور کہا۔ اے پروردگار! اس کو بخش دے اس لئے کہ شخص مجھ کو بہت پڑھتا تھا۔ پس خدا نے اس کی سفارش قبول کر لی اور فرمایا لکھو اس کے ہر گناہ کے بدلے میں ایک نیکی اور بلند کرو اس کا درجہ اور خالد نے یہ بھی

کہا کہ یہ سورت قبر میں اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑتی اور کہتی ہے اے اللہ اگر میں تیری کتاب میں سے ہوں تو میری سفارش اس کے حق میں قبول فرما، اور اگر میں تیری کتاب میں سے نہیں ہوں تو مجھ کو اپنی کتاب سے مٹا دے

فَتَشْفَعَنِي فِيهِ وَإِنْ لَّمْ أَكُنْ مِنْ كِبَايِكَ فَاحْجَنِي عَنْهُ وَإِنَّهَا تَكُونُ كَالطَّيْرِ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهُ فَتَمْنَعُهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِي تَبَرُّكَ مِثْلُهُ وَكَانَ

خَالِدٌ لَا يَجِبُ حَتَّى يَقْرَأَهُمَا قَالَا طَاوُسٌ قَتَلْنَا عَلَى كُلِّ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ بَسِيتَيْنِ حَسَنَةً۔
اور خالدا نے کہا یہ سورت قرین ایک پرندہ کے مانند ہوگی جو اپنے پروں کو اپنے پڑھنے والے پر رکھ دے گی اور اس کی سفارش کرے گی اور اس کو خدا

قرب سے بچا دے گی اور خالدا نے کہا سورۃ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِكَ الْمُلْكُ کے متعلق بھی ایسا ہی ہے (یعنی سورۃ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِكَ الْمُلْكُ کے متعلق بھی ایسا ہی ہے) اور خالدا جب تک ان دونوں سورتوں کو نہ پڑھ لیتے رات کو نہ سوے اور طائوس راوی نے کہا کہ ان دونوں سورتوں کو قرآن کی دوسری سورتوں پر ساٹھ نیکوں کے بقدر عظمت دی گئی ہے۔ (دارمی)

سورۃ یسین پڑھنے سے حاجتیں پوری ہوتی ہیں

۲۰۴۳ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَاحٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يَسِينَ فِي صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَوَائِجُهُ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) عطاء بن رباح کہتے ہیں مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص سورۃ یسین کو شروع دن میں پڑھے اُس کی حاجتیں پوری کی جاتی ہیں۔ (دارمی مرسل)

قرب المرگ کے سامنے یسین پڑھنے کا حکم

۲۰۴۴ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ لَمْ يَزَلْ فِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يَسِينَ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ تَعَالَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَفَاقَرَعُوْهُمَا عِنْدَ مَوْتِكُمْ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) حضرت معقل بن یسار مزی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے محض خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے سورۃ یسین کو پڑھا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں پس تم اس سورت کو اپنے مُردوں کے سامنے پڑھا کرو (یعنی قرب المرگ فراموشی کے سامنے) (بیہقی)

سورۃ بقرہ قرآن کی رفعت ہے

۲۰۴۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ لِّبَابًا وَإِنَّ لِبَابِ الْقُرْآنِ لِمُفْصَلٍ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہر چیز کی بلندی ہوتی ہے اور قرآن کی بلندی سورۃ بقرہ ہے اور ہر چیز کا جوہر (مغزیہ خلاصہ) ہوتا ہے اور قرآن کا جوہر مفصل ہے (سورۃ ہجرات سے آخر قرآن تک)۔ (دارمی)

قرآن کی زینت سورۃ رحمن

۲۰۴۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ شَيْءٍ عَرُودٌ وَعَرُودُ الْقُرْآنِ الرَّحْمَنُ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہر چیز کی زینت ہے اور قرآن کی زینت سورۃ رحمن ہے۔ (بیہقی)

سورۃ واقعہ کی تاثیر

۲۰۴۷ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ قَاقَةٌ أَبَدًا وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَأْمُرُ بِنَاتِهِ يَقْرَأُ فِيهَا فِي كُلِّ لَيْلَةٍ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جو شخص روزانہ شب کو سورۃ واقعہ پڑھے وہ فاقہ کی مصیبت میں کبھی مبتلا نہ ہو اور حضرت ابن مسعود اپنی بیٹیوں سے کہا کرتے تھے کہ وہ اس کو روزانہ رات کے وقت پڑھا کریں۔ (بیہقی)

سورۃ اعلیٰ کی فضیلت

۲۰۴۸ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ هَذِهِ السُّورَةَ سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى کو بہت محبوب رکھتے تھے۔ (احمد)

جامع سورت

۲۰۷۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ فِي يَوْمٍ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ اقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ الرَّفْقِ كَبُرَتْ مِنِّي وَأَشَدُّ قَلْبِي وَغَلْظَ لِسَانِي قَالَ فَأَقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ حِمٍّ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ قَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْرَأْ فِي سُورَةِ جَامِعَةٍ فَأَقْرَأَ أَهْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذُلُّ زِلَّتْ حَتَّى فَرَّغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرِيدُ عَلَيْهِ أَبَدًا أَشْتَمَ أَذْبَدَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ الرَّؤُوسُ مَرَّتَيْنِ دَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو پڑھاؤ آپ نے فرمایا پڑھو ان سورتوں میں سے تین سورتیں جن کے شروع میں الراء ہے۔ اس نے کہا میری عمر زیادہ ہو چکی اور میرا دل سخت ہے اور موٹی ہے میری زبان (یعنی ان دجود سے) میں ان سورتوں کو یاد نہیں کر سکتا آپ نے فرمایا تو ان تین سورتوں میں سے جن کے آغاز میں حسم ہے پڑھ۔ اس نے وہی کہا جو پہلے کہا تھا اور اس کے بعد عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھ کو کوئی ایسی سورت چاہئے جو جامع ہو (یعنی جس میں بہت سی باتیں جمع ہوں)۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس کو سورہ اذ ذلزلت پڑھائی۔ یہاں تک کہ رپوری سورت پڑھا کر اس سے فارغ ہوئے۔ پھر اس شخص نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں اس پر کچھ زیادہ نہ کرؤ گا۔ پھر جب وہ شخص چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کامیاب ہوا یہ شخص۔ دو مرتبہ آپ نے یہ الفاظ کہے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

الہام الکاشف کی فضیلت

۲۰۸۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالُوا أَوْ مَنْ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَقْرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالَ أَمَّا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ أَلْفَ الْهُكُورِ التَّكَثُّرُ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ روزانہ ہزار آیتیں پڑھے؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ روزانہ ہزار آیتیں پڑھنے کی کون طاقت رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا کہ روزانہ اَلْفُ الْهُكُورِ التَّكَثُّرُ پڑھے۔ (بیہقی)

قل سوا اللہ احد پڑھنے کی تاثیر و برکت

۲۰۸۱ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدًا عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ عَشْرِينَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ ثَلَاثِينَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا ثَلَاثَةُ قُصُورٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا لَمْ تَكْذِبْ تَقُصِّرُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَوْصَحُ مِنْ ذَلِكَ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت سعید بن مسیبؓ مرسلہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص دن میں مرتبہ قل هو اللہ احد پڑھے بنایا جاتا ہے اس کے لئے اس کے سبب جنت میں ایک قصر اور جو شخص مین مرتبہ پڑھے اس کے لئے جنت میں دو محل بنائے جاتے ہیں اور جو شخص تین مرتبہ پڑھے اس کے لئے جنت میں تین قصر بنائے جاتے ہیں (دینکر) حضرت عمر بن الخطابؓ نے کہا قسم ہے خدا کی یا رسول اللہ! اس طرح تو ہم بہت سے محل جنت میں بنالیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہت زیادہ وسعت رکھتا ہے (یعنی اس کا فضل اور عطا بہت زیادہ فراخ و لا نہایت ہے)۔ (دارمی)

رات میں قرآن پڑھنے کا اثر

۲۰۸۲ وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ لَمْ يَحَاجَّهُ الْقُرْآنُ

حضرت حسنؓ سے مرسلہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی رات میں سو آیتیں پڑھے۔ نہیں بھگڑے گا اس سے قرآن اس رات میں

اور جو کوئی رات میں دوسو آیتیں پڑھے لکھا جاتا ہے اس کے لئے قیام رات کا ادھر جو کوئی رات میں پانچ سو آیتوں سے لے کر ہزار آیتوں تک پڑھے تو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے واسطے قنطار کے بقدر ثواب ہوتا ہے۔ صحابہؓ نے پوچھا قنطار کیا ہے؟ فرمایا: بارہ ہزار (درہم یا دینار)۔ (بخاری)

تِلْكَ اللَّيْلَةُ دَمَنَ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مَرَاتِي آيَةٍ كُتِبَ لَهُ مُرُوتُ لَيْلَةٍ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ خَمْسَ مِائَةِ آيَةٍ إِلَى الْآلَةِ أَصْبَحَ وَلَهُ قِنْطَارٌ مِّنَ الْآخِرِ قَالُوا وَهَذَا الْقِنْطَارُ قَالَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا - (رَدَاكَ الدَّارِمِيُّ)

تلاوتِ قرآن پر مدح و امت کا بیان

فصل اول

قرآن کی خبر گیری کرو

حضرت ابوبلی اشعریؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ، خبر گیری کرو قرآن کی قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ سینہ سے جملہ نکل جاتا ہے بہ نسبت رتبہ سے اونٹ کے نکل جانے کے یعنی جس طرح اونٹ مالک کی تھوڑی سی غفلت سے رسی سے نکل بھاگتا ہے اسی طرح قرآن مجید نہ پڑھنے سے بھلا دیا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۰۸۳ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يُنْفِئُ بَيْنَهُ لَهْوٌ أَشَدُّ تَقْصِيًّا مِّنَ الْإِبِلِ فِي عُقْلِهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

قرآن کے بارہ میں ایک ادب

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا یہ کہنا بُرا ہے کہ میں قرآن کی فلاں اور فلاں آیت بھول گیا۔ بلکہ یہ کہے کہ بھلا دیا گیا میں اور یاد کرتے رہو تم قرآن کو اس لئے کہ وہ آدمیوں کے سینہ سے نکل جاتا ہے بہ نسبت چار پائیوں کے۔ (بخاری و مسلم)

۲۰۸۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِّرْ بِالْإِحْدِهِمْ أَنْ يَمُوتُوا لَنْ نَسِيَتْ آيَةً كَيْتٌ وَكَيْتٌ بَلْ نَسِيْتُ وَأَسْتَذْكُرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَقْصِيًّا مِّنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النِّعَمِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ يُعْقِلُهَا)

صاحبِ قرآن کی مثال

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن پڑھنے والے کو حال اس اونٹ والے کے مانند ہے جس نے اونٹ کا پاؤں باندھ رکھا ہو اگر وہ اونٹ کو دیکھتا بھاگتا رہے گا تو اس کو روکے رہے گا اور آزاد چھوڑ دے گا تو بھاگ جائے گا (اسی طرح قرآن کو پڑھتے رہو گے تو یاد رہے گا، ورنہ بھلا دیا جائے گا)۔ (بخاری و مسلم)

۲۰۸۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعْقَلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جب تک دل لگے قرآن پڑھو

حضرت جندب بن عبد اللہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن مجید کو اس وقت تک پڑھو جب تک اس میں دل لگا رہے پس جب طبیعت ٹھہرا جائے تو اٹھ کھڑے ہو۔ (بخاری و مسلم)

۲۰۸۶ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الْقُرْآنَ مَا تَلَفْتَ عَلَيْهِ فَلَوْ بَكُمْ نَادَا خَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

آنحضرت ﷺ کی قرأت

حضرت قتادہؓ کہتے ہیں کہ انسؓ سے پوچھا گیا کہ نبی ﷺ قرأت

۲۰۸۷ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلَ أَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ

قَرَأَ اللَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَأَنَّهُ مَدَّ
شَمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَمْدُ بِسْمِ اللَّهِ
وَيَمْدُ بِالرَّحِيمِ -

کیونکر کرتے تھے یعنی کلام مجید کس طرح پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا آپ صریح
کو کھینچ کھینچ کر پڑھتے تھے۔ پھر انھوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پڑھ کر
بتایا کہ بسم اللہ کے اللہ کو کھینچتے اور رحمن کے الف کو کھینچتے اور
رحیم کی یا کو کھینچتے۔ (بخاری)

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

خدا کے نزدیک سب سے پسندیدہ آواز

۲۰۸۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِنَبِيِّ
يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
نہیں سنتا اللہ تعالیٰ کسی چیز کو (خاص وجہ سے) جس قدر سنتا ہو نبی
کی آواز کو کہ جب وہ خوش آوازی سے قرآن پڑھتا ہو۔ (بخاری و مسلم)
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں
سنتا اللہ کسی سنتے والی چیز کو توجہ سے جیسا کہ سنتا ہے نبی کی خوش آواز
کو کہ جب وہ پسندیدہ آواز سے قرآن پڑھے۔ (بخاری و مسلم)

۲۰۸۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِنَبِيِّ مَا أَذِنَ لِنَبِيِّ
يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

قرآن کریم اور خوش گلوئی!

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شخص
ہم سے نہیں ہے (یعنی ہمارے طریقہ پر نہیں ہے) جو قرآن کو خوش آوازی
سے پڑھے۔ (بخاری)

۲۰۹۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

قرآن کریم کے سماع

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر
پر بیٹھے ہوئے مجھ سے فرمایا میرے سامنے پڑھو۔ میں نے عرض کیا میں آپ کے
سامنے پڑھوں حالانکہ قرآن آپ پر نازل ہوا ہے آپ نے فرمایا میں دوسروں سے
سنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپ کے سامنے سورہ
نساء پڑھی اور جب میں اس آیت پر پہنچا فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ
بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا (یعنی کیا کریں گے یہ یہود وغیرہ
جب کہ پیش کریں گے ہم ہر قوم میں سے ایک گواہ یعنی ان کو نبی کہ وہ ان کے افعال
و افعال کی گواہی دے گا اور مجھ کو بھی ہم اس امت کا گواہ قرار دیں گے) پھر
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس اب مجھ جاؤ۔ اس کے بعد میں نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف نظر اٹھائی تو مجھ کو دکھائی دیا کہ آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۲۰۹۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ أَتْرَأُعْنِي
قُلْتُ أَتْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ إِنِّي أَجِبُ أَنْ
أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ سُورَةَ النَّسَاءِ حَتَّى
أَتَيْتُ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ
كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا
قَالَ حَسْبُكَ الْآيَاتُ فَالْتَفَتُ إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاهُ
تَذْرِيَانِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابی بن کعبؓ کی سعادت

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعبؓ
سے فرمایا خداوند تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن
پڑھوں۔ ابی بن کعبؓ نے عرض کیا کیا خداوند تعالیٰ نے آپ کے سامنے
میرا نام لے کر کہا ہے؟ فرمایا ہاں۔ ابی نے کہا البتہ ذکر کیا گیا میرا سارے

۲۰۹۲ وَعَنْ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَأَبِي بَنٍ كَعْبٍ أَنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَتْرَأُ عَلَيْكَ
الْقُرْآنَ قَالَ اللَّهُ سَمَانِي قَالَ نَعَمْ قَالَ وَحَسْبُ
ذِكْرُكَ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَا

وَيُذِكرُ آيَاتِ اللَّهِ آمَنَ فِي أَنْ أَقْدَفَ عَلَيْهِمْ
يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ دَسَمَانِي قَالَ نَعَمْ فَيَكُنِ
دُسْتَقْنِي عَلَيْهِ

جہان کے پروردگار کے ہاں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ یہ شکر اُبی بن کعب کی
آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور
نے ارشاد فرمایا کہ خدا نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے سورۃ
لَا یُکِنِ الَّذِينَ كَفَرُوا اُبی رث نے عرض کیا کیا خدا نے میرا اُبی کو فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں یہ شکر حضرت اُبی رث پر ہے۔ (بخاری مسلم)

دارالحرب میں قرآن لے جانے کی ممانعت

۲۰۹۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لَا تُسَافَرُ
بِالْقُرْآنِ وَإِنْ لَا أَمِنْ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے
دشمن کے ملک میں قرآن لے جانے سے۔ اور مسلم کی ایک روایت میں یہ
الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا ہے سفر میں قرآن کو ساتھ نہ لے جاؤ اس لئے
کہ میں اس امر کا اطمینان نہیں رکھتا کہ دشمن اس کو چھین لے (بخاری مسلم)

فصل دوم

غزاء مہاجرین کو بشارت

۲۰۹۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسْتُ فِي غُصَا
مٍ مِّنْ ضُبُعَاءِ الْمُهَاجِرِينَ وَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَرِدُّ
بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرَى وَقَارِئٌ لِّقُرْآنٍ عَلَيْنَا إِذْ حَاضَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَلَمَّا
قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ الْقَارِئُ
فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُمْ تَقْنَعُونَ قُلْنَا كُنَّا نَسْتَعِجُّ
إِلَى كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ
مِنْ أُمَّتِي مَنُ امْرُؤٌ أَنْ أَصْبَرَ نَفْسِي مَعَهُمْ
قَالَ فَجَلَسَ وَسَطُنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهِ فَبَدَأَ ثُمَّ قَالَ
بَيِّدُ هَكَذَا فَتَحَلَّقُوا وَبَرَزْتُ وَجَّوَّهُهُمْ لَهُ
فَقَالَ أَبْشِرُوا يَا مَعْشَرَ صِبْعَالِيكُمُ الْمُهَاجِرِينَ بِأَنَّ
النُّورَ النَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ
أَعْيَانِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ ذَٰلِكَ خُمْسُ يَأْتِي
سَنَةً (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ میں غزاء مہاجرین کی جماعت یعنی
اصحاب صفہ کے درمیان بیٹھا تھا اور حالت یہ تھی کہ کشتے ہونے کے سبب
بعض لوگ بعض کی پردہ داری کر رہے تھے اور ایک پڑھنے والا ہمارے
قرآن پڑھ رہا تھا تاکہ ایک رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہمارے
پاس آکر کھڑے ہو گئے۔ قرآن پڑھنے والا خاموش ہو گیا۔ آپ نے سلام کیا اور
پھر پوچھا تم کیا کر رہے تھے؟ ہم نے جواب دیا کہ جے اللہ میں رہے تھے۔
حضور نے ارشاد فرمایا اُس خداوند بزرگ کو ہر قسم کی تعریف زبیا ہو جس نے
میری امت میں ایسے لوگ پیدا کئے ہیں کہ میں ان کے درمیان اپنے
آپ کو بٹھاؤں (یعنی ان کے درمیان بیٹھوں) راوی کا بیان ہے کہ اس
کے بعد نبی ﷺ ہمارے درمیان بیٹھ گئے تاکہ انہی محبوب شخصیت
کو ہم لوگوں کے درمیان مساوی قرار دیں پھر آپ نے انگلی کا حلقہ بنا کر کہا۔
کہ اس طرح بیٹھو۔ چنانچہ ہم نے آپ کے سامنے اس طرح حلقہ باندھ
لیا کہ ہمارے چہرے آپ کے سامنے رہیں۔ پھر آپ نے فرمایا مفلس مہاجرین کے
گروہ! تم کو خوش خبری ہو قیامت کے دن کامل نور کی، تم جنت میں دو گنہگار

سے آدھے دن پہلے داخل ہو گے اور یہ آدھا دن پانچ سو سال کا ہوگا۔ (ابوداؤد)

تجوید و ترتیل سے قرآن پڑھنے کا حکم

۲۰۹۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيُّوا الْقُرْآنَ يَا حَبِيبُوا إِنَّكُمْ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

حضرت عبداللہ بن عازبؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زینت
دعتم قرآن کو اپنی آوازوں سے (یعنی ترتیل و تجوید سے قرآن کو پڑھو)۔
احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی

قرآن بھول جانے پر وعید

۲۰۹۲ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ أَعْمَى يَقْرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَجْذَمًا - (ابوداؤد - دارمی)

حضرت سعد بن عبادہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن پڑھے اور پھر بھول جائے وہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کا ہاتھ کٹا ہوا ہوگا۔

بہن دن سے کم میں قرآن ختم کرنے کا مسئلہ

۲۰۹۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْ يَفْقَهُ مَنْ تَدْرَأَ الْقُرْآنَ فِي آقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ - (ابوداؤد - دارمی)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی نے تین رات سے کم میں قرآن کو ختم کیا اس کو انہیں سمجھا (یعنی قرآن کے مفہوم کو وہ اچھی طرح نہیں سمجھا)۔

قرآن باواز بلند پڑھنا افضل ہے یا آہستہ؟

۲۰۹۴ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْقُرْآنِ كَالْحَاوِ بِالصَّهْدَةِ وَالْمُسْرِ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسْرِ بِالصَّهْدَةِ - (ترمذی - ابوداؤد - نسائی)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلند آواز سے قرآن پڑھنے والا اس شخص کی مانند ہے جو صدقہ کو ظاہر کر کے دے اور آہستہ آواز سے پڑھنے والا اس شخص کی مانند ہے جو چھپا کر صدقہ دے۔ (ترمذی - ابوداؤد - نسائی)۔

قرآن کی کامل پیروی کی تاکید

۲۰۹۵ وَعَنْ مُهَنَّابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ أَمَانٍ بِالْقُرْآنِ مَنِ اسْتَحَلَّ حَمَارَ مَهْ - (ترمذی)

حضرت مہناب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے قرآن کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال سمجھا۔ وہ قرآن پر ایمان نہیں لایا۔ (ترمذی)

اور ترمذی نے کہا اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت

۲۱۰۰ وَعَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاذْهَبِي تَنْعَتُ قِرَاءَةِ مُفْسَّرَةٍ حَرْفًا حَرْفًا - (ترمذی ابوداؤد - نسائی)

لیث بن سعد رضی اللہ عنہما ابی ملیکہ سے اور وہ یعلیٰ بن مملک سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی بابت پوچھا۔ انھوں نے آپ کی قرأت کی خصوصیت یہ بیان کی کہ آپ کا ایک ایک حرف واضح ہوتا ہے۔ (ترمذی ابوداؤد - نسائی)

۲۱۰۱ وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْطَعُ قِرَاءَتَهُ يَقُولُ أَحْمَدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُولُ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ يَقِفُ - (ابوداؤد)

حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت میں ایک ایک حرف واضح اور جدا ہوتا تھا۔ یعنی آپ اَحْمَدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ پڑھتے اور ٹھہر جاتے پھر کہتے الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اور ٹھہر جاتے۔

(ترمذی) اور ترمذی نے کہا کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے۔
کیونکہ لیث نے اسے ابن ابی ملیکہ کے ذریعہ یعلم بن حنک سے روایت
کیا ہے اور لیث کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

فصل سوم

قرأتِ محض خوش آوازی کا نام نہیں

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس شہر
لائے اور ہم اس وقت قرآن پڑھ رہے تھے اور ہم میں دیہاتی لوگ بھی تھے
اور عربی بھی (یعنی غیر عرب)۔ آپ نے فرمایا پڑھو، ہر شخص اچھا پڑھتا
ہے اور عنقریب ایسی قومیں آئیں گی جو قرآن کو اس طرح سیدھا کریں گے
جس طرح تیر سیدھا کیا جاتا ہے (یعنی اس کو خوب آراستہ کریں گی اور قرآنی
الفاظ و کلمات کو خوب بنا بنا کر پڑھیں) یہ قومیں جلدی کریں گی (یعنی قرآن
پڑھنے کا بدلہ پالنے میں۔ یعنی دنیا ہی میں اس کا فائدہ حاصل کر لیں گی) اور
(ابوداؤد - بیہقی)

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان
کو عرب کے لہجوں اور عرب کی آوازوں میں پڑھو اور اپنے آپ کو بجا و عشق
نعموں اور اہل کتاب کے طریقوں سے قرآن پڑھیں اور میرے بعد ایک
قوم آئے گی جو قرآن کو بنا بنا کر پڑھیں گی (یعنی نعموں کے انداز میں) اور گاؤں
جس طرح راگ اور نوحے گائے جاتے ہیں اور حالت یہ ہوگی کہ قرآن ان کے حلق
سے اترے گا یعنی دل پر کوئی اثر نہ کرے گی یا وہ قبول نہیں کیا جائے گا، ان
لوگوں کے دل فتنے میں پڑے ہوں گے اور ان لوگوں کے دل بھی جن کو یہ بگاڑ
پڑھنا اچھا معلوم ہوگا۔ (ترمذی - بیہقی)

قرآن کو تزیل کے ساتھ پڑھنے کا حکم

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ
کو یہ فرماتے سنا ہے اچھی طرح پڑھو قرآن کو اپنی آوازوں سے اس لئے کہ
خوش آوازی قرآن کے حُسن کو بڑھاتی ہے۔

(رواہی)

حسنِ قرأت کا معیار

طاہر بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ کونسا
آدمی قرآن پڑھنے میں اچھی آواز رکھتا ہے؟ اور کون قرأت کے اعتبار سے
اچھا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ شخص کہ جب تو اس کو پڑھنا ہوا اُسے توجہ کو یہ سوس

الْبَرِّ مَذِيٍّ وَقَالَ لَيْسَ اسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لَا يَلِي
الْثَّانِي رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ يَعْلَمَ
بْنِ مَمْلُوكٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَحَدَّثَ الثَّانِي أَمْرًا

۲۱۰۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَفِينَا الْأَعْرَابِيُّ
وَالْعَجَبِيُّ فَقَالَ اقْرَءُوا أَفْطَحُ حَنًّا وَسَيَجِي أَوَّلًا
يَقْمُونَ كَمَا يَقَامُ الْقَدْحُ يَتَعَجَّلُونَ وَلَا
يَتَأَجَّلُونَ

رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

(الْإِسْبَانِ)

۲۱۰۳ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ بِلُحُونِ الْعَرَبِ
وَأَصْوَاتِهَا وَإِيَّاكُمْ وَلُحُونِ أَهْلِ الْعَشَقِ وَ
لُحُونِ أَهْلِ الْكِنَانِ وَسَيَجِي بَعْدِي قَوْمٌ
يَرِيعُونَ بِالْقُرْآنِ أَنْ تَرْجِعَ الْغَنَاءُ وَالْمَوْحِلُ
يَجَادِرُ حَاجَرَهُمْ مَفْتُونًا قُلُوبُهُمْ وَقُلُوبُ
الَّذِينَ يُعِجِبُهُمْ شَأْنُهُمْ (رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي
شُعَبِ الْإِسْبَانِ وَرَزَيْنَ فِي كِتَابِهِ)

۲۱۰۴ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَسِنُوا الْقُرْآنَ
بِأَصْوَاتِكُمْ فَإِنَّ الصَّوْتِ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حسنِ قرأت کا معیار

۲۱۰۵ وَعَنْ طَاوُسٍ مَوْلَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ النَّاسِ أَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْآنِ وَأَحْسَنُ
قِرَاءَةً قَالَ مَنْ إِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ أَرَيْتَ أَنَّهُ

يَحْتَشَى اللَّهُ قَالَ طَائِفٌ مِنْ وَكَانَ طَلَقٌ كَذَلِكَ. ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ طائِفٌ کہتے ہیں کہ طلق ایسا ہی پڑھتے
(ذَوَاةُ الدَّارِ حَتَّى) تھے۔ (ذاری)

قرآن کے بارے میں چند احکام

۲۱۰۶ وَعَنْ عَبْدِ عَالِيٍّ الْمَلِكِيِّ: كَانَتْ لَهُ صُجَّةٌ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ
لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ وَاتَّقُوا حَقَّ تِلَاوَتِهِ مِنْ
نَائِءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاسْتَوْكُوا وَتَغَنُّوْا وَ
تَدَبَّرُوْا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَلَا تَعْبَجُوا
تَوَابَهُ فَإِنَّ لَهُ شَوَابًا.
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

عبدہ علی بن ابی نعیم کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اہل
قرآن نہ تم کیے کرو تم قرآن سے (یعنی اس سے غافل نہ ہو جاؤ) اور قرآن کو
رات و دن میں پڑھو جس طرح کہ اس کو پڑھنا چاہیے (یعنی اس پر خوب
غور کر کے اور سمجھ کر) اور پھیلاؤ قرآن کو (یعنی پڑھا کر، تفسیر کر کے اور لوگوں کو
سنا کر) اور قرآن کو خوش آوازی سے پڑھو اور جو (مضامین) قرآن کے اندر ہیں
اُن پر غور کرو تاکہ تم کو فلاح و کامیابی نصیب ہو اور اس کے ثواب میں جلدی
نہ کرو (اور اس کا ثواب دنیا ہی میں پالینے کا خیال نہ کرو کیونکہ اس کا ثواب
اور پورا اجر تو آخرت میں ملے گا، اِنْ شَاءَ اللَّهُ) (بیہقی)

بَابُ

اختلاف قراءت کا بیان

فصل اول اختلاف قراءت

۲۱۰۷ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ حِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ
جَذَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أُقْرَأُ حَاوِكَاتٍ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ نِيْهَا فَكَذَّبَتْ أَنْ
أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَهْمَلَتْهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّيْتُهُ بِرِدَائِهِ
فَجِئْتُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أُقْرَأُ نِيْهَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَسِلُهُ أَقْرَأَ فَتَقْرَأُ
الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيْ إِقْرَأْ فَتَقْرَأُ
فَقَالَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنُ أُنْزِلَ عَلَى
سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَافْرَعُوا مَا تَشَاءُ مِنْهُ.
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِسُليْمٍ)

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ میں نے ہشام بن حکیم بن جزامؓ کو سورۃ فرقان
پڑھتے سنا جو اس طریقہ کے خلاف پڑھتے تھے جس طریقہ پر میں پڑھتا تھا۔
اور اس سورت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مجھے کو پڑھایا تھا۔ پس قریب تھا
کہ میں ہشام سے اس معاملے میں الجھ پڑوں لیکن پھر میں نے سکون سے کام لیا
اور اس کو مہلت دے دی۔ یہاں تک کہ اس نے سورت کو ختم کر لیا پس میں نے
اس کی گردن میں اس کی پیادہ ڈالی اور اس کو کھینچتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور آپؐ عرض کیا۔ یا رسول اللہ! یہ (یعنی ہشام)
سورۃ فرقان کو اس طریقہ کے خلاف پڑھتا ہے جس طریقہ پر کہ اپنے مجھ کو پڑھائی
ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرؓ اس کو بھوڑ دو۔ پھر ہشام سے فرمایا
تم پڑھو (یعنی سورۃ فرقان کو سناؤ) پس ہشام نے اسی طریقہ پر پڑھا جس طریقہ پر
کہ میں نے اس کو پہلے پڑھتے سنا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسک فرمایا یہ سورت
اسی طرح نازل فرمائی تھی ہے۔ پھر آپؐ نے مجھ سے پڑھنے کو کہا میں نے بھی اپنے طریقہ
پر پڑھ کر سورۃ فرقان سنائی۔ اور آپؐ نے مسک فرمایا اسی طرح (یہ سورت) نازل کی گئی ہے پھر فرمایا۔ یہ قرآن سات حرفوں پر اتارا گیا ہے (یعنی سات طریقوں
پر اس جو طریقہ تم کو پسند ہو یا جو طریقہ تم کو آسان معلوم ہو اس طریقہ پر پڑھو تجارتی و سلم)

ہر قرات صحیح ہے

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو میں نے قرآن پڑھتے ہوئے سنا جو اس طریقہ کے خلاف تھا جس طریقہ پر میں نے رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے سنا تھا پس اس شخص کو میں نبی ﷺ کے پاس لایا اور واقعہ بیان کیا۔ میں نے دیکھا کہ واقعہ سن کر آپ کے چہرے پر کلمہ رادر ناخوشی کے آثار نمایاں ہو پھر آپ نے فرمایا تم دونوں درست اور اچھا پڑھتے ہو پس آپس میں اختلاف نہ کرو اس لئے کہ وہ لوگ جو تم سے پہلے گزرے ہیں باہمی اختلاف کے سبب ہی ہلاک ہوئے ہیں۔ (بخاری)

حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں تھا کہ ایک شخص آیا اور نماز پڑھی اور قرآن پڑھا ایسے طریقہ پر کہ میں نے اس طریقہ کا انکار کیا (یعنی اس کو درست نہیں سمجھا) پس ایک اور شخص آیا اور اس نے اس شخص کے خلاف قرأت کی۔ پس جب ہم سب نماز سے فارغ ہو چکے تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے عرض کیا کہ اس شخص نے ایسے طریقہ پر قرآن پڑھا کہ میں نے اس سے انکار کیا۔ پھر یہ دوسرا شخص آیا اور اس نے اس شخص کے خلاف قرأت کی (یہ سن کر) نبی ﷺ نے ان دونوں شخصوں کو پڑھنے کا حکم دیا۔ انھوں نے پڑھا اور نبی ﷺ نے دونوں کے پڑھنے کی تحسین کی۔ اس سے میرے دل میں سخت شبہ اور تردد پیدا ہوا گویا میں نے اس کو جھوٹ سمجھا اور یہ تردد و شبہ جاہلیت کے تردد و شبہ سے بھی زیادہ تھا پس جب رسول اللہ ﷺ نے اس چیز کو دیکھا جو مجھ پر مسلط تھی تو آپ میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور میں پسینہ پسینہ ہو گیا اور میری یہ حالت ہو گئی گویا میں خوف سے خدا تعالیٰ کی طرف دیکھ رہا ہوں پھر آپ نے مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا ابھی میرے پاس فرشتہ بھیجا گیا اور مجھ کو حکم دیا گیا کہ تو قرآن کو ایک طریقہ پر پڑھ۔ پھر میں نے اللہ سے عرض کی کہ میری امت پر آسان فرما۔ خدا نے مجھ کو دوبارہ حکم دیا دو طرح پر پڑھنے کا۔ پھر میں نے مکرر یہی درخواست کی اور عرض کیا کہ میری امت پر آسانی فرما پس تیسری مرتبہ سات طریقوں پر پڑھنے کا حکم دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جتنی بار تم نے مجھ کو حکم دیا ہے اتنی بار ہی تو ہم سے سوال کر یعنی تین بار تو نے ہم سے سوال کیا ہے تو تین ہی مرتبہ ہم سے دعا مانگتا کہ ہم اس کو قبول کریں پس کہا میں نے (یعنی نبی ﷺ نے) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا مَتْنِیْ

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَ مَا جَعَلَتْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَّةَ فَقَالَ كَلَّا كَمَا تُحْسِنُ فَلَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوا أَهْلَكُوا (رواه البخاری)

وَعَنِ ابْنِ أَبِي كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يَجْلِسُ قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سَوِيًّا رَأَيْتُهَا صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سَوِيًّا قِرَاءَةً صَاحِبِهِ فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ حَسَنَ شَأْنَهُمَا فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْرِيهِ وَلَا أَذْكَتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشَيْنِي صَرَبَ فِي صَدْرِي فَفَضْتُ عَرْقًا فَكَانَتْهَا أَنْظُرُ إِلَى اللَّهِ فَقَالَ لِي يَا ابْنَ أَرْسِلْ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَوْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى آخَرَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ الثَّلَاثَةَ أَقْرَأَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكُمْ مَسْأَلَةً نَسَائِنِيهَا فَقُلْتُ االلّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَتْنِي االلّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَتْنِي وَآخَرَتِ الثَّلَاثَةِ لِيَوْمِ يَرِغَبُ اارْتِاقِ النَّاسِ كُلُّهُمْ حَتَّى يَبْرَأَهُمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ (رواه مسلم)

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَتْنِي (اے اللہ! میری امت کو بخش دے) اور تیسری دعا یا خواہش کو اس وقت کے لئے اٹھایا رکھا یعنی قنات کے دن کے لئے) جب کہ خواہش کرے گی مجھ سے تمام مخلوق (سنا) کی) یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی مجھ سے خواہش کریں گے۔ (مسلم)

اختلاف قرأت سے دینی احکام پر اثر نہیں پڑتا

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو حضرت جبریلؑ نے ایک طریقہ پر (قرآن) پڑھایا۔ میں مراجعت کی میں نے خدا تعالیٰ کی طرف (آسانی کے لئے) اور ہمیشہ میں زیادہ کرتا رہا۔ آسانی یہاں تک کہ نوبت سات طریقوں تک پہنچی۔ ابن شہاب راوی کا بیان ہے کہ وہ سات طریقے امر دین میں متفق و متحرر اور یکساں ہیں اور حرام و حلال میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۱۱۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ دَسَّوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى أَحَدٍ قَرَأَ جَعْتُهُ فَلَمْ أَرَلْ أَسْتَزِيدُكَ وَيَزِيدُنِي حَتَّى أَنْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ بَلَّغَنِي أَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْأَحْرَفُ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَمْرِ يَكُونُ وَاحِدًا لَا تَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ (ومتفق عليه)

فصل دوم

قرأت قرآن میں آسانی کے لئے آنحضرتؐ کی خواہش

حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ملاقات کی جبریلؑ سے اور فرمایا جبریل! میں ایک ناخواندہ قوم کی طرف بھیجا گیا ہوں اور اس قوم میں بوڑھی عورتیں اور بوڑھے مرد ہیں، لڑکے ہیں اور لڑکیاں ہیں اور ایسا آدمی بھی ہے جس نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی جبریلؑ نے کہا، اے محمد! قرآن سات طریقوں پر اتارا گیا ہے یعنی سات قرأت پر۔ (ترمذی) اور احمد و ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جبریلؑ نے کہا اور ان سات طریقوں میں سے ہر طریقہ شافی ہے دُفِرَ و شَرُک کی بیماری کے لئے) اور کافی ہے (دین اسلام کے حق ہونے پر)۔ اور نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبریلؑ اور میکائیلؑ تشریف لائے، جبریلؑ میری داہنی جانب اور میکائیلؑ بائیں جانب بیٹھ گئے اور جبریلؑ نے کہا قرآن کو ایک طرح پر پڑھو اور میکائیلؑ نے کہا (مخصوصاً) اور زیادہ کراؤ۔ حتیٰ کہ قرآن کی قرأت سات طریقوں تک پہنچ گئی اور ان میں سے ہر طریقہ شافی و کافی ہے۔

۲۱۱۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلَ فَقَالَ يَا جِبْرِيلُ إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّييَةٍ مِنْهُمْ الْعَجُوزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْغُلَامُ وَالْحَارِيبُ وَالرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يَهْدَرْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ - (رواه الترمذی) وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَابْنِ دَاوُدَ قَالَ لَمِيسَ مِنْهَا إِلَّا شَافِ كَافٍ وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ قَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ أَنْيَانِي خَفَعَا جِبْرِيلَ عَنْ يَمِينِي وَمِيكَائِيلَ عَنْ يَسَارِي فَقَالَ جِبْرِيلُ أَقْرَأْ الْقُرْآنَ عَلَى أَحَدٍ قَالَ مِيكَائِيلُ اسْتَزِدْكَ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرَفٍ فَقُلْ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ -

قرآن کو بھیک مانگنے کا ذریعہ بناؤ

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ وہ ایک قصہ گو شخص کے پاس گزرے وہ قرآن پڑھتا تھا اور پھر بھیک مانگتا تھا۔ میں نے یہ دیکھ کر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہا اور پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص قرآن پڑھے تو اس کو پانچنے کے ذریعہ خدا سے سوال کرے اور وہ وقت قریب ہے کہ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن کو پڑھ کر لوگوں سے بھیک مانگیں گے۔ (احمد۔ ترمذی)

۲۱۱۲ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَائِمٍ يَقْرَأُ ثُمَّ يَسْأَلُ فَاَسْتَدْبَجَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلَيْسَ سَأَلَ اللَّهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

فصل سوم

و نیاوی منفعت کے لئے قرآن کو وسیلہ بنانے والوں کو تنبیہ و آگاہی

۲۱۱۳ عَنِ بَرِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَتَكَلَّمُ بِهِ النَّاسَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَجْهُهُ عَظِيمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ حَمَمٌ
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت بریدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن پڑھے اور اس کے ذریعہ لوگوں سے کلمات یعنی قرآن کو دنیا حاصل کرنے کا ذریعہ بنائے وہ قیامت کے دن اس صورت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت نہ ہو گا پڑھی ہی پڑھی ہوگی۔ (بیہقی)

بسم اللہ قرآن کی ایک آیت ہے

۲۱۱۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَضْلَ السُّورَةِ حَتَّى يَنْزِلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
(رَوَاهُ أَبُو ذَاوَدَ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سورت سے دوسری سورت کا فرق نہیں کر سکتے تھے یہاں تک کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم نازل ہوتی (دو سورتوں کے درمیان فرق کرنے کے لئے)۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ ایک واقعہ

۲۱۱۵ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِمَجْمَعٍ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ
سُورَةَ يُونُسَ فَقَالَ رَجُلٌ مَّا هَذَا أَأَنْزَلْتَ فَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَرَأْتُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَسَنْتَ فَبَيْتَاهُ هُوَ يَكْمُلُهُ إِذْ وَجَدَ
مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ فَقَالَ تَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتَكْذِبُ بِالْكِتَابِ
فَضَرَبَهُ الْحَدَّ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

علقمہؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ مجمع (شام) میں تھے۔ پس ایک روز ابن مسعودؓ نے سورۃ یوسف پڑھی۔ ایک شخص نے کہا۔ یہ سورت اس طرح نازل نہیں کی گئی۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا خدا کی قسم میں نے اس سورت کو اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پڑھا تھا۔ آپؐ (سکر) فرمایا تو نے اچھا پڑھا۔ اسی طرح کی گفتگو جاری تھی کہ اس شخص کے منہ سے شراب کی بو آئی۔ ابن مسعودؓ نے کہا تو شراب پیتا ہے اور کتاب اللہ کی قراءت کو بھٹلاتا ہے۔ پھر اس پر حد شرعی جاری کی گئی۔ (بخاری و مسلم)

قرآن جمع کرنے کی ابتداء

۲۱۱۶ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْسُودًا
أَهْلُ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ
إِنَّ عُمَرَ آتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ
بِقَتْلِ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرْآنِ
بِالْمَوَاطِنِ قَدْ حَبَّ كَثِيرٌ مِنَ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَرَى أَنَّ
تَأْمِيرَ يَجْمَعُ الْقُرْآنَ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ نَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ
يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ
هَذَا أَوْ اللَّهُ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يَرِاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ
اللَّهُ صَدْرِي لِيذَلِكَ وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ النَّبِيَّ رَأَى
عُمَرَ قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ شَابَّ عَاقِلٌ
لَا تَنْهَيْتُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ أَوْحَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

حضرت زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے اہل یمامہ کے قتل کے ایام میں مجھ کو بلا بھیجا۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضرت عمرؓ بن الخطابؓ بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے مجھ سے کہا کہ حضرت عمرؓ میرے پاس آئے اور کہا کہ یمامہ کی لڑائی میں جس جہت سے قاری شہید ہوئے ہیں، (اس کے پیش نظر) مجھ کو خوف ہے کہ اگر اسی طرح مختلف مقامات میں قاری شہید ہو گئے تو قرآن کا بڑا حصہ ضائع ہو جائے گا پس میں یہ مناسب سمجھا ہوں کہ آپ قرآن کو جمع کرنے کا حکم دیں۔ میں نے حضرت عمرؓ کا یہ قول سنا کہ عمرؓ سے کہا۔ تم اس کام کو کیوں کر کر دے گے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ حضرت عمرؓ نے یہ سنا کہ خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے اور عمرؓ برابر اس مسئلہ میں مجھ سے گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے اس کام کے لئے میرا سینہ کھول دیا یعنی اس رائے کے صحیح ہونے کا مجھ کو خدا کی طرف

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَّبِعَ الْقُرْآنَ فَاجْمَعَهُ فَوَدَّ
 اللَّهُ لَوْ كُنْتُ فِي نَحْلٍ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ
 أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمِيعِ الْقُرْآنِ قَالَ
 قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا تَمُوتُ بِفِعْلِهِ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللَّهُ خَيْرٌ فَلَمْ
 يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَّهَ اللَّهُ صَدْرِي
 لِلَّذِي شَرَّهَ لَهُ صَدْرُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ تَتَبَعْتُ
 الْقُرْآنَ أَجْمَعَهُ مِنَ الْعُسْبِ إِلَى الْخَبَرِ
 الرَّجَالِ حَتَّى دَجَلْتُ أَخَذْتُ سَوْدَةً
 أَبِي خُذَيْمَةَ الْأَنْصَارِيَّ لَمْ أَجِدْ مَعَ أَحَدٍ
 غَيْرِي فَلَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُ قِتْنِ النَّفْسِ
 حَتَّى خَاصِمْتَهُ بَدَأَ لَا فَكَا نَبْتَ الصَّرَجِ عِنْدَ
 أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاكَ اللَّهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتُهُ
 ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بَيَّنْتُ عُمَرَ
 رَدَدَاكَ الْبَخَائِيَّ

در قاریوں کے سینوں سے، یہاں تک کہ پایا میں نے سورۃ توبہ کے آخری حصہ کو حضرت ابو خزیمہ رضی اللہ عنہما کے پاس اور یہ حصہ ان کے منہ اور

کسی کے پاس سے مجھ کو نہیں ملا اور وہ آیت ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ آخِرُ سُوْرَةِ بَرَاءَتِ تَمَّ۔ پس یہ مرتب کئے ہوئے صحیفے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے ان کی زندگی تک پھر جب خدائے ان کو وفات دی تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے ان کی زندگی تک اور اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہے۔ (بخاری)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ذریعہ قرآن کی ترتیب و جمع

۲۱۱۰ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ حَذِيفَةَ بْنَ يَمَانَ
 قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَايِرُنِي أَهْلُ الشَّامِ فِي
 نَجْمِ أَرْضِ مِثْنَةَ وَأَذْرَبِجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ
 فَأَذْعَ حَذِيفَةُ اخْتِلَافَهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حَذِيفَةُ
 يُعْثَانُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِيكَ خِذْ أَرْصَمَ قَبْلَ أَنْ
 يَخْلُقُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَإِذَا رَأَى
 عُثْمَانُ أَنِّي حَفِصْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَيْكَ يَا لَصِيفِ
 فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَزِدُكَ حَا إِلَيْكَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهَا
 حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ فَأَمَرَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَبْدُ اللَّهِ
 اللَّهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْعَامِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَتَسَخَّوْا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ

سے یقین ہو گیا) اور جو مصاحف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس میں دیکھی تھی مجھ کو اس مصاحف کا علم ہو گیا۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ (زید) تم ایک مرد جوان ہو، عقلمند ہو، تم پر کوئی تہمت (جھوٹ وغیرہ) نہیں لگائی گئی اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی کے کاتب تھے پس تم قرآن کو تلاش کرو اور جمع کرو۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں خدا کی قسم اگر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کسی پہاڑ کے اٹھانے کی خدمت سپرد کرتے تو یہ خدمت میرے لئے آسان ہوتی اس خدمت سے جو انھوں نے قرآن کو جمع کرنے کی میرے ذمہ لگائی تھی۔ زید بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم سن کر عرض کیا۔ تم کیوں کر اس کام کو کرو گے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ کام خدا کی قسم بہتر ہے پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھ سے برابر اس معاملہ میں گفتگو فرماتے رہے یہاں تک کہ خداوند تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اس چیز کے لئے کھول دیا جس کے لئے حضرات ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کے سینوں کو کھولا تھا یعنی مجھ کو بھی مع قرآن کی مصحف کا علم ہو گیا) پس تلاش کیا میں نے قرآن کو اس طرح جمع کیا میں نے اس کو کھجور کے تنوں یا شاخوں سے، سفید پتھروں سے اور لوگوں یعنی محافظوں

اور قاریوں کے سینوں سے، یہاں تک کہ پایا میں نے سورۃ توبہ کے آخری حصہ کو حضرت ابو خزیمہ رضی اللہ عنہما کے پاس اور یہ حصہ ان کے منہ اور کسی کے پاس سے مجھ کو نہیں ملا اور وہ آیت ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ آخِرُ سُوْرَةِ بَرَاءَتِ تَمَّ۔ پس یہ مرتب کئے ہوئے صحیفے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے ان کی زندگی تک پھر جب خدائے ان کو وفات دی تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے ان کی زندگی تک اور اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہے۔ (بخاری)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ذریعہ قرآن کی ترتیب و جمع

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس زمانہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شام و عراق کے مجاہدوں کے لئے جو آرمینیا اور آذربائیجان کی جنگوں کے لئے تیار ہو رہے تھے، سامانِ جہاد فراہم و درست کرنے میں مشغول تھے۔ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو لوگوں کے اس اختلاف نے جو وہ قرآن مجید کی قراءت کے متعلق کرتے رہتے تھے اضطراب و خوف میں مبتلا کر دیا تھا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس مسئلہ کو چھیڑا اور کہا امیر المؤمنین! امت کی خبر گیری کیجئے اس سے پہلے کہ وہ کتاب اللہ کے اندر اختلاف کریں جیسا کہ یہود اور نصاریٰ نے اختلاف کیا تھا۔ یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آدمی بھیجا اور کہا یا کہ وہ ان صحیفوں کو (جن کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مرتب کر لیا تھا) ہمارے پاس بھیج دیں۔ ہم ان کی نقل لے کر تم کو واپس کر دیں گے

عُثْمَانُ لِلرَّحِطِ الْقَرَشِيِّينَ الثَّلَاثِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ
وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَالْكَتُوبُ
بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا
حَتَّى إِذَا لَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ
عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ
أَفْقٍ بِمِصْحَفٍ مِمَّا لَسَخُوا أَوْ أَمَرِيهَا سِوَاهُ
مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ سَجِيئَةٍ أَوْ مِصْحَفٍ أَنْ يَجُزَّ قَالَتْ
أَبْنُ شَهَابٍ فَأُخْبِرَ فِي خَارِجَةِ ابْنِ زَيْدٍ بِنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ
سَمِعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ
حِينَ نَسَخْنَا الْمِصْحَفَ قَدِ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْتُهَا فَوَجَدْتُهَا
مَعَ خُزَيْمَةَ بِنِ ثَابِتٍ نِ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
رِجَالُ صَدَقُوا أَمَّا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَالْحَقْنَاهَا
فِي سُورَتِهَا فِي الْمِصْحَفِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

چنانچہ وہ صحیفہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دینے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ زبیر رضی اللہ عنہ سعید بن عاص رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ان صحیفوں کو نقل کریں چنانچہ انھوں نے نقل کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سوا کہ وہ انصار میں سے تھے) تینوں قریشیوں کو یہ حکم دیا کہ اگر قرآن میں کسی جگہ (یعنی تلفظ یا لغت کے اعتبار سے) تمہارے اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے درمیان اختلاف واقع ہو تو قریش کی زبان کے موافق اس لغت کو لکھو اس لئے کہ قرآن قریش ہی کی زبان میں اُتر ہے۔ چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا اور جب صحیفہ نقل ہو چکا اور اس کی متعدد نقلیں ہو چکیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے صحیفہ کو ان کے پاس واپس بھیج دیا اور اپنے مہربانے ہوئے صحیفے تمام اطراف میں بھیج دیئے اور جاری فرما دیا کہ ان صحیفوں کے سوا اور جو مصحف یا صحیفہ پایا جائے اس کو آگ میں جلا دیا جائے ابن شہابؒ کہتے ہیں کہ خارجہ بن زید بن ثابتؓ نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ میں نے زید بن ثابتؓ کو یہ کہتے سنا ہے کہ جب ہم صحیفوں کو نقل کرنے بیٹھے تو ایک

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) آیت سورہ احزاب کی تفسیر کو نہ ملے، جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے سنا تھا۔ پس ہم نے اس کو تلاش کیا اور وہ آیت ہم کو خزیمہ بن ثناء انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی۔ اور وہ آیت یہ ہے مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِمْ پس شامل کر دیا ہم نے اس آیت کو سورتِ آنرا میں صحیفوں کے اندر۔ (بخاری)

سورہ برأت کے شروع میں بسملہ نہ سمونے کی ایک وجہ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ آپ نے سورۃ انفالؓ کو جو مشائی میں سے ہے اور سورۃ برائۃؓ کی جو مرثیین میں سے ہے ایک دوسرے کے پاس کیوں رکھا یعنی تم نے دونوں سورتوں کو پاس پاس رکھا (اور فرق کئے) درمیان میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں لکھی اور پھر یہ کہ میں نے سورۃ انفالؓ کو سات لمبی سورتوں میں رکھا (حالانکہ اس کو ان سورتوں میں رکھنا باپہنچے تھا جو آیتوں سے زیادہ کی ہیں) آخر اس کا سبب کیا ہے؟ حضرت عثمانؓ

٢١٨
وَعَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِعُمَانَ مَا أَحْمَلَكُمْ
عَلَى أَنْ عَمِدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الثَّمَانِيَةِ وَ
إِلَى بَرَاءَةٍ وَهِيَ مِنَ الْيُسُيُنِ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ
تَكْتُبُوا اسْمَ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَ
وَفَعَلْتُمُوهُمَا فِي سَبْعِ الطُّوْلِ وَأَحْمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ
عُمَانُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا

۱۔ قرآن مجید کی سورتوں کو اس طرح تقسیم کیا گیا ہے کہ سورۃ بقرہ سے سورۃ توبہ تک کو حوال یعنی لمبی سورتیں کہا جاتا ہے اور سورۃ یونس سے سورۃ فرقان تک کو مئیں یعنی سو سورتوں والی یا سو آیتوں سے زیادہ والی سورتیں کہا جاتا ہے اور سورۃ شعراء سے سورۃ فتح تک کو

مشافی کہتے ہیں ان سورتوں میں سورتوں آیتوں سے کم ہیں اور قصے ان میں گزر رہی اس لئے ان کا نام مشافی ہوا یعنی بار بار دہائی سورتیں اور سورۃ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل کہتے ہیں اس لئے کہ ان سورتوں کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم کا فاصلہ قریب قریب یعنی فاصلہ رکھنے والی سورتیں پھر اس قدر کہ آخری قسم یعنی مفصل کی تین قسمیں ہیں ایک طوآل دوسری اوسط اور تیسری قصار۔ سورۃ حجرات سے سورۃ انشقاق تک طوآل مفصل یعنی بن اور فاصلہ والی سورتیں کہا جاتا ہے اور سورۃ البروج سے سورۃ لم یکن تک کو اوسط مفصل یعنی درمیان فاصلہ والی سورتیں کہا جاتا ہے اور یہاں سے آخر قرآن تک کو قصار مفصل یعنی چھوٹی فاصلہ والی سورتیں کہا جاتا ہے۔ (مترجم)

عُثْمَانُ لِلرَّحِطِ الْقَرَشِيِّينَ الثَّلَاثِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ
وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَارْتَبِعُوا
بِإِسْنَانٍ قَرِيبٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِإِسْنَانِهِمْ فَفَعَلُوا
حَتَّى إِذَا لَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ
عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ
أَفْقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا لَسَخُوا أَوْ أَمَرِيهَا سِوَاهُ
مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ سَجِيئَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يَجُزَّ قَالَتْ
أَبْنُ شَهَابٍ فَأُخْبِرَ فِي خَارِجَةِ ابْنِ زَيْدٍ بِنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ
سَمِعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ
حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدِ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْتُهَا فَوَجَدْتُهَا
مَعَ خُزَيْمَةَ بِنِ ثَابِتٍ نِ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
رِجَالُ صَدَقُوا أَمَّا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَالْحَقْنَاهَا
فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

چنانچہ وہ صحیفہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دینے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ زبیر رضی اللہ عنہ سعید بن عاص رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ان صحیفوں کو نقل کریں چنانچہ انھوں نے نقل کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سوا کہ وہ انصار میں سے تھے) تینوں قریشیوں کو یہ حکم دیا کہ اگر قرآن میں کسی جگہ (یعنی تلفظ یا لغت کے اعتبار سے) تمہارے اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے درمیان اختلاف واقع ہو تو قریش کی زبان کے موافق اس لغت کو لکھو اس لئے کہ قرآن قریش ہی کی زبان میں اُتر رہا ہے۔ چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا اور جب صحیفہ نقل ہو چکا اور اس کی متعدد نقلیں ہو چکیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے صحیفہ کو ان کے پاس واپس بھیج دیا اور اپنے مہربانے ہوئے صحیفے تمام اطراف میں بھیج دیئے اور جاری فرما دیا کہ ان صحیفوں کے سوا اور جو مصحف یا صحیفہ پایا جائے اس کو آگ میں جلا دیا جائے ابن شہابؒ کہتے ہیں کہ خارجہ بن زید بن ثابتؓ نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ میں نے زید بن ثابتؓ کو یہ کہتے سنا ہے کہ جب ہم صحیفوں کو نقل کرنے بیٹھے تو ایک

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) آیت سورہ احزاب کی تفسیر کو نہ ملے، جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے سنا تھا۔ پس ہم نے اس کو تلاش کیا اور وہ آیت ہم کو خزیمہ بن ثناء انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی۔ اور وہ آیت یہ ہے مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِمْ پس شامل کر دیا ہم نے اس آیت کو سورتِ آنرا میں صحیفوں کے اندر۔ (بخاری)

سورہ برأت کے شروع میں بسملہ نہ سمونے کی ایک وجہ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ آپ نے سورۃ انفالؑ کو جو مشائی میں سے ہے اور سورۃ برائۃؑ کی جو مرثیین میں سے ہے ایک دوسرے کے پاس کیوں رکھا یعنی تم نے دونوں سورتوں کو پاس پاس رکھا (اور فرق کئے) درمیان میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں لکھی اور پھر یہ کہ میں نے سورۃ انفالؑ کو سات لمبی سورتوں میں رکھا (حالانکہ اس کو ان سورتوں میں رکھنا باپہنچے تھا جو آیتوں سے زیادہ کی ہیں) آخر اس کا سبب کیا ہے؟ حضرت عثمانؓ

٢١٨
وَعَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِعُمَانَ مَا أَحْمَلَكُمْ
عَلَى أَنْ عَمِدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الثَّانِي وَ
إِلَى بَرَاءَةٍ وَهِيَ مِنَ الْيُسُيْنِ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ
تَكْتُبُوا اسْمَ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَ
وَفَعَلْتُمُوهُمَا فِي سَبْعِ الطُّوْلِ وَأَحْمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ
عُمَانُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا

۱۔ قرآن مجید کی سورتوں کو اس طرح تقسیم کیا گیا ہے کہ سورۃ بقرہ سے سورۃ توبہ تک کو حوال یعنی لمبی سورتیں کہا جاتا ہے اور سورۃ یونس سے سورۃ فرقان تک کو مئین یعنی سو ستو آیتوں والی یا سو آیتوں سے زیادہ والی سورتیں کہا جاتا ہے اور سورۃ شعراء سے سورۃ فتح تک کو

مشافی کہتے ہیں ان سورتوں میں سو سو آیتوں سے کم ہیں اور قصے ان میں گرہ ہیں اس لئے ان کا نام مشافی ہوا یعنی بار بار دہائی سورتیں اور سورۃ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل کہتے ہیں اس لئے کہ ان سورتوں کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم یا فاصلہ قریب قریب یعنی فاصلہ رکھنے والی سورتیں پھر اس قدر کہ آخری قسم یعنی مفصل کی تین قسمیں ہیں ایک طوآل دوسری اوسط اور تیسری قصار۔ سورۃ حجرات سے سورۃ انشقاق تک طوآل مفصل یعنی طین اور فاصلہ والی سورتیں کہا جاتا ہے اور سورۃ البروج سے سورۃ لہٰن تک کو اوسط مفصل یعنی درمیانی فاصلہ والی سورتیں کہا جاتا ہے اور یہاں سے آخر قرآن تک کو قصار مفصل یعنی چھوٹی فاصلہ والی سورتیں کہا جاتا ہے۔ (مترجم)

اِرْحَمْنِي اِنْ شِئْتَ اُرْزُقْنِي اِنْ شِئْتَ وَ لِيَعْرِضَ مَسْئَلَةٌ
اِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مُكْرَهَ لَهُ۔
ترجمہ: پرہیز فرما۔ بلکہ دعا میں پختہ ارادہ کرے (شک کا کلمہ نہ کہے) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اس پر زبردستی کرنے والا نہیں ہے۔

رَدَّوْا الْخَارِجِيَّ (بخاری)

تھک کر دعا مانگنا نہ چھوڑو

۲۱۲۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اَللّٰهُمَّ اَعْزِلْنِيْ اِنْ شِئْتَ
وَلَكِنْ يَّعِزُّمْ وَلِيُعْظِمِ الرَّغْبَةُ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَعْظُمُهُ
شَيْءٌ اَعْطَا۔
ترجمہ: اس کا عطا کرنا اس کے لئے دشوار نہیں ہوتا۔ (مسلم)

۲۱۲۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ قَلَمٌ يَدْعُ بِاسْمِ اَوْ قَطِيعَةٌ دَحْمٍ قَالَهُ
يَسْتَحْلِلُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا اِلَّا سَتَعْمَالُ قَالَ يَقُولُ
قَدْ دَعَوْتُ وَ قَدْ دَعَوْتُ قَلَمٌ اَوْ يَسْتَجَابُ لِيْ فَيَسْتَوْفِ
عِنْدَ ذَلِكَ وَيَدْعُ الدُّعَاءَ۔
ترجمہ: اور دعا کو چھوڑ دے۔ (مسلم)

اپنے مسلمان بھائی کے لئے غائبانہ دعا قبول ہوتی ہے

۲۱۲۴ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ
يُظْفَرُ الْغَيْبُ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَبِّهِ مَلَكَ مُوَكَّلٌ
كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ لَمَلَكَ الْمَوْكَلُ بِهِ اَمِيْنٌ
وَلَا يَمْلِكُ۔
ترجمہ: اپنے مسلمان بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں قبول کی جاتی ہے دعا مانگنے والے کے سر کے قریب ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے، اور جب وہ اپنے بھائی کی بھلائی کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ آمین کہتا ہے (یعنی خدا تعالیٰ سے کہتا ہے کہ اس کی دعا قبول فرما) اور پھر فرشتہ دعا مانگنے والے سے کہتا ہے اور تجھ کو بھی اسی کے مانند۔ (مسلم)

بد دعا کرنے کی ممانعت

۲۱۲۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ
وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تَوَافِقُوا مِنَ اللَّهِ سَاعَةً
يُتَمَلَّ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ (رَدَّوْا الْخَارِجِيَّ)
وَذِكْرُ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلَّتِي دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ مِرْفَقِ
كِتَابِ الزَّكَاةِ۔
ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی جانوں کے لئے بد دعا نہ کرو اور نہ اپنی اولاد کے لئے بد دعا کرو اور نہ اپنے مال کے لئے بد دعا کرو۔ کیونکہ ممکن ہے کہ بد دعا کی ساعت اس ساعت کے قریب ہو جائے جو قبولیت دعا کی ہے اور تمہاری بد دعا بھی قبول کر لی جائے۔ (مسلم)

ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ مظلوم کی دعاؤں سے ڈرو۔ کتاب الزکوۃ میں بیان کی جا چکی ہے۔

فصل دوم

دعا عبادت ہے

۲۱۲۶ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللہ تعالیٰ عافیت مانگنے والوں کو بہت پسند کرتا ہے

۲۱۳۵ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ لَكُمْ مِنْكُمْ بَابَ الدُّعَاءِ فَتَحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَفَاسْئَلِ اللَّهَ شَيْئًا يَعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھولا گیا، کھولے گئے اس کے لئے دروازے رحمت کے اور خداوند تعالیٰ اسے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں خدا کے نزدیک سب سے بہتر چیز عافیت ہے۔ (ترمذی)

سخنوں میں قبولیت دعا کا خواہشمند فراخی کے وقفہ زیادہ دعا مانگے

۲۱۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيَكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ سختیوں کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمائے اس کو چاہئے کہ وہ فراخی اور خوش حالی کے وقت کثرت سے دعا مانگے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

دعا مانگتے وقت قبولیت کا یقین رکھو

۲۱۳۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِأَلْجَابَةِ وَأَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ مَنْ قَلَبٌ غَافِلٌ لَاحٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا سے دعا مانگو اس امر کا یقین کر کے کہ وہ ضرور قبول فرمائے گا اور اس بات کو جان لو کہ خدا غافل قلب رکھنے والے کی دعا قبول نہیں فرماتا۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

دعا کے وقت ہاتھوں کا رنج

۲۱۳۷ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ بِطُحُونٍ أَكْفَمُ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِطُحُونٍ رَحَافٍ وَآيَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلُوا اللَّهَ بِطُحُونٍ أَكْفَمُ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِطُحُونٍ رَحَافٍ إِذَا فَرَعْتُمْ فَا مَسَحُوا أَيْهَا وَجُوهَكُمْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت مالک بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم خدا سے مانگو (یعنی دعا کرو) تو ہاتھوں کے اندر کی جانب مانگو (یعنی ہتھیلیوں کو منہ کی جانب کر کے اور ہاتھوں کو پھیلا کر) اور ہاتھوں کی پشت کی جانب سے نہ مانگو۔ اور ابن عباس کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مانگو اللہ سے ہاتھوں کے اندر کی جانب سے اور جب تم دعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھوں کو منہ پر پھیر لو۔ (ابوداؤد)

اللہ تعالیٰ دعا کے وقت اٹھے ہوئے ہاتھوں کو لایع رکھتا ہے

۲۱۳۸ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ حَتَّى كَرِيمٌ يَسْتَجِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّ هُنَا صِفْرًا أَوْ دَاكًا أَوْ يَزِيدَ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا پروردگار بہت زیادہ کریم و بخشنے والا ہے اور حیا کرتا ہے اپنے بندے سے جب کہ وہ ہاتھ اٹھائے اس کی طرف اور وہ خالی پھیرے ان ہاتھوں کو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ بیہقی)

دعا کے بعد اٹھے ہوئے ہاتھوں کو اپنے منہ پر پھیرنا سنت ہے

۲۱۳۹ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحْطِ بِمَا حَتَّى يَسْتَحِبَّ بِيَمَا وَجْهَهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کے لئے ہاتھوں کو اٹھاتے تو اس وقت تک ان کو نہ رکھتے جب تک کہ منہ پر نہ پھیر لیتے۔ (ترمذی)

آنحضرت جامع دعائیں پسند کرتے تھے

۲۱۳۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدْعُ مَا سِوَى ذَلِكَ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) (ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دعائوں کو پسند فرماتے جو جامع ہوں (یعنی جن کے الفاظ مختصر اور معنی زیادہ) اور ان دعائوں کو آپ پسند فرماتے اور (چھوڑ دیتے تھے جو ایسی نہ ہوں۔) (ابوداؤد)

غائبانہ دعا قبول ہوتی ہے

۲۱۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَسْرَعَ الدُّعَاءِ إِبَابَهُ دَعْوَةُ غَائِبٍ لِّغَائِبٍ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت جلد قبول ہونے والی وہ دعا ہے جو غائب غائب کے واسطے کرے اس لئے کہ اس میں خلوص ہوتا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

اچھے لوگوں سے طلب دعا

۲۱۳۲ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ أَسْأَلُ ذُنُوبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَإِذَا نِيَّ دَخَالَ أَشْرُكُنَا يَا أَحْمَدُ فِي دُعَائِكَ وَلَا تَدَسُّنَا فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِي أَنْ يَدُلَّ بِهَا الدُّنْيَا. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ وَلَا تَدَسُّنَا)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کرنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے اجازت دیدی اور فرمایا میرے چھوٹے بھائی! اپنی دعائیں مجھ کو بھی شامل رکھنا بھول نہ جانا۔ حضور نے یہ ایک ایسی بات فرمائی جو تمہارے ساری دنیا کے مقابلہ میں پسند ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ترمذی کی روایت وَلَا تَدَسُّنَا تک ہے)

وہ خوش قسمت جن کی دعا رد نہیں ہوتی

۲۱۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حِينَ يُفْطِرُ وَالْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَ يَقُولُ الرَّبُّ وَ عِزِّي لَا تُصْرَتُكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی۔ ایک روزہ دار کی دعا اس وقت جب کہ وہ روزہ افطار کرے دوسرے عادل حاکم کی دعا اور تیسرے مظلوم کی دعا کہ اس کی دعا کو خداوند تعالیٰ ابر کے اوپر اٹھاتا ہے (یعنی وہ بہت جلد خدا کے ہاں پہنچ جاتی ہے) اور کھولے جاتے ہیں مظلوم کی دعا کے لئے آسمان کے دروازے اور نہ اندر نہ فرماتا ہے قسم ہے اپنی عزت کی میں تیری مدد کروں گا اگرچہ کچھ دنوں کے بعد کیوں بھی ہو۔

۲۱۳۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ دَعَوَاتٌ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین دعائیں قبول کی جاتی ہیں اور ان کے قبول ہونے میں کوئی شک نہیں ایک توبہ کی دعا دوسرے مسافر کی دعا اور تیسرے مظلوم کی دعا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

اپنی ادنیٰ سے ادنیٰ حاجت بھی خدا ہی کے سامنے پیش کرو

۲۱۳۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتَّى يَسْأَلَ شَيْئًا نَعْلُهُ إِذَا انْقَطَعَ رَأْدٌ فِي رِوَايَةٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْبُنَانِيِّ مُرْسَلًا حَتَّى يَسْأَلَ الْمِلْحَ حَتَّى يَسْأَلَ شَيْئًا إِذَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو چاہیے کہ تم اپنی تمام حاجتوں کو خدا سے مانگو یہاں تک کہ اپنی جوتی کا تسم بھی مانگو جب کہ وہ ٹوٹ جائے۔ اور ثابت بنانی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تک مانگے اور یہاں تک کہ جوتی کا تسم بھی مانگے جب کہ وہ ٹوٹ جائے۔

الْفُطْحُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) (ترمذی)

دعائیں ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں

۲۱۴۶ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ إِبْطَيْهِ (رواه البيهقي) ۲۱۴۷ وَكَانَ مَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُجْعَلُ إصْبَعِيهِ حَذَاءَ مَنْكَبَيْهِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ) وَيَدْعُو -

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا میں ہاتھوں کو اتنا اونچا اٹھاتے تھے کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آئے (یعنی) (بیہقی) حضرت مہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا میں دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے سروں کو دونوں مونڈھوں کے برابر کرتے اور پھر دعا مانگتے (بیہقی)

آپ دعا کے بعد منہ پر ہاتھ اس وقت پھیرتے جب ہاتھوں کو اٹھاتے۔

۲۱۴۸ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَّ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ - (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرَةِ) -

حضرت سائب بن یزیدؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ دعا میں جب دعا مانگتے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور پھر دونوں ہاتھوں کو دعا کے بعد منہ پر پھیرتے۔ (بیہقی)

دعا کا ادب

۲۱۴۹ وَعَنْ عَدْمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَسْأَلُهُ أَنْ تَرَفَعَ يَدَاكَ حَذَوِ مَنْكَبَيْكَ أَوْ نَحْوَهُمَا وَلَا تَسْتَغْفِرَ أَنْ تُشِيرَ بِإصْبَعٍ وَاحِدَةٍ قَبْلَ الْآخَرِ بِتَهَالٍ أَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيعًا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ وَالْآخِرُ بِتَهَالٍ هَكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُورَهُمَا مَتَابِلِي وَجْهَهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

عکرمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے کہا سوال کرنے کا طریقہ یہ ہے (یعنی دعا مانگنے کا) کہ دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر اٹھائے یا ان کے قریب اور استغفار کا طریقہ یہ ہے کہ تو اپنی ایک انگلی سے اشارہ کرے اور (دعائیں) عاجزی اور مبالغہ کا طریقہ یہ ہے کہ تو اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلائے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ عاجزی کا طریقہ یہ ہے کہ کہہ کر ابن عباسؓ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا اور ہاتھوں کی پشت اپنے منہ کے قریب کی (ابوداؤد)

ہر دعا کے وقت ہاتھوں کو بہت زیادہ اٹھانا بدعت ہے

۲۱۵۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ إِنْ رَفَعْتُمْ أَيْدِيَكُمْ يَدْعَةً مَّا زَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَذَا يَعْنِي إِلَى الصُّدْرِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا ہے کہ دعائیں ہاتھوں کو زیادہ اونچا اٹھانا بدعت ہے رسول اللہ ﷺ نے اس سے اونچے ہاتھ نہیں اٹھائے یعنی سینہ تک۔ (احمد)

کسی کے لئے دعا کرتے وقت اپنی ذات کو مت دیکھو

۲۱۵۱ وَعَنْ أَبِي ابْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا فَدَعَا لَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا غَرِيبٌ حَيْثُ

حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو ذکر فرماتے اور پھر اس کے لئے دعا فرماتے کا ارادہ کرتے تو پہلے اپنے لئے دعا مانگنی شروع کرتے۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب صحیح ہے)

دعا کے نتیجہ میں تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور حاصل ہوتی ہے

۲۱۵۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدُعَايَةٍ

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان دعا مانگے اور اس میں کوئی ایسی دعا نہ ہو جس

کَيْسَ فِيهَا اِثْمٌ وَلَا فَطِيْعَةٌ رَحِمَ اِلَّا اَعْطَاهُ
 اللَّهُ بِهَا اِحْدَى ثَلَاثٍ اِمَّا اَنْ يُعْجَلَ لَهُ دَعْوَتُهُ
 وَاِمَّا اَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ
 يَقْصِرَ عَنْهُ مِنَ الشُّعْرِ مِثْلَهَا قَالُوا اِذَا اُنْكَرَ
 قَالَ اللَّهُ اَكْثَرُ - (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

میں گناہ یا قرابت داری کے انقطاع کا ذکر ہو تو خداوند تعالیٰ دعا مانگنے والے کو ان تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور عطا فرمادیتا ہے۔ یا تو اس کا مقصد جلد پورا کر دیتا ہے یا اس کی دعا کو آخرت کے لئے ذخیرہ بنا رکھتا ہے یا دعا مانگنے والے کی کوئی ایسی ہی یا اتنی ہی برائی دور کر دیتا ہے جتنی کہ اس نے دعائیں اپنے نفع کی خواہش کی تھی صحابہ نے عرض کیا اب ہم بہت دعا کریں گے۔ آپ نے فرمایا خداوند تعالیٰ کا فضل بہت زیادہ ہے۔ (احمد)

وہ پانچ دعائیں جو رد نہیں ہوتیں

۲۱۵۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهَا لَوْ هُنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ حَتَّى يَنْتَصِرَ وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتَّى يُصَدَّرَ وَدَعْوَةُ الْمَجَاهِدِ حَتَّى يَقْعُدَ وَدَعْوَةُ الْمَرْيُومِ حَتَّى يُبْرَأَ وَدَعْوَةُ الْاَخِ لِاَخِيهِ يَظْهَرُ الْغَيْبُ ثُمَّ قَالَ وَاسْرِعْ هَذِهِ الدَّعَوَاتُ اِجَابَةٌ دَعْوَةُ الْاَخِ يَظْهَرُ الْغَيْبُ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ (ادھیروں کی) دعائیں ہیں کہ ان کو قبول کیا جاتا ہے۔ ایک مظلوم کی دعا یہاں تک کہ وہ ظالم سے اپنا بدلہ لے لے۔ دوسرے حاجی کی دعا یہاں تک کہ وہ گھر واپس نہ آئے۔ تیسرے جہاد کرنے والے کی دعا یہاں تک کہ وہ جہاد سے فارغ ہو۔ چوتھے بیمار کی دعا جب تک کہ وہ اچھا ہو (یا وفات پاتے) پانچویں ایک مسلمان کی اپنے مسلمان بھائی کے لئے غائب دعا۔ (بیہقی)

بَابُ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّقَرُّبِ إِلَيْهِ

ذکر الہی اور تقرب خداوندی حاصل کرنے کا بیان

فصل اول

ذکر کرنے والوں کی فضیلت

۲۱۵۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَآبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا أَحَقَّتْ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہؓ اور ابوسعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں بٹھیتی کوئی قوم ذکر الہی کے لئے مگر یہ کہ گھیر لیتے ہیں اس کو فرشتے اور چھا جاتی ہے اس پر رحمت اور نازل ہوتی ہے اس پر سکینت (یعنی سکون و اطمینان قلب) اور ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ان شخصوں میں جو ان کے قریب ہیں (یعنی مقرب فرشتے)۔ (مسلم)

۲۱۵۵ وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي طَرِيقٍ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُمُودَانُ فَقَالَ سَيِّدُ هَذَا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے پر جا رہے تھے کہ ایک پہاڑی آپ کی راہ میں پڑی جس کو جمودان کہا جاتا ہے آپ نے (پہاڑی کو دیکھ کر) فرمایا چلو یہ ہے جمودان، بسقت لے گئے

جَمَدَانِ سَبَقَ الْمَفْرُودُونَ قَالُوا أَوْ مَا الْمَفْرُودُونَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِينَ كُودُونَ اللَّهُ كَثِيرٌ أَوَّلُ الذِّكْرِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ) (مسلم)

ذکر کرنے والے اور ذکر نہ کرنے والے کی مثال

۲۱۵۲ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الذِّكْرِ يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالذِّكْرُ
لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ رُمْتُقُ عَلَيْهِ

ذکر تقرب الہی کا باعث

۲۱۵۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا عِنْدَ خَلْقِ
عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي
فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي
مَلَأَ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ

(رُمْتُقُ عَلَيْهِ)

کرتا ہے تو میں بھی اس کا ذکر دل میں کرتا ہوں اور وہ جماعت میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اس کا ذکر ایسی جماعت میں کرتا ہوں جو
ان سے بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

خدا کی طرف بندہ کی تھوڑی سی توجہ بندہ کی طرف خدا کی زیادہ توجہ کا باعث

۲۱۵۸ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ
فَلَهُ عَشْرُ أََمْثَالِهَا وَأَزِيدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ
فَجَزَاءُ سَيِّئَتِهِ مِثْلُهَا أَوْ أَخْفَرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي
شَبَّ أَتَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذَرَاهًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي
ذَرَاهًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ أَتَانِي يَمْشِي
أَتَيْتُهُ هَرُولَةً وَمَنْ لَقِيَنِي بِقَرَابِ الْأَرْضِ
خَطِيئَةٍ لَا يَشْرِكُ فِي شَيْئٍ لَقِيْتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بخشش لے کر۔ (مسلم)

تقرب الہی کا ثمرہ

۲۱۵۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ مَنْ عَادَى
لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنَنَّهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس شخص نے میرے ولی کو اذیت دی
اس سے لڑائی کا اعلان کرتا ہوں۔ اور نہیں بڑھنا کوئی بندہ مومن

عَبْدِي يَشْتِي أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَ
مَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى
أَحْبَبْتُهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ
وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا
وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَلَنْ سَأَلَنِي لَأَعْطِيَنَّهُ
وَلَنْ أَسْتَعَاذَ فِي لَأُعِيذَنَّهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ
عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدَّدْتُ عَنْ نَفْسِي
الْمَوْتُ مِنْ يَكْرَهُ الْمَوْتُ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسْأَوَتَهُ
وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ -

(رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ)

میری طرف وہ چیز کے جو مجھ کو زیادہ پسند ہے ان چیزوں میں سے جو
میں نے فرض قرار دی ہیں اور ہمیشہ رہتا ہے میرا بندہ کہ تقرب حاصل
کرتا ہے مجھ سے نوافل کے ذریعہ۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا
ہوں (اس کے فرائض و نوافل جمع کرنے کے سبب) اور جب میں
اس کو درست رکھتا ہوں تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں
جس کے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں کہ وہ اس کے
ذریعہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں کہ وہ اس کے ذریعہ
پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں کہ وہ اس کے ذریعہ چلتا ہے
اور جب وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو دیتا ہوں اور جب پناہ مانگتا
ہے میرے ذریعہ تو اس کو پناہ دیتا ہوں۔ اور جس کام کو میں کرنے والا

ہوتا ہوں اس میں تردد اور توقف نہیں کرتا لیکن اس مومن بندے کی روح کو قبض کرنے میں مجھ کو تردد و تاویل ہوتا ہے جو موت کو برا
سمجھتا ہے حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ جس چیز کو وہ برا سمجھتا ہے اس کو پسند کرتا ہوں اور موت سے کسی حال میں چارہ نہیں ہے (بخاری)

اہل ذکر کو فرشتے ڈھونڈتے پھرتے ہیں

۲۱۶۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ
يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا حَتَمًا
يَتَذَكَّرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَيْنَا حَاجَتِكُمْ
قَالَ فَيُحْفَوْنَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا
قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُولُ
عَبَادِي قَالَ قَالَ يَقُولُونَ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ
وَيُحَمِّدُونَكَ وَيُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُحَمِّدُونَكَ
رَأَوْنِي قَالَ يَقُولُونَ لَا دَاخِلَ لَكَ مَا رَأَوْنَا قَالَ
فَيَقُولُ كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي قَالَ يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْنَا
كَأَنَّا إِشْدَّ لَكَ تَحِيًّا أَوْ أَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا
قَالَ فَيَقُولُ فَمَا يَسْأَلُكَ الْجَنَّةُ قَالَ يَقُولُ هَلْ
رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ يَارَبِّ مَا رَأَوْهَا
قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ
أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَأَنَّا إِشْدَّ عَلَيْهَا حِرْمًا وَ
أَشْدَّ لَهَا طَلِبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً قَالَ فَيَسْأَلُ
يَتَعَوَّذُونَ قَالَ يَقُولُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ
يَقُولُ فَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ يَارَبِّ
مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ خدا کے فرشتوں کی ایک جماعت جو راستے میں ان لوگوں کو تلاش
کرتی رہتی ہے جو ذکر الہی کرتے ہیں۔ پس جب وہ کسی جگہ ذکر الہی کرنے
والے لوگوں کو پالیتے ہیں تو اپنے ساتھیوں سے پکار کر کہتے ہیں کہ اپنے مقصد
کی طرف آؤ یعنی ذکر الہی کو سننے اور ذکر اللہ کرنے والوں سے ملنے
کے لئے) اس کے بعد حضور نے فرمایا۔ پس وہ فرشتے (آجاتے ہیں اور)
اپنے پردوں سے ذکر الہی کرنے والوں کو ڈھانک لیتے ہیں اور آسمان
دنیا تک پھیل جاتے ہیں۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جب
فرشتے واپس جاتے ہیں تو) ان کا پروردگار ان سے پوچھتا ہے حالاً
وہ ان سے زیادہ اپنے بندوں کے حال سے واقف ہوتا ہے کہ میرے
بندے کیا کہہ رہے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں تیری پاکی بیان کر رہے تھے تیری
عظمت و بزرگی کا ذکر کر رہے تھے اور عظمت کے ساتھ تجھ کو یاد کر رہے
تھے۔ پھر خداوند تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتا ہے کیا انھوں نے مجھ کو
دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں قسم ہے خدا کی انھوں نے تجھ کو نہیں دیکھا
خداوند تعالیٰ کہتا ہے اگر وہ مجھ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا
فرشتے کہتے ہیں اگر وہ تجھ کو دیکھ لیتے تو تیری بہت زیادہ عبادت
کرتے اور بہت زیادہ تیری بزرگی بیان کرتے اور بہت زیادہ تیری
پاکی کا ذکر کرتے پھر خداوند تعالیٰ پوچھتا ہے وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟
فرشتے کہتے ہیں وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ خدا پوچھتا ہے کیا انھوں

يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فَرَارًا
وَأَشَدَّ لَهَا خَافَةً قَالَ فَيَقُولُ فَأُشْهِدُكُمْ
أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ
الْمَلَائِكَةِ فِيهِمْ فَلَان لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا
جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمْ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْفَعُ
جَلِيسُهُمْ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٌ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً
سَيَّارَةً فَضُلَا تَبْتَغُونَ حَالِيسَ الذِّكْرِ فَإِذَا
وَجَدُوا الْجُلَسَاءَ فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا وَمَعَهُمْ وَ
حَقَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنَحَتِهِمْ حَتَّى يَمْلَأُوا
مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا انْفَرَقُوا
عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَيَسْأَلُهُمُ
اللَّهُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِحَالِهِمْ مِنْ آيِنِ جِئْتُمْ
فَيَقُولُونَ جِئْنَا مِنْ عِبَادِكَ فِي الْأَرْضِ
يَسْجُدُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُهَلِّلُونَكَ وَ
يُمَجِّدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْأَلُونَ
فِي قَالُوا يَسْأَلُونَكَ جَنَّتِكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْ
جَنَّتِي قَالُوا لَا أَيْ رَبِّ قَالَ وَكَيْفَ لَوْ
رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا وَيَسْتَجِيرُونَكَ فَتَالَ
وَمِمَّا يَسْتَجِيرُونَ فِي قَالُوا مِنْ نَارِكَ قَالَ
وَهَلْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا لَا قَالَ فَكَيْفَ
لَوْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا يَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ
فَيَقُولُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا
وَأَجَزْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا قَالَ يَقُولُونَ رَبِّ
فِيهِمْ فَلَان عَبْدٌ خَطَاءٌ إِنَّمَا مَرَّفَتْ
فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُولُ وَلَهُ غَفَرْتُ
هُمْ الْقَوْمَ لَا يَشْفَعُ بِهِمْ جَلِيسُهُمْ

نے جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں خدا کی قسم انہوں نے
جنت کو نہیں دیکھا ہے۔ لکھتا ہے اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا
کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو جنت کی
خواہش ان میں بڑھ جاتی جنت کی طلب ان میں زیادہ ہو جاتی اور
جنت کی طرف ان کی رغبت بہت بڑھ جاتی۔ پھر خدا پوچھتا ہے اور
وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں دوزخ کی آگ سے
خدا پوچھتا ہے کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں
نہیں، خدا کی قسم اے پروردگار! اس کو انہوں نے نہیں دیکھا۔
خداوند تعالیٰ کہتا ہے اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال
ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو وہ اس سے
بہت زیادہ بھاگتے اور بہت زیادہ خوف زدہ ہوتے خداوند
تعالیٰ کہتا ہے میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا۔
یہ سن کر ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے۔ ان لوگوں میں تو
ایک ایسا شخص بھی تھا جو ان میں شامل نہ تھا راہ چلتا کھڑا ہوا
تھا۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے وہ (یعنی ذکر الہی کرنے والے
لوگ) ایسے بیٹھنے والے ہیں کہ نہیں محروم رکھا جاتا ان کے پاس
بیٹھنے والا۔ (بخاری) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں
کہ حضورؐ نے فرمایا۔ خدا کے فرشتوں کی ایک جماعت ہے زیادہ پھرتے
اور گشت لگانے والی۔ ڈھونڈتی رہتی ہے یہ جماعت ذکر الہی کی مجلسوں
کو۔ پس جب یہ فرشتے کسی ایسی مجلس کو پاتے ہیں جس میں خدا کا
ذکر ہوتا ہے تو بیٹھ جاتے ہیں یہ فرشتے بھی اس مجلس میں اور گھیر لیتے
ہیں بعض فرشتے بعض کو اپنے پردوں سے۔ یہاں تک کہ پھر جاتی ہے وہ
ساری فضا جو آسمان اور اس مجلس کے درمیان ہے فرشتوں سے۔ پھر
جب منتشر ہو جاتی ہے ذکر الہی کرنے والوں کی یہ مجلس، تو چڑھ جاتے
ہیں یہ فرشتے آسمان پر اور پہنچتے ہیں (ساتویں) آسمان تک پس پوچھتا ہے
ان سے خداوند تعالیٰ حالانکہ خدا ان سے زیادہ ذکر الہی کرنے والوں
کے حال سے واقف ہوتا ہے، تم کہاں سے آرہے ہو؟ فرشتے کہتے ہیں

ہم تیرے ان بندوں کے پاس آرہے ہیں جو زمین میں ہیں اور تیری پاکی بیا کرتے ہیں تیری عظمت کا ذکر کرتے ہیں تیرا کلمہ پڑھتے ہیں اور یاد کرتے ہیں
تجھ کو تیری بزرگی کے ساتھ اور تجھ سے سوال کرتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ پوچھتا ہے وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں وہ تجھ سے تیری
جنت مانگتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ پوچھتا ہے کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں اے پروردگار! نہیں۔ تو
خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا۔ پھر فرشتے کہتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں وہ تجھ سے

خداوند تعالیٰ پوچھتا ہے وہ کس چیز سے میرے ذریعہ پناہ مانگتے ہیں فرشتے کہتے ہیں تیری دوزخ کی آگ سے۔ خداوند تعالیٰ پوچھتا ہے کیا انھوں نے میری دوزخ کی آگ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں خداوند تعالیٰ کہتا ہے اگر وہ میری دوزخ کی آگ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں اور وہ تجھ سے بخشش بھی مانگتے تھے۔ خداوند تعالیٰ کہتا ہے میں نے ان کو بخشش سے نوازا اور وہ جہنم بھی دی جو انھوں نے مانگی (یعنی جنت) اور اس چیز سے پناہ دی جس سے انھوں نے پناہ مانگی (یعنی دوزخ سے) فرشتے کہتے ہیں۔ اتنے پروردگار! ان میں فلاں بندہ بھی تھا جو بڑا گنہگار ہے وہ کہیں جا رہا تھا کہ راستہ میں ان لوگوں کے پاس بیٹھ گیا۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے اس کو بھی میں نے بخش دیا۔ وہ ایک ایسی جماعت جس کے پاس بیٹھنے والے کو بھی محروم نہیں رکھا جاتا۔

ادائیگی حقوق کے وقت ذکر سے غفلت نقصان دہ نہیں

۲۱۶۱ وَعَنْ خُظْلَةَ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَسَدِيِّ قَالَ لِقِنِيِّ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا خُظْلَةُ؟ قُلْتُ نَافِقٌ خُظْلَةُ قَالَ مُبْتَحَاتٌ اللَّهُ مَا تَقُولُ قُلْتُ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَمَا نَرَاهُ عَيْنٍ فَإِذَا أَخْرَجَنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَوَاللَّهِ إِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هَذَا فَأَنطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَافِقٌ خُظْلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تَذْكُرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَمَا نَرَاهُ عَيْنٍ فَإِذَا أَخْرَجَنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ تَدْرُمُونَ مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَمَّا فَتَحْتُكُمْ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فَرَسِكُمْ فِي طَرِيقِكُمْ دَلِكُنْ يَا خُظْلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -

حضرت خظلہ بن ربیع السدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ملاقات کی اور فرمایا خظلہ تیرا کیا حال ہے؟ میں نے کہا خظلہ منافق ہو گیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، پاک ہے اللہ، خظلہ کیا کہہ رہے ہو میں نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں، اور آپ ہم کو نصیحت فرماتے ہیں اور دوزخ و جنت کا ذکر کرتے ہیں تو ہم کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا دوزخ و جنت کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ پھر جب ہم آپ کے پاس سے اٹھ کر چلے جاتے ہیں اور بیوی، بچوں، زمینوں اور باغوں کے مشاغل میں گھر جاتے ہیں تو ان باتوں میں سے ہم بہت سی بھول جاتے ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم ہماری بھی یہی حالت ہو۔ پس میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! خظلہ منافق ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا کیا سبب ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ ہم کو نصیحت فرماتے ہیں اور ہمارے سامنے دوزخ و جنت کا ذکر کرتے ہیں تو ہم ایسا محسوس کرتے ہیں گویا دوزخ و جنت کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں پھر جب آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں اور بیوی بچوں، زمینوں اور باغوں کے جھگڑوں میں مشغول ہو جاتے ہیں تو ہم نصیحت کی بہت سی باتوں کو بھول جاتے ہیں (یہ سن کر) آپ نے فرمایا۔ قسم ہے اس

دردِ اکِ مُسْلِمٍ

حال میں کہ میرے پاس رہتے ہو اور خدا کی یاد میں لے رہو تو البتہ تم سے فرشتے مصافحہ کریں تمہارے بستر و پر اور تمہارے راستوں پر، لیکن خظلہ یہ ایک ساعت۔ تین بار آپ نے یہ الفاظ فرمائے یعنی ایک ساعت حضور قلب کی ہوتی ہے اور ایک ساعت غفلت و مشاغل دنیا کی اور یہ حالت نفاق کی نہیں ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

ذکر الہی کی فضیلت و اہمیت

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا نہ آگاہ کروں میں تم کو تمہارے ان اعمال سے جو بہترین اعمال ہیں اور بہت پاکیزہ اعمال ہیں تمہارے بادشاہ کے خیال میں اور بہت بلند اعمال ہیں تمہارے درجات میں اور تمہارے لئے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہیں اور بہتر ہیں تمہارے لئے اس سے کہ لو تم اپنے دشمن سے (یعنی لڑائی میں) اور مارو تم ان کی گردنوں کو اور ماریں وہ تمہاری گردنوں کو۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا، وہ خدا کا ذکر ہے۔

(ترمذی۔ مالک۔ احمد۔ ابن ماجہ)

۲۱۶۲ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَسُبُّكُمْ نُجَيْرُ أَعْمَالِكُمْ وَأَذْكُمَا عِنْدَ مَلِكِكُمْ وَأَذْفَعَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَدَّيْ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ ذِكْرُ اللَّهِ - رَوَاهُ مَالِكٌ وَاحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا إِيَّاتَ مَا لَكُمْ وَفَعْلُهُ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ -

بہتر عمل

حضرت عبداللہ بن بسرؓ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ کون سا آدمی بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا جو بخیر ہے اس شخص کے لئے (یعنی بہتر ہے وہ شخص) جس نے طویل عمر پائی، اور بہترین اعمال ہوئے اس کے۔ پھر اس نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کونسا بہتر ہے سب سے۔ آپ نے فرمایا یہ کہ تو دنیا سے جدا ہوا درتیری زبان ذکر الہی سے تر ہو (یعنی مرتے دم تک زبان پر ذکر الہی جاری ہو)۔

۲۱۶۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ فَقَالَ طُوبَى لِمَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسَنَ عَمَلُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تُفَارِقَ الدُّنْيَا دَلْسَانُكَ رَطْبٌ مِّنْ ذِكْرِ اللَّهِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

ذکر کے حلقے جنت کے باغات؟

انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت تم بہشت کے باغوں سے گزر دو تو میوہ خوری کرو۔ صحابہؓ نے پوچھا، جنت کے باغ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا ذکر الہی کے حلقے۔

(ترمذی)

۲۱۶۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَادْتَوُوا قَالُوا دَارِ رِیَاضِ الْجَنَّةِ قَالَ حَلَّتِ الذُّكُورُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ذکر اللہ سے خالی وقت حسرت و ندامت کا باعث

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی کسی مجلس میں بیٹھا اور اس نے وہاں اللہ کا ذکر نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر افسوس اور ٹوٹا ہوگا اور جو شخص اپنے بستر پر لیٹا اور اس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا تو اس پر (بھی) اللہ کی طرف سے افسوس اور ٹوٹا ہوگا۔ (ابوداؤد)

جس مجلس میں ذکر خدا نہ ہو

۲۱۶۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَدَّى مَفْعِدًا لَمْ يَدْكُرِ اللَّهَ فِيهِ كَأَنْتَ كَرُّ اللَّهِ فِيهِ تَرَةً وَمِنْ أَصْطَجَعَ مُضْجَعًا لَا يَدْكُرُ اللَّهَ فِيهِ كَأَنْتَ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تَرَةً - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے

۲۱۶۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمایا جب لوگ کسی جگہ بیٹھ کر اٹھیں اور اس نشست میں خدا کا ذکر نہ کریں تو ان کا وہاں سے کھڑا ہونا مردار گدھے کی مانند ہو گا اور ان پر حسرت ہوگی۔ (بر احمد)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ کسی جگہ بیٹھیں اور اس مجلس میں خدا کا ذکر نہ کریں اور نہ اپنے نبیؐ پر درود پڑھیں تو وہ مجلس ان پر حسرت ہوگی، چاہے خدا ان کو عذاب دے اور چاہے ان کو بخشے۔ (ترمذی)

حضرت ام حبیبہؓ کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسان کا ہر کلام (دہر بات) اس پر وبال ہے اس کو نفع دینے والا نہیں مگر وہ کلام جس میں نیکی کرنے کی ہدایت ہو یا بُرائی سے منع کیا گیا ہو یا ذکرِ الہی کیا گیا ہو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے

ذکر اللہ کے بغیر کلام کی کثرت دل کی سختی کا باعث

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خدا کے ذکر سوا بہت سی باتیں نہ بنایا کرو اس لئے کہ خدا کے ذکر کے سوا کثرت سے باتیں کرنا دل کو سخت کر دیتا ہے اور وہ لوگ جو خدا سے بہت دُور ہیں، سخت دل کے آدمی ہیں۔
(ترمذی)

سریں سرمایہ
حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَالَّذِينَ
يَكْنُزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ رِيعًا يَوْمَ لَوْ كُنُوا يَعْلَمُونَ
جمع کرتے ہیں) ہم اُس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر
میں تھے۔ یس بعض اصحاب نے یہ کہا کہ یہ آیت صرف سونے چاندی کے
بارے میں نازل ہوئی ہے کاش ہم کو یہ معلوم ہو جاتا کہ کونسا مال
بہتر ہے (یعنی سونے اور چاندی کے سوا کہ جن کا حکم اس آیت سے
معلوم ہو گیا ہے) تو ہم اسی کو جمع کریں۔ آنحضرت نے یہ سنا تو فرمایا

بہترین مال خدا کا ذکر کرنے والی زبان ہے اور خدا کا شکر ایمان کو دگر ہے۔ (احمد - ترمذی - ابن ماجہ) (ف)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک روز) حضرت معاویہؓ ایک

مسجد میں پہنچے جہاں حلقہ جما ہوا تھا۔ انھوں نے پوچھا تم کو یہاں کس چیز نے بٹھایا ہے انھوں نے کہا ہم ذکر الہی کے لئے یہاں بیٹھے ہیں۔ معاویہؓ نے کہا خدا کی قسم نہیں بٹھایا ہے تم کو مگر اسی نے انھوں نے کہا قسم ہے خدا کی نہیں بٹھایا ہے ہم کو سوائے اس کے کسی نے معاویہؓ نے کہا خبردار ہو کہ میں نے تم پر تہمت رکھنے کے لئے تم کو قسم نہیں دی ہے (یعنی تم کو جھوٹا سمجھ کر میں نے قسم نہیں دی ہے) اور رسول اللہ ﷺ سے حدیث کو کم نقل کرنے میں میرے مرتبہ کا کوئی شخص نہیں ہے (یعنی میں نہایت محتاط راوی حدیث ہوں) ایک روز رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہؓ کے ایک حلقہ میں تشریف لے گئے اور ان سے پوچھا تم کو یہاں کس چیز نے بٹھایا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا ہم یہاں خدا کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں اور ہم اس کی تعریف کرتے ہیں کہ ہم کو اس نے اسلام کا راستہ دکھایا اور ہم پر اس کا احسان رکھا۔ آپؐ فرمایا: خدا کی قسم نہیں بٹھایا تم کو مگر اسی نے صحابہؓ نے کہا قسم ہے خدا کی نہیں بٹھایا ہم کو مگر اسی نے فرمایا خبردار ہو میں نے تم پر تہمت رکھنے کے لئے تم کو قسم نہیں دی ہے بلکہ میرے پاس جبریلؑ آئے اور انھوں نے مجھ کو بتایا کہ خداوند تعالیٰ فرشتوں میں تم لوگوں پر خیر کر رہا ہے۔ (مسلم)

فکر خدا محنت کے اعتبار سے آسان اور ثواب کے اعتبار سے کہیں افضل

حضرت عبداللہ بن بسرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! اسلام کے احکام (یعنی داخل) مجھ پر بہت غائب آگئے ہیں (یعنی میں اُن کو ادا کرنے سے قاصر ہوں) کوئی ایسی چیز مجھ کو بتا دیجئے کہ میں اس پر بھروسہ کر لوں یعنی میرے لئے کافی ہو، آپؐ فرمایا: تیری زبان ہمیشہ ذکر الہی سے تر رہے۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

ذکر اللہ کی فضیلت

حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا قیامت کے دن خدا کے نزدیک کون سا بندہ افضل و ارفع ہوگا؟ میں نے آپؐ سے فرمایا خدا کو بہت زیادہ یاد کرنے والے مرد اور بہت زیادہ یاد کرنے والی عورتیں۔ پھر پوچھا گیا یا رسول اللہ! کیا ذکر الہی کرنے والا خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی افضل ہے۔ آپؐ نے فرمایا اگر (جہاد کرنے والا) اپنی تلوار کا فردوں اور مشرکوں میں چلائے یہاں تک کہ اس کی لہو ٹوٹ جائے اور وہ خود (یعنی جہاد کرنے والا) یا تلوار خون سے رنگین

فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا أَجْلَسَنَا نَذْرُكَ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ مَا أَجْلَسَنَا غَيْرُكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَتُحِلِّفْكُمْ تَهْمَةً لَّكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ هَهُنَا قَالُوا أَجْلَسَنَا نَذْرُكَ اللَّهُ وَنَحْمَدُكَ عَلَى مَا هَذَا نَالُوا لَإِلَّا سَلَامٌ وَمَتَّ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ اللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ قَالُوا أَمَا إِنِّي لَمْ أَتُحِلِّفْكُمْ تَهْمَةً لَّكُمْ وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جَبْرَائِيلُ فَأَخْبَدَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۱۴۲/۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَرَّ أَعْمَالٍ سَلَامٌ قَدْ كَثُرَتْ فَأَخْبَدَنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۲۱۴۳/۲۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ وَارْفَعُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنَ الْغَارِزِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ كَوَضَّرَبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَتَكْسَّرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا فَإِنَّ الذَّاكِرَ لِلَّهِ أَفْضَلُ مِنْهُ

دَرَجَةٍ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) ہو جائے (یعنی وہ شہید ہو جائے) پھر بھی خدا کا ذکر کرنے والا مرتبہ
وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔ میں اس سے بہتر ہے۔ (احمد۔ ترمذی یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

ذکر اللہ شیطان سے دل کا محافظ

۲۱۴۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْطَانُ جَائِعٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ فَإِذَا ذَكَرَ اللَّهَ خَشِيَ وَإِذَا غَفَلَ وَسَّسَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيقًا)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
شیطان انسان کے دل (کی تاک) میں لگا ہوا ہے پس جس وقت آدمی
خدا کا ذکر (حضور قلب کے ساتھ) کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے
اور جب ذکر الہی سے غافل ہوتا ہے تو وسوسے پیدا کرتا ہے (بخاری)

ذکر کی مثال اور اس کی فضیلت

۲۱۴۵ وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ ذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَائِلِينَ كَأَلَمْ قَاتِلٍ خَلَفَ الْفَارِسِينَ وَ ذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَائِلِينَ كَغُصْبٍ أَخَصَرَ فِي شَجَرٍ يَابِسٍ وَ فِي رِوَايَةٍ مَثَلُ الشَّجَرَةِ الْخَصَرَةِ فِي وَسْطِ الشَّجَرِ وَ ذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَائِلِينَ مَثَلُ مُصْبَاةٍ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَ ذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَائِلِينَ يُدِيرُهُ اللَّهُ مَقْعَدًا مِنْ الْجَنَّةِ وَ هُوَ خَيْرٌ وَ ذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَائِلِينَ يُغْفَرُ لَهُ بَعْدَ كُلِّ فَصِيحٍ وَ آخِمْ وَ الْفُصْيَةُ بَنُو آدَمَ وَ الْأَخْمْ الْبَهَائِمُ۔

حضرت مالک کہتے ہیں مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
خدا کا ذکر کرنے والے انسانوں میں غافل لوگوں میں خدا کا ذکر کرنے والا اس
شخص کی مانند ہے جو (میدان چھوڑ کر) بھاگنے والوں کے پیچھے دشمنوں
سے لڑتا ہے اور غافل لوگوں میں ذکر الہی کرنے والا سبز ٹہنی کے
ماند ہے خشک درخت میں۔ اور ایک روایت میں: انفاط میں کہ
اس سبز درخت کے مانند ہے جو درختوں کے درمیان ہوا اور غافل
انسانوں میں خدا کا ذکر کرنے والا چراغ کے مانند ہے تاریک گھر میں
اور ذکر الہی کرنے والا غافلوں میں، دکھا دیتا ہے خدا اس کو زندگی
ہی میں اس کی اس جگہ کو جو جنت میں ہے اور غافل انسانوں میں
خدا کا ذکر کرنے والا، بخشش کی جاتی ہے اس کے گناہوں کی بقدر
شمار ہر فصیح اور خجی کے۔ اور فصیح سے مراد انسان اور خجی سے مراد
جانور ہیں۔ (رزق)

(رَوَاهُ دَرِمِيُّ) (رَزَقُ)

ذکر اللہ سب سے زیادہ نجات دلانے والا عمل

۲۱۴۶ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا أَنْجَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بندہ جو عمل کرتا ہے اس میں
ذکر الہی سے بہتر اور عذاب الہی سے نجات دینے والا کوئی عمل نہیں
ہے۔ (مالک۔ ابن ماجہ۔ ترمذی)

ذکر کی سعادت

۲۱۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهُ يَقُولُ أَنَا مَعَ عَبْدٍ إِذَا ذَكَرَنِي وَ هَرَّكَتِي شَفَقْنَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب وہ مجھ کو
یاد کرتا ہے اور اس کے دونوں ہونٹ میرے ذکر سے حرکت کرتے ہیں۔
(بخاری)

ذکر الہی، قلب کی صفائی کا باعث

۲۱۴۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرماتے تھے ہر چیز کی صفائی ہے اور دل کی صفائی خدا کا ذکر ہے اور کوئی چیز خدا کے عذاب سے بچانے والی ذکر الہی سے بہتر نہیں ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ کیا خدا کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ آئیے فرمایا نہیں اگرچہ جہاد کرنے والی تلوار لڑنے لڑتے لڑتے لڑے گی (ربیعہ)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِكُلِّ شَيْءٍ صِفَالَهُ وَصِفَالُهُ الْقُلُوبُ ذِكْرُ اللَّهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَجْحَى مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ قَالُوا أَدَلَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهِ حَتَّى يَنْقُطِعَ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

کتاب اَسْمَاءِ اللہ تعالیٰ خداوند تعالیٰ کے ناموں کا بیان

فصل اول

اسماء باری تعالیٰ کو یاد کرنے والے کے لیے بشارت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خداوند تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو۔ جو شخص ان کو یاد کرے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور پسند کرتا ہے طاق کو (طاق: اکیلا، جفت کی ضد اسی معنی کی وجہ سے جب اس کو عدد کے ساتھ ترکیب دے کر پڑھیں یعنی "عدد طاق" تو مطلب ہوگا، اکیلا عدد جو دو سے تقسیم نہ ہو)۔ (بخاری و مسلم)

۲۱۷۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِي رِوَايَةٍ وَهُوَ تَرْجِيحُ الْوَثَرِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

فصل دوم

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام اور ان کی تفصیل و وضاحت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو شخص ان کو یاد کرے وہ جنت میں داخل ہوگا (اور وہ ننانوے نام یہ ہیں) وہ اللہ ہے کس کے سوا کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں وہ بخشنے والا ہے وہ الرحیم ہے (یعنی مہربان) وہ الملک ہے (یعنی حقیقی بادشاہ) وہ القدوس ہے (یعنی نہایت پاک) وہ السلام ہے (یعنی بے عیب اور سلامت) وہ المؤمن ہے (یعنی امن دینے والا) وہ المہمیں ہے (یعنی محافظ و نگہبان) وہ العزیز ہے (یعنی غالب و بے مثل) وہ الجبار ہے (یعنی بگڑے ہوئے کامل کا بنانے والا) وہ المتکبر ہے (یعنی تکبر کرنے والا) وہ الخالق ہے (یعنی پیدا کرنے والا) وہ المصور ہے (یعنی صورت بنانے والا) وہ الغفار ہے (یعنی گنہگار بندوں کا بخشنے والا) وہ القهار ہے (یعنی غالب کس

۲۱۸۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهِمُّ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْحَافِظُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمَذِلُّ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْحَكِيمُ الْعَدَلُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ الْغَفُورُ الشَّكُورُ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ الْحَفِيفُ الْمُقْتَبِ الْحَسِيبُ الْجَلِيلُ الْكَرِيمُ الرَّقِيبُ الْمُجِيبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيمُ الْوَدُودُ الْمَجِيدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيدُ الْحَقُّ الْوَكِيلُ الْقَوِيُّ

الْمَتِينُ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِي الْمُعِيدُ
الْمُحْيِي الْمُمِيتُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْوَاحِدُ الْمَلِكُ
الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الْقَدُّ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ
الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ الْآخِرُ الظَّاهِرُ
الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمَتَعَالَى الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفْوُ
السَّوْدُوتُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
الْمُقْسِطُ الْحَاجِمُ الْغَنِيُّ الْمَغْنِيُّ الْمَانِعُ الضَّارُّ
النَّافِعُ النَّوُّرُ الْهَادِي الْبَدِيعُ الْبَاقِي
أَوَارِثُ التَّشِيدِ الْقَبُورِ۔

رَدَاكَ التَّوْمِذِيُّ وَابْتَهَقِي فِي
الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ

وَقَالَ التَّوْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ۔

رَدُّ نہیں کر سکتا) وہ الْعَدْلُ ہے (یعنی انصاف کرنے والا) وہ اللَّطِيفُ ہے (یعنی اپنے بندوں پر لطف و مہربانی کرنے والا اور باریک بین) وہ الْخَبِيرُ ہے (یعنی دل کی باتوں کا جاننے والا) وہ الْحَلِيمُ ہے (یعنی بردبار کہ بندوں کو عذاب دینے میں جلدی نہیں کرتا) وہ الْعَظِيمُ ہے (یعنی بزرگ و برتر کہ ذات و صفات میں کوئی اس کا ہمسر نہیں) وہ الْعَفْوُ ہے (یعنی بہت بخشنے والا) وہ الشُّكُورُ ہے (یعنی قدر دان اور تقوٰی سے عمل پر بہت ثواب دینے والا) وہ الْعَلِيُّ ہے (یعنی بلند مرتبہ) وہ الْكَبِيرُ ہے (یعنی بڑا اور ایسا بڑا کہ کوئی اس سے زیادہ بڑا نہیں) وہ الْحَفِظُ ہے (یعنی محفوظ رکھنے والا عالم کو آفتوں سے) وہ الْمُقِيتُ ہے (یعنی حجام اور ارواح کو اور قوتوں اور توانائیوں کو پیدا کرنے اور دینے والا) وہ الْحَسِيبُ ہے (یعنی حساب لینے والا اور کفایت کرنے والا ہر حال میں) وہ الْجَلِيلُ ہے (یعنی بلند مرتبہ) وہ الْكَرِيمُ ہے (یعنی بڑا سخا اور بہت دینے والا) وہ التَّوَّابُ ہے (یعنی نگہبانی کرنے والا ہر چیز کا اور جاننے والا حال بندوں کا) وہ الْمُجِيبُ ہے (یعنی قبول کرنے والا عاجزوں کی دعا کا اور جواب دینے والا پکارنے والوں کا) وہ الْوَاسِعُ ہے (یعنی اُعلیٰ اور وسعت دینے والا اپنی نعمتوں کو) وہ الْحَكِيمُ ہے (یعنی کاموں کو درست کرنے والا اور دانشمند) وہ الْوَدُودُ ہے (یعنی اطاعت گزاروں کو دوست رکھنے والا) وہ الْمَجِيدُ ہے (یعنی بزرگ و شریف اپنی ذات اور اپنے افعال میں) وہ الْبَاعِثُ ہے (یعنی مردوں کو قبروں سے اٹھانے اور زندہ کرنے والا اور غفلوں کو خواب غفلت سے بیدار کرنے والا) وہ الشَّهِيدُ ہے (یعنی حاضر اور باطن و ظاہر پر اطلاع رکھنے والا) وہ الْحَقُّ ہے (یعنی شہنشاہی کے قابل اور خدائی کے لائق) وہ الْوَكِيلُ ہے (یعنی لوگوں کے کام بنانے والا) وہ الْقَوِيُّ ہے (یعنی قوت والا)۔ وہ الْمَتِينُ ہے (یعنی تمام کاموں کو درست و استوار کرنے والا) وہ الْوَلِيُّ ہے (یعنی مومنوں کو دوست رکھنے والا اور مددگار) وہ الْحَمِيدُ ہے (یعنی اپنی ذات اقدس اور صفات اعلیٰ کا تعریف کرنے والا یا تعریف کیا گیا) وہ الْمُحْصِيُّ ہے (یعنی ہر چیز کے علم کا احاطہ کرنے والا) وہ الْمُبْدِيُّ ہے (یعنی پہلی مرتبہ پیدا کرنے والا) وہ

کی قدرت کے سامنے سب عاجز و مغلوب ہیں) وہ الْوَهَّابُ ہے (یعنی بغیر بدلہ کے دینے والا) وہ الرَّزَّاقُ ہے (یعنی رزق پیدا کرنے والا اور رزق پہنچانے والا) وہ الْفَتَّاحُ ہے (یعنی کھولنے اور حکم کرنے والا) وہ الْعَلِيمُ ہے (یعنی ظاہر و باطن کا جاننے والا ہے) وہ الْقَابِضُ ہے (یعنی روزی اور بندوں کے دل کو تنگ کرنے والا اور بندوں کی روح کو قبض کرنے والا) وہ الْبَاسِطُ ہے (یعنی بندوں کی روزی اور دلوں کا کشادہ کرنے والا) وہ الْخَافِضُ ہے (یعنی کافروں کو پست کرنے والا) وہ الرَّافِعُ ہے (یعنی مومنوں کو بلند کرنے والا یا اپنی بارگاہ سے قریب کرنے والا) وہ الْمُعِزُّ ہے (یعنی عزت دینے والا) وہ الْمُدِلُّ ہے (یعنی ذلت دینے والا) وہ السَّمِيعُ ہے (یعنی سننے والا) وہ الْبَصِيرُ ہے (یعنی دیکھنے والا) وہ الْحَكَمُ ہے (یعنی حکم کرنے والا) اور ایسا کہ اس کے حکم کو کوئی

الْمُعْتَدُ ہے (یعنی دوبارہ پیدا کرنے والا) وَهَ الْمَحْيُ ہے (یعنی زندہ کرنے والا جو زندہ کرتا ہے دلوں کو نور ایمان سے) وَهَ الْمَحْيُتُ ہے (یعنی مارنے والا اجسام کو اور دلوں کو) وَهَ الْحَيُّ ہے (یعنی زندہ سب سے پہلے اور سب کے بعد) وَهَ الْقَيُّومُ ہے (یعنی قائم ہے بذات خود اور مخلوقات کا قائم رکھنے والا اور خبر گیری کرنے والا) وَهَ الْوَاحِدُ ہے (یعنی غنی کہ کسی چیز میں کسی کا محتاج نہیں) وَهَ الْمَاجِدُ ہے (یعنی بزرگ و برتر) وَهَ الْوَاحِدُ ہے (یعنی ذات و صفات میں یگانہ دیکتا) وَهَ الْوَاحِدُ ہے (یعنی یکتا ذات و صفات میں) وَهَ الْقَصِيدُ ہے (یعنی بے پرواہ کہ وہ کسی کا محتاج نہیں اور سب اس کے محتاج ہیں) وَهَ الْقَادِرُ ہے (یعنی قوت و قدرت والا) وَهَ الْمُقْتَدِرُ ہے (یعنی قدرت کا ظاہر کرنے والا) وَهَ الْمُقْتَدِرُ ہے (یعنی دوستوں کو آگے بڑھانے والا) وَهَ الْمُؤَخَّرُ ہے (یعنی دشمنوں کو اپنی مدد اور نصرت سے پیچھے دھکیلنے والا) وَهَ الْوَلُّ ہے (یعنی سب سے پہلے) وَهَ الْخَيْرُ ہے (یعنی سب کے نیچے) وَهَ الظَّاهِرُ ہے۔ (یعنی آشکار اور ظاہر کہ اپنے وجود کو کھلی نشانیوں سے ظاہر فرماتا ہے) وَهَ الْبَاطِنُ ہے (یعنی اس کی ذات مخفی ہے وہم و خیال سے) وَهَ الْكَوْنُ ہے (یعنی کام بنانے والا اور مالک) وَهَ الْمُتَعَالَى ہے (یعنی مرتبہ کے لحاظ سے بہت بلند) وَهَ الْكَرِيمُ ہے (یعنی احسان کرنے والا) وَهَ التَّوَّابُ ہے (یعنی توبہ قبول کرنے والا) وَهَ الْمُنتَقِمُ ہے (یعنی کافروں اور سرکشوں سے بدلہ لینے والا) وَهَ الْعَفْوُ ہے (یعنی معاف کرنے والا گناہوں اور قصوروں کو) وَهَ الْكَرُوفُ ہے (یعنی بہت مہربان) وَهَ مَالِكُ الْمُلْكِ ہے (یعنی ساری دنیا کا مالک) وَهَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ہے (یعنی بزرگی اور بخشش کا مالک) وَهَ الْمُقْسِطُ ہے (یعنی عدل و انصاف کرنے والا) وَهَ الْجَامِعُ ہے (یعنی قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرنے والا) وَهَ الْغَفْنِيُّ ہے (یعنی ہر چیز سے بے پروا) وَهَ الْمُغْنَى ہے (یعنی بے پرواہ کرنے والا) وَهَ الْمَانِعُ ہے (یعنی بندوں کو ہلاکت و نقصان سے باز رکھنے والا) وَهَ الضَّارُّ ہے (یعنی ضرر پہنچانے والا) وَهَ النَّافِعُ ہے (یعنی فائدہ پہنچانے والا) وَهَ النُّورُ ہے (یعنی روشن کرنے والا آسمان کو ستاروں سے اور روشن کرنے والا زمین کو انبیاء و صلحاء و علمائے کی روشنی سے) وَهَ الْقَهَادِيُّ ہے (یعنی بندوں کو راستہ دکھانے والا اور ہدایت فرمانے والا) وَهَ الْبَدِيعُ ہے (یعنی عالم کو پیدا کرنے والا بے نظیر اور بغیر مثال کے) وَهَ الْبَاقِيُ ہے (یعنی ہمیشہ رہنے والا) وَهَ الْوَارِثُ ہے (یعنی موجودات کے فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والا) وَهَ الرَّشِيدُ ہے (یعنی ہمہ خلاق کار ہنما) وَهَ الصَّبُورُ ہے (یعنی بردبار کہ گرفت کرنے اور عذاب دینے میں جلدی نہیں فرماتا)۔

(ترمذی - بیہقی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

اسم اعظم

۲۱۸۱ وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ اللَّهَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ (یعنی اے اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے اس سے کہ تو اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور تو یکتا اور بے پروا ہے نہ کسی نے اس کو جنما اور نہ اس نے کسی کو جنما اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے) یسُنُّ كَرَأَيْتَ فَرَمَا اس شخص نے خدا کے اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے وہ اسم اعظم کہ اس کے ذریعہ جانتے اور جب دعا کی جائے تو قبول کی جاتی ہے۔ (ترمذی - ابوداؤد)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا (نماز کے بعد اس نے) یہ دعا مانگی: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَسْبِیْ (یعنی اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس وسیلہ سے کہ تیرے ہی لئے ہے ہر قسم کی تعریف تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بہت زیادہ دینے والا اور آسمان وزمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ اے بخشش و زرگی کے مالک اے زندہ اے خبر گیری کرنے والے میں تجھ ہی سے مانگتا ہوں) (ریہ شکر) نبی ﷺ نے فرمایا۔ اس شخص نے خدا کے اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے وہ اسم اعظم کہ جب اس کے ذریعہ دعا کی جائے تو قبول کی جاتی ہے اور جو مانگا جائے دیا جاتا ہے۔

۲۱۸۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ يَقْصِدُنِي فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَسْبِیْ قَبْلُومُ اَسْئَلُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعَا اَللّٰهُ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِيَ بِهِ اَجَابَ وَ اِذَا سُئِلَ بِهِ اَعْطٰی۔
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ ابُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِیُّ وَ ابْنُ مَاجَهَ۔

حضرت اسماء بنت یزیدؓ کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے: وَالْهَکْمُ اِلٰهُ وَاَحَدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اور سورہ آل عمران کا شروع (یعنی) اَلَمْ- اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔
(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۲۱۸۳ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیدَ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسْمُ اَللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِیْ هَاؤُلَیْئَاتِیْنِ وَالْهَکْمُ اِلٰهُ وَاَحَدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَفَاتِحَةُ اَلْعِمْرٰنِ اَلَمْ- اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ ابُو دَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَهَ وَ الدَّارِیْمِیُّ

دعا یونس کی برکت و تاثیر

حضرت سعد رضیؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مچھلی والے (یعنی حضرت یونسؑ) کی وہ دعا جو انھوں نے مچھلی کے پیٹ میں اپنے پروردگار سے مانگی تھی یہ ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ (یعنی کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں مگر تو، پاک ہے تو اور بلاشبہ میں ظالموں میں سے تھا) جو مسلمان کسی مقصد کے لئے اس دعا کو مانگے اللہ اس کو قبول کرتا ہے۔ (احمد۔ ترمذی)

۲۱۸۴ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِی النُّونِ اِذَا دَعَا رَبَّهُ وَهُوَ فِیْ بَطْنِ الْحَوْتِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ لَمْ یَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا اُسْتَجَابَ لَهُ۔
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِیُّ

فصل سوم اسم اعظم کی تحقیق

حضرت بریدہ رضیؓ کہتے ہیں کہ میں غنا کے وقت نبی ﷺ کے ساتھ مسجد میں گیا (دیکھا کہ) ایک شخص بلند آواز سے قرآن مجید پڑھ رہا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس شخص کو آپ پر یا کا لفظ

۲۱۸۵ عَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ عِشَاءً فَاِذَا رَجُلٌ یَقْرَأُ وَیَرْفَعُ صَوْتَهُ فَقُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنْقُولُ هَذَا

مَرَّاءٍ قَالَ بَلْ مُؤْمِنٌ مُّذِنِبٌ قَالَ وَابْنُ مُوسَى
إِلَّا شَعَرْتُ يَفْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ لِقِرَائَتِهِ شَيْئًا
جَلَسَ أَبُو مُوسَى يَدُ عَوْفٍ قَالَ أَلَا لَأُشْهِدَنَّ
أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَحَدًا صَمَدًا لَمْ
يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدًا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِاسْمِهِ
الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُخْبِرْهُ بِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ
نَعَمْ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي أَنْتَ الْيَوْمَ لِي أَحَدُ صِدِّيقَيْنِ حَدَّثَنِي
يَحْيَى بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

رَدَّاهُ رَزَيْنُ

چنانچہ میں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو آپ کے ارشاد سے آگاہ کر دیا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا تو آج سے میرا سچا بھائی ہے کہ تو نے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے آگاہ کر دیا۔ (رزین)

بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ

تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر کے ثواب کا بیان

فصل اول

سب سے بہتر کلام

حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
انسان کے بہترین کلام چار ہیں (یعنی) سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ خدا کے
نزدیک پسندیدہ کلام چار ہیں سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ ان میں سے جس کلام سے تو پڑھنا شروع کر دے تو
کوئی مضائقہ نہیں۔ (مسلم)

تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
میرا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہنا
میرے نزدیک دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ (مسلم)

۲۱۸۷ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَ فِي
رَوَايَةٍ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ أَرْبَعُ سُبْحَانَ اللَّهِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا
يَمُرُّ لَكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأَتْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۱۸۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا أَعُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تسبیح و تحمید کی فضیلت و برکت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے سُبْحَانَ اللہ وِجَمِّلِہٖ بِاِیْکِ دُنِیْنِ میں سو مرتبہ کہا اس کے گناہ دور کئے جاتے ہیں اگرچہ یہ وہ دریا کے جھاگ کے برابر۔
(بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح و شام تنویر تہِ سُبْحَانَ اللہ و بَحْمْدِہٖ توقیامت کے دن اس شخص کے عمل سے بہتر کسی کا عمل نہ ہوگا مگر وہ شخص جس نے اسی کے مانند یا اس سے زیادہ کہا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو کلمے ہیں زبان سے کہنے میں ہلکے لیکن اعمال کی ترزا دیں بھاری اور بخشنے والے خدا کے نزدیک بہت پیارے (اور وہ یہ ہیں) سُبْحَانَ اللہ و بَحْمْدِہٖ سُبْحَانَ اللہ الْعَظِیْم۔ (بخاری و مسلم)

حضرت سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اتنی قدرت نہیں رکھتا کہ روزانہ ایک ہزار نیکیاں حاصل کرے جو لوگ اس مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے کسی نے پوچھا ہم میں سے کوئی شخص کیونکر ہزار نیکیاں روزانہ حاصل کرے؟ آپ نے فرمایا سو مرتبہ سُبْحَانَ اللہ پڑھے اس کے حساب میں ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی یا اس کے ہزار گناہ دور کئے جائیں گے (مسلم) صحیح مسلم کی تمام روایات میں موسیٰٰؑ جہنی سے اَوْحِیْطُ کالْفِظِ ہے اور یہ قافی نے کہا کہ اس کو شعبۃ البوعوانہ یحییٰ بن سعید قطان نے موسیٰٰ جہنی سے بغیر الف کے روایت کیا ہے یعنی اس میں اَوْحِیْطُ کالْفِظِ ہے محمدی کی کتاب میں اسی طرح ہے۔

٢١٨٨
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةً
مَرَّةً حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ
الْبَحْرِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢١٨٩ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حَبِيبُ يَصْبِيحُ وَحَبِيبُ يُحْسِنُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَحَمْدَهُ
يَا حُجَّةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِأَفْضَلٍ مِمَّا جَاءَ
بِهِ إِلَّا أَحَدًا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
٢١٩٠ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي
الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَحَمْدَهُ
سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢١٩٦ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْعَجُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ مَنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يَسْمُرُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيَكْتَسِبُ لَهُ أَلْفَ حَسَنَةٍ أَوْ يُحِطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِي كِتَابِهِ فِي جَمِيعِ الرِّوَايَاتِ عَنْ مُوسَى الْجَهَنِّي أَوْ يُحِطُّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الْبَرْقَانِيُّ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَابْنُ عُوَانَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَالْقَطَّانُ عَنْ مُوسَى فَقَالُوا أَوْ يُحِطُّ بِغَيْرِ أَلْفٍ هَذَا فِي كِتَابِ الْحُبَيْدِيِّ -

بہتر کلام تسبیح و تحمید!

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا کلام بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا وہ کلام جس کو خدا نے اپنے فرشتوں کے لئے چُن لیا ہے یعنی سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ۔ (مسلم)

ذکر میں کیفیت کا اعتراف ہے کمیت کا نہیں

حضرت جویریہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے وقت نماز کے ارادے سے باہر نکلے اور وہ (یعنی جویریہؓ) آنحضرت کی نبی اپنے مصلے پر بیٹھی تھیں، پھر واپس آئے رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے

۲۱۹۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ كَلَامَ أَفْضَلُ قَالَ مَا مِطْطَفَى اللَّهِ لِمَلَكَيْتِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَمُحَمَّدٌ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٢١٩٣ وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بَكْدَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَفْلَحَ وَ

هِيَ جَالِسَةٌ قَالَتْ مَا زِلْتُ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكَ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ بَعْدَ ذَلِكَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ زِنْتُ بِمَا قُلْتُ مِنْذُ الْيَوْمِ لَوْ زَنَنْتُ مِثْلًا لِلَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَى نَفْسِهِ وَرِزْقَهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ ادِّكَائِهِ - (رداءہ مسلم)

کے وقت (دن چڑھے) اور وہ بدستور اپنے مہلتے پر کھیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا جس سال میں میں تم کو چھوڑ کر گیا تھا اسی سال میں تم مہلتی ہوئی ہو یعنی مہلتے پر بیٹھی ہوئی برابر اس وقت سے ذکر الہی میں مشغول ہو) انھوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ۔ فرمایا میں نے تمہارے پاس سے جانے کے بعد تین مرتبہ چار ایسے کلمے کہے ہیں جن کو اگر تمہاری اس چیز سے جو تم نے شروع وقت تک اب تک پڑھی ہے وزن کیا جائے تو یہ چار کلمے بھاری نکلیں گے (یعنی ان کا ثواب تمہارے سارے وقت کے پڑھنے کے ثواب کے برابر ہوگا) وہ چار کلمے یہ ہیں سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَى نَفْسِهِ وَرِزْقَهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ ادِّكَائِهِ (یعنی میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی تعریف کرتا ہوں اس کی مخلوقات کی تعداد کے برابر اور اس کی مرضی کے موافق، اور عرش کے وزن کے مطابق اور اس کے کلمات کی مقدار کے مانند)۔ (مسلم)

شیطان سے پناہ میں رہنے کا طریقہ

۲۱۹۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عِدَّةٌ عَشْرَ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَوُجِّهَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزٌ مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَقْبَلِ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ - (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان کلمات کو دن میں سو مرتبہ کہے اس کو سو غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور سونکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ مٹا ڈالے جائیں گے اور وہ اُس روز نام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور (قیامت کے دن) کوئی شخص اس سے بہتر عمل نہ کرے گا (یہ کلمات جو شخص جس نے ان کلمات کو اس کے زیادہ پڑھا اور درود کلمات یہ ہیں) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (یعنی خدا کے سوا کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں ہے) وہ کیا ہے کوئی اس کا شریک نہیں ملے گا اور بادشاہی اسی کی ہے اور اسی کے

کے لئے مرتبہ کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (بخاری و مسلم)

لاحول ولا قوة الا باللہ جنت کا خزانہ ہے

۲۱۹۵ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَدُونَ بِالْتَّكْبِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ادْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَنْتُمْ لَا تَدْعُونَ أَحَدًا وَلَا غَائِمًا أَنْتُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا وَبَصِيرًا وَتَقُومُ مَعَكُمْ وَالَّذِي تَدْعُونَهُ أَقْرَبُ إِلَيَّ أَحَدًا مِنْكُمْ عُنُقِي رَاحِلَتِي قَالَ أَبُو مُوسَى وَآنَا خَلْفُ أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فِي نَفْسِي فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بَنِي قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِّنْ

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ لوگوں نے پکار پکار کر اللہ اکبر کہنا شروع کیا۔ آپؐ نے فرمایا لوگو! اپنی جانوں پر رسم کر دو تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے بلکہ اس ذات کو پکارتے ہو جو سمیع و بصیر ہے (یعنی ہر چیز اور ہر بات کو سننے اور دیکھنے والی) اور وہ (ہر وقت) تمہارے ساتھ ہے ہاں جس کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری سواری کی گردن سے بھی زیادہ قریب ہے ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے چل رہا تھا اور دل میں کہہ رہا تھا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہ آپؐ نے فرمایا ابو موسیٰ کیا میں تجھ کو بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتلا دوں؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور۔ آپؐ نے ارشاد

كُنُوْا فِي الْجَنَّةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (ترمذی) (بخاری و مسلم)

فصل دوم

تسبیح و تحمید کا ثمرہ

۲۱۹۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ عِدَّةً مُّسْتَلَمَةً مُخَلَّةً فِي الْجَنَّةِ - (دَوَاۃُ التِّرْمِذِيِّ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ کہا اس نے کرجت میں کھجور کا ایک درخت لگایا جاتا ہے۔ (ترمذی)

ہر صبح ایک فرشتہ کی طرف تسبیح کی نداء

۲۱۹۴ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مُنَادٍ يُنَادِي سَبِّحُوا لِلَّهِ الْمَلِكِ الْقَدُّوسِ - (دَوَاۃُ التِّرْمِذِيِّ)

حضرت زبیرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ روزانہ صبح کے وقت ایک منادی (فرشتہ) پکار کر یہ کہتا ہے کہ پاکی بیان کرو پاک بادشاہ کی۔ (ترمذی)

بہترین ذکر لا الہ الا اللہ

۲۱۹۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَخْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ - (دَوَاۃُ التِّرْمِذِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہترین ذکر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے اور بہترین دُعا الْحَمْدُ لِلَّهِ۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

خدا کی تعریف خدا کا شکر ہے

۲۱۹۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ رَأْسُ الشُّكْرِ مَا شَكَرَ اللَّهُ عَبْدًا وَلَا يَحْمَدُهُ - (دَوَاۃُ التِّرْمِذِيِّ)

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی تعریف شکر کی بنیاد ہے اور جس بندے نے خدا کی تعریف نہیں کی اس نے شکر ادا نہیں کیا۔ (بیہقی)

خوشی و مصیبت دونوں صورتوں میں اللہ کی تعریف کرنے والوں کی فضیلت

۲۲۰۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى إِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ الَّذِينَ يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ (دَوَاۃُ التِّرْمِذِيِّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن جن لوگوں کو سب سے پہلے جنت کی طرف بلایا جائے گا وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے خوشی، راحت اور تکلیف و غم دونوں حالتوں میں خدا کی تعریف کی ہے (یعنی ہر موقع پر الحمد للہ کہا ہے)۔ (بیہقی)

لا الہ الا اللہ کی عظمت

۲۲۰۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَذْكُرُكَ بِهِ وَأَدْعُوكَ فَقَالَ يَا مُوسَى قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ يَا رَبِّ لِي عِبَادُكَ يَقُولُوا هَذَا إِنَّمَا أُرِيدُ شَيْئًا تُخَصِّنِي

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے خدا سے عرض کیا۔ اے میرے پروردگار تو مجھ کو کوئی ایسی چیز بتا دے کہ میں اُس کے ذریعہ تجھ کو یاد کیا کروں اور اُس کے ذریعہ تجھ سے دُعا مانگا کروں۔ خداوند تعالیٰ نے فرمایا موسیٰؑ تو یہ کہا کر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔ موسیٰ نے عرض کیا اے پروردگار! تیرا ہر بندہ یہی کہتا ہے

میں تو کوئی خاص چیز چاہتا ہوں جو میرے لئے مخصوص ہو خداوند تعالیٰ نے فرمایا۔ اے موسیٰ اگر تو ساتوں آسمانوں اور ان کی ساری آبادی سوائے میرے اور ساتوں زمینیں ایک پلڑہ میں رکھی جائیں اور ایک پلڑے میں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کو رکھا جائے تو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا پلڑا ان تمام چیزوں سے بھاری رہے گا اور جھک جائے گا۔ (شرح السنۃ)

حضرت ابوسعیدؓ اور ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہتا ہے تو اس کا پروردگار ان الفاظ کی تصدیق کرتا ہے اور فرماتا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ (یعنی عبادت (بندگی، تابعداری) کے لائق کوئی معبود نہیں مگر میں اور میں (اپنی ذات و صفات کے لحاظ سے) لا شریک اور بہت ہی بڑا ہوں) اور جب وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ کہتا ہے تو خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي (یعنی عبادت کے لائق کوئی معبود نہیں مگر میں، میں یکتا ہوں کوئی میرا شریک نہیں) اور جب وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ کہتا ہے تو خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لِي الْمُلْكُ وَلِي الْحَمْدُ (یعنی کوئی معبود نہیں مگر میں۔ میرے ہی لئے بادشاہی ہے اور میرے لئے ہی حمد) اور جب بندہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہتا ہے تو خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا لِي (یعنی کوئی معبود نہیں مگر میں اور گناہ سے باز رہنا اور اطاعت کی قوت پانا میری ہی مدد سے ممکن ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص ان کلمات کو (یعنی جو اپنے پروردگار پر ہونے بندہ کی طرف سے) اپنی بیماری میں کہے اور پھر مرجائے تو آگ اس کو نہ کھائے گی (یعنی نہ جلائے گی)۔ (ترمذی ابن ماجہ)

تسبیح و تحمید کی فضیلت

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عورت کے ہاں گئے جس کے سامنے کھجوروں کی گٹھلیاں یا کنکر ہاں پڑی ہوئی تھیں اور وہ ان کو شمار کر کے سُبحَانَ اللَّهِ پڑھ رہی تھیں۔ اس حضرت نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا۔ کیا نہ تلوؤں میں تجھ کو وہ چیز کہ وہ اس سے آسان ہو اور بہتر بھی (یعنی شمار کر کے تسبیح پڑھنے سے بہتر و افضل) اور وہ یہ ہے: سُبحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ وَسُبحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِثْلُ ذَلِكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِثْلُ ذَلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلُ ذَلِكَ۔

۲۲۰۳ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا تَوَى أَوْ حَصَى تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكَ مِنْ هَذَا أَوْ أَفْضَلُ سُبحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ وَسُبحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِثْلُ ذَلِكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِثْلُ ذَلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلُ ذَلِكَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَقَالَ
التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)۔
اور اللہ اکبر کو بھی اسی طرح پڑھ اور الحمد للہ کو بھی اسی طرح اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کو بھی اسی طرح ، اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کو
بھی اسی طرح - (ترمذی۔ ابو داؤد۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر کا ثواب

۲۲۰۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
سَبَّحَ اللَّهَ مِائَةً بِالْعَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشْيِ كَانَ
كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللَّهَ مِائَةً بِالْعَدَاةِ
وَمِائَةً بِالْعِشْيِ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ فَرَسٍ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ هَلَّلَ اللَّهَ مِائَةً بِالْعَدَاةِ وَمِائَةً
بِالْعِشْيِ كَانَ كَمَنْ آغَتَى مِائَةَ دَقِيقَةٍ مِنْ دُلْدِ الْأَمْغِيلِ
وَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ مِائَةً بِالْعَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشْيِ لَمْ
يَأْتِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَحَدٌ بِأَكْثَرِ مِمَّا أَتَى بِهِ
إِلَّا مَنْ قَالَ يَسُبِّحُ ذَلِكَ أَوْ زَادَ عَلَى مَا قَالَ۔
۲۲۰۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمَلِيَّانِ وَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُهَا وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَيْسَ لَهَا
حِجَابٌ دُونَ اللَّهِ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَيْهِ۔

مرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ
انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت ستوا
مرتبہ سبحان اللہ کہے اور ستوا مرتبہ شام کے وقت ، اس کو اس شخص کے برابر
ثواب ملتا ہے جس نے ستوا حج کئے ہوں اور جو شخص صبح کو ستوا مرتبہ الحمد للہ
کہے اور ستوا مرتبہ شام کو اس کو اس شخص کے برابر ثواب ملتا ہے جس نے ستوا
آدمیوں کو خدا کی راہ میں گھوڑوں پر سوار کیا ہو۔ اور جو شخص لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
ستوا مرتبہ صبح کو اور ستوا مرتبہ شام کو کہے اس کو اس شخص کے برابر ثواب ملتا ہے جس نے
تواغلام اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے آزاد کئے ہوں اور جو شخص اللہ اکبر کہے
ستوا مرتبہ صبح اور ستوا مرتبہ شام کو تو قیامت کے دن اس سے زیادہ ثواب کئی
شخص نہیں لائے گا مگر صرف وہ شخص جس نے ان کلمات کو کہا ہو اتنی ہی
مرتبہ یا اس سے زیادہ - (ترمذی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا سبحان اللہ کہنا ترازو کے ادھے پلٹے کو بھرتا ہے (یعنی نامہ
اعمال کی ترازو کے پلٹے کو) اور الحمد للہ کہنا ساری ترازو کو بھرتا ہے
اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے والے کے لئے خدا تک پہنچنے میں کوئی پردہ حائل
نہیں ہے وہ سیدھا خدا تک پہنچتا ہے۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب
ہے اس کی اسناد قوی نہیں ہے)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو شخص سچے دل سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے اُس کے لئے آسمان کے
دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کا کلمہ عرش تک پہنچ جاتا
ہے جب تک وہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔

(ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

سبحات جنت کے درخت ہیں

۲۲۰۶ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ لَيْلَةً أُسْرِي فِي فَقَالَ
۲۲۰۷

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۲۲۰۸

بِأَحْمَدٍ أَقْرَأُ أَمَّا مَتَى السَّلَامُ وَأَخْبَرُهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَلَبُهُ التُّرْبَةُ عَذْبَةُ السَّاءِ وَأَنْهَا قِيَعَانِ وَأَنَّ عَذَابَهَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ - (رداۃ الترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا

آسمان پر ملاقات کی تو اکھوں نے فرمایا اسے محمد! اپنی امت کو میرا سلام پہنچانا اور کہنا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ ہے (یعنی خوشبودار ہے) اور جنت کا پانی شیریں ہے اور اس کا میدان درختوں سے بالکل خالی ہمارا اُس کے درخت سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ہیں۔ (ترمذی)

ترمذی نے کہا یہ حدیث اسناد کے اعتبار سے غریب ہے۔

اور اردو از کار کو انگریزوں پر پڑھنا افضل ہے

۲۲۰۸ وَعَنْ سُبَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّقْدِيسِ وَاعْتَدِلَتْ بِأَكْثَرِ نَامِلٍ فَأَنْهَتْ مُسْتَوَلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَعْفَلَنَّ فَنُسَيِّنَ الرَّحْمَةَ - (رداۃ الترمذی و ابوداؤد)

حضرت سبیرہ کہتی ہیں کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سُبْحَانَ اللَّهِ اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ يَا سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ پڑھنے کو اپنے اوپر لازم سمجھو اور اپنی انگلیوں پر گنوا اس لئے کہ انگلیوں سے پوچھا جائے گا اور یہ جواب دیں گی۔ اور اس میں غفلت نہ کرنا اور نہ خدا کی رحمت تم کو بھلا دے گی۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

فصل سوم

بہترین ورد اور بہترین دعا

۲۲۰۹ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَّمَنِي كَلَامًا أَتَوَلُّهُ قَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ - اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا أَوْ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ قَالَ فَبُهِقُوا لَاءِ لِرَبِّي فَمَا لِي فَقَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي شَكَ الرَّادِي فِي عَافِيَتِي - (رداۃ المسلم)

حضرت سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ مجھ کو کوئی نیک کلام بتا دیجئے کہ میں اس کو پڑھتا رہوں۔ آپ نے فرمایا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا أَوْ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ پڑھا کر۔ اُس نے عرض کیا یہ تو خدا کے لئے ہو اب میرے لئے بتلائیے (کہ میں کس طرح دعا کیا کروں) آپ نے ارشاد فرمایا: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي پڑھا کر۔

سیح وغیرہ سے گناہوں کا سقوط

۲۲۱۰ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى شَجَرَةٍ تَأْيِيسَةٍ الْوَرَقِ وَضَرَبَهَا بِعَصَا فَنَازَلَ الْوَرَقُ فَقَالَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تَسْلِيَةً وَدُؤْبَ الْعَبْدِ كَمَا يَتَسَلَّى وَرَقُ هَذِهِ الشَّجَرَةِ - (رداۃ الترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ

حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے پاس سے گزرے جس کے پتے خشک تھے آپ نے اس کی ٹہنیوں پر لاکھی داری سے جھڑک کر زمین پر گرے۔ آپ نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلَّهِ اور سُبْحَانَ اللَّهِ اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور اللہ اکبر کہنے سے بندے کے گناہ اسی طرح جھڑک جاتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے جھڑکے ہیں۔ (ترمذی۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

لاحول ولا قوۃ کی فضیلت

۲۲۱۱ وَعَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَإِنَّهَا مِنْ كُنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُولٌ قَبْنٌ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ وَلَا مَنجَاءَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ كَيْفَ. اللَّهُ تَعَالَى اس سے نقصان کی ستر قیس دور کر دیتا ہے اور افلاس ان قسموں میں سے ایک معمولی قسم ہے۔ (ترمذی)

۲۲۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ نَادَى بِيَارِئِينَ كَرَدَاةٍ حِينَ مِنْ تَسْعَةٍ وَتِسْعِينَ دَاعٍ أَيْسَرُهَا اللَّهُمَّ (رواه الترمذی)

۲۲۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى كَلِمَةٍ مَن تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ كُنْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَسْلَمَ عَبْدِي وَاسْتَسْلَمَ دَرَاهِمًا بَيْعَتِي فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ بَمَدِّهِ اس کو کہتا ہے تو خداوند تعالیٰ فرماتا ہے اس کے جواب میں میرا بندہ اطاعت گزار ہوا، یا نجات پائی بندے نے اور فرمان بردار ہوا یا سپرد کر دیتے اس نے تمام کام میری طرف۔ (بیہقی)

۲۲۱۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ هِيَ صَلَوةُ الْخَلَائِقِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَلِمَةُ الشُّكْرِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةُ الْإِخْلَاصِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تَمْلَأُ قَابِئِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ (رواه رزین)

۲۲۱۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ إِنِّي لَا سَتَغْفِرُ اللَّهُ وَأَكْثَرُ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً (رواه البخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے خدا کی میں استغفار کرتا ہوں اللہ سے اور توبہ کرتا ہوں خدا کی طرف دن میں ستر بار سے زیادہ۔ (بخاری)

بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ

فصل اول

آنحضرت کی توبہ و استغفار

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے خدا کی میں استغفار کرتا ہوں اللہ سے اور توبہ کرتا ہوں خدا کی طرف دن میں ستر بار سے زیادہ۔ (بخاری)

۲۲۱۲ وَعَنِ الْأَعْرَابِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيَعَانُ عَلَى قَلْبِي وَلَا يَتِيَّ لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت اعرج مزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، پرہ ڈالاجاتا ہے میرے دل پر اور میں استغفار کرتا ہوں دن میں سو بار۔ (مسلم)

۲۲۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت اعرج مزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو توبہ کرو خدا سے، میں توبہ کرتا ہوں خدا کی طرف دن میں سو مرتبہ۔ (مسلم)

رجوع الی اللہ کا حکم

۲۲۱۸ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَمَّا يَرِدُنِي عَيْنُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَعْبادِي إِنِّي حَذَرْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ وَخِزْيًا فَلَا تَطْلُمُوا الْعِبَادَ إِنِّي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُوا مِنِّي أَهْدِكُمْ مِائَةَ عِبَادَةٍ كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُوا أَطْعِمُكُمْ بِأَعْيَادِي كُلُّكُمْ عَائِدٌ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكَسَوْنِي أَكْسِكُمْ بِأَعْيَادِي إِنَّا كُنَّا نَخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَعْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَعْفِرْ لَكُمْ يَعْبادِي إِنَّكُمْ لَبُتُّ تَلْعُوهَا مَرَّةً تَنْصُرُونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي بِأَعْيَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجَنَّتْكُمْ كَانُوا عَلَى أَلْفَى قَلْبٍ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَعْبادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجَنَّتْكُمْ كَانُوا عَلَى أَلْفَى قَلْبٍ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَعْبادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجَنَّتْكُمْ قَامُوا فِي مَصِيدٍ وَاحِدٍ فَسَاكُونِي فَاعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْئَلَةً مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْخَيْطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْدَ يَعْبادِي إِنِّي أَنَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أَحْصِيهَا عَلَيْكُمْ ثُمَّ أَوْفِيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ حَظًّا فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَكُومَنَّ إِلَّا نَفْسُهُ -

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان حدیثوں کے سلسلہ میں جو آپ روایت کرتے تھے، خداوند بزرگ و بزرے کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! میں نے اپنے نفس پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور تمہارے درمیان بھی ظلم کو حرام کیا ہے پس تم آپس میں ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب گمراہ ہو گئے ہو مگر وہ شخص راہ راست پر ہے جس کو میں نے ہدایت دی۔ پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تم کو ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب بھوکے ہو مگر وہ شخص جس کو میں کھلاؤں پس تم مجھ سے کھانا مانگو میں تم کو کھانا دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب ننگے ہو مگر وہ شخص جس کو میں نے پہننے کے لئے دیا پس مجھ سے لباس مانگو میں تم کو پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم اکثر خطائیں کرتے ہو رات اور دن میں، اور میں تمہارے سارے گناہ بخشا ہوں۔ پس بخشش مانگو تم مجھ سے میں تم کو بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! تم اگر گناہ کر کے مجھ کو ضرر پہنچا یا چاہو گے تو ہرگز ضرر نہ پہنچا سکو گے۔ اور نیک کام کر کے فائدہ پہنچانا چاہو گے تو ہرگز نفع نہ پہنچا سکو گے (یعنی تمہارے گناہ کرنے اور اطاعت گزار بننے سے مجھ کو کوئی فائدہ اور ضرر نہ پہنچے گا)۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے انسان اور جن ایک نہایت ہی پرہیزگار شخص کی مانند ہو جائیں تو میری سلطنت و ملکیت میں اس سے کچھ بھی زیادتی نہ ہوگی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے انسان اور جن ایک نہایت بدتر اور فاجر شخص کی مانند ہو جائیں (جیسے شیطان) تو میری ملکیت میں اس سے کچھ کمی نہ ہوگی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے انسان اور جن سب کے سب ایک جگہ کھڑے ہوں پھر مجھ سے مانگیں اور میں ہر انسان کو اس کے مانگنے کے موافق دوں تو میرا دینا اس چیز میں سے جو میرے پاس ہے اتنا بھی کم نہ کرے جتنا کہ ایک سوئی دریا میں گر کر اس کے پانی کو کم کرتی ہے۔ اے میرے بندو! میں

(دَوَاۤءُ مُسْلِمٍ) تمہارے اعمال کو یاد رکھتا ہوں اور لکھتا ہوں اور میں تم کو ان کا پورا بدلہ دوں گا۔ پس جو کوئی بھلائی پائے اس کو خدا تعالیٰ کی تعریف کرنی چاہئے اور جو کوئی بھلائی کے سوا دوسری چیز پائے (یعنی بُرائی) پس ملامت کرے اپنے نفس کو کہ یہ اسی کا فعل ہے۔ (مسلم)

توبہ اور رحمت الہی کی وسعت

۲۱۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ فَأَتَى رَاحِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ أَلَا تَتُوبُ قَالَ لَا فَقَتَلَهُ وَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّكَ قَدِيَّةٌ كَذَّابٌ أَذْكَأَ أَذْكَاهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا فَانْخَسَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَأَدْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَقَرَّتَنِي وَإِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعِدَنِي فَقَالَ قِيْسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبُ بِشَبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ۔

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے آدمی قتل کئے تھے۔ پھر وہ یہ پوچھتا ہوا بنی اسرائیل (کی بستی) سے نکلا کہ ”کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں؟“ وہ ایک عابد کے پاس پہنچا اور اس سے دریافت کیا کہ ”کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟“ عابد نے کہا نہیں۔ اس نے عابد کو دیکھی (مار ڈالا۔ اور پھر اسی طرح لوگوں سے پوچھتا پھرا۔ ایک شخص نے اس سے کہا تو فلاں آبادی میں جا اور نام و پتہ بتایا (چنانچہ وہ ادھر چل دیا) راستہ میں اس کو معلوم ہوا کہ موت قریب ہے (وہ ادھر راستہ طے کر چکا تھا اور موت کو قریب پا کر) اس نے اپنا سینہ آبادی کی طرف بڑھا دیا (یعنی موت نے اس کو آلیا تو وہ لیٹ گیا اور سر کر اپنے سینے کو اس آبادی کی طرف بڑھا لیا تو یا اس نے آدھے رات سے زیادہ طے کر لیا۔)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) موت کے فرشتے جن میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے دونوں تھے اس کی روح قبض کر لے آئے اور دونوں میں جھگڑا ہوا کہ کون اس کی روح قبض کرے (یعنی رحمت کے فرشتے قبض کریں یا عذاب کے فرشتے) خداوند تعالیٰ نے اس بستی کو جدھر وہ توبہ کے ارادہ سے جا رہا تھا، حکم دیا کہ وہ میت کو اپنے سے قریب کر لے یا میت کے قریب ہو جائے اور جس آبادی سے وہ چلا تھا اس کو حکم دیا کہ تو میت سے دور ہو جا پھر خداوند تعالیٰ نے جھگڑا کر لے والے فرشتوں سے کہا کہ تم دونوں کا فاصلہ ناپو (چنانچہ وہ فاصلہ ناپا گیا) ناپنے سے معلوم ہوا کہ جدھر وہ جا رہا تھا ادھر کا فاصلہ ایک بالشت کم ہے پس خدا نے اس کو بخش دیا (بخاری و مسلم)

۲۲۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُدْنِبُوا لَذَهَبَ اللَّهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِعَوْمٍ يُدْنِبُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو خدا تم کو ختم کرے اور تمہاری جگہ ایک ایسی قوم کو لائے جو گناہ کرے اور خدا سے مغفرت چاہے اور پھر خدا ان کے گناہوں کو بخش دے (اس سے مقصود نعوذ باللہ گناہ کی ترغیب نہیں ہے بلکہ اپنی شانِ مغفرت کا اظہار مقصود ہے۔)

۲۲۱ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا۔

حضرت ابو موسیٰؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ دراز فرماتا ہے تاکہ دن کو گناہ کرنے والا توبہ کرے اور دراز فرماتا ہے اپنا ہاتھ دن کو تاکہ رات کو گناہ کرنے والا توبہ کرے (اور وہ اس کی توبہ کو قبول کرے اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا) جب تک کہ نکلے آفتاب مغرب کی جانب سے۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے

۲۲۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَتْهُ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب اقرار کرتا ہے اپنے گناہ کا اور پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۲۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص توبہ کرے آفتاب کے مغرب سے پہلے (یعنی قیامت سے پہلے) تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے

۲۲۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدُّ فَرَحًا بِتُوبَةِ عَبْدٍ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدٍ كَمَا نَتُّ رَاحِلَتَهُ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ فَأَنْفَلْتُ مِنْهُ وَعَلَيْهَا مَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَأَيَسَ مِنْهَا فَأَنَّى شَجَرَةً فَأَضْطَجِعُ فِي ظِلِّهَا قَدْ آيَسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ هُوَ بِهَا فَأَيَسُهُ عِنْدَهُ فَأَخَذَ بِخَطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ أَلَلَهُمَّ أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ أَخْطَا مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کبھی بندہ خدا سے توبہ کرتا ہے تو وہ اپنے بندہ کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے اس قدر خوش کہ اتنا خوش تم میں سے وہ شخص بھی نہ ہو گا جو اپنی سواری پر ایک چٹیل میدان میں جا رہا ہو پھر وہ سواری گم ہو گئی ہو اور اس پر اس کا کھانا اور پانی بھی ہو اور وہ (کافی تلاش و جستجو کے بعد) ناامید ہو کر ایک درخت کے پاس آیا ہو اور اس کے سایے میں لیٹ گیا ہو پس وہ اسی ایسی حالت میں خاموش و غمزہ پڑا ہو کہ اچانک اس کی سواری اس کے پاس اکھڑی ہو، اس نے اس کی رسی پکڑ لی ہو اور خوشی کی زیادتی کے سبب اس کے منہ سے یہ غلط الفاظ نکل گئے ہوں اے اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا پروردگار ہوں۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ بار بار توبہ قبول کرتا ہے

۲۲۲۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَبْدًا آذَنَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ فَأَغْفِرْهُ فَقَالَ رَبُّهُ أَعْلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ آذَنَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَأَغْفِرْهُ فَقَالَ أَعْلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ آذَنَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا آخَرَ فَأَغْفِرْهُ لِي فَقَالَ أَعْلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي فَلْيَفْعَلْ مَا شَاءَ اللَّهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بندہ نے گناہ کیا اور پھر کہا اے پروردگار میں نے گناہ کیا ہے، تو اس کو معاف کر دے۔ یہ منکر (خداوند تعالیٰ فرشتوں سے) کہتا ہے کہ کیا میرا بندہ اس سے واقف ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو گناہوں کو بخشتا ہے (جب اس کا جی چاہے) اور گناہوں پر پکڑتا ہے (جب اس کا جی چاہے) پس بخش دیا میں نے اپنے بندہ (کے گناہ) کو پھر بار بار بندہ گناہ سے کچھ دن یعنی جتنے دن خدا نے چاہا اس کے بعد پھر گناہ کیا اور کہا اے پروردگار میں نے گناہ کیا ہے تو اس کو معاف کر دے۔ پس خدا تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا پروردگار ہے جو گناہوں کو بخشتا ہے اور پکڑتا ہے گناہوں پر۔ بخش دیا میں نے اس کو۔ پھر بندہ گناہ سے باز رہتا ہے جب تک خدا چاہے اور اس کے بعد پھر گناہ کرتا ہے اور کہتا اے رب میں نے ایک اور گناہ کر لیا ہے تو اس کو بخش دے۔ پس خدا تعالیٰ

نے (فرشتوں سے) کہا۔ کیا میرے بندہ کو یہ معلوم ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا اور گناہوں پر کھڑا نہیں ہے۔ پس میں نے اس کو بخش دیا اب وہ جو چاہے کرے۔ (بخاری و مسلم)

کسی گناہ گار کو روزِ فی نہ کہو

۲۲۲۶ عَنْ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لِفُلَانٍ وَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ ذَلِكَ الَّذِي يَتَأْتِي عَلَى آتِيٍّ لَا يَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَ أَجَبْتُ عَمَلَكَ أَوْ كَمَا قَالَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جندبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے یہ کہا کہ قسم ہے خدا کی فلاں شخص کو خدا نہیں بخشے گا۔ اور خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ کون ہے جو مجھ پر قسم لگا کر کہتا ہے کہ میں فلاں آدمی کو نہیں بخشوں گا۔ پس میں نے بخش دیا فلاں شخص کو اور ضائع کیا تیرے عمل کو۔ (مسلم)

دعا اور استغفار

۲۲۲۷ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَ أَنَا عَبْدُكَ وَ أَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَعُوذُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِكَ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ إِلَّا أَنْتَ . (یعنی اے اللہ تو ہی میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو نے ہی مجھ کو پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد پر ہوں (یعنی جو عہد تجھ سے کیا ہے) اس پر قائم ہوں) اور تیرے وعدہ پر ہوں (یعنی تیرے وعدہ پر کامل یقین رکھتا ہوں) اپنی طاقت کے موافق پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ اس چیز کی بُرائی سے جو میں نے کی ہے (یعنی جو گناہ میں نے کئے ہیں) ان سے پناہ چاہتا ہوں) میں تیری نعمتوں کا جو تولی مجھ کو رحمت (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت شداد بن اوسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہترین استغفار یہ ہے کہ تو (دعا میں) یہ الفاظ کہے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَعُوْذُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِكَ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ اِلَّا اَنْتَ . (یعنی اے اللہ تو ہی میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو نے ہی مجھ کو پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد پر ہوں (یعنی جو عہد تجھ سے کیا ہے) اس پر قائم ہوں) اور تیرے وعدہ پر ہوں (یعنی تیرے وعدہ پر کامل یقین رکھتا ہوں) اپنی طاقت کے موافق پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ اس چیز کی بُرائی سے جو میں نے کی ہے (یعنی جو گناہ میں نے کئے ہیں) ان سے پناہ چاہتا ہوں) میں تیری نعمتوں کا جو تولی مجھ کو رحمت

فرمائی ہیں اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں پس تو مجھ کو بخش دے کیوں کہ گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخشتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص پڑھے ان کلمات کو دن میں اس کے مفہوم پر کامل یقین رکھ کر اور وہ اسی دن مر جائے شام ہونے سے پہلے تو وہ جنتی ہے اور جو شخص پڑھے ان کلمات کو رات میں اور وہ ان کے معنی پر یقین رکھتا ہو اور صبح ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہے۔ (بخاری)

فصل دوم

اللہ تعالیٰ کی بخشش کی کوئی انتہا نہیں

۲۲۲۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا ابْنُ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَ رَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَ لَا أُبَالِي يَا ابْنُ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانِ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَ تَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَ لَا أُبَالِي يَا ابْنُ آدَمَ

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدمؑ کے بیٹے جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور مجھ سے امید رکھے گا (یعنی مجھ سے مانگتا رہے گا اور بخشش کی امید رکھے گا) میں بخشوں گا تجھ کو خواہ تو نے کتنا ہی بُرا کام کیا ہو اور مجھ کو اس کی پروا نہیں ہے (یعنی تیرا بختا میرے نزدیک کوئی بُری بات نہیں ہے۔ اے آدمؑ)

کے بیٹے! اگر نریے گناہ آسان تک بھی پہنچ جائیں اور پھر تو مجھ سے معافی مانگے اور بخشش چاہے تو میں تجھ کو بخش دوں گا اور مجھ کو اس کی پروا نہ ہوگی۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تو مجھ سے اس حال میں ملے کہ تیرے گناہوں سے زمین بھری ہوئی ہو اور میرے ساتھ تو کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو میں تیرے پاس زمین بھری ہوئی بخشش لے کر آؤں گا۔ (ترمذی)

إِنَّكَ لَوَ لَقَيْتَنِي بِقَرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا شُئِمَ لَقَيْتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَا تَتِيكَ بِقَرَابِهَا مَغْفِرَةً رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَدَّاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

مغفرت کا یقین رکھو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس شخص نے اس بات کو جان لیا کہ میں گناہوں کے بخشنے کی پوری قدرت رکھتا ہوں، میں اس کو بخش دوں گا جب تک کہ وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔

۲۲۲۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ عَلِمَ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى مَغْفِرَةِ الذُّنُوبِ غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أَبَائِي مَا لَمْ يُشْرِكْ بِي شَيْئًا

(شرح السنہ)

استغفار کی فضیلت اور اس کا اثر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص استغفار کو اپنے اوپر لازم قرار دے لے تو اللہ تعالیٰ ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ اس کے لئے نکال دیتا ہے اور ہر غم و رنج سے اس کو نجات دیتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق بہم پہنچاتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ (احمد - ابوداؤد - ابن ماجہ)

۲۲۳۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَزِمَ إِلَّا سْتَغْفَرَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضَيْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَدَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے ہر گناہ پر استغفار کی اس نے گناہ پر اصرار نہیں کیا یعنی ہمیشہ اس گناہ کو نہیں کیا اگرچہ اس نے دن میں ستر بار اس گناہ کو کیا ہو (ترمذی - ابوداؤد)

رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَمَرَ مَنْ اسْتَغْفَرَ وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ مِثْبَعَيْنِ مَرَّةً رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ

توبہ کرنے والوں کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر انسان خطا کار ہے (یعنی ہر شخص گناہ کرتا ہے) اور بہترین خطا کار وہ ہے جو توبہ کرتے ہیں۔ (ترمذی - ابن ماجہ - دارمی)

۲۲۳۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

گناہوں کی زیادتی قلب کو زنگ آلود کر دیتی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے پھر جب وہ توبہ و استغفار کرتا ہے تو اس کے دل کو صاف کر دیا جاتا ہے اور جب وہ زیادہ گناہ کرتا ہے تو وہ نقطہ بڑھ جاتا ہے یہاں تک کہ سارے دل پر چھا جاتا ہے پس یہ ہے وہ زنگ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ

۲۲۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذُنَبَ كَانَتْ نُكْثَةً سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ فَإِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ مِثْقَالَ قَلْبِهِ وَإِنْ زَادَ زَادَتْ حَتَّى تَعْلُو قَلْبَهُ فَذَلِكَ الرِّانُ الَّذِي ذَكَرَ

اللَّهُ تَعَالَى لَاحِقًا بَلْ سَكَنَهُ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ
مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ - (رداۃ احمد و الترمذی و ابن ماجہ)
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

نے ان الفاظ میں کیا ہے: لَاحِقًا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (یعنی برگز نہیں، بلکہ یہ ان کے دلوں پر رنگ ہے اس چیز کا جو وہ کرتے تھے یعنی گناہ)۔ (احمد ترمذی۔ ابن ماجہ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

قبولیت توبہ کا آخری وقت

۲۲۳۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغْرَ (رداۃ الترمذی و ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ توبہ قبول کرتا ہے بندہ کی اس وقت تک جب تک کہ توبہ نہ ہو لگتا (یعنی جب تک موت کا گھرا نہیں لگتا)۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

مغفرت خداوندی کی وسعت

۲۲۳۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ لَا أَبْرُجُ أُغْوِي عِبَادَكَ مَا دَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِي وَجَلَّتِي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لَا أَزَالُ أَعْفُو لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُونِي - (رداۃ احمد)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان نے اپنے پروردگار سے عرض کیا: قسم ہے تیری عزت کی، اے پروردگار! میں ہمیشہ تیرے بندوں کو گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان کی روحیں ان کے جسم میں ہیں۔ پروردگار بزرگ و برتر نے فرمایا اور قسم ہے مجھ کو اپنی عزت و جلال کی اور اپنے بلند مرتبہ کی جب تک میرے بندے مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے میں ہمیشہ ان کو بخشتا رہوں گا۔ (احمد)

باب توبہ

۲۲۳۶ وَعَنْ صَفْوَانَ ابْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهُ مِثْلُ سَبْعِينَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قَبْلِهِ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ - (رداۃ الترمذی و ابن ماجہ)

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے مغرب کی جانب توبہ کا ایک دروازہ بنایا جس کی چوڑائی ستر برس کی مسافت ہے اور یہ دروازہ اس وقت تک بند نہ ہوگا جب تک آفتاب مغرب نہ نکلے (یعنی قیامت نہ آئے) اور یہی معنی ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ (یعنی اس روز کہ ظاہر ہوں گی بعض نشانیاں تیرے پروردگار کی، کسی متنفس کو اس کا ایمان نہ نفع نہ دے گا جب تک کہ وہ اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو)۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

انقطاع قبولیت توبہ؟

۲۲۳۷ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقُطُ الْهَجْرَةُ حَتَّى تَنْقُطَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقُطُ التَّوْبَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا (رداۃ احمد و ابوداؤد و الدارمی)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہجرت موقوف نہیں ہوگی (یعنی گناہوں سے توبہ کی طرف رجوع کرنا) جب تک توبہ موقوف نہ ہوگی اور توبہ اس وقت موقوف ہوگی جب آفتاب مغرب نہ نکلے گا۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ دارمی)

کسی گناہ کار کو خدا کی رحمت سے مایوس نہ کرو

۲۲۳۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنو اسرائیل میں دو شخص تھے جو آپس میں بہت محبت کرتے تھے ان میں سے

اِسْرَآئِیْلَ مُتَعَابَتَيْنِ اَحَدُهُمَا لِحُجَّتِهِنَّ فِي الْعِبَادَةِ وَالْآخَرُ يَقُولُ مُذْنِبٌ فَجَعَلَ يَقُولُ خَلْنِي وَرَقِي حَتَّى وَجَدَا يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ يَسْتَعْظِمُهُ فَقَالَ اَقْصِرْ فَقَالَ خَلْنِي وَرَقِي اَبْعَثْ عَلَى رَقِيْبًا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَبَدًا وَلَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهِمَا مَلَكًا فَقَبَضَ اَوَّلَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهُ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ ادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي وَقَالَ لِلْآخَرِ اَلَسْتَ تَطْلِعُ اَنْتَ تُحْظَرُ عَلَى عَبْدِي رَحْمَتِي فَقَالَ لَا يَارَبِّ قَالَ اِذْهَبُوْا بِهِ اِلَى النَّارِ - (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ایک بے حد عبادت کرتا تھا اور دوسرا گنہگار و خطا کار تھا۔ عبادت گزار دوست اس سے کہا کرتا تھا کہ جس چیز میں تو مبتلا ہے اس کو چھوڑ دے (یعنی گناہوں سے باز آ) وہ جواب دیتا مجھ کو میرے پروردگار کے ساتھ چھوڑ دو۔ حتیٰ کہ ایک روز عابد دوست نے اس گنہگار دوست کو ایک گناہ میں مبتلا پایا جو اس کی نظر میں بڑا گناہ تھا اور اس سے کہا کہ تو اس سے باز آ۔ اُس نے کہا میرے معاملے کو میرے پروردگار پر چھوڑ دو کیا تم میرے نگہبان بنا کر بھیجے گئے ہو؟ عابد دوست نے (یہ سن کر) کہا۔ خدا کی قسم اللہ کبھی تجھ کو نہیں بخشے گا اور نہ جنت میں داخل ہونے دے گا۔ پھر خدا تعالیٰ نے فرشتہ موت کو ان کی رُو میں قبض کرنے بھیجا اور جب ان کی رُو میں خدا کے حضور میں حاضر کی گئیں تو خدا تعالیٰ نے اس گنہگار رُو سے کہا کہ تو میری رحمت کے ذریعہ جنت میں داخل ہو جا اور عابد کی رُو سے فرمایا کیا تو اتنی طاقت رکھتا ہے کہ میرے بندے کو میری رحمت سے محروم کر دے۔ اس نے عرض کیا میرے پروردگار میں اتنی طاقت نہیں رکھتا۔ خداوند تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا اس کو دوزخ میں لے جاؤ۔ (احمد)

گنہگار رحمت خداوندی سے مایوس نہ ہوں

۲۲۳۹ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِعِبَادِي الَّذِينَ اَسْرَفُوا عَلَى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذَّنْبَ جَمِيعًا وَلَا يُبَالِي - (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَفِي شَرْحِ السُّنَنِ يَقُولُ بَدَلُ يَفْرَأُ -)

۲۲۴۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي تَوَلَّى اللّٰهُ عَذْرَاجِلَ اِلَّا اللّٰهُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - شَعْرَ اِنْ تَغْفِرْ جَمَادَاى عَبْدِي لَكَ لَا اَلَمًا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت پڑھتے سنا: يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ اَسْرَفُوا عَلَى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذَّنْبَ جَمِيعًا وَلَا يُبَالِي۔ (یعنی اے میرے وہ بندو! جنہوں نے دگناہ کر کے) اپنی جانوں پر زیادتی کی جو تم خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے اور پروا نہیں کرتا۔ (احمد۔ ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس قول اِلَّا اللّٰهُمَّ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے اللہ اگر تو بخشے بندہ کے بڑے گناہوں کو بخش دے اور تیرا کون سا بندہ ہے جس نے چھوٹے گناہ نہ کئے ہوں۔ (ترمذی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے)۔

بندہ کی عبادت اور معصیت سے خدا کی خدائی میں کوئی اثر نہیں پڑتا

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے تم سب کے سب گمراہ ہو گمراہہ شخص (راہ راست پر ہے) جس کو میں نے ہدایت دی۔ پس مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تم کو ہدایت دوں گا تم سب کے سب فقیر و محتاج ہو گمراہہ شخص جس کو مالدار کیا میں نے، پس طلب کرو تم مجھ سے رزق میں تم کو دوں گا، تم سب کے سب گنہگار ہو گمراہہ شخص جس کو بچایا میں نے گناہ سے۔ پس جس نے تم میں سے اس بات کو جان لیا کہ میں معاف کر دینے کی پوری قدرت رکھتا ہوں اور پھر مجھ سے معافی کا خواستگار

۲۲۴۱ وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰی يَعْبادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَاَسْأَلُوْنِي الْهُدٰى اَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فَقْرًا اِلَّا مَنْ اَغْنَيْتُ فَاَسْأَلُوْنِي اَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَسَبِّحْ عَلِمَ مِنْكُمْ اَنِيْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلَى الْغُفْرَةِ فَاَسْتَغْفِرُ فِيْ غَفْرَتِ لَهٗ وَلَا اُبَالِيْ وَلَوْ اَنْتَ اَوْ لَكُمْ وَاخِرُكُمْ

ہو تو میں اس کو بخش دوں گا اور مجھ کو اس کی ذرا بھی پروا نہیں اور اگر تمہارے اگلے اور تمہارے پچھلے اور تمہارے زندے اور تمہارے مردے اور تمہارے تر اور تمہارے خشک (یعنی جوان اور بوڑھے ساری مخلوقات) میرے ایک بہت متقی دل بندے کے مانند (مثلاً نبی ﷺ) ہو جائیں تو اس سے میری ملکیت میں مجھ کے بازو کے برابر بھی زیادتی نہ ہوگی اور اگر تمہارے اگلے پچھلے تمہارے زندے اور مردے اور تمہارے تر اور خشک سب کے سب میرے ایک بدترین دل بندے (یعنی شیطان) کے مانند ہو جائیں تو اس سے میرے ملک میں مجھ کے بازو کے برابر بھی کمی نہ ہوگی اور اگر تمہارے اگلے پچھلے تمہارے زندے اور مردے اور تمہارے تر اور خشک سب کے سب ایک جگہ جمع ہو جائیں اور تم میں سے ہر شخص مجھ سے (جو اس کا جی چاہے) مانگے، پس میں ہر مانگنے والے کو اس کی خواہش کے مطابق عطا کر دوں تو اس سے میری ملکیت میں اتنی ہی کمی ہوگی جتنی کہ شونی کو پانی میں ڈبو کر اٹھا لینے سے دریا کے پانی میں کمی ہو جاتی ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ میں بہت سخی ہوں بہت دینے والا ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں میرا دنیا صرف حکم کرنا ہے اور میرا عذاب صرف میرا حکم دینا ہے اور جب میں کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو صرف یہ کہہ دیتا ہوں ”ہو جا“ اور وہ ہو جاتی ہے (احمد ترمذی ابن ماجہ)۔

وَحَيِّكُمْ وَمَمَاتِكُمْ وَرَبُّكُمْ وَيَا بَسْمَكُمْ اجْتَمَعُوا عَلَىٰ أَلْفِي قَلْبٍ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَتَا أَوْلَكُمْ وَأَخْرَجَكُمْ وَحَيِّكُمْ وَمَمَاتِكُمْ وَرَبُّكُمْ وَيَا بَسْمَكُمْ اجْتَمَعُوا عَلَىٰ أَلْفِي قَلْبٍ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَتَا أَوْلَكُمْ وَأَخْرَجَكُمْ وَحَيِّكُمْ وَمَمَاتِكُمْ وَرَبُّكُمْ وَيَا بَسْمَكُمْ اجْتَمَعُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَالَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا بَلَغَ أُمْنِيَّتُهُ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا صَخْرًا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَعَمَسَ فِيهِ ابْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا ذَلِكَ بَاقِي جَوَادٍ مَا جَدُّ أَفْعَلُ مَا أُرِيدُ عَطَائِي كَلَامٌ وَعَذَائِي كَلَامٌ إِنَّمَا أَمْرِي لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ۔

(رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ)

شرک سے بچنے والے کو بخشش کی بشارت

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ (یعنی وہی ہے مالک تقویٰ کا اور وہی مالک ہے بخشش کا اور کبیر فرمایا تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ میں اس قابل ہوں کہ لوگ میرے ساتھ کسی کو شریک کرنے سے بچیں، پس جو شخص اس سے بچتا ہے، میں اس قابل ہوں کہ اس کو بخش دوں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۲۲۴۲ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ أَنَا أَهْلُ أَنْ أُلْقَىٰ فَمِنْ أَتَقَانِي فَأَنَا أَهْلُ أَنْ أَعْفِيَ لَهُ۔

(رواہ الترمذی وابن ماجہ)

(الدارمی)

آنحضرت کا استغفار و توبہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کہیں تشریف فرما ہوتے تو ہم آپ کے استغفار کو شمار کرتے۔ آپ ایک مجلس میں ان کلموں کو سو بار فرماتے رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۲۲۴۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّا كُنَّا نَعْبُدُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْعَفُورُ يَأْتِيهِمْ مَرَّةً (رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ)

استغفار صدق دل سے کرو

بلال بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور ان سے میرے دادا نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ

۲۲۴۴ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي أَنَّهُ سَمِعَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاتُوبَ إِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَمِنَ الرَّحْفَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَلَيْثَةُ عَنْ أَبِي دَاوُدَ هِلَالُ بْنُ يُسَارٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) (ترمذی)

جو شخص اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاتُوبَ إِلَيْهِ کہے بخش دیئے جاتے ہیں اس کے گناہ اگرچہ وہ بھگا ہو جہاد سے۔

لیکن ابوداؤد میں بلال کی جگہ ہلال ہے۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

فصل سوم

۱۔ نئے مروجین کے لئے استغفار کرو

۲۲۲۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ آتِنِي هَذَا فَيَقُولُ يَا سَتِغْفَارُ وَلَكَ لَكَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جنت میں اپنے نیک بندہ کا درجہ بلند فرماتا ہے تو وہ بندہ پوچھتا ہے اے پروردگار مجھ کو یہ درجہ کیوں کر ملا؟ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے تیرے بیٹے کے استغفار کی بدولت۔ (احمد)

مردوں کے لئے بہترین ہدیہ استغفار

۲۲۲۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَالْغَرِيِّ الْمُنْتَغَوِي يَنْتَظِرُ دَعْوَةَ تَلَحُّفَةٍ مِنْ أَحَبِّ أَوْ أُمِّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيقٍ فَإِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَدْخُلُ عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ مِثْلَ الْحَبَالِ إِنَّ هَذِهِ الْأَحْيَاءَ لِلْأَمْوَاتِ الْأَسْتِغْفَارَ لَهُمْ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر میں مردہ کی حالت ایسی ہوتی ہے جیسی کہ ڈوبنے والے شخص کی ہوتی ہے کہ وہ ہر وقت اپنے متعلقین (یعنی ماں باپ بھائی یا دوست) کی طرف سے دعا کا منتظر رہتا ہے اور جس وقت اس کو دعا پہنچتی ہے تو وہ اس کے نزدیک اور دنیا کی تمام کی چیزوں سے زیادہ عزیز ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ قبر والوں کو دنیا والوں کی دعا کا تابڑاؤ اب پہنچاتا ہے جیسا پہاڑ اور زندوں کی طرف سے مردوں کے لئے بہترین ہدیہ استغفار ہے۔ (بیہقی)

استغفار کی فضیلت

۲۲۲۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَى لِمَنْ وَجَدَنِي صَحِيفَتِهِ اسْتَغْفَارًا كَثِيرًا - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ فِي عَمَلِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ)

حضرت عبد اللہ بن بُریدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جس کے نامہ اعمال میں کثرت سے استغفار پایا جائے۔ (ابن ماجہ - نسائی)

آنحضرتؐ کی ایک دعا

۲۲۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبَشَرُوا وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبَشَرُوا وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا (یعنی اے اللہ! مجھ کو ان لوگوں میں سے بنا کہ جب وہ نیکی کریں تو خوش ہوں اور جب بُرائی کریں تو معافی چاہیں)۔ اس کو ابن ماجہ نے روایت

(الْكَبِيرِ -)

کیا اور تہنیتی نے دعوات کبیریں روایت کیا۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے

۲۲۴۹ وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ حَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هَكَذَا أَيْ بِيَدِهِ خَذَبَهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِي أَرْضٍ دَوِيَّتْ مَهْلِكُهَا مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ تَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ فَطَلَبَهَا حَتَّى إِذَا اسْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَرْجِعْ إِلَى مَكَانِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَإِنَّمَا هِيَ أَمُوتٌ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَآءِ لِمُوتٍ فَاسْتَيْقَظَ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ عَلَيْهَا زَادَةٌ وَشَرَابُهُ فَاللَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هَذَا إِذَا رَاحِلَتُهُ وَزَادَةٌ - رَوَى الْمُسْلِمُ فِي الْمَرْفُوعِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَحَسْبُ دَرَوَى الْبُخَارِيُّ الْمُؤَقِّفُونَ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ أَيْضًا -

حضرت حارث بن سويد کہتے ہیں ہم سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دو حدیثیں بیان کیں، ایک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دوسری انہی طرف سے چنانچہ انھوں نے کہا کہ مومن اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے گویا کہ وہ ایک پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہوا ہے اور خوف زدہ ہے کہ پہاڑ اُس پر نہ گریں

اور فاجر و بدکار اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے گویا وہ مکھی ہے جو اس کی ناک پر اڑتی ہے۔ پس اشارہ کیا اس طرح ہاتھ سے اور مکھی کو اڑا دیا اس کے بعد عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ اپنے مومن بندہ کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے یعنی اس شخص سے زیادہ خوش کہ جو ایک بے

آب و گیاہ اور ہولناک جنگل میں جا رہا ہو۔ اس کے ساتھ سواری بھی ہو اور سواری پر کھانا اور پانی ہو۔ پس ایک جگہ وہ لیٹا اور کچھ سو گیا، پھر جو آنکھ کھلی تو دیکھا کہ اس کی سواری غائب ہے۔ وہ سواری کی تلاش میں نکلا اور جب سخت گرمی اور پیاس اور جو اذیتیں خدا کو منظور

تھیں ان میں گرفتار ہوا تو اس نے کہا اسی جگہ واپس چلوں جہاں پہلے تھا اور وہاں پہنچ کر سو رہوں یہاں تک کہ موت مجھ سے ہمکنار ہو۔ چنانچہ اس نے اپنے بازو پر سر رکھ لیا اور موت کے انتظار میں لیٹ گیا۔ پھر جو اس کی آنکھ کھلی تو دیکھا اس کی سواری اس کے پاس کھڑی ہے اور کھانا پانی بھی اس پر موجود ہے اس شخص کو کھانا اور سواری اور پانی پالنے سے جس قدر خوشی ہوتی ہوگی اللہ تعالیٰ کو

اس سے زیادہ خوشی بندہ کی توبہ سے ہوتی ہے (اس کو مرفوع طریقہ پر صرف مسلم نے روایت کیا۔ بخاری نے اس کو موقوف روایت کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خداوند تعالیٰ اپنے مومن بندہ کو بہت دوست رکھتا ہے جو بہت سے گناہوں میں مبتلا ہوتا ہے اور بہت توبہ کرتا ہے۔ (احمد)

۲۲۵۰ وَعَنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفْتَئِنَّ (دَوَاهُ أَحْمَدُ) -

آیت لا تقنطوا کی فضیلت

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں اس آیت کے مقابل میں اپنے لئے دنیا کو پسند نہیں کرتا يٰۤاَعْبَادِيَ الَّذِينَ اَسْرَفُوا عَلٰۤاۤ اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا اِنَّكُمْ اِلَيْهِ تَرْجَعُونَ شخص نے پوچھا جس نے شرک کیا (کیا وہ بھی اس آیت کے موافق بخشا

۲۲۵۱ وَعَنِ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَحْبَبُ إِلَى اللَّهِ نَسَا بِهَذِهِ الْأَيَةِ يَعْبَادِيَ الَّذِينَ اَسْرَفُوا عَلٰۤاۤ اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا اَلَا يَهٗ فَ قَالَ رَجُلٌ فَمَنْ

ہائے گائے؟ آپ نے اس کا جواب نہیں دیا اور پھر کچھ توقف کے بعد کہا،
خبردار ہو وہ شخص بھی جس نے شرک کیا۔ تین مرتبہ آپ نے یہی الفاظ

شترک خدا کی رحمت اور بندہ کے درمیان پردہ ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے گناہوں کو بخشتا ہے جب تک بندے اور رحمت کے درمیان پردہ حائل نہ ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ پردہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا یہ کہ آدمی شرک کی حالت میں مرے۔
(احمد- بیہقی)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس کے برابر کسی کو نہ ماننا ہو (یعنی شرک نہ کرتا ہو) تو اگر اس کے ادیر ہیاڑ کے برابر بھی گناہ ہوں گے خدا ان کو بخش دے گا (اس کو تہقیق نے کتاب النعت و الفتن میں روایت کیا)

توبہ کرنے والا گناہ نہ کرنے والے کی مانند ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہ سے توبہ کرنے والا شخص ایسا (پاک و صاف) ہو جاتا ہے جیسے اس نے کبھی گناہ ہی نہیں کیا۔ (ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا) اور سبقی نے شعب الایمان میں روایت کیا اور کہا نہر آبی منفرد اور مجہول ہے۔ شرح السنۃ میں اس سے متوفی فرمادی ہے جس کے الفاظ ہیں "الَّذِينَ تَوَضَّعُوا لِلَّهِ وَهُمْ لَا يَخْنَعُونَ" (الَّذِينَ تَوَضَّعُوا لِلَّهِ وَهُمْ لَا يَخْنَعُونَ)

رحمتِ خداوندی اور اس کے غضب کا بیان

اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب اپنی مخلوقات کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو ایک کتاب لکھی جو اس کے پاس عرش پر موجود ہے اس کتاب میں یہ الفاظ ہیں کہ میری رحمت میرے غصے پر سبقت لے گئی۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میری رحمت میرے غصے پر غالب آگئی۔ (بخاری و مسلم)

رحمت خداوندی کی وسعت

۲۲۵۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ بِأَنَّهُ رَحِمَةٌ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَهَا يَتَعَاطَفُونَ وَبَهَا يَتَعَاطَفُ الْوَحْشُ عَلَى وَلَدِهَا وَآخَذَ اللَّهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ خَوْلَةَ وَفِي أُخْرَى قَالَ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْمَلَهَا بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک رحمت اس نے جن و انسان، چار پالوں اور زہریلے جانوروں میں نازل کی ہے اسی رحمت کے سبب وہ آپس میں میل رکھتے اور ہر بانی کرتے ہیں اور اسی کے باعث وہ آپس میں رحمہل ہیں اور اسی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچوں پر رحم کرتے ہیں۔ اور ننادے رحمتوں کو اللہ تعالیٰ نے قیامت کے لئے اٹھا رکھا ہے کہ وہ ان سے اپنے بندوں پر رحم کرے گا۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں جب قیامت کا دن آئے گا تو پورا کرے گا اللہ ان ننادے رحمتوں کو اس رحمت ساتھ۔

بندہ کو بین الخوف والرجاء رہنا چاہیے

۲۲۵۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَوْتُ مِنْ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمَعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ وَلَا لَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر مومن بندہ کو یہ معلوم ہو جائے کہ خدا کے پاس کس قدر عذاب ہے تو پھر کوئی شخص جنت کی آرزو نہ کرے اور اگر کافر کو یہ معلوم ہو جائے کہ خدا تعالیٰ کے پاس کس قدر رحمت ہے تو پھر کوئی شخص جنت سے مایوس نہ ہو۔ (بخاری و مسلم)

جنت و دوزخ ہر شخص کے بالکل قریب ہی ہے

۲۲۵۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْكَ لَعَلَّكَ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت تمہاری جوتی کے قریب ہے جیسے تمہاری جوتی کے قریب ہے اور دوزخ بھی اسی کے مانند ہے۔ (بخاری)

اللہ تعالیٰ کی نکتہ نوازی

۲۲۵۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ لِأَهْلِهِ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى أَنَّ رَجُلًا عَلَا نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَ الْمَوْتُ أَوْصَى بَنِيهِ إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ ثُمَّ أَدْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ اللَّهُ لَمَنْ قَدْ رَأَى اللَّهُ عَلَيْهِ لِيُعَذِّبَهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدٌ مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ نَلُّوْا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللَّهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَآمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ لِمَ لَمْ تَفْعَلْ هَذَا أَقَالَ مِنْ حَشِيَّتِكَ يَا رَبِّ وَأَنْتَ أَعْلَمُ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا، اپنے گھر والوں سے کہا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ زیادتی کی تھی ایک شخص نے اپنی جان پر (یعنی اس نے بہت گناہ کئے تھے) پس جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب وہ مر جائے تو اس کو جلا دینا اور اس کی آدھی راگھ کو جنگل میں اُڑا دینا اور آدھی دریا میں بہا دینا۔ پس قسم ہے خدا کی اگر اللہ کو اس پر قابو حاصل ہوگا تو وہ اس کو ایسا عذاب دے گا کہ دنیا میں (آج تک) کسی کو نہ دیا ہوگا۔ پس جب وہ مر گیا تو اس کے بیٹوں نے اس کی وصیت کے مطابق عمل کیا۔ پھر خدا نے حکم دیا کہ اس کو اور اس نے اس راگھ

فَغَفَّرَ لَهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کو جمع کر دیا جو اس کے اندر تھی۔ اور جنگل کو سلم دیا اور اس نے وہ راکھ جمع کر دی جو اس کے اندر تھی۔ پھر خدا تعالیٰ نے اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا۔ پروردگار! تیرے خون سے اور تو خوب جانتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔ (بخاری و مسلم)

رحمت الہی کی وسعت

۲۲۶۰ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحَلَّى ثَدْيَهَا سَعْيً إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَالْمَصَقَّةُ بَبْطِنِهَا وَارْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرُونَهُ هَذِهِ طَارِحَةٌ وَلَكِنَّهَا فِي النَّارِ فَقُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَا أَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ اللَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بَوْلَدَهَا.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن الخطابؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس قیدی آئے ان قیدیوں میں ایک عورت بھی تھی جس کی چھاتیوں سے دودھ بہہ رہا تھا اور وہ ادھر سے ادھر گھرائی ہوئی دوڑ رہی تھی (یعنی اپنے بچے کی تلاش میں جو اس کے ساتھ نہ تھا) قیدیوں میں جب وہ کسی بچے کو پاتی، گود میں اٹھا لیتی اپنے پیٹ سے لگاتی اور دودھ پلاتی تھی۔ نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا۔ کیا تمہارے خیال میں یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال دے گی (یعنی جب اس کو غیر کے بچوں سے اتنی محبت ہے تو کیا یہ اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! نہیں بشرطیکہ وہ نہ ڈالنے پر قدرت رکھتی ہو۔ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم فرمائے والا ہے جتنی یہ عورت اپنے بچے پر مہربان ہے۔ (بخاری و مسلم)

میانہ روی اختیار کرنے کا حکم

۲۲۶۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُنْجِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالُوا وَ لَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَخَذَ فِي اللَّهِ مِنْهُ بِرَحْمَتِهِ فَسَدَّ دُورًا وَقَارًا وَاعْدُوا وَرُوحُوااد شَيْءٌ مِنَ الدُّجَى وَالْقَصْدَ بَلَّغُوا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی کو اس کا عمل نجات نہ دے گا۔ صحابہؓ نے پوچھا، رسول اللہ! کیا آپ کو بھی نہیں؟ فرمایا ہاں مجھ کو بھی نہیں؟ اللہ تعالیٰ کی رحمت مجھ کو اپنی آغوش میں لے لے۔ پس تم کہ راست و درست کرو اپنے اعمال کو اور میانہ رو، کرو اعمال میں۔ اور صبح و شام اور کچھ رات گزر۔

اور ہر کام میں میانہ روی اختیار کرو اور متوازن رہو اپنے ارادہ و عمل میں (پھر) مقصد کو حاصل کر لو گے۔ (بخاری و مسلم)

رحمت الہی کے بغیر صرف عمل جنت کی سعادت کا ضامن نہیں

۲۲۶۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِزُّهُ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةِ اللَّهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا اور نہ دوزخ سے بچائے گا اور مجھ کو بھی نہیں مگر خدا تعالیٰ کی رحمت (مسلم)

جزا اور سزا میں رحمت الہی کا ظہور

۲۲۶۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْلَمَ الْعَبْدُ خَسَنَ إِسْلَامُهُ يَكْفِرُ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَتْ زَلْفَهَا وَ

حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اسلام قبول کرے کوئی بندہ اور اچھا ہو اسلام اس کا لیغز و باطن یکساں ہو، تو خداوند تعالیٰ اس کے اسلام سے پہلے کے

كَانَ بَشَرًا لِّفَصَامِي الْحَسَنَةِ بِعَشْرِ امِّثَالِهَا اِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضِعْفٍ اِلَى اَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَالسَّيِّئَةِ بِمِثْلِهَا اِلَّا اَنْ يَتَجَاوَزَ اللهُ عَنْهَا۔

(رَدَاۃُ الْبَارِئِ)

۲۲۶۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةٌ كَامِلَةٌ فَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمَلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضِعْفٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةٌ كَامِلَةٌ فَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمَلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةٌ وَاحِدَةً (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

معاف کر دیتا ہے اور اس کے بعد اس کے اعمال کا اس کو بدلہ دیتا ہے۔ یعنی جو نیکی وہ کرتا ہے وہ دس گنی لکھی جاتی ہے بلکہ سات سو تک اور اس سے بھی زیادہ۔ بُرائی کا بدلہ بُرائی کے موافق ملتا ہے مگر یہ کہ اللہ اُس سے درگزر کرے (یعنی معاف کرے)۔ (بخاری)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو نیکیاں اور بُرائیاں لکھنے کا حکم دیا۔ اس طرح ہر کہ جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک پوری نیکی شمار کر لیتا ہے اور جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اس پر عمل کرے اس کے حساب میں ایک نیکی کے برے میں دس نیکیاں بلکہ سات سو نیکیاں اور اس سے بھی زیادہ لکھی جاتی ہیں اور جو شخص بُرائی کا ارادہ کرے اور بُرائی کو عمل میں نہ لائے (خدا کے خوف سے یا کسی اور وجہ سے) تو خداوند تعالیٰ اپنے ہاں اس کے حساب میں ایک پوری نیکی لکھ لیتا ہے۔ اور جو شخص بُرائی کا ارادہ کرے اس کو عمل میں بھی لائے تو صرف ایک بُرائی اس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

برائیوں سے تائب ہو کر نیکیاں کرنے والے کی مثال

۲۲۶۵ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَثَلَ الَّذِي يَعْمَلُ آيَاتٍ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ ضَبِيقَةٌ فَتَدَاخَلَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَأَنْفَكَتْ حَلَقَهُ ثُمَّ عَمِلَ أُخْرَى فَأَنْفَكَتْ أُخْرَى حَتَّى تَخْرُجَ إِلَى الْآخِرِينَ۔

(رَدَاۃُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کا حال جو بُرائیاں کرتا ہے اور پھر نیکیاں کرنے لگے۔ اس شخص کی مانند ہے جس کے جسم پر ایک تنگ زرہ ہو جس کے حلقوں نے اس کے جسم کو دبا رکھا ہو پھر وہ نیکی کرے اور اس کی زرہ کا ایک حلقہ کھل جائے اور پھر دوسری نیکی کرے اور دوسرا حلقہ کھل جائے۔ یہاں تک کہ حلقہ کھل کھل کر اور زرہ ڈھیلی ہو کر زمین پر گر پڑے۔ (شرح السنۃ)

قیامت کے دن خدا سے ڈرنے والے کی بشارت

۲۲۶۶ وَعَنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى النَّبِيِّ وَهُوَ يَقُولُ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٌ هُ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٌ هُ فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ وَ

حضرت ابو الدرداءؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو منبر پر نصیحت فرماتے ہوئے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٌ (یعنی جو کوئی اپنے پروردگار کے روبرو کھڑا ہونے سے ڈرے، یعنی قیامت کے دن) اس کو دو جنتیں ملیں گی) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟ آپ نے

(یسرے) پھر یہ آیت پڑھی وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتٍ ط
میں نے پھر پوچھا یا رسول اللہ! اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟
آپ نے پھر وہ آیت پڑھی وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتٍ ط میں نے
تیسری دفعہ پھر پوچھا یا رسول اللہ! اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟
آپ نے فرمایا اگرچہ خاں آلودہ ہو نہ کہ ابودرداء رضی - (احمد)

اللہ تعالیٰ اپنے بندہ پر رحم دل ماں سے زیادہ رحم کرتا ہے

حضرت عامر راضی رضی کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک
شخص آیا جو کلمی اور طے ہوئے تھا اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جس نے اس پر
کلم لپیٹ رکھا تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں درختوں کے ایک
جھنڈ کے پاس سے گزرا جہاں سے میں پرندوں کے بچوں کی آوازیں سنیں میں نے
ان کو پکڑ لیا اور اپنی کلمی میں رکھ لیا۔ پھر ان کی ماں میرے سر پر گھونسنے لگی۔
میں نے اس کے سامنے ان بچوں کو کھول دیا اور وہ ان پر اڑی۔ میں نے ان
سب کو لپیٹ لیا۔ پس اب وہ سب میرے پاس ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ان کو
زمین پر رکھ دے۔ چنانچہ میں نے سب کو رکھ دیا۔ بچوں کی ماں نے سب
باتوں کو چھوڑ دیا اور بچوں سے لپٹنے لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کیا تم اس پر تعجب کرتے ہو کہ ماں اپنے بچوں پر رحم کرتی ہے قسم ہے
اس ذات کی جس نے مجھ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ اللہ اپنے بندوں پر
اس سے زیادہ مہربان ہے۔ اچھا اب تم ان بچوں کو لے جاؤ اور جہاں
سے لائے ہو ان کی ماں کے سامنے ان کو دہیں رکھ آؤ۔ چنانچہ وہ شخص
کو لے گیا۔ (ابوداؤد)

إِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ يَأْتِ رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ
الثَّلَاثَةُ وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتٍ ط
فَقُلْتُ الثَّلَاثَةُ وَإِنْ سَرَقَ يَأْتِ رَسُولَ
اللَّهِ قَالَ وَإِنْ دَغِمَ آتَى الدَّارِ دَاءً
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۲۶۷ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ الرَّامِ قَالَ بَيْنَا عِنْدَ عِنْدَهُ يَعْصِي عِنْدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ
وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ قَدِ انْتَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
مَرَدْتُ بِغَيْصَةِ شَجَرٍ فَمِعْتُ فِيهَا أَصْوَاتَ فَرَاحٍ
طَائِرٍ فَأَخَذْتُ تَهْنُ فَوَضَعْتُهُنَّ فِي كِسَائِي
فَجَاءَتِ أُمُهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلَيَّ رَأْسِي فَلَكَفْتُ
لَهَا عَنْهُنَّ فَوَضَعْتُ عَلَيْهِنَّ فَلَغَفُوهُنَّ بِي كِسَائِي
فَهُنَّ أَوْ لَا؟ مَعِيَ قَالَ ضَمَعْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ وَ
أَبَتْ أُمُهُنَّ إِلَّا لَزُومَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَتَعْجَبُونَ لِرَحْمَتِ الْأَخْفِ
فَرَاحَهَا فَوَالَّذِي بَعْثَنِي بِالْحَقِّ اللَّهُ أَرْحَمُ
بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الرَّاحِ فَرَاحَهَا إِنْ جَعَلْتِ
حَتَّى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ وَأُمُهُنَّ
مَعَهُنَّ فَرَجَعْنَ بِهِنَّ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

فصل سوم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی کہتے ہیں کہ کسی غزوہ میں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ تھے۔ آپ ایک جماعت کے قریب سے گزرے اور پوچھا تم کون لوگ
ہو؟ انھوں نے کہا ہم مسلمان ہیں۔ اس جماعت میں ایک عورت ہانڈی پکا
رہی تھی اور اس کا بیٹا اس کے پاس تھا جب آگ کا شعلہ بلند ہوا تو عورت
لڑکے کو پیچھے ہٹا لیتی۔ پھر وہ عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوئی اور عرض کیا۔ کیا آپ خدا کے رسول ہیں؟ فرمایا ہاں۔ عورت
نے پوچھا میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا اللہ بہت رحم کرنے والا نہیں؟
فرمایا ہاں۔ عورت نے کہا۔ کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے
زیادہ رحم کرنے والا نہیں ہے جتنا کہ ایک ماں اپنے بچوں پر رحم کرتی ہے

۲۲۶۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فَمَرَّ
بِقَوْمٍ فَقَالَ مِنَ الْقَوْمِ قَالُوا الْحَنُّ الْمُسْلِمُونَ
وَأَمْرًا لَهُ تَخْضُبُ بِقُنْدَرِهَا وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا
فَإِذَا ارْتَفَعَ وَهَجٌ تَنَحَّتْ بِهِ فَاتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ
نَعَمْ قَالَتْ يَا بَنِي وَ أَنْتَ وَ أُمِّي الْيَسَى اللَّهُ أَرْحَمُ
الرَّاحِمِينَ قَالَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ قَالَ بَنِي قَا
الْيَسَى اللَّهُ أَرْحَمُ بَعَادَةٍ مِنَ الْأُمِّ بِوَلَدِهَا

فرمایا ہاں عورت نے کہا۔ ماں تو اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر جھکا لیا اور روئے رہے۔ پھر سر اٹھا کر فرمایا خداوند تعالیٰ اپنے بندوں پر عذاب نہیں کرتا مگر صرف ان لوگوں پر جو سرکش ہیں (یعنی اللہ جلّ جلالہ سے سرکشی کرتے ہیں) اور اس کا حکم نہیں مانتے اور لاکھ الہ الا اللہ کہنے سے انکار کرتے ہیں۔
(ابن ماجہ)

قَالَ بَلَىٰ قَالَتْ إِنَّ الْأَمْرَ لَا تُلْفَىٰ وَلَكِنَّهَا فِي النَّارِ
فَالْتَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي ثُمَّ
رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ
عِبَادِهِ إِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِي يَتَمَرَّدُ
عَلَى اللَّهِ وَآبَى أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی چاہنے والے بندہ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (نیک بندہ) خدا کی رضا مندی کی جستجو میں رہتا ہے (یہ کوئی عارضی کیفیت نہیں ہوتی بلکہ وہ) ہمیشہ اسی حالت میں رہتا ہے۔ پس خداوند تعالیٰ جبریلؑ سے فرماتا ہے کہ میرا فلاں بندہ میری رضا مندی کی تلاش میں رہتا ہے خبردار ہو کہ میری رحمت اس پر ہے پھر جبریلؑ کہتے ہیں کہ خدا کی رحمت فلاں شخص پر ہے پھر یہی بات عرش کو اٹھانے والے فرشتے کہتے ہیں اور وہ فرشتے بھی کہتے ہیں جو ان کے قریب ہیں حتیٰ کہ ساتوں آسمانوں کے فرشتے بھی کہتے ہیں۔ پھر رحمت اس شخص کے لئے زمین پر اترتی ہے۔ (احمد)

۲۲۶۹ وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَأْتِيَسُ مَرْضَاةَ اللَّهِ
فَلَا يَزَالُ يَذَلِّكَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَجْبُرِيْلُ
إِنَّ فُلَانًا عَبْدِي يَكْتُمُ أَنْ يُرَضِّيَنِي إِلَّا وَابَتْ
رَحْمَتِي عَلَيْهِ يَقُولُ جَبْرِيْلُ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى فُلَانٍ
وَيَقُولُ لَهَا حَمَلَهُ الْعَرْشُ وَيَقُولُ لَهَا مَنْ حَوْلَهُمْ
حَتَّى يَقُولَ لَهَا أَهْلُ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهُ
إِنَّ الْأَرْضِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

مومن بہر صورت جتنی

حضرت اسامہؓ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت
فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ
کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ یہ سب لوگ جنتی ہیں۔
رہتی ہے اس کو کتاب البعث والنشور میں روایت کیا۔

۲۲۷۰ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ
لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ
قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ)

بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالْمَنَامِ

صبح وشام اور سونے کے وقت پڑھنے کی دعاؤں کا بیان

فصل اول

صبح وشام کے وقت آپ کی دعا

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جب صبح ہو تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے: اَمْسَيْنَا وَ اَمْسَى الْمَلِكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ
هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ

۲۲۷۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْنَا
وَأَمْسَى الْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
مِنْ خَيْرِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ
مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا ۝ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ
مِنْ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ
الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ ۝ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ
أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلَكُ لِلَّهِ فِي رِوَايَةٍ
رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ
فِي الْقَبْرِ ۝ رَدَّاهُ مُسْلِمٌ

اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا ۝ اللَّهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ
الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ ۝ (یعنی اے اللہ! داخل ہونے ہم شام
(کے وقت) میں اور داخل ہوا شام میں ملک اس حال میں کہ اللہ کی
ملک میں۔ ہر قسم کی تعریف خدا ہی کے لئے ہے۔ کوئی معبود عبادت کے
لائق نہیں مگر اللہ۔ وہ یکتا ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ بادشاہت
اسی کی ہے اور اسی کے لئے تعریف، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ
میں مجھ سے اس رات کی بھلائی مانگتا ہوں اور بھلائی تو اس چیز کی جو
اس رات میں ہے اور پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ اس رات کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جو اس رات کے اندر ہے۔ اے اللہ میں تیرے
ذریعہ پناہ مانگتا ہوں سستی و کاہلی اور بڑھاپے سے اور اس چیز سے کہ اس کے سبب بڑھاپا اور پناہ مانگتا ہوں میں دنیا کے فتنے سے اور
تیرے عذاب سے۔ اور جب صبح ہوتی تو آپ اسی طرح کہتے آج صبحنا و اصبح المملک للہ الخ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ پروردگار! میں
تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اس عذاب سے جو دوزخ میں ہے اور اس عذاب سے جو قبر میں ہے۔ (مسلم)

سونے اور جاگنے کے وقت کی دعا

۲۲۴۲ وَعَنْ حَدِيفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَفْتِحَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ
خَدِهِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَى وَ
إِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ
مَا أَمَاتَنَا ۝ إِلَيْهِ النُّشُورُ ۝
(رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَنِ الْبَدَائِ)

حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بستر
پر جاتے تو اپنے رخسار کے نیچے ہاتھ رکھ لیتے اور فرماتے اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ
أَمُوتُ وَأَحْيَى ۝ اے اللہ تیرے نام کے ساتھ مڑا ہوں اور زندہ ہوتا
ہوں، اور جب جاگتے تو فرماتے الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا
أَمَاتَنَا ۝ إِلَيْهِ النُّشُورُ (یعنی تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے ہم کو
زندہ کیا مارنے کے بعد اور اسی کی طرف رجوع ہے) (بخاری و مسلم)

سوئے وقت کو جھاڑ لینا چاہیے

۲۲۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفِقْ
فِرَاشَهُ يَدًا أُخْلَى إِذَا رَءَاهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلْفَهُ
عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ
أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا
فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُهَا بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ وَفِي
رِوَايَةٍ ثُمَّ لِيَضْطَجِعَ عَلَى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ
لِيَقُلْ بِاسْمِكَ ۝ رُمْتُقَى عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں
سے کوئی اپنے بستر پر جانے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ پہلے اپنے
بستر کو جھاڑ لے اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد اس کے بستر میں کوئی
چیز پڑی ہو (یعنی کڑا وغیرہ) پھر جب لیٹ جائے تو کہے بِاسْمِكَ رَبِّي
وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا وَإِنْ
أَرْسَلْتَهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُهَا بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ (یعنی اے
میرے پروردگار تیرے نام سے میں نے پہلو کو بستر پر رکھا ہے۔ اور تیری ہی مدد
اٹھاؤں گا۔ اور اگر روک لے تو (زندہ میں) میری جان (یعنی میری روح
کو قبض کر لے تو اس پر رحم فرما اور اگر چھوڑ دے تو روح کو پس حفاظت کر اس
روح کی اس چیز کے ذریعہ جس کے ذریعہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت
کرتا ہے) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب اپنے بستر پر جائے تو
دائیں کر دے لیٹے اور یہ دعا پڑھے بِاسْمِكَ الخ۔ (بخاری و مسلم)

۲۲۷۳ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مُنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ يَا فُلَانُ إِذَا أَدَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَتَوَضَّأَ وَضَوَّكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ إِلَى قَوْلِهِ أَرْسَلْتَ وَقَالَ فَإِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ حَيًّا ۱ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر جاتے تو دائیں طرف لیٹے اور کہتے اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَالْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مُنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ۔ اے اللہ! متوجہ کیا میں نے اپنی ذات کو تیری طرف اور متوجہ کیا میں نے اپنا منہ تیری طرف (یعنی قبلہ کی طرف اور میں نے اپنا کام تیرے حوالہ کیا اور میں نے تمکین کیا تجھ پر اور پناہ کا طالب ہوا تجھ سے تو اب پانے کی خواہش سے اور تیرے عذاب کے خوف سے۔ اور نہ کوئی جائے پناہ ہے نہ نجات کی صورت تیرے عذاب سے مگر تیری رحمت کی طرف۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اتاری ہے اور اس نبی پر ایمان لایا جن کو تو نے بھیجا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی نے ان کلمات کو کہا اور گرگیا اسی رات میں، تو اس کی موت دین اسلام پر واقع ہوئی۔ اور ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص سے کہ اے فلاں! جب تو بستر پر جانے کا ارادہ کرے تو نماز کے وضو کر مانند وضو کر اور پھر دائیں پہلو پر لیٹ اور پھر کہہ: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ اَرْسَلْتَ۔ اور پھر فرمایا اگر تو مرنے سے پہلے اس رات میں تو میرے گادین فطرت (یعنی اسلام) پر اور اگر زندہ رہا تو پیچھے کا بھلائی کو۔ (بخاری و مسلم)

۲۲۷۴ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَدَّى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَأَوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُوَدِّي - (رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

پس بہت سے لوگ ہیں ان میں سے کہ نہیں پورا کیا ان کی ہمت کو نہ ٹھکانا دیا ان کو۔ (مسلم)

۲۲۷۵ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشَكُّوْا إِلَيْهِ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى وَبَلَعَهَا إِنَّهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَلَاحَظَهَا فَهُوَ قَدْ كَرَدَ ذَلِكَ لِعَالِسَتِهِ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَدَتْهُ عَالِسَتُهُ قَالَ نَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضْجَاعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْهُ فَقَالَ عَلَانَا مَكَانُكُمَا نَجَاءَ فَقَعَدَا بَيْنِي وَبَيْنَهَا حَتَّى رَجَدْتُ بَرْدًا قَدْ مِهُ عَلَى بَطْنِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِّمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا فَسَجَا فَلَا تَأْذَنَ ثَلَاثِينَ وَاحْمَدْنَا ثَلَاثِينَ وَثَلَاثِينَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چکی پیسنے کی محنت اور ہاتھوں کی تکلیف کی شکایت کرنے کے لئے حاضر ہوئیں کیونکہ ان کو یہ معلوم ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غلام آئے ہیں آپ گھر میں نہ لے تو حضرت فاطمہؓ نے اپنی شکایت کا ذکر حضرت عائشہؓ سے کر دیا پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے آپؓ کو حضرت فاطمہؓ کا واقعہ بیان کر دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اُس وقت جب کہ ہم بستروں پر لیٹ چکے تھے پس ہم نے ارادہ کیا اٹھنے کا۔ آپؓ فرمایا اپنی جگہ لیٹ رہو۔ پھر آپ میرے اور فاطمہؓ کے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدم مبارک کی ٹھنڈک اپنے پیٹ پر

محسوس کی پھر آپ نے فرمایا میں تم کو ایسی چیز بتلا دوں جو اس چیز سے بہتر ہے جو تم نے طلب کی ہے (یعنی غلام) اور وہ یہ ہے کہ جب تم بچھو لوں پر جاؤ تو تینیس مرتبہ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے صلی اللہ علیہ وسلم کا خدمت میں ایک غلام مانگنے کے لئے حاضر ہوئیں۔ آپ نے فرمایا کیا میں تم کو وہ چیز بتلا دوں جو خادم سے بہتر ہے ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ ۳۳ بار اللہ اکبر ۳۳ بار اللہ اعظم اور ۳۳ بار اللہ اکبر کہو ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت۔

(مسلم)

فصل دوم

صبح و شام کے وقت کی دعا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت کہتے اللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ آمَسْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ (یعنی اے اللہ تیری قدرت سے صبح کی ہم نے اور تیری قدرت سے شام کی ہم نے اور تیرے نام سے جیتے ہیں ہم اور تیرے ہی نام کے ساتھ مرتے ہیں ہم اور تیری ہی طرف رجوع ہے) اور شام کو فرماتے اللّٰهُمَّ بِكَ آمَسْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ (ترمذی - ابوداؤد - ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہؐ کوئی چیز بتا دیجئے جس کو میں صبح و شام پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا یہ پڑھا کرو اللّٰهُمَّ عَالِمِ الْغَيْبِ الشَّهَادَةِ فَاطِمَةُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِكُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكُمْ۔ (یعنی اے اللہ! پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے ہر چیز کے پروردگار اور مالک! میں اعتراف کرتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں۔ پناہ مانگتا ہوں میں تیرے ذریعہ اپنے نفس کی برائیوں سے اور شیطان کی شرارتوں اور ہر شرک کرنے والے سے شیطان کے) ان کلمات کو صبح و شام اور سوتے وقت کہہ۔ (ترمذی - ابوداؤد - دارمی)

حضرت ابان بن عثمانؓ کہتے ہیں میں نے اپنے باپ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو بندہ روزانہ صبح و شام تین مرتبہ کہے : بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي

وَكَيْدًا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لِّكَ مِنْ خَادِمٍ (متفق علیہ)

سُبْحَانَ اللَّهِ اور تینیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو۔ پس یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۲۴۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ خَادِمٍ يُسَبِّحُ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُحَمِّدُ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَلِّمُ اللَّهَ اذْبَعًا وَثَلَاثِينَ عَنْ كُلِّ صَلَاةٍ وَحَدِّ مَنَامِكَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۴۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ آمَسْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ وَإِذَا أَمْسَى قَالَ اللَّهُمَّ بِكَ آمَسْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۴۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَوْفِي شَيْءٌ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِمَةُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِكُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكُمْ قُلُهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

تیرے ذریعہ اپنے نفس کی برائیوں سے اور شیطان کی شرارتوں اور ہر شرک کرنے والے سے شیطان کے) ان کلمات کو صبح و شام اور سوتے وقت کہہ۔ (ترمذی - ابوداؤد - دارمی)

۲۲۵۰ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ مَسَاءٍ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا

يُصْرُ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَ
هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ تِلْكَ مَرَاتٍ فَيَمْرُءٌ شَيْءٌ فَكَانَ
أَبَانٌ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفٌ فَلَمْ يَجْعَلِ الرَّجُلُ يَنْظُرْ
إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ مَا تَنْظُرُ إِلَى أَمَانٍ الْيَدِ
كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلَكِنِّي لَمْ أَقْلَهُ يَوْمَ مَثَلٍ لِيُفْصِي
اللَّهُ عَلَى قَدَرٍ -

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ دَاوُدَ
وَفِي رِوَايَةٍ لَمْ تُصْبِحْ فُجَاءَ لَا بَلَاءٌ حَتَّى يُصْبِحَ وَ
مَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ تُصْبِحْ فُجَاءَ لَا بَلَاءٌ
حَتَّى يُمُتَّى -

۲۲۸۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَى أَمْسَيْنَا وَآمَسَى الْمَلِكُ
لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
رَبِّ اسْأَلْكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا
وَاعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا
رَبِّ اسْأَلْكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا
وَفِي رِوَايَةٍ مِنْ سُوءِ الْكِبَرِ وَالْكِبَرِ رَبِّ اعُوذُ بِكَ
مِنْ عَذَابِ فِي النَّارِ وَعَذَابِ فِي الْقَبْرِ إِذَا أَمْسَى
قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَمْ يَذْكُرْ
مِنْ سُوءِ الْكِبَرِ -)

۲۲۸۲ وَعَنْ بَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْلَمُهَا يَقُولُ
قُولِي حِينَ تُصْبِحِينَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَحَمْدُهُ لَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ
يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا فَإِنَّهُ مَنْ قَالَهَا
حِينَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتَّى يُمُتَّى وَمَنْ قَالَهَا حِينَ
يُمُتَّى حُفِظَ حَتَّى يُصْبِحَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (یعنی صبح کی میں نے اس خدا کے نام سے
جس کے نام سے کوئی چیز آسمان و زمین کی ضرورت نہیں پہنچاتی اور وہ خدا)
سُئِنَ اور جاننے والا ہے) تو کوئی چیز اس کو ضرورت نہیں پڑے۔ بیان کیا جاتا
ہے کہ ابان کو فالج کی ایک قسم نے سارے گھبراہٹ میں جس شخص سے ابان نے یہ
روایت بیان کی اس نے ان کی طرف تعجب سے دیکھا اور اس خیال سے کہ وہ
اس روایت کو بیان کر رہے اور خود بیماری میں مبتلا ہیں) ابان نے کہا تم
میری طرف کیا دیکھتے ہو حدیث تو اسی طرح ہے جس طرح میں نے بیان
کی (یعنی صبح ہے) لیکن اس روز (جس روز یہ کہ یہ بیماری مجھ کو لگی ہے) میں نے
یہ دعا نہیں پڑھی تاکہ خدا نے جو کچھ میرے مقدر میں لکھا ہے وہ پورا ہو۔
(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو
کوئی ان کلمات کو صبح کے وقت کہے تو شام تک اس کو ناگہانی بلا نہ پہنچے گی۔
حضرت عبداللہ رحمہ کہتے ہیں کہ جب شام ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے: آمَسَيْنَا وَآمَسَى الْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ اسْأَلْكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ
وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ
مَا بَعْدَهَا رَبِّ اسْأَلْكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا
وَالْكَفَرِ اور ایک روایت میں اسی طرح ہے مِنْ سُوءِ الْكِبَرِ
الْكِبَرِ رَبِّ اعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ فِي النَّارِ وَعَذَابِ فِي
الْقَبْرِ اور جب صبح ہوتی تو یہ بھی فرماتے: وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ
(اس کو ابوداؤد نے روایت کیا۔ اور ترمذی کی روایت میں
مِنْ سُوءِ الْكِبَرِ نہیں ذکر کیا گیا۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیٹیوں سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو یہ سکھا کر لے تھے کہ جب صبح ہو تو تم یہ کہنا
کرو سُبْحَانَ اللَّهِ وَحَمْدُهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ
وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ
اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا (یعنی یاکی صرف خدا کے لئے ہے اور ہر
قسم کی تعریف اسی کو زیبا ہے اور حمد و تسبیح کی قوت نہیں ہو (ہم میں) اگر
اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا ہوا اور جو نہ چاہا ہوا اور
ہر چیز پر قادر ہو اور اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہے اس لئے کہ جو شخص ان کلمات کو

صبح کے وقت کہتا ہے شام تک ہر بلا سے محفوظ رہتا ہے اور جو شخص شام کو کہتا ہے صبح تک محفوظ رہتا ہے۔ (ابوداؤد)

۲۲۸۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ قَسْبَحَانَ اللَّهُ حِينَ تُسَوِّنُ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ وَخَرَجَ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَخَرَجَ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ وَحَيَّ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَلِكَ خَرَجُونَ. تَوَدَّ اس حِرْكَوَالِے جوفوت ہوگئی اس سے اس دن اور جو کوئی ان کلمات کو شام کے وقت کہے تو وہ اس چیز کو جو رات میں فوت ہوگئی ہے اس کو پالے گا۔ (ابوداؤد)

۲۲۸۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحَدَا لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ لَهُ عَدَلٌ رَقِيبٌ مِّنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَكَتَبَ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ فِي حِرْزٍ مِّنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمِيتَ وَإِنْ قَالَهَا إِذَا أَمْسَى كَانَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ فَرَأَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَرِي النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ صَدَقَ أَبُو عَبَّاسٍ - رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت ابو عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحَدَا لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اس کو اتنا ثواب ملے گا اس نے حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں ایک غلام آزاد کیا اور لکھی جاتی ہیں اس کے لئے دس نیکیاں اور دس درجے اس کی دس برائیاں اور بلند کئے جاتے ہیں اس کے دس درجے اور شام تک وہ شیطان سے امن میں رہتا ہے۔ اور جو شخص ان کلمات کو شام کے وقت کہے اس کو بھی یہی اجر ملتا ہے (احمد بن حنبل کے راوی حماد بن سلمہ کا بیان ہو کہ) ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ ابو عباس رضی اللہ عنہما اس قسم کی حدیث بیان کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ ابو عباس نے یہ سچ کہا ہے۔ (ابوداؤد - ابن ماجہ)

مغرب اور فجر کی نماز کے بعد کی دعا

۲۲۸۵ وَعَنْ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَسْرَأَ إِلَيْهِ فَقَالَ إِذَا نَصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ قَبْلَ أَنْ تُكَلِّمَ أَحَدًا اللَّهُمَّ اجْعِدْ لِي مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَدَائِدٍ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ شَمُّتٌ فِي لَيْلَتِكَ كُتِبَ لَكَ جَوَازُ مَنَهَا وَإِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذَلِكَ فَإِنَّكَ إِذَا مِتَ فِي يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جَوَازُ مَنَهَا - رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ

حارث بن مسلم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے چپکے سے فرمایا جب تو مغرب کی نماز سے فارغ ہو تو کسی سے بات کرنے سے پہلے یہ کلمات کہہ اللہم اجعِدْ لِي مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَدَائِدٍ (اے اللہ مجھ کو آگ سے بچا) اگر تیرے سامنے مرتبہ ان کلمات کو کہے اور رات میں مرجائے تو لکھی جائے گی تیرے لئے سب سے بڑی سزا دوزخ کی آگ سے۔ اور جب تو صبح کی نماز پڑھے اور یہی کلمات کہے اور دن میں مرجائے تو تیرے لئے آگ سے سب سے بڑی سزا دوزخ کی آگ سے بچ جائے گی۔ (ابوداؤد)

صبح و شام کے وقت آنحضرت کی دعا

۲۲۸۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُ هُوَ وَلَا آخَرُ الْكَلِمَاتِ حِينَ يُمِيتُ وَحِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ ان کلمات کو صبح و شام کہتے تھے اور کبھی ناغہ نہ کرتے تھے اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ

وَالْأَخِيَّةَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي
دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي اللَّهُمَّ اسْتَعِذَّ رَأْسِي
وَأَمِنْ رَوْعَاتِي اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَ
مِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ قُوَّتِي وَ
أَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ مِنْ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي يَعْنِي
الْخَسْفَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي اللَّهُمَّ اسْتَعِذَّ رَأْسِي
وَأَمِنْ رَوْعَاتِي اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَ
مِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ قُوَّتِي وَ
أَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ مِنْ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي يَعْنِي
الْخَسْفَ (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت کی
حفاظت چاہتا ہوں اے اللہ! تجھ سے میں چاہتا ہوں معافی، دین اور دنیا
اپنے گھروالوں اور اپنے مال کی سلامتی۔ اے اللہ! میرے عیب کو دھانک
اور امن میں رکھ ہر قسم کے خوف سے، اے اللہ! حفاظت کر تو میری آگے سے پیچھے سے داسنے سے باتیں سے اور اوپر سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری عظمت
کے ذریعہ اس سے کہ ہلاک کیا جاؤں میں اپنا ک نیچے کی جانب یعنی زمین میں دھنس جائے)۔ (ابوداؤد)

صبح و شام کی دعا

۲۲۸۷/۱۴ وَعَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ آمَنَّا بِكَ وَنُشْهِدُكَ
نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَ
جَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ
رَسُولُكَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا آمَنَ بِهِ فِي يَوْمِهِ
ذَلِكَ مِنْ ذَنْبٍ وَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمَسِّي غُفِرَ اللَّهُ
لَهُ مَا آمَنَ بِهِ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ - (رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ) - وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

حضرت انس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ان
کلمات کو صبح کے وقت کہے اللَّهُمَّ آمَنَّا بِكَ وَنُشْهِدُكَ
عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتِكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ
(یعنی اے اللہ! صبح کی ہم نے اس حال میں کہ گواہ بناتے ہیں ہم تجھ کو
اور تیرے عرش کے اٹھانے والوں کو اور تیرے فرشتوں اور تیری ساری
مخلوقات کو کہ تو اللہ ہے کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں مگر تو۔ تو کیا
ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں) تو
بخش دیتا ہے اس کے وہ گناہ جو اس سے اس دن میں ہوئے ہوں اور
اگر ان کلمات کو شام کے وقت کہے تو بخشتا ہے اللہ ان گناہوں کو جو رات
میں کئے ہوں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہو۔

۲۲۸۸/۱۵ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُولُ إِذَا أَمْسَى وَإِذَا صَبَحَ
ثَلَاثًا رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ
نَبِيًّا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرَضِّيَهُ بِسُوءِ
الْقِيَامَةِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو
مسلمان صبح و شام ان کلمات کو تین مرتبہ کہے تو اللہ تعالیٰ لازمی طور پر اس
مسلمان بندہ کو قیامت کے دن راضی کرے گا (یعنی اس کو خوش کر دے گا)
اور وہ کلمات یہ ہیں: رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ
نَبِيًّا۔ (احمد۔ ترمذی)

۲۲۸۹/۱۶ وَعَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ
رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ
عِبَادَكَ أَوْ تَبْعَتْ عِبَادَكَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنِ الْبَرَاءِ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ
فرماتے تو اپنا ہاتھ سر کے نیچے رکھ لیتے اور پھر کہتے اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ
تَجْمَعُ عِبَادَكَ أَوْ تَبْعَتْ عِبَادَكَ (یعنی اے اللہ! تو بچا مجھ کو اپنے
عذاب سے اس روز جب کہ تو اپنے بندوں کو جمع کرے (قیامت کے دن) یا اس
دن کہ تو بندوں کو قبروں سے اٹھائے)۔ (ترمذی۔ احمد)

۲۲۹۰/۱۷ وَعَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ

فرماتے تو دہا ہا تھا اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور کہتے اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ
يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ تِنِ مَرْتَبَةٍ کلمات فرماتے۔
(ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت یہ
پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ
مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اَخِيْذُ بِنَاصِيَّتِهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَ
الْمَآثِمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا
يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ (یعنی اے اللہ میں
تیری بزرگ و برتر ذات اور تیرے کامل کلمات کے ذریعہ اس چیز کی برائی سے پناہ
مانگتا ہوں جس کی پشیمانی کے بال تو کھڑے ہوئے ہے یعنی بدی اور بد انجامی سے
بچانے پر تیری قدرت رکھنا ہے) اے اللہ! تو ہی قرض اور گناہ کو دور فرما۔ اے اللہ! شکست نہیں پاتا تیرا شکر اور نہیں خلاف ہوتا تیرا وعدہ اور
نہیں نفع دیتی دولت تیرے عذاب سے بچانے میں۔ پاک ہے تو، میں تیری پاک تیری تعریف کے ساتھ بیان کرتا ہوں۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص
سوتے وقت تین مرتبہ ان کلمات کو کہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش
دیتا ہے اگرچہ وہ دریا کے جھاگ عالج یا ایک جنگل کا نام جہاں کثرت سے
ریت ہے) کے ریت کے ذروں کے برابر یا درختوں کے پتوں کے برابر یا دنیا
کے دنوں کے برابر ہوں۔ (ترمذی نے اس کو روایت کیا اور کہا یہ
حدیث غریب ہے)۔

سوتے وقت قرآن کی کوئی سورت پڑھنے کی برکت

حضرت شداد بن اوس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان سوتے
وقت قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھ لے تو خداوند تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ کو متعین
کر دیتا ہے جو اس کی حفاظت کرتا ہے اور کوئی تکلیف دینے والی چیز اس کے پاس
نہیں آئے دیتا یہاں تک کہ وہ جاگے جس وقت جاگے۔
(ترمذی)

ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت سبح، تحمید، تمجید پڑھنے کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ دو عادتیں (چیزیں) ہیں جن کو اگر مرد مسلمان اختیار کرے تو جنت
میں داخل ہوگا۔ خبردار وہ چیزیں بہت آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے
بہت کم ہیں (ان میں سے ایک یہ) سُبْحَانَ اللہ کے ہر نماز کے بعد دس مرتبہ اور الحمد
کے دس مرتبہ اور اللہ اکبر کے دس مرتبہ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دیکھا میں رسول اللہ

وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ارَادَ أَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى
تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ
عِبَادَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - (رواہ ابوداؤد)
۲۲۹۱ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُولُ عِنْدَ مَضْجَعِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ
الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ
اَخِيْذُ بِنَاصِيَّتِهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَ
الْمَآثِمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ
وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ
وَبِحَمْدِكَ - (رواہ ابوداؤد)

بچانے پر تیری قدرت رکھنا ہے) اے اللہ! تو ہی قرض اور گناہ کو دور فرما۔ اے اللہ! شکست نہیں پاتا تیرا شکر اور نہیں خلاف ہوتا تیرا وعدہ اور
نہیں نفع دیتی دولت تیرے عذاب سے بچانے میں۔ پاک ہے تو، میں تیری پاک تیری تعریف کے ساتھ بیان کرتا ہوں۔ (ابوداؤد)

۲۲۹۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يَأْتِي إِلَى فِرَاشِهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ
الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ
أَوْ عَلَادِ دَرَجٍ عَالِجٍ أَوْ عَدَدِ وَرَقِ الشَّجَرِ أَوْ عَدَدِ أَيَّامِ
الْحَيَاةِ - (رواہ الترمذی وقال هذا حديث غريب)

۲۲۹۳ وَعَنْ شَدَّادِ ابْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامِنَ مُسْلِمٌ بِأَخْذِ مَضْجَعِهِ
بِقِرَاعَةِ سُورَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا وَكَّلَ اللَّهُ بِهِ
مَلَكَ لَا يَقْرُبُهُ شَيْءٌ يَوْزِيْهِ حَتَّى يَهْبِثَ مَتَى هَبَّ
- (رواہ الترمذی)

۲۲۹۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا
يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَلَا دُفْعًا
يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلْ بِهِمَا قَلِيلٌ يَسْتَبِحْهُ اللَّهُ فِي دُبُرِ
كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا أَوْ يَحْمَدُهُ عَشْرًا أَوْ يَكْبِرُهُ عَشْرًا

فَالِقَ الْوَحْيِ وَالنَّوْمِ مِنْهُ التَّوْبَةِ وَالْإِحْسَانِ وَالْقُرْآنِ
أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ
أَنْتَ الْوَاقِلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْغَايَةُ فَلَيْسَ
بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ
الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ أَقْنِ عَنِّي
الدَّيْنَ وَاعْنِي مِنَ الْفَقْرِ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ اخْتِلَافٍ لَيْسِيٍّ)

شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ أَنْتَ الْوَاقِلُ فَلَيْسَ
قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْغَايَةُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ
الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ
دُونَكَ شَيْءٌ أَقْنِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاعْنِي مِنَ الْفَقْرِ
اور زمین کے اے پروردگار ہر چیز کے اے بھارنے والے دالے اور گھلی کے اے
اتارنے والے تورات، انجیل اور قرآن کے۔ پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ ہر
شر والی چیز کے شر سے جس کی پشانی کے بال تیرے ہاتھ میں ہیں تو ہی سب سے پہلے
ہے کوئی چیز تجھ سے پہلے نہیں تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی نہیں تو ہی ظاہر ہے تیرے ظہور کے اور کوئی چیز نہیں تو ہی باطن ہے تجھ سے زیادہ باطن (پوشیدہ)
کوئی چیز نہیں۔ مجھ پر جو فرض ہے اس کو ادا کر دے اور افلاس سے مجھ کو بے پروا بنا دے یعنی مجھ کو کسی کا محتاج بنا (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور اس
کو تسلیے بھی تدریے اختلاف کے ساتھ روایت کیا)۔

۲۲۹۷ وَعَنْ أَبِي الزَّهْرَاءِ الْأَنْمَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ
اللَّيْلِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَضَعْتُ جَنْبِي لِلَّهِ اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَاحْشَأْ شَيْطَانِي وَفَكَرْ رَهَائِي
وَاجْعَلْنِي فِي النَّدَى الْأَعْلَى

حضرت ابوالزہر انماری رحمہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اپنے بستر پر جاتے تو کہتے بِسْمِ اللَّهِ وَضَعْتُ جَنْبِي لِلَّهِ اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَاحْشَأْ شَيْطَانِي وَفَكَرْ رَهَائِي وَاجْعَلْنِي فِي النَّدَى الْأَعْلَى
(یعنی خدا کے نام سے اپنے پہلو کو بستر پر رکھتا ہوں۔ یعنی سوتا ہوں کہ اللہ
بخش دے میرے گناہ اور دُور کر مجھ سے بُرے شیطان کو اور آزاد کر میرے
نفس کو (بندوں کے حق سے) اور مجلسِ علی میں مجھ کو شامل کرے)۔ (ابوداؤد)

۲۲۹۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانِي
وَأَوَانِي وَأَطْعَمَنِي وَسَقَانِي وَالَّذِي مَتَّعَنِي
عَلَى فَافْضَلْ وَالَّذِي أَعْطَانِي فَاجْزَلْ الْحَمْدُ
لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ اللَّهُمَّ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِكُهُ
وَالَهُ كُلِّ شَيْءٍ أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب
اپنے بستر پر جاتے تو کہتے الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانِي وَأَوَانِي وَأَطْعَمَنِي
وَسَقَانِي وَالَّذِي مَتَّعَنِي عَلَى فَافْضَلْ وَالَّذِي أَعْطَانِي فَاجْزَلْ الْحَمْدُ
لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ اللَّهُمَّ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِكُهُ وَالَهُ كُلِّ شَيْءٍ
ہیں جو کافی ہے مجھ کو اور جس نے مجھ کو دی ہے مجھ کو اور جس نے کھلایا مجھ کو اور
جس نے پلایا مجھ کو اور وہ خدا جس نے احسان کیا مجھ پر اور زیادہ دیا اور وہ خدا
جس نے دیا مجھ کو اور بہت دیا۔ ساری تعریف خدا ہی کے لئے ہے ہر حال میں۔ اے پروردگار ہر چیز کے مالک ہر چیز کے اور معبود ہر چیز کے میں تیرے ذریعہ
پناہ مانگتا ہوں دوزخ کی آگ سے۔ (ابوداؤد)

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

بے خوابی دور کرنے کی دعا

۲۲۹۹ وَعَنْ بَرْبَدَةَ قَالَتْ شَكَى خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا
أَنَامُ اللَّيْلُ مِنَ الْأَرَقِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدْبَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللَّهُمَّ
رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا ظَلَمْتُكَ رَبِّ الْأَرْضَيْنِ

حضرت بربدہ کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھ کو بے خوابی کے سبب رات کو
نمیدہ نہیں آتی؟ آپؐ فرمایا جب تو اپنے بستر پر جائے تو یہ کلمات کہہ اللہم
رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا ظَلَمْتُكَ رَبِّ الْأَرْضَيْنِ
وَمَا أَهْلَكَ كُنْتُ لِي جَارًا مِمَّنْ شَرَّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيعًا أَنْ يُفَرِّطَ عَلَيَّ

وَمَا أَقَلَّتْ وَرَبُّ الشَّيْطَانِ وَمَا أَصَلَّتْ لَنْ يَ
جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ
أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَتَّبِعُنِي عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ تَنَازُلُكَ
وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ.

رَدَّوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ
إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَالْحَكِيمُ بْنُ ظَهْرِ بْنِ الرَّائِي
قَدْ تَرَكَ حَدِيثَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ -

کوئی معبود بندگی کے لائق نہیں)۔ ترمذی نے اس کو روایت کیا اور کہا اس کی سند قوی نہیں ہے حکیم بن ظہیر راوی کی حدیثیں بعض محدثین نے پھوڑ دی ہیں۔

فصل سوم صبح و شام کی دعا

۲۳۰۰ عَنْ أَبِي مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ أَصْبَحْنَا
وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الْيَوْمِ فَتَحَهُ وَنَصَرَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ مَا فِيهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ ثُمَّ إِذَا أَمْسَى
فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

تیرے ذریعہ اس چیز کی برائی سے جو اس دن میں ہے اور اس چیز کی بُرائی سے جو اس دن کے بعد ہے) اور اسی طرح شام کو کہے۔ (ابوداؤد)

۲۳۰۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قُلْتُ
لِرَبِّي يَا بَتِ أَسْمَعُكَ تَقُولُ كُلَّ غَدَاةٍ اللَّهُمَّ
عَافِنِي فِي بَدَنِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي اللَّهُمَّ
عَافِنِي فِي بَصَرِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ تَكْرَرُهَا
ثَلَاثًا حِينَ تَصْبِحُ وَثَلَاثًا حِينَ تَمْسِي فَقَالَ
يَا بَتِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدْعُو بِهِمْ فَأَنَا حُبُّ أَنْ أَسْتَقِي بِسُنتِهِ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۰۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ أَصْبَحْنَا
وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الْيَوْمِ فَتَحَهُ وَنَصَرَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ مَا فِيهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ ثُمَّ إِذَا أَمْسَى
فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبد الرحمن بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ پڑھتے تھے أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْكَرْبَاءُ وَالْعِظْمَةُ لِلَّهِ وَالْخَلْقُ وَالْأَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيهِمَا لِلَّهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ هَذَا

سَكَتَ فِيهِمَا لِلَّهِ اَجَعَلَ اَوَّلَ هَذَا
التَّهَارِ صَلَاحًا وَاَوْسَطُهُ نَجَاحًا وَاٰخِرُهُ فَلَاحًا يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ (یعنی صبح کی ہم نے اور صبح کی ملک نے خدا کے لئے اور تمام
تعریفیں خدا کے لئے ہیں اور بزرگی ذات و صفات کی خدا ہی کے لئے ہے اور
حکم اور رات اور دن اور جو چیزیں آرام پاتی ہیں رات اور دن میں سب خدا

ہی کے لئے ہیں۔ اے اللہ اس دن کے آغاز کو نیکی کا سبب بنا اور اس دن کے درمیان کو کامیابی اور فلاح کا ذریعہ قرار دے اور اس دن کے آخر کو
خلاصی اور نجات کا وسیلہ بنا۔ اے بڑے رحم کرنے والے۔) (نوافلی نے اس کو کتاب الاذکار میں ابن سنی سے روایت کیا۔)

حضرت عبد الرحمن بن ابی ریحہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح
سلم صبح کو یہ پڑھا کرتے تھے اَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ
الْاِحْلَاصِ وَدَعَا دِيْنِنَا نَبِيْنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى
مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرٰهِيْمَ حَنِيفًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (یعنی صبح
کی ہم نے دین اسلام پر اور کلمہ توحید پر اور اپنے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
کے دین پر اور اپنے باپ حضرت ابراہیم کے دین پر جو باطل سے بیزار تھا اور
دین حق کی طرف متوجہ تھا اور شرک کرنے والوں میں سے نہ تھا) (بخاری و مسلم)

۲۳۰۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ رِيْحَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِذَا اَصْبَحْنَا اَصْبَحْنَا
عَلَى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِحْلَاصِ وَعَلَى
دِيْنِنَا نَبِيْنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى
مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرٰهِيْمَ حَنِيفًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ
الْمُشْرِكِيْنَ۔ (رواهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ)

باب الدعوات في الأوقات مختلف اوقات کی دعاؤں کا باب

فصل اول

اولاد کو شیطان کیسے محفوظ رکھا جاسکتا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو
شخص بی بی ہو یا بچہ کا ارادہ کرے اس کو چاہئے کہ یہ دعا
پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا۔
(یعنی مدد چاہتے ہیں ہم اللہ کے نام سے اے اللہ در رکھ شیطان کو اس
جو ہم کو عطا فرمائے) پس اگر مقدر ہو مرد و عورت کے لئے بچہ اس جماع میں تو
اس کو شیطان کسی نقصان نہ پہنچائے گا۔ (بخاری و مسلم)

۲۳۰۴ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ لَإِذَا ارَادَ أَنْ يَأْتِيَ
أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا
فَإِنَّهُ أَنْ يَقْدِرَ رَبُّنَا لَنَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَفْرُقْ ...
شَيْطَانٌ أَبَدًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

شدت فکر و غم کے وقت آپ کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو
اور فکر و غم کے وقت کہا کرتے تھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَكِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَبُّ السَّمَوَاتِ وَدَبُّ الْأَرْضِ
الْكَرِيمِ۔ (یعنی کوئی معبود نہیں مگر اللہ جو بزرگ اور بڑا ہے پروردگار
عرش عظیم کا کوئی معبود اس کے سوا نہیں پروردگار ہے آسمانوں کا اور پروردگار
ہے زمین کا اور پروردگار ہے عرش کرم کا۔) (بخاری و مسلم)

۲۳۰۵ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَقُولُ عِنْدَ الْكَوْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَكِيمُ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ
السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

غصہ کرنے کی ترکیب

۲۳۰۶ وَعَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ مَرْدٍ قَالَ اسْتَبَدَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحَنَّنَ عَلَيْهِمَا جُلُوسٌ وَاحِدُهُمَا يَسْتَبِ صَاحِبَهُ مُغَضَّبًا قَدِ احْمَرَّتْ وَجْهُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا تَذَهَبُ عَنْهُ مَا يَجِدُ مِنَ الْغَضَبِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالُوا لِلرَّجُلِ لَا تَسْمَعْ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُونٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سلیمان بن مردیہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ دو شخصوں نے آپ میں گالیاں دیں۔ ان میں ایک شخص دوسرے کو غصہ میں بھرا ہوا گالیاں دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس سے) فرمایا میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ اس کو کہے تو سارا غصہ جاتا رہے (اور وہ کلمہ یہ ہے) اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (یعنی پناہ مانگتا ہوں میں خدا کے ذریعہ شیطان رجیم سے) صحابہ نے اس شخص سے کہا تو نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرما رہے ہیں؟ اس شخص نے کہا میں دیوانہ نہیں ہوں (یعنی پکڑ دیوانہ سے پڑھنے کو کہا جاتا ہے اور میں دیوانہ نہیں ہوں یہ شخص کوئی گنوار یا منافق یا دین میں پختہ نہ ہوگا۔) (بخاری و مسلم)

مرغ فرشتے کو دیکھ کر بانگ تپا ہے اور گدھا شیطان کو دیکھ کر سینکتا ہے

۲۳۰۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمْ مِصْبَاحَ الدِّيْنِ فَسَلُّوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مرغ کے بولنے کی آواز سنو تو خدا سے اس کا فضل طلب کرو اس لئے کہ وہ فرشتہ کو دیکھ کر بولتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو خدا کے ذریعہ پناہ مانگو شیطان سے اس لئے کہ گدھا شیطان کو دیکھ کر بولتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

سفر کے وقت کی دعا

۲۳۰۸ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرٍ خَارِجًا إِلَى السَّفَرِ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اللَّهُمَّ نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبَرِّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِلْنَا بُعْدَهُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ (یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے فرمان بردار کی ہماری سواری اور ہم کو اس کی طاقت حاصل نہیں تھی اور اپنے ہم پروردگار کی طرف جانے والے ہیں۔ اے اللہ ہم مانگتے ہیں تجھ سے اپنے سفر میں نیکی اور تقویٰ اور وہ عمل جس سے تو راضی ہو، اے اللہ! آسان کر ہم پر ہمارے سفر کو اور لیٹ دے تو اس کی دُرازی کو ہمارے واسطے۔ اے اللہ! تو ہی ہمارا نگہبان ہے اس سفر میں اور خبر گیراں ہے ہمارے گھر کے آدمیوں کا۔ اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ سفر کی مشقت سے اور بُری حالت یا بُری خبرِ بدوں کے دیکھنے سے اور واپسی کی بُرائی سے۔ اپنے اہل و عیال میں) اور جب آپ سفر سے واپس آتے تب بھی یہ

کلمات کہتے اور ایسی پر یہ الفاظ زیادہ کہتے اَبُو بَکْرٍ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ دُعِیْنِ بِہِ لَوْ طُنَّ وَالے (سفر سے) لامتی کے ساتھ اپنے وطن کو توبہ کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی عبادت کرنے والے ہیں اور تعریف کرنے والے ہیں۔ (مسلم)

آنحضرت سفر کے وقت کن چیزوں سے پناہ مانگتے تھے

۲۳۰۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَغْتَاءِ السَّفَرِ وَكَابَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْخَوْرِ بَعْدَ الْكُورِ وَدَعْوَتِ الْمَظْلُومِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ۔ (رواہ مسلم)

حضرت عبداللہ بن سرجس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو پناہ مانگتے سفر کی صعوبت اور تکلیف سے اور بُری حالت میں واپسی سے اور حالت کے بدل جانے سے اور مظلوم کی بددعا اور اہل و عیال کو بُری حالت میں دیکھنے سے۔ (مسلم)

کسی نئی جگہ ٹھہرتے وقت کی دعا

۲۳۱۰ وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَزَلَ مِنْزِلًا فَقَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (یعنی پناہ مانگنا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلموں کے ذریعہ اس چیز کی بُرائی سے جو پیدا کی ہے) تو اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی یہاں تک کہ وہ (رواہ مسلم) اس مکان سے کوچ کرے۔ (مسلم)

حضرت خولہ بنت حکیم کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص کسی مکان میں جا کر اترے تو یہ کہے اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (یعنی پناہ مانگنا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلموں کے ذریعہ اس چیز کی بُرائی سے جو پیدا کی ہے) تو اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی یہاں تک کہ وہ اس مکان سے کوچ کرے۔ (مسلم)

رات میں ضرور نقصان سے بچانے والی دعا

۲۳۱۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَضْرَةِ مَوْكِرٍ عَرَفِيٍّ لَدَ عُنَى الْبَارِحَةِ قَالَ أَمَا لَوْ هَلَكْتُ حِينَ أَمْسَيْتُ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَفْرَكْ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! اذیت پاتی ہیں نے ایک بچھو کے کاٹنے سے جس نے کل رات مجھ کو کاٹا۔ آپ فرمایا اگر تو شام کے وقت ان کلمات کو کہنا اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو (بچھو) مجھ کو ضرر نہ پہنچاتا۔ (مسلم)

حالت سفر میں صبح کے وقت کی دعا

۲۳۱۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ أَسْعَدُ يَقُولُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبِنَا وَافْضِلْ عَلَيْنَا عَائِدُنَا يَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور سحر کا وقت ہوتا تو یہ کہتے سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبِنَا وَافْضِلْ عَلَيْنَا عَائِدُنَا يَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ۔ (یعنی سنا سننے والے نے میری (خدا کی) تعریف کرنے کو اور اس کی نعمتوں کی خوبی کے اقرار کو۔ اے ہمارے رب! ہماری نگہبانی کر اور ہم پر احسان کر (ہم پر عرض کرتے ہیں) خدا کے ذریعہ پناہ مانگتے ہوئے دوزخ کی آگ سے)۔ (مسلم)

جہاں حج اور عمرہ سے ایسی کے وقت آپ کی دعا

۲۳۱۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ غَزَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ

یا حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تو ہر اونچی زمین پر تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور پھر یہ کہتے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَعْبُدُونَنَّا عِبُدُونَنَّا عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ وَمَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ -
(بخاری و مسلم)

وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يَكْبُرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَعْبُدُونَنَّا عِبُدُونَنَّا عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ وَمَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ عَلَيْهِ

غزوہ احزاب کے موقع پر مشرکین کے حق میں آپ کی بددعا

حضرت عبداللہ بن ابی آدنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ احزاب کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے لئے بددعا کی اَللّٰهُمَّ مُنِزِلَ الْكِتَابِ مَرِيْعَ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ (اے اللہ! نازل کرنے والے کتاب کے اور جلد لینے والے حساب کے اے اللہ! شکست دے کافروں کے گردہ کو اے اللہ! شکست دے ان کو اور ہلاکے ان کو)۔ (بخاری و مسلم)

۲۳۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي آدْنَى قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى الْمَشْرِكِينَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُنِزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ - رُمْتُ عَنْ عَلَيْهِ

ہمان اور میزبان کے لئے کچھ مسنون باتیں

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے ہاں ہمان ہوئے ہم آپ کی خدمت میں کھانا لے گئے اور وہ مالیدہ کی ایک قسم تھی۔ آپ نے اس میں سے تناول فرمایا پھر آپ کے سامنے خشک کھجوریں لائی گئیں۔ پس آپ خشک کھجوریں تناول فرماتے اور انگلیوں کو ہاتھ میں جمع کرتے جاتے پھر آپ کے پاس پانی لایا گیا۔ آپ نے پانی پیا (پھر جب آپ چلنے لگے) تو میرے باپ نے جو حضور کی سواری کی لگام پکڑے ہوئے تھے عرض کیا، خدا سے ہمارے لئے دعا فرمائیے تو آپ یہ دعا کی اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاعْفِرْ لَهُمْ وَاجْمَعْ لَهُمُ الشَّرِكَاتِ دَعَا اَنْ لِيْ رُوْزِيْ فِيْ اَوْرَاقِ النَّخْلِ وَرَحْمَتِكَ (مسلم)

۲۳۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ أَتَى فَقَرَّبَنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَطَبَهُ فَأَكَلْنَا مِنْهَا ثُمَّ أَتَى بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوَى بَيْنَ أَصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّابِيَةَ وَالْوُسْطَى فِي رِوَابِيَةٍ فَيَجْعَلُ يُلْقِي النَّوَى عَلَى ظَهْرِ أَصْبَعَيْهِ السَّابِيَةَ وَالْوُسْطَى ثُمَّ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ فَقَالَ أَتَى وَآخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ أَدْعُ اللَّهُ لَنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاعْفِرْ لَهُمْ وَاجْمَعْ لَهُمُ الشَّرِكَاتِ دَعَا اَنْ لِيْ رُوْزِيْ فِيْ اَوْرَاقِ النَّخْلِ وَرَحْمَتِكَ (مسلم)

فصل دوم

ہلال دیکھنے کے وقت کی دعا

حضرت طلحہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تو کہتے اَللّٰهُمَّ اِهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رِزْقِيْ وَرَبِّكَ اَللّٰهُمَّ رِزْقِيْ اَللّٰهُمَّ فَرَاوْزِ دُكَاہِمُ كَوَيْلِ جَانِدِ اَمْنٍ، اِيْمَانٍ، سَلَامَتِيْ اور اسلام کے ساتھ (اے چاند) میرا پروردگار اور تیرا پروردگار اللہ ہی (ترجمہ)۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۳۱۶ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رِزْقِيْ وَرَبِّكَ اَللّٰهُمَّ فَرَاوْزِ دُكَاہِمُ كَوَيْلِ جَانِدِ اَمْنٍ، اِيْمَانٍ، سَلَامَتِيْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

مستلام مصیبت کو دیکھ کر پڑھنے کی دعا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ

۲۳۱۷ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ رَأَى مُبْتَلًى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى أَكْثَرِ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا إِلَّا لَهُ يُصِيبُهُ ذَلِكَ الْبَلَاءُ كَمَا نَمَّا مَا كَانَ (رَدَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَتَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ بِالزَّادِ وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيَّ).

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو مبتلائے مصیبت دیکھے تو یہ کہے الحمد للہ الذی مہتابتلا لی بہ وفضلنی علی اکثر ممّن خلق تفضیلاً (یعنی تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے مجھ یا مجھ کو اس چیز سے جس میں مبتلا کیا مجھ کو اور فضیلت دی مجھ کو اپنی بہت سی مخلوقات پر) تو اس کو وہ مصیبت کبھی نہ پہنچے گی خواہ کوئی مصیبت ہو۔ (ترمذی اور ابن ماجہ نے اسے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن دینار قوی راوی نہیں ہے)۔

بازار میں پڑھنے کی دعا اور اس کی فضیلت

۲۳۱۸ وَعَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَيَاةُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَفِيهَا أَلْفُ أَلْفِ سَنَةٍ وَدَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي شَرْحِ السَّنَةِ مَنْ قَالَ فِي سُوْقٍ جَامِعٍ يُبَاعُ فِيهِ بَدَلٌ مَنْ دَخَلَ السُّوقَ).

حضرت عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار جاے اور کہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَيَاةُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے اور دو درجہ دے گا اس سے دس لاکھ بُرائیاں اور بلند کرتا ہے اس کے دس لاکھ درجہ اور بناتا ہے اس کے لئے جنت میں ایک گھر۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور شرح السنہ میں مَنْ قَالَ فِي سُوْقٍ جَامِعٍ يُبَاعُ فِيهِ بَدَلٌ کے الفاظ میں

دنیا کی نعمت پوری نعمت نہیں

۲۳۱۹ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ آيُ شَيْءٍ تَمَامَ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَاهُ أَرْجُو بِهَا خَيْرًا فَقَالَ إِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُولَ الْجَنَّةِ وَالْفُوزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ قَدْ اسْتَعِيبَ لَكَ قَوْلٌ وَسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَأَلْتَ اللَّهَ الْبَلَاءَ فَسَلُّهُ الْعَافِيَةَ.

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس طرح دعا مانگتے دیکھا - اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ (یعنی اے اللہ میں تجھ سے پوری نعمت مانگتا ہوں) آپ نے اس شخص سے پوچھا پوری نعمت کیا چیز ہے اس نے کہا یہ دعا ہے اور میں امید رکھتا ہوں زیادہ مال کی۔ آپ نے فرمایا پوری نعمت بہشت میں داخل ہونا اور دوزخ سے نجات پانا ہے پھر آپ نے اس شخص کو یہ کہتے سنا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (یعنی اے بزرگی اور بخشش کے مالک) آپ نے فرمایا تیری دعا قبول کی گئی، پس مانگ تو۔ اور آپ نے ایک شخص کو یہ کہتے سنا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ (اے اللہ میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں) آپ نے فرمایا تو نے خدا تعالیٰ سے بلا مانگی تو اس سے عافیت کو مانگ۔ (ترمذی)

کفارة المجلس

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص

۲۳۲۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مُجْلِسًا فَكَثُرَ فِيهِ لَظْفُهُ فَقَالَ
قَبْلَ أَنْ يَقُومَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا
إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ الْاَعْمَرُ لَهُ
مَا كَانَ فِي مُجْلِسِهِ ذَلِكَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي
فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ -

کسی ایسی جگہ بیٹھے جہاں بے فائدہ باتیں زیادہ ہوں اور وہاں سے اُٹھنے سے پہلے یہ کہے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ تو بخشنا جاتا ہے اس کے لئے جو کچھ اس مجلس میں ہوا۔

(ترتبی - تہیقی)

سوار ہونے کی دعا

٢٣٢١
١٨
وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أُمِّي يَدِ ابْنَةِ لَيْدِكَبَا فَلَمَّا وَضَعَ
رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِهَا
قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا
وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ
قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي
فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ
ضَمِكَ فَقِيلَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَمِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ
كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَمِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ
ضَمِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ
عَبْدِهِ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي يَقُولُ اللَّهُ
يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا غَيْرِي.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کی سواری کے لئے جانور لایا گیا انھوں نے جب رکاب میں پاؤں رکھا تو کہا بسم اللہ اور جب پشت پر سوار ہوئے تو کہا الحمد للہ اور اس کے بعد کہا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ پھر تین بار الحمد للہ کہا تین بار اللہ اکبر کہا اور پھر کہا سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ (یعنی پاک ہے (تو اے اللہ) میں نے ظلم کیا اپنے نفس پر یہیں بخش دے تو مجھ کو اس لئے کہ گناہوں کو تو ہی بخشتا ہے اس کے بعد وہ ہنسے پوچھا گیا امیر المؤمنین آپ کیوں ہنسے؟ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اسی طرح کیا جس طرح میں نے کیا۔ پھر آپ ہنسے میں نے پوچھا یا رسول اللہ کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے اے میرے پروردگار میرے گناہوں کو بخش دے اور اللہ تعالیٰ بیشک کہتا ہے مرا بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

در عمارت خصیت و وزاع

١٩ ٢٣٢٢ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَيَقُولُ اسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ
وَفِي رِوَايَةٍ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ -

رَوَاہُ التِّرْمِذِيُّ وَابُدَاؤُدُ ابْنُ
 مَاجَةَ وَفِي رِوَايَتِهِمَا لَمْ يُذْكَرْوَ اخِرَ عَمَلِكَ)
 ابوداؤد۔ ابن ماجہ ، اور ابوداؤد اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں لفظ

۲۰ ۲۳۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْخَطْبِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارَادَ أَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ
قَالَ اسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَائِمَ
أَعْمَالِكُمْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو رخصت کرتے تو اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے لیتے اور اُس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک کہ وہ خود آپ کے ہاتھ کو نہ چھوڑتا اور پھر فرماتے اَسْتَوْدِعُ اللہَ دِيْنَكَ وَ اَمَّا نَتَكَ وَ اٰخِرَ عَمَلِكَ (یعنی سپرد کیا میں نے اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری اور آخری عمل تیرا) اور ایک روایت میں وَ تَوَاتَمَ عَمَلِكَ ہے (زیر نڈی - اداؤں کا عمل) مذکور نہیں۔

حضرت عبداللہ خطمی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو رخصت فرماتے تو کہتے اَسْتَوْدِعُ اللہَ دِینَکُمْ وَ اَمَانَتَکُمْ وَ نَوَایِیْمَ اَعْمَالِکُمْ۔
(البوداء اور)

۲۳۲۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا فَرَدِدَنِي فَقَالَ ذُو ذَلِكَ اللَّهُ التَّقْوَى قَالَ زِدْنِي قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِي يَا بَنِي آدَمَ قَالَ وَآتَاكَ قَالَ وَبَسَّرَكَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں مجھ کو کوئی توشہ مرحمت فرمائیے (یعنی میرے لئے دعا کیجئے) آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ کو تقویٰ کا توشہ مرحمت فرمائے۔ اس نے عرض کیا کچھ اور آپ نے فرمایا اور اللہ تیرے گناہوں کو بخش دے۔ اس نے کہا میرے ماں باپ آپ پر ندامتوں کچھ اور فرمائیے آپ نے فرمایا اور اللہ تجھ کو توفیق دے بھلائی کی جہاں کہیں تو ہو۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

۲۳۲۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسَافِرَ فَأَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالتَّكْوِينِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ أَلَلَّهُمْ أَهْلُوهُ الْبُعْدَ وَهَوْنٌ عَلَيْهِ السَّفَرُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کیا میرا سفر کا ارادہ ہے مجھ کو نصیحت فرمائیے۔ فرمایا لازم کر لے اپنے اور خدا سے ڈرنے کو اور (سفر میں) ہر بلندی پر اللہ اکبر کہہ۔ جب وہ شخص لوٹا ہوا تو آپ نے فرمایا: اے اللہ! اس کے سفر کی درازی کو لپیٹ دے۔ اور آسان کر اس کے سفر کو۔ (ترمذی)

سفر میں رات کے وقت آپ کی دعا

۲۳۲۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا أَرْضُ مَنْ رَجَعِي وَرَبِّكَ اللَّهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكَ وَشَرِّ مَا فِيكَ وَشَرِّ مَا خَلَقَ فِيكَ وَشَرِّ مَا يَدُبُّ عَلَيْكَ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ أَسَدٍ وَآسُودَ وَمِنْ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ شَرِّ الْإِيْدِ وَمَا وَلَدَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کرتے اور رات آتی تو کہتے یا ارض من راجعی و ربک اللہ اعوذ باللہ من شرک و شر ما فیک و شر ما خلق فیک و شر ما یدب علیک و اعوذ باللہ من اسد و آسود و من الحیة والعقرب و من شر ساکن البلد و من شر الاید و ما ولد۔ یعنی اے زمین! میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے پناہ مانگتا ہوں میں خدا کے ذریعہ تیرے اور اس چیز کے شر سے جو تیرے اندر ہے اور اس چیز کی برائی سے جو تیرے اندر پیدا کی گئی ہے اور اس چیز کی برائی سے جو تجھ پر چلتی پھرتی ہے اور پناہ مانگتا ہوں میں خدا کے ذریعہ تیرے، کالے سانپ سے اور ہر قسم کے دوسرے سانپوں اور بچھو سے اور شہر کے باشندوں کے شر سے اور جتنے والی چیز کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جس کو جنالیا۔ (ابوداؤد)

جہاد کے وقت آپ کی دعا

۲۳۲۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ عَصِدِي وَنَصِيرِي بِكَ أَحْوَلُ وَبِكَ أَصْوَلُ وَبِكَ أَقَاتِلُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جہاد کرتے تو فرماتے اللہم انت عصیدی و نصیری بک احول و بک اصول و بک اقاتل۔ یعنی تیری ہی قوت سے لڑتا ہوں اور تیری قوت سے حملہ کرتا ہوں (ترمذی ابوداؤد)

دشمن کے خوف کے وقت دعا

۲۳۲۸ وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ

حضرت ابو موسیٰؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو کسی قوم سے خوف و اندیشہ ہوتا تو کہتے اللہم نجعلک فی نحورهم ک

نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْطِهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يَتَخَذُ الْكَافِرِيْنَ كَمَا يَشَاءُ

گھر سے نکلتے وقت آپ کی دعا

٢٢
وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى
اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَزِلَ أَوْ نُضِلَّ
أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَالترمذِيُّ وَالتَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ مَخْرُجٌ فِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ ابْنِ نَاجَةَ قَالَتْ
أُمُّ سَلَمَةَ مَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
بَيْتِي قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرَفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضِلَّ أَوْ أَظْلَمَ أَوْ أَظْلَمَ
أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ.

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يُقَالُ لَهُ حَنِيعٌ هَدِيتَ وَكُفِيتَ وَوَقِيتَ فَيَتَخَيَّ لَهُ الشَّيْطَانُ وَيَقُولُ شَيْطَانُ أَخْرَجَكَ كَيْفَ لَكَ يَرْجُلٍ قَدْ هَدَى وَكُفِيَ وَوَفِيَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ إِلَى قَوْلِهِ لَهُ الشَّيْطَانُ) -

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
 کہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو یہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوَیِّزِ
 وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَاجْتَنَّا وَ عَلَی اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔ (اے اللہ
 میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں (گھر میں) داخل ہونے کی اور بھلائی (دگر سے)
 باہر نکلنے کی، اللہ کے نام سے داخل ہوتے ہم گھر میں اور اللہ ہی پر جو ہمارا رب
 ہے بھروسہ کیا ہے) اس کے بعد گھر والوں کو سلام علیکم کرے۔ (ابوداؤد)

٢٨
وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَلْيَقُلْ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْجِبِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ
بِسْمِ اللَّهِ وَجَنَّاوْ عَلَى اللَّهِ رَبَّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لَبِسْهُمُ
عَلَى أَهْلِهِ.

(رَوَاهُ الْيُودَاوَدُ)

٢٣٣٢ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
٢٩ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ إِلَيْنَا إِذَا تَدَوَّجَ قَالَ

بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ
 أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ (یعنی اللہ تعالیٰ تجھ کو برکت دے اور تم دونوں (میاں بیوی) کو
 برکت دے اور جمع کرے تم دونوں میں بھلائی کو۔
 (احمد - ترمذی - ابو داؤد - ابن ماجہ)

نکاح کرنے والے کی دعا

۲۳۳۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُ
 كُمْ امْرَأَةً أَوْ شَرَى خَادِمًا فَكَيْفَ قُلَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
 خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا
 وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَإِذَا اسْتَدَى بَعِيرًا أَفْلِيأُخَذُ
 بِذُرْوَةِ سَنَامِهِ وَلَيَقْتُلُ مِثْلَ ذَلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ
 فِي الْمَرْأَةِ وَالْخَادِمِ لِيَأْخُذَ بِنَاصِيَتَيْهَا وَلِيَدْعُ
 بِالْبَرَكَةِ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ (حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت
 کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی کسی نکاح
 کرے یا کوئی غلام خریدے تو یہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ
 مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ
 (یعنی اے اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے اُس کی بھلائی اور اس کے اخلاق
 کی خوبی کو اور پناہ چاہتا ہوں تیرے ذریعہ اس کی بُرائی اور اس کے اخلاق
 کی بُرائی سے) اور جب اونٹ خریدے تو اس کے گویان کو کپڑے کی کلمات
 کہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عورت اور غلام کی پیشانی کے بال کپڑے
 اور برکت کی دعا کرے۔ (ابو داؤد - ابن ماجہ)

غصہ دور کرنے کی دعا

۲۳۳۴ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتُ الْبُكَرِ وَبِاللَّهِ رَحْمَتَكَ
 أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَ
 لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ (یعنی اے اللہ! میں تیری رحمت
 کا امیدوار ہوں پس نہ حوالہ کر مجھ کو میرے نفس کے (کہ وہ میرا سخت دشمن
 ہے) ایک لمحہ کے لئے بھی اور میرے سارے کاموں کو درست کر دے تیرے
 سوا کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں۔ (ابو داؤد)

ادائیگی و قرض کی دعا

۲۳۳۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 لَزِمَتْنِيْ وَدَيُّوْنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَفَلَا أُعَلِّمُكَ
 كَلَامًا إِذَا قُلْتَهُ أَذْهَبَ اللَّهُ هَبْكَ وَقَضَى عَنْكَ
 دَيْنُكَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا
 امْسَيْتَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ
 وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ
 الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ غَلَبَةِ الدَّائِنِ وَ
 قَهْرِ الرَّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اللَّهُ هَمِّي
 وَقَضَى عَنِّي دَيْنِيْ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نہایت غم زدہ انسان ہوں رنج و
 غم نے مجھ کو گھیر رکھا ہے اور قرض دار بھی ہوں۔ آپ نے فرمایا کیا میں تجھ کو
 ایک ایسی دعا بتاؤں جس کو تو پڑھے تو خداوند تعالیٰ تیرے رنج و غم کو دور کرے
 اور تیرے قرض کو ادا کر دے۔ اس شخص نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے
 فرمایا تو صبح و شام یہ پڑھا کر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ
 وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ
 وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْغَلَبَةِ الدَّائِنِ وَ قَهْرِ الرِّجَالِ (یعنی اے اللہ میں
 تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں فکر و غم سے اور پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور
 سستی سے اور پناہ مانگتا ہوں بخل اور ناردی سے اور پناہ مانگتا ہوں قرض کے غلبہ

وَسَلِّمْ قَالَ مَنْ كَذَّبَ هَهُنَا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ
وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ وَفِي قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِي
بِيَدِكَ مَاضٍ فِي حَكْمِكَ عَدْلٌ فِي قَضَائِكَ أَسْأَلُكَ
بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمِيَّتٌ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلَهُ
فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمَنَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَنْ
أَسْتَثَرْتَ بِهِ فِي مَكْنُونِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ
أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَيْعَ قَلْبِي وَجَلَاءَ هَمِّي
وَعَمِّي مَا قَالَهَا عَبْدٌ قَطُّ إِلَّا أَذْهَبَ اللَّهُ غَمَّهُ
وَأَبْدَلَهُ بِهِ قَرَحًا (رَوَاهُ رِزِّي)

تخص فکر و غم میں مبتلا ہو تو ان کلمات کو کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ
عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ وَفِیْ قَبْضَتِكَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ مَاضِیْ فِیْ
حُکْمِکَ عَدْلٌ فِیْ قَضَائِکَ اَسْأَلُکَ بِکُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَکَ
سَمِیَّتٌ بِہِ نَفْسَکَ اَوْ اَنْزَلْتَهُ فِیْ کِتَابِکَ اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَدًا
مِّنْ خَلْقِکَ اَوْ اَسْتَثَرْتَ بِہِ فِیْ مَکْنُوْنِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ
اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَیْعَ قَلْبِیْ وَجَلَاءَ هَمِّیْ وَ عَمِّیْ -
(یعنی اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندہ کا بیٹا ہوں تیری لڑکی کا بیٹا
ہوں تیرے قبضہ میں ہوں میری پیشانی کے بال تیرے ہاتھ میں ہیں میرے حق
میں تیرا حکم جاری ہے تیرا فیصلہ میرے حق میں انصاف ہے میں تیرے نام
سے مانگتا ہوں ہر اس نام کے وسیلہ سے جو تو نے اپنے لئے اختیار فرما رکھا ہے یا اپنی کتاب میں اس کو نازل کیا ہے یا اپنی مخلوقات میں سے کسی
دیکھا یا ہے یا اختیار کیا ہے اس کو تو نے اپنے خزانہ غیب میں یہ کہ بنا کر تو قرآن کو میرے دل کی بہار اور کر دے قرآن کو میرے غم و فکر کا زائل کرنے
الا جو بندہ ان کلمات کو کبھی کہے گا خداوند تعالیٰ اس کے فکر و غم کو دور کرے گا اور اس کے بدلے خوشی عطا فرمائے گا۔ (ریزین)

بلندی پر چڑھتے اور اترتے وقت تکبیر تسبیح پڑھنا

۲۳۳۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا إِذَا اصْبَعْنَا نَاكِبَتْنَا وَإِذَا
۳۷ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے
اور جب نیچے اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔ (بخاری)

غصہ دور کرنے دعا

۲۳۴۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
۳۸ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَرِهَ أَمْرًا يَقُولُ يَا قَوْمُ
بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ بِمُحْفَظٍ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بات سے رنجیدہ
ہوتے تو کہتے یا قومی یا قیوم برحمتک استغیث (یعنی اے زندہ اے قائم
رکھنے والے (مخلوق کے) میں تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں)۔
(ترمذی اور انھوں نے کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

۲۳۴۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَوْمَ
۳۹ الْخُدْرِيِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَقُولُهُ فَقَدْ
بَلَغَتْ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِدَ قَالَ نَعَمْ اَللّٰهُمَّ اسْأَلُوْ
عَوْدًا تَنَاوَا مِنْ رَوْعَاتِنَا قَالَ فَضَرَبَ اللَّهُ
وَجْوهَ اَعْدَائِهِم بِالرَّيْحِ وَهَزَمَهُمُ اللَّهُ بِالرَّيْحِ
(رَوَاهُ أَحْمَدُ) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے خندق کے دن حضور صلی اللہ
علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا کوئی دعا ہے جس کو ہم پڑھا کریں؟
(آپ تو) ہمارے دل گردن تک پہنچ گئے ہیں (یعنی سخت دشواریاں لاحق
ہو گئی ہیں) آپ نے فرمایا یہ پڑھا کرو
(یعنی اے اللہ ہمارے عیوب کو چھپالے اور خوف سے ہم
کو امن میں رکھ) راوی کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سخت ہوا سے

دشمنوں کے منہ پھیر دیئے اور اللہ تعالیٰ نے جھکڑ ہو اے اُن کو تیرے (احمد)

بازار میں آنحضرت کی دعا

۲۳۴۳ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
۴۰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ
لے جاتے تو کہتے بِسْمِ اللَّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ خَلِّ هَذِهِ السُّوقَ
حضرت بُرَیْدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بازار تشریف

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ السُّوقِ وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَاعْوِذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُصِيبَ فِيهَا صَفَقَةً خَاسِرَةً۔

وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَاعْوِذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُصِيبَ فِيهَا صَفَقَةً خَاسِرَةً (یعنی اللہ کے نام کے ساتھ میں (بازار میں) آیا۔ اے اللہ میں تجھ سے اس بازار کی اور جو کچھ بازار کے اندر ہے اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور تیرے ذریعہ اس کی اور جو خیر اس کے اندر ہیں ان کی برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ اس (بازار کے) معاملہ میں میں نقصان اور ٹوٹے کو پہنچوں۔ (بیہقی)

رَدَّاهُ السَّيِّقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ

مانگتا ہوں اس سے کہ اس (بازار کے) معاملہ میں میں نقصان اور ٹوٹے کو پہنچوں۔ (بیہقی)

بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ

فصل اول

بلاء، بد بختی، بری تقدیر اور دشمن کی خوشی سے خدا کی پناہ مانگو

۲۳۴۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جُحْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پناہ مانگو خدا کے ذریعہ مشقت کی بلا سے اور بد بختی کے پہنچنے سے، بری تقدیر سے، دشمنوں کے خوش ہونے سے۔ (بخاری و مسلم)

۲ محضرت کن چیزوں سے پناہ مانگتے تھے

۲۳۴۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَغَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَغَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں آنے والی مصیبت کے غم اور بیش آمدہ تکلیف سے، عاجزی سے، ہستی اور کاہلی سے اور ماردی و بخل سے، قرض کے بوجھ سے اور آدمیوں کے غلبہ سے)۔ (بخاری و مسلم)

۲۳۴۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْفَقْرِ وَفِتْنَةِ الْغِنَى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ التَّلَجِّ وَالْبَرْدِ وَنَقِّ قَلْبِي كَمَا يُنْقَى التُّوبُ الْأَبْقَى مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ عَذَابِ النَّارِ كَمَا يُبْعَدُ بَيْنُ الْمَسْرُوقِ وَالْمَغْرِبِ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ اس کے فتنہ سے افساس کے فتنہ کی بُرائی سے اور مسیح و دجال کے فتنہ سے)۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہا کرتے تھے اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْفَقْرِ وَفِتْنَةِ الْغِنَى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ التَّلَجِّ وَالْبَرْدِ وَنَقِّ قَلْبِي كَمَا يُنْقَى التُّوبُ الْأَبْقَى مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ عَذَابِ النَّارِ كَمَا يُبْعَدُ بَيْنُ الْمَسْرُوقِ وَالْمَغْرِبِ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ اس کے فتنہ سے افساس کے فتنہ کی بُرائی سے اور مسیح و دجال کے فتنہ سے)۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اے اللہ میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھوئے اور میرے دل کو ایسا پاک و صاف کرنے جیسا کہ سفید کڑا میل سے پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ اور میرے اور گناہوں کے درمیان اتنی دوری ڈال دے جتنی کہ مشرق و مغرب کے درمیان دوری ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۳۴۷ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ فَإِذَا عَذَابُ الْقَبْرِ أَلَّهْمَّ أَيْتَ نَفْسِي تَقُولُهَا وَزَكَاةَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَاةَا أَنْتَ وَلِيَّهَا وَمَوْلَاهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا (يعني اے اللہ میں تیرے ذریعہ عاجزی سے پناہ مانگتا ہوں اور کاہلی، نامردی، بخل، بڑھاپے اور قہر کے عذاب۔ اے اللہ میرے نفس کو پرہیزگاری، عطا فرما اور پاک کرے تو مجھ کو، کیوں کہ) پاک کرنے والوں میں تو بہترین ذات (درود اہل مسلم)

ہے تو میرا کارساز ہے اور مالک ہے۔ اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اُس علم سے جو نفع نہ دے اور اُس قلب سے جو خدا کے ذکر سے تسکین پائے اور اُس نفس سے جو حرص کی زیادتی کی وجہ سے کبھی سیر نہ ہو اور اُس دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔ (مسلم)

۲۳۴۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں ایک دعا یہ بھی ہے اللہم اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے تیری عافیت کی تبدیلی سے اور تیرے ناگہانی عذاب اور تیرے غصوں سے۔) (مسلم)

۲۳۴۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ (درود اہل مسلم)

۲۳۵۰ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أُنَبِّتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَيُّ وَالْحَيُّ أَنْتَ تَضِلُّنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَيُّ وَالْحَيُّ (یعنی تیری اطاعت کی میں نے تجھ پر ایمان لایا میں تجھ پر بھروسہ کیا میں نے اور تیری طرف رجوع کی میں نے اور تیری مدد سے لڑتا ہوں میں۔ اے اللہ! تیری عزت کے ذریعہ میں پناہ چاہتا ہوں نہیں ہے کوئی معبود مگر تو۔ اس سے گمراہ کرے تو مجھ کو، تو زندہ ہی ایسا زندہ کہ نہ مرے گا اور جن و انس اور مریں گے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۲۳۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا

يَخْتَشِعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ (یعنی اے اللہ میں
تیرے ذریعہ چار چیزوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ اس علم سے جو نفع نہ دے۔ اس دل
سے جو عاجزی نہ کرے۔ اس نفس سے جو سیر نہ ہو۔ اس دُعا سے جو سنی نہ جائے)۔
(احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ اور ترمذی نے اسے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے
اور نسائی نے دلدلوں سے روایت کیا ہے)۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پانچ چیزوں سے پناہ
مانگا کرتے تھے (جو یہ ہیں) نامردی، بخل، عمر کی بڑائی، شینہ کے فتنے (یعنی
بداندیشی، بد عقیدگی وغیرہ) اور عذابِ قبر سے۔

(ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (دُعائیں) یہ کہا
کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ
مانگتا ہوں افلاس سے، نیکیوں کی کمی سے یا مال کی کمی سے اور ذلت سے اور پناہ
مانگتا ہوں اس سے کہ کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)
حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (دُعائیں) یہ کہا کرتے
تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّقَاۗءِ وَالتَّفَاۗقِ وَسُوۡءِ الْاَخْلَاقِ (یعنی
اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں خلاف اور نفاق سے اور بد اخلاقی
سے)۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوۡعِ فَاتَهُ یُسُّۡ الضَّجِیۡعِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ
الْخِیَانَةِ فَاتَهَا یُسُّۡسِۡتِ الْبَطَآۡنَةُ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا
ہوں بھوک اور فاقہ سے کہ وہ بدترین ہم خواب ہے اور پناہ مانگتا ہوں خیانت
سے کہ وہ بد باطنی (کی وجہ سرزد ہوتی) ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَدَنِ وَالْجَذَامِ وَالْجُنُوۡنِ وَمِنْ سَبَیۡ
الْاَسْقَامِ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں برص، جذام
اور دیوانگی سے اور تمام بُری بیماریوں سے)۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت قطیب بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ فرمایا کرتے تھے:
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَ الْاَعْمَالِ
وَ الْاَهْوَاءِ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں بُرے اخلاق
بُرے اعمال اور بُری خواہشات (یعنی عقائد) سے)۔ (ترمذی)

عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ
وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ ابُوۡدَاوُدُ وَ ابْنُ مَاجَہَ وَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَ النَّسَآئِ عَنْهُمَا)۔

۲۳۵۲ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجُبْنِ وَ الْبُخْلِ وَ سُوءِ الْعَمْرِ وَ فِتْنَةِ
الْمَقْدِرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

(رَوَاهُ ابُوۡدَاوُدُ وَ النَّسَآئِ)

۲۳۵۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ
وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُظْلِمَ اَوْ
اُظْلَمَ۔ (رَوَاهُ ابُوۡدَاوُدُ وَ النَّسَآئِ)

۲۳۵۴ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّقَاۗءِ وَالتَّفَاۗقِ
وَسُوۡءِ الْاَخْلَاقِ۔ (رَوَاهُ ابُوۡدَاوُدُ وَ النَّسَآئِ)

۲۳۵۵ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوۡعِ فَاتَهُ یُسُّۡ
الضَّجِیۡعِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاتَهَا یُسُّۡسِۡتِ
الْبَطَآۡنَةُ۔ (رَوَاهُ ابُوۡدَاوُدُ وَ النَّسَآئِ
وَ ابْنُ مَاجَہَ)۔

۲۳۵۶ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَدَنِ وَ
الْجَذَامِ وَ الْجُنُوۡنِ وَمِنْ سَبَیۡ الْاَسْقَامِ۔
(رَوَاهُ ابُوۡدَاوُدُ وَ النَّسَآئِ)

۲۳۵۷ وَعَنْ طُيْبَةَ بِنِی مَالِکٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ مُّنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَ الْاَعْمَالِ وَ الْاَهْوَاءِ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

پناہ مانگنے کے سلسلہ میں ایک جامع دعا کی تعلیم

شیر بن شکر بن محمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو کوئی ایسا تعویذ (یعنی دعا) مرحمت فرمائیے کہ میں اس کے ذریعہ پناہ مانگوں۔ آپ نے فرمایا یہ پڑھا کرو اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَ شَرِّ بَصَرِیْ وَ شَرِّ لِسَانِیْ وَ شَرِّ قَلْبِیْ وَ شَرِّ مَنِّیْ (یعنی اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ اپنی سماعت کی بُرائی، اپنی بصارت کی بُرائی، اپنی زبان کی بُرائی، اپنے دل کی بُرائی اور اپنی منی کی بُرائی سے)۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

۲۳۵۸ وَعَنْ شُرَيْبِ بْنِ شَكْلٍ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ۱۵ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلَّمْنِيْ تَعْوِيْذًا تَعُوْذُ بِهِ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَ شَرِّ بَصَرِیْ وَ شَرِّ لِسَانِیْ وَ شَرِّ قَلْبِیْ وَ شَرِّ مَنِّیْ۔
(رَوَاهُ ابُوْ دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِیُّ وَ النَّسَائِیُّ)

آنحضرت مہلک حادثات سے پناہ مانگتے تھے

حضرت ابوالیسر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے۔
اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدَمِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدُّیْ وَ مِنَ الْغَرَقِ وَ الْحَوْقِ وَ الْهَرَمِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتُ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتُ لَدَيْكَ۔ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اپنے ادب مکان گرنے سے اور اونچی جگہ سے گرنے سے اور غرق ہونے سے اور جلنے سے اور بڑھاپے سے اور پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ پریشان کرے مجھ کو شیطان مرتے وقت اور پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تیری راہ میں لڑتے لڑتے بھاگ کھڑا ہوں اور مارا جاؤں اور (ابوداؤد نسائی۔ اور نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ پناہ مانگتا ہوں میں غم سے)۔

۲۳۵۹ وَعَنْ أَبِي الْيُسْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَرَى يَدْعُوْا لِلّٰهِمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدَمِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدُّیْ وَ مِنَ الْغَرَقِ وَ الْحَوْقِ وَ الْهَرَمِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتُ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتُ لَدَيْكَ۔ (رَوَاهُ ابُوْ دَاوُدَ وَ النَّسَائِیُّ وَ زَادَ فِيْ رِوَايَةِ اُخْرٰی وَ الْغَمِّ)۔

پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ مڑوں میں سانپ و بھجور وغیرہ کے کاٹے سے۔

طبع سے پناہ مانگنے کا حکم
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا۔
خدا کے ذریعہ اس کے شر سے پناہ مانگ۔ اس لئے کہ یہ تاریکی پھیلنا دینے والا ہے جب کہ بے نور ہو جائے۔ (ترمذی)

۲۳۶۰ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ ۱۸ اِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِيْذِیْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هَذَا فَاِنَّ هَذَا هُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

چاند کے بے نور ہونے سے پناہ مانگو

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پناہ مانگو تم اللہ کے ذریعہ طبع سے جو عیب دار بنادے (یعنی جس کی وجہ سے حلال و حرام کی تمیز اٹھ جائے)۔ (احمد۔ بیہقی)

۲۳۶۱ وَعَنْ مُعَاذِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۱۸ قَالَ اسْتَعِيْذُ بِاللّٰهِ مِنْ طَمَعٍ يَّهْدِیْ اِلَی طَمَعٍ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ الْبَيْهَقِیُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرَةِ)۔

نفس کی برائی سے پناہ مانگو

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے والد حصین رضی اللہ عنہ ان کے اسلام لانے سے پہلے کہ اے حصین آج کل تو کتنے خداؤں کی عبادت کرتا ہے؟ میرے والد نے کہا۔ سات زمین کے معبودوں (یعنی بتوں کی اور ایک آسمان کے معبود کی)۔ آپ نے فرمایا۔ اے حصین !

۲۳۶۲ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّی ۱۹ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ لَا اَبِیْ یَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْیَوْمَ اِلٰهًا قَالَ اَبِیْ سَبْعَةً سِتًّا فِي الْاَرْضِ وَ وَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَاِيَهُمْ تَعْبُدُ لِوَعْنَتِكَ وَ وَهْبَتِكَ قَالَ

اللّٰهُمَّ فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حَصْبَتِي أَمَا إِنَّهُ لَوِ اسْلَمْتُ
عَلَيْكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِيكَ قَالَ فَلَمَّا اسْلَمَ حَصْبَتِي
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي
فَقَالَ قُلِ اللَّهُمَّ الْهِمْنِي رُشْدِي وَاعِزِّي مِن
شَرِّ نَفْسِي - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جن کا آپ نے وعدہ فرمایا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تو یہ پڑھا کہ اَللّٰهُمَّ الْهِمْنِي رُشْدِي وَاعِزِّي مِن شَرِّ نَفْسِي (یعنی
اے اللہ میرے دل میں ڈال دے ہدایت اور بچا مجھ کو میرے نفس کی بُرائی سے)۔ (ترمذی)

نہند میں ڈرنے سے خدا کی پناہ مانگنے کا حکم

۲۳۶۱ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا فَزِعَ
أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ
الَّتِي آمَنَ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ
هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ وَأَنْ يَحْضُرُونَ فَإِنَّهَا لَنْ
تَضُرَّهُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يُعَلِّمُهَا مَنْ
يَلْغُ مِنْ وَلَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَلْغُ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي
مِهْلِكٍ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَهَذَا
لَفْظُهُ)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے نقل
کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے جو شخص نیند
میں ڈرے تو اس کو چاہیے کہ وہ یہ پڑھے اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الَّتِي آمَنَ
مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ
وَأَنْ يَحْضُرُونَ (یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے کامل کلمات کے
ذریعہ خدا کے غضب اور عذاب سے اور اس کے بندوں کی شرارتوں سے
اور شیطان کے دسوسوں سے اور اس سے کہ میرے پاس شیطان آئیں)۔
پس شیطان اُس کو ہرگز ضرر نہ پہنچائیں گے۔ عبد اللہ بن عمرؓ ان کلمات کو
اپنے بیٹوں کو سکھاتے تھے یعنی بالغ لڑکوں کو یاد کر دیتے تھے اور بالغوں
کے لئے لکھ کر گلے میں ڈال دیتے تھے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

جنت مانگنے اور آگ سے پناہ چاہنے والوں کے لئے جنت و آگ کی سفارش

۲۳۶۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ الْجَنَّةُ
لِلَّهِمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمِنْ اسْتَجَابَ مِنَ النَّارِ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ النَّارُ لِلَّهِمَّ أَجِدْهُ مِنَ النَّارِ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا
سے جنت مانگے تین بار تو جنت کہتی ہے اے اللہ اس شخص کو جنت میں
داخل کر دے اور جو شخص دوزخ کی آگ سے تین بار پناہ مانگے تو دوزخ
کہتی ہے اے اللہ محفوظ رکھ اس کو آگ سے۔ (ترمذی۔ نسائی)

فصل سوم

سحر وغیرہ سے بچنے کی دعا

۲۳۶۵ عَنِ الْقَعْقَاعِ أَنَّ كَعْبَ الْأَحْبَارِ قَالَ لَوْ لَا
كَلِمَاتٌ أَقُولُهَا لَجَعَلْتَنِي يَهُودِيًّا قِيلَ
لَهُ مَا هِيَ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِ اللَّهِ الْعَظِيمِ الَّذِي
لَيْسَ شَيْءٌ أَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللَّهِ الْتَمَاتِ الَّتِي لَا يَمُوتُ بِزُحْتٍ وَلَا
فَاجِدٍ وَلَا بِأَسْمَاءِ اللَّهِ الْحُسْنَى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ مِنْ

حضرت قعقاعؓ کہتے ہیں کہ کعب احبار نے بیان کیا ہے کہ اگر میں ان
کلمات کو نہ کہتا تو یہودی مجھ کو کہنا دیتے۔ ان سے پوچھا گیا وہ کلمات کیا ہیں
تو انہوں نے کہا اَعُوذُ بِوَجْهِ اللَّهِ الْعَظِيمِ الَّذِي لَيْسَ شَيْءٌ أَعْظَمَ
مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللَّهِ الْتَمَاتِ الَّتِي لَا يَمُوتُ بِزُحْتٍ وَلَا
فَاجِدٍ وَلَا بِأَسْمَاءِ اللَّهِ الْحُسْنَى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ مِنْ

اللّٰهُ الْحَسَنُ مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ مِنْ شَيْءٍ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَمَبْدَأَ - (یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ شے سے جو میں نے نہیں سیکھی اور جن سے میں واقف نہیں اس چیز کی برائی سے جو پیدا کی اور پرگندہ کی اور برابر کی (یعنی جو چیزیں مناسب کامل کلمات کے ذریعہ ان سے کوئی نیکی اور کوئی بدی آگے نہیں جاتی اور خدا کے ان الاعضاء بنائیں)۔ (مالک)

کفر سے پناہ مانگنی چاہئے

۲۳۶۱ وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَانَ أَبِي يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ أَقُولُ لَهَا فَقَالَ أَبِي بَنِيَّ عَمَّنْ أَخَذَتْ هَذَا قُلْتُ عَنْكَ قَالَ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَهَا فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ - (رداۃ السائق والترمذی)

حضرت مسلم بن ابی بکرؓ کہتے ہیں کہ میرے والد ہر فرض نماز کے بعد کہا کرتے تھے اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ (یعنی اے اللہ تعالیٰ میں تیرے ذریعہ کفر سے پناہ مانگتا ہوں اور افلاس اور قبر کے عذاب سے) میں بھی ان کلمات کو پڑھنے لگا۔ میرے باپ نے پوچھا بیٹا تو نے یہ کلمات کس سے سیکھے؟ میں نے عرض کیا آپ سے۔ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کو ہر نماز کے بعد کہا کرتے تھے۔ (نسائی - ترمذی)

۲۳۶۲ إِنْ أَنْتَ لَمْ تَذْكُرْنِي دُبُرِ الصَّلَاةِ وَرَوَى أَحْمَدُ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْكُفْرِ وَاللَّيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَعْدِلُ الْكُفْرَ بِاللَّيْنِ قَالَ نَعَمْ وَفِي رِوَايَةٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ قَالَ رَجُلٌ وَيَعْدِلَانِ قَالَ نَعَمْ - (رداۃ السائق)

لفظ الْحَدِيثِ وَعِنْدَكَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ -

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْكُفْرِ وَاللَّيْنِ (یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ سے ذریعہ کفر سے اور قرض سے) ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا آپ کفر کو قرض کے برابر خیال فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ ایک شخص نے کہا کیا کفر اور فقر دونوں برابر ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ (نسائی)

بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ جَامِعِ دَعَاؤِ كَابِيَانُ

فصل اول

آنحضرت کی دعائے بخشش

۲۳۶۸ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي وَ مَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَايَا وَعَمَلِي وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - (یعنی اے اللہ بخش دے میری خطا کو میری نادانی کو کاموں میں میری زیادتی کو اور اس گناہ کو جس کا علم مجھ سے زیادہ تجھ کو ہے۔ یا اللہ بخش دے میری اس بات کو

وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ قَدْ بَرَّ

جس کو میں نے ارادہ اور سنجیدگی کے ساتھ کیا ہوا اور اس بات کو جو مجھے

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) دل لگی میں کی ہو اور ان باتوں کو جو دانستہ کی ہوں اور یہ تمام باتیں

مجھ میں ہیں۔ اے اللہ بخش دے میرے پہلے گناہوں کو پچھلے گناہوں کو مغفی گناہوں، ظاہر گناہوں اور ان گناہوں کو جن کا علم مجھ سے زیادہ
تجھ کو ہے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پچھے ٹھہرنے والا ہے اور تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔ (بخاری و مسلم)

اصلاح دنیا و آخرت کی دعا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہا کرتے

تھے اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ فِيْ دِيْنِيْ الَّذِيْ هُوَ عَصَمَةُ اَمْرِيْ وَاصْلِحْ لِيْ

دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيْ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ

وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ

رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔ (یعنی اے اللہ درست کر دے میرا دین،

وہ دین جو میرے کاموں کا محافظ ہے اور درست کر دے میری دنیا وہ

دنیا جس میں میری زندگانی ہے اور درست کر دے میری آخرت جس کی طر

مجھ کو جانا ہے اور میری زندگی کو زیادہ کر دے جو سب ہے نیکی کا اور بنا میرے لئے موت کو ہر برائی سے راحت و آرام کا سبب۔) (مسلم)

دعا ہدایت

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتَّقٰى وَالعِفَافَ وَالتَّوْبَةَ اِلَيْكَ

مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَوْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتَّقٰى وَالعِفَافَ وَالتَّوْبَةَ اِلَيْكَ

مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ۔ (یعنی اے اللہ میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پاکدامنی اور بے پروائی)

(مسلم)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے

فرمایا تو یہ پڑھا کر اَللّٰهُمَّ اِهْدِنِيْ سَبِيْلَكَ وَتَقِيْ سَبِيْلَكَ

مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَوْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتَّقٰى وَالعِفَافَ وَالتَّوْبَةَ اِلَيْكَ

مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ۔ (یعنی اے اللہ ہدایت دے مجھ کو اور سیدھا کر مجھ کو) جب تو ہدایت طلب کرے تو سیدھا راستہ چلنے کو تصور

میں رکھ اور جب سوال کرے تو راستی کا تصور کر راستی تیر کا۔ (مسلم)

نومسلم کی دعا

حضرت ابوالکلام اشجعیؒ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص سلام

قبول کرتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نماز سکھاتے اور پھر حکم دیتے کہ

ان کلمات سے دعا مانگا کر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ

وَارْحَمْنِيْ وَارْحَمْنِيْ دُعا مانگا کر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ

وَارْحَمْنِيْ دُعا مانگا کر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ

وَارْحَمْنِيْ دُعا مانگا کر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ

وَارْحَمْنِيْ دُعا مانگا کر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ

وَارْحَمْنِيْ دُعا مانگا کر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ

دنیا و آخرت کے تمام مقاصد کی جامع دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا لیا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَتِيْكَ بِالدُّنْيَا حَسَنَةً وَبِالْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ دُعَايِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَتِيْكَ بِالدُّنْيَا حَسَنَةً

وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
النَّارِ - یعنی اے اللہ عطا فرما ہم کو دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی اور
بجائیم کو دوزخ کے عذاب سے)۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم اسک جامع دعا

۲۳۴۳ وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو يَقُولُ رَبِّ آعِنِّي وَلَا تُعِنِّ عَلَيَّ وَالصُّرِّيَّ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَلَا تَهْدِنِي لِوَيْسِ الْهَدَىٰ لِي وَالصُّرِّيَّ عَلَيَّ وَأَهْدِنِي لِوَيْسِ الْهَدَىٰ لِي وَالصُّرِّيَّ عَلَيَّ مَنْ بَغَىٰ عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَاكِرًا لِّكَ ذَاكِرًا لِّكَ رَاهِبًا لِّكَ مُطَوِّعًا لِّكَ مُجْتَنِبًا لِّكَ أَوْاهًا مَنِيبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَاجِبْ دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَأَهْدِ قَلْبِي وَاسْأَلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي -
حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ اس طرح دعائیں کرتے تھے رَبِّ آعِنِّي وَلَا تُعِنِّ عَلَيَّ وَالصُّرِّيَّ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَلَا تَهْدِنِي لِوَيْسِ الْهَدَىٰ لِي وَالصُّرِّيَّ عَلَيَّ وَأَهْدِنِي لِوَيْسِ الْهَدَىٰ لِي وَالصُّرِّيَّ عَلَيَّ مَنْ بَغَىٰ عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَاكِرًا لِّكَ ذَاكِرًا لِّكَ رَاهِبًا لِّكَ مُطَوِّعًا لِّكَ مُجْتَنِبًا لِّكَ أَوْاهًا مَنِيبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَاجِبْ دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَأَهْدِ قَلْبِي وَاسْأَلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي -
ردِ اَوَالِ التَّوْبَةِ وَابْنُ مَاجَةَ

شکر گزار بنانا اپنا ذکر کرنے والا بنانا اپنے سے ڈرنے والا بنانا اپنا فرماں بردار بنانا اپنی طرف عاجزی کرنیوالا زاری کرنے والا اور رجوع کرنے والا بنانا۔ لے پرورد
میری توبہ قبول فرمائے میرے گناہوں کو دھول ڈال میری دعا قبول کرے میری تجت و دلیل کو باقی رکھے میری زبان کو سچا بنا میرے دل کو ہدایت دے اور
میرے سینہ کی سیاہی نکال دے)۔ (ترمذی - ابوداؤد - ابن ماجہ)

ایمان کے بعد عافیت سے بہتر کوئی دولت نہیں

۲۳۴۵ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنَبَةِ يَكْنِي فَقَالَ سَلُوا اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَّمَّا لُغِطَ بَعْدَ الْبَيْقَيْنِ خَيَّرَ امْنِ الْعَافِيَةِ (رَدِّ اَوَالِ التَّوْبَةِ وَابْنُ مَاجَةَ)
حضرت ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ کھڑے ہوئے پھر روئے اور اس کے بعد فرمایا: خدا تعالیٰ سے بخشش
اور عافیت کو مانگو اس لئے کہ ایمان لانے کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز
کسی کو نہیں دی گئی۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

ترمذی نے کہا یہ حدیث اسناد کے اعتبار سے حسن غریب ہے)۔

سب سے بہتر دعا طلب عافیت سے

۲۳۴۶ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ آتَاكَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ آتَاكَ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ
حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! کوئی دعا بہتر ہے؟ آپ
نے فرمایا اپنے پروردگار سے عافیت اور دنیا و آخرت میں معافات کو مانگو
دوسرے روز وہ پھر آیا اور کہا یا رسول اللہ! کوئی دعا بہتر ہے؟ آپ نے
وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا۔ تیسرے دن وہ شخص پھر آیا اور یہی سوال

لے "مُعَافَاتٌ"، دنیا و آخرت خدا کا عافیت سے رکھنا فرد کو معاشرہ سے اور معاشرہ کو فرد سے - ۱۲

محبت الہی کی طلب کے لئے دعا -

٢٣٤٤ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بَرِيدٍ الْأَخْطَمِيِّ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ
اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّكَ عِنْدَكَ
اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أَحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي
فِيمَا أَحِبُّ اللَّهُمَّ مَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أَحِبُّ
فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيمَا أَحِبُّ -

لے اللہ جو کچھ تو نے اس چیز میں سے جس کو میں پسند کرتا ہوں روک رکھا ہے تو تو اس چیز کو میری فراغت کا سبب قرار دے اس چیز میں جس کو تو پسند کرتا ہے۔ (ترمذی)

ایک عہدہ دعا

(ترندی)

(کرتا ہے)۔

وَعَنِ ابْنِ عَمَرَ قَالَ قَلْبَانَا كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنْ مَقْعَدَيْهِ حَتَّى يَدْعُو
بِهَوَاءِ الدَّعَوَاتِ إِلَيْهِ مُخْبِرًا أَلَلَّهُمْ أَقْسَمُ
لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا نَحْمِلُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَامِيدِكَ
وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتِكَ وَمِنَ الْيَقِينِ
مَا تَهْوُونَ بِهِ عَلَيْنَا مِصْبِيحَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا
بِأَمْثَالِهَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوتِنَا مَا أَحْيَيْنَا وَ
اجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلَى
مَنْ ظَلَمَنَا وَانْقُضْ رَنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا
تَجْعَلْ مِصْبِيحَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا
أَكْبَدَ هَيَاوًا وَلَا مَبْلَغَ عَلَيْنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا
مَنْ لَا يَرْحَمُنَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ

حَسَنٌ غَرِيبٌ)۔

ادرنہ ہمارے مبلغ علم کو ہمارا معلم، نظر بنا اور نہ ہم پر ان لوگوں کو، مسئلہ کر جو رحم کرنے والے نہ ہوں۔ (ترمذی یہ حدیث حن غریب ہے)۔

علم و عمل کی دعا

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ فرمایا کرتے تھے

۲۳۴۹
۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اِنْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ (رواه الترمذي وابن ماجه)
(وقال الترمذي هذا حديث غريب)

اللَّهُمَّ اِنْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ (یعنی اے اللہ جو چیز تو مجھ کو سکھائی ہے اس سے مجھ کو نفع پہنچا وہ چیز سکھا جو نفع لے مجھ کو اور میرے علم کو زیادہ کر خدا تعالیٰ کی تعریف ہے ہر حال میں اور پناہ مانگتا ہوں میں خدا کے ذریعہ دوزخیوں کے حال سے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)
یہ حدیث اسناد کے اعتبار سے غریب ہے۔

نعت و عزت کی دعا

۲۳۸۰ وَعَنْ عَبْدِ بْنِ الْحَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سَمِعَ عِنْدَ جُوهِهِ دَوْحًا كَدَرِي النَّحْلِ فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسَرَى عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَدَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَقْصُصْنَا وَاصْرِفْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاعْطِنَا وَلَا تَحْزِنْنَا وَلَا تُؤْثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضِنَا وَارْضِنَا عَنَّْا شَمَّ قَالَ أُنْزِلَ عَلَى عَشْرِ آيَاتٍ مِّنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ شَمَّ قَدْ أَقْدَأَ فَلَحَ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى خَتَمَ عَشْرَ آيَاتٍ -

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ کے منہ کے قریب شہد کی مکھی کی مانند آواز سنی جاتی۔ پس ایک روز (ہمارے سامنے) وحی نازل ہوئی تو ہم تھوڑی دیر ٹھہرے رہے (تاکہ آپ کی یہ تکلیف دور ہو جائے) جب یہ سختی دور ہو گئی (یعنی آپ کو آفاقہ ہوا) تو آپ نے اپنا منہ قبلہ کی طرف کر لیا اور کہا اللَّهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَقْصُصْنَا وَاصْرِفْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاعْطِنَا وَلَا تَحْزِنْنَا وَلَا تُؤْثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضِنَا عَنَّْا (یعنی اے اللہ زیادہ کر (دنیا اور آخرت کی نعمتیں) اور ان میں کمی نہ کر اور عزت سے رکھ ہم کو (دنیا اور آخرت میں) اور ذلیل نہ کر ہم کو اور عطا کر ہم کو دنیا اور آخرت میں بھلائی) اور نہ محروم رکھ (اس سے) اور مخصوص کر ہم کو (اپنی رحمت و عنایت کے ساتھ) اور مخصوص نہ کر ہمارے مقابلہ میں غیر کو اور راضی

(رواه احمد و الترمذي)

کر ہم کو اور راضی ہو ہم سے) اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ ابھی مجھ پر دس آیتیں نازل ہوئی ہیں جو شخص ان پر عمل کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ دس آیتوں تک (احمد۔ ترمذی)

فصل سوم بنائے کے لئے دعا

۲۳۸۱ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَنِيفٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا مَّرَّ بِرَبِّ الْبَصْرِ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَنِي فَقَالَ إِنَّ شَيْئًا دَعَوْتُ وَإِنْ شِئْتُ صَبَرْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قَالَ فَأَدْعُهُ قَالَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ الوُضُوءَ وَيَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي لِتَقْضِيَ لِي فِي حَاجَتِي هَذِهِ اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِي رِوَاةِ التِّرْمِذِيِّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ -

حضرت عثمان بن حنیفؓ کہتے ہیں کہ ایک کمزور نگاہ والے شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھ کو عافیت مرحمت فرمائے (یعنی ضعف نظر دور ہو جائے) آپ نے فرمایا اگر تو دعا چاہے تو میں تیرے لئے دعا کر دوں اور اگر تو صبر (اور خدا تعالیٰ کی رضا مندی) کا خواستگار ہو تو صبر کر اور صبر تیرے لئے بہتر ہے۔ اس نے کہا دعا کر دیجئے۔ آپ نے اس کو حکم دیا کہ وضو کر اور ابھی طرح سے وضو کر اور ان کلمات کے ساتھ دعا کر اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي لِتَقْضِيَ لِي فِي حَاجَتِي هَذِهِ اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِي (یعنی اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے

ہوتا ہوں تیری طرف تیرے نبی کے وسیلہ بن کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جو نبی رحمت ہیں۔ میں متوجہ ہوتا ہوں تمہارے وسیلہ سے۔ اے نبی! اپنے پروردگار

کی طرف تاکہ وہ حکم لے میری اس حاجت کے بارے میں۔ اے اللہ تعالیٰ خفا قبول فرما اپنے نبی کی میرے حق میں۔ (یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے)۔

داؤد علیہ السلام کی دعا

۲۳۸۲
۱۵ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَمَالِي وَأَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ أَعْمَدَ الْبَشَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَمَانٍ حَسَنٌ غَرِيبٌ)۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی دُعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَاهْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ (یعنی اے اللہ میں تجھ سے اُس عمل کا طالب ہوں جو مجھ کو تیری محبت تک پہنچا دے) اے اللہ تو میرے لئے اپنی محبت کو میری جان، میرے مال اور میرے اہل و عیال سے بھی زیادہ عزیز بنا دے اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب کر دے) راوی کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داؤد علیہ السلام کا ذکر فرماتے اور ان سے حدیث نقل کرتے تو فرماتے کہ وہ سب سے زیادہ عبادت گزار انسان تھے۔ (ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

ایک جامع دعا

۲۳۸۳
۱۶ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلَوةً فَأَوْجَزَ فِيهَا فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفِضْتَ وَادَّ جَزَلْتَ الصَّلَاةَ فَقَالَ أَمَا عَلَى ذَلِكَ لَعَنَتْ دَعَاؤُكُمْ فِيهَا بَدْعَوَاتٍ سَمِعْتُهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ أَبِي عَزْرٍ أَخُو كُنَى عَنْ نَفْسِهِ فَسَأَلَهُ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ وَاخْتَبَرَهُ بِهِ الْقَوْمُ اَللّٰهُمَّ يَعْلَمُكَ الْغَيْبُ وَقَدْ رَتَبْتَ عَلَى الْخَلْقِ اٰحْيَيْنِیْ مَا عَلِمْتَ الْخَلْقُ خَيْرًا اِلَیْ وَتَوَفَّیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا اِلَیْ اَللّٰهُمَّ وَ اَسْأَلُكَ خَشِیَّتَكَ فِی الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ وَ اَسْأَلُكَ کَلِمَةَ الْحَقِّ فِی الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَ اَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنَى وَ اَسْأَلُكَ نَعِیْمًا لَا یَنْفَدُ وَ اَسْأَلُكَ فُرَّةً عَیْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَ اَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ وَ اَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعِشِیِّ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ اَسْأَلُكَ کَذَّةَ النَّظَرِ اِلَیْ وَجْهِكَ وَ الشَّوْقَ اِلَیْ لِقَائِكَ فَوَیْلٌ مِّنْ مَّرَأَةٍ مُّفْرِتَةٍ وَ لَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَیِّنَا

عطار بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عمار بن یاسر نے ہم کو ایک نماز پڑھائی۔ اور انھوں نے نماز میں اختصار سے کام لیا (یعنی نہ تو قرأت کو طویل کیا نہ دعا وغیرہ زیادہ پڑھی) بعض لوگوں نے ان سے کہا آپ نے ہلکی نماز پڑھی اور اس کو اختصار سے ادا کیا۔ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ کو یہ تخفیف مضر نہیں اس لئے کہ میں نے اس نماز میں کئی وہ دُعائیں پڑھیں جن کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ پھر جب عمار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو ان کے پیچھے ان کی قوم کا ایک آدمی ہولیا، اور وہ میرے والد تھے اور حضرت عمار سے وہ دعا پوچھی۔ پھر دعا کو دریافت کرنے کے بعد قوم میں واپس آئے اور اس دعا کو لوگوں کو بتا دیا (جو یہ ہے): اَللّٰهُمَّ یَعْلَمُكَ الْغَیْبُ وَقَدْ رَتَبْتَ عَلَی الْخَلْقِ اٰحْيِیْنِیْ مَا عَلِمْتَ الْخَلْقُ خَیْرًا اِلَیْ وَتَوَفَّیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَیْرًا اِلَیْ اَللّٰهُمَّ وَ اَسْأَلُكَ خَشِیَّتَكَ فِی الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ وَ اَسْأَلُكَ کَلِمَةَ الْحَقِّ فِی الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَ اَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنَى وَ اَسْأَلُكَ نَعِیْمًا لَا یَنْفَدُ وَ اَسْأَلُكَ فُرَّةً عَیْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَ اَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ وَ اَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعِشِیِّ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ اَسْأَلُكَ کَذَّةَ النَّظَرِ اِلَیْ وَجْهِكَ وَ الشَّوْقَ اِلَیْ لِقَائِكَ فَوَیْلٌ مِّنْ مَّرَأَةٍ مُّفْرِتَةٍ وَ لَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَیِّنَا

غَيْرِ مَضَرٍّ اَوْ مُضَرٍّ وَلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَا بِزِينَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هَذَا مَقْهَدًا مِّمَّكَ (ردّ اۃ المسائی)

بمعنی اپنے علم غیب کے اور بحق اپنی قدرت کے مخلوق پر محمد کو زندہ رکھا اس وقت تک جب تک کہ میری زندگی میرے لئے بہتر ہو اور موت دے تو مجھ کو اُس وقت جب کہ تو میرے لئے موت کو بہتر جانتا ہو۔ اور اے اللہ! مانگتا ہوں میں تجھ سے تیرا خوف ظاہر و باطن میں اور مانگتا ہوں میں تجھ سے کہنا کلمہ کا خوشی اور ناراضی میں اور مانگتا ہوں تجھ سے مبالغہ روی افلاس اور خوش حالی کی حالت میں اور مانگتا ہوں تجھ سے ایسی نعمت جو کبھی ختم نہ ہو اور مانگتا ہوں میں تجھ سے ٹھنڈک آنکھ کی جو کبھی ختم نہ ہو اور مانگتا ہوں میں تجھ سے رضا مندی تیری قضا (یعنی حکم) کے بعد اور مانگتا ہوں تجھ سے ٹھنڈک زندگی کی مرنے کے بعد (یعنی راحت) اور مانگتا ہوں تجھ سے لذت دیکھنے کی تیرے چہرے کی طرف اور مانگتا ہوں تجھ سے شوق تیری ملاقات کا ایسا شوق کہ ضرر نہ پہنچائے اور نہ گمراہی کے فتنے میں ڈالے۔ اے اللہ! ہم کو ایمان کی زینت کے ساتھ زینت دے اور دکھا ہم کو سیدھی راہ، وہ سیدھی راہ جس پر چلنے والے لوگ چلتے ہیں۔ (نسائی)

علم نافع و عمل مقبول و حلال رزق کی دعا

۲۳۸۴ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ الْفَجْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَرِزْقًا حَلٰلًا (نسائی)

۱۴ اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم مانگتا ہوں اور عمل مقبول اور پاک و حلال رزق۔ (احمد - ابن ماجہ - بیہقی)

شکر گزار ہونے کی دعا

۲۳۸۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دُعَاءُ خَفِظْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَدْعُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اَعْظَمُ شُكْرًا وَ اَكْثَرُ ذِكْرًا وَ اَتَّبِعْ نَصِيْحَتَكَ وَ احْفَظْ وَصِيَّتَكَ۔ (ردّ اۃ المتروکین)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں یہ ایک دعا ہے جس کو میں نے رسول اللہ ﷺ سے یاد کیا ہے اور اس کو ہمیشہ پڑھتا ہوں اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اَعْظَمُ شُكْرًا وَ اَكْثَرُ ذِكْرًا وَ اَتَّبِعْ نَصِيْحَتَكَ وَ احْفَظْ وَصِيَّتَكَ (یعنی اے اللہ! مجھ کو ایسا بنادے کہ میں تیرا بڑا شکر کروں اور بہت ذکر کروں تیرا اور تیری نصیحت پر عمل کروں اور تیری وصیت کو یاد رکھوں۔) (ترمذی)

صحت وغیرہ کی دعا

۲۳۸۶ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاِمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَ الرِّحْضَ بِالْقَدْرِ (اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے صحت اور بچنا حرام سے) اور امانت اور خوش اخلاقی اور تقدیر پر رضا مندی (بیہقی)

خصائل پر سے بچنے کی دعا

۲۳۸۷ وَعَنْ اُمِّ مَعْبِدَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَ عَمَلِيْ مِنَ الرِّيَآءِ وَ لِسَانِيْ مِنَ الْكِذْبِ وَ عَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَانْتَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَ مَا تَخْفَى الصُّدُوْرُ۔ (ردّ اۃ المسائی)

۲۰ حضرت امّ معبدہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَ عَمَلِيْ مِنَ الرِّيَآءِ وَ لِسَانِيْ مِنَ الْكِذْبِ وَ عَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَانْتَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَ مَا تَخْفَى الصُّدُوْرُ۔ (یعنی اے اللہ پاک کر میرے دل کو نفاق سے اور میرے عمل کو ریا سے اور میری زبان کو سمعوت سے اور میری آنکھ کو خیانت سے، بے شک تو آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور اُس

چیز کو بھی جس کو دل پوشیدہ کر لیتے ہیں۔ (بیہقی)

دنیا و آخرت کی عافیت اور عذاب سے نجات کی دعا مانگو

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان شخص کی عیادت کی جو پرندے کے بچے کی مانند کمزور و ضعیف ہو گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا۔ کیا تو اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگتا تھا؟ اس نے عرض کیا رہاں (یہ دعا مانگتا تھا) اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتُ مَعَافِيَتِيْ فِيْهِ فِي الْاٰخِرَةِ فَتَجَلَّهٖ لِيْ فِي الدُّنْيَا۔ (اے میرے اللہ جو میرا آخرت کو آخرت میں دینے والا ہو پس جلد (نافذ کر دے) تو اس سزا کو میرے لئے دنیا میں) آپ نے کہا اللہ تعالیٰ پاک ہے (تو نے عجیب مانگی) تو اللہ کے عذاب کی طاقت نہیں رکھتا (دنیا میں) اور تو اس کو (آخرت میں بھی) برداشت نہ کر سکے گا۔ تو نے اس طرح کیوں نہ کہا اَللّٰهُمَّ اِنِّتَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رادھی کامیان ہو کہ پھر اس شخص نے خدا سے یہی دعا مانگی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا دی۔ (مسلم)

غیر متحمل چیزوں کی دعا نہ مانگو۔

حضرت مزنیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔ صحابہ رہنے پوچھا کہ مومن اپنے آپ کو کس طرح ذلیل کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اُن بلاؤں میں خود مبتلا ہو جائے جن کی طاقت نہیں رکھتا۔ (بیہقی۔ ترمذی۔ ابن ماجہ اور ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے)

باطن کی ظاہر سے بہتری اور ظاہر کی شائستگی کی دعا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ دعا سکھائی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سِرِّيْ فِيْ خَيْرٍ اَمِّنْ عَلَا نِيَّتِيْ وَاجْعَلْ عَلَا مَآلِحَةَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ مَّآلِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الْقَهَالِ وَلَا الْمُضِلِّ (یعنی اے اللہ میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر بنا اور میرے باطن کو صالح و شائستہ بنا۔ اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی اس چیز کی جو دیتا ہے تو لوگوں کو، یعنی بیوی مال اور اولاد، نہ وہ گمراہ ہوں اور نہ (دوسروں کو) گمراہ کریں) (ترمذی)

۲۳۸۹ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ قَالُوا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا يُطِيعُ (رواه الترمذی وابن ماجہ والبیہقی فی شعب الایمان) قَالَ الترمذی هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۲۳۹۰ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ سِرِّيْ فِيْ خَيْرٍ اَمِّنْ عَلَا نِيَّتِيْ وَاجْعَلْ عَلَا مَآلِحَةَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ مَّآلِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الْقَهَالِ وَلَا الْمُضِلِّ۔ (نَدَاةُ الترمذی)

کتاب المناسک فضل اول افعال و ارکان حج کا بیان

حج عمر بھر میں ایک مرتبہ فرض ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں

۲۳۹۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا۔ لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس تم حج کر
ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج کریں؟ آنحضرتؐ
یہ سنکر خاموش رہے۔ حتیٰ کہ اس شخص نے یہ بات تین مرتبہ کہی پھر
آپؐ نے یہ فرمایا۔ اگر میں کہتا ہوں کہ ہاں تو البتہ حج فرض ہو جاتا ہر سال
اور تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ پھر آپؐ فرمایا تم چھوڑ دو حج کو
جب تک کہ چھوڑ دوں میں تم کو (یعنی مجھ سے یہ نہ پوچھو کہ فرض کب
اور کتنی بار انجام دیا جائے۔ جب تک میں خود بیان نہ کروں) اس
لئے کہ وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے کثرتِ سوال اور اپنے انبیاء کے متعلق
بات سے منع کروں تو تم اس کو چھوڑ دو۔ (مسلم)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ
فَحُجُّوا فَقَالَ رَجُلٌ أَكُلَّ عَامٍ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ فَسَلْتُ
حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجِبَتْ وَلَمَّا
اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا
هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سَعْيِهِ إِيَّاهُمْ وَ
أَخِيْلًا فِيهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ
فَأَتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ
فَذَرُوهُ - (ردوۃ المسلم)

کون سا عمل بہتر ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا گیا کہ کونسا عمل بہتر ہے؟ فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔
پھر پوچھا گیا کہ اس کے بعد؟ فرمایا خدا کی راہ میں جہاد کرنا۔ پھر پوچھا گیا
اس کے بعد؟ فرمایا حج مقبول۔ (بخاری و مسلم)

۲۳۹۲ وَعَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا
قَالَ حَجٌّ مُتَقَبَّلٌ - (متفق علیہ)

صرف اللہ تعالیٰ کے لئے حج کرنے والے کی سعادت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے حج کرے اور اس میں (اپنی بیوی) صحبت
نہ کرے یا سپردہ کلام نہ کرے اور فسق (یعنی گناہ کبیرہ) نہ کرے تو وہ حج کر کے
پاک و صاف آتا ہے گویا آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا ہے (بخاری و مسلم)

۲۳۹۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ
كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ - (متفق علیہ)

حج کا ثمرہ جنت ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ
دوسرے عمرہ تک دونوں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مقبول کا
بدلہ صرف جنت ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۳۹۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا مِنَ الْحُجَّ
الْمَبْرُورِ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ - (متفق علیہ)

رمضان میں عمرہ کا ثواب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔
(بخاری و مسلم)

۲۳۹۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُمْرَةَ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حُجَّةً
- (متفق علیہ)

نابالغ کو بھی حج کا ثواب ملتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مقامِ رَدَّ حَاف میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو ایک قافلہ ملا۔ آپؐ نے پوچھا تم کون لوگ ہو؟ انھوں نے کہا ہم مسلمان

۲۳۹۶ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَفِي رُكْبَاءٍ بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مِنَ الْقَوْمِ قَالُوا

ہیں۔ پھر قافلہ والوں نے پوچھا تم کون ہو؟ فرمایا اللہ کا رسول! پھر قافلہ کی ایک عورت نے اپنے بچے کو دکھا کر آپے پوچھا۔ کیا اس بچہ پر بھی حج (فرض) ہے آپ نے فرمایا ہاں اور تجھ کو (بھی) تو اب ہے۔ (مسلم)

الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا مَنْ أَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةً صَبِيًّا فَقَالَتْ أَلَيْذَا حَجَّ
قَالَ نَعَمْ وَلَكَ أَجْرٌ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسرے کی طہارت سے حج کرنے کا مسئلہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے فرض حج نے تیرے بڑے باپ کو پایا (یعنی خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج کو فرض کیا ہے اور وہ فرض میرے باپ پر اس وقت عائد ہوا ہے کہ جب وہ بوڑھا ہو چکا ہے اور اس پر نہیں چل سکتا، کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ اور یہ آپ کا (آخری حج) حجة الوداع کا واقعہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۳۹۷ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً مِّنْ خَثْعَمٍ قَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي
الْحَجِّ أَذْرَكَتُ ابْنِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى
الرَّاحِلَةِ أَفَأَحْجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي
حَجَّةِ الْوَدَاعِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ میری بہن نے حج کی نذر مانی تھی (اور زندقہ پوری کرنے سے پہلے وہ مر گئی)۔ آپ نے فرمایا اگر اس پر قرض ہو تو کیا تو اس کو ادا نہ کرتا؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا تو پھر خدا تعالیٰ کا قرض بھی ادا کر وادرا اس کا ادا کرنا زیادہ ضروری ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۳۹۸ وَعَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحْجَّ وَلِأَنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتُ
قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِي دَيْنَ اللَّهِ فَهُوَ أَحَقُّ
بِالْقَضَاءِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عورت، خاوند یا محرم کے بغیر حج کو نہیں جاسکتی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے (یعنی غیر مرد و عورت تنہائی میں یکجانہ ہوں) اور عورت سفر نہ کرے مگر محرم کے ساتھ (محرم وہ شخص جس سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہو) ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا
میرا نام فلاں فلاں غزوہ (آنحضرت کی قیادت میں جہاد) میں لکھا گیا ہے اور میری بیوی حج کو جانے والی ہے۔ آپ نے فرمایا تو اپنی عورت کے ساتھ جا اور اس کے ساتھ حج کر۔ (بخاری و مسلم)

۲۳۹۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَخْلُوتُ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا تُسَافِرُ
امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مُحَرَّمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَكُنْتُ فِي غَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجْتُ امْرَأَةً
حَاجَةً قَالَ أَذْهَبَ فَأُحْجِجْ مَعَ امْرَأَتِكَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عورت کا جہاد حج سے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد پر جانے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا تمہارا جہاد حج ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۴۰۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكَ كُنَّ الْحَجُّ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

خاوند یا محرم کے بغیر عورت کے سفر کی حد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت ایک رات اور ایک دن کی مسافت کا سفر نہ کرے مگر اس وقت جب کہ اس کے ساتھ محرم ہو۔ (بخاری و مسلم)

۲۴۰۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمٍ
وَلَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مُحَرَّمٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

موافقت حج

۲۴۰۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَقَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَا أَهْلَ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلَا أَهْلَ تَجْدٍ مَثَرَنَ الْمَنَازِلِ وَلَا أَهْلَ الْيَمَنِ يَكْتَلِمَ فَهَتَّ لَهَتْ وَلَمِنَ أَتَى عَلَيْهِنَ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لَمَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَهَلَهُ مِنْ أَهْلِهِ وَكَذَاكَ وَكَذَاكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يَهْلَوْنَ مِنْهَا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کی جگہ مقرر کر دی ہے (مقیات) مدینہ والوں کے لئے، ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لئے جحفہ اور نجد والوں کے لئے قرن منازل اور یمن والوں کے لئے یلم۔ یہ تمام مقامات احرام باندھنے کے ہیں اور جو شخص ان شہروں کا نہ ہو یعنی دوسرے شہروں کا رہنے والا ہو اور ان مقامات میں سے کسی مقام سے گزرے وہ اسی مقام سے احرام باندھے اور یہ احرام ان لوگوں کے لئے ہے جو حج و عمرہ کے ارادہ سے ادھر سے گزریں اور جو لوگ ان مقامات پر رہتے ہیں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں اور اسی طرح یہاں تک کہ مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں بخاری و مسلم

۲۴۰۳ وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيقِ الْآخَرِ الْجُحْفَةُ وَمَهَلُّ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عَدِيٍّ وَمَهَلُّ أَهْلِ تَجْدٍ قَرْنٌ وَمَهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ يَكْتَلِمُ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور دوسری جگہ احرام باندھنے کی مدینہ والوں کے لئے جحفہ ہے اور عراق والے ذات عرق سے احرام باندھیں اور نجد والے قرن سے اور یمن والے یلم سے۔ (مسلم)

انحضرت کے حج و عمرہ کی تعداد

۲۴۰۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ عُمَرَةً مِنَ الْحُدَايْبَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مِنَ الْحَجَّةِ أَنْتَ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مَعَ حَجَّتِهِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے اور چاروں ذی قعدہ کے ہینے میں گمروہ عمرہ جو اپنے حج کے ساتھ کیا وہ ذی الحج کے ہینے میں کیا تھا اور وہ تینوں عمرے جو ذی قعدہ میں کئے تھے یہ ہیں) ایک عمرہ اپنے حدیبیہ سے کیا ذی قعدہ کے ہینے میں اور دوسرا عمرہ آئندہ سال اپنے کیا اور وہ بھی ذی قعدہ میں اور تیسرا عمرہ اپنے جعرانہ سے کیا جہاں غزوہ حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا تھا اور وہ بھی ذی قعدہ میں اور چوتھا عمرہ آپ نے حج کے ساتھ کیا وہ ذی الحج میں کیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

حج سے پہلے اپنے دو عمرے کئے یا نہیں

۲۴۰۵ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحْجَّ مَرَّتَيْنِ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج سے پہلے دو عمرے کئے اور وہ دونوں ذی قعدہ کے ہینے میں کئے۔ (بخاری)

فصل دوم

حج صرف ایک مرتبہ فرض ہے

۲۴۰۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے۔ اَقْرَعُ بن حابس نے کہا یا رسول اللہؐ ہر سال؟ آپ نے فرمایا اگر میں کہہ دیتا تو ہر سال واجب ہوتا (یعنی ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا) اور ہر سال واجب ہوتا تو اس کو ادا نہ کر سکتے اور نہ ادا کرنے کی طاقت رکھتے۔ حج ساری زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے اور جو شخص اس سے زیادہ کرے وہ نفل ہے۔ (احمد۔ نسائی۔ دارمی)

باوجود قدرت کے حج نہ کرنے والے کے لئے وعید

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خور و نوش کے خرچ اور بیت اللہ تک پہنچانے والی سواری کے مصارف کا مالک (اور اہل ہو) اور پھر بھی اس نے حج نہیں کیا تو اس کے یہودی یا نصرانی ہو کر مرنے میں کوئی فرق نہیں ہے اور اس لئے کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے وَ لِلّٰہِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْہِ سَبِيْلًا یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا لوگوں پر فرض ہے جب کہ وہ زاد و راحلہ کی قوت رکھتا ہو (یعنی حج کے تمام ضروری مصارف کرنے کی استطاعت رکھتا ہو) (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند پر اعتراض ہے کیونکہ ہلال بن عبد اللہ مجہول اور حارث حدیث میں ضعیف ہے)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ضرورت (یعنی حج اور نکاح کا ترک کر دینا) اسلام میں جائز نہیں ہے (یعنی جو کوئی حج اور نکاح نہ کرے وہ مسلمان نہیں ہے) (مسند احمد)۔

حج علی القور واجب ہے یا علی التراخی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حج کا ارادہ کرے تو پھر جلدی سے اُس کو پورا کرے۔

(ابوداؤد۔ دارمی)

حج وعمرہ ساتھ کرنے کا حکم

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج اور عمرہ کو یکے بعد دیگر ادا کرو (یعنی حج قرآن کا احرام باندھو کہ اس میں حج اور عمرہ دونوں ہوتے ہیں) اس لئے کہ یہ دونوں افلاس اول گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے چاندی اور سونے کے میل کو دور کر دیتی ہے۔ اور حج مقبول کا بدلہ صرف جنت ہے (ترمذی۔ نسائی۔ احمد اور ابن ماجہ نے اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے لفظ حَبَّتِ الْحَدِيدُ تک روایت کیا ہے)۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فِقَامًا إِلَّا فَرَعُ ابْنِ حَابِسٍ فَقَالَ آفِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَوُفُّهَا نَعَمْ لَوْ جَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوا بِهَا وَلَمْ تَسْتَطِيعُوا وَالْحَجُّ مَرَّةً فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

۲۴۰۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تَبْلُغُهُ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ لِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۝ رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَهَلَالُ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَجْهُولٌ وَالْحَارِثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ -

۲۴۰۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرُودَةَ فِي الْإِسْلَامِ -

رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ

۲۴۰۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدَا الْحَجَّ فَلْيَجْعَلْ -

رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ

۲۴۱۰ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا ابْنَ الْحَجَّةِ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِبَرُ حَبَّتِ الْحَدِيدُ وَالذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ - رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ قَاجَةَ عَنْ عُمَرَ إِلَى قَوْلِهِ حَبَّتِ الْحَدِيدُ -

حج کی شرائط

۲۲۱۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ دَجْلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ فَقَالَ الزَّادُ وَالزَّاحِلَةُ۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا۔ یا رسول اللہ! حج کو کیا چیز واجب کرتی ہے؟ فرمایا زاد اور زاحلہ یعنی آمدورفت کا کر ایہ دوران سفر کھانے کا خرچ اور تمام اہل و عیال کے خورد و نوش کا بند و بست۔ (ترمذی ابن ماجہ)

حاجی کی صفت و کیفیت

۲۲۱۲ وَعَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْحَاجُّ قَالَ الشَّعْتُ الْتِفْلُ فَقَالَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آتَى الْحَجَّ أَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالْتَجُّ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّبِيلُ قَالَ زَادٌ وَزَاحِلَةٌ۔ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ حاجی کی صفت کیا ہے؟ فرمایا غبار آلود سر اور پریشان بال۔ دوسرے شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! حج کے امور میں کونسی باتیں زیادہ ثواب کا باعث بنتی ہیں؟ فرمایا البیک کے ساتھ آواز بلند کرنا اور قربانی کے خون کا بہانا۔ تیسرے شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! سبیل سے کیا مراد ہے (یعنی من استطاع الیہ سبیلاً طے) فرمایا سار سفر کے لئے سامان خورد و نوش اور آمدورفت کی سواری۔ (شرح السنہ)

باپ کی طرف سے حج کرنے کی اجازت

۲۲۱۳ وَعَنِ ابْنِ رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ أَنَّهُ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ آتَى شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمَرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِر۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالتَّشَائِي وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرا بوڑھا باپ (اتنا کمزور ہے کہ) حج و عمرہ کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ سواری پر سفر کرنے کی اس میں قوت ہے۔ آپ نے فرمایا تو اپنی باپ کی طرف سے حج و عمرہ کر لے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

دوسرے کی طرف سے حج کرنے سے پہلے کیا اپنا حج کئے ہونا ضروری ہے

۲۲۱۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ قَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ آخَرِي أَوْ قَرِيبِي لِي قَالَ أَحَبَّتْ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ لَا قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ۔ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَابُودَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہتے سنا۔ ولبتیک شبرمہ کی طرف سے "آپ نے پوچھا شبرمہ کون ہے؟ اس نے کہا میرا بھائی یا یہ کہا کہ "میرا عزیز" آپ نے فرمایا کیا تو اپنی طرف سے حج کر چکا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا پہلے اپنی طرف سے حج کر اور پھر شبرمہ کی جانب سے۔ (شافعی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

مشرق والوں کی میقات

۲۲۱۵ وَعَنْهُ قَالَ وَقَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعُقَيْقَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مشرق کے لئے احرام بالعبقہ کی جگہ عقیق مقرر کی ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۲۴۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتْ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عَرِيقٍ۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عراق والوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ عریق مقرر کی ہے۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) (ابو داؤد - ترمذی)

مہقات سے پہلے احرام باندھنا افضل ہے

۲۴۱۳ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَهْلَ حُجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ أَوْ دَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص احرام باندھے حج اور عمرہ کا مسجد اقصیٰ (المقدس) سے مسجد حرام (یعنی مکہ) تک اس کے تمام گناہ پھیلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں یا جنت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) (ابو داؤد - ابن ماجہ)

فصل سوم

حج میں لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانے سے اجتناب کرو

۲۴۱۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يُحْجُونَ فَلَا يَتَنَزَّوْنَ وَيَقُولُونَ فَحَبِ الْمَتَوَكِّلُونَ فَإِذَا قَدِمُوا مَكَّةَ سَأَلُوا النَّاسَ فَاَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى۔
حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ یمن کے لوگ کھانے پینے کا سامان ساتھ نہ لیتے اور حج کرنے چلے آتے اور کہتے ہم تو متوکل لوگ ہیں۔ پھر جب وہ مکہ آتے تو لوگوں سے سوال کرتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى یعنی سامانِ خورد و نوش ساتھ لو، اور بہترین توشہ تقویٰ ہے (بخاری)

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عورتوں کا جہاد و عمرہ ہے

۲۴۱۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمْ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا مَالَ فِيهِ الْحُجَّةُ وَالْعُمْرَةُ۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کیا عورتوں پر بھی (جہاد) فرض ہے؟ آپ نے فرمایا، ہاں ان پر ایسا جہاد فرض ہے جس میں خون ریزی نہیں ہے اور وہ حج اور عمرہ ہے۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) (ابن ماجہ)

بغیر عذر فرض حج نہ کرنے والے کے لئے وعید

۲۴۲۰ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ أَوْ سُلْطَانٌ جَائِعٌ أَوْ مَرَضٌ حَائِثٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحْجْ فَلَيْمَتْ نِسَاءُ يَهُودِيَا وَنِسَاءُ نَمَرُوتَ (وَأَهْلِ الدِّيَارِ)
حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو حج سے نہ روک رکھا ہو ظاہری حاجت یا ظالم بادشاہ نے یا خطرناک مرض نے اور وہ مر گیا اور حج نہ کیا پس اس کو اختیار ہے یہودی ہو کر مرے یا نمرانی ہو کر۔ (دارمی)

حج و عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہوتے ہیں

۲۴۲۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْحَاجُّ وَالْعُمْرَادُ فَنَدَى اللَّهُ إِنَّ دَعْوَهُ أَجَابَتْهُمْ وَلَئِنْ اسْتَغْفَرُوا وَكَفَّرَ لَهُمْ۔
حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ کرنے والے خدا تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر وہ دعا مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ سے تو وہ قبول فرماتا ہے اور مغفرت چاہتے ہیں تو بخش دیتا ہے۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) (ابن ماجہ)

۲۴۲۲ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَفَدُ اللَّهُ ثَلَاثَةَ الْغَازِي وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تین اقسام کے ہجرات ہیں۔ جہاد کرنے والا اور حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا۔ (نسائی۔ بیہقی)

حج کر کے واپس آنے والے سے سلام مصافحہ کرو

۲۴۲۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقِيتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَهَاجُّهُ وَمَوْلَا أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتَهُ فَإِنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ - رَوَاهُ أَحْمَدُ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تو کسی حاجی سے ملے تو اس کو سلام کر اور مصافحہ کر اور اس سے درخواست کر کہ وہ تیرے لئے مغفرت کی دعا مانگے اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اس لئے کہ وہ بخشش کیا گیا ہے۔ (احمد)

حج و عمرہ کی راہ میں مرجانے والے کو پورا ثواب ملتا ہے

۲۴۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ غَازِيًا ثُمَّ مَاتَ فِي طَرِيقِهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ الْغَازِي وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کے ارادہ سے نکلا اور پھر راستہ ہی میں مر گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے حجاج، حاجی اور عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ (بیہقی)

بَابُ الْإِحْرَامِ وَالتَّلْبِيَةِ

احرام باندھنے اور لبیک کہنے کا بیان

فصل اول

احرام میں خوشبو لگانے کا مسئلہ

۲۴۲۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْرَامًا قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْعِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے احرام میں آپ کے احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتی اور احرام باندھنے سے پہلے جب آپ بیت اللہ کے طواف کو جاتے اس وقت بھی خوشبو لگاتی اور اس خوشبو میں مشک بھی ہوتا تھا گویا میں اب بھی آپ کی مانگ میں خوشبو کی جگہ کو دیکھ رہی ہوں اس حال میں کہ آپ احرام باندھے ہوئے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

تلبیہ و تلبیہ

۲۴۲۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَيِّئُ مُلَبَّدًا يَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ملبد آواز سے اس طرح تلبیہ کہتے سنا جب آپ تلبید کہتے ہوئے تھے لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَ

الْحَمْدُ وَالنِّعْمَةُ لَكَ يَا مُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ (یعنی حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اے اللہ! لک لا ینید علیٰ ہوا لای الکلمات۔)

رُمتفق علیہ) نہیں، حاضر ہوں تیری خدمت میں ساری تعریفیں اور نعمت تیرے ہی لئے ہیں اور بادشاہت بھی تیرا کوئی شریک نہیں) آپ ان کلمات سے زیادہ نہ کہتے۔ (بخاری و مسلم)

تلبیہ کب کیا جائے

۲۲۲۷ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَجُلُهُ فِي الْغَرَزِ وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً أَهْلًا مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔ (رُمتفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے پاؤں کو رکاب میں داخل کر لیتے (یعنی سواری پر بیٹھ جاتے) اور اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہو جاتی تو آپ مسجد ذوالحلیفہ کے قریب ٹھہرتے اور وہاں سے احرام باندھتے۔ (بخاری و مسلم)

تلبیہ کا ذکر اور حج کی قسمیں

۲۲۲۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرًا خَرِبًا كَحَجٍّ مَرَاثًا۔

حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حج کو) چلے اس سال میں کہ ہم حج کے لئے چلا تے تھے۔ (مسلم)

۲۲۲۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَالِحَةَ وَإِنَّهُمْ لَيَصْرَحُونَ بِهِمَا جَمِيعًا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں (سواری پر) ابوطالحر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور صحابہ حج و عمرہ دونوں کے لئے چلا چلا کر تلبیہ کہتے تھے۔ (بخاری)

۲۲۳۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهْلًا بِعُمَرَةَ وَمِنَّا مَنْ أَهْلًا بِحَجٍّ وَمِنَّا مَنْ أَهْلًا بِالْحَجِّ وَأَهْلًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهْلًا بِعُمَرَةَ فَخَلَّ وَأَمَّا مَنْ أَهْلًا بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يُحَلِّوْا حَتَّى كَانَ يَوْمُ الْمُنَاذَرَةِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری حج) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا تھا پھر جس نے ہم میں سے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ تو حلال ہو گیا اور جس نے صرف حج کا یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا وہ حلال نہ ہوئے یہاں تک کہ قربانی کا دن آگیا۔

(رُمتفق علیہ) (بخاری و مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حج

۲۲۳۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَنَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ بَدَأَ فَأَهْلًا بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهْلًا بِالْحَجِّ۔ (رُمتفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں تمنا کی (یعنی عمرہ کا احرام باندھ کر حج کا احرام باندھا) اول آئے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور پھر حج کا احرام باندھ لیا۔ (بخاری و مسلم)

لہ تلبیہ کرنا یہ ہے کہ احرام باندھنے والے اپنے سر کے بالوں میں گوندا یا خطمی یا اور کوئی شے لگا لیتے ہیں کہ بال چپک جائیں اور مل جائیں،

اور ان پر گرد و غبار کا اثر نہ ہو اور جو میں نہ پڑیں۔ ۱۲ مترجم

فصل دوم

احرام کے کپڑے

۲۴۳۲ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لَا هُلَالِيهِ وَاعْتَسَلَ - حضرت زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کے لئے کپڑے اتارے اور غسل کیا اور کھجور دواۓ الترمذی والداری (ترمذی - دارمی)

تلبیہ کا ذکر

۲۴۳۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيَّ رَأْسَهُ بِالْعُسَلِ - حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کے بال ان چیزوں سے جن سے سرد ہو جاتا ہے (الوداد) (رداۓ ابوداؤد)

تلبیہ میں آواز بلند کرنے کا حکم

۲۴۳۴ وَعَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - آتَانِي جِدْرٌ مِثْلُ قَامَرَةٍ أَنْ أَمْرًا صَحَابِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْأَهْلَالِ أَوِ التَّلْبِيَةِ - (رداۓ مالک و الترمذی و ابوداؤد و النسائی و ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ) - خلد بن سائبؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ کو حکم دیا کہ میں اپنے صحابہؓ کو اس کا حکم دوں کہ وہ احرام باندھنے وقت یا لبیک کہتے وقت اپنی آوازوں کو بلند کریں (یعنی چلا چلا کر لبیک کہیں)۔ (ترمذی - مالک - ابوداؤد - نسائی - ابن ماجہ - دارمی)

لبیک کہنے والے کی فضیلت و عظمت

۲۴۳۵ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّي إِلَّا لَبِّي مِنَ عَن يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجْرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَلَا رَحْتَهُ تَقَطَّعَ الْأَرْضُ مِنْ هَهُنَا وَهَهُنَا (رداۓ الترمذی ابن ماجہ) - حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان جب لبیک کہتا ہے تو دائیں بائیں کے پتھر، درخت اور مٹی کے ڈھیلے لبیک کہتے ہیں یہاں تک کہ ادھر کی ساری اور ادھر کی ساری زمین۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

احرام کے لئے دو رکعت نماز پڑھنا مسنون ہے

۲۴۳۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بِيَذِي الْحُلَيْفَةِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ بِهَوْلٍ لَأَعْلَى الْكَلِمَاتِ وَيَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَشِمَالِهِ وَخَيْرٌ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرُّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ - (ترمذی و النسائی و ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ) - حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت نماز پڑھتے پھر مسجد ذوالحلیفہ کے قریب پہنچ کر آپ ان کلمات کے ساتھ تلبیہ کہتے: اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ وَشِمَالِهِ وَخَيْرٌ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرُّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ (یعنی اے اللہ میں حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور نیک نیتی حاصل کرتا ہوں تیری خدمت میں اور بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے حاضر ہوں تیری خدمت میں اور رغبت اور توجہ تیری ہی طرف ہے اور عمل تیرے ہی لئے ہے) (بخاری و مسلم)

تلبیہ کے بعد ورود و دعا

۲۴۳۷ وَعَنْ عُمَارَةَ ابْنِ حُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ - حضرت عمار بن حزمہ بن ثابتؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہنے سے فارغ ہوتے تو خدا تعالیٰ سے اس کی خوشنودی

تَلْبِيَّتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَتْهُ الْجَنَّةُ وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَتِهِ
مِنَ النَّارِ - (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ) طلب کرتے - (شافعی)

فضل سوم

حجۃ الوداع کے موقع پر اعلان عام

۲۴۳۸ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمَّا أَرَادَ الْحَجَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوا فَلََمَّا أَتَى
الْبَيْدَاءَ أَحْرَمَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حج کا
ارادہ فرمایا تو اعلان کر دیا اور لوگ جمع ہو گئے پھر میدانِ بیداء میں
پہنچ کر احرام باندھا - (بخاری)

مشرکوں کا تلبیہ

۲۴۳۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُونَ
يَقُولُونَ لَتَبَيْتِكَ لَا شَرِيكَ لَكَ تَوَسَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَفْشَوْسَ بَنِي إِسْرَءِيلَ (اتنا کہو۔ اس سے زیادہ نہ کہو۔ مگر وہ اس کے
بعد کہتے اَلَا شَرِيكَاهُ هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَفَاعْلَاكُ) (مشرکین کے تلبیہ کا
ترجمہ یہ ہے۔ حاضر ہوں میں تیری خدمت میں تیرا کوئی شریک نہیں مگر وہ
شریک جو تیری ملک ہے تو اُس کا مالک ہے اور وہ شریک تیرا مالک نہیں)
مشرکین ان کلمات کو کہتے اور بیت اللہ کا طواف کرتے۔

بَابُ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

حجۃ الوداع کے واقعہ کا بیان

فضل اول

حجۃ الوداع کی تفصیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی زبانی

۲۴۴۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَتَ بِالْمَدِينَةِ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحْجَّ
ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ فِي الْعَاشِرَةِ ابْنَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ
الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا
ذُو الْحُلَيْفَةِ قَوْلَدَاتِ اسْمَاءَ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدِ بْنِ
أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَشْفِرِي
بِثَوْبٍ وَآخِرِ مِي فَصَلِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ إِذَا اسْتَوَى
بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهْلُ يَالْتَوْحِيدَ لَتَبَيْتِكَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت
کے بعد مدینہ میں نو برس رہے اور اس عرصہ میں حج نہیں کیا۔ دسویں
سال آپ نے حج کی عام اطلاع دی اور ان الفاظ میں منادی کر دی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس اعلان
کو سن کر کثرت سے آدمی جمع ہو گئے (بعض لوگوں کا بیان ہے کہ
تو بے ہزار آدمی تھے بعض ایک لاکھ چودہ ہزار اور بعض ایک
لاکھ چوبیس ہزار بتاتے ہیں) مسلمانوں کی ایک جماعت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئی جب ہم ذوالحلیفہ پہنچے تو اسماء بنت
عمیس کے بطن سے محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آدمی بھیج کر دریافت کیا کہ میں کیا کروں؟ آپ نے
فرمایا کہ غسل کر لنگوٹ باندھ اور پھر احرام باندھ۔ پھر رسول اللہ

اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ
 إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ
 قَالَ جَابِرٌ لَنَا نِسِيءٌ إِلَّا الْحُجَّةُ لَنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ
 حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ
 فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى
 مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَتَرَدَّى وَاجْتَدَى مِنْ مَقَامِ
 إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
 الْبَيْتِ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ تَرَدَّى فِي الرُّكْنِ
 قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْكَافِرُونَ
 ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ
 إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَفَى مِنَ الصَّفَا قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ
 مِن شَعَائِرِ اللَّهِ أَمَّا إِذَا مَا ابْدَأَ الْحَمْدَ لِلَّهِ
 بِهَمْدٍ أَلِ الصَّفَا قَرَى عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ
 انْقِبَةَ فَوَحَّدَ اللَّهَ وَكَتَبَهُ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
 وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
 أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ
 وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِثْلَ هَذَا أَنْتَ
 مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشَى إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى انْصَبَتْ
 قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ سَعَى حَتَّى إِذَا اصْبَعًا
 مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ ففَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا
 فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا كَانَ اخِرُ طَوَانِي عَلَى
 الْمَرْوَةِ نَادَى وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ وَالنَّاسُ حَوْلَهُ
 فَقَالَ لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِئِي مَا سُدَّتْ بَابِي
 لَمْ أَسْقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ
 مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَجِزْ وَلْيَجْعَلْهَا
 عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ ابْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ
 فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِيَّاهُ هَذَا أَمْرٌ لَا يَبْدُ
 فَشَبَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ
 وَاحِدَةً فِي الْأُخْرَى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي
 الْحُجَّةِ مَرَّتَيْنِ لَا بَدَلَ لَهَا أَبَدًا وَأَقْدَمَ عَلَى

صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ذوالخلیفہ میں نماز پڑھی پھر (اپنی اونٹنی) قصو آپسوار ہوئے یہاں تک کہ جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر میدان بیداء میں پہنچی تو آپ نے بلند آواز سے (اس طرح) لبیک کہی لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ۔ حضرت جابر رضی کا بیان ہے کہ آپ پہلے دھیم اس مہینہ میں) صرف حج کی نیت کیا کرتے تھے اور عمرے کو ہم جانتے بھی نہ تھے پھر جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں پہنچے تو بوسہ دیا حجرِ اسود کو اور سات مرتبہ طواف کیا رُبَّيْتُ اللہ تین مرتبہ دَوْر کر اور چار مرتبہ اپنی مناسب رفتار سے۔ پھر آگے بڑھے مقامِ ابراہیم کی طرف اور پڑھی زبی صلی اللہ علیہ وسلم نے) یہ آیت وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى (اور بناؤ تم مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ) اور وہاں دو رکعت نماز مقامِ ابراہیم اور بیت اللہ کے درمیان پڑھی۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ان دونوں رکعتوں میں ”قُلْ هُوَ اللہُ أَحَدٌ“ اور ”قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ“ پڑھیں۔ پھر کوئے حجرِ اسود کی طرف اور اس کو بوسہ دیا پھر مسجد کے دروازہ باب القفار سے باہر نکلے اور جب صفا کے قریب پہنچے تو یہ آیت پڑھی إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللہِ (یعنی صفا و مروہ (دونوں پہاڑیاں) اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں) پھر حضور نے فرمایا۔ شروع کرتا ہوں (اس پہاڑی سے) جس سے اپنے کلام میں خدا تعالیٰ شروع کیا۔ پس شروع کیا صفا سے اور اس پر چڑھے حتیٰ کہ دیکھا خانہ کعبہ کو اور پھر بیت اللہ کے سامنے کھڑے ہو کر خدا کی وحدانیت بیان کی اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی کی لَا إِلَهَ إِلَّا اللہ اور اللہ الْكَوْكَبُ پھر فرمایا لَا إِلَهَ إِلَّا اللہ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللہ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللہ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا قُلْتُمْ حِينَ فَرَضْتُمْ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَهْلٌ بِمَا أَهَلَ بِهِ رَسُولُكَ قَالَ فَإِن مَعِيَ الْهَدْيُ فَلَا تَحِلَّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِينَ قَدِمَ بِهِ عَلَيْهِ مِنَ الْيَمَنِ وَاللَّيْثِ أَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَرُوا إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ النَّوْذِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلَى مَنًى فَأَهَلُّوا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمَلًا بِمَا الظَّهْرُ وَالْعَصَا وَالْمِعْرَبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَهُ بِقَبَّةٍ مِّنْ شَعْرِ تَضَرَّبَ لَهُ بِبَنِيَّةٍ فَسَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشْكُ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَقَفَ عِنْدَ الْمُشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاجَاذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقَبَّةَ قَدْ صُرِبَتْ لَهُ بِبَنِيَّةٍ فَذَلَّ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالنَّصْوَاءِ فَوُحِلَتْ لَهُ فَأَتَى بَطْنَ الْوَادِي خُطِبَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَآمَرَ الْأَكْثَمَ حَرَامَ عَلَيْكُمْ كَحَرَمِهِ يَوْمَكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا لَا كُلُّ شَيْءٍ مِّنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمِي مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَإِنِ أَوَّلَ دِمَاءٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا حِمٌّ ابْنُ رَبِيعَةَ ابْنُ الْحَارِثِ وَكَانَ مُسْتَضْمَعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هَذِيْلٌ وَرَبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبَا أَضَعُ مِنْ رَبَا نَارِ بَاعِبَا بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِمَا مَاتَ اللَّهُ وَاسْتَحْلَلْتُمُوهُنَّ وَوُجَّهَتْ بِكَلِمَةِ اللَّهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُؤْطَيْنَ قُرْشًا أَحَدًا أَتَكُونُونَ فَإِن فَعَلْتُمْ ذَلِكَ فَأَمْرٌ بُوْهُنَ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَيَّنٍّ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَ

اور چڑھنے کے تو آہستہ چلے یہاں تک کہ وہ کے کے مردہ کے اوپر پہنچ گئے اور وہاں پر بھی وہی کیا جو صغیر کیا تھا۔ جب آپ آخری مرتبہ مردہ پر پہنچے تو آپ نے لوگوں سے پکار کر کہا۔ اس وقت آپ مردہ پر تھے اور لوگ نیچے کھڑے تھے (آئیے ان کو مخاطب کر کے فرمایا) اگر پہلے سے حج کو قربانی معلوم ہوتی جو بعد کو معلوم ہوئی تو ہدی کو اپنے ساتھ نہ لاتا یعنی قربانی کے جانور کو) اور اپنے حج کو عمرہ میں منتقل کر دیتا۔ پس تم میں سے جو شخص اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لایا ہو وہ حلال ہو جائے اور حج کو عمرہ کر دے یہ منکر سراقہ بن مالک بن عسکرم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اسی سال ہمارے لئے یہ حکم ہے یا ہمیشہ کے لئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے دوسرے ہاتھ میں ڈالیں اور فرمایا داخل ہوا عمرہ حج میں۔ دوبارہ الفاظ فرمائے اور پھر فرمایا یہ حکم صرف اسی سال کے لئے نہیں ہے بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس حنفی کے لئے قربانی کے جانور لائے (اس زمانہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عامل تھے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا جب تم نے احرام باندھا تھا تو کیا نیت کی تھی؟ انھوں نے کہا میں نے اس طرح نیت باندھی تھی اللَّهُمَّ إِنِّي أَهْلٌ بِمَا أَهَلَ بِهِ رَسُولُكَ۔ (یعنی اے اللہ میں احرام باندھتا ہوں اس چیز کا جس کا احرام تیرے رسول نے باندھا ہے۔ اپنے فرمایا میرے ساتھ تو قربانی کا جانور ہے پس تم بھی (میری طرح) حلال نہ ہو (اور جب تک حج سے فارغ نہ ہو جاؤ (احرام باندھے رہو) را دی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قربانی کے جانور جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لائے تھے (اور وہ جانور جو خود آپ اپنے ہمراہ لائے تھے سب کی مجموعی تعداد ستوا تھی جابر رضی اللہ عنہ سے کہ تمام لوگ (عمرہ کے) احرام سے باہر نکل آئے اور اپنے سرور کے بال کھو اٹھے مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ جن کے ساتھ قربانی کے جانور تھے احرام سے حلال نہ ہوئے۔ پھر جب ترویہ کا دن آیا (یعنی ذی الحجہ کی اکھٹوں تاریخ ہوئی تو منے کی طرف چلنے کا انتظام کیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم حج کا احرام باندھا۔ (یعنی ان لوگوں نے جو عمرہ کر کے حلال ہو گئے تھے) اور سوار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (طلوع آفتاب کے بعد اپنی ادنیٰ پر سوار ہوئے) اور دبا (یعنی منی کی مسجد خیف میں) ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشاء اور فجر کی (پانچ) نازیں پڑھیں پھر قحطری دیر پڑھیں حتیٰ کہ آفتاب نکل آیا اور حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آپ کے لئے دادی نمرہ (واقع عرفات) میں خیمہ کھڑا کیا جائے یہ خیمہ بالوں کا بنا ہوا تھا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

كُسُوْنَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكَتُ فِيكُمْ مَا لَنْ
تَضِلُّوا بَعْدَهُ اِنْ عَصَمْتُمْ بِهٖ كِتَابَ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ
تُسَلُّوْنَ عَنِّيْ فَمَا اَنْتُمْ قَاتِلُوْنَ قَالُوا الشَّهَادَةُ
اَنْتَ قَدْ بَلَغْتَ وَاَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ يَا
السَّابِقُ يَنْ فَعَهَا اِلَى السَّمَاءِ وَيَكُنُّهَا اِلَى
النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اَشْهَدُ۔ اَللّٰهُمَّ اَشْهَدُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
نُشْمٌ اَذَنْ يَلَالُ نُشْمٌ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ كُمْ
اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ
حَتَّى اَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنًا تَاْفِيهِ الْقُصُوءَ اِلَى
الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُنَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ
وَاِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاِقْفًا حَتَّى
غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ وَحَلِيلًا حَتَّى
غَابَ الْقُرْمُ وَاَرْدَنَ اُسَامَةَ وَدَفَعَ حَتَّى
اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ
بَاَذَانَ وَاَحِدًا وَاَقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا
شَيْئًا ثُمَّ اُطْمَعَّ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حَتَّى
تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بَاَذَانَ وَاَقَامَةً ثُمَّ رَكِبَ الْقُصُوءَ
حَتَّى اَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَا
وَكَبَّرَ وَحَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاِقْفًا
حَتَّى اَسْفَرَ جَدًّا اَفْدَقَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
وَاَرْدَنَ الْفُضْلَ بَنَ عَبَّاسٍ حَتَّى اَتَى بَطْنَ مُحَسَّرٍ
فَحَرَكَ فَلَيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي خَرَجَ
عَلَى الْجُمُعَةِ الْكُبْرَى حَتَّى اَتَى الْجُمُعَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ
فَرَمَا مَا يَسْبِغُ حَصِيَّاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا
مِثْلَ حَصَى الْخَذَنِ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ
اِلَى الْمَحْرَفِ فَخَرَّ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بُدْنَةً بِمِثْلِهِ
ثُمَّ اَعْطَى عَلِيًّا فَخَرَّ مَا غَبَرَ وَاَشْرَكَهُ فِي
هَذِيهِ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بُدْنَةٍ بِمِثْلِهِ فَجَلَّتْ
فِي قَدْرِ فَطَبِخَتْ فَاَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرَبَا مِنْ
مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَمْلًا اَللّٰهُ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَتَا مِنْ اِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَاَتَى

منی سے روانہ ہوئے قریش کا خیال تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مشعر حرام یعنی
مزدلفہ کے قریب حج کے لئے کھڑے ہوں گے جیسا کہ قریش جاہلیت کے ایام
میں کرتے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے آگے بڑھ گئے اور میدان
عرفات میں پہنچ گئے۔ وادی نمرہ میں آپ کا خیمہ لگا تھا آپ خیمہ میں جا اترے
اور تھوڑی دیر قیام فرمایا جب آفتاب ڈھل گیا تو اپنے اپنے اڈھنی قصار
کو لانے کا حکم دیا۔ آپ کے قصور پر زین ڈالی گئی اور آپ اس پر سوار ہو کر وادی
نمرہ میں تشریف لائے اور لوگوں کے سامنے خطبہ دیا (جس میں) آپ نے فرمایا۔
(لوگو!) تمہارے خون اور تمہارے مال حرام ہیں تم پر اسی طرح، جس طرح
تم اس دن میں اس مہینہ میں اور اس شہر میں قتل و غارت گری کو حرام سمجھتے
ہو (جس طرح تمہارے نزدیک عرفہ کے دن ذی الحجہ کے چھینے اور مکہ کے اندر
قتل و غارت گری حرام ہے۔ اسی طرح ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اور ہر جگہ خون
کرنا اور مال لینا آپس میں حرام ہے) خبردار ہو کہ ایام جاہلیت کی ہر چیز یعنی
ہر رسم اور ہر طریقہ (میرے قدم کے نیچے پڑی ہوئی ہے) یعنی وہ آپ قدر
چیزیں ہیں) اور دُور جاہلیت کے خون معاف کر دیئے گئے ہیں اور پہلا خون
جو میں اپنے خونوں میں سے معاف کرتا ہوں، ابن ربیع بن حارث کا خون ہے یہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے) جس نے قبیلہ بنی سعد میں دودھ پیا تھا،
اور اس کو ہڈیل نے قتل کیا تھا اور جاہلیت کا مٹوا دیا گیا اور سب سے پہلا
سود جو میں معاف کرتا ہوں اپنے سودوں میں سے وہ عباس بن عبدالمطلب
کا ہے پس اس کو معاف کر دیا گیا۔ اور اے لوگو! عورتوں کے معاملہ میں
اللہ سے ڈرو۔ تم نے ان کو اللہ تعالیٰ کی امان کے ساتھ لیا ہے یعنی خدا تعالیٰ
سے ان کو امن میں رکھنے کا عہد کیا ہے۔ یا خود عورتوں سے امان میں
رکھنے کا تم نے عہد کیا ہے اور حلال کیا ہے تم نے اپنے لئے ان کی شرم
گاہوں کو، اللہ کے حکم سے۔ اور عورتوں پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے
بچھوٹے پر کسی کو نہ آئے دیں (یعنی تمہاری اجازت کے بغیر اپنے پاس کسی مرد
یا عورت کو کسی وقت نہ آئے دیں) پھر اگر وہ اس معاملہ میں تمہارا
کینا نہ مانیں (یعنی ایسے لوگوں کو گھر میں آئے دیں) تو تم ان کو مارو
لیکن زیادہ نہ مارو۔ اور تم پر عورتوں کا حق یہ ہے کہ ان کو کھانا دو
اور مقدور کے موافق کپڑا دو اور (اے لوگو!) میں نے تمہارے پاس
ایسی چیز بھجھوڑی ہے جس کو تم مضبوطی سے تھامے رہو گے تو میرے بعد
کبھی گمراہ نہ ہو گے اور وہ خدا کی کتاب ہے اور (اے لوگو!) تم سے پوچھا
جائے گا میری بابت (یعنی میں نے دین کے احکام تمہارے پاس پہنچائے یا

عَلَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُونَ عَلَى زَمَنٍ فَقَا
 اَنْزَعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْ لَا اَنْتَ يَعْظُمُ
 النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنْزَعَتْ مَعَكُمْ فَنَادَوْهُ
 دَلُّوا فَرَبَّ مِنْهُ - (دَرَاۤءَةُ مُسْلِمٍ)

نہیں) تو تم کیا جواب دو گے؟ حاضرین نے عرض کیا ہم اس امر کی شہاد
 دیں گے کہ آپ ہم تک احکام دین کو پہنچا دیا، اپنا فرض ادا کر دیا اور
 ہماری خیر خواہی فرمائی۔ اس کے بعد آپ نے شہادت کی انگلی کو
 آسمان کی طرف اٹھایا اور بھر لوگوں کی طرف جھکا کر کہا۔

”اے اللہ! تو گواہ رہ، یا الہی تو گواہ رہ۔“

اور ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر دوسری تکبیر کہی اور عصر کی نماز پڑھی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی چیز نہیں پڑھی۔ پھر آپ سوار ہوئے اور میدان
 عرفات میں داخل ہوئے۔ پس آپ نے اپنی ادنیٰ قصو کا پیٹ پھروں کی طرف کیا اور حَبِلُ مُشَاۃ جو ایک جگہ کا نام ہے اپنے سامنے رکھا اور قبلہ
 کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوئے اور اسی طرح کھڑے رہے یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا اور زردی میں کچھ کمی ہو گئی اور آفتاب کی ٹمک بالکل غائب
 ہو گئی۔ آپ نے حضرت اُسامہ رضی کو اپنے پیچھے بٹھالیا اور تنزی سے چلے یہاں تک کہ مزدلفہ میں داخل ہوئے۔ یہاں آپ نے مغرب و عشا
 کی نمازیں ایک اذان اور دو تکبیروں سے پڑھیں اور دونوں نمازوں کے درمیان کوئی تسبیح یا نفل وغیرہ کچھ نہ پڑھی پھر آپ لیٹ
 رہے یہاں تک کہ صبح ہوئی۔ آپ نے صبح کی نماز اس وقت پڑھی کہ جب صبح خوب روشن ہو گئی تھی۔ اور ایک اذان اور ایک تکبیر
 کہی گئی۔ پھر آپ ادنیٰ پر سوار ہوئے اور مشعر حرام پر پہنچے جو مزدلفہ میں ایک پہاڑی ہے یہاں آپ نے قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعا مانگی،
 اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا۔ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا اور اللّٰهُ تَعَالٰی کی وحدانیت بیان کی (یعنی وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَہٗ لَہٗ الْمُلْكُ وَلَہٗ الْحَمْدُ کہا) اور
 اس وقت تک جب تک کہ صبح کی روشنی خوب نہ پھیل گئی، آپ اسی شغل میں مصروف رہے۔ پھر آفتاب کے نکلنے سے پہلے یہاں سے
 روانہ ہوئے اور فضل بن عباسؓ کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھالیا اور وادی محسر میں داخل ہوئے۔ یہاں اپنی سواری کو ذرا تیز
 کر دیا اور اس درمیانی راہ پر گئے جو حجرہ کبریٰ کو جاتی ہے اور اس حجرہ کے پاس پہنچ کر جس کے پاس درخت ہے سات کنکریاں
 پھینکیں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی۔ اور یہ کنکریاں باقلا کے دانے کے برابر تھیں۔ اور نشیب کے درمیان (نالے میں) سے
 پھینکی گئی تھیں۔ پھر قربانی کی جگہ کی طرف پڑھے اور ذبح کئے آپ نے تَرْسِیْمُ جانور اپنے ہاتھ سے۔ پھر نیزہ حضرت علی رضی کو
 دے دیا اور باقی جانوروں کو (جو سینتیس تھے) انھوں نے ذبح کیا اور شریک کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قربانی کے جانوروں میں حضرت علی رضی کو بھی پھر
 آپ نے حکم دیا کہ ہر جانور سے تھوڑا سا گوشت لے لیا جائے۔ چنانچہ وہ گوشت لایا گیا اور ہانڈی میں پکایا گیا اور دونوں نے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم اور حضرت علی رضی) اس کو کھایا اور شوربے کو پی لیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور خانہ کعبہ کی طرف روانہ ہوئے
 اور مکہ میں داخل ہوئے۔ ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر عبد المطلب کی اولاد (یعنی اپنے چچا حضرت عباس اور ان کی اولاد) کے پاس تشریف لے گئے جو زمزم پر
 لوگوں کو پانی پلا رہے تھے۔ آپ نے ان سے فرمایا۔ اے اولاد عبد المطلب بانی کھینچو (اور لوگوں کو پلاؤ) اگرچہ کو یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ تم پر ٹوٹ پڑیں
 گے تو میں خود تمہارے ساتھ پانی کھینچتا۔ پھر عبد المطلب کی اولاد نے آپ کو پانی کا ایک ڈول دیا اور اس میں سے آپ نے پانی پیا۔ (مسلم)

احرام کے طریقے اور حج کی اقسام

۲۴۴۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بَعْمَةَ
 وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بَحْجَةَ فَلَمَّا قَدِمْنَا بِمَكَّةَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهَلَ بَعْمَةَ وَلَمْ يُهْدِ
 فَلَيْتَ إِيَّاهُ وَمَنْ أَحْرَمَ بِبَعْمَةَ وَآهَدَى فَخَيَّرَهُ

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ حجۃ الوداع میں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 گئے۔ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا۔ جب
 ہم مکہ میں پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے عمرہ کا
 احرام باندھا ہے اور ہدی کا جانور ساتھ نہیں لایا ہے اسے چاہئے کہ
 کہ وہ حلال ہو جائے اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور ہدی کا جانور

ساتھ لایا ہے وہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لے اور حلال نہ ہو اس وقت تک جب تک کہ عمرہ اور حج دونوں سے فارغ نہ ہو جائے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ "وہ حلال نہ ہوں جب تک اپنے قربانی کے جانور کو ذبح نہ کر لے۔ اور جس شخص نے صرف حج کا احرام باندھا ہے، وہ اپنا حج پورا کر لے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھ کو حیفی آنے لگا اور میں نے ابھی تک نہ تو بیت اللہ کا طواف کیا تھا اور نہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کی تھی۔ عرفہ تک مجھ کو خون آتا رہا اور میں نے صرف عمرہ کا احرام باندھ رکھا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ میں اپنے سر کو کھول دوں اور سر میں کنگھی کر دوں (یعنی عمرہ کے احرام کو کھول دوں اور حلال ہو جاؤں) اور عمرہ کو چھوڑ کر صرف حج کا احرام باندھوں۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور اپنے حج کو پورا کر لیا۔ پھر آپ نے میرے ساتھ (میرے بھائی) عبد الرحمن بن ابوبکر کو بھیجا اور مجھ کو حکم دیا کہ میں اپنے عمرے کی جگہ (یعنی بدلے میں) عمرہ کر دوں مقام تنعیم سے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا انھوں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور جب وہ منی سے واپس آئے اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کا (تجاری و مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فائدہ اٹھایا حجۃ الوداع میں عمرہ سے حج کی طرف (یعنی اول آپ نے عمرہ کا احرام باندھا اور پھر حج کا) چنانچہ آپ ذوالحلیفہ سے اپنے ساتھ قربانی کے جانور لے کر چلے اور (اس طرح) شروع کیا کہ پہلے عمرہ کا احرام باندھا پھر حج کا احرام باندھا۔ پس فائدہ اٹھا یا لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج اور عمرہ کو ملا کر۔ لوگوں میں کچھ ایسے تھے جو قربانی کے جانور ساتھ لائے تھے اور بعض ایسے تھے جو جانور ساتھ نہ لائے تھے۔ پس جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں پہنچے تو لوگوں سے فرمایا۔ تم میں سے جو شخص قربانی کا جانور لایا ہو وہ حلال نہ ہو کسی چیز سے جو اس پر حرام ہے احرام کے بعد جب تک کہ وہ اپنے حج کو پورا نہ کر لے اور جو شخص قربانی کا جانور نہ لایا ہو وہ بیت اللہ کا طواف کرے صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے سر کے بال کٹوا لے اور حلال ہو جائے۔ پھر دوبارہ حج کا احرام باندھے اور قربانی کے جانور کو ذبح کرے اور جس کو قربانی میسر نہ ہو وہ تین دن حج کے ایام میں

بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ مِنْهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ بِحَجِّ هَدْيِهِ وَمَنْ أَهْلًا بِحَجِّ فَلَيْتُمْ حَجَّهَ قَالَتْ فَحَضَبْتُ وَلَسْتُ أَطْعُ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصِّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَلَمْ أَهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْفُضَ رَأْسِي وَأَمْتَسِطَ وَأَهْلِلَ بِالْحَجِّ وَأَتْرُكُ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ حَتَّى قَضَيْتُ حَجَّتِي بَعَثَ مَعِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتِمِرَ مَكَاتَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهْلًا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصِّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مَنًى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَيَا تَمَاطُفُوا طَوَافًا وَاحِدًا - رُمُتَفَقُّ عَلَيْهِ

پھر حلال ہو گئے اس کے بعد انھوں نے ایک طواف اور کیا کہ جب وہ منی سے واپس آئے اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا۔ انھوں نے صرف ایک طواف کیا۔

۱۲۴۲۲ وَحَنَّ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ قَالَ تَسَعَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَسَافَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ قَاهِلًا بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ بِالْحَجِّ فَتَسَعَّ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيُطِفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصِّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِالْيَقْمَرِ وَلْيَحِلِّ ثُمَّ لِيَهْلِلْ بِالْحَجِّ وَبِالْيَهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَعْمِرْ ثَلَاثَةَ أَتَا مَرِي الْحَجَّ وَسَبْعَةَ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَطَافَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ حَبَّ ثَلَاثَةَ أَهْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعًا

اور سات دن گھر پہنچ کر روزے رکھے مگر میں داخل ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا اور بوسہ دیا پھر اسود کو سب سے پہلے اور طواف کے تین پھروں میں دوڑ کر چلے اور چار پھیروں میں معمولی رفتار سے چلے۔ پھر مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھی اور سلام پھیر کر صفا کی جانب گئے اور صفا و مروہ کے درمیان سات پھرے گئے۔ پھر کسی چیز سے حلال نہ ہوئے جو احرام نے اُن پر حرام کی تھیں یہاں تک کہ حج کو پورا کیا اور قربانی کے دن اپنی قربانی کے جانور ذبح کئے پھر بیت اللہ کا طواف کیا اور اُس کے بعد ہر اس چیز سے حلال ہو گئے جو آپ پر حرام تھی اور جو لوگ اپنے ساتھ قربانی کے جانور لے گئے تھے انھوں نے وہی کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا جائز ہے

۲۲۴۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ عُمَرَةٌ إِنِ اسْتَمَعْنَا بِهَا صَوْنَ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ الْهُدْيِ فَلْيَجِلْ الْحِلُّ كُلُّهُ فَإِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ - (رواہ مسلم)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (حجۃ الوداع میں) یہ عمرہ ہے کہ فائدہ اٹھایا ہم نے اس سے پس جس شخص نے اس قربانی کا جانور نہ ہو وہ حلال ہو جائے ہر چیز سے اس لئے کہ عمرہ کرنا حج میں داخل ہوا قیامت تک۔ (مسلم)

فصل دوم

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي. اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے۔

فصل سوم

- تبدیل احرام کے حکم پر صحابہ کا تردد و تامل

۲۲۴۴ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي نَاسٍ مَعِيَ قَالَ أَهْلُنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَحَدًّا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبِيعَ رِابِعَةِ مَضِيَّتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ حِلُّوْا وَاصْبِرُوا النِّسَاءُ قَالَ عَطَاءٌ وَ لَمْ يَعِزْمُ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ أَحَلَّهُمْ لَهُمْ فَقُلْنَا لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَدُوِّهِ الْإِخْسُ أَمَرَنَا أَنْ تَفْضِيَ إِلَى نِسَاءٍ نَأْتَانِي عَدُوَّةَ نَقَطُرُ مَذَاكِرُنَا الْمَنَى قَالَ يَقُولُ جَابِرٌ يَدِهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى قَوْلِهِ يَدِهِ يُعَدِّ كَهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا

عطاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آدمیوں کی ایک جماعت میرے ساتھ تھی، میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ احرام باندھا ہم نے یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم نے صرف حج کا۔ عطاء کا بیان ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ ہم سے کہا ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ کی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم کو حکم دیا کہ حلال ہو جائیں۔ عطاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ حلال ہو جاؤ، اور عورتوں کے پاس جاؤ۔ عطاء رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ آں حضرت نے عورتوں کے پاس جانے کا حکم وجوب کے طور پر نہیں دیا۔ یعنی عورتوں کے پاس جانے کو واجب قرار نہ دیا تھا بلکہ بطور اباحت و اجازت تھا۔ یعنی عورتیں حلال کر دی گئی ہیں۔ ہم نے یہ حکم شکر و تعجب کے طور پر ایک دوسرے سے کہا کہ جب ہمارے اور عوفات کے دن کے ہیں صرف پانچ دن باقی ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ حکم دیا

فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتُفَكِّمُ بِلِلِّهِ وَأَصْدَقُكُمْ
وَأَبْرُكُكُمْ وَلَوْ لَا هَدَيْتِي لَخَلَلْتُ كَمَا تَخْلُقُونَ
وَلَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسْقِ
الْهَدْيَ فَيَحْلُوْا فَيَحْلُلْنَا وَنَمِمْعُنَا وَاطْعُنَا فَتَالِ
عَطَاءٍ قَالِ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلَيَّ مِنْ سَعَايَتِهِ
فَقَالَ بِمِ اهْلَلْتُ قَالِ بِمَا أَهَلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهْلِدِ وَأَمْكُثْ حَدَا مَا قَالَ دَا هَدِ
لَهُ عَلَيَّ هَدِيًّا فَعَالَ سُرَاقَةُ بَنُو مَالِكِ
ابْنِ جُعْشَمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْعَا مِنَّا هَذَا أَمْ
لَا بَدَ قَالَ لَا بَدَ -

(دروا کہ مسلم)

ہے کہ ہم اپنی عورتوں سے جماعت کریں اور پھر اس حال میں ہم عرفات
میں پہنچیں کہ ہمارے عضوِ مخصوص سے منی کے قطرے ٹپکتے ہوں عطار
کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کو حرکت دے کر عضوِ مخصوص سے قطرے
ٹپکنے کی طرف اشارہ کیا اور یہ منظر اب تک میری نگاہوں میں ہے۔ حضرت
جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب ہمارے اظہارِ تعجب کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو پہنچی تو آپ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا
تم کو معلوم ہے کہ میں تم سب لوگوں میں خدا تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہوں
تم میں سب سے زیادہ سچا ہوں اور تم میں سب سے زیادہ نیک ہوں۔ اگر
میرے ساتھ قربانی کے جانور نہ ہوتے تو میں بھی حلال ہو جاتا جس طرح
تم حلال ہوئے ہو۔ اور اگر مجھ کو اس بات کا پہلے سے علم ہوتا جس کا علم
مجھ کو بعد میں ہوا تو میں اپنے ساتھ قربانی کے جانور نہ لاتا یعنی اگر مجھ کو اس
کا علم پہلے سے ہو جاتا کہ احرام سے نکلنا تم کو اس قدر بر معلوم

ہوگا تو میں جانور اپنے ساتھ نہ لاتا اور تمہارے ساتھ حلال ہو جاتا) پس تم حلال ہو جاؤ۔ چنانچہ ہم نے احرام کھول دیا اور حلال ہو گئے اور
آپ کے حکم کو ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ عطار کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے مفوضہ کام پر سے آئے۔ یعنی چہاں
آپ کا تقرر ہوا تھا وہاں سے آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا۔ تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ انھوں
نے عرض کیا جس چیز کا احرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے۔ آپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پس تم (قربانی کے دن) جانور
ذبح کرنا اور اس وقت تک احرام میں رہو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے لئے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنے
ساتھ قربانی کے جانور لائے تھے۔ سُرَاقَةُ بن مالک بن جُعْشَمٍ رضی اللہ عنہ نے (احرام سے حلال ہو جانے کا حکم سن کر) پوچھا یا رسول اللہ! یہ
یہ حکم اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے؟ آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لئے۔ (مسلم)

صحابہ نہ کہے تردد پر آنحضرت کی برہمی

۲۴۴۵ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رِيحَ مَضْمِينٍ مِنْ
ذِي الْحِجَّةِ - أَوْ خَمْسٍ فَلَا خَلَ عَلَى وَهُوَ عَضْبَانُ
فَقُلْتُ مَنْ أَعْضَبَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَذْخَلَهُ اللَّهُ
النَّارَ قَالَ أَوْ مَا شَعَرْتُ أَنِّي أَمُوتُ النَّاسُ
يَأْمُرُ فَإِذَا هُمْ يَنْدَدُونَ وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ
أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سَعَتْ الْهَدْيُ مَعِيَ
حَتَّى أَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَحِلَّ كَمَا حَلُّوا -
(دروا کہ مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ چوتھی یا پانچویں تاریخ ذی الحجہ
کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت آپ سخت
غصہ کی حالت میں تھے۔ میں نے آپ کو غضبناک پا کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ
جس نے آپ کو غضبناک بنایا خدا تعالیٰ اس کو دوزخ میں ڈالے۔ آپ نے
فرمایا۔ کیا تم کو معلوم نہیں، میں نے لوگوں کو ایک حکم دیا وہ اس حکم سے
تردد میں ہیں (یعنی احرام سے حلال ہو جانے کا حکم) اگر مجھ کو اس امر
کا حال پہلے سے معلوم ہوتا تو میں اپنے ساتھ قربانی کے جانور نہ لاتا،
اور نہ ہی اللہ کی خریداری کرنا، اور پھر اسی طرح حلال ہو جاتا جس
طرح اور لوگ حلال ہوئے۔ (مسلم)

لہ ایام جاہلیت میں لوگ حج کے دنوں میں جماعت کو بُرا خیال کرتے تھے صرف بُرا ہی نہیں بلکہ عیب جانتے تھے اور نقصان کا موجب

سمجھتے تھے اس لئے اس حکم پر لوگوں کو تعجب ہوا تھا۔ ۱۲ مترجم

بَابُ خَوْلِ مَكَّةَ وَالطَّوَّافِ

شہر مکہ میں داخل ہونے اور طواف کرنے کا بیان !

فصل اول

مکہ کا مدخل اور محسّر

۲۲۲۶ عَنْ تَائِفٍ قَالَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدُمُ مَكَّةَ إِلَّا بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ وَيُصَلِّيَ فَيَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا وَإِذَا انْفَرَ مِنْهَا مَرَّ بِذِي طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ جب مکہ آتے تو رات کو مقام ذی طوی میں قیام کرتے اور جب صبح ہوتی تو غسل کرتے اور نماز پڑھتے۔ پھر دن میں مکہ میں داخل ہوتے۔ اور جب مکہ سے واپس جاتے تب بھی رات ذی طوی میں گزارتے اور صبح تک وہاں رہتے اور بیان کرتے کہ نبی ﷺ اس طرح کیا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۲۲۲۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا وَخَدَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ جب مکہ میں تشریف لائے (یعنی حجۃ الوداع میں) تو مکہ میں بلندی کی طرف سے داخل ہوئے (یعنی مقام ذی طوی کی جانب سے) اور واپسی میں مکہ سے نشیب کی جانب سے نکلے۔ (بخاری و مسلم)

طواف کے لئے پاکی واجب ہے

۲۲۲۸ وَعَنْ عُرْوَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ قَالَ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ تَمُّ بِدَايِمٍ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ أَنَّ تَوَاضَعْتُمْ لَهَا بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمَرَةَ ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ تَمُّ بِدَايِمٍ فِيهِ الطَّوَّافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمَرَةَ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ مِثْلَ ذَلِكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عروہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حج کیا لاؤ حج کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے مجھ سے حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ مکہ میں داخل ہو کر حضور ﷺ نے سب سے پہلایہ کام کیا کہ وضو فرمایا پھر بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر عمرہ نہیں ہوا (یعنی آپ نے حج کو متوقف کر کے عمرہ نہیں کیا) بلکہ حج اور عمرہ (دونوں کو ساتھ رکھا) پھر آپ کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے حج کیا اور آپ کے (مکہ میں داخل ہو کر) سب سے پہلے طواف کیا۔ پھر عمرہ نہیں ہوا۔ آپ کے بعد حضرت عمرؓ نے بھی اسی طرح کیا اور پھر حضرت عثمانؓ نے اسی طرح کیا۔ (بخاری و مسلم)

طواف میں رمل کا ذکر

۲۲۳۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجَّةِ أَوَّالَ الْعُمَرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدُمُ سَعْيَ ثَلَاثَةِ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب حج با عمرہ کا طواف کرتے تو اوّل کے تین پھیروں میں تیز قدم چلتے اور چار پھیروں معمولی رفتار سے کرتے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھتے (مقام ابراہیم میں) اور صفہ و مروہ کی سعی کرتے۔ (بخاری و مسلم)

صفا و مروہ کے درمیان سعی واجب ہے

۲۲۵۰/۵ وَعَنْهُ قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعَى بَطْنِ الْمُسَيْلِ إِذَا طَافَ بَيْتَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ - (دَوَاۓُ مُسْلِمٍ) میں - (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرِ اسود سے لے کر حجرِ اسود تک جلدی کی، تین پھیروں میں اور معمولی چال سے چلے، چار پھیروں میں اور اپ صفا و مروہ کو سعی کرتے تو دوڑتے وادیِ مسیل

حجرِ اسود کا بوسہ

۲۲۵۱/۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا - (دَوَاۓُ مُسْلِمٍ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں شرف لائے تو حجرِ اسود کے پاس آئے اور اس کو بوسہ دیا۔ پھر داہنے ہاتھ کی طرف چلے (طواف کرنے کے لئے) پس تین مرتبہ تیز قدم چلے اور چار مرتبہ معمولی رفتار سے۔ (مسلم)

۲۲۵۲/۶ وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَفَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقْبِلُهُ - (دَوَاۓُ ابْنِ خَلَّابٍ)

حضرت زبیر بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حجرِ اسود کو بوسہ دینے کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجرِ اسود کو ہاتھ لگاتے اور بوسہ دیتے دیکھا ہے (بخاری)

استلام رکنِ یمنانی

۲۲۵۳/۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے ہمیشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کے اس طرف ہاتھ لگاتے دیکھا ہے جہاں دونوں یمنانی رکن ہیں۔ (بخاری و مسلم)

اونٹ پر سوار ہو کر طواف کرنے کا مسئلہ

۲۲۵۴/۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ يَمْعَجٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجة الوداع میں اونٹ پر طواف کیا اور حجرِ اسود کو لکڑی یا لکھڑی سے جس کا سر خمدار تھا، بوسہ دیا۔ (بخاری و مسلم)

طریق استلام حجرِ اسود

۲۲۵۵/۱۰ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ - (دَوَاۓُ ابْنِ خَلَّابٍ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اونٹ پر کیا جب حجرِ اسود پر آتے تو اس چیز (لکھڑی) سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی حجرِ اسود کی طرف اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے۔ (بخاری)

۲۲۵۶/۱۱ وَعَنِ ابْنِ الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ يَمْعَجٍ مَعَهُ وَيُقْبِلُ الْمَجْعَنَ - (دَوَاۓُ مُسْلِمٍ)

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کا طواف کرتے دیکھا۔ آپ ایک لکڑی جس کا سر خمدار تھا حجرِ اسود کو لگاتے اور اس کو بوسہ دیتے۔ (مسلم)

حالت طواف سعی نہ کرے

۲۲۵۷/۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ جَمَاعٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْعُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ - (دَوَاۓُ ابْنِ خَلَّابٍ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رجب

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْكُرُوا إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ طَمِنْتُ فَنَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ لَعَلَّكَ نَفْسَتْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ ذَلِكَ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَأَفْعَلِي مَا تَفْعَلِي الْحَاجُّ غَيْرُ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهَرِي (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کو) پہلے اور ہم صرف حج کا ذکر کرتے تھے (یعنی لبیک وغیرہ میں) پھر جب ہم مقام سرف میں پہنچے تو مجھ کو حیض آئے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی (یعنی اس خیال سے کہ حیض کے سبب میرا حج نہ ہو سکے گا) آپ نے پوچھا تم کو خون آئے لگا؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو مقرر کر دیا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر پس تم وہ افعال ادا کرو جو حاجی کرتے ہیں مگر بیت اللہ کا طواف اس وقت تک نہ کرو جب تک پاک نہ ہو جاؤ۔ (بخاری و مسلم)

مشرکین کو طواف کعبہ کی ممانعت

۲۲۵۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ أَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ إِلَّا لَا يَحْجُ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُذَيَّانَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس حج میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر کر کے بھیجا تھا، حجۃ الوداع سے پہلے، اس سال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو قربانی کے دن یہ اعلان کر کے لئے بھیجا کہ اس سال کے بعد نہ کوئی مشرک حج کرے اور نہ کوئی برہمنہ شخص کعبہ کا طواف کرے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

خانہ کعبہ کو دیکھ کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے کا مسئلہ

۲۲۵۹ عَنْ الْمُهَاجِرِ الْهَمْدِيِّ قَالَ سَأَلَ جَابِرٌ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ يَدْفَعُ يَدَهُ إِلَيْهِ فَقَالَ وَدَّ حُجَّجَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَكُنْ نَفَعَلَهُ.

حضرت جابر کی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جو بیت اللہ کو دیکھ کر دونوں ہاتھوں کو بلند کرے (یعنی یہ کہ ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟) حضرت جابر نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا ہے ہم تو ایسا نہ کرتے تھے۔

(ترمذی ابوداؤد)

سعی کے دوران کعبہ کو دیکھنا اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

۲۲۶۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَأَقْبَلَ إِلَى الْحَجِّ فَأَسْلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الصَّفَا وَعَلَا حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللَّهَ مَا شَاءَ وَيَدْعُو.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہو کر حجر اسود کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو بوسہ دیا۔ بیت اللہ کا طواف کیا۔ اس کے بعد صفا و مروہ پر چڑھے اور وہاں سے بیت اللہ کو دیکھ کر دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے اور اللہ کا ذکر کیا جس قدر چاہا اور دعا مانگی۔

(ابوداؤد)

نماز و طواف میں مماثلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۲۲۶۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیت اللہ کے گرد طواف کرنا نماز کی مانند ہے لیکن تم طواف کی حالت میں بات چیت کرتے ہو۔ پس آئندہ جو شخص کوئی بات کرے نیکی کی بات کرے (ورنہ خاموش رہے) (ترمذی)

نسائی، دارمی اور ترمذی کہا کہ ایک جماعت نے اس کو ابن عباس تک موقوفاً روایت کیا ہے۔

وَسَلَّمَ قَالَ طَوَّافٌ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ إِلَّا أَنَّهُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ إِلَّا بِحَدِّ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُّوا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ)۔

حجر اسود کی حقیقت اور ماہیت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرا سودہ سے آیاتودہ دودھ سے زیادہ سفید تھا آدم کے بیٹے کے گناہوں نے اس کو سیاہ کر دیا۔ (ترمذی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۲۴۶۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ مِنَ السَّوْدِ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

قیامت کے دن حجر اسود کی گواہی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حجرا سودہ کے بارے میں کہ، خداوند تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اس حال میں اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور سچائی کے ساتھ اس شخص کی گواہی دے گا جس نے اس کو بوسہ دیا ہوگا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۲۴۶۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللَّهُ لَيُبْعَثَنَّهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَعَيْنَاتٍ يُبْعَثُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلَى مَنْ اسْتَلَمَهُ يَحْيَى۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)۔

حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوت ہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے حجرا سودہ اور مقام ابراہیم دو یاقوت ہیں جنت کے یاقوتوں میں سے اللہ تعالیٰ نے ان کا نور ماند کر دیا ہے اور اگر ان کی روشنی قائم رہتی تو مشرق و مغرب کے درمیان ساری چیزوں کو روشن کر دیتی۔ (ترمذی)

۲۴۶۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الزُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَأْقُوتَانِ مِمَّنْ يَأْقُوتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللَّهُ نُورَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمَسْ نُورُهُمَا لَأَضَاءَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

استلام حجر اسود اور طواف کی فضیلت

حضرت عبید بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما دونوں رکنوں (یعنی حجر اسود اور رکن یمانی) کو بوسہ دینے وقت لوگوں پر هجوم کرتے اس قدر کہ اصحاب رسول اللہؐ میں سے میں نے کسی کو اتنا هجوم کرتے نہیں دیکھا (یعنی ابن عمر ان دونوں کو بہت اہتمام کے ساتھ بوسہ دیتے تھے اور لوگوں کے هجوم میں گھس جاتے تھے) ابن عمرؓ نے (لوگوں کو اپنے اس فعل پر متعجب دیکھ کر فرمایا اگر میں ایسا کروں تو تعجب نہ کرو اس لئے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ان دونوں کو ہاتھ لگانا گناہوں کا کفارہ

۲۴۶۵ وَعَنِ عَبْدِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الزُّكْنَيْنِ زَحَامًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِمَّنْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ قَالَ إِنَّ أَفْعَلَ فَاثِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ أَسْبَغَ عَافَا حَصَاهُ كَانَ كَعَتَقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهُ

يَقُولُ لَا يَصِحُّ قَدَمًا وَلَا يَدًا أُخْرَى إِلَّا حَطَّ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ وَكُتِبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ہے اور میں نے آپ کو ایسا فرماتے ہوئے بھی سنا کہ جو شخص اس بیت کا (یعنی بیت اللہ کا) سات مرتبہ طواف کرے اور اس کے واجبات اور وغیرہ کی حفاظت کرے تو اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جتنا ایک غلام آزاد کرنے کا۔ اور آپ کو یہ بھی فرماتے سنا ہے کہ جو قدم (طواف میں) رکھا جائے اور جو قدم اٹھایا جائے ہر قدم پر خداوند تعالیٰ ایک گناہ دور کرتا ہے اور ایک نیکی لکھتا ہے۔ (ترمذی) حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان آپ کی دعا

۲۸۶۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان یہ کہتے سنا ہے رَبَّنَا إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (ابوداؤد)

سعی کا حکم

۲۸۶۴ وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَخْبَرَتْنِي بِنْتُ أَبِي نُجْدَا قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ دَارَ أَبِي حُسَيْنٍ نَظَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرَأَيْتُهُ يُسْعَى وَإِنَّ مِذْرَآئَهُ لَيَدُورُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اسْعُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ. (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْبَةِ وَرَوَى أَحْمَدُ مَعَ اخْتِلَافٍ) (شرح السنہ)

حضرت صفیہ بنت شیبہ کہتی ہیں کہ تجربات کی بیٹی نے مجھے بیان کیا کہ میں قریش کی چند عورتوں کے ساتھ ابوحسین کے گھر والوں کے گھر اس غرض سے گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے دیکھوں۔ پس میں نے آپ کو سعی کرتے دیکھا۔ آپ کا تہبند دوڑنے میں تیزی سے گھوم رہا تھا۔ پھر میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا۔ سعی کرو، اس لئے کہ خداوند تعالیٰ نے تم پر سعی کو واجب کیا ہے۔ (شرح السنہ)

پیادہ یا سعی کرنا واجب ہے

۲۸۶۸ وَعَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى بَعِيرٍ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ. (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْبَةِ) (شرح السنہ)

حضرت قدامہ بن عبد اللہ بن عمار رضی اللہ عنہ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صفا و مروہ کے درمیان اونٹ پر سعی کرتے دیکھا، نہ تو آپ نے اونٹ کو مارا نہ ہانکا اور نہ بچو بچو کیا۔ (شرح السنہ)

طواف میں اضطباع

۲۸۶۹ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا بَدْرًا أَحْضَرَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور سبز چادر کے ساتھ اضطباع کیا (یعنی پیادہ کو دہائی بغل کے نیچے بے نکال کر بائیں کاندھے پر ڈال لیا)۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

طواف میں اضطباع سنت ہے

۲۸۷۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ اُخْتَمَرُوا مِنْ الْجِعْرَانَةِ قَدَمُوا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَجَعَلُوا أَرْوَاحَهُمْ تَحْتَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحابؓ نے مقام جعرانہ سے عمرہ کیا اور بیت اللہ کے طواف میں تین مرتبہ تیز قدموں سے چلے اور اپنی پیادوں کو اپنی بغلوں کے نیچے سے ۱۱

إِبَاطِهِمْ ثُمَّ قَدْ فُوهَا عَلَى عَوَالِقِهِمُ الْيُسْرَىٰ كَرَأْسِهِ بَأْسِمْ كَانَهُمْ يَرُدُّوهُ لِيَا - (ابوداؤد)
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

فضل سوم

استلام حجر اسود اور رکن یمانی کی اہمیت

۲۲۴۱ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْنَا اسْتِلَامَ هَذِهِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيِّ وَالْحَجَرِ فِي شَيْءٍ وَلَا دَخَاءٍ مِنْهُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دیتے دیکھا ہے کبھی میں ان کو بوسہ دینے سے باز نہ رہا خواہ کتنا ہی ہجوم ہو یا نہ ہو۔ (بخاری و مسلم)
اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نافع نے بیان کیا۔ میں نے حضرت ابن عمرؓ کو حجر کو لگاتے اور پھر ہاتھوں کو بوسہ دیتے دیکھا ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں نے کبھی رکن یمانی اور حجر اسود کے بوسہ کو ترک نہیں کیا جب سے رسول اللہ ﷺ کو بوسہ دیتے دیکھا ہے۔

بسبب غدر سوار ہو کر طواف کرنا جائز ہے

۲۲۴۲ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكُوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طَوِّ فِي مِثْرٍ وَدَاءِ النَّاسِ وَآتِ رَاكِبَةً فَطَفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمِيلُ إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ (حج کے دنوں میں) میں نے رسول اللہ ﷺ کو شکایت کی کہ میں نے فرمایا تم لوگوں کے پیچھے چلیے بالوگوں سے دور و دور سواری پر طواف کر لو۔ چنانچہ میں نے سواری پر طواف کیا اور دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے پہلو میں نماز پڑھ رہے ہیں اور اس میں وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورِ پڑھ رہے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

بوسہ دیتے ہوئے حجر اسود حضرت عمرؓ کا خطاب

۲۲۴۳ وَعَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ رِبْعَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ عُمَرَ يَقُولُ وَيَقُولُ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَبٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَا لَا إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ مَا قَبَّلْتُكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
حضرت عائشہ بن ربیعہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کو حجر اسود کو بوسہ دیتے دیکھا اور یہ کہتے سنا۔ میں جانتا ہوں کہ تو پیچھے نہ کسی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان۔ اگر میں نے تجھ پر رسول اللہ ﷺ کو بوسہ دیتے نہ دیکھا ہوتا تو کبھی تجھ پر بوسہ نہ دیتا۔ (بخاری و مسلم)

رکن یمانی پر دعا اور وہاں متعین فرشتوں کی آمین

۲۲۴۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكُلُّ يَدٍ سَبَّحَتْ مَلَكًا يُعْطِي الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ فَمَنْ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا آمِينَ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ - (رواه ابن ماجه)
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ رکن یمانی پر پڑھنے متعین ہیں پس جو شخص کہے اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا آمِينَ فَمَنْ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا آمِينَ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (رواہ ابن ماجہ) کو قبول فرما۔ (ابن ماجہ)

طواف کی حالت میں تسبیح و تہلیل وغیرہ کی فضیلت

۲۲۴۵ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے

کہ جو شخص سات مرتبہ بیت اللہ کا طواف کرے اور ان پھیروں میں بجز مصلیٰ
اللہ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کے کچھ نہ کہے تو اس کے دس گناہ عفو کئے جاتے ہیں اور دس
نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس درجے بلند کئے جاتے ہیں اور جو شخص طواف
کرے اور کلام کرے اسی کے مانند (یعنی کچھ دوسرے کلمات اسی قسم کے پڑھے)
تو وہ جنت کے دریا میں اس طرح داخل ہو جاتا ہے جس طرح تم دریا میں
اپنے پاؤں سے داخل ہوتے ہو۔ (ابن ماجہ)

مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا بِسُبْحَانَ
اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَكْبَرُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ مُحِيتَ عَنْهُ عَشْرُ
سَيِّئَاتٍ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ
دَرَجَاتٍ وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَالِ
خَاضِعًا فِي الرَّحْمَةِ بِرَجْلَيْهِ كَخَائِفٍ الْمَاءِ بِرَجْلَيْهِ
رَدَّ اِلَیْہِ مَا جَآءَ

بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

میدانِ عرفات میں ٹھہرنے کا بیان

فصل اول

عرفہ کے دن تکبیر و تلبیہ کا مسئلہ

محمد بن ابوبکر ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے انس بن مالک سے دریافت
کیا جب ہم دونوں منے سے عرفات کی طرف صبح کے وقت جا رہے
تھے کہ تم آج کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا کرتے
تھے؟ انس نے کہا لبیک کہتا تھا ہم میں سے لبیک کہنے والا اور اس
کو اس سے منع نہ کیا جاتا تھا اور اللہ اکبر کہتا تھا ہم میں سے اللہ اکبر
کہنے والا اور منع نہیں کیا جاتا تھا۔

۲۲۴۷ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَارِيَانِ مِنْ مَنًى إِلَى
عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ
يُهَلُّ مِنَّا الْمُهَلُّ فَلَا يُنَادُّ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ
الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ۔

(متفق علیہ)
(بخاری و مسلم)
منی میں شرابی اور عرفات و مزدلفہ میں وقوف کی جگہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں نے اس جگہ قربانی کی ہے اور سارا منے قربانی کی جگہ ہے۔ پس
قربانی کرو تم اپنے خیموں پر۔ اور میں اس جگہ پر ٹھہرا اور سارا عرفات
کا میدان ٹھہرنے کی جگہ ہے اور قیام کیا میں نے (مزدلفہ میں) اس
جگہ اور مزدلفہ کی تمام جگہ قیام کرنے کی ہے۔ (مسلم)

۲۲۴۸ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَأً رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ هَهُنَا وَمِنَى كُلَّهَا
مَنْحَرًا فَأَنَارُوا فِي رِحَالِكُمْ وَقَفْتُ هَهُنَا وَعَرَفَةَ
كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَقَفْتُ هَهُنَا وَجَمَعَ كُلُّهَا مَوْقِفٌ۔
(رواہ مسلم)

عرفہ کے دن کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ عرفہ کے دن سے زیادہ اللہ تعالیٰ کسی دن میں اپنے بندوں
کو دوزخ کی آگ سے آزاد نہیں کرتا اور اس روز اللہ تعالیٰ

۲۲۴۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ
اللَّهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَلَا تَعْبُدُوا

لَيْدًا نُوْثَمَ يَا هَيْبُ بِهِمُ الْمَائِكَةُ فَيَقُولُ مَا أَرَادَ
هُوَ كَلَاءٌ - (ردوۃ المؤمنین)
یہ لوگ کیا چاہتے ہیں (یعنی جو کچھ یہ چاہتے ہیں میں ان کو وہی دے دوں گا) (مسلم)

فصل دوم

امام کے موقف سے بعد میں کوئی مضائقہ نہیں

عمر بن عبد اللہ بن صفوان اپنے ماموں یزید بن شیبان سے روایت کرتے ہیں کہ عرفات میں اپنی جگہ پر ٹھہرے ہوئے تھے جو امام کے ٹھہرنے کی جگہ سے بہت دور تھی کہ مرد بیچ انصاری کا بیٹا ہمارے پاس آیا اور کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیامبر ہوں اور تمہارے پاس یہ پیام پہنچانے آیا ہوں کہ تم عرفات میں جہاں ٹھہرے ہو وہیں ٹھہرو تم اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی میراث پر ہو۔ عرب میں دستور تھا کہ ہر قبیلہ کی جگہ مقرر تھی۔ یزید بن شیبان کی جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹھہرنے کی جگہ سے اس دستور کے موافق بہت دور تھی۔ اس نے خواہش کی کہ رسول اللہ کے قریب جگہ مل جائے مگر اپنے نزاع ہو جانے کے خیال سے ان کی خواہش کو قبول نہیں کیا۔

۲۲۷۹ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ خَالٍ لَهُ يُقَالُ لَهُ يَزِيدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ كُنَّا فِي مَوْقِفٍ لَنَا يَعْزِفُهُ يَمَاعِدُهُ عَمْرٌ وَمِنْ مَوْقِفٍ إِلَّا مَا مَرَجْنَا فَأَتَانَا ابْنُ مَرْبُوحٍ بِالْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ يَقُولُ لَكُمْ قِفُوا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ فَإِنَّكُمْ عَلَى آدِنٍ مِنْ آدِنِ آبَائِكُمْ ابْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ -

(ردوۃ المؤمنین و ابْنُ مَرْبُوحٍ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَرْبُوحٍ) -

اور یہ کہلا بھیجا کہ تم اپنی جگہ پر ٹھہرو۔ امام سے قربت تفویض کا موجب نہیں۔ پھر ان کی تسکین کے لئے یہ بھی کہلا بھیجا کہ تم اپنے باپ ابراہیم کی جگہ کے وارث ہو۔ اپنے باپ کی اطاعت کرو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

حدود حریم میں ہر جگہ قربانی کی جا سکتی ہے

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عرفات کا سارا میدان ٹھہرنے کی جگہ ہے اور سارا منہ قربانی کی جگہ ہے اور سارا مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے اور مکہ کا ہر راستہ اور ہر گلی قربانی کی جگہ ہے۔ (ابوداؤد۔ دارمی)

۲۲۸۰ وَعَنْ جَابِرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مَنًى مَنًى وَكُلُّ الْمَزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ وَكُلُّ حَاجٍ مَكَّةَ مَكَّةٌ وَصَحْرٌ - (ردوۃ المؤمنین و الترمذی)

آب نے خطیب کی طرح ارشاد فرمایا

حضرت خالد بن ہوذہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرفہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ پر لوگوں کے درمیان خطبہ فرماتے دیکھا اس حال میں کہ آپ رکابوں میں پاؤں ڈالے کھڑے تھے۔ (ابوداؤد)

۲۲۸۱ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ هُوْدَةَ قَالَ دَايْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى بَعِيرٍ قَائِمًا فِي الرِّكَابَيْنِ - (ردوۃ المؤمنین و ابوداؤد)

ایم عرفہ کی دعا

عمر بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عرفہ کے دن کی دعا بہترین دعاؤں میں سے ہے اور بہترین ان چیزوں کی جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے (یہاں) کہی ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا

۲۲۸۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ

لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

دَرَوَاكَ التِّرْمِذِيُّ) قَدِيرٌ ہے۔ (ترمذی)

اور مالک نے اسے طلحہ بن عبید اللہ سے لا شَرِيكَ لَهُ تک روایت کیا ہے۔

دَرَوَى مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ إِلَى قَوْلِهِ

لَا شَرِيكَ لَهُ۔

یومِ عسرفہ شیطان کی سب سے زیادہ ذلت و خواری کا دن ہے

حضرت طلحہ بن عبید اللہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان کو عسرفہ کے دن سے زیادہ ذلیل، بہت رانہ (چٹکارا) ہوا بہت حقیر اور نہایت غضبناک، کسی دن نہیں دیکھا گیا اور یہ اس لئے کہ اس دن شیطان خدا تعالیٰ کی رحمتوں کو اُترتے دیکھتا ہے اور دیکھتا ہے کہ، خدا تعالیٰ اس روز بڑے بڑے گناہوں کو معاف فرماتا ہے مگر ہاں بدر کا دن (کہ اس روز بھی شیطان، عسرفہ کے دن کی طرح ہی اسلام کی شوکت کو دیکھ کر ذلیل ہوا ہے) بدر کے دن شیطان نے دیکھا کہ حضرت جبریلؑ (کافروں سے لڑنے کے لئے) فرشتوں کی صفوں کو ترتیب دے رہے ہیں (مالک نے مُرْسَلًا روایت کیا۔ شرح السنۃ)

۲۳۸۳ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ كَرِيذٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رَأَى الشَّيْطَانُ يَوْمًا هُوَ فِيهِ أَصْغَرُ وَلَا أَذْهَدُ وَلَا أَحَقَرُ وَلَا أَغْضَبُ مِنْهُ فِي يَوْمٍ عَدَفَةٍ وَمَا ذَلِكُ إِلَّا لِمَا يَرَى مِنْ تَذَلُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَادُّ زِيَادَةِ اللَّهِ عَنِ الذُّنُوبِ الْعِظَامِ إِلَّا مَا رَأَى يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ فَإِنَّهُ قَدْ رَأَى جِبَدَ عَمِلٍ يَدْعُ الْمَلَائِكَةَ۔ (دَرَوَاكَ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَفِي شَرْحِ السَّنَةِ يَلْفِظُ الْمَصَابِيحَ)۔

یومِ عسرفہ کی فضیلت

حضرت جابر بن عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عسرفہ کے دن اللہ تعالیٰ دنیا کے آسمان پر نزول فرماتا ہے اور فرشتوں کے درمیان حج کرنے والوں پر فخر کرتا ہے اور کہتا ہے میرے بندوں کو دیکھو جو پشیمان ہیں گرد آلود اور راستوں میں چلتے اور مجھ کو پکارتے میرے پاس آئے ہیں میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا۔ فرشتے یہ سن کر کہتے ہیں، اے پروردگار! ان میں تو فلاں شخص بھی ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ گنہگار ہے۔ اور فلاں شخص اور فلاں عورت بھی ہے جو گنہگار ہیں، خداوند تعالیٰ فرماتا ہے ان کو بھی میں نے بخش دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عسرفہ کے دن سے زیادہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو کسی دن آگ سے نجات نہیں دیتا۔ (شرح السنۃ)

۲۳۸۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عَدَفَةٍ إِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ انْظُرُوا إِلَى عِبَادِي أَتَوْنِي شُعْنًا غَدًّا أَصَابِحِينَ مِنْ كُلِّ فِرْعَ عَمِيْقٍ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ يَا رَبِّ فَلَانٌ بُرْهَقَ وَفُلَانٌ وَفُلَانَةٌ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ مُعَذِّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ عَتِيقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَدَفَةٍ (دَرَوَاكَ فِي شَرْحِ السَّنَةِ)

فصل سوم

عرفات میں وقوف کا حکم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قریش اور ان کے ہم مذہب لوگ (آیامِ حاجت میں حج کے دنوں میں) مزدلفہ میں قیام کرتے تھے اور ان کو شجاع و بہادر کہا جاتا تھا اور عرب کے باقی قبائل عرفات میں ٹھہرتے تھے پھر اسلام آنے کے بعد خداوند تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ دیا کہ دسب

۲۳۸۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ بِهَا يَقِفُونَ بِالْمزدَلِفَةِ وَكَانُوا يُسْتَوُونَ الْحُمْسَ فَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ آمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهٗ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ

فَيَقِفُ بِهَا ثُمَّ يُفِيضُ مِنْهَا فَذَا لِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ
ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

لوگ (عرفات میں آئیں اور قیام کریں اور پھر وہاں جے لوٹیں اور خدا تعالیٰ کے اس ارشاد کا بھی یہی مطلب ہے ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ - (بخاری و مسلم)

مزدلفہ میں آنحضرت کی دعا کی قبولیت اور ابلیس کا دوا دینا

۲۸۸۶ وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مَرْدَاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِمَنْتِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ فَأَجِيبَ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الظَّالِمَ فَإِنِّي أَخَذْتُ لِلْمَظْلُومِ مِنْهُ قَالَ أَيْ رَبِّ إِنِّي شِئْتُ أَنْ أُعْطِيَ الْمَظْلُومُ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتُ لِلظَّالِمِ فَلَمْ يُجِبْ عَشِيَّةَ فَلَمَّا أَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ أَعَادَ الدُّعَاءَ فَأَجِيبَ إِلَيَّ مَا سَأَلَ قَالَ فَضَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بَايَ أَنْتَ دَائِمِي إِنَّ هَذِهِ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيهَا فَمَا الَّذِي أَضْحَكَكَ أَضْحَكَكَ اللَّهُ سِنَّكَ قَالَ إِنْ عَدَّ اللَّهُ إِبْلِيسَ لَمَّا عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اسْتَجَابَ دُعَائِي وَغَفَرَ لِمَنْتِي أَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يُحْتَوُّهُ عَلَى رَأْسِهِ وَيَدْعُوهُ بِالْوَيْلِ وَ الشُّبُورِ فَأَضْحَكَنِي مَا رَأَيْتُ مِنْ جَدِّهِ - (دَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَدَرِّ السُّنَنِ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَ الشُّبُورِ)

حضرت عباس بن مرداس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام کو اپنی امت کی بخشش کی دعا مانگی خداوند تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول فرماتے ہوئے کہا۔ میں نے سب کو بخش دیا لیکن ظالم کو نہیں بخشوں گا اور مظلوم کا حق اس سے ضرور لوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہِ ایزدی میں عرض کیا۔ اے پروردگار! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا فرما دے اور ظالم کو بخش دے لیکن یہ درخواست عرفہ کی شام کو قبول نہیں کی گئی۔ پھر جب مُزْدَلِفَہ میں صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر یہی دعا مانگی اور آپ کی خواہش کے مطابق آپ کی دعا قبول کر لی گئی (یعنی خداوند تعالیٰ نے ظالم کو بھی بخش دیا) راوی کا بیان ہے کہ قبولیت دعا کے بعد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یا مسکرائے۔ حضرت ابوبکر رضی و عمر رضی نے عرض کیا۔ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ وقت آپ کے ہنسنے کا نہیں ہے کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ خداوند تعالیٰ ہمیشہ آپ کو ہنساتا رہے۔ آپ نے فرمایا خداوند تعالیٰ کے دشمن ابلیس کو جب معلوم ہوا کہ خداوند بزرگ دہر ترے میری دعا کو قبول فرمایا ہے اور میری امت کو بخش دیا ہے تو وہ سر پر خاک ڈالتا اور افسوس دوا دیتا کہتا ہوا بھاگ نکلا۔ اس کو پریشان دیکھ کر مجھ کو ہنسی آگئی۔ (بیہقی۔ ابن ماجہ)

بَابُ الدَّفْعِ مِنَ عَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ

عرفات اور مزدلفہ سے واپسی کا بیان

فصل اول

عرفات سے آنحضرت کی واپسی

ہشام بن عروہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ عرفات سے واپسی میں حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ

۲۸۸۷ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَلَّ اسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح چلے۔ انھوں نے کہا کہ آپ درمیانہ رفتار سے چلے اور جہاں کہیں کشادہ راستہ ملا تو آپ اپنے اپنی سواری کو دوڑایا (بخاری و مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ وہ عرفات کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ واپس ہوئے۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے جانوروں کو سختی کے ساتھ مارنے اور ترہانے کا شور مٹانا تو آپ اپنے چابک کو حرکت دے کر اشارہ کیا اور لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ لوگو! تم پر آرام سے چلنا واجب ہے اور (جانور کو بلاوجہ) دوڑانا کی نہیں ہے۔ (بخاری)

رمی جمرہ عقبہ تک برابر تلبیہ میں مصروف رہنا سنت ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اُسامہ بن زید عرفات سے مزدلفہ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ردیف رہے (حضور کے ساتھ سواری پر پیچھے بیٹھے) پھر مزدلفہ سے منے تک فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے ردیف رہے۔ دونوں کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سفر میں برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ آپ جمرہ عقبہ پر رمی کی (بخاری و مسلم)

مزدلفہ میں جمع بین الصلواتین

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جمع کیا (مزدلفہ میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا کی نمازوں کو اور ہر ایک نے علیحدہ علیحدہ تکبیر کہی اور ان کے درمیان میں نہ سنتیں پڑھیں نہ نفل اور نہ ان کے پیچھے کچھ پڑھا۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے نہیں دیکھا اگر دو نمازوں کو مغرب اور عشا کی آپ نے (مزدلفہ) میں جمع کیا اور اس روز نماز فجر وقت سے پہلے پڑھی۔ (بخاری و مسلم)

مزدلفہ سے غورتوں اور بچوں کو پہلے ہی منی روانہ کر دینا جائز ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جن کو کمزور سمجھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات میں سب سے پہلے روانہ کیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

رمی جمار کے واسطے کنکریاں مزدلفہ یا راستہ سے لے لی جائیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے بیان کیا کہ عرفہ کی شام کو اور مزدلفہ کی صبح کو جب

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَحْجَةً نَفَثَ رُمْتَقَى عَلَيْهِ

۲۲۸۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى زَجْرًا شَدِيدًا أَذْهَبَ بِاللَّيْلِ فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ اللَّيْلَ لَيْسَ بِأَرِيضَاعٍ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۲۸۹ وَعَنْهُ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رَدَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمَزْدَلِفَةِ ثُمَّ أَرَدَ الْفَضْلُ مِنَ الْمَزْدَلِفَةِ إِلَى مَنَى فَلَهَا قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَلِّغُنِي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ (رُمْتَقَى عَلَيْهِ)

۲۲۹۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا يَأْتِيهِمَا وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى إِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۲۹۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى مَلَاوَةً إِلَّا لِمِيقَاتِهَا إِلَّا مَلَاوَتَيْنِ مَلَاوَةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ يَتَّبِعُ وَصَلَ الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِيهَا (رُمْتَقَى عَلَيْهِ)

۲۲۹۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبُرْدَةِ فِي مَبْعَةِ أَهْلِهِ (رُمْتَقَى عَلَيْهِ)

۲۲۹۳ وَعَنْهُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَةِ

عَرَفَةَ وَغَدَاةَ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمْ
بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَأَنَّ نَاقَتَهُ حَتَّى دَخَلَ مُحَسَّرًا
وَهُوَ مِنْ مَنَى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْحَذَفِ الَّذِي
يُرْمَى بِهِ الْجَمْرَةَ وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبِي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ -

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

آپ کی طرف سے اپنے وصال کی اطلاع

۲۲۹۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَخَاضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ
وَأَدْخَعَهُ فِي دَاوِي مُحَسَّرٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِحَصَى
الْحَذَفِ وَقَالَ لَعَلِّي لَا أَرَى كُمْ بَعْدَ عَاشِي هَذَا
لَمْ أَجِدْ هَذَا الْحَدِيثَ فِي الصَّحِيحَيْنِ إِلَّا فِي جَامِعِ
الْمُزْنِدِيِّ مَعَ تَقْدِيمِهِمْ وَتَاخِيرِهِ -

فصل دوم

عرفات سے واپسی اور مزدلفہ سے روانگی کا وقت

۲۲۹۵ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ بْنِ مَخْدَمَةَ قَالَ خَطَبَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ
الْجَهْلِيَّةِ كَانُوا أَيْدٍ فَعَوَّنَ مِنْ عَرَفَةَ حِينَ تَكُونُ
الشَّمْسُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي دُجُوهِهِمْ قَبْلَ
أَنْ تَغْرُبَ وَمِنَ الْمُرْدَلِفَةِ بَعْدَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
حِينَ تَكُونُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي دُجُوهِهِمْ
وَإِنَّا لَا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ
وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُرْدَلِفَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
هَذَا بِمَا خَالَفَ لِهَذَا عِبَادَةُ الْأَوْتَانِ وَالشِّرَافِ
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ خَطْبَانَا وَسَاقَ نَحْنُ ۸ -

حضرت محمد بن قیس بن مخدّمہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
خطبہ میں فرمایا کہ ایام جاہلیت میں (یعنی اسلام سے پہلے) لوگ عرفات
سے اس وقت روانہ ہوتے تھے جب کہ آفتاب آدمیوں کے سروں پر اس
طرح نظر آتا تھا گویا وہ ان کے چہروں پر عمامہ ہے۔ یعنی آفتاب غروب
ہونے سے پہلے۔ اور مزدلفہ سے اس وقت روانہ ہوتے تھے کہ جب
سورج اتنا بلند ہو جاتا تھا گویا وہ لوگوں کے چہروں پر عمامہ ہے اور
ہم عرفات اس وقت تک روانہ نہ ہوں گے جب تک کہ آفتاب غروب
نہ ہو جائے اور ہم مزدلفہ سے آفتاب کے نکلنے سے پہلے چلیں گے اور ہمارا
طریقہ بت پرستوں اور مشرکوں کے طریقہ کے خلاف ہے۔

(ربیعہ)

رات میں رمی جائز نہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مزدلفہ کی رات میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بنو عبد المطلب کے بچوں کے ساتھ آگے بھیج دیا تھا
اور ہم گدھوں پر سوار تھے اور اپنے ہم کو رخصت کرتے وقت ہماری رائوں
پر (ازراہ محبت) ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا۔ میرے چھوٹے بیٹا جبرہ پر
کنکریاں اس وقت تک نہ مارنا جب تک کہ سورج نہ نکل آئے۔

۲۲۹۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُرْدَلِفَةِ أُغْيِمَهُ بَنِي
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى حِمَارَاتٍ فَجَعَلَ يَلْطَخُ أَفْحَاذَنَا
وَيَقُولُ ابْنَتِي لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ
الشَّمْسُ -

رَدَاہُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَہَ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

اسام شافعی کی مستدل حدیث اور اس کی تاویل

۲۲۹۷ // وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرِ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّجْرِ فَمَاتَ الْجُمُعَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَأَخَاضَتْ وَكَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي يَكُونُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی رات میں منیٰ روانہ کر دیا تھا۔ پھر انھوں نے فجر سے پہلے جمعہ پر کنکریاں ماریں پھر آگے بڑھیں اور طواف کیا اور یہ وہ دن تھا جس میں رسول اللہ ﷺ ان کے پاس رہا کرتے تھے۔

رَدَاہُ أَبُو دَاوُدَ (ابوداؤد)

عمرہ میں تلبیہ کب موقوف کیا جائے

۲۲۹۸ // وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَلْبِي الْمُحْتَمِلُ أَوِ الْمُعْتَمِرُ حَتَّى يَسْتَلِمَ الْحَجَّزَ. رَدَاہُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ تلبیک کہے مقیم (مکہ کا رہنے والا) اور عمرہ کرنے والا اس وقت تک جب تک کہ حجر اسود کو بوسہ لے۔

رَدَاہُ أَبُو دَاوُدَ (ابوداؤد)

فصل سوم

آنحضرتؐ نے عرفات و مزدلہ کا پورا درمیانی راستہ سواری پر طے کیا

۲۲۹۹ // عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ بَيْنَ عُرْدَةَ أَنَّه سَمِعَ الشَّيْخَ يَقُولُ أَفْضَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مَسَّتْ قَدَمَاهُ إِلَّا رَمْنًا حَتَّى آتَى جَمْعًا.

حضرت یعقوب بن عاصم بن عروہ کہتے ہیں کہ انھوں نے شریہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں (عرفات سے) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ واپس ہوا۔ تو حضورؐ نے زمین پر قدم نہیں لگایا یہاں تک کہ آپ مزدلفہ پہنچ گئے۔

رَدَاہُ أَبُو دَاوُدَ (ابوداؤد)

عرفات میں جمع بین الصلواتین

۲۵۰۰ // وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُونُسَ عَامَ نَزْلِ يَا بَنِي الزُّبَيْرِ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ كَيْفَ نَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ إِنْ كُنْتَ تَرِيدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ إِنَّهُمْ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَفْعَلُ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَهَلْ يَتَّبِعُونَ ذَلِكَ إِلَّا سُنَّتَهُ.

حضرت ابن شہابؒ کہتے ہیں کہ سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ حجّاج بن یونسؒ نے جس سال عبد اللہ بن زبیرؓ کو قتل کیا ہے اسی سال حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے پوچھا کہ عرفہ میں ٹھہرنے کے دن ہم کیا کریں؟ سالم بن عبد اللہ نے جواب دیا۔ اگر تو سنت پر عمل کرنا چاہتا ہے تو عرفہ کے دن ظہر و عصر کو پہلے پڑھ۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا سالم نے سچ کہا۔ صحابہ طریقی سنت کو ادا کرنے کے لئے ظہر و عصر کو جمع کیا کرتے تھے (یعنی دونوں نمازیں ساتھ پڑھتے تھے) ابن شہابؒ کہتے ہیں میں نے سالم سے پوچھا کہ کیا نبی ﷺ نے ایسا کیا ہے؟ سالم نے جواب دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم حضورؐ کی سنت کے علاوہ اور کس چیز کا اتباع کرتے تھے؟ (بخاری)

رَدَاہُ الْبُخَارِيُّ

بَابُ رَمِي الْجِمَارِ

حمرہ پر کنکریاں مارنے کا بیان

فصل اول

رمی حمرہ عقبی سواری پر بھی جائز ہے

۲۵۰۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي عَلَى رَأْسِهِ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُولُ لِيَا خَدَوَا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحْجُبُ بَعْدَ تَحْتِي هَذِهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اڈٹی پر سواری قربانی کے دن کنکریاں مارتے دیکھا۔ آپ کنکریاں مارنے جاتے اور کہتے جاتے تھے۔ حج کے ارکان و افعال سیکھ لو اس لئے کہ میں نہیں جانتا، شاید کہ اس حج کے بعد مجھ کو دوسرے حج کا موقع نہ ملے۔ (مسلم)

کنکریوں کی تعداد اور اس کو پھینکنے کا طریقہ

۲۵۰۲ وَعَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِحِثْلٍ حَصَى الْخَدَفِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنے دیکھا۔ (مسلم)

رمی جمار کا وقت

۲۵۰۳ وَعَنْهُ قَالَ رَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ مَرَّةً وَآمَّا بَعْدَ ذَلِكَ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قربانی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمرہ پر کنکریاں ماریں چاشت کے وقت یعنی دن چڑھے اور اس کے بعد دن ڈھلے۔ (بخاری و مسلم)

رمی جمار کے وقت تکبیر

۲۵۰۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنْهُ عَنْ يَمِينِهِ وَرَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ حمرہ عقبہ پر پہنچے اور اس طرح کھڑے ہوئے کہ بیت اللہ کو بائیں جانب کیا اور منیٰ کو دائیں طرف اور سات کنکریاں ماریں۔ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہا اور پھر لوگوں سے کہا۔ اسی طرح کنکریاں ماری ہیں اس شخص نے جس پر نازل ہوئی "سورہ بقرہ"۔ (بخاری و مسلم)

جمرات پر سات کنکریاں پھینکنا واجب ہے

۲۵۰۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَّ مَرَّتَوْ وَرَمَى الْجِمَارَ تَوَّ وَالتَّعْبَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَوْدَةِ تَوَّ وَالتَّوَّافُ تَوَّ إِذَا اسْتَجَمَّ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجِمِرْ بِتَوَّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا استنجا طاق ہے یعنی استنجہ کے لئے طاق ڈھیلے لینے چاہئیں، تین، پانچ یا سات، اور رمی جمار بھی طاق ہے اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا بھی طاق ہے اور جب تم میں سے کوئی شخص اگر وغیرہ کی دھوئی لے تو طاق مرتبہ لے۔ (مسلم)

فصل دوم سواری پر رمی جمار

۲۵۰۲ عَنْ قَدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلَى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ لَيْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ وَلَيْسَ قِيلَ إِلَيْكَ إِلَيْكَ - رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ -

حضرت قدامہ بن عبد اللہ بن عمار رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو قربانی کے دن صہبا (سرخ و سفید) اونٹنی پر سوار کرکرا یاں کرتے دیکھا۔ نہ تو وہاں مارنا تھا نہ ہانکنا اور نہ ہٹو بچو۔ (شافعی - نسائی - ابن ماجہ - ترمذی - دارمی)۔

سعی اور رمی جمار ذکر اللہ کا ذریعہ

۲۵۰۴ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ رَمِي الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللَّهِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جمروں پر نکرہاں مارنا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا صرف ذکر الہی کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ (ترمذی دارمی)

ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

منی میں کسی کے لئے کوئی جگہ متعین نہیں ہے

۲۵۰۸ وَعَنْهَا قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ آلَا نَبِيٍّ لَكَ بِنَاءٌ يُطْلُكُ بَيْنِي قَالَ لَا مِنْهُ مَنَاسِرٌ مِنْ سَبَقَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کے لئے منی میں کوئی سایہ دار عمار بنا دیں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ منی اس شخص کے ادنیٰ بٹھانے کی جگہ ہے جو پہلے پہنچے۔ (ترمذی - ابن ماجہ - دارمی)

فصل سوم

جمرات پر وقوف

۲۵۰۹ عَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجُمَرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَقُوفاً طَوِيلًا يُكَلِّمُ اللَّهَ وَيُسَبِّحُهُ وَيُحَمِّدُهُ وَيَدْعُو اللَّهَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمَرَةِ الْعَقَبَةِ - رَوَاهُ مَالِكٌ -

حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حجرہ اولیٰ اور حجرہ وسطیٰ پر بہت دیر تک ٹھہرتے۔ اور اللہ اکبر، سبحان اللہ اور الحمد للہ کہتے رہتے تھے اور پھر خدا سے دعا کرتے تھے اور حجرہ عقبہ کے پاس نہ ٹھہرتے تھے۔ (مالک)

بَابُ الْهَدْيِ

قربانی کے جانور و نکاحیان

فصل اول

اشعار اور تقلید کا مسئلہ

۲۵۱۰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَانَا قَتِيبَةً فَأَشْعَرَهَا فِي مَفْخَةٍ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ وَسَلَّتْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالحلیفہ میں نماز پڑھی پھر اپنی قربانی کی اونٹنی کو منگوایا اور اس کے کوبان کے داہنی جانب کے کنارے پر زخم کیا۔ اس کا خون پوچھا اور

اللَّهُمَّ عَنْهَا وَقَلَّهَا نَعْلَانِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهْلًا بِالحَجَّةِ -
 اُس کے گلے میں جوتیوں کا ہار ڈالا پھر اپنی سواری کی اڈٹنی پر جس کا نام قصو تھا سوار ہوئے پس جب اڈٹنی آپ کو لے کر بیڈا سے چلی تو آپ نے حج کی لتیک کہی۔ (مسلم)

۲۵۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّةً إِلَى الْبَيْتِ عَنَّا فَقَلَّهَا -
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریوں کو قربانی کے لئے بیت اللہ کی طرف بھیجا اور ان کے گلے میں ہار ڈالا۔ (بخاری و مسلم)

دوسرے کی طرف سے قربانی

۲۵۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ بَقْرَةً يَوْمَ النُّحْرِ -
 حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے ایک گائے کی قربانی کی۔ (مسلم)

۲۵۱۳ وَعَنْهُ قَالَ نَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بَقْرَةً فِي حَجَّتِهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
 حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے ایک گائے کی قربانی کی۔ (مسلم)

خود حج کو نہ جائے اور ہدی بھیجنے کا مسئلہ

۲۵۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَتَلْتُ قَلَائِدَ بَدَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَيْدَتِي ثُمَّ قَلَّهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَاهَا فَمَا حَرَّمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أُحِلَّ لَهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانوروں کے ہاروں کی رستی میں نے اپنے ہاتھوں سے بٹھی۔ پھر اپنے ہاروں کو ان کے گلے میں ڈالا۔ ان کے کوہان کو زخمی کیا اور قربانی کے جانور تیار کر کے ان کو مکہ کو روانہ کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ان جانوروں کے بھیجنے سے کوئی حلال چیز حرام نہیں ہوئی۔ (بخاری و مسلم)

۲۵۱۵ وَعَنْهَا قَالَتْ قَتَلْتُ قَلَائِدَ هَامٍ مِنْ عَهْوَ كَانَ عِنْدِي ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ ابْنِي - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے ہاروں کی رستی بٹھی اس رنگین اُون کے جو میرے پاس تھا اھلک میرے والد کے ساتھ بھیجا (بخاری و مسلم)

ہدی پر سوار ہونے کا مسئلہ

۲۵۱۶ وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسْوُقُ بَدْنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنِّهَا بَدْنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنِّهَا بَدْنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوِ الثَّالِثَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنے قربانی کے جانور کو نہکا کر لے جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا۔ اس نے عرض کیا یہ قربانی کا جانور ہے۔ فرمایا سوار ہو جا۔ اس نے پھر یہی کہا کہ قربانی کا جانور ہے۔ فرمایا سوار ہو جا۔ اس نے پھر یہی کہا کہ یہ قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا سوار ہو جا افسوس ہے تجھ پر۔ (بخاری و مسلم)

۲۵۱۷ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ سُئِلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ
 حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ان سے قربانی کے جانور پر سوار ہونے کا مسئلہ پوچھا گیا۔ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ سوار ہو اس پر

اِذَا أُجِئَتْ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا - احتیاط سے (کہ اس کو تکلیف نہ ہو) اور جب تو سوار ہونے پر مجبور ہو یہاں تک کہ تجھ کو

رَدَّاهُ مُسْلِمٌ (کوئی اور سواری مل جائے۔) (مسلم)

راستہ میں قریب المرگ ہو جانے والی ہدی کا مسئلہ

۲۵۱۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ عَشَرَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَآمَرَ فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا أَبْدَعَ عَلَيَّ مِنْهَا قَالَ اخْرُجْهَا ثُمَّ اصْبَعْ نَعْلَيْهَا فِي دِمَهِمَا ثُمَّ اجْعَلْهَا عَلَى صَفْحَتَيْهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ دُفْقَتِكَ - حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سو اونیٹوں کے ساتھ ایک شخص کے ہمراہ مکہ کو روانہ فرمائے اور ان اونیٹوں پر اس کو نگہبان مقرر کیا اس نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔ یا رسول اللہ! اگر ان اونیٹوں میں کوئی نہ چل سکے کسی بیماری وغیرہ کے سبب یا تھک جانے کی وجہ سے تو میں کیا کروں؟ آپؐ فرمایا۔ اس کو ذبح کر کے اور اس کے خون میں ان جوتیوں کو جو اس کے گتے میں پڑی ہیں ڈبو کر اس کے کوہان پر نشان لگا دے اور اس کا گوشت نہ تو تو کھا اور نہ تیرے ساتھی۔ (مسلم)

رَدَّاهُ مُسْلِمٌ (کوئی اور سواری مل جائے۔) (مسلم)

ہدی اور قربانی کے حصے

۲۵۱۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ فِي الْبَقَرَةِ عَنْ سَبْعَةٍ - حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مدینہ کے سال میں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات آدمیوں کی طرف سے اونیٹ کی قربانی کی اور گائے کی سات آدمیوں کی طرف سے (مسلم)

اونٹ کے نحر کا طریقہ

۲۵۲۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ آخَرَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيًّا مَا مُقَيَّدَةً سِتَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ وہ ایک شخص کے پاس پہنچے جو اپنے اونٹ بٹھا کر ذبح کر رہا تھا۔ انھوں نے اس سے کہا اونیٹ کو کھڑا کر کے اور اس کے پاؤں باندھ کر ذبح کر کہ یہ طریقہ محمد ﷺ کے ساتھ ہے۔

رُتِفَقَ عَلَيْهِ (بخاری و مسلم)

ہدی کے بارے میں کچھ ہدایات

۲۵۲۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُوَّمْ عَلَى بُدْنِهِمْ وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُودِهَا وَأَجَلَّتْهَا وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجُزْأَ مِنْهَا قَالَ لَحْنُ نَعْيِيهِ مِنْ عِنْدِنَا - حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ آپ کے اونٹوں کی خبر گیری کروں اور ان کے گوشت کو خیرات کر دوں اور جگرہ اور جھولیں بھی صدقہ کر دوں اور قصاب کی مزدوری اس میں سے نہ دوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مزدوری ہم اپنے پاس سے دیں گے۔ (بخاری و مسلم)

رُتِفَقَ عَلَيْهِ (بخاری و مسلم)

کس ہدی کا گوشت مالک کو کھانا جائز ہے؟

۲۵۲۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لَحْمِ بَدَنَيْنَا فَوَقَّ ثَلَاثَ فَرَحَصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا وَتَزِدُّوْا فَخَا كُنَّا وَتَزِدُّوْا - حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھاتے تھے۔ پھر ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی اور فرمایا کھاؤ اور توشہ بناؤ (یعنی تین دن کے بعد بھی) پس کھا یا ہم نے اور توشہ بنا یا ہم نے۔ (بخاری و مسلم)

رُتِفَقَ عَلَيْهِ (بخاری و مسلم)

فصل دوم رُشمانِ خدا کو رنج پہنچانا مستحب ہے

۲۵۲۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَى عَامَ الْحَدِيثِ فِي هَذَا يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا كَانَ لِأَبِي جَهْلٍ فِي رَأْسِهِ بُرَّةٌ مِّنْ فَضْهِ وَفِي رِوَايَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ يَغِظُ بِذَلِكَ الشَّرِكِينَ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ حدیث کے سال نبی ﷺ اپنے قربانی کے جانوروں میں ابو جہل کا اونٹ بھی لے گئے یہ اونٹ غزوہ بدر میں مالِ غنیمت کے طور پر ہاتھ آیا تھا جس کی ناک میں نٹھنی پڑی تھی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ سونے کی نٹھنی تھی اور اس سے مقصد مشرکوں کو غیظ و غضب میں لانا تھا۔ (ابوداؤد)

قرب المرگ ہدی کا حکم

۲۵۲۴ وَعَنْ نَاجِيَةِ الْخَزَاعِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ آمَنَعُ بِمَا عَطَبَ مِنَ الْبُذُنِ قَالَ اخْتَرَهَا ثُمَّ اغْمِسْ لَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَاكُلُونَهَا. (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَدَوَاةُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ نَاجِيَةِ الْأَسْلَمِيِّ)

حضرت ناجیہ خزاعیؓ رہنمائی کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جانوروں کی نسبت کیا کروں جو بڑے کے قریب ہیں قربانی کے جانوروں میں سے؟ آپ نے فرمایا ان کو ذبح کر لے اور ان کے خون میں ان کو ڈبو کر جو ان کی گردن میں ہیں، ان کی گردنوں پر نشان لگا دے اور پھر ان کو لوگوں میں بھونپ دے تاکہ وہ اس میں سے کھائیں۔ (مالک، ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد اور دارمی نے اسے ناجیہ سلمیٰ سے روایت کیا ہے۔)

شرابی کے دن کی فضیلت

۲۵۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرْطُوبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ الْإِيَّامِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ قَالَ تَوَرَّ وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِي وَقَالَ وَقُرْبَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدْنَاتٌ حَسَنٌ أَوْ سِتُّ فَطِفَقْنَ يَزِدْنَ إِلَيْهِ يَأْتِيَهُنَّ يَبْدَأُ قَالَ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا قَالَ فَتَكَلَّمْنَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ اقْطَعْ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن قُرطوبہؓ ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک تمام دنوں میں بڑا دن قربانی کا دن ہے اور پھر قر کا دن۔ اس حدیث کے راوی ثورؓ نے کہا کہ قر کا دن کیا رہو تین تاریخ ذی الحجہ کی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پانچ یا سبھ قربانی کے جانور رسول اللہ ﷺ کے قریب لائے گئے۔ پس یہ جانور آپ کے پاس آئے لگے تاکہ ان میں سے جس کو چاہیں پہلے ذبح کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ جب یہ جانور پہلو پر گر پڑے (یعنی ان کو ذبح کر دیا گیا) تو آنحضرتؐ نے آہستہ سے کچھ کہا جس کو میں نہ سمجھا۔ میں نے (قریب کے آدمی سے) پوچھا حضورؐ نے کیا فرمایا؟ اس نے بتایا کہ آپؐ فرمایا جو کوئی چاہے ان جانوروں میں سے (گوشت کا) ٹکڑا لے جائے۔ (ابوداؤد)

ابن عباسؓ اور جابرؓ کی حدیث باب الاضحية میں بیان کی گئی۔

فصل سوم شرابی کا گوشت

۲۵۲۶ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ

حضرت سلمہ بن اکوعؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

تم میں سے جو کوئی قربانی کرے پس تیسرے دن کے بعد اپنے گھر میں کچھ نہ رکھے (یعنی گوشت تین دن سے زیادہ نہ رکھے) پھر جب دوسرا سال آیا تو لوگوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! کیا اس سال بھی ہم ایسا کر سکتے ہیں جیسا گذشتہ سال ہم نے کیا تھا؟ آپ نے فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ اور جمع رکھو اور گذشتہ سال میں نے اس لئے منع کر دیا تھا کہ وہ سال محنت و مشقت اور افلاس کا سال تھا۔ میں نے مناسب سمجھا کہ اس طرح تم غریبوں کی مدد کر سکو گے (اور گوشت تقسیم کر دو گے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت نبی شریفؐ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ہم تم کو منع کرتے تھے کہ اپنی قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ نہ کھاؤ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ وسعت ہو (یعنی غریبوں کو اس سے مدد مل جائے) اب خداوند تعالیٰ نے وسعت بخش دی ہے اب تم جب تک جی چاہے کھاؤ، جمع رکھو اور صدقہ دو خبردار ہو کہ یہ دن کھانے پینے اور ذکرِ الہی کے دن ہیں۔ (البوداؤد)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثِهِ فِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفَعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ قَالَ كُلُّوْا وَاطْعِمُوا وَادْخُرُوا فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ لِلنَّاسِ جُهْدٌ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهِمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۲۷/۱ وَعَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا كُنَّا نَنْهَيْنَاكُمْ عَنْ تَحْوِمِهَا أَنْ تَأْكُلُوا هَا فَوْقَ ثَلَاثِ لَيْلٍ تَسَعَّكُمْ جَاءَ اللَّهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوا وَادْخُرُوا وَادْخُرُوا الْآوَاتِ هَذِهِ الْآيَاتُ آيَاتُ أَكْلِ وَشَرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

بَابُ الْحَلْقِ

فصل اول

سرمنڈانا افضل ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنا سرمنڈایا اور صحابہؓ میں سے بھی بعض لوگوں نے سرمنڈایا اور بعض نے بال ترشوائے۔ (بخاری و مسلم)

۲۵۲۸/۱ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَامَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَرَ بَعْضُهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

آنحضرتؐ کا بال کتر وانا؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ بعد از یہ بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سر کے بال تراشے مردہ کے قریب بڑی قنچی سے۔ (بخاری و مسلم)

۲۵۲۹/۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لِي مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَصَرْتُ مِنْ رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْكَرْوَةِ بِمَشْقَمٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سرمنڈانے والوں کے لئے آنحضرتؐ کی دعائے رحمت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا۔ اے اللہ! سرمنڈانے والوں پر رحم فرما صحابہؓ نے عرض کیا اور سر کے بال ترشوائے والوں پر یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اے اللہ! سرمنڈانے والوں پر رحم فرما۔ صحابہؓ نے پھر پوچھا اور ترشوائے والوں پر یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اور بال ترشوائے والوں پر بھی۔ (بخاری و مسلم)

۲۵۳۰/۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اللَّهُمَّ ارْحِمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحِمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحِمِ الْمُقَصِّرِينَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۳۱ وَعَنْ يَحْيَى ابْنِ الْحَصَنِ عَنْ جَدَّتِهِ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِينَ ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً وَاحِدَةً (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

یحییٰ بن حصین اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سرمنڈانے والوں کے لئے ایک مرتبہ دعا کرتے سنا اور بال تراشوا لے والوں کے لئے ایک مرتبہ دعا کرتے سنا۔ (مسلم)

سرمنڈانے میں دائیں طرف سے ابتدا کرنا سنت ہے

۲۵۳۲ وَعَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَى مِثْنَى فَأَتَى الْجُمُعَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ آتَى مَنَزِلَهُ بِمِثْنَى وَنَحَرَ نُسْكَهَ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَاقِ وَنَادَى الْحَالِقَ شِقِّهِ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ ثُمَّ نَادَى الشَّقَّ الْأَيْسَرَ فَقَالَ اخْلُقْ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمُ بَيْنَ النَّاسِ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں تشریف لائے پھر جمعہ عقبہ کے پاس آئے اور وہاں لنگریاں ماریں پھر منیٰ میں اپنی قیام گاہ پر آئے اور اپنے قربانی کے جانوروں کو ذبح کیا۔ پھر منڈانے والے کو طلب فرمایا اور اپنے سر کی داہنی سمت اس کے سامنے کی اور اس نے سر منڈ دیا۔ پھر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ انصاری کو بلایا اور منڈے ہوئے بال ان کو دیئے پھر اپنے سر کو بائیں طرف منڈانے والے کے سامنے کیا اور فرمایا منڈ اس نے منڈ دیا۔ یہ بال بھی اپنے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو دے دیئے اور فرمایا ان کو لوگوں میں تقسیم کر دو۔ (بخاری و مسلم)

قربانی کے دن خوشبو کا استعمال

۲۵۳۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُحْتَبُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَ يَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوتَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ رُمْتَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوب لگاتی تھی احرام باندھنے سے پہلے اور قربانی کے دن بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے بھی خوشبو لگاتی جس میں مشک بھی ہوتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

نحر کے دن آنحضرت نے ظہر کی نماز کہاں پڑھی؟

۲۵۳۴ وَعَنْ ابْنِ عُمرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ مِثْنَى -

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن مکہ میں تشریف لائے پھر منیٰ واپس چلے گئے اور وہاں جا کر ظہر کی نماز پڑھی۔ (مسلم)

فصل دوم

عورت کو سر منڈانے کی ممانعت

۲۵۳۵ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ قَالَتَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور (ام المومنین) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے عورتوں کو سر منڈانے سے۔ (ترمذی)

عورت کو صرف بال کترانے چاہئیں

۲۵۳۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سر منڈانا عورتوں کے لئے نہیں بلکہ سر کے بال تراشنا ان پر واجب

أَخْلَىٰ إِنَّمَا عَلَى النَّسَاءِ التَّقْصِيرُ - رَدَّاهُ - (البودادود - ترمذی - دارمی)
أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ الدَّارِمِيُّ -

فصل سوم

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ - اس باب میں تیسری فصل نہیں ہے۔

بَابُ

افعال ج میں تقدیم و تاخیر کا بیان

فصل اول

افعال ج میں تقدیم و تاخیر؟

حضرت عبداللہ بن عمر بن العاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں منے کے اندر قیام پذیر ہوئے مگر لوگ آپ سے مسائل دریافت کریں۔ پس ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ناواقفیت کے سبب میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا لیا؟ آپ نے فرمایا ذبح کر۔۔۔۔۔ کوئی حرج نہیں۔ دوسرا شخص آیا اور اس نے عرض کیا: ناواقفیت کے سبب میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے؟ آپ نے فرمایا اب قربانی کر لے کوئی حرج نہیں ہے۔ مختصر یہ کہ تقدیم و تاخیر کے جو مسائل آپ سے دریافت کئے گئے آپ نے سب کے جواب میں یہی کہا کہ اب کر لے کوئی حرج نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے سر منڈا لیا ہے؟ آپ نے فرمایا کنکریاں مارنے سے گناہ نہیں ہے۔ ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا: کنکریاں مارنے سے پہلے میں نے طواف کر لیا ہے؟ آپ نے فرمایا اب کنکریاں مار لے کوئی گناہ نہیں۔

۲۵۳۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَخَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ أَذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَخَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ أَذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَهُ آخَرُ مِرْوًى وَلَا حَرَجَ فَمَا سَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَدِيمٍ وَلَا أَحَدٍ إِلَّا قَالَ أَفْعَلْ وَلَا حَرَجَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّهُ رَجَعَ فَقَالَ خَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ أَرْمِرْ وَلَا حَرَجَ وَأَنَّهُ آخَرُ فَقَالَ أَفْعَلْ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ أَرْمِرْ وَلَا حَرَجَ -

حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ قربانی کے دن میں لوگ آپ سے مسائل دریافت کر رہے تھے اور آپ ہر ایک کے جواب میں یہ فرماتے تھے، کوئی حرج نہیں۔ پس ایک شخص نے پوچھا میں نے شام ہونے کے بعد کنکریاں ماریں؟ آپ نے فرمایا کوئی گناہ نہیں۔ (بخاری)

۲۵۳۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ يَوْمَ النَّحْوِ بِمِنًى فَيَقُولُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

فصل دوم

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے سر منڈا لانے سے پہلے فرض طواف کر لیا۔ آپ نے فرمایا سر منڈا لے یا

۲۵۳۹ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَنَا رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَفْعَلْتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ قَالَ أَحْلِقْ أَوْ قَصِّرْ وَ

لَا حَرَجَ وَجَاءَ أَخُو فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمَىٰ بِالْزُرِّ شَوَالٍ كَوْنِي حَرَجَ نَحْبِي. دوسرا شخص آیا اور اس نے کہا میں نے لنگریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے؛ آپ نے فرمایا لنگریاں مارنے کوئی

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) (حرج نہیں۔ (ترمذی)

فصل سوم

۲۵۲۰ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُونَهُ فِيمَنْ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوفَ أَوْ أَخَذْتُ شَيْئًا أَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُولُ لَا حَرَجَ إِلَّا عَلَى رَجُلٍ يَفْتَرِضُ عِرْضَ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذَا لِكَ الذِّمِّي خَرَجَ وَهَلَكَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت اُسامہ بن شریکؓ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جرنے چلا۔ پس لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور مسائل پوچھتے تھے۔ بعض یہ کہتے تھے کہ اے اللہ کے رسول! میں نے طواف سے پہلے صفا و مردہ کی سعی کر لی۔ بعض کہتے یہ کام میں نے بعد میں کیا اور بعض کہتے یہ کام میں نے پہلے کر لیا۔ آپ سب کے جواب میں کہہ دیتے کہ کوئی گناہ نہیں، البتہ گناہ اس شخص پر ہے جو ظالم ہو اور کسی مسلمان کی آبروریزی کرے، ایسا شخص ہلاک ہوا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

بَابُ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ وَرَمَى أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَالتَّوْدِيعِ

قربانی کے خطبہ، لنگریوں کے مارنے اور طوافِ رخصت کا بیان

فصل اول

قربانی کے دن خطبہ؟

۲۵۲۱ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثُ مُمْتَوِيَّاتٍ دَوْلَقَدَّ وَدُو الْحَجَّةِ وَالْمَحَرَّمِ وَرَجَبُ الْمُضَرِّ الَّذِي بَيْنَ جُمَادِي وَشَعْبَانَ وَقَالَ آتَى شَهْرٌ هَذَا أَقْلُنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ آتَى بَلَدِي هَذَا أَقْلُنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبَلَدُ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَآتَى يَوْمِي هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمُ النَّحْرِ قُلْنَا

حضرت ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ قربانی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے یہ خطبہ دیا۔ سال گھوم گیا ہے اپنی اس وضع کے موافق جس پر کہ تھا وہ اس روز کہ پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو (یعنی جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا پھر اسی دن پر آگیا اور سال پورا ہو گیا) سال بارہ چھینے کا ہوتا ہے جس میں سے چار چھینے با حرمت ہیں۔ تین تو مسلسل ہیں یعنی ذی قعدہ، ذو الحجہ اور محرم اور چوتھا مضر کا رجب، جو جمادی اور شعبان کے درمیان ہے۔ پھر آپ نے پوچھا یہ کونسا چھینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں (یہ سنکر آپ خاموش رہے) ہم نے خیال کیا کہ آپ اس چھینے کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ آپ نے فرمایا کیا ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا یہ کونسا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے پھر سکوت فرمایا اور ہم نے سمجھا کہ آپ کوئی اور نام رکھیں گے۔ پھر فرمایا کیا

يَا قَالِ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ
عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَعَرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَيْدِكُمْ هَذَا
فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَتَسْلَقُونَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ
عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَاحُ تَرْجِعُوا ابْعِدُوا مُبَلَّغًا
يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا هَلْ بَلَغْتُ قَالُوا
نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ فَلْيَبْلُغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ
قُرْبُ مُبْلَغٍ أَوْ عَلَى مِنْ سَامِعٍ -

بلدہ (مگر) نہیں ہے۔ ہم نے عرض کیا ہاں۔ پھر پوچھا یہ کون سا دن
ہے۔ ہم نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں پھر آپ خاموش
ہو گئے اور ہم نے گمان کیا کہ آپ اس دن کا نام اور رکھیں گے۔ پھر آپ نے
فرمایا یہ دن قربانی کا نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا آج
کے دن سے تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری آبرو تم پر حرام ہے۔
جس طرح تمہارے اس دن۔ اس شہر اور اس مہینہ میں قتل و غارت گری
اور آبرو دریزی حرام ہے۔ اور (اے لوگو!) غنقریب تم اپنے پروردگار
رُتَّفَقَ عَلَيْهِ سے ملو گے وہ تم سے تمہارے اعمال کو پوچھے گا۔ خبردار ہو کر میرے بعد

یعنی میری وفات کے بعد تم گمراہ نہ ہو جانا کہ تم میں سے بعض لوگ تمہارے بعض لوگوں کی گردنیں مارنے لگیں۔ خبردار ہو گیا میں نے
اپنا فرض ادا کر دیا (یعنی احکام الہی تم کو پہنچا دیئے) ہم نے عرض کیا ہاں (یا رسول اللہ) اپنے احکام خداوندی کو اپنی اہمیت کو پہنچا کر
اپنا فرض رسالت پورا کر دیا (پھر آپ نے فرمایا: لے اللہ! تو گواہ رہ، تم میں سے جو لوگ یہاں موجود ہوں وہ ان لوگوں کو پہنچا دیں جو موجود
نہیں ہیں اس لئے کہ بعض وہ لوگ جن کو پیام پہنچایا جائے، وہ (دراہ راست) پیام کو سننے والوں سے زیادہ یاد رکھتے ہیں۔
(بخاری و مسلم)

گیا ہوں اور بارہوی کو رمی کا وقت

۲۵۴۲ وَعَنْ وَبَدَّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَتَى أُرْمَى
الْحَجَمَاتُ قَالَ إِذَا رَمَى إِمَامُكَ فَادْمِهِ فَأَعَدَّتْ
عَلَيْهِ الْمَسْئَلَةُ فَقَالَ لَنَا نَحْنُ فَادْمِ أَزَالَتِ
الشَّمْسُ رَمَيْنَا - (رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت دبّرہ رحمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا۔ میں کنکریاں
کب ماروں؟ انھوں نے جواب دیا جب تیرا امام کنکریاں مارے اُس
وقت تو بھی مار۔ میں نے دوبارہ پھر ہی کہا۔ تو انھوں نے جواب دیا ہم
انتظار کرتے تھے۔ جب دن ڈھل جاتا تھا تو ہم کنکریاں مارتے تھے (بخاری)

رمی جمرات کی ترتیب

۲۵۴۳ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي
جَمْرَةَ اللَّهِ نَابِئِجَ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلَى أَشْرَ كُلِّ
حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يَسْهَلَ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ
الْقِبْلَةِ طَوِيلًا يَدْعُوًا وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ
يَرْمِي الْوَسْطَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى
بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَأْخُذُ بِذَاتِ الشَّامِلِ فَيَسْهَلُ وَيَقُومُ
مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَدْعُوًا وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ
وَيَقُومُ طَوِيلًا ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ
مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ
وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَضْرِبُ فَيَقُولُ هَكَذَا أَرَأَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ - (رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سالم، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نزدیک
کے جمرہ پر (جو مسجد خیف کے قریب واقع ہے اور جس کا نام جمرہ اُولیٰ ہے)
سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے بعد اللہ اکبر کہتے، پھر آگے بڑھتے،
اور نرم زمین پر پہنچ کر قبلہ رخ کھڑے ہوتے اور دیر تک کھڑے رہتے اور
دُعائے مانگتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ پھر جمرہ وسطیٰ پر سات کنکریاں
مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے پھر بائیں جانب بڑھتے اور
نرم زمین پر پہنچ کر قبلہ رخ کھڑے ہوتے اور دعائے مانگتے اور ہاتھ اٹھا
اور دیر تک کھڑے رہتے۔ پھر جمرہ ذات العقبہ پر نالے میں کھڑے ہو کر
سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے اور اُس کے قریب
دیر تک نہ ٹھہرتے۔ پھر واپس آتے اور کہتے کہ اسی طرح میں نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے۔ (بخاری)

مٹی میں رات ٹھہرنا واجب ہے یا سنت؟

۲۵۴۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بَشْرًا
حَضْرَتِ ابْنِ عُمَرَ كَيْتَ هِيَ كَرَبِاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَبْدُ الْمُطَّلِبِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
بَيَّيْتُ بِمَكَّةَ لِيَأْتِيَ مِنِّي مَنَ أَجَلَ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ
لَهُ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

علیہ وسلم سے اس امر کی درخواست کی کہ مجھے قیام کی راتوں میں ان کو مکہ
رہنے کی اجازت دیدی جائے تاکہ وہ زمزم پر لوگوں کو پانی پلائیں آپ نے
اجازت دیدی۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سبیل زمزم پر

۲۵۲۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى السَّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ الْعَبَّاسُ
يَا فَضْلُ أَذْهَبَ إِلَى أُمِّكَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِهَا فَتَلَّ
أَسْقِنِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ
أَيْدِيَهُمْ فِيهِ قَالِ اسْقِنِي فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ أَتَى
زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُونَ وَيَعْمَلُونَ فِيهَا فَقَالَ
اعْمَلُوا فَإِنَّكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا
أَنْ تُغْلَوْ الْغَزْلُ حَتَّى أَصْغَ الْحَبْلَ عَلَى هَذِهِ
وَأَشَارَ إِلَى عَاتِقِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمزم کی
سبیل پر تشریف لائے اور پانی طلب فرمایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی
فضل سے کہا تو اپنی ماں کے پاس جا اور ان کے پاس سے رسول اللہ کے
لئے پانی لا۔ حضور نے فرمایا مجھ کو یہی پانی پلاؤ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یا
رسول اللہ لوگ اس پانی میں ہاتھ ڈال دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اسی
میں سے پلاؤ۔ پس آپ نے پانی پیا اس کے بعد آپ چاہہ زمزم پر تشریف
لائے اور آل عبدالمطلب (اس وقت) پانی پلانے میں کوشش اور
محنت سے مصروف تھے۔ حضور نے ان کو دیکھ کر فرمایا۔ کام میں مشغول ہو
تم ایک کارِ خیر انجام دے رہے ہو۔ پھر فرمایا اگر مجھ کو اس کا خوف نہ
ہوتا کہ میرے ہاتھ لگاتے ہی تم پر لوگ ٹوٹ پڑیں گے (پانی بھرنے کے
لئے) تو میں اونٹنی سے اترتا اور، اپنے مونڈھے کی طرف اشارہ فرما

ہوئے کہا، رسی کو اس پر رکھتا (یعنی زمزم سے پانی کھینچنے کے لئے رسی کو مونڈھے سے سہارا دے کر چلتا)۔ (بخاری)

آنحضرت کا طوافِ دُاع

۲۵۲۶ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ
رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمَحْصَبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ
فَطَافَهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر،
عصر، مغرب اور عشا کی اور مقامِ محصب میں کچھ دیر سو رہے پھر سوار
ہو کر بیت اللہ کی طرف چلے اور طواف کیا۔ (بخاری)

آنحضرت نے ترویہ اور نفر کے دن ظہر و عصر کی نماز کہاں پڑھی؟

۲۵۲۷ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ كُنْتُمْ هُنَا
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبَرَنِي شَيْءٌ عَقَلْتُهُ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمَنَى قَالَ فَأَيْنَ صَلَّيْتَ الظُّهْرَ
يَوْمَ النَّفَرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ أَفْعَلُ كَمَا
يَفْعَلُ أَمْرًا وَكَ.

حضرت عبد العزیز بن رفیع کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
سنا۔ مجھ کو وہ بات بتائی جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سیکھی ہے یا معلوم کی ہے۔ آنکھوں تاریخ کو آپ نے ظہر کی نماز پڑھی؟
انہوں نے جواب دیا مَنی میں۔ پھر میں نے پوچھا کہ وہاں کے دن (ترویہ) میں
تاریخ کو، آپ نے عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ انہوں نے جواب دیا مقامِ ابطح
میں۔ پھر انہوں نے کہا تو اسی طرح کہ جس طرح تیرے سردار کرتے ہیں (بخاری و مسلم)

ابطح میں قیام سنت ہے یا نہیں

۲۵۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزِدُ الْأَبْطَحَ لَيْسَ بِسُنَّةٍ
إِثْمَانُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ كَانَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مقامِ ابطح میں اترنا سنت نہیں ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یہاں صرف اس لئے اترے تھے کہ وہاں سے واپسی میں